شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنزُ العُمّالْ

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۴
حصہ ہفتم، ہشتم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برھان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم
استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 704 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبہ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی امام المتقین وخاتم النبیین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین.

امابعد! نہایت نازک اور آزمائش کن حالات میں، میں نے یہ معمولی سی خدمت انجام دی ہے چونکہ زلزلہ کی تباہ کاریاں اور احباب واخوان کا بھرپور صدقہ قلب زخمی پر نمک پاشی کیے ہوئے تھا اور میں عرصہ دس (۱۰) ماہ سے علمی حلقوں سے یا علمی کام سے کنارہ کش تھا حالانکہ دل میں علمی کام کا شوق موجزن تھا۔ ہمہ حالات کسی طرح بھی علمی کام میں مخل تھے جناب محترمی مولانا محمد اصغر مغل نے مجھے کنزالعمال جلد آٹھ کا ترجمہ کرنے کی نوید سنائی تو میں خوشی سے مچل اٹھا۔ پھر نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور نہ ہی حالات کے خلل کی طرف دل ودماغ کو جانے دیا اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا، گوکہ اس کی تکمیل میں تاخیر ہوئی لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تو تھا۔ ہم نے حتی المقدور والوسع ترجمہ کرنے میں بھرپور سعی کی ہے پھر بھی اگر کسی جگہ کچھ کمی رہ گئی ہو تو درگزر کر کے اصحاب اشاعت کاتبین اور مترجم کو آگاہ کر دیا جائے۔ چونکہ یہ احادیث کا مجموعہ ہے اس میں کمی یا بیشی باعث جرم ہے۔ میں محترم خلیل اشرف عثمانی رئیس مکتبہ دارالاشاعت اور مولانا محمد اصغر مغل کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ دارین میں انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کیثر

فہرست عنوانات ...... حصہ ہفتم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

❁❁❁❁

فہرست عنوانات...... حصہ ہشتم

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف شین

اس میں تین مضامین ہیں۔

شفعہ، شہادت (گواہی) اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ

کتاب الشفعة من الاقوال

۱۷۶۸۵ ہر مشترک شے زمین ہو یا گھر ہو یا باغ (وغیرہ) ہو تو اس میں شفعہ ہے۔ کسی حصہ دار کو جائز نہیں کہ اس کو فروخت کر دے جبکہ دوسرے حصہ دار کو پیش کش نہ کرے۔ پھر دوسرا لے لے یا چھوڑ دے۔ لہٰذا اگر وہ (دوسرا کسی کو فروخت کرنے سے) منع کر دے تو وہی اس کو خریدنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ورنہ وہ (کسی کو بھی فروخت کرنے کی) اجازت دے دے۔مسلم، ابوداؤد، نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

تنبیہ: تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۶۸۶ شفعہ اونٹ کی رسی کھولنے کی مانند ہے۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: مشترک شی زمین جائیداد وغیرہ کو فروختگی کے وقت پہلے حصہ دار کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اس سے حصہ دار فروخت کنندہ واجب الذمہ عہدہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ زوائد (علی ابن ماجہ) میں اس روایت پر ضعف کا حکم لگایا گیا ہے۔

۱۷۶۸۷ جب زمین تقسیم کر لی جائے اور اس کی (ملکیتی) حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفعہ (خلط) نہیں رہتا۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۸ جس کے پاس کوئی (مشترک) زمین یا باغ ہو تو وہ اس کو فروخت نہ کرے تاوقتیکہ اس کو اپنے شریک پر پیش نہ کر دے۔

۱۷۶۸۹ جس کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک کہ اپنے حصہ دار کو پیش نہ کر دے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۰ جس کا کوئی حصہ دار ہو اس کے گھر یا باغ میں تو اس کو فروخت کرنا جائز نہیں جب تک کہ اپنے حصہ دار کو اطلاع نہ کر دے۔ اگر وہ لینے پر رضامند ہو تو خرید لے ورنہ چھوڑ دے۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۱ جس کے پاس کوئی باغ یا زمین ہو وہ اس وقت تک اس کو فروخت نہ کرے جب تک اپنے حصہ دار پر اس کو پیش نہ کر دے۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۲ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کو فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے ہمسایہ کو پیش کش کر دے۔ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۳ شریک کا شریک پر شفعہ نہیں رہتا جب وہ خریدنے میں پہل کر جائے اور نہ بچے اور غائب کا شفعہ میں کوئی حق ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ابن ماجہ نے کتاب الشفعہ میں ۲۵۰۱ رقم الحدیث پر اس کی تخریج فرمائی اور یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۶۹۴ شفعہ (خلیط) ان جائیداد وغیرہ میں ہوتا ہے جس کی حدود متعین نہ ہوں۔ لیکن جب (ہر حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں تو کوئی شفعہ نہیں رہتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۵ شفعہ غلام میں اور ہر (مشترک) شے میں ہوتا ہے۔ ابوبکر فی الغیلانیات عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۶ جب کوئی شخص زمین فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے پڑوسی کو پیش کرے۔ مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۷ گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھر (کو خریدنے) کا زیادہ حقدار ہے۔

السنن، مسند ابی یعلی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۸ گھر کا ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۹ گھر کا ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے دوسروں کے مقابلے میں۔ ابن سعد عن الشرید بن سوید

۱۷۷۰۰ ہمسایہ متصل ہونے کی وجہ سے (خریدنے کا) زیادہ حق دار ہے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی رافع، نسائی، ابن ماجہ عن الشرید بن سوید

۱۷۷۰۱ ہمسایہ ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ (فروخت کرنے سے قبل) اس کا انتظار کرے گا خواہ وہ غائب ہو، جب کہ (دونوں شریک فی الطریق ہوں یعنی) دونوں کا راستہ ایک ہو۔ مسند احمد، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۲ شریک (فروخت کیے جانے والے) حصہ کا زیادہ حق دار ہے، خواہ کوئی بھی ہو۔ ابن ماجہ، عن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۳ شریک شفعہ دائر کرنے والا ہے۔ اور شفعہ ہر (منقولہ وغیر منقولہ) شے میں ہوگا۔

ترمذی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۴ بچہ اپنے شفعہ کے حق پر قائم رہے گا جب تک بالغ نہ ہو جب بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کو اختیار ہوگا کہ (فروخت ہونے والی زمین وغیرہ کو خرید کر) لے لے یا چھوڑ دے۔ (الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۵ شفعہ صرف گھر میں ہے یا زمین میں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۷۰۶ حصہ دار ہر (حصہ) شے میں شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن ابی ملیکہ مرسلاً

۱۷۷۰۷ غیر مقسوم (مشترک) شی میں ہر حصہ دار شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ لیکن جب (تقسیم کے ساتھ ہر ایک حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں اور راستے بھی جدا ہو جائیں تو کسی (حصہ دار) کو شفعہ کا حق نہیں۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ الشافعی عن الزہری عن ابی سلمۃ وسعید بن المسیب مرسلاً، السنن للبیہقی، ابن حبان، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الشعبی، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۸ رسول اللہ ﷺ نے (ایسی زمینوں میں) شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئیں اور ان کی حدود معلوم نہیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰۹ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کی وجہ سے (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ معا

۱۷۷۱۰ حضور ﷺ نے ہمسائے کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۱ جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے جدا ہو جائیں تو پھر ان میں شفعہ کا کسی کو حق نہیں۔

ترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۲ جو شخص اپنی زمین یا گھر فروخت کرے تو زمین کا پڑوسی اور گھر کا پڑوسی اس کو خرید نے کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کی قیمت ادا کر سکے۔
الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

شریک کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کرنے کی ممانعت

۱۷۷۱۳ جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی دوسرا حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک حصہ دار کو پیش کش نہ کر دے۔
ترمذی منقطع، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۴ جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی شخص اس کا پڑوسی ہو یا حصہ دار ہو تو وہ اس کو فروخت کرنے سے پہلے اس پر پیش کر دے۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۵ پڑوسی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جو بھی ہو۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۶ (رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ فرمایا) ہر مشترک شئی میں جو تقسیم نہیں ہوئی، گھر ہو یا باغ۔ کسی بھی حصہ دار کو (اپنا حصہ) فروخت کرنا جائز نہیں جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ کر دے۔ پھر شریک لے یا چھوڑ دے۔ اگر اس نے بغیر اطلاع کے فروخت کر دیا تو شریک خریدنے والے سے خریدنے کا حق باقی رکھتا ہے۔مسند احمد، نسائی، عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱۷ ہمسایہ اپنی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کا ضرورت مند ہو۔
مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن الشرید بن سوید

۱۷۷۱۸ شفعہ کا حق بچہ کو ہے نہ غائب کو اور نہ ایک حصہ دار کو دوسرے حصہ دار پر شفعہ کا حق ہے جب وہ اس کو پہلے خریدنے کی اطلاع دیدے۔ اور شفعہ رسی کھولنے کے مترادف ہے۔
الکبیر لطبرانی، شعب الایمان للبیهقی، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: یہ حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب السنن الکبری میں باب روایۃ الفاظ منکرۃ یذکرھا بعض الفقہاء فی مسائل الشفعۃ میں تخریج فرمائی ہے۔ جس سے اس کے درجہ ضعف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔

۱۷۷۱۹ نصرانی کو شفعہ کا حق نہیں۔الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفعہ میں اس کی تخریج فرمائی ہے۔ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں احادیث مظلمۃ جدا وخاصۃ اذا روی عن الثوری. یہ انتہائی تاریک روایت ہیں (بوجہ ضعیف و منکر ہونے کے) اور خصوصاً جب کہ ثوری سے نقل کی جائیں۔ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ مجمع الزوائد ۴/۱۵۹ میں فرماتے ہیں امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط میں اس کو روایت فرمایا ہے اور اس میں ایک راوی نائل بن نجیح ہے جس کو ابو حاتم کے علاوہ اکثر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

کتاب الشفعہ ......از قسم افعال

۱۷۷۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا جب حدود متعین ہو جائیں اور (حصہ دار) اپنے حقوق (حصوں) کو جان لیں تو پھر ان کے درمیان شفعہ باقی نہیں رہتا۔مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الطحاوی، السنن للبیهقی

۱۷۷۲۱ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو فرمان شاہی لکھا کہ ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ کرو۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۷۲۲ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر (مشترک) شئی میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۳ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا شفعہ پانی (کنوئیں چشمے وغیرہ) راستے اور کھجور کے شگوفے میں نہیں ہوتا۔ (جس سے کھجور کے درختوں پر پھل آتا ہے)۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۴ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑوس کے ساتھ (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۵ حکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الدورقی

۱۷۷۲۶ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عثمان ﷺ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

شفعہ کنوئیں میں ہے اور نہ کھجور کے شگوفے میں۔اور حد فاصل ہر طرح کے شفعہ کو منقطع کر دیتی ہے۔ابوعبید، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: جب حدود متعین ہو جائیں تو کسی چیز کے انتظار کا حکم نہیں اور کوئی شفعہ نہیں۔

الطحاوی

۱۷۷۲۸ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب زمین میں حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔اور کنوئیں اور کھجور کے شگوفے میں شفعہ نہیں رہتا۔موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رشاد ہے: جب زمین تقسیم ہو جائے اور حدود طے ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔مصنف عبدالرزاق

کتاب الشہادت......گواہی

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول......شہادت (گواہی) کی ترغیب وفضیلت میں

۱۷۷۳۰ اے (لوگو!) کیا میں تم کو اچھے گواہ کی خبر نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس سے کہ اس سے شہادت کا مطالبہ کیا جائے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، ابوداؤد،مسلم، ترمذی، عن زید بن خالدالجہنی

۱۷۷۳۱ بہترین شہادت وہ ہے جس کا مطالبہ کیا جانے سے قبل وہ شہادت (گواہی) پیش کردی جائے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۲ سب سے اچھا شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو اپنی شہادت خود پیش کردے قبل اس سے کہ اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے۔

ابن ماجہ عن زید بن خالد

۱۷۷۳۳ گواہوں کا اکرام کرو۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے (اہل حقوق کے) حقوق ادا کرواتے ہیں اوران کے طفیل ظلم کو دفع کرتے ہیں۔

الباباسی فی جزئہ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر میں فرماتے ہیں اس روایت میں عبداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں۔اوران کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔(فیض القدیر ۲/۹۴)

فصل دوم......جھوٹی شہادت کی وعید کے بیان میں

۱۷۷۳۴ میں ظلم پر شاہد نہیں بن سکتا۔بخاری، مسلم، نسائی، عن النعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر

فائدہ: ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری بیوی کی خواہش ہے کہ میں اس کی اولاد کو باغ ہبہ کروں اور آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنی دوسری اولاد کو (جو دوسری بیوی سے ہے) کو بھی اس کے برابر وصیت کرنا چاہتے ہو؟ صحابی نے عرض کیا نہیں، یارسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

۱۷۷۳۵ میں انصاف پسند ہوں (اور) انصاف پر ہی گواہ بننا پسند کرتا ہوں۔ابن قانع عنہ عن ابیہ

الاکمال

۱۷۷۳۶ .. مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ابن حبان عن النعمان بن بشیر

۱۷۷۳۷ مجھے صرف انصاف (کی بات) پر گواہ بناؤ۔ میں ظلم (کی بات) پر گواہ نہیں بن سکتا۔ ابن حبان

۱۷۷۳۸ جھوٹے گواہ کے قدم (قیامت کے روز) ہل نہ سکیں گے حتی کہ اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب کردیں۔

حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۳۹ جھوٹا شاہد ٹیکس وصول کرنے والے کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔مسند الفردوس للدیلمی عن المغیرہ

۱۷۷۴۰ کاذب گواہ کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اللہ پاک اس کے لیے جہنم واجب نہ کردیں۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: زوائد (ابن ماجہ) میں ہے کہ اس کی سند میں محمد بن الفرات ایک راوی ہے۔جس کے ضعف پر اتفاق کیا گیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۷۷۴۱ اے لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی.

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

(مسند احمد، ترمذی غریب عن ایمن بن خریم، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن خریم بن فاتک)

۱۷۷۴۲ جس نے کوئی (جھوٹی) شہادت دے کر کسی مسلمان کا مال اپنے لیے حلال کیا یا کسی کا (ناجائز) خون بہایا تو یقیناً اس نے اپنے لیے جہنم واجب کرلی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ میں اس کو نقل فرمایا اس میں ایک راوی حسین بن قیس متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۱۷۷۴۳ جس نے شہادت چھپائی جب اس کو شہادت کے لیے بلایا گیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے جھوٹی شہادت دے دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: امام ہیثمی نے مجمع میں ۴/۲۰۰ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا اس میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے جو ثقہ اور مامون ہے اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل سوم......بعض احکام شہادت کے بیان میں

۱۷۷۴۴ کسی بدوی (دیہاتی) کی شہادت شہری پر درست نہیں۔ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۵ شک والے کی شہادت جائز نہیں اور نہ بغض اور کینہ رکھنے والے کی۔ ابن عساکر، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۷۴۶ مسلمانوں کی شہادت ایک دوسرے کے لیے درست ہے لیکن علماء کی شہادت ایک دوسرے پر درست نہیں۔ اس لیے کہ وہ آپس میں حسد رکھتے ہیں۔ الحاکم فی التاريخ عن جبير بن مطعم

۱۷۷۴۷ خیانت دار مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ عورت کی۔ اور نہ ایسے مرد کی جس پر شرعی حد (سزا) قائم ہوچکی ہو اور نہ ایسی عورت کی۔ نہ کسی کینہ رکھنے والے شخص کی۔ اس پر جس سے وہ کینہ رکھتا ہے، نہ جھوٹی گواہی میں آزمائے ہوئے شخص کی، نہ کسی زیر کفالت شخص کی ان کے لیے جن کے زیر کفالت وہ رہتا ہے۔ اور نہ ظنین (شک کرنے والے) کی ولاء (غلامی) میں اور نہ قرابت (رشتہ داری) میں۔

ترمذی عن عائشة رضی الله عنها

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشہادات میں رقم ۲۲۹۸ پر اس کو نقل فرما کر اس کے متعلق غریب (ضعیف) ہونے کا حکم عائد فرمایا ہے۔

۱۷۷۴۸ اے ابن عباس! بہرحال شہادت صرف ایک چیز پر دینا جو تمہارے لیے اس آفتاب سے مثل روشن ہو۔ شعب الایمان للبیهقی

شہادت (گواہی)......الاکمال

۱۷۷۴۹ بہترین شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو تقاضا کیے جانے سے قبل از خود اپنی شہادت پیش کردے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن ميسرة بلاغاً

۱۷۷۵۰ جس کے پاس کوئی شہادت ہو تو وہ یہ نہ کہے کہ میں تو حاکم کے سامنے ہی شہادت دوں گا بلکہ وہ شہادت دیدے شاید (فریق مخالف اپنی ناجائز بات سے) رجوع کرلے یا وہ نادم و پشیمان ہوجائے۔ الديلمی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۷۵۱ قوم کی شہادت (حقیقت رکھتی ہے) اور مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔ ابن ماجه، مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۱۷۷۵۲ اے ابن عباس! گواہ صرف ایک بات پر بننا جو تجھ پر اس آفتاب کی طرح روشن ہو۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۷۵۳ اللہ تعالیٰ نے حق میں دو گواہوں کے ساتھ فیصلہ (کا حکم) فرمایا۔ لہٰذا اگر (دعوی دار) دو گواہوں کو پیش کردے تو اپنا حق حاصل کرلے گا۔ اور اگر صرف ایک گواہ پیش کرسکا تو اس گواہ کے ساتھ اپنی قسم بھی پیش کرے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۴ کسی ملت کی شہادت دوسری ملت پر جائز نہیں سوائے ملت اسلام کے، ملت اسلام کی شہادت تمام ملل پر جائز ہے۔

الشیرازی فی الالقاب، بخاری و مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۷۷۵۵ خائن (خیانت کرنے والے) مرد و عورت کی شہادت جائز نہیں اور نہ کسی اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے بھائی کے خلاف شہادت جائز ہے۔ اور نہ کسی گھر والوں کی زیر کفالت رہنے والے شخص کی شہادت اس گھر والوں کے حق میں جائز ہے۔ ان کے علاوہ اوروں کے حق میں جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۶ فریق مخالف کی شہادت (مخالف کے خلاف) جائز نہیں اور نہ شک میں مبتلا شخص کی (شک کی بناء پر) شہادت جائز ہے اور قسم مدعی علیہ (جس کے خلاف دعوی دائر کیا گیا اس) پر ہے۔ ابو داؤد فی مراسیله، شعب الایمان للبیهقی عن طلحة بن عبد الله بن عوف مرسلاً

۱۷۷۵۷ حالت اسلام میں جس پر حد طاری ہوچکی ہو اس کی شہادت جائز نہیں۔ ابن جرير عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۷۵۸ خائن مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ خائنہ عورت کی۔ نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی کے خلاف اور نہ اسلام میں بدعت اختیار کرنے والے مرد و عورت کی شہادت جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزيز بلاغاً

جھوٹی شہادت......الاکمال

۱۷۷۶۰ خبردار! جس شخص نے جھوٹی گواہی کے لیے اپنے آپ کو قاضی کے سامنے بنا کر پیش کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تارکول کی قمیص کے ساتھ اس کو مزین فرمائیں گے اور آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ابن عساکر عن ابراھیم بن ھدبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۱ جس نے کسی مسلمان پر ایسی شہادت جس کا وہ اہل نہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی دم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۲ جس نے جھوٹی شہادت دی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔اور جو دو آدمیوں کے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) بنا اور اس نے انصاف نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن عبد اللہ بن جراد

۱۷۷۶۳ جو شخص کسی قوم کے ساتھ چلا (اور اپنے افعال سے ان کو یہ باور کرایا) کہ وہ شاہد ہے (اور ان کے حق میں شہادت دے گا) حالانکہ وہ شاہد نہیں ہے تو پس وہ جھوٹا شاہد ہے۔جس نے کسی جھگڑے میں بغیر علم کے کسی کی اعانت کی وہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس سے باز آجائے اور مؤمن سے قتال (لڑائی) کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۴ جھوٹے گواہ کے قدم قیامت کے دن ہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ آگ اس کے لیے واجب کردی جائے۔

ابو سعید النقاش عن انس رضی اللہ عنہ، السنن للبیھقی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۵ جھوٹے شاہد کے قدم (قیامت کے روز اپنی جگہ سے) نہ ہٹیں گے حتیٰ کہ وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

ابوسعید النقاش فی القضاة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۶ جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم (اپنی جگہ سے) نہ ہٹیں گے جب تک اس کے لیے جہنم کا حکم نہ دیدیا جائے۔

النقاش، ابن عساکر عنہ

۱۷۷۶۷ جھوٹے گواہ کے قدم نہ ہلیں گے جب تک اس کو جہنم کی خوشخبری نہ دے دی جائے۔

الکبیر للطبرانی، الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام: امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ پر اس روایت کی تخریج فرمائی اور فرمایا اس روایت کو امام طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔لیکن اس میں ایسے راوی ہیں جن کو میں نہیں جانتا۔

کتاب الشہادات ... قسم الافعال

فصل ..... شہادت کے احکام اور آداب کے بارے میں

۱۷۷۶۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابی الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کی اور فرمایا تو پہلا شخص ہے جس سے میں نے اسلام میں سب سے پہلے گواہی طلب کی۔ابن سعد

۱۷۷۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو بھی جائز قرار دیا۔الدارقطنی فی الافراد

۱۷۷۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کافر، بچے اور غلام کی شہادت جائز ہے جبکہ وہ اس حالت میں شہادت نہ دیں۔بلکہ کافر مسلمان ہونے کے بعد شہادت دے، بچہ بڑا ہونے کے بعد اور غلام آزاد ہونے کے بعد شہادت دے اور ادائیگی

شہادت کے وقت ان کا عادل ہونا بھی شرط ہے۔

ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سنت (سے ثابت) ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۱ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ اور ان کے دوساتھیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ (گورنر) پر (زناء کی) گواہی دی تو چوتھے نمبر پر زیاد گواہی کے لیے سامنے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (الہامی بات) ارشاد فرمائی۔ ان شاء اللہ یہ آدمی صحیح گواہی ہی دے پائے گا۔ چنانچہ اس نے کہا: میں نے تیز تیز سانسوں کی آواز سنی اور بری مجلس دیکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہوتا دیکھا؟ زیاد نے انکار میں جواب دیا۔ چنانچہ بقیہ (گواہ بھی جھوٹے پڑ گئے اور وہ چار شہادتوں کی تعداد پوری نہ کرسکے اس لیے) آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو (تہمت کی سزا میں کوڑے مارنے کا) حکم دیا اور ان کو کوڑے مارے گئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم

۱۷۷۷۲ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اہل عراق کا خیال ہے کہ حد لگے ہوئے (سزا یافتہ) کی شہادت (گواہی) جائز نہیں ہے۔ (سنو!) میں شہادت دیتا ہوں کہ مجھے فلاں شخص یعنی سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا تھا کہ تم توبہ کرلو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

الشافعی، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، بخاری، مسلم

۱۷۷۷۳ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب ان تین لوگوں پر حد تہمت جاری کی جنہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر (جھوٹی) شہادت دی تھی، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں سے توبہ کرنے کو فرمایا۔ لہٰذا دو حضرات نے تو رجوع کرلیا (اور توبہ کرلی، جس کے نتیجہ میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو مقبول الشہادت قرار دیا جبکہ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ (اس بناء پر کہ وہ اپنی شہادت کو سچا سمجھتے رہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مردود الشہادۃ قرار دے دیا۔ **الشافعی، عبدالرزاق، بخاری، مسلم**

۱۷۷۷۴ محمد بن عبید اللہ ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان (شاہی گورنروں اور قاضیوں کو) لکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی شہادت ہو اور اس نے حادثہ کو دیکھ کر اس وقت شہادت نہیں دی یا جب اس کو حادثہ کا علم ہوا تب اس نے شہادت نہیں دی۔ پھر (اگر کبھی وہ شہادت دیتا ہے) تو درحقیقت کینہ پروری کی وجہ سے شہادت دیتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، بخاری، مسلم

۱۷۷۷۵ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نومولود بچے کے رونے میں عورت کی شہادت کو بھی جائز فرمایا۔ **رواہ عبدالرزاق**

۱۷۷۷۶ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

ابوبکرہ، شبل بن معبد، نافع بن الحارث اور زیاد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (جوان کے زعم میں) بصرہ میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سرزد ہوئی تھی (یعنی زناء کی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے علاوہ بقیہ حضرات پر حد تہمت جاری کی۔ زیاد کو اس لیے چھوڑا کیونکہ انہوں نے شہادت مکمل نہیں دی تھی۔ **رواہ ابن سعد**

۱۷۷۷۷ ابن ابی ذئب سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوجابر بیاضی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک مرتبہ ایک شہادت دے، دوبارہ اس کے خلاف شہادت دے؟ تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ابوجابر بیاضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جو شخص دو مختلف شہادتیں پیش کرے تم) اس کے پہلے قول کو تسلیم کرو۔ (صاحب کتاب مصنف عبدالرزاق) فرماتے ہیں اس روایت کو ابن ابی ذئب سے جن لوگوں نے روایت کیا ہے اور مجھے یہ روایت بیان کی ہے ان کا آپس میں اختلاف ہے بعض حضرات کا کہنا ہے ...

نے ارشادفرمایا پہلے قول کولو۔ جبکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرا قول تسلیم کرنے کا حکم دیا ہے۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو یہ منادی (اعلان) کرنے کے لیے بھیجا کہ کسی خصم کی شہادت قبول ہے اور نہ ظنین کی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! خصم کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ الجار لنفسه یعنی اپنے (گناہوں کے ساتھ) اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ پوچھا گیا اور ظنین کیا ہے؟ فرمایا متهم فی الدین یعنی جس کی دین داری کے بارے میں تہمت الزام ہو۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۷۹ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام ابن صہیب کہتے ہیں کہ لوگوں نے دو گھروں اور ایک حجرے کے بارے میں یہ دعوی کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے تھے۔ مروان (حاکم) نے پوچھا۔اس بات پر تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو گھر اور ایک حجرہ صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ چنانچہ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اس کا فیصلہ کردیا۔

مصنف عبدالرزاق

عورتوں کی گواہی کا مسئلہ

۱۷۷۸۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: صرف عورتوں کی شہادت کسی مسئلہ میں جائز نہیں سوائے ایسے مسئلہ کے جن پر صرف عورتیں ہی مطلع ہوسکتی ہیں، یعنی عورتوں کی مخفی باتوں مثلاً حمل اور حیض وغیرہ کے بارے میں۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی سے متعلق کوئی شہادت ہو اور وہ تم سے اس کے بارے میں سوال کرے تو اس کو خبر دے دو۔ اور یوں نہ کہو کہ میں تو صرف امیر کے روبرو ہی شہادت پیش کروں گا بلکہ تم اس کو شہادت سنادو شاید وہ اپنی بات سے رجوع کرلے یا محتاط ہوجائے۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے شہادت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سورج کو دیکھتے ہو پس اس کے مثل واضح چیز پر شہادت دو یا چھوڑ دو۔ابو سعید النقاش فی القضاة

۱۷۷۸۳ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جھوٹی بات کی وجہ سے ایک آدمی کی شہادت کو مسترد فرمادیا۔

کلام:...... النقاش، اس میں نوح بن ابی مریم روایت کرتے ہیں ابراہیم الصائغ سے۔ اور یہ دونوں راوی متروک ہیں۔

۱۷۷۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: قسم گواہ کے ساتھ ہے۔ اگر اس (مدعی) کے پاس گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔ جب وہ قابض ہو۔ پھر اگر مدعی علیہ قسم اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی پر قسم ہوگی۔رواہ بخاری، مسلم

فائدہ:...... یعنی جب کوئی شخص کسی پر کسی چیز کا دعوی کرے تو اس کے ذمے دو گواہ پیش کرنا واجب ہیں۔ اگر وہ صرف ایک گواہ پیش کرسکا تو وہ گواہ کے ساتھ دوسرے گواہ کی جگہ قسم اٹھائے گا۔ اور اگر دعوی کرنے والے کے پاس ایک گواہ بھی نہ ہو تو یعنی جس پر دعوی دائر کیا گیا ہے اور وہ اس دعوی سے انکار کرتا ہے وہ منکر قسم اٹھائے گا جبکہ وہ چیز اس کے قبضہ میں ہو۔ اگر مدعی علیہ منکر قسم اٹھانے سے انکار کرے تو پھر مدعی قسم اٹھائے گا اور اس کی قسم پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔الشافعی، بخاری، مسلم

۱۷۷۸۵ حنش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہ کے ساتھ قسم اٹھانے کو بھی ضروری قرار دیتے تھے۔

الشافعی، السنن للبیهقی

۱۷۷۸۶ جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمادیا کرتے تھے۔رواہ السنن للبیهقی

۱۷۷۸۷ محمد بن صالح سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہوں کو جدا جدا کردیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت

نہ کریں۔ رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۸ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مختون کی شہادت درست قرار نہ دیتے تھے۔ رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۹ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) بازار کی طرف نکلے وہاں ایک نصرانی کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ فروخت کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا یہ تو میری زرہ ہے۔ چلو میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں کا قاضی (جج) فیصلہ کرے گا۔ اس وقت مسلمانوں کے قاضی قاضی شریح تھے۔ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنی مسند قضاء سے اٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے نصرانی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا خصم (مخالف) مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ کٹہرے میں ضرور کھڑا ہو جاتا۔ لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ مصافحہ کرو، نہ سلام میں پہل کرو، نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرو، نہ ان پر نماز جنازہ پڑھو اور ان کو تنگ راستوں میں چلنے پر مجبور کرو اور ان کو ذلیل کرو جیسے اللہ نے ان کو ذلیل کر رکھا ہے۔

اے شریح میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے۔ نصرانی سے پوچھا: اے نصرانی تو کیا کہتا ہے؟ نصرانی بولا میں امیر المومنین کو تو نہیں جھٹلاتا مگر زرہ میری ہی ہے۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا آپ کو ان سے زرہ لینے کا حق نہیں جب تک آپ گواہ پیش نہ کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے سچ کہا۔ نصرانی بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ احکام انبیاء ہی کی طرف سے ملتے ہیں۔ دیکھو امیر المؤمنین اپنے قاضی کے پاس آتا ہے اور انہی کا قاضی انہی کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ زرہ آپ کی ہے۔ ایک مرتبہ کسی لشکر میں میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا تھا۔ آپ کی یہ زرہ آپ کے مٹیالے اونٹ پر سے کھسک کر نیچے گر گئی تھی اور میں نے اٹھا لی تھی۔ اب میں (اسلام قبول کرتا ہوں اور) شہادت دیتا ہوں کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** حضرت علی نے ارشاد فرمایا جب تم مسلمان ہو گئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہوئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ ایک عمدہ گھوڑا بھی اس نومسلم کو ہبہ فرما دیا۔ رواہ البیہقی، ابن عساکر

۱۷۷۹۰ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ کھو گئی جو ایک شخص کو مل گئی اور اس نے فروخت کر ڈالی۔ وہ زرہ ایک یہودی شخص کے پاس دیکھی گئی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح کے پاس اس کا فیصلہ لے کر گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کے غلام قنبر نے شہادت پیش کی۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مجھے حسن رضی اللہ عنہ کے بجائے کوئی اور گواہ پیش کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حسن کی شہادت کو ٹھکراتے ہو؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، مگر میں نے آپ ہی سے سنا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں جائز نہیں۔ ابن عساکر

۱۷۷۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا بچے کی شہادت بچے پر اور غلام کی شہادت غلام پر جائز ہے۔ رواہ مسدد

۱۷۷۹۲ اسود بن قیس اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے معاملہ میں اندھے کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیا۔ مصنف عبدالرزاق

عورت کی گواہی کا معتبر ہونا

۱۷۷۹۳ عبداللہ بن نجی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دایہ عورت کی شہادت کو نومولود بچے کے رونے نہ رونے میں معتبر قرار دیا۔ مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

کلام: ..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز ج ۷ ص ۲۵۔

۱۷۷۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح، حدود اور خون میں عورت کی شہادت جائز نہیں۔ اور صرف عورت کی

شہادت ایک درہم کے مسئلہ میں بھی جائز نہیں جب تک عورت کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۹۵ ابراہیم بن یزید تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس پائی جو اس نے اٹھا لی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: یہ تو میری زرہ ہے جو میرے خاکستری اونٹ سے گرگئی تھی۔ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ اور میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں ہی کا قاضی اس کا فیصلہ کرے گا۔ پس یہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا مخالف فریق مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے ارشاد فرمایا:

تم ان کے ساتھ ایک مجلس میں برابر نہ بیٹھو، ان کے مریضوں کی عیادت نہ کرو، ان کے جنازوں کی مشایعت نہ کرو، راستوں میں ان کو تنگ جگہ میں چلنے پر مجبور کرو۔ اگر وہ تم کو گالی دیں تو تم ان کو مارو، اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے قتال کرو۔

پھر حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت علی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری زرہ میرے اونٹ سے گرگئی تھی جو اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ پھر قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے یہودی سے پوچھا: اے یہودی تو کیا کہتا ہے؟ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ پھر قاضی شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا: اے امیر المومنین اللہ کی قسم! آپ سچ کہتے ہیں، یقیناً یہ آپ ہی کی زرہ ہے۔ مگر پھر بھی آپ کو دو گواہ پیش کرنا ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ ہے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (یا امیر المؤمنین) آپ کے غلام قنبر کی گواہی تو ہم درست تسلیم کرلیتے ہیں لیکن آپ کے بیٹے کی شہادت کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ روایت سناتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ جانتا ہے۔ (یہ بات برحق ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم میرے جنت کے سردار کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتے؟ قاضی شریح نے فیصلہ سناتے ہوئے یہودی کو فرمایا: تم زرہ لے لو۔ یہودی نے کہا: واہ: امیر المؤمنین میرے ساتھ مسلمانوں کے قاضی کے پاس آئے اور قاضی نے ان کے خلاف فیصلہ دیا اور امیر المؤمنین اس پر راضی ہیں۔ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! آپ سچ بولتے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے۔ آپ کے اونٹ سے گرگئی تھی جو میں نے اٹھالی تھی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ سابق یہودی نومسلم کو ہبہ کردی اور سات سو درہم انعام عطا کیا۔ وہ نومسلم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتیٰ کہ جنگ صفین میں آپ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔

الحاکم فی الکنی، حلیۃ الاولیاء، ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ...... یہ روایت ضعیف ہے اور اعمش بن ابراہیم کی حدیث ہے۔ حکیم اس کی روایت میں متفرد ہیں۔ قاضی شریح کی اولاد نے عن شریح عن علی کے واسطہ سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۹۶ سعید بن المسیب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام اور ایسے نصرانی کے متعلق نقل کرتے ہیں جن کے پاس کوئی شہادت ہو پھر غلام آزاد ہو جائے اور نصرانی مسلمان ہو جائے تو ان کی شہادت جائز ہے اور مقبول ہے جب تک اس سے پہلے مسترد نہ کی جائے۔ **سمویہ**

۱۷۷۹۷ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بلاغیات میں سے ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خصم کی شہادت جائز ہے اور نہ ظنین کی۔ (مالک) وضاحت کے لیے دیکھئے روایت ۱۷۷۷۸۔

تزکیۃ الشہود (گواہوں پر جرح)

۱۷۷۹۸ خرشۃ بن الحر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شہادت پیش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا: میں تجھے نہیں جانتا اور یہ بات تیرے لیے کوئی نقصان دہ بھی نہیں ہے کہ میں تجھے نہیں جانتا۔ ایسے کسی شخص کو پیش کرو جو تم کو جانتا ہو۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: میں اسی شخص کو جانتا ہوں۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا تم اس کے متعلق کیا بات جانتے ہو؟ آدمی نے عرض کیا: یہ صاحب عدل اور صاحب فضل انسان ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تمہارا اس قدر قریبی پڑوسی ہے کہ تم اس کی رات اور دن کی مصروفیات اور اس کے آنے اور جانے کو جانتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ درہم و دینار کا کوئی لین دین کیا ہے جس سے اس کا تقوی معلوم ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا کیا اس کے ساتھ کوئی سفر کیا ہے جس سے اس کے عمدہ اخلاق سامنے آئے ہوں؟ عرض کیا نہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تم اس کو نہیں جانتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت دینے والے کو فرمایا: ایسے شخص کو لاؤ جو تم کو جانتا ہو۔

(المحلص فی امالیہ، السنن للبیهقی)

جھوٹا گواہ

۱۷۷۹۹ مکحول اور ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں اپنے عمال کو لکھا تھا کہ اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں اس کے چہرے پر کالک ملی جائے، اس کا سر گنجا کیا جائے، اس کو شہر میں پھرایا جائے اور پھر طویل مدت تک اس کو محبوس کر دیا جائے۔ مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبه، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیهقی

۱۷۸۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ارشاد فرمایا کوئی شخص اسلام میں جھوٹی گواہی کی بناء پر ہرگز قید نہیں کیا جائے گا اور ہم صرف عادل شخص کی شہادت قبول کریں گے۔ مالک، عبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۱۷۸۰۱ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک جھوٹے گواہ کو پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک پورا دن رات تک اس کو روکے رکھا اور یہ فرماتے رہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو پہچان لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے پھر قید کر دیا۔ مسدد، السنن للبیهقی

۱۷۸۰۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی۔ النقاش

۱۷۸۰۳ ایمن بن خریم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا اے لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور. الحج : ۳۰

سو بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹ کی بات سے۔ مسند احمد، ترمذی، البغوی، ابن قانع، ابونعیم

کلام: ...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور ہم ایمن بن خریم کا رسول اکرم ﷺ سے سماع ثابت ہونا نہیں جانتے۔ کنز ج ۷ ص ۲۹۔

۱۷۸۰۴ علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے تو اس کو اس کے خاندان کے پاس بھیجتے اور یہ اعلان کرواتے یہ جھوٹا گواہ ہے اس کو پہچان لو اور دوسروں کو بھی بتا دو پھر آپ اس کا راستہ چھوڑ دیتے۔

شعب الایمان للبیهقی

کتاب الشرکۃ......از قسم الافعال

۱۷۸۰۵ (مسند صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کے ساتھ کسی مال میں شریک ہو اور وہ اپنے بیٹے کو کہے:

میرے اور تمہارے درمیان جو مال مشترک ہے اس میں سے سو دینار میں تم کو دیتا ہوں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ یہ جائز نہیں حتیٰ کہ وہ سارا مال جمع کر لے اور پھر (تقسیم کر کے) جدا ہو جائے۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

الکتاب الثالث......من حرف الشین

الشمائل

عادات مبارکہ نبی کریم ﷺ جن کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔

از قسم الاقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

باب اول...... نبی کریم ﷺ کے حلیہ (صورت مبارکہ وغیرہ) کے بیان میں

۱۷۸۰۶ رسول اللہ ﷺ گورے، خوبصورت اور میانہ رو جسم کے مالک تھے۔ مسلم، ترمذی فی الشمائل عن ابی الطفیل

۱۷۸۰۷ رسول اکرم ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی شاندار اور عظیم ترین انسان تھے۔ آپ کا رخ زیبا چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور لانبے قد والے کی طرح نہ تھے۔ سر اقدس بڑا اور مناسب تھا۔ سر کے بال گھنے اور قدرے گھنگھریالے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں از خود بسہولت مانگ نکل آئی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکالتے۔ آپ کے سر اقدس کے بال زیادہ سے زیادہ کانوں کی لو سے متجاوز تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا۔ کشادہ پیشانی کے مالک تھے۔

آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، بالوں سے بھری ہوئیں اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑکتی تھی، آپ کی ناک بلندی مائل تھی۔ اس سے ایک نور اور (روشنی) بلند ہوتی تھی۔ (درحقیقت وہ روشنی ناک کی اپنی چمک دمک تھی) جس کی وجہ سے ناک بلند محسوس ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک نرم تھے گوشت لٹکے ہوئے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب کشادہ تھا۔ آپ کے سامنے کے دندان مبارک باریک آبدار اور قدرے کھلے کھلے تھے، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ کا شکم مبارک سینے کے برابر تھا اور آپ کا سینہ چوڑا اور کاندھے مبارک بڑے اور فراخ تھے۔ آپ کے جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (سینے پر ہار پڑنے کی جگہ) سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔

بازو اور شانے مبارک پر بال تھے۔ اونچا سینہ تھا۔ کلائیاں دراز تھیں۔ کشادہ ہتھیلیاں تھیں۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے۔ انگلیاں مناسب لمبی تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان کی جگہ شگاف تھا چلتے وقت زمین پر یہ حصہ نہ پڑتا تھا۔ یعنی تلوے گہرے تھے۔
دونوں پاؤں یوں ہموار اور صاف شفاف تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے اور گویا جھکتے ہوئے قدم مبارک اٹھاتے تھے۔ آہستہ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے۔ کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب آپ چلتے تو گویا بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو کن انکھیوں سے نہیں بلکہ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نظریں پست رہتی تھیں۔ آسمان سے زیادہ زمین کی طرف نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ دیکھنا صرف ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا۔ (یعنی گھور کر مسلسل نہ دیکھتے تھے) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آگے نہ چلتے تھے اور جو آپ کو ملتا آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔

ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن هند بن ابی هاله

۱۷۸۰۸ حضور ﷺ گوری رنگت کے مالک تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔ اور بال مبارک آپ کے گھنگھریالے تھے۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۰۹ حضور اقدس ﷺ مائل بہ سرخی گوری رنگت والے تھے۔ آپ کی آنکھوں کی پتلی انتہائی سیاہ اور دراز پلکیں تھیں۔

البیهقی فی الدلائل عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۰ آپ ﷺ صاف شفاف گوری رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ آپ کا سر اقدس بڑا اور خوبصورت تھا، چمکدار پیشانی اور ابروؤں کے درمیانی کشادگی اور دراز پلکوں کے ساتھ حسین چہرے کے مالک تھے۔ البیهقی عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۱ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ پست قد تھے۔ (بلکہ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے معجزانہ طور پر سب سے زیادہ وجیہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے)۔ بخاری، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۷۸۱۲ حضور اقدس فداہ ابی و امی ﷺ سب سے اچھے چال ڈھال والے تھے۔ ابن سعد عن عبدالله بن بریده مرسلاً

۱۷۸۱۳ حضور اکرم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ مسلم، ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۴ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

رسول اللہ ﷺ سب سے بااخلاق تھے

۱۷۸۱۵ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ اچھی صفات والے اور سب سے زیادہ حسن و جمال والے تھے۔ مائل بہ درازی میانہ قد والے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان کشادگی والے اور نرم و خوبصورت رخساروں والے تھے۔ آپ کے بال مبارک انتہائی سیاہ اور آنکھیں سرمگیں اور دراز پلکوں والی تھیں۔ جب آپ چلتے تو پورے قدموں کے ساتھ چلتے اور جلدی کی وجہ سے آدھا پاؤں نہ ٹیکتے تھے۔ جب شانہ مبارک سے چادر اتارتے تو لگتا گویا چاندی کا مجسمہ کھل گیا ہو۔ جب آپ ہنستے تو دندان مبارک چمکتے تھے۔ البیهقی فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۱۶ حضور اقدس ﷺ فداہ ابی و امی و دنیای چمکدار صاف شفاف رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند چمکتا تھا۔ جب آپ چلتے گویا قدرے جھکتے ہوئے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۷ ....حضور اقدس ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ باحیاء تھے، جس قدر وہ اپنے پردے میں شرم و حیاء کی پیکر ہوتی ہے اس سے زیادہ حیاء رکھنے والے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۷۸۱۸ ....حضور اکرم ﷺ لوگوں کی تکلیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ ابن سعد عن اسماعیل بن عباس مرسلاً

۱۷۸۱۹ حضور ﷺ کے سامنے کے دانت قدرے کشادہ (اور آبدار) تھے۔ جب آپ کلام کے لیے لب وا فرماتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۰ حضور اقدس ﷺ سب سے اچھی داڑھی اور مونچھ والے تھے۔الکبیر للطبرانی عن العداء بن خالد

۱۷۸۲۱ حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت آپ کی کمر مبارک میں گوشت کا ابھرا ہوا ایک حصہ تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۲ حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت گوشت کا ابھرا ہوا ایک سرخ ٹکڑا تھا جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

ترمذی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۳ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قوم میں درمیانہ قد و قامت کے مالک تھے، نہ بہت لمبے اور نہ بہت پست قامت تھے۔ چمکتی ہوئی صاف شفاف رنگت والے تھے، نہ بالکل چٹے سفید اور نہ گندم گوں سانولے تھے۔ آپ کے بال سخت گھنگریالے بھی نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (بلکہ کسی قدر گھنگریالے خمدار تھے)۔بخاری، مسلم، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۴ آپ ﷺ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے آپ کے شانے چوڑے چکلے تھے اور آپ کی آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔

البیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۵ آپ ﷺ باریک پنڈلیوں والے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۶ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے بال گھنے اور گنجان تھے۔مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۷ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک آفتاب اور ماہتاب کی مانند چمکتا تھا، آپ ﷺ کا چہرہ اقدس گول (اور کتابی) تھا۔

مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۸.....حضور ﷺ کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۹ حضور ﷺ کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۳۰ حضور ﷺ کا بڑھاپا تقریباً بیس بالوں تک محدود تھا۔ترمذی فی الشمائل، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۱ حضور ﷺ (خوبصورتی کی حد تک) بڑے سر اور بڑے ہاتھوں اور قدموں والے تھے۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۲ حضور ﷺ کا دہانہ اقدس مناسب حد تک بڑا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفید اور قدرے مائل بہ سرخی تھی اور آپ کی ایڑیاں پتلی اور سبک رو تھیں۔مسلم، ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ

۱۷۸۳۳ حضور ﷺ مناسب اور بڑے سر والے اور گنجان داڑھی والے تھے۔البیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

دوسرا باب.....عبادت سے متعلق عادات نبویہ کا بیان

اس باب میں چھ فصلیں ہیں

پہلی فصل.....طہارت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۷۸۳۴ حضور اکرم ﷺ جب وضو فرما لیتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن الحکم بن سفیان

۱۷۸۳۵ حضور نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو مواضع سجود (جن اعضاء پر سجدہ ہوتا ہے ان) کو پانی کے ساتھ خوب فضیلت دیتے یعنی ان پر

خوب پانی بہاتے تھے۔ (اسراف کی حد سے بچتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن، مسند ابی یعلی عن الحسین رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۶ جب آپ ﷺ وضوفرماتے تو اپنی انگوٹھی کو (ہاتھ دھوتے وقت) ہلا لیتے تھے۔ ابن ماجة عن ابی رافع

۱۷۸۳۷ جب آپ ﷺ وضوفرماتے تو اپنی کہنیوں پر پانی گھماتے تھے۔ الدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی چلو میں پانی لے کر چلو کو اوپر اٹھا کر پانی نیچے بازو پر گراتے تھے جس سے پانی کہنیوں پر گھوم کر گرتا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۸۳۸ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی ڈاڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بلال رضی اللہ عنہ، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ وعن ابی الدرداء عن ام سلمة، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۹ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تو ایک چلو پانی لے کر نرخرے کی طرف سے داڑھی مبارک میں ڈال کر خلال کرتے اور فرماتے مجھے میرے پروردگار نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۰ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرماتے تھے تو اپنے رخساروں کو کسی قدر رگڑتے اور پھر انگلیاں پھیلا کر ڈاڑھی کے نیچے سے خلال فرماتے تھے۔ ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۱ حضور اکرم ﷺ جب وضوفرما لیتے تو پھر (گھر ہی میں) دو رکعت نماز ادا کر کے نماز (پڑھانے) نکل جاتے تھے۔

ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۲ حضور ﷺ جب وضوفرما لیتے تو (آخر میں پاؤں دھوتے وقت) چھنگلیا (الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) کو پاؤں کی انگلیوں کے درمیان رگڑتے تھے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة عن المستورد

۱۷۸۴۳ حضور ﷺ وضوفرما لینے کے بعد اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) کے پلو کے ساتھ چہرہ صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الطہارت باب فی التمندل بعد الوضوء رقم ۵۴ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور اس کے بعد فرمایا ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۸۴۴ حضور ﷺ کے پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا (رومال کی مانند) وضو کے بعد اس کے ساتھ اعضاء صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ترمذی کتاب الطہارۃ باب رقم ۴۰ و رقم الحدیث ۵۳ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اس میں سلیمان بن ارقم (ضعیف) راوی ہے۔

۱۷۸۴۵ حضور ﷺ اپنی طہارت میں کسی پر تکیہ نہ کرتے تھے (کہ دوسرا پانی وغیرہ ڈالے اور آپ وضو کرتے جائیں) اور نہ اپنے صدقے میں کسی پر بھروسہ کرتے بلکہ ازخود صدقہ کیا کرتے تھے۔ ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۶ حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرماتے پھر وضو کیے بغیر (پہلے وضو کے ساتھ) نماز ادا فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہر کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا

۱۷۸۴۷ حضور ﷺ طہارت میں، جوتا پہننے میں، سواری سے اترنے چڑھنے میں اور غرض ہر کام میں دائیں طرف کو مقدم کرنے کو پسند کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجة، نسائی، ابوداؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۸ حضور ﷺ بلی کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیتے تھے۔ بلی پانی پی لیتی تو آپ بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۹ حضوراکرم ﷺ صفر (ایک پودا جس کے پتے خس کی مانند ہوتے ہیں) سے رنگے ہوئے برتن میں وضو کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

ابن سعد عن زینب بنت جحش

۱۷۸۵۰ حضوراقدس ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیتے پھر بغیر وضو کیے نماز ادا فرمالیتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۵۱ حضور ﷺ وضو کے بعد اپنے کپڑے کے پلو کے ساتھ چہرہ مبارک پونچھ لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۲ حضور ﷺ (بغیر ٹیک بیٹھے بیٹھے) اس قدر سو جاتے کہ منہ سے (خراٹے کی مانند) پھونکنے کی آواز آتی پھر کھڑے ہو کر بغیر وضوء کیے نماز ادا فرمالیتے تھے۔ مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۵۳ حضور ﷺ ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۴ حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرمانے کے بعد وضو کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة

فائدہ:...... یعنی ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے نہ کہ پورا وضو فرماتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یا پہلے زمانے میں مامست النار سے وضو کیا فرماتے تھے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ ورمامست النار سے وضو نہ کرنے کا عمل آخر تک رہا۔

۱۷۸۵۵ حضور ﷺ وضو فرماتے پھر اپنی کسی بیوی کا بوسہ بھی لے لیتے تو بغیر وضو کیے نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۵۶ حضور ﷺ راستے کی گندگیوں پر پاؤں پڑنے سے وضو نہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ

فائدہ: کوئی گندگی کپڑوں یا جسم وغیرہ پر لگ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کو دھو کر صاف کرنا ضروری ہے۔

۱۷۸۵۷ حضوراکرم ﷺ ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کرتے تھے ہر ایک طریقہ اپناتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی کبھی اعضاء وضو صرف ایک ایک مرتبہ دھوتے اور کبھی دو دو اور کبھی تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ اس سے زائد اسراف ہے۔

۱۷۸۵۸ حضور ﷺ جب مسواک کر لیتے تو حاضرین میں سے عمر رسیدہ کو مسواک عطا فرماتے اور جب اپنا جھوٹا دودھ پانی وغیرہ کسی کو دیتے تو دائیں طرف والے کو ترجیح دیتے۔

۱۷۸۵۹ حضور ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرنے کے ساتھ پہل فرماتے تھے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۶۰ حضور ﷺ وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مسواک فرمایا کرتے تھے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۶۱ آپ علیہ السلام عرض میں (دانتوں پر) مسواک فرماتے (یعنی ایک باچھ سے دوسری باچھ کی طرف مسواک کھینچتے تھے نہ کہ اوپر سے نیچے کی طرف) اور آپ (پانی وغیرہ) چسکی چسکی پیتے تھے۔ تین مرتبہ دوران نوش سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ زیادہ خوشگوار اور اچھا ہے۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابو نعیم فی الطب، عن بھز، شعب الایمان للبیھقی عن ربیعة بن اکثم

گندگی کو دور کرنا

آپ ﷺ منی کو گھاس کی تیلی کے ساتھ کھرچ دیتے تھے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور خشک منی کو کھرچ کر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

غسل

۱۷۸۶۳ حضور ﷺ ایک صاع (ساڑھے تین سیر پانی) کے ساتھ غسل فرمالیا کرتے تھے اور ایک مد (دو رطل اہل عراق کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل اہل حجاز کے نزدیک۔ خلاصہ کلام تقریباً ایک سیر پانی سے کچھ کم) کے ساتھ وضو فرمالیا کرتے تھے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۶۴..... حضور ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

ترمذی حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۵ (بیوی سے مباشرت کے وقت محض) شرم گاہوں کے مل جانے سے بھی غسل فرمالیا کرتے تھے۔ الطحاوی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

بیت الخلاء اور اس کے آداب

۱۷۸۶۶ .. حضور ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ابن ماجۃ عن بلال بن الحارث، مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۱۷۸۶۷ حضور ﷺ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔

ابوداؤد، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ابوداؤد نے کتاب الطہارت باب کیف التکشف عند الحاجۃ رقم ۱۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور مرسل ہے۔

۱۷۸۶۸ حضور اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کا ارادہ فرماتے اور سخت زمین پر آجاتے تو لکڑی لے کر زمین کھود کھود کر نرم کرلیتے پھر اس میں پیشاب کرتے۔ (تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں)۔ ابوداؤد فی مراسیلہ والحارث عن طلحۃ بن ابی قنان مرسلاً

۱۷۸۶۹ حضور ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلبگار ہوں)۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۰ . حضور ﷺ جب (قضاء حاجت کے بعد) خلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۱ حضور ﷺ قضاء حاجت کرکے نکلتے تو یہ دعا (بھی) پڑھتے تھے:

الحمدللہ الذی احسن الی فی اولہ وآخرہ.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میرے ساتھ اول میں بھی اور آخر میں اچھائی اور خیر کا معاملہ کیا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۲ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا) نکال کر رکھ دیتے تھے۔

ابن ماجۃ، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۳ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ، نسائی، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۴ ... حضور ﷺ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۷۸۷۵ ... حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اے اللہ میں گندے ناپاک، مخفی خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلاً، ابن السنی عنہ عن انس رضی اللہ عنہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن بریدۃ مرسلاً

۱۷۸۷۶ حضور اکرم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر مبارک ڈھانپ لیتے تھے۔

ابن سعد عن حبیب بن صالح مرسلاً

۱۷۸۷۷ ... جب آپ بیت الخلاء داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اور جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی اذاقنی لذتہ وابقی فی قوتہ واذھب عنی اذاہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے کھانے کی لذت چکھائی اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور اس کی گندگی مجھ سے دور کردی۔

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۸ جب آپ خلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمہ پڑھتے یاذالجلال. ابن السنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۹ ... جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ مستدرک الحاکم عن المغیرۃ) قال الترمذی حسن صحیح

۱۷۸۸۰ حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے یونہی جگہ تلاش کرتے تھے جس طرح سفر میں پڑاؤ ڈالنے کے لیے تلاش کرتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۱ حضور ﷺ اپنی مقعد کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔ ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۸۲ حضور ﷺ حاجت کے لیے بلند جگہ یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ زیادہ پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن جعفر

تیمّم

۱۷۸۸۳ حضور ﷺ پاک مٹی کے ساتھ تیمم فرماتے تھے اور ہاتھوں اور منہ کے مسح میں ایک مرتبہ سے زیادہ ضرب نہیں مارتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۴ حضور ﷺ جب اپنے اہل خانہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے اور اٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تو دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

دوسری فصل

۱۷۸۸۵ حضور ﷺ سب سے ہلکی نماز پڑھنے والے تھے امامت میں۔مسلم، ترمذی، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۶ حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے میں سب سے ہلکی نماز پڑھانے والے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو سب سے لمبی نماز پڑھنے والے تھے۔مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی واقد

۱۷۸۸۷ حضور اکرم ﷺ جب نماز کی ابتدا فرماتے تو یہ ثنا پڑھتے تھے.

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولااله غیرک

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود وعن واثلة

۱۷۸۸۸ جب سردی سخت ہوتی تو آپ نماز (جمعہ) جلد پڑھا لیتے اور جب گرمی سخت ہوتی تو نماز (دن) کو ٹھنڈا کر کے پڑھاتے تھے۔

بخاری ونسائی عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۸۹ جب آپ نماز سے لوٹتے (یعنی سلام پھیرتے) تو تین مرتبہ استغفر کرتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ثوبان رضی الله عنه

۱۷۸۹۰ جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو اس جگہ سے اٹھ جاتے (اور بقیہ نماز وہاں نہیں پڑھتے تھے)۔ابوداؤد عن یزید بن الاسود

۱۷۸۹۱ (جس زمانے میں حضور ﷺ مشرکین پر بددعا کرتے تھے تو) صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت (نازلہ پڑھتے تھے)۔محمد بن نصر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۹۲ حضور اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اپنی پشت مبارک کو بالکل سیدھا ہموار کر لیتے تھے کہ اگر اس پر پانی ڈالا جاتا تو وہ ٹھہر جاتا۔

ابن ماجة عن وابصة، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه وعن ابی برزة وعن ابی مسعود رضی الله عنها

کلام:۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب اقامۃ الصلوۃ باب الرکوع فی الصلوۃ رقم ۸۷۲ پر اس کو تخریج فرمایا اور زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں طلحہ بن زید ایسا راوی ہے جس کے متعلق بخاری وغیرہ فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے اور احمد بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص حدیث گھڑتا ہے۔

۱۷۸۹۳ حضور اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے سبحان ربی العظیم وبحمده اور جب سجدہ کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے سبحان ربی الاعلی وبحمده. ابوداؤد عن عقبة بن عامر

۱۷۸۹۴ حضور اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنی انگلیوں کو کھول دیتے تھے۔اور جب سجدہ کرتے تو انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن وائل بن حجر

کلام: .....قال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی.

۱۷۸۹۵ حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیٹ کو رانوں سے دور اوپر کر دیتے تھے اور ہاتھ علیحدہ کر لیتے تھے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۱۷۸۹۶ حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو عمامہ مبارک کو پیشانی سے اوپر کر لیتے تھے (تاکہ سجدہ میں پیشانی زمین پر ٹکے)۔

ابن سعد عن صالح بن حران مرسلاً

۱۷۸۹۷ حضوراکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ آیات (دعائیہ انداز میں) پڑھتے:

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین

مسند ابی یعلی عن ابی سعید

۱۷۸۹۸ حضوراکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اس دعا کو پڑھنے کی بقدر تشریف فرماتے تھے۔

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

مسلم، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۹۹ حضوراکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جائے نماز پر تشریف فرمارہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ)

۱۷۹۰۰ حضوراکرم ﷺ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو ان کی طرف چہرۂ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوتے اور پوچھتے: کیا تم میں کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو پھر دریافت فرماتے: کیا تمہارا کوئی جنازہ ہے جس کی مشایعت کروں؟ پھر بھی جواب میں انکار ملتا تو پھر ارشاد فرماتے: کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ دیکھا ہے تو وہ بتائے۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۱ حضوراکرم ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا فرمالیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔بخاری عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۰۲ حضوراکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو پوری نماز خوب اچھی طرح اور کامل نماز ادا فرماتے تھے۔مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

قراءت

۱۷۹۰۳ حضوراکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے: **سبح اسم ربک الاعلی** (اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر) تو آپ یہ کلمات پڑھتے **سبحان ربی الاعلی**۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۴ ...حضور ﷺ جب یہ تلاوت فرماتے:

غیر المغضوب علیھم ولاالضالین.

تو اتنی آواز کے ساتھ آمین کہتے کہ پہلی صف والے اس کو سن لیتے۔ ابوداؤد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۵ حضوراکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے:

الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتیٰ

کیا وہ ذات اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کردے!

تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلی۔ کیوں نہیں۔ یونہی جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے: **الیس اللہ باحکم الحاکمین** کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ تب بھی آپ فرماتے: بلی۔ کیوں نہیں۔مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

۱۷۹۰۶ حضوراکرم ﷺ جب کسی آیت خوف کی تلاوت فرماتے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگتے جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اس کا سوال کرتے اور جب ایسی کسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا تو اللہ کی تسبیح کرتے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۷ حضوراکرم ﷺ (دوران نماز) جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا تو یہ فرماتے:

ویل لاھل النار اعوذ باللہ من النار.

ہلاکت ہے اہل جہنم کے لیے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ابن قانع عن ابن ابی لیلی

۱۷۹۰۸　حضور اکرم ﷺ کی قراءت مدا ہوتی تھی جس میں ترجیع نہ ہوتی تھی۔الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... آج کل کے پیشہ ور قاریوں کی طرح ایک ہی آیت کو کبھی پست اور کبھی بلند، کبھی ایک قراءت میں تو کبھی دوسری قراءت میں نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ مد کے ساتھ یعنی ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر روانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔

۱۷۹۰۹　حضور اقدس ﷺ اس سورت کو پسند فرماتے تھے:سبح اسم ربک الاعلی. مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۰　حضور اکرم ﷺ تین دنوں سے کم میں کبھی قرآن پورا نہ فرماتے تھے۔ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۱　حضور ﷺ نماز میں آیت کو تیار کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

فائدہ:... یعنی خاص نمازوں میں خاص خاص سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۲　کان یعقد التسبیح حضور اکرم ﷺ نماز میں تسبیح (کا شمار) باندھتے تھے۔ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ:.... انگلیوں پر یا کسی اور طرح شمار کرنا مراد نہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے بلکہ یادداشت کے ساتھ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۳　حضور ﷺ اپنی قراءت کو آیت آیت کر کے پڑھا کرتے تھے۔الحمدللہ رب العالمین. پڑھ کر سانس لیتے پھر الرحمن الرحیم پڑھ کر سانس لیتے اسی طرح آخر تک پڑھتے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ

کلام:... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب القراءت باب فی فاتحۃ الکتاب رقم ۲۹۲۷ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور فرمایا غریب یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۹۱۴　حضور اکرم ﷺ قراءت میں مد کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ......فرض نماز

۱۷۹۱۵　حضور اکرم ﷺ جب (فرض) نماز پڑھ لیتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ الذی لاالٰہ غیرہ الرحمن الرحیم، اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن.

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۶　حضور اکرم ﷺ سفر میں فجر کی نماز پڑھتے تو کچھ دیر کے لیے بغیر سواری کے پیدل چلا کرتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

السنن

۱۷۹۱۷　ظہر کی نماز میں حضور اکرم ﷺ سے قبل الظہر چار رکعات سنتیں چھوٹ جاتیں تو بعد الظہر دو سنتوں کے بعد ان کو ادا فرما لیتے تھے۔

ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۸　حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل کی چار رکعت سنت اور فجر سے قبل کی دو رکعات سنت کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۹　حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں، صحت میں اور نہ مرض میں، ہمیشہ ان پر مواظبت فرماتے تھے۔

التاریخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۲۰　حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز سنت

پڑھا کرتے تھے۔اور جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ گھر میں آجاتے پھر دو رکعتیں سنت ادا فرماتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد ، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۷۹۲۱	زوال شمس کے بعد اور ظہر (کے فرض) سے قبل چار رکعت (سنت) ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان (یعنی دو رکعات کے بعد) سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے۔اور ارشاد فرماتے تھے جب آفتاب کا زوال ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ابن ماجه عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۷۹۲۲	حضرت بلال (حبشی) اقامت میں جب قد قامت الصلوۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہتے تو حضور اقدس ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے۔(سمویه، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۷۹۲۳	حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو بلند کرتے (اور تکبیر تحریمہ کہتے)۔ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه

۱۷۹۲۴	حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں کلائی کو تھام لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۷۹۲۵	حضور اکرم ﷺ نماز کی طاق رکعت سے اٹھتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک (سجدے سے اٹھ کر) سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے۔ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح عن مالک ابن الحویرث

۱۷۹۲۶	حضور اکرم ﷺ رکوع یا سجدے میں ہوتے تو یہ کلمات (بھی) پڑھتے تھے:

سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک. الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۷۹۲۷	حضور اکرم نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ کی انگلیاں کھول لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه، قال الترمذی حسن

۱۷۹۲۸	حضور اکرم ﷺ نماز میں بسا اوقات ہاتھ اپنی ڈاڑھی پر رکھ لیتے تھے بغیر بے کار کے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۹۲۹	حضور ﷺ کے پاس ایک برچھی تھی، جس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جب نماز پڑھتے تو (سترہ کے طور پر) آگے گاڑ لیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک

۱۷۹۳۰	حضور ﷺ نے جس جگہ فرض نماز ادا کی ہوتی پھر اس جگہ کوئی ایک رکعت نماز بھی نہ پڑھتے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۷۹۳۱	حضور اکرم ﷺ نمازیوں کے درمیان ہوتے تو سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہوتے اور ذاکرین میں ہوتے تو سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہوتے تھے۔ابو نعیم فی امالیه، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۷۹۳۲	حضور اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز سے کوئی چیز کھانا وغیرہ غافل نہیں کرتی تھی۔الدار قطنی عن جابر رضی اللہ عنه

۱۷۹۳۳	حضور اکرم ﷺ سفر میں ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنه

۱۷۹۳۴	حضور اکرم ﷺ کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ فرض نماز میں آپ کے پیچھے قریب ترین مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں تاکہ وہ آپ کے احوال کو محفوظ رکھ سکیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنه

۱۷۹۳۵	حضور ﷺ پسند کرتے تھے کہ کوئی دباغت دی ہوئی کھال ہو جس پر آپ نماز پڑھیں۔ ابن سعد عن المغیرۃ رضی اللہ عنه

۱۷۹۳۶	حضور ﷺ باغوں میں نماز پڑھنے کو (بہت) پسند فرماتے تھے۔ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنه

کلام:..... امام ترمذی نے کتاب ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ فی الحیطان رقم ۳۳۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور یوں بھی یہ روایت امام ترمذی کی متفرد روایات میں سے ہے۔

۱۷۹۳۷	حضور اکرم ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن العرباض

فائدہ: اس روایت سے صف اول کی اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے اور اسی شی کو ذہن نشین کرانا نبی کریم ﷺ کو مقصود تھا۔

۱۷۹۳۸ حضور ﷺ ننگی زمین پر (بغیر کسی کپڑے وغیرہ کے بچھائے) سجدہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۹ حضور اکرم ﷺ نماز میں (دوران تشہد شہادت کی انگلی کے ساتھ) اشارہ فرماتے تھے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۰ حضور اکرم ﷺ جوتوں میں نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۱ حضور اکرم ﷺ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن میمونۃ

۱۷۹۴۲ حضور ﷺ سواری پر (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بدلتا جائے پھر جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رو ہو کر نماز ادا فرماتے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۳ حضور اکرم ﷺ مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل) نماز ادا فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبید مولی (غلام) رسول اللہ ﷺ

۱۷۹۴۴ حضور اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا فرماتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور مسلسل (نماز روزہ) کرتے تھے اور دوسروں کو اس سے باز رکھتے تھے۔ ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ بعد العصر رقم ۱۲۸۰ پر اس کو تخریج فرمایا ہے۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق بن یسار راوی متکلم فیہ ہے۔

۱۷۹۴۵ حضور اکرم ﷺ چٹائی اور دباغت دی ہوئی کھال پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۶ حضور اکرم ﷺ چادر پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۷ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھتے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کھیل کود رہے ہوتے اور آپ کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۸ حضور ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات نماز میں ڈاڑھی کو بھی چھولیا کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن عمرو بن الحریث

۱۷۹۴۹ حضور اکرم ﷺ نماز میں جمائی لینے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۷۹۵۰ حضور اقدس ﷺ (اوائل اسلام میں) نماز میں دائیں بائیں التفات فرمالیا کرتے تھے لیکن پیچھے کبھی گردن نہ موڑتے تھے۔

نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۱ حضور اکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم نماز میں پہلے مردوں کو پھر بچوں کو اور ان کے بعد عورتوں کو رکھتے تھے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی مالک الاشعری

۱۷۹۵۲ حضور اکرم نبی کریم ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے اور پوری بھی پڑھتے، اور روزہ چھوڑتے بھی اور رکھتے بھی۔

الدارقطنی، شعب الایمان للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۵۳ حضور اکرم ﷺ نماز کا سلام پھیر کر دائیں طرف سے مڑتے تھے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۴ حضور اکرم ﷺ رات کے اول، درمیان اور آخر میں بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۵ حضور اکرم ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۶ حضور ﷺ (کی زندگی) کا آخری کلام یہ تھا

نماز! (کی حفاظت کرو) نماز! (کی حفاظت کرو) اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

ابو داؤد، ابن ماجۃ، عن علی رضی اللہ عنہ

اذان کا جواب مسنون عمل ہے

۱۷۹۵۷ حضورا کرم ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو جیسے وہ کہتا آپ بھی جواب میں وہی کلمات ارشادفرماتے۔لیکن جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ علیہ السلام فرماتے لا حول ولا قوۃ الا باللہ.مسند احمد عن ابی رافع

۱۷۹۵۸ حضورا کرم ﷺ کے دومؤذن تھے: حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ عنہما۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۹ حضور ﷺ جب مؤذن کوشہادت دیتے ہوئے سنتے توفرماتے وانا وانا (یعنی میں بھی یہی شہادت دیتاہوں)۔

ابو داؤد ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۷۹۶۰ حضورا کرم ﷺ جب مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم اجعلنا مفلحین (اے اللہ ہم کو کامیاب بنا)۔

ابن السنی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

دخول المسجد

۱۷۹۶۱ حضورا کرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم

میں اللہ کی پناہ لیتاہوں جوعظمت والا ہے،اس کے چہرے کی پناہ لیتاہوں جوکرم والا ہے اوراس کی بادشاہت کی پناہ لیتاہوں جو ہمیشہ سے ہے شیطان مردود سے۔

پھرحضور ﷺ نے پوچھا کافی ہے یہ دعا؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔پھرآپ ﷺ نے ارشادفرمایا: بندہ جب یہ دعا پڑھتاہے توشیطان کہتاہے یہ شخص آج ساراد ن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔ابوداؤد عن ابن عمرو

۱۷۹۶۲ حضورا کرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتاہوں) اورسلام ہو اللہ کے رسول پر،اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اوراپنی رحمت کے دروازے مجھ پرکھول دے۔

اسی طرح جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک.

مسند احمد، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی عن فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنھا

۱۷۹۶۳ حضور ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پردرود وسلام پڑھتے پھریہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

اور جب مسجد سے نکلتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پردرود وسلام پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک.ترمذی عن فاطمۃ

۱۷۹۶۴... حضور ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم صل علی محمد (وازواج محمد) ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الجمعۃ

۱۷۹۶۵ حضوراکرم ﷺ جمعہ کے بعد دورکعت (سنت) نہ ادا کرتے تھے اور نہ مغرب کے بعد دورکعت (سنت) ادا کرتے تھے جب تک اپنے گھر میں نہ آجاتے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۶ حضوراکرم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعات (اور جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے) ان کے درمیان کوئی فصل نہیں فرماتے تھے۔
ابن ماجۃ، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۷ حضور ﷺ جمعہ کے دن (خطبہ کے بعد) منبر سے اترتے اور کوئی شخص کوئی سوال پوچھ بیٹھتا تو آپ اس سے بات چیت فرماتے پھر اپنے مصلی کی طرف جاتے اور نماز پڑھاتے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۸ حضوراکرم ﷺ اکثر جمعوں کو غسل فرمایا کرتے اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۹ حضوراکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبوں کو لمبا نہ کرتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ

۱۷۹۷۰ حضور ﷺ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے پھر مؤذن اذان دیتا پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ ارشاد فرماتے۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۱ حضوراکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔ اور خطبوں میں قرآن کی آیات پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۲ ہر جمعہ میں آپ (خطبہ کے اندر) سورۃ قاف پڑھا کرتے تھے۔ ابوداؤد عن بنت الحارثۃ بن النعمان

۱۷۹۷۳ حضور ﷺ جمعہ کے روز، عیدالفطر، عیدالضحیٰ اور عرفہ کے روز (ضرور) غسل فرمایا کرتے تھے۔
مسند احمد، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی عن الفاکۃ بن سعد

۱۷۹۷۴ حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں، آواز بلند ہو جاتی تھی، آپ کا غصہ عروج پر پہنچ جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا گویا کسی غارتگر لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ وہ صبح کو حملہ آور ہونے والا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے۔
ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۵ حضور ﷺ جنگ کے دوران خطبہ دیتے تو کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ دیتے تھے۔ اور جب جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، بخاری، مسلم عن سعد القرظ

۱۷۹۷۶ حضور ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزہ یا عصاء کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ الشافعی عن عطاء مرسلاً

۱۷۹۷۷ حضور ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۸ ...... حضور ﷺ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب پہنچتے تو پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے۔ پھر منبر پر چڑھ جاتے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کی طرف رخ انور کر کے سب کو سلام کرتے۔ (شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۹ ...... حضور ﷺ منبر پر چڑھ جاتے تو لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ثابت رضی اللہ عنہ

ذکر

۱۷۹۸۰ ...... حضوراکرم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۱ ...... حضوراکرم ﷺ (فداہ ابی وامی وعشیرتی) کثرت کے ساتھ ذکر کرتے، لغو (ہنسی مذاق کی) بات کم کرتے، نماز لمبی کرتے،

خطبہ مختصر کرتے، نہ ک بھوں چڑھاتے اور نہ بڑائی کرتے اس بات سے کہ محتاج، مسکین اور غلام کے ساتھ چل کر اس کی حاجت روائی کریں۔
نسائی، مستدرک الحاکم، عن ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

استقامت

۱۷۹۸۲ حضور اکرم ﷺ کو سب سے اچھا عمل وہ لگتا تھا جس پر عمل کرنے والا مداومت کرے۔ **بخاری، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا**

۱۷۹۸۳ حضور اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے اچھا عمل وہ ہوتا تھا جس پر دوام اور ہمیشگی کے ساتھ عمل کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔
ترمذی، نسائی عن عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما

صلاۃ النوافل (تہجد)

۱۷۹۸۴ حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ **ابن نصر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ**

۱۷۹۸۵ حضور اکرم ﷺ جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو دانتوں کو مسواک ملتے تھے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۶ حضور کریم ﷺ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ **مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا**

۱۷۹۸۷ حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی بلند آواز میں تلاوت کرتے اور کبھی پست آواز میں۔
ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۸ جس رات حضور ﷺ مرض یا کسی وجہ سے سوتے رہ جاتے تو دن میں بارہ رکعات نوافل ادا فرماتے تھے۔
مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۹ حضور اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے (تین رکعت) ان میں وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔
بخاری، مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۰ حضور نبی کریم ﷺ کبھی بھی رات کی (تہجد) کی نماز نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ کبھی مریض یا کسل مند ہو جاتے تو بیٹھ کر ادا فرما لیتے تھے۔
ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۱ حضور نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوٹتے تو مسواک کرتے تھے۔
مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۷۹۹۲ حضور اکرم ﷺ رات کو تہجد کی نماز پڑھنا بہت پسند کرتے تھے۔ **الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ**

۱۷۹۹۳ حضور اکرم ﷺ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ **مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا**

۱۷۹۹۴ حضور اکرم ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک ورما (کر پھٹنے کو ہو) جاتے۔
بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز

۱۷۹۹۵ حضور اکرم ﷺ ضحی (چاشت) کی نماز چار رکعات ادا فرماتے تھے اور جب اللہ چاہتا اس سے زائد بھی کر دیتے تھے۔
مسند احمد، مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۶ حضور اکرم ﷺ چاشت کی چھ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الکسوف......سورج گرہن کی نماز

۱۷۹۹۷۔۔ جب سورج یا چاند گرہن ہوجاتا تو آپ ﷺ نماز شروع کردیتے حتیٰ کہ سورج یا چاند کھل جاتا (تب آپ نماز پوری کرتے)۔
الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۷۹۹۸ سورج گرہن کی نماز کے وقت حضور اکرم ﷺ غلام آزاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن اسماء

تیسری فصل......دعا کے بیان میں

۱۷۹۹۹۔ جب حضور ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آجاتا تو آسمان کی طرف سر اٹھاتے اور کہتے۔سبحان اللہ العظیم. اور جب دعا میں انتہائی آہ وزاری کرتے تو یہ فرماتے یا حی یاقیوم. ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۰ جب آپ ﷺ کو کوئی پریشان کن امر پیش آجاتا تو یہ کلمات پڑھتے

لاالہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ذات ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔مسند احمد عن عبداللہ بن جعفر

۱۸۰۰۱ جب حضور اکرم ﷺ کو پریشان کن بات پیش آتی تو نماز پڑھتے تھے۔مسند احمد، ابو داؤد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۲ حضور اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے کوئی خطرہ درپیش ہوتا تو یہ دعا پڑھتے

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

اے اللہ ہم تیری ذات کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شروفساد سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۳ جب حضور ﷺ کو کوئی مصیبت اور تکلیف پیش آتی تو یہ کلمات وردزبان ہوجاتے

یاحی یا قیوم برحمتک استغیث۔

اے زندہ! اے تھامنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں۔(مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۴ حضور ﷺ پر جب کوئی رنج یا غم نازل ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث. مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۵۔ حضور اقدس ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

لاالہ الااللہ العظیم الحلیم لاالہ الااللہ رب العرش العظیم لاالہ الااللہ رب السموات السبع ورب الارض ورب العرش الکریم.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم (اور) بردبار ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

الکبیر للطبرانی میں یہ اضافہ ہے:

اصرف عنی شر فلان

(اے پروردگار!) مجھ سے فلاں شخص کے شر کو دفع کر۔

۱۸۰۰۶ حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو (از خود) داڑھی مبارک پر ہاتھ جاتا۔

ابن السنی وابونعیم فی الطب عن عائشة رضی اللہ عنها، ابونعیم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۰۰۷ حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج وغم پیش آتا تو داڑھی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو دیکھتے رہتے۔

الشیرازی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۰۰۸ جب آپ ﷺ کو کوئی سختی پیش آتی تو دعا کے لیے اس قدر بلند ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

مسند ابی یعلی عن البراء رضی اللہ عنه

مصیبت کے وقت کی دعا

۱۸۰۰۹ حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی غم یا مصیبت لاحق ہوتی تو یہ فرماتے

حسبی الرب من العباد، حسبی الخالق من المخلوقین، حسبی الرازق من المرزوقین، حسبی اللہ الذی هو حسبی، حسبی اللہ ونعم الوکیل حسبی اللہ لاالہ الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم

پروردگار مجھے بندوں کی طرف سے کافی ہے، خالق مجھے مخلوق کی طرف سے کافی ہے، رازق مجھے رزق کے محتاجوں کی طرف سے کافی ہے، مجھے اللہ کافی ہے وہی مجھے کفایت کرتا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج من طریق الخلیل بن مرہ عن فقیہ اهل الاردن بلاغا

۱۸۰۱۰ صبح وشام حضور اکرم ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللهم انی اسألك من فجأة الخیر واعوذبك من فجأة الشرفان العبد لایدری مایفجأه اذا اصبح واذا امسی

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچانک خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اچانک شر سے۔ بے شک بندہ نہیں جانتا کہ صبح وشام کیا اچانک پیش آجاتا ہے۔ مسند ابی یعلی وابن السنی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۰۱۱ صبح اور شام کے وقت حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اصبحنا علی فطرة الاسلام وکلمة الاخلاص ودین نبینا محمد وملة ابینا ابراهیم حنیفا مسلماً وماکان من المشرکین

ہم نے صبح (اور شام) کی فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے پیغمبر محمد (ﷺ) کے دین اور اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر اور آپ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابزی

۱۸۰۱۲ حضور اکرم ﷺ جب کسی شے کے لیے نیک دعا کرتے تو اس کا اچھا اس شخص کو، اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو بھی پہنچتا تھا۔

مسند احمد، عن حذیفة رضی اللہ عنه

۱۸۰۱۳ حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۸۰۱۴ حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے۔ ابوداؤد عن یزید

۱۸۰۱۵ حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۶ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب کسی کا ذکر ہوتا اور آپ اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے آپ کے لیے دعا کرتے تھے۔

ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۱۸۰۱۷ حضور اکرم ﷺ دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو انکو اس وقت تک نہیں گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرے پر نہیں پھیر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۸ حضور ﷺ جب (اللہ سے) سوال کرتے تو ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے اور جب پناہ مانگتے تو ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔مسند احمد عن السائب بن خلاد

۱۸۰۱۹ حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك.

اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔

حضور ﷺ سے جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا:

کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، جس کے دل کو وہ چاہتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو چاہتا ہے کج کر دیتا ہے۔ترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۰ حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۱ حضور اقدس ﷺ جامع (کلمات والی) دعائیں پسند فرماتے تھے اور غیر جامع دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۲ حضور نبی کریم ﷺ اپنی دعا اس کلمے کے ساتھ شروع فرماتے تھے۔

سبحان ربی العلی الاعلیٰ الوهاب. مسند احمد، مستدرک الحاکم عن سلمۃ بن الاکوع

۱۸۰۲۳ حضور اکرم ﷺ مسلمان فقیروں کے طفیل مدد مانگتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن امیۃ بن خالد بن عبداللہ

۱۸۰۲۴ آپ ﷺ جس شخص کو اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنے والا سمجھتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔

ھناد عن علی بن ابی رباح مرسلاً

الاستسقاء......بارش کی دعا

۱۸۰۲۵ حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحی بلدك المیت

اے اللہ! اپنے بندوں کو اور جانوروں کو پانی کے ساتھ سیراب کر، اپنی رحمت عام کر اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی بخش۔

ابو داؤد عن عمرو بن شعیب

۱۸۰۲۶ حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انزل فی ارضنا برکتھا وزینتھا وسکنھا وارزقنا وانت خیر الرازقین.

اے اللہ! ہماری سرزمین میں برکت اور زینت اور سکونت نازل فرما اور ہمیں رزق عطا فرما۔

بے شک آپ بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں۔ابو عوانہ، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۷ پہلی بارش میں حضورا کرم ﷺ کھلے میں آکر نہاتے تھے اور ازار کے سوا اپنے تمام کپڑے نکال دیتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۸ حضورا کرم ﷺ بارش کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے **اللھم صیباً نافعًا**. اے اللہ! نفع دہ بارش عطا فرما۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۹ جب کسی جگہ بارش سے وادی بہہ پڑتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے چلو اس وادی کی طرف جس کو اللہ نے پاکیزہ کر دیا ہے ہم بھی اس کے ساتھ سے پاک ہوں اور اس پر اللہ کی حمد کریں۔الشافعی شعب الایمان للبیھقی عن یرید ابن الھاد مرسلاً

۱۸۰۳۰ حضورا کرم ﷺ ان گھاٹیوں کی طرف نکل آیا کرتے تھے۔(جہاں سے پانی اکٹھا ہو کر نیچے وادیوں میں جاتا تھا)۔

ابو داؤد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ہوا اور آندھی

۱۸۰۳۱.....جب باد شمال چل پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے۔

اللھم انی اعوذبک من شرما ارسلت فیھا.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس ہوا میں بھیجا گیا ہے۔ابن السنی الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

کلام: .. اس روایت کو علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۳۵ میں نقل فرمایا اور فرمایا: اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق ضعیف ہے۔

۱۸۰۳۲ جب ہوا تیز اور سخت چل پڑتی تو حضورا کرم ﷺ یہ دعا پڑھتے.

اللھم انی اسألک خیرھا وخیر مافیھا وخیرما ارسلت بہ، واعوذبک من شرھا وشرمافیھا وشرما ارسلت بہ.

اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی خیر جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور جس چیز کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر سے، جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس چیز کے ساتھ اسکو بھیجا گیا ہے اس کے شر سے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۳۳ جب آندھی شدت اختیار کر جاتی تو حضورا کرم ﷺ آندھی کی طرف رخ فرما کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور ہاتھ دراز کر کے یہ دعا کرتے:

اللھم انی اسألک من خیر ھذہ الریح وخیرما ارسلت بہ واعوذبک من شرھا وشرما ارسلت بہ اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحاولا تجعلھا ریحاً.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔اے اللہ! اس ہوا کو رحمت بنا دے اور اس کو عذاب نہ بنا۔اے اللہ اس کو خیر کی ہوائیں بنا دے اور اسکو ہلاکت والی آندھی مت بنا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:۔ علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ۱۰۔۱۳۵ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس میں ایک راوی حسن بن قیس متروک ہے جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

۱۸۰۳۴ جب ہوا آندھی کی صورت میں شدت اختیار کر جاتی تو یہ دعا فرماتے۔

اللهم لقحا و لا عقيما.

اے اللہ! اس ہوا کو بارآور بنا اور اس کو بانجھ اور بیکار نہ بنا۔ ابن حبان مستدرك الحاكم عن سلمة بن الاكوع

الرعد (گرج اور چمک)

۱۸۰۳۵ حضور اکرم ﷺ جب گرج اور کڑکڑاہٹ کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے

اللهم لاتقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك

اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرما، نہ اپنے عذاب کے ساتھ تباہ کر دینا بلکہ اس سے پہلے ہی اپنی عافیت کی پناہ میں لے لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاكم عن ابن عمر رضی الله عنه

التعوذ

۱۸۰۳۶ حضور اقدس ﷺ مصیبت کی شدت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۰۳۷ حضور اقدس ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، کنجوسی سے، بری عمر سے، سینے کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

ابو داؤد نسائی، ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

۱۸۰۳۸ حضور اقدس ﷺ جنوں سے اور انسان کی بری نظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے حتیٰ کہ معوذتین سورتیں نازل ہوگئیں، پھر آپ ان کے ساتھ تعوذ فرمانے لگے اور دوسری چیزوں کے ساتھ تعوذ کرنا چھوڑ دیا۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجه، الضياء عن ابی سعيد

۱۸۰۳۹ حضور اکرم ﷺ اچانک موت سے خدا کی پناہ مانگتے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ انسان موت سے قبل مرض الموت میں مبتلا ہو جائے۔ الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

رؤیت ہلال (چاند دیکھنے کا بیان)

۱۸۰۴۰ حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے **هلال خير ورشد آمنت بالذى خلقك** خیر اور بھلائی کا چاند ہے، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے خلقت بخشی، پھر یہ دعا پڑھتے:۔

الحمد لله الذى ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔ ابو داؤد عن قتادة بلاغا، ابن السنى عن ابى سعيد

۱۸۰۴۱ حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے: **هلال خير و رشد**۔ یہ بھلائی اور کامیابی کا چاند ہے پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے

اللهم انى اسألك من خير هذا.

اے اللہ میں تجھ سے اس (ماہ) کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اور تین بار یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انی اسألک من خیر ھذا الشھر وخیر القدر. واعوذبک من شرہ.
اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر کا اور تقدیر کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۸۰۴۲۔ حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:
اللھم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربک اللہ.
اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان کے ساتھ سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کر اور اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن طلحة

۱۸۰۴۳۔ ...حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے۔
اللہ اکبر اللہ اکبر الحمدللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اللھم انی اسألک من خیر ھذاالشھر واعوذبک من شر القدر ومن شریوم المحشر
اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی برائی سے بچنے کی ہمت اور کسی نیکی اور بھلائی کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کے شر سے۔ مسند احمد الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۰۴۴۔ ...حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے۔
اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام والتوفیق لماتحب وترضی ربنا وربک اللہ.
اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے طلوع کر اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو چاہے اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) ہم سب کا اور تیرا رب اللہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: .....امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۹ پر اسکو روایت کیا اور فرمایا اس میں ایک راوی عثمان بن ابراہیم حاطبی ضعیف ہے۔ جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

چاند دیکھنے کے وقت یہ پڑھے

۱۸۰۴۵۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔
اللھم ادخلہ علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام والسکینة والعافیة والرزق الحسن.
اے اللہ! اس ماہ کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکینہ، عافیت اور اچھے رزق کے ساتھ طلوع کر۔ ابن سنی عن حدیر السلمی

۱۸۰۴۶۔ حضور ﷺ چاند دیکھ لیتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے۔ ابو داؤد عن قتادۃ مرسلاً

۱۸۰۴۷۔ ...حضور اکرم ﷺ نیا چاند دیکھتے یہ دعا فرماتے۔
ھلال خیرورشد، الحمدللہ الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا. اسألک من خیر ھذا الشھر ونورہ وبرکتہ وھداہ وطھورہ ومعافاتہ.
خیر اور بھلائی کا چاند ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فلاں ماہ کو پورا کر دیا اور فلاں ماہ کو طلوع کر رہا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا، اس کے نور کا، اس کی برکت کا اس کی ہدایت کا، اس کی پاکی کا اور اس کی عافیت کا۔

ابن السنی عن عبداللہ بن مطرف

۱۸۰۴۸ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اجعله هلال يمن ورشد امنت بالله الذى خلقك فعدلك فتبارك الله احسن الخالقين.

اے اللہ! اس چاند کو برکت اور بھلائی کا سرچشمہ کر، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے خوبصورت اور درست بنایا پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

متفرق دعائیں

۱۸۰۴۹ جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھتے۔

اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان.

اے اللہ! ہم کو رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما، اور ہم کو رمضان کا مہینہ نصیب کر۔ اور جب جمعہ کی رات ہوتی تو فرماتے یہ روشن رات ہے اور روشن دن ہے۔ شعب الایمان للبیھقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۰ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ تین مرتبہ دعا کرتے اور تین مرتبہ استغفار کرتے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۱ جب کوئی قوم اپنے صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) لے کر آتی تو حضور ﷺ انکو یہ دعا دیتے، **اللھم صل علی آل فلان**۔ اے اللہ! فلاں قوم پر رحمت نازل فرما۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۰۵۲ حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم پر بد دعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھتے۔

بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۳ حضور اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے، **اللھم خرلی واخترلی** اے اللہ میرے لئے خیر فرما اور صحیح بات پسند فرما۔

ترمذی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:.. امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں اسکو تخریج کر کے اس پر غریب ضعیف کا حکم فرمایا ہے۔

۱۸۰۵۴ ... حضور اکرم ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تو یہ دعا کرتے:

یامصرف القلوب ثبت قلبی علی طاعتک.

اے دلوں کو پلٹنے والے: میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم فرما۔ ابن السنی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

چوتھی فصل......روزے کے بیان میں

۱۸۰۵۵ ... حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے۔

ذھب الظمأ، وابتلت العروق، وثبت الاجران شاء الله.

تشنگی رفع ہوئی، نسیں تر ہوگئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۶ ... حضور ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔ ابوداؤد، عن معاذ بن زھرۃ مرسلاً

۱۸۰۵۷ ... حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت فتقبل منی انک انت السمیع العلیم

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا، پس مجھ سے اس کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۸ ... حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

الحمدللہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری مدد کی تو میں روزہ رکھ سکا اور جس نے مجھے رزق دیا تو میں روزہ کھول سکا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیھقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۹ حضور علیہ السلام (صبح کو) گھر تشریف لاتے اور پوچھتے کیا کچھ کھانا ہے؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۰۶۰ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو حضور ﷺ ہر اسیر (قیدی) کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو خیرات دیتے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۰۶۱ جب رمضان کا ماہ داخل ہوجاتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی ازار باندھ لیتے پھر اس وقت تک اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے جب تک رمضان نہ رخصت ہوجاتا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۰۶۲ جب رمضان کا ماہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ کا رنگ متغیر ہوجاتا، نماز میں کثرت ہوجاتی، دعاؤں میں آہ وزاری بڑھ جاتی اور آپ کا رنگ پھیکا پڑجاتا تھا۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۰۶۳ اگر تازہ کھجوریں میسر ہوتیں تو حضور اقدس ﷺ انہی کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۴ جب حضور اقدس ﷺ روزہ دار ہوتے تو (غروب شمس کے وقت) کسی شخص کو حکم دیتے اور وہ بلند ٹیلہ پر کھڑا ہوجاتا جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو آپ روزہ افطار کرلیتے۔ مستدرک الحاکم عن سھل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۵ (رمضان کے علاوہ) حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تب اللہ پاک ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں سوائے دو ان شخصوں کے جو آپس میں بول چال بند کئے ہوئے ہوں ان کے متعلق اللہ جل شانہ فرماتے ہیں انکو چھوڑے رکھو۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۶ حضور اکرم ﷺ کے اکثر روزے ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے یہ دو مشرکین کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کروں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۰۶۷ افطار کے لئے سورج غروب ہونے پر دو آدمیوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنھم

۱۸۰۶۸ حضور اکرم ﷺ ایام بیض (چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) کے روزے سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۹ حضور اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا نہ فرماتے تھے جب تک افطار نہ کرلیتے خواہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہوں۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۰ حضور اکرم ﷺ افطار میں پینے کے ساتھ ابتداء کرتے تھے اور بغیر سانس لئے مسلسل نہ پیتے تھے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۰۷۱ حضور اکرم ﷺ افطار کے وقت پر کھجور سے ساتھ ابتداء فرماتے تھے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: کھجور کی موجودگی میں کھجوروں کے ساتھ افطار فرماتے تھے لیکن کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۸۰۷۲ حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کی جستجو میں رہتے تھے۔ ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۳ حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۴ حضور اکرم ﷺ تین کھجوروں یا ایک چیز کے ساتھ افطار کرنے کو پسند کرتے تھے جس کو آگ پر نہ پکایا گیا ہو (پھل فروٹ وغیرہ)۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۵ بعض اوقات حضور ﷺ کو فجر کا وقت ہو جاتا اور آپ اپنے اہل کے ساتھ جنبی حالت میں ہوتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ دار ہو جاتے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا و ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۷۶ حضور اکرم ﷺ (یہ بھی) پسند فرماتے تھے کہ دودھ کے ساتھ روزہ کشائی فرمائیں۔ الدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۷ حضور اکرم ﷺ عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے تھے۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۸ حضور اکرم ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں کے روزے (بھی) رکھتے تھے اور ایسا تو بہت کم ہوتا تھا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

روزے کے بارے میں معمولات

۱۸۰۷۹ حضور اقدس ﷺ نو ذی الحجہ، عاشوراء، ہر مہینے کے تین دن یعنی پہلے پیر اور دوسرے ہفتہ کے پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن حفصۃ

۱۸۰۸۰ حضور اکرم ﷺ ایک ماہ کے ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ کے منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۱ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ تازہ کھجوروں کی موجودگی میں انہی کے ساتھ روزہ کھولیں اور ان کی عدم موجودگی میں خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کریں اور انہی کے ساتھ افطار ختم کریں اور آپ ﷺ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے یعنی تین یا پانچ یا سات۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۲ حضور اکرم ﷺ مغرب ادا کرنے سے قبل تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے تھے اگر تر و تازہ کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو پرانی خشک کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کر لیتے تھے۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند چسکیاں لے لیتے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۳ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۴ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۵ حضور اقدس ﷺ کو (رمضان کے بعد) روزہ رکھنے کے لئے پسندیدہ مہینہ شعبان تھا۔ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۶ حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم کے پاس روزہ افطار فرماتے تو انکو (دعائیہ انداز میں فرماتے تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا متقیوں نے کھایا اور ملائکہ نے تمہارے ہاں نزول کیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۷ حضور اکرم ﷺ کسی کے پاس روزہ کھولتے تو انکو یہ فرماتے روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا اور ملائکہ نے تم پر رحمت بھیجی۔
الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

اعتکاف

حضور اکرم ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو پہلے فجر کی نماز پڑھاتے پھر اپنے (معتکف (اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہو جاتے۔
ابو داؤد، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۹ حضور اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرما لیتے تھے۔ابو داؤد، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۰ جب عشرۂ اخیرہ داخل ہوتا تو حضور ﷺ اپنی ازار سخت باندھ لیتے (رمضان کا) راتوں کو جگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔
بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۱ حضور اکرم ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے اور اگر حالت سفر میں ہوتے تو آئندہ سال کے بیس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۲ حضور اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اس قدر محنت و ریاضت کرتے تھے جو اور دنوں میں نہ کرتے تھے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

یوم العید

۱۸۰۹۲ حضور ﷺ عید کے دن (عید کے لئے) گھر سے نہ نکلتے تھے جب تک کچھ کھا پی نہ لیتے اور عید الاضحی کے دن کچھ نہ کچھ کھاتے تھے جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کریں۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن بریدۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی غریب

۱۸۰۹۴ حضور علیہ السلام عید سے قبل کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے پھر جب گھر واپس آتے تو دو رکعت گھر میں پڑھا کرتے۔
ابن ماجۃ عن ابی سعید

۱۸۰۹۵ حضور ﷺ یوم فطر کو (عید کے لئے) نہ نکلتے تھے حتی کہ سات کھجوریں کھا لیتے۔الکبیر للطبرانی، عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۶ عید کے روز حضور ﷺ اپنے کسی گھر کے فرد کو نہ چھوڑتے تھے بلکہ سب کو (عید کے لئے) نکالا کرتے تھے۔
ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۷ حضور اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل زکوۃ (صدقۃ الفطر) کی ادائیگی کا حکم دیا کرتے تھے۔
ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۸ حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو عیدین میں نکلنے کا حکم دیتے تھے۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۹ حضور اکرم ﷺ عید کے روز پیدل نکلتے تھے اور پیدل واپس تشریف لاتے تھے۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں عبدالرحمن بن عبداللہ عمری ضعیف راوی ہے۔

۱۸۱۰۰ حضور اکرم ﷺ عیدین میں پیدل نکل جاتے تھے اور بغیر اذان اور بغیر اقامت کے نماز عید ادا فرماتے پھر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ابن ماجۃ عن ابی رافع

۱۸۱۰۱ عیدین میں حضور ﷺ تہلیل اور تکبیر بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نکلتے تھے۔شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

یہ کلمات تکبیر تشریق ہیں ان میں تہلیل وتکبیر کا مجموعہ ہے۔ جن کو پڑھتے ہوئے عیدین میں نکلنا چاہیے۔

۱۸۱۰۲　عیدالفطر کے روز حضور علیہ السلام کے لئے دف بجایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن قیس بن سعد

کلام:... فائدہ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ قیس کی حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۸۱۰۳　عیدین کے خطبہ کے دوران حضور ﷺ کثرت کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن سعد القرظ

۱۸۱۰۵　عیدالفطر کے روز حضور اکرم ﷺ جس راستے سے نکلتے واپس دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۶　جب عید کا دن ہوتا تو حضور ﷺ مخالف راستہ استعمال فرماتے تھے۔ بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۷　عیدین کے لئے کوئی اذان نہ دی جاتی تھی۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل......حج کے بیان میں

۱۸۱۰۸　حضور اکرم ﷺ رمی جمار (شیطانوں کو کنکری مارنے) کے لئے پیدل آتے جاتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۹　حضور اقدس ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی فرماتے ہوئے ٹھہرتے نہ تھے بلکہ گزرتے چلے جاتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۰　حضور اقدس ﷺ تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ سے اس کی رضا اور مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ اور اللہ کی رحمت کے طفیل جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۸۱۱۱　یوم الترویہ سے ایک دن پہلے (یعنی سات ذی الحجہ کو) حضور اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے اور حج کے احکام سے روشناس کراتے تھے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۲......حضور اکرم ﷺ بیت اللہ کی طرف نظر ڈالتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم زد بیتک ھذا تشریفًا وتعظیما وتکریما وبرًا ومھابۃ.

اے اللہ اپنے اس گھر کو زیادہ سے زیادہ، شرف، عظمت، کرامت بزرگی اور دبدبہ عطا فرما۔ الکبیر للطبرانی عن حذیفہ بن اسید

۱۸۱۱۳　...عرفہ کے روز آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھوعلی کل شیءٍ قدیر. عن ابن عمرو

۱۸۱۱۴　حضور ﷺ استلام (بوسہ) صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا فرماتے تھے۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۵　حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۶　حضور اکرم ﷺ دو سینگوں والے خوبصورت مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۷　حضور اکرم ﷺ ایک بکری اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ذبح کر دیا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن ھشام

۱۸۱۱۸　حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۱۱۹　حضور اکرم ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگاتے تھے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۱۲۰　حضور اکرم ﷺ رکن کا استلام کرتے تو اس کو چومتے تھے اور اپنا دایاں رخسار اس پر رکھ دیتے تھے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۱ حضور ﷺ عرفہ کے روز فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر تشریق پڑھا کرتے تھے۔
السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۸۱۲۲ حضور اقدس ﷺ ملتزم کے ساتھ اپنے چہرے اور سینے کو چمٹالیا کرتے تھے۔السنن للبیهقی عن ابن عمرو

۱۸۱۲۳ حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۱۲۴ حضور اکرم ﷺ جب بیت اللہ کا طواف فرماتے تو ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے (یعنی بوسہ لیتے)۔
مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

پانچویں فصل...... جہاد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۸۱۲۵ حضور اکرم ﷺ جب کسی سریہ یا جیش کو روانہ فرماتے تو دن کے شروع میں روانہ فرماتے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة عن صخر

۱۸۱۲۶ حضور ﷺ جب کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو اس کو ارشاد فرماتے خطبہ مختصر رکھنا اور سحر انگیز کلام تھوڑا کرنا۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۸۱۲۷ حضور اکرم ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنے کسی حکومتی معاملات میں روانہ فرماتے تو اس کو حکم دیتے: لوگوں کو خوشخبری دو اور ان کو نفرت نہ دلاؤ اور آسانی وسہولت پیش کرو اور لوگوں کو تنگی میں نہ ڈالو۔ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۸۱۲۸ .. حضور اکرم ﷺ جب کسی غزوہ میں ہوتے تو ارشاد فرماتے:

اللهم انت عضدی وانت نصیری (بک احول وبک اصول) وبک اقاتل

اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو میرا مددگار ہے۔(تیری مدد کے ساتھ میں درست حالت میں ہوں اور تیری مدد کے ساتھ ہی میں حملہ کرتا ہوں) اور تیری مدد کے ساتھ میں قتال کرتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، الضیاء عن انس رضی الله عنه

۱۸۱۲۹ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حالت جنگ میں) دیکھا کہ سیاہ کپڑوں میں ملبوس ہیں اور آپ کا جھنڈا سفید ہے۔
ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۱۳۰ حضور ﷺ کسی کو والی (شہر یا کسی لشکر کا امیر) نہ بناتے تھے جب تک اس کو عمامہ نہ باندھ دیتے اور دائیں جانب کی طرف اس کا شملہ لٹکا دیتے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۸۱۳۱ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ زوال شمس کے وقت دشمن سے مڈبھیڑ ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفی

۱۸۱۳۲ حضور ﷺ قتال کے وقت شور وغوغا کو ناپسند کرتے تھے۔(الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی موسیٰ

۱۸۱۳۳ حضور اکرم ﷺ کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اسی دن تقسیم فرمادیا کرتے تھے بال بچوں والے کو دو حصے دیتے اور تنہا ذات کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔ابو داود، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۸۱۳۴ حضور اکرم ﷺ کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو ایک ہی جگہ عطا فرماتے تھے تاکہ ان کو جدا نہ کردیں۔
مسند احمد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۸۱۳۵ جب آپ کسی کو بیعت فرماتے تو اس کو تلقین فرماتے کہ حتی الامکان تم ان باتوں پر عمل کرو گے۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۱۸۱۳۶......جب آپ کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ فرماتے:

استودع الله دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم.

میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن یرید الحطمی
۱۸۱۳۷ حضور اکرم ﷺ کا جب کسی غزوہ کا ارادہ ہوتا تو آپ (اصل جگہ کے علاوہ) کہیں اور کا خیال گمان کرواتے۔(تا کہ دشمن کو پتہ نہ چل جائے اور جاسوس جا کر اطلاع نہ پہنچا دیں)۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن کعب بن مالک

حضور ﷺ کا جنگی سازوسامان

۱۸۱۳۸ حضور ﷺ کے پاس ایک تلوار تھی جس کا دستہ چاندی کے کام سے آراستہ تھا۔تلوار کی میان کا نچلا حصہ چاندی کا تھا اور تلوار میں ایک حلقہ بھی چاندی کا تھا۔اس تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔حضور ﷺ کی ایک کمان تھی جس کا نام ذوالسداد تھا (یعنی سیدھا نشانہ مارنے والی) حضور ﷺ کا ایک ترکش تھا جس کا نام ذوالجمع تھا (یعنی تیروں کو جمع کرنے والا) حضور ﷺ کی ایک زرہ تھی جو پیتل سے رنگی ہوئی تھی اور اس کا نام ذات الفضول تھا۔حضور ﷺ کی ایک برچھی تھی جس کا نام المنبغا تھا۔(یعنی سیراب کرنے کا چشمہ) حضور ﷺ کی ایک ڈھال تھی جس کا نام الذقن (بمعنی ٹھوڑی) تھا۔حضور ﷺ کا ایک سرخ زرد رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔(بمعنی مسلسل ہنہنا کر حملہ کرنے والا) اسی طرح ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام سکب تھا (بمعنی پانی کی طرح چلنے والا) حضور ﷺ کی ایک زین تھی جس کا نام راج تھا۔(بمعنی راحت۔) حضور ﷺ کی ایک مادہ خچر تھی شیرنی کی مانند جس کا نام دلدل تھا (بمعنی بڑی اہم سواری) حضور اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوی تھا (بمعنی آخری حد تک جانے والی) حضور ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔(بمعنی خاکستری رنگ والا) حضور ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کا نام الکز تھا (بمعنی خشک) حضور ﷺ کا ایک نیزہ تھا جس کا نام نمر تھا (بمعنی غضبناک) حضور ﷺ کا ایک ڈونگہ (برتن) تھا جس کا نام صادر تھا (بمعنی اترنے والا یعنی بہ وقت دستیاب) حضور ﷺ کا ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا۔(بمعنی راستہ دکھانے والا) حضور ﷺ کی ایک قینچی تھی جس کا نام جامع تھا اور حضور ﷺ کی شاخ کی لکڑی کی ایک چھڑی تھی۔جس کا نام ممشوق تھا (بمعنی پتلی لمبی شاخ)۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۸۱۳۹ حضور ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ایک اونٹنی تھی قصوی نامی۔ایک مادہ خچر تھی دلدل نامی، ایک گدھا تھا عفیر نامی، ایک زرہ تھی ذات الفضول نامی، اور ایک تلوار تھی ذوالفقار نامی۔مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
۱۸۱۴۰ حضور اکرم ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا اسم گرامی عفیر تھا۔

مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۸۱۴۱ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا لحیف نامی (چونکہ اس کی دم لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی تھی اس لیے اس کو لحیف کہتے تھے)۔

بخاری عن سهل بن سعد
۱۸۱۴۲ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا ظرب نامی تھا (بمعنی ابھرنے والا) اور دوسرا گھوڑا اللزاز تھا (بمعنی سخت لڑائی والا)۔

السنن للبیہقی عن سهل بن سعد
۱۸۱۴۳ حضور ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء نامی تھی۔(بمعنی جس کا خدا مددگار ہو) ایک مادہ خچر تھی شہباء نامی ایک خاکستری گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا اور ایک باندی حضرۃ تھی۔السنن للبیہقی عن جعفر بن محمد عن ابیه مرسلاً
۱۸۱۴۴ حضور اکرم ﷺ گدھے پر بغیر کسی پالان وغیرہ کے سوار ہو جاتے تھے۔ابن سعد عن حمزة بن عبد اللہ بن عتبة مرسلاً
۱۸۱۴۵ حضور اکرم ﷺ اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے تھے۔اپنا کھانا زمین پر رکھ لیتے تھے اور غلام وغیرہ کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے اور گدھے پر سواری فرمالیا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۱۴۶ حضور اکرم ﷺ گدھے پر سواری فرمایا کرتے تھے، اپنے جوتے سی لیا کرتے تھے۔اپنی قمیص کو پیوند لگالیا کرتے تھے۔اون پہن لیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے

جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۷　حضور ﷺ مادہ گھوڑی کو فرس کہا کرتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۸　حضور ﷺ گھوڑے کی تضمیر فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... گھوڑے کو پہلے خوب چارہ کھلا کر موٹا تازہ کیا جاتا ہے پھر اس کو بقدر کفایت چارہ دے کر سدھایا جاتا ہے۔

۱۸۱۴۹　حضور ﷺ شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... شکال وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی ہوں اور چوتھی کسی اور رنگ کی۔

آداب سفر کا بیان

۱۸۱۵۰　حضور ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم بک اصول وبک احول وبک أسیر.

اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ اچھی حالت میں ہوتا ہوں اور تیری قوت کے ساتھ قید کرتا ہوں۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۱　حضور ﷺ کو سفر میں آخر رات پڑتی تو دائیں کروٹ سو جاتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر قبل آرام کا ارادہ کرتے تو دائیں ہتھیلی پر سر رکھ لیتے اور کلائی کو کھڑا کر لیتے۔ مسند احمد ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۲　حضور ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں اترتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات کی خبر لیتے اس کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبۃ

۱۸۱۵۳　حضور اقدس ﷺ سفر سے واپس رنجہ قدمی فرماتے تو پہلے گھر کے بچوں کے ساتھ محبت فرماتے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۵۴　حضور ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے:

لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون، لربنا حامدون، صدق اللہ وحدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ،

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد و بڑائی بیان کرنے والے ہیں بے شک اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۵　حضور ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے جب تک وہاں ظہر کی نماز ادا نہ فرما لیتے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۶　حضور اکرم ﷺ جب سفر میں کسی جگہ فروکش ہوتے یا اپنے گھر میں واپس تشریف لاتے تو اس وقت تک تشریف نہ فرماتے تھے جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کر لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید

۱۸۱۵۷　حضور اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو جب تک وہاں دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتے اس وقت تک وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۸ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب کسی جگہ عارضی پڑاؤ ڈالتے تو اس کو دو رکعت نماز کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۹ حضور ﷺ جب کسی شخص کو الوداع کہتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے تھے، پھر اس وقت تک از خود نہ چھوڑتے تھے جب تک وہ خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا اور آپ اس کو رخصت کرتے ہوئے یہ فرماتے:

استودع اللہ دینک وامانتک خواتیم عملک.

میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ترمذی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۰ حضور ﷺ رات کو اپنے گھر واپس نہ آتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۱ پانچ چیزیں سفر میں اور نہ حضر میں حضور ﷺ سے جدا نہ ہوتی تھیں، آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مسواک، کھلانے کی چھوٹی چھڑی۔

السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۲ حضور ﷺ سفر میں پیچھے رہتے تھے اور کمزور کو آگے بلاتے تھے اور پیچھے رہ جانے والے کو ساتھ بٹھا لیتے تھے۔ اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۳ جب آپ ﷺ غزوہ کے لئے نکلتے تو جمعرات کا دن نکلنے کے لئے پسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن کعب بن مالک

۱۸۱۶۴ حضور ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

تیسرا باب...... ذاتی زندگی سے متعلق حضور ﷺ کی عادات اور معیشت کا بیان

طعام

۱۸۱۶۵ حضور ﷺ کو بکری کے گوشت میں اس کا اگلا حصہ (دستی وغیرہ) زیادہ پسند تھا۔

ابن السنی وابونعیم فی الطب، السنن للبیهقی عن مجاهد مرسلاً

۱۸۱۶۶ حضور اکرم ﷺ کو محبوب سالن سرکہ تھا۔ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۷ حضور ﷺ کو پسندیدہ ترین کھانوں میں سے روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... امام ابوداؤد نے کتاب الاطعمة باب فی اکل الثرید میں اسکو تخریج فرمایا اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم عائد کیا ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں ایک مجہول شخص ہے عون المعبود ۱۰/ ۲۵۶۔

فائدہ: ... حیس وہ کھانا ہے جو کھجور، پنیر، گھی، آٹا یا موٹی پسی ہوئی گندم کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔

۱۸۱۶۸ حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ گوشت والی ہڈی بکری کی دستی پسند تھی۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن السنی، ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۹ حضور اکرم ﷺ کو بکری کے بازو (دستی) کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۱ حضور اکرم ﷺ کو دونوں دستی اور شانے کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۲ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو آپ پوچھتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے، تو آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرماتے: کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے۔

اور اگر کہا جاتا یہ ہدیہ ہے تو آپ بھی ہاتھ آگے بڑھا دیتے اور اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر کھاتے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۱۷۳ حضور اکرم ﷺ کے پاس طعام لایا جاتا تو اپنے قریب سے تناول فرماتے اور اگر پھل وغیرہ پیش کیا جاتا تو آپ کا ہاتھ گھومتا رہتا۔

التاريخ للخطيب عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۱۷۴ حضور ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۱۷۵ حضور اکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں سامنے کے کھانے سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ البخاری فی التاريخ عن جعفر بن ابی الحكم مرسلاً، ابو نعيم في المعرفة عنه عن الحكم بن رافع بن يسار الكبير للطبرانی عن الحكم بن عمرو الغفاری

۱۸۱۷۶ حضور اکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا کرتے:

الحمدلله الذی اطعم وسقی وسوغه وجعل له مخرجًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور انگور نرم کیا اور ان کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

ابوداؤد، نسائی، صحيح ابن حبان عن ابی ايوب رضی الله عنه

۱۸۱۷۷ حضور اکرم ﷺ دن کو کھانا کھالیتے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھالیتے تو صبح کو نہ کھاتے تھے۔ حلية الاولياء عن ابی سعيد

۱۸۱۷۸ حضور اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا فيه الحمدلله الذی كفانا وأروانا غير مكفی ولا مكفور ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کثرت کے ساتھ ہوں، پاکیزہ و بابرکت ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو (کھلا کر) کفایت بخشی اور ہمیں سیر کر دیا جبکہ اس ذات کو کوئی کفایت کرنے والا نہیں، اور ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس کی نعمتوں کے امیدوار ہیں اور ان کے محتاج ہیں اے ہمارے پروردگار۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۸۱۷۹ حضور سرکار دو عالم ﷺ جب کھانے سے فراغت فرما لیتے تو یہ دعا پڑھتے۔

الحمدلله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے بنایا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة الضياء عن ابی سعيد

۱۸۱۸۰ حضور اکرم ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے تھے:۔

اللهم لك الحمد اطعمت وسقيت واشبعت وأرويت فلك الحمد غير مكفور ولامودع ولامستغنی عنک.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو نے کھلایا پلایا اور سیر طعام کیا اور سیر آب کیا پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں آپ کی نعمتوں کا انکار نہیں اور نہ آپ کی نعمتوں کو رخصت ہے اور نہ آپ سے بے نیازی ہے۔ مسند احمد، عن رجل من بنی سلم

۱۸۱۸۱ جب حضور اکرم ﷺ کو کھانا قریب کیا جاتا تو آپ بسم اللہ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

اللهم انک اطعمت وأسقيت واغنيت واقنيت وهديت واحييت اللهم فلك الحمد على ماأعطيت

اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، بے نیاز کیا، مالدار کیا، ہدایت بخشی، اور زندگی بخشی، اے اللہ تیرے لئے ہی سب تعریفیں ہیں ان چیزوں پر جو تو نے عطا فرمائیں۔ (مسند احمد عن رجل خادم النبی ﷺ)

۱۸۱۸۲ حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار تھامنے والے حلقے (کنڈے) تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۱۸۱۸۳ حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو غراء کہا جاتا تھا اور چار اشخاص اس کو اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر

۱۸۱۸۴ حضور اقدس ﷺ لہسن، پیاز اور کراث (ایک بودار سبزی) نہ کھاتے تھے، کیوں کہ آپ کے پاس ملائکہ آتے تھے اور جبریل امین آپ سے بات چیت فرمایا کرتے تھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۵ حضور اکرم ﷺ نڈی، گردے اور گوہ نہ کھایا کرتے تھے اور نہ ان کو حرام قرار دیتے تھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۶ حضور ﷺ ٹیک لگا کر نہ کھاتے اور نہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۸۱۸۷ حضور اقدس ﷺ ہدیہ اس وقت تک نہ کھاتے تھے جب تک صاحب ہدیہ کھانے کو نہ کہتا اس (زہر آلود) بکری کی وجہ سے جو آپ کو (خیبر کی (فتح) کے موقع پر ہدیہ کی گئی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۸۱۸۸ حضور ﷺ کھانے اور پینے کی چیز میں (ٹھنڈا وغیرہ کرنے کی غرض سے) پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸۹ حضور ﷺ کے پاس کیڑا لگی کھجور لائی جاتی تو آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور اس میں سے کیڑے نکال دیتے۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۰ ... حضور اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں تازہ کھجور لے لیتے اور بائیں ہاتھ میں خربوزہ پھر کھجور اور خربوزہ ملا کر کھاتے اور یہ حضور ﷺ کا پسندیدہ ترین پھل تھا۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۱.. حضور اقدس ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

ابن ماجہ عن سہل رضی اللہ عنہ بن سعدی، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۹۲ حضور اقدس ﷺ تازہ کھجوریں تناول فرماتے اور گٹھلیاں طاق میں ڈال دیتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۳ انگوروں کو گچھے گچھے کی صورت میں تناول فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۴ حضور اقدس ﷺ خربوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے یہ دونوں عمدہ چیزیں ہیں۔

الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۵ حضور ﷺ ہدیہ تناول فرماتے تھے لیکن صدقہ نہ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمان بن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۹۶ حضور اقدس ﷺ ککڑی کھیرہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ، ابو داؤد، نسائی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۱۹۷ حضور ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور ہاتھوں کو پونچھنے (یا دھونے) سے قبل چاٹ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن کعب بن مالک

۱۸۱۹۸ حضور اقدس ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کے ساتھ ختم کی جائے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی کے ساتھ ختم کیا جائے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۹۹. حضوراکرمﷺکوخربوزہ تازہ کھجورکے ساتھ تناول فرمانا، بہت مرغوب تھا۔ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۰ حضوراقدسﷺتین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھےاور چوتھی انگلی کے ساتھ بھی مدد لے لیا کرتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعۃ

۱۸۲۰۱. حضوراقدسﷺاپنے دائیں ہاتھ کو کھانے، پینے، وضوکرنے، لباس پہننے اور لینے دینے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو ان کے علاوہ اور کاموں کے لئے استعمال کرتے تھے۔مسند احمد، عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۲. حضوراقدسﷺخربوزے اور تر کھجور کو ایک ساتھ تناول فرماتے تھے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۳ حضوراکرمﷺکدوکوپسند فرماتے تھے۔مسند احمد، ترمذی فی الشمائل، نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۴ پھلوں میں سے حضورﷺکوانگور اور خربوزہ پسند تھا۔ابونعیم فی الطب عن معاویۃ بن یزید عبسی

۱۸۲۰۵ حضوراکرمﷺمیٹھی شے اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۶. حضوراکرمﷺککڑی کو پسند فرماتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن الربیع بنت معوذ

۱۸۲۰۷ حضورﷺمکھن کھجور کو پسند فرماتے تھے۔ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی بسر

۱۸۲۰۸ حضورﷺکو جو کی روٹی اور باس تیل یا گھی کے کھانے پر بھی بلالیا جاتا تھا۔ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۰۹. حضوراقدسﷺکھجور اور دودھ کو اطیبین (دوسب سے عمدہ چیزیں) فرمایا کرتے تھے۔مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۱۰ حضوراقدسﷺبچا کھچا کھانا بھی رغبت سے کھایا کرتے تھے۔

مسند احمد، ترمذی، فی الشمائل، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۱. حضوراقدسﷺکدو کو رغبت کے ساتھ کھاتے تھے۔مسند احمد، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۲ حضوراقدسﷺاس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کھانے کے درمیانی بالائی حصہ سے کھایا جائے۔الکبیر للطبرانی عن سلمی

۱۸۲۱۳ حضوراقدسﷺکھانے کو گرم حالت میں کھانا ناپسند کرتے تھے جب تک اس کی بھاپ نہ اڑ جائے۔الکبیر للطبرانی عن جویریۃ

۱۸۲۱۴ حضوراقدسﷺگوہ کا کھانا ناپسند کرتے تھے۔التاریخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۱۵ حضوراکرمﷺبکرے کی سات (۷) چیزیں کھانا مکروہ خیال کرتے تھے۔

پتا، مثانہ، آنت (اوجڑی) ذکر (شرم گاہ)، خصیتین، غدہ (کھال اور گوشت کے درمیان کسی بیماری سے پیدا ہونے والے غدود) اور خون۔

بکری کا سامنے کا حصہ (بازو) حضوراکرمﷺکو زیادہ پسند تھا۔

الاوسط للطبرانی، عن ابن عمر، السنن للبیھقی عن مجاھد مرسلاً، الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن مجاھد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۶ حضوراقدسﷺگردوں کا کھانا بھی مکروہ سمجھتے تھے کیوں کہ ان کا مقام پیشاب کے مقام کے قریب ہوتا ہے۔

ابن السنی فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۷. حضوراکرمﷺکو کھجوروں میں عجوہ سب سے زیادہ پسندیدہ کھجور تھی۔ابو نعیم عن ابن عباس

۱۸۲۱۸. ...پھلوں میں پسندیدہ پھل تازہ کھجور اور خربوزہ تھا۔

الکامل ابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، العوقانی فی کتاب البطیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۸۲۱۹. ...جب حضوراکرمﷺکے پاس موسم کا پہلا پھل آتا تو اس کو اپنی آنکھوں سے لگاتے پھر ہونٹوں سے اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اللھم کما اریتنا اولہ فارنا اٰخرہ.

اے اللہ جیسے تو نے اس پھل کا شروع دکھایا اس کا آخر بھی دکھا۔

پھر اس کے بعد قریب موجود کسی بھی بچے کو وہ پھل عنایت فرمادیتے۔
ابن السنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

پینا

۱۸۲۲۱ حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ ترین پانی ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۲ حضور علیہ السلام کو محبوب مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۳ تمام پینے کی چیزوں میں حضور کے نزدیک محبوب ترین شی دودھ تھا۔ابونعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۴ حضور اقدس ﷺ کو جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے یہ برکت ہے (یا برکتیں ہیں)۔ ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۵ پینے کی چیزوں میں شہد بھی آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۶ ...حضور ﷺ پانی نوش فرما کر یہ دعا کرتے:۔

الحمدللّٰہ الذی سقانا عذبافراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو میٹھا ملائم پانی اپنی رحمت کے ساتھ پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور نمکین نہیں بنایا۔حلیۃ الاولیاء عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۲۲۷ حضور ﷺ پانی پیتے تو دوران نوش تین مرتبہ سانس لیتے،اور فرماتے یہ طریقہ زیادہ خوشگوار سہل اور سیر کرنے والا ہے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۸ حضور ﷺ پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۲۹ حضور ﷺ جب پانی پیتے تو تین مرتبہ سانس لیتے اور ہر سانس میں بسم اللہ کہتے اور آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے۔
ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۰ حضور ﷺ کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ پانی پیتے تھے۔ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں مندل بن علی اور محمد بن اسحٰق دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۸۲۳۱ حضور ﷺ چشموں کی طرف سے پانی منگواتے تھے اور پیتے تھے اور اس میں مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔
(کیوں کہ چشمے پر تمام لوگ آتے جاتے ہیں اور پانی استعمال کرتے ہیں)۔الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۲ حضور ﷺ کے لئے بئر سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۳ حضور ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں الحمدللہ کہتے۔ابن السنی عن نوفل بن معاویۃ

نیند (استراحت)

۱۸۲۳۴ حضور اقدس ﷺ جب بستر پر جاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۵ رات کے وقت جب حضور ﷺ بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

باسمک اللھم احی وباسمک اموت

اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں (جاگتا ہوں)۔

اور جب جاگتے تو کہتے:

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد مااماتناوالیہ النشور.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کوموت دینے کے بعد زندہ کیا اوراسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔مسند احمد، مسلم، نسائی، عن البراء، مسنداحمد، بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ، مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

١٨٢٣٦... حضوراکرمﷺرات کوجب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ وضعت جنبی، اللھم اغفرلی ذنبی واخسأشیطانی، وفک رھانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے پہلوڈالا۔اے اللہ!میرے گناہوں کی مغفرت فرما،میرے شیطان کوخائب وخاسر کر،میری گردن کو آزادکر،میرے میزان عمل کووزن دارکراور مجھے ملاءاعلی میں شامل کردے۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی الازھر

١٨٢٣٧ حضورﷺجب بستر پر جاتے تو سورۂ کافرون پڑھتے۔الکبیر للطبرانی، عن عباد بن احصر

١٨٢٣٨ حضورﷺجنبی حالت میں سونے کاارادہ کرتے تواپنی شرم گاہ کودھولیتے اورنماز کی طرح کاوضوکرلیتے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو

١٨٢٣٩ حضورﷺجب جنبی حالت میں سونے کاارادہ کرتے تونماز کاوضوکرتے اوراگراس حالت میں کھانے پینے کاارادہ ہوتاتواپنے ہاتھوں کودھوکرکھاپی لیتے۔ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

١٨٢٤٠ حضوراقدسﷺجب سونے کاارادہ کرتے تواپنے دائیں ہاتھ کواپنے رخسار کے نیچے رکھ کریہ دعاتین مرتبہ پڑھتے:

اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک.

اے اللہ!مجھے اپنے عذاب سے بچایئے گاجس دن تواپنے بندوں کوجمع کرے گا۔ابوداؤد عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

١٨٢٤١......حضوراکرمﷺاپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانافکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی لہ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کوکھلایااور پلایااورہم کو(ہر بات میں) کفایت بخشی اورہم کوٹھکانادیا۔پس کتنے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والاکوئی نہیں اورنہ ان کوکوئی ٹھکانہ دینے والا۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٢٤٢ حضورﷺ فداہ ابی وامی کوجب رات کے پہر بھوک کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے.

لاالہ الااللہ الواحد القھار رب السموات والارض ومابینھما العزیز الغفار.

اللہ کے سواکوئی معبودنہیں وہ تنہاہے زبردست ہے آسمانوں اورزمین اوران دونوں کے درمیان کاپروردگارہے،غالب ہے،بخشنے والاہے۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

١٨٢٤٣ حضوراکرمﷺکی جب رات کوآنکھ کھلتی تو یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واھد للسبیل الاقوم

اے پروردگارمغفرت فرما،رحم فرمااوردرست راہ کی ہدایت بخش۔محمد بن نصر فی الصلوۃ عن ام سلمۃ

١٨٢٤٤ حضورﷺجب سوتے تھے تومنہ سے پھونکنے کی آوازآتی رہتی تھی۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۵　حضور اقدسﷺ جب سوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:

اللھم قنی عذابك یوم تبعث عبادك. مسند احمد، ترمذی، نسائی عن البراء، مسند احمد، ترمذی عن حذیفه رضی الله عنه، مسند احمد، ابن ماجة عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۸۲۴۶　حضور اقدسﷺ جب کسی شخص کو چہرے کے بل سویا ہوا پاتے اور دیکھتے کہ اس کی سرین سے کپڑا کھسک گیا ہے تو اس کو لات مار کر اٹھاتے اور فرماتے سونے کی یہ ہیئت اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ مسند احمد، عن الشرید بن سوید

۱۸۲۴۷　حضورﷺ کی رات کو جب بھی آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۴۸　حضور اقدسﷺ رات یا دن کو جب بھی نیند فرماتے اور آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابو داؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۴۹　حضور اقدسﷺ سونے سے پہلے مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۲۵۰　حضور اقدسﷺ سوتے وقت اپنے سرہانے مسواک ضرور رکھتے تھے۔ پھر جب اٹھتے تو مسواک سے شروعات کرتے۔

مسند احمد، مستدرك الحاکم محمد بن نصر عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۵۱　حضور اقدسﷺ جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ تلاوت فرمالیتے تھے سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرك الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۵۲　حضور اقدسﷺ سورۂ الم سجدہ اور سورۂ تبارک الذی پڑھے بغیر سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرك الحاکم عن جابر رضی الله عنه

۱۸۲۵۳　حضور اقدسﷺ کا بستر ایسا ہوتا تھا جیسا کسی انسان کے لیے قبر میں بچھایا جاتا ہے اور جائے نماز آپ کے سرہانے ہوتی تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن حفصه رضی الله عنها

۱۸۲۵۴　حضورﷺ کا بستر کھردرے اُون کا ہوتا تھا۔ ترمذی فی الشمائل عن حفصه رضی الله عنها

۱۸۲۵۵　حضور اقدسﷺ کا ایک لکڑی کا بڑا برتن ہوتا تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا آپ رات کے وقت اس میں پیشاب کرتے تھے۔

ابو داؤد، نسائی، مستدرك الحاکم عن امیه بنت رقیقة

۱۸۲۵۶　حضور اقدسﷺ کا تکیہ جس کو رات کے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے چمڑے کا ہوتا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

سونے سے پہلے کا عمل

۱۸۲۵۷　حضور اقدسﷺ کی کوئی بھی بیوی سونے کا ارادہ کرتی تو آپﷺ اس کو حکم فرماتے کہ تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہے، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ابن منده عن حلبس

۱۸۲۵۸　حضور اقدسﷺ ناموں کے حساب سے تعبیر دیا کرتے تھے۔ البزار عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۵۹　حضور اقدسﷺ کو اچھے خواب پسند تھے۔ (مسند احمد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۶۰　حضور اقدسﷺ جنبی حالت میں بھی سو جاتے اور پانی کو چھوتے تک نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۶۱　حضور اقدسﷺ سردیوں میں جمعہ کی رات گھر میں بسر کرتے تھے اور گرمیوں میں جمعہ کی رات گھر سے نکل جاتے تھے۔ اور جب نیا

لباس زیب تن کرتے تو اللہ کی حمد کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پرانے کپڑے بھی پہنتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۲ گرمیوں میں باہر ہوتے تو جمعہ کی رات کو باہر رہنا چاہتے تھے اور سردیوں میں گھر میں جانا چاہتے تو جمعہ کی رات کو داخل ہونا پسند کرتے تھے۔

ابن السنی وابونعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

لباس

۱۸۲۶۳ حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز تھا۔ الاوسط للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۴ حضور اقدس ﷺ کو کپڑوں میں پسند قمیص تھی۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۵ حضور اکرم ﷺ کو کپڑوں میں محبوب یمنی چادر تھی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۶ رنگائی میں حضور ﷺ کو زرد رنگ پسند تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۲۶۷ حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے یعنی قمیص ہے یا عمامہ یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے:

اللھم لک الحمدانت کسو تنیہ اسألک من خیرہ وخیر ماصنع لہ واعوذبک من شرہ وشرماصنع لہ.

اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے اس لباس کے ساتھ زینت بخشی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لباس کی خیر کا اور جس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۸ حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۹ حضور اقدس ﷺ جب عمامہ پہنتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکا دیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۰ حضور اقدس ﷺ عمامہ کو سر پر گھماتے اور سر کے پچھلے حصے کی طرف دبا دیتے تھے اور شانوں کے درمیان اس کی چوٹی چھوڑ دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لباس کو دائیں طرف سے پہننا

۱۸۲۷۱ حضور اقدس ﷺ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ (مثلاً پہلے دایاں بازو پہنتے)۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۲ حضور ﷺ کی قمیص (جبری مانند) ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی۔ اور آستینیں انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۳ حضور ﷺ کی قمیص کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں۔ ابوداؤد، ترمذی عن اسماء بنت یزید

۱۸۲۷۴ حضور اقدس ﷺ کی ایک چادر تھی جس کو آپ عیدین اور جمعہ میں پہنتے تھے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۵ حضور ﷺ کی ایک چادر تھی جو ورس (ایک گھاس ہے تیل کی مانند جس سے رنگائی کی جاتی ہے) اور زعفران کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ ﷺ اس کو زیب تن فرما کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔ جب ایک کی باری ہوتی تو اس پر پانی کے چھینٹے مار لیتے۔ جب دوسری بیوی کی باری ہوتی پھر پانی کے چھینٹے مار لیتے اور جب تیسری کی باری ہوتی تو پھر پانی کے چھینٹے اس پر مار لیتے تھے۔ (اسی طرح سب کے ساتھ کرتے)۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۶ حضور ﷺ لباس میں حریر کی جو آمیزش ہوتی تھی اس کو چن چن کر نکال دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۷ حضور اقدس ﷺ ازار کو سامنے کی طرف سے قدرے جھکا لیتے تھے اور پیچھے کی طرف سے قدرے اٹھا لیتے تھے۔

ابن سعد عن یزید بن حبیب مرسلاً

۱۸۲۷۸..... حضور ﷺ سر پر اکثر و بیشتر (عمامہ اور ٹوپی کے نیچے) کوئی کپڑا ضرور رکھتے تھے (جو سر کے میل کو جذب کرتا رہتا تھا)۔

ترمذی فی الشمائل، شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۷۹ حضور اکرم ﷺ اکثر سر پر کپڑے کا ٹکڑا رکھتے تھے اور تیل کثرت کے ساتھ استعمال کرتے تھے اور ڈاڑھی مبارک کو کنگھی کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیهقی عن سهل بن سعد

۱۸۲۸۰ حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم اور دیباج کی اوڑھنیاں سر پر ڈالتے تھے۔ابن النجار عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۸۱ حضور اقدس ﷺ اپنی سرخ چادر کو عیدین اور جمعہ میں زیب تن فرمایا کرتے تھے۔السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۸۲۸۲ حضور اقدس ﷺ چھوٹی آستینوں اور چھوٹے دامن کی قمیص بھی پہنا کرتے تھے۔ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں مسلم بن کیسان کوئی ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۸۳ حضور ﷺ ٹخنوں سے اوپر دامن کی اور انگلیوں کے پوروں تک آستینوں والی قمیص زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۲۸۴ حضور اقدس ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۲۸۵ حضور اقدس ﷺ سر پر چپک جانے والی سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۲۸۶ حضور اکرم ﷺ ٹوپی عمامہ کے ساتھ اور بغیر عمامہ کے بھی پہنا کرتے تھے اور عمامہ بھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیا کرتے تھے۔ نیز یمنی ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے جو سفید اور موٹی سلی ہوتی تھیں۔ جبکہ جنگوں میں کانوں تک ڈھانپنے والی (دھات کی) ٹوپی پہنتے تھے۔ بسا اوقات یوں بھی کرتے کہ ٹوپی سر سے اتار کر بطور سترہ کے سامنے رکھ لیتے اور پھر نماز پڑھ لیتے۔ حضور اکرم ﷺ کی عادات شریفہ میں سے یہ بات بہت اہم تھی کہ آپ اپنے اسلحہ جات، جانور مویشی اور ساز و سامان کا نام رکھ دیتے تھے۔الرویانی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۲۸۷ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو آپ خود بھی اچھے کپڑے زیب تن فرماتے اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی ہدایت فرماتے تھے۔

البغوی عن جندب بن مکیث

خوشبویات

۱۸۲۸۸ حضور اقدس ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔الاوسط للطبرانی عن شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

فائدہ: فاغیہ حناء کی کلی کو کہتے ہیں۔ نیز وہ پھول جو حناء کی شاخ کو الٹا گاڑنے سے نکلتا ہے اور وہ حناء سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور یوں بھی فاغیہ ہر خوشبودار کلی کو کہتے ہیں۔

۱۸۲۸۹ حضور اقدس ﷺ کے پاس جب خوشبودار تیل لایا جاتا تو پہلے اس سے چاٹتے پھر اس کو لگا لیتے تھے۔

ابن عساکر عن سالم بن عبد الله بن عمر، والقاسم مرسلاً

۱۸۲۹۰ حضور اقدس ﷺ کی ایک خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۹۱..... حضور اکرم ﷺ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس رضی الله عنه

۱۸۲۹۲ حضور اقدس ﷺ مشک بیتے اور اپنے سر اور ڈاڑھی پر مل لیتے تھے۔مسند ابی یعلی عن سلمة بن الاکوع

۱۸۲۹۳ حضور اقدس ﷺ اپنی عورتوں کے گھروں سے خوشبو کی تلاش میں رہتے تھے۔الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۴ حضور اکرم ﷺ خاص اگر (لکڑی) کے دھوئیں کے ساتھ خوشبو لیتے تھے اور کبھی کافور کے ساتھ ملا کر اس کی دھونی کی خوشبو لیتے تھے۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۵ حضور اکرم ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۶ عمدہ خوشبو حضور ﷺ کو نہایت مرغوب تھی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۹۷ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حناء کی بو ناپسند تھی۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: فاغیہ خوشبو آپ کو پسند تھی وہ حناء کی کلی یا اور پھولوں کی کلی کی خوشبو کہلاتی ہے جبکہ حناء (مہندی) پسی ہوئی جو ہاتھوں پر لگاتے ہیں اس کی بو آپ کو پسند نہ تھی۔

۱۸۲۹۸ حضور اقدس ﷺ جہاں کہیں جاتے تھے آپ کے جسم کی عمدہ خوشبو پہلے ہی وہاں آپ کی آمد کی خبر پہنچا دیتی تھی۔

ابن سعد عن ابراھیم مرسلاً

۱۸۲۹۹ حضور اقدس ﷺ جب تیل لگاتے تھے تو پہلے اپنی بائیں ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے پھر (دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ) پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر پر لگاتے تھے۔الشیرازی فی الالقاب عن انس رضی اللہ عنہ

زیب و زینت

۱۸۳۰۰ حضور اقدس ﷺ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی سوی خلقی فعدلہ و کرم صورۃ وجھی فحسنھا وجعلنی من المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اچھی حالت پر پیدا کیا، ٹھیک ٹھیک بنایا میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۱ حضور اقدس ﷺ آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی حسن خلقی وخلقي وزان منی ماشان من غیری.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق اچھی کی اور میرے اخلاق اچھے بنائے اور اوروں کی جو چیزیں عیب دار بنائیں وہ میرے لیے زینت دار حسین وجمیل بنائیں۔

حضور اکرم ﷺ جب سرمہ لگاتے تو دو دو سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگاتے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔حضور ﷺ جب جوتا پہنتے تھے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنتے تھے۔اور جب جوتے نکالتے تو پہلے بایاں جوتا نکالتے۔جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے اپنا دایاں پاؤں مسجد میں داخل کرتے اور ہر چیز کے لینے میں (دایاں ہاتھ اور) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۲ یہ بات حضور اقدس ﷺ کو نہایت شاق اور ناگوار گزرتی تھی کہ آپ کے بدن سے کسی طرح کی بدبو آئے۔

ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

طاق عدد میں سرمہ لگانا

۱۸۳۰۳ حضور ﷺ عجمیوں کی مخالفت میں بالوں کو رنگنے کا حکم دیتے تھے۔(مثلاً سفید بالوں کو مہندی کے خضاب کا حکم دیتے تھے)۔

الکبیر للطبرانی عن عتبۃ بن عبد

۱۸۳۰۴　حضور اقدس ﷺ سرمہ لگاتے تو طاق عدد میں لگاتے تھے اور جب دھونی کی خوشبو لیتے وہ بھی طاق مرتبہ لیتے۔

مسند احمد عن عقبة بن عامر

۱۸۳۰۵　حضور اقدس ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی ہر رات اس سے تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(ترمذی، ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۶　حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور چاندی کا نگینہ حبشی (سیاہ) تھا۔مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۷　حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۸　حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار تھی کہ انگوٹھی کی نمائش کی جائے۔الکبیر للطبرانی عن عبادة بن عمرو

۱۸۳۰۹　حضور اقدس ﷺ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (تا کہ دائیں کو فضیلت ملے)۔

بخاری، ترمذی عن ابن عمر، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۳۱۰　حضور اقدس ﷺ (کبھی) بائیں ہاتھ میں (بھی) انگوٹھی پہن لیتے تھے۔مسلم عن انس، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۱　حضور اقدس ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے پھر اس کو بائیں ہاتھ میں بدل لیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۲　حضور اقدس ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۳۱۳　انگوٹھی کا نگینہ حضور اقدس ﷺ ہتھیلی کے اندرونی حصے کی طرف رکھتے تھے۔ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۴　حضور اقدس ﷺ جب بال صاف کرتے تھے تو نورہ (چونے کے پاؤڈر) کے ساتھ بال صاف کرتے اور پہلے اپنی شرمگاہ کے بال خود صاف کرتے پھر باقی جسم کے اضافی بال آپ کے اہل خانہ صاف کرتے۔ابن ماجہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۵　حضور ﷺ چونے کے ساتھ بال صاف کرتے اور زیر ناف اور شرمگاہ کے بال اپنے ہاتھ سے صاف کرتے۔

ابن سعد عن ابراھیم وعن حبیب بن ابی ثابت مرسلاً

۱۸۳۱۶　حضور ﷺ ہر ماہ چونا استعمال فرماتے اور ہر پندرہ دن میں اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے۔ابن عساکر عن ابن عمرؓ

۱۸۳۱۷　حضور اقدس ﷺ حمام میں داخل ہوتے اور چونا استعمال کرتے تھے۔ابن عساکر عن واثلة

۱۸۳۱۸　حضور اقدس ﷺ اپنی ریش مبارک کے عرض وطول سے (زائد بال کاٹ) لیتے تھے۔ترمذی عن ابن عمرو

۱۸۳۱۹　حضور اکرم ﷺ بال اور ناخن دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۳۲۰　حضور اقدس ﷺ انسان کی سات چیزیں دفن کرنے کا حکم دیتے تھے: بال، ناخن، خون، حیض کے کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ، دانت، خون کے لوتھڑے اور پیدائش کے وقت کی بچے کی جھلی۔الحکیم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۱　حضور ﷺ مونچھوں کو تراش (کر ہلکا کر) لیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ام عیاش، حضور ﷺ کی آزاد کردہ باندی

۱۸۳۲۲　حضور اقدس ﷺ اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے، اپنی مونچھیں ہلکی کر لیتے تھے اور یہ دونوں کام جمعے کے دن نماز جمعہ کے لیے جانے سے قبل کرتے تھے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۳　جو شخص اسلام لے آتا تھا آپ ﷺ اس کو ختنہ کرانے کا حکم دیتے تھے خواہ وہ شخص اسی سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو۔الکبیر للطبرانی عن قتادة الرھاوی

نکاح

۱۸۳۲۴　حضور اقدس ﷺ جب کسی خاتون کی شادی کرنا چاہتے تو پردے کے پیچھے سے اس سے بات کرتے اور پوچھتے: اے بیٹی! فلاں شخص

تجھے پیغام نکاح دیتا ہے اگر تو اس کو ناپسند کرتی ہے تو ناں کردے کیونکہ کوئی شخص ناں کرنے سے شرم نہیں کرتا اور اگر تو اس کو پسند کرتی ہے تو تیرا خاموش رہنا ہی اقرار ہے۔الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۵　حضور اقدس ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے تو فرماتے فلاں عورت کو سعد بن عبادہ کے پیالے کا ذکر کردو۔

ابن سعد عن ابی بکر بن محمد بن محمد بن عمرو بن حزم وعن عاصم بن عمر بن قتادۃ مرسلاً

فائدہ: ...یہ پیالہ ترید سے بھرا سعد بن عبادہ ؓ ہر روز حضور ﷺ کو بھیجتے تھے۔اور کسی عورت کو نکاح کے پیغام دینے کا انتہائی مہذب طریقہ حضور ﷺ اختیار کرتے تھے کہ اگر وہ اس پیالے میں ہمارے ساتھ اکل وشرب کرنا چاہے تو بتادے۔

۱۸۳۲۵　حضور اکرم ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے اور انکار ہوجاتا تو دوبارہ اصرار نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی خاتون کو پیغام بھجوایا لیکن اس نے انکار کردیا بعد میں اس نے ہاں کہلوا بھیجی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو تیرے علاوہ دوسرا بستر لے لیا ہے۔

ابن سعد عن مجاهد مرسلاً

۱۸۳۲۷　حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے ساتھ خلوت فرماتے تو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ ہنسنے بولنے اور مسکرانے والے ہوتے تھے۔ابن سعد وابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۸　جب کوئی شخص شادی کرتا اور آپ ﷺ اس کو مبارک باد دیتے تو فرماتے اللہ تجھے برکت دے اور اس میں تیرے لیے برکت رکھے اور تم دونوں کو خیر وبھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۹　حضور ﷺ کسی کی شادی کراتے یا خود شادی فرماتے تو خشک کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۰　حضور اکرم ﷺ شادی کا حکم دیتے تھے اور تنہائی کی زندگی سے انتہائی سختی کے ساتھ ممانعت فرماتے تھے۔

مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۱　حضور ﷺ عورتوں کو نکاح کا پیغام دیتے اور فرماتے تم کو یہ ملے گا یہ ملے گا اور سعد کا پیالہ تم کو میری طرف سے ملتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد

۱۸۳۳۲　حضور ﷺ مخفی نکاح کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ دف نہ بجالیا جاتا۔مسند عبد اللہ بن احمد عن ابی حسن المازنی

۱۸۳۳۳　حضور ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ عورت کو خالی ہاتھ دیکھیں کہ اس میں مہندی اور خضاب کا رنگ نہ ہو۔

السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۴　حضور اکرم ﷺ اہل وعیال پر بہت مہربان تھے۔الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۵　حضور اقدس ﷺ اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خوشبو بہت زیادہ سونگھتے تھے (اس طرح کہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے)۔

ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

القسم (بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ)

۱۸۳۳۶　حضور ﷺ کے پاس کوئی چیز (ہدیہ) لائی جاتی تو آپ تمام گھر والیوں کو تقسیم کرتے تھے تاکہ ان کے درمیان امتیاز اور فرق نہ ہو۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۷　حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۸ حضور ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان (ہر چیز کی) تقسیم فرمادیا کرتے تھے اور عدل کے ساتھ کام لیتے تھے اور بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے تھے:

اے اللہ! جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں میری یہ تقسیم ہے، سو جس چیز (محبت قلبی) کا میں مالک نہیں بلکہ تو مالک ہے اس میں مجھے ملامت نہ فرما۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۹ حضور اقدس ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو ارشاد فرماتے یہ (کچھ) خدیجہ کی سہیلیوں کو دے آؤ۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

مباشرت اور اس کے متعلق آداب

۱۸۳۴۰ حضور اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ مباشرت (آرام) فرمانا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیدیتے۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوجاتے۔ بخاری، ابوداؤد عن میمونة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۱ حضور اقدس ﷺ جب کسی حائضہ بیوی کے ساتھ کچھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

ابوداؤد عن بعض امہات المؤمنین

۱۸۳۴۲ جب کسی بیوی کو آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہوجاتا تو اس وقت تک اس کے پاس نہ جاتے جب تک وہ صحیح نہ ہوجاتی۔

ابونعیم فی الطب عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۳ حضور ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ازار کے اوپر مباشرت فرمالیتے تھے جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔

مسلم، ابوداؤد عن میمونة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۴ حضور ﷺ ایک ہی گھڑی میں رات اور دن میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگالیتے تھے۔ بخاری، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۴۵ حضور ﷺ ایک رات میں ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ہوآتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۴۶ حضور اقدس ﷺ تین مرتبہ کے خون کو ناپسند کرتے تھے تین مرتبہ کے بعد مباشرت فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۷ حضور ﷺ جب عورتوں کے پاس جاتے تو چارزانوں بیٹھتے اور بیوی کو بوسہ دیتے۔ ابن سعد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۳۴۸ حضور اقدس ﷺ (بیوی کی) زبان کو چوسا کرتے تھے۔ الترفقی فی جزئہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

طب اور جھاڑ پھونک

۱۸۳۴۹ حضور اکرم ﷺ جب بیمار ہوجاتے تو ایک مٹھی کلونجی لے کر پھنک لیتے اور پھر پانی میں شہد ملا کر نوش کرتے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۰ جب کسی شخص کو سر میں درد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ جاؤ پچھنے (سینگی) لگواؤ۔ اور جب کسی کے پاؤں میں تکلیف ہوتی تو فرماتے جا اور پاؤں میں مہندی لگا۔ الکبیر للطبرانی عن سلمی امرأة ابی رافع

۱۸۳۵۱ حضور ﷺ کو بخار ہوجاتا تو پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے اور غسل کرلیتے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۲ بسا اوقات آپ کو آدھاسر درد ہوجاتا تو آپ ایک دو دن باہر نہ نکلتے۔ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن بریدة رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... باہر نہ نکلنے سے مراد گھر اور مسجد کے علاوہ اور جگہ کے لئے نہ نکلنا ہے۔

۱۸۳۵۳ حضور ﷺ کو جب بھی کوئی زخم یا کانٹا لگتا تو اس پر مہندی لگا لیتے تھے۔ابن ماجة عن سلمى ام رافع مولاة، آزاد کردہ باندی

۱۸۳۵۴ حضور ﷺ سر میں پچھنے لگواتے اور اس کو ام مغیث کہتے۔التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۵ حضور ﷺ اخدعین (گردن کی دونوں جانبوں میں مخفی رگ) میں اور کاہل (گردن کی پشت پر پشت کے بالائی حصہ) میں پچھنے لگواتے تھے۔اور چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں پچھنے لگواتے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۶ حضور اقدس ﷺ پچھنے لگواتے تھے۔بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۷ حضور ﷺ سر میں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگواتے اور ارشاد فرماتے جوان (جگہوں کے) خونوں کو نکلوا دے تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا خواہ وہ کسی چیز کے لیے کوئی علاج نہ کرے۔ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی کبشة

۱۸۳۵۸ حضور اقدس ﷺ نرمی کے ساتھ چڑھتے تھے اور بیری کے پتوں کے ساتھ سر دھولیا کرتے تھے۔ابن سعد عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۳۵۹ حضور ﷺ داغ لگوانے کو ناپسند کرتے تھے اور گرم کھانے کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ٹھنڈا کھانا کھاؤ اس میں برکت ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۰ حضور ﷺ ہر رات سرمہ لگاتے تھے، ہر مہینہ پچھنے لگواتے تھے اور ہر سال دوا پیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۱ جب آپ ﷺ کے گھر والوں کو بخار آ جاتا تو حساء بنانے کا حکم دیتے (آٹے کے ساتھ کچھ بھی ملا کر بنایا جانے والا کھانا) اور پھر اس کو تھوڑا تھوڑا پینے کا حکم دیتے اور ارشاد فرماتے یہ رنجیدہ کے دل کو جوڑتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو یوں کھینچ لیتا ہے جس طرح تمہارے چہرے سے میل کو پانی دھو دیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۲ حضور اکرم ﷺ بیمار ہو جاتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب مرض شدت کی صورت اختیار کر جاتا تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی آپ کے ہاتھوں کی برکت کی وجہ سے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۳ حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اہل مدینہ اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور آپ ہر برتن میں ہاتھ ڈبوتے جاتے۔ (پھر وہ اپنے ساتھ یہ برکت والا پانی لے جاتے)۔مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۴ حضور ﷺ بیمار پڑ جاتے تو جبرئیل علیہ السلام آپ پر ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے

بسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

اللہ کا نام لیتا ہوں جو آپ کو اس مرض سے بری کرے گا اور آپ کو ہر بیماری سے شفاء دے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر کے شر سے آپ کو شفاء دے گا۔مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۵ جب حضور ﷺ کو آشوب چشم کا مرض ہو جاتا یا آپ کے کسی صحابی کو تو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے

اللهم متعني ببصر واجعله الوارث مني وأرني في العدو ثاري وانصرني على من ظلمني.

اے اللہ! میری آنکھوں کے ساتھ فائدہ دے اور اس بینائی کو میرے آخر دم تک سلامت رکھ! اور دشمن میں مجھے اپنا انتقام دکھا اور میرے ظالم دشمن پر میری مدد فرما۔ابن السنی مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۶ جب حضور اقدس ﷺ کو آنکھوں میں کسی تکلیف کا احساس ہوتا تو یہ دعا کرتے

اللهم بارک لي فيه ولا تضره.

اے اللہ! مجھے اس میں برکت دے اور اس کو نقصان نہ پہنچنے دے۔ابن السنی عن حکیم بن حزام

۱۸۳۶۷.....حضور ﷺ کو جب کسی شی کا خوف ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

الله الله ربی لاشریک له.

اللہ! اللہ! میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نسائی عن ثوبان رضی الله عنه

۱۸۳۶۸ حضور اقدس ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو معوذتین کی سورتیں پڑھ کر دم کر دیتے۔ مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۶۹ حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے کہ بدنظری سے جھاڑ پھونک کریں۔ مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۰ حضور ﷺ اپنے اصحاب کو بخار اور ہر طرح کے درد میں یہ کلمات پڑھنا سکھاتے تھے:

بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار.

اللہ کے نام سے جو بڑا ہے، میں اللہ عظمت والے کی پناہ لیتا ہوں ہر پھڑکنے والی رگ سے اور جہنم کی گرمی (بخار) سے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:.. امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف ہے۔

۱۸۳۷۱ حضور ﷺ جھاڑ پھونک کے کلمات پڑھنے کے بعد پھونک دیا کرتے تھے۔ ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۲ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس آتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے۔

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاءک شفاء لايغادر سقما.

اے اللہ! بیماری کو دفع فرما، اے لوگوں کے رب! اور شفاء بخش بے شک تو شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں تیری شفاء کے سوا ایسی شفاء جو بیماری قطعاً نہ چھوڑے۔ ترمذی، ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

نیک فالی

۱۸۳۷۳ حضور اکرم ﷺ نیک فالی لیتے تھے لیکن بدفالی نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۳۷۴ حضور ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ کوئی آپ کو یا راشد یا نجیح (اے بھلائی والے، اے فلاح وکامیابی پانے والے) کہہ کر پکارے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۷۵ حضور ﷺ ناموں پر تعبیر دے دیا کرتے تھے۔ مسند البزار عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۷۶ حضور اقدس ﷺ کو نیک فال پسند تھا اور بدشگونی انتہائی ناپسند تھی۔

ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۷ حضور ﷺ بدفالی نہ لیتے تھے جبکہ نیک فالی لیا کرتے تھے۔ الحكيم والبغوی عن بريدة رضی الله عنه

چوتھا باب.....اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں

۱۸۳۷۸ حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۷۹ حضور ﷺ کو جھوٹ سے انتہائی نفرت تھی۔ شعب الایمان للبیهقی عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۰ حضور ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو بہت اچھی طرح پابندی کے ساتھ اس کو برقرار رکھتے۔ مسلم، ابوداؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۱ حضور ﷺ کو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل کنارہ کشی

فرماتے رہتے جب تک کہ وہ اس جھوٹ سے توبہ ظاہر نہ کرے۔مسند احمد، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۳۸۲ حضور ﷺ کی خدمت میں کوئی شخص آتا اور آپ اس کو مسرور اور خوش دیکھتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے۔ابن سعد عن عکرمه مرسلاً

۱۸۳۸۳ جب حضور ﷺ کو کسی شخص کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچتی تو یوں نہ کہتے کہ فلاں شخص کو کیا ہو گیا کہ ایسا کہتا ہے۔ بلکہ یوں ارشاد فرماتے: لوگوں کا کیا حال ہو گیا ہے کہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ابو داؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۸۴ جب حضور اقدس ﷺ کسی بات سے راضی ہوتے تو سکوت (فرمانے کے ساتھ اس کا اظہار) کرتے تھے۔

ابن مندة عن سهل بن سعد الساعدی اخی سهل

۱۸۳۸۵ آپ ﷺ خادم سے (دل لگی کی باتوں میں) یہ بھی فرماتے تھے: کیا تم کو کسی چیز کی کوئی ضرورت ہے۔مسند احمد عن رجل

۱۸۳۸۶ جب حضور ﷺ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرے میں اس کا اثر دکھائی دیتا تھا۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۸۷ حضور ﷺ تہمت کی وجہ سے کسی سے باز پرس نہ فرماتے تھے۔اور نہ کسی کا الزام کسی پر قبول فرماتے تھے۔

حلية الاولياء عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۸۸ حضور ﷺ اپنے پاس سے لوگوں کو دفع نہ فرماتے تھے اور نہ لوگ آپ کے پاس سے دوسروں کو ہٹاتے تھے۔

الکبير للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۸۹ حضور ﷺ کسی شخص سے ایسی صورت میں ملاقات نہ فرماتے تھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔

مسنداحمد، الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۳۹۰ حضور ﷺ زمزم کا پانی منگواتے تھے۔ترمذی، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی الله عنها

شکر

۱۸۳۹۱ جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت خوشیاں پوری ہوتی ہیں۔

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آجاتی تو فرماتے:

الحمدلله علی کل حال

ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، مستدرك الحاكم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۳۹۲ جب رسول اکرم ﷺ کو کوئی خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔بخاری، مسلم عن کعب بن مالك

۱۸۳۹۳ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشگوار بات پیش آتی تو اللہ کے شکر میں سجدہ ریز ہو جاتے۔

ابو داؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی بكرة رضی الله عنه

۱۸۳۹۴ جب حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ بات پیش آتی تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آتی تو فرماتے:

الحمدلله علی کل حال (رب اعوذبك من حال اهل النار)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اے رب میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

کلام:...... روایت کا آخری ٹکڑا الگ حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ہنسی مذاق

۱۸۳۹۵ جب حضور اقدس ﷺ کو ہنسی آتی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔البغوی عن والدمرة

۱۸۳۹۶ حضور اقدس ﷺ ہنسی کی آواز کو بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۷ حضور ﷺ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔مسنداحمد عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۸ حضور ﷺ میں ہنسی مذاق بہت کم تھا۔التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۹ حضور اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہنس مکھ انسان تھے اور سب سے زیادہ اچھے دل کے مالک تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۴۰۰ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ خوش طبع انسان تھے۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۱ حضور اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات کرتے تو مسکراتے تھے۔مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۲ حضور اکرم ﷺ مسکراہٹ کی حد تک ہنستے تھے۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۳ حضور اقدس ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بچی زینب کے ساتھ کھیلتے اور اس کو محبت کے ساتھ یا زوینب یا زوینب بار بار فرماتے تھے۔

الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

غضب

۱۸۴۰۴ حضور اکرم ﷺ کو جب استادہ (کھڑے ہونے کی) حالت میں غصہ آجاتا تو بیٹھ جاتے۔اور اگر بیٹھنے کی صورت میں غصہ آجاتا تو کروٹ کے بل لیٹ جاتے اور اس طرح غصہ فرو ہو جاتا۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۵ حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو کوئی آپ پر جرأت نہ کرسکتا تھا سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۰۶ حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۰۷ حضور اکرم ﷺ کسی کو سرزنش کے وقت کہتے تھے۔کیا ہو گیا اس کو، اس کا سر خاک آلود ہو۔

مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۸ حضور اکرم ﷺ سخت پکڑ والے انسان تھے۔ابن سعد عن محمد بن علی مرسلاً

۱۸۴۰۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب غصہ ہو جاتیں تو حضور اقدس ﷺ ان کو ٹھنڈا فرماتے اور ارشاد فرماتے: اے عویش (پیار کی وجہ سے عائشہ نام کی تصغیر) یوں کہہ:

اللھم رب محمد اغفرلی ذنبی واذھب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن

اے اللہ! اے محمد کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غصہ فرو کردے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے پناہ دیدے۔

ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنہا

سخاوت

۱۸۴۱۰ حضوراقدس ﷺ نہایت مہربان تھے اور جب بھی آپ کے پاس کوئی (حاجت مند) آتا تو ضرور اس کو (کچھ عنایت فرماتے، نہ ہوتا تو اس کو) وعدہ دیتے اور اس کو پورا کرتے جب آپ کے پاس کچھ ہوتا۔ الادب المفرد للبخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۱۱ حضوراقدس ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو انکار نہ فرماتے تھے۔ مسند احمد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۴۱۲ حضور ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ....امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الزہد باب ماجاء فی معیشۃ النبی ﷺ رقم ۲۳۶۲ پر تخریج فرمایا اور اس کو غریب (ضعیف) ہونے کا حکم لگادیا۔

۱۸۴۱۳ حضوراقدس ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو ضرور عطا کرتے یا خاموش ہوجاتے۔

مستدرك الحاكم عن انس رضی اللہ عنه

فقروفاقہ

۱۸۴۱۴ حضوراکرم ﷺ کو بسااوقات اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جو شکم پری کردیں۔ الکبیر للطبرانی عن النعماد بن بشیر

۱۸۴۱۵ حضوراکرم ﷺ کو بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی نوبت آجاتی تھی۔ ابن سعد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۱۸۴۱۶ حضوراقدس ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں پیٹ لپیٹ کر (بھوک میں) کاٹتے تھے۔ اور آپ کے اہل خانہ رات کو کچھ بھی کھانے کے لیے نہ پاتے تھے اور ان حضرات کی روٹی زیادہ تر جو کی ہوتی تھی (اور وہ بھی اکثر میسر نہ ہوتی تھی)۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنه

گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ

۱۸۴۱۷... حضوراکرم ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ.

اللہ کے نام سے، بدی سے بچنے کی، نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

ابن ماجة، مستدرك الحاكم، ابن السنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن حسین ایک راوی ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴۱۸ حضوراکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ، اللھم انا نعوذبك من ان نزل اونضل اونظلم اونظلم اونجھل اویجھل علینا

اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ (سیدھی راہ سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہوجائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم خود ظلم کرنے والے بن جائیں یا ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔ ترمذی، ابن السنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۱۸۴۱۹ حضوراقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ، رب اعوذبک من ان ازل اواضل اوْ اظلم، اواظلم، اواجھل اویجھل علی

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

ابن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے:

او ان ابغی او ان یبغی علی۔

یا میں کسی پرزیادتی کروں یا مجھ پرزیادتی کی جائے۔

۱۸۴۲۰　حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ، اللھم انی اعوذبک ان اضل اواضل اوازل اوازل اواظلم اواظلم اواجھل اویجھل علی اوابغی اویبغی علی. الکبیر للطبرانی عن بریدة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۱　حضور اقدس ﷺ جب راہ چلتے تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۲　جب حضور اقدس ﷺ چلتے تو آپ کے اصحاب آپ سے آگے چلتے تھے۔اور آپ کے پیچھے چلنے کیلئے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔

(ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۳　...حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو تیزی کے ساتھ چلتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے سے کوئی شخص دوڑنے کی سی ہیئت میں چل کر بھی آپ کو نہ پاسکتا تھا۔ابن سعد عن بریدة بن مرثد مرسلاً

۱۸۴۲۴ ... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو قدم کو قوت سے اکھاڑتے تھے۔الکبیر للطبرانی عن ابی عتبة

۱۸۴۲۵　...حضور اقدس ﷺ جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۶　حضور اقدس ﷺ چلتے ہوئے اپنے پیچھے متوجہ نہ ہوتے تھے اور نہ دیکھتے تھے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ کی چادر کسی درخت میں اٹک جاتی پھر بھی آپ اس طرف نہ دیکھتے تھے بلکہ آپ کے اصحاب چادر درخت سے چھڑاتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم،ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۷　حضور اکرم ﷺ ایسی چال کے ساتھ چلتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا آپ نہ عاجز ہیں اور نہ سست رو۔ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۸　حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے پیچھے چلے بلکہ دائیں یا بائیں (کسی کا چلنا گوارا) فرمالیتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۹　حضور اقدس ﷺ دباغت شدہ اور رنگی ہوئی بغیر بالوں والی کھال کے جوتے پہن لیتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (تل کی مانند گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے) کے اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ لیتے تھے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۰... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ جوتوں میں سے کہیں سے بھی پاؤں کا کچھ حصہ نظر آئے۔

الزھد للامام احمد عن زیادبن سعد مرسلاً

۱۸۴۳۱　حضور اقدس ﷺ کے جوتوں کے اوپر دو پٹے ہوتے تھے (جو ایک دوسرے کو کراس کرتے تھے)۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام (گفتگو)

۱۸۴۳۲... حضور اقدس ﷺ کی گفتگو ٹھہر ٹھہر کر اور نرمی کے ساتھ ہوتی تھی۔ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۳　حضور اقدس ﷺ کا کلام ایسا صاف ستھرا ہوتا تھا کہ ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ابوداؤد عن عائشة رضی اللہ عنھا

۱۸۴۳۴ حضور اقدس ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ اس کو دہراتے تھے حتیٰ کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جاتا۔ اور جب حضور ﷺ کسی قوم کے پاس آتے تو تین مرتبہ ان کو سلام کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس رضي الله عنه

۱۸۴۳۵ حضور اقدس ﷺ جب کسی بات کو تین مرتبہ ارشاد فرما لیتے تو کسی کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ الشیرازی عن ابی حدرد

۱۸۴۳۶ حضور اقدس ﷺ بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۱۸۴۳۷ حضور اقدس ﷺ تین بار کلام کو دہرا لیتے تو پھر اس کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ ابن قانع عن زیاد بن سعد

۱۸۴۳۸ حضور اقدس ﷺ اس طرح بات چیت فرماتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا تھا۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۴۳۹ حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی شی کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ اس کو ضرور انجام دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن طلحة رضی الله عنه

۱۸۴۴۰ ایسا نہ ہوتا تھا کہ حضور اقدس ﷺ کسی کام کے متعلق اس کو ممتاز فرما دیں۔ چنانچہ جب آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اور آپ کا ارادہ کرنے (اور دینے) کا ہوتا تو ہاں (نعم) فرما دیتے۔ اور اگر ارادہ نہ ہوتا تو خاموش ہو جاتے۔ ابن سعد عن محمد بن الحنفیة مرسلاً

۱۸۴۴۱ حضور اقدس ﷺ زیادہ سوالات کو ناپسند کرتے تھے اور ان کو معیوب بتاتے تھے۔ لیکن جب ابورزین سوال کر ہی بیٹھتا تو اس کو اچھی طرح قبول کرتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی رزین

۱۸۴۴۲ حضور اقدس ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی شخص کو تیز آواز میں بولتا سنتے بلکہ حضور اقدس ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ پست آواز میں بات کی جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۴۴۳..... حضور ﷺ کی آخری گفتگوؤں میں سے یہ بات بھی تھی:

اللہ لعنت کرے یہود ونصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ سرزمین عرب میں دو دین کبھی باقی نہ رہیں گے۔

السنن للبیهقی عن ابی عبیدة ابن الجراح

۱۸۴۴۴..... حضور اکرم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

نماز! نماز! اور اللہ سے اپنے غلام باندیوں کے بارے میں ڈرو۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن علی رضی الله عنه

۱۸۴۴۵ حضور اکرم ﷺ کے آخری کلاموں میں سے یہ بھی تھا:

میرا پروردگار بزرگی والا بلند رتبہ والا ہے میں نے پیغام رسالت پہنچا دیا۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ وفات کر گئے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

الحلف (قسم)

۱۸۴۴۶ حضور اکرم ﷺ قسم میں انتہائی تاکید فرماتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۱۸۴۴۷ حضور اقدس ﷺ جب قسم اٹھا لیتے تھے تو اس کو توڑتے نہ تھے حتیٰ کہ کفارہ قسم نازل ہو گیا۔ (پھر قسم توڑتے تو اس کا کفارہ ادا فرما دیتے)۔

مستدرک الحاکم عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۴۴۸ حضور اقدس ﷺ (تاکیداً) قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔

ابن ماجه عن رفاعة الجهنی

کلام:... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۴۴۹ حضور اقدس ﷺ کی اکثر قسموں میں سے یہ قسم ہوتی تھی

لاومصرف القلوب.

ہرگز نہیں، قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی! ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

اشعار کے ساتھ تمثیل

۱۸۴۵۰ جب حضور اقدس ﷺ کو کسی خبر کا انتظار رہتا اور وہ دیر ہو جاتی تو طرفہ شاعر کا یہ بیت پڑھتے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود.

اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آئے گا جو توشہ کا محتاج نہیں۔ مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۱... حضور اقدس ﷺ اس شعر کے ساتھ مثال دیتے تھے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود. الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۲... حضور اکرم ﷺ اس شعر کے ساتھ بھی تشبیہ دیتے تھے:

کفی بالاسلام والشیب للمرء ناهیاً.

آدمی کو منکرات سے باز رکھنے کے لیے اسلام اور بڑھاپا بہت ہے۔ ابن سعد عن الحسن مرسلاً

متفرق اخلاق کے بیان میں

۱۸۴۵۳ حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو (خوش کرنے کے لیے) کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے تو اس کو زمزم کا پانی پلاتے تھے۔

حلیة الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۴ حضور اقدس ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آتی اور اس کو بھولنے کا ڈر رہتا تو اپنی چھنگلیاں میں یا اپنی انگوٹھی میں کوئی دھاگہ باندھ لیتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۵ حضور اقدس ﷺ جب کسی کا نسب بیان کرتے تو اس کی نسبت میں معد بن عدنان بن ادد سے تجاوز نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: سب بیان کرنے والوں نے جھوٹ باندھے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقرونا بین ذلک کثیرا.

اور اس کے درمیان بہت سے زمانے (والے) گزرے ہیں۔ ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۶..... حضور اقدس ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی اسألک من خیر هذه السوق وخیرما فیها واعوذبک من شرها وشرمافیها. اللهم انی اعوذبک أن أصیب فیها یمینا فاجرة أوصفقة خاسرة.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بازار کی خیر کا اور جو کچھ اس بازار میں ہے سب کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے سب کے شر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بازار میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے سودے کا ارتکاب کر بیٹھوں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنہ

کلام:... امام حاکم نے مستدرک میں ۱/۵۳۹ پر اس کو تخریج فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ تعلیق فرمائی ہے کہ اس روایت میں

مسروق بن المرزبان ہے جو حجت نہیں ہے۔

۱۸۴۵۷　حضور اقدس ﷺ جب سہیل کو دیکھتے تو فرماتے: اللہ پاک سہیل پر لعنت کرے وہ عشر وصول کرنے والا تھا جس کی وجہ سے مسخ ہوگیا۔

ابن السنی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۸　حضور اقدس ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ایک ہاتھ کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۴۵۹　حضور اقدس ﷺ شراب پینے کی سزا میں جوتے اور چھڑی کے ساتھ مارتے تھے۔ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۰　حضور ﷺ کو اترج پھل کو دیکھنا اچھا لگتا تھا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا بھی اچھا لگتا تھا۔ ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی کبشہ، ابن السنی وابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ، ابونعیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۶۱　حضور اقدس ﷺ کو سبزہ اور جاری پانی کی طرف دیکھنا پسند تھا۔ ابن السنی وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۲　حضور ﷺ کو کھجور کی خشک ٹہنی کا ہاتھ میں لینا پسند تھا۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید

۱۸۴۶۳　حضور اقدس ﷺ کو کھجور کی شاخ پسند تھی اور اس کا کچھ ٹکڑا آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

نزول وحی

۱۸۴۶۴　جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی سر جھکا لیتے تھے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے تھے۔ مسلم عن عبادۃ الصامت

۱۸۴۶۵　جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی شدت کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔

مسند احمد، مسلم عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۴۶۶　حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۷　جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ایک گھڑی تک آپ مدہوش رہتے تھے نشہ آور کی طرح۔ ابن سعد عن عکرمۃ مرسلاً

۱۸۴۶۸　حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لاتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو حضور اقدس ﷺ کو معلوم ہو جاتا کہ نازل ہونے والی چیز کوئی سورت ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۹　حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ گراں بار ہو جاتے اور آپ کی پیشانی سے یوں پسینہ پھوٹتا تھا گویا موتی گر رہے ہیں خواہ سردی کا زمانہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۰　حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے سر میں درد ہو جاتا تھا پھر آپ ﷺ سر پر مہندی کا لیپ کرتے تھے۔

ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۱　حضور اقدس ﷺ سورت کا ختم اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل نہ ہو جاتی۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۲　حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پانچ پانچ (آیات) قرآن کی سیکھتے تھے۔ شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

نشست و برخاست

۱۸۴۷۳　حضور اقدس ﷺ بیٹھتے تو ہاتھوں کا حبوہ بنا لیتے تھے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... اکڑوں بیٹھ کر دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد ڈال کر ہاتھوں سے سہارے بیٹھنا حبوہ کہلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ کام کبھی ہاتھوں کے بجائے کپڑے، رومال وغیرہ سے بھی لے لیتے تھے۔

۱۸۴۷۴ حضور ﷺ جب بھی بیٹھ کر بات کرتے اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے۔ ابوداؤد عن عبداللہ بن سلام مرسلاً

۱۸۴۷۵ حضور اقدس ﷺ جب بھی بیٹھ کر ارشاد فرماتے تو جوتے نکال دیتے۔ شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۷۶ حضور ﷺ جب بھی نشست فرماتے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حلقہ بنا کر آپ کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

البزار عن قرة بن ایاس

۱۸۴۷۷ حضور اکرم ﷺ جب مجلس فرماتے اور پھر اٹھنا چاہتے تو دس پندرہ بار اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے۔ (یعنی استغفار کرتے) اور پھر اٹھ جاتے۔ ابن السنی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۱۸۴۷۸ حضور اقدس ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہوتے تو بیس مرتبہ استغفار کرتے اور قدرے بلند آواز سے کرتے۔

ابن السنی عن عبداللہ بن حضرمی

۱۸۴۷۹ حضور اقدس ﷺ جب بھی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے:

سبحانک اللهم ربی وبحمدک لااله الا انت استغفرک واتوب الیک.

پاک ہے تیری ذات اے اللہ! میرے پروردگار! اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور ان سے توبہ کرتا ہوں اور فرماتے جو شخص بھی مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ کلمات کہے تو اس کی مجلس کی تمام خطائیں اور فضول باتیں معاف کردی جائیں گی۔ مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۴۸۰ حضور اقدس ﷺ کسی تاریک گھر میں تشریف نہ فرماتے تھے جب تک چراغ نہ جلا دیا جائے۔ ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۴۸۱ حضور اقدس ﷺ اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے گرد ہاتھوں کو باندھ لیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ایاس بن معاویة

۱۸۴۸۲ حضور اقدس ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے اور زمین پر کھانا کھا لیتے تھے، بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور جو کی روٹی پر دعوت دینے والے غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

صحبت (مجالست) سے متعلق اخلاق وعادات

۱۸۴۸۳ حضور اقدس ﷺ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی کو تین ایام تک مفقود (غیر حاضر) پاتے تو اس کے متعلق سوال کرتے تھے پھر اگر غائب ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے اور کہیں حاضر ہوتا تو جا کر اس کی زیارت فرماتے اور اگر مریض ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے تھے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۸۴ حضور اقدس ﷺ جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس کو فرماتے:

لا بأس طهور ان شاء الله

کوئی ڈر کی بات نہیں، ان شاء اللہ پاکی (وشفاء) نصیب ہوگی۔ بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۴۸۵ حضور اقدس ﷺ کسی مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہی فرماتے تھے۔ ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۸۶ حضور اقدس ﷺ سے جب کوئی صحابی ملاقات کے لیے حاضر ہوتا اور پھر (ملاقات کے بعد) اٹھ کھڑا ہوتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے اور اس وقت اس کا ساتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ آدمی خود ہی نہ چلا جاتا۔ اور جب کوئی صحابی ملاقات کرتا اور آپ ﷺ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتے اور اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔ اور اگر کوئی آدمی

ملاقات کے وقت آپ کا کان اپنی طرف کرلیتا تو آپ کان اس کی طرف کردیتے اور خود نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔ (اس حسن وہ راز و نیاز کی برکت حاصل کرتا تھا)۔ ابن سعد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۷ جب کوئی شخص حضور ﷺ سے ملاقات کرتا تو آپ شفقت کے ساتھ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کو دعائے خیر کردیتے۔

نسائی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۸ حضور ﷺ انصار کی زیارت کو جاتے اور ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے۔

نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۹ حضور اقدس ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور ان کو کھانے کی کوئی موجود چیز کھجور وغیرہ چبا کر دیتے اور ان کے لیے دعائے خیر فرماتے تھے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۹۰ حضور اقدس ﷺ بچوں پر اور گھر والوں پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والے تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۱ حضور ﷺ بے سہارا کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کی زیارت کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سہل بن حنیف

۱۸۴۹۲ حضور اقدس ﷺ (اپنے چچا) حضرت عباس ؓ کی یوں تعظیم فرمایا کرتے تھے جس طرح بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ......صحیح وافقہ الذھبی ۔۳/۳۲۵۔

۱۸۴۹۳ حضور اقدس ﷺ حضرت عباس ؓ کو یوں دیکھتے تھے جس طرح بیٹا باپ کو دیکھتا ہے۔ آپ ؓ کی تعظیم وتوقیر کرتے اور آپ کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: .... المستدرک ۳/۳۳۴۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جزء ابن نیاس میں نحو کے ساتھ ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کے مثل صحیح روایت منقول ہے اور داؤد راوی اس میں متروک ہے۔

۱۸۴۹۴ حضور اقدس ﷺ لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کے لیے ہدیہ کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

سلام، مصافحہ اور اجازت

۱۸۴۹۵ حضور اقدس ﷺ جب کسی کے گھر کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے کے روبرو نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ چوکھٹ کے دائیں یا بائیں جانب رک جاتے اور (نکلنے والے کو) السلام علیکم السلام علیکم کہتے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر

کلام: ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان ۵۱۸۶ پر تخریج فرمایا اور امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں بقیہ بن الولید ایک راوی ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ عون ۱۴/۹۰

۱۸۴۹۶ حضور اقدس ﷺ دروازے پر دستک ناخنوں کے ساتھ دیا کرتے تھے۔ الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۷ حضور اقدس ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے تھے۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۹۸ حضور اقدس ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کرتے تھے۔ مسند احمد عن جریر رضی اللہ عنہ

فائدہ: چونکہ وہ مسلمان عورتیں حضور اقدس ﷺ کو جانتی تھیں اور آپ سے پردہ بھی کرتی تھیں اس لیے آپ ﷺ ان پر سلامتی بھیجتے تھے۔

۱۸۴۹۹ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ملاقات کرتے تو ان کے ساتھ مصافحہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک ان کو سلام نہ کرلیں۔

الکبیر للطبرانی عن جندب

۱۸۵۰۰ حضورﷺ بیعت کرنے میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہ کرتے تھے۔مسند احمد عن ابن عمرو

۱۸۵۰۱ حضور اقدسﷺ کپڑے کے ساتھ عورتوں سے مصافحہ کرتے تھے۔الاوسط عن معقل بن یسار

فائدہ:...... فداہ ابی وامی حضور اقدسﷺ نے کبھی کسی نامحرم عورت کو نہیں چھوا۔اوراس روایت کا مطلب ہے کہ آپﷺ پردہ کی آڑ میں ایک کپڑے کا سرا عورتیں پکڑ لیتی تھی اور دوسرا سرا حضورﷺ تھام لیتے تھے یوں آپ عورتوں سے بیعت کرتے اور ان سے قول وقرار لیتے تھے۔

العطاس (چھینک)

۱۸۵۰۲ حضور اکرمﷺ کو چھینک آتی تو آپ اللہ کی حمد کرتے (اور الحمدللہ کہتے) آپ کو یرحمک اللہ کہا جاتا تو آپ یهدیکم الله ویصلح بالکم فرماتے۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۵۰۳ حضور اقدسﷺ کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔اورآواز کو پست رکھتے تھے۔

ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۵۰۴ حضور اقدسﷺ مسجد میں تیز آواز کے ساتھ چھینکنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

نام اور کنیت

۱۸۵۰۵ حضور اقدسﷺ کے پاس جب کوئی ایسا شخص حاضر ہوتا جس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تھا تو اس کا نام بدل دیتے تھے۔

ابن مندہ عن عتبۃ بن عبد

۱۸۵۰۶ حضور اقدسﷺ جب کوئی برا نام سنتے تو اس کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔ابن سعد عن عروۃ مرسلاً

۱۸۵۰۷ حضورﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی کو اچھے نام اور اچھی کنیت کے ساتھ پکارا جائے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، الباوردی عن حنظلۃ بن حذیم

۱۸۵۰۸ حضور اکرمﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۰۹ حضور اکرمﷺ کو جب کسی کا نام یاد نہ رہتا تو اس کو یا ابن عبداللہ (اے بندۂ خدا کے بیٹے!) کہہ کر پکارتے۔

ابن السنی عن حارثۃ الانصاری

میت کی تدفین

۱۸۵۱۰ حضور اکرمﷺ جب کسی میت کو لحد میں اتارتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله.

ہم اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد کے ساتھ، اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی ملت پر اس کو قبر میں اتارتے ہیں۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۱ حضور اقدسﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو اکثر خاموش رہتے اور دل ہی دل میں کچھ پڑھتے رہتے۔

ابن المبارک، ابن سعد عن عبدالعزیز بن ابی رواد مرسلا

۱۸۵۱۲ حضور اقدس ﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو آپ پر غم کی کیفیت طاری ہوتی اور اکثر پست آواز میں کچھ پڑھتے رہتے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۳ حضور اقدس ﷺ کسی جنازے کی مشایعت فرماتے تو آپ کا رنج و غم بڑھ جاتا کلام کم ہو جاتا اور دل ہی دل میں کثرت کے ساتھ (دعائیں) پڑھتے۔ الحاکم فی الکنی عن عمران بن حصین

۱۸۵۱۴ حضور اکرم ﷺ میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے۔ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اللہ سے اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال جواب ہوں گے۔ ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز جنازہ (اور اصحاب بدر و شجر کی فضیلت)

۱۸۵۱۵ حضور اقدس ﷺ کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر اور (شجرہ) صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے نو تکبیریں کہتے، اور اگر ایسا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر میں یا صلح حدیبیہ میں کسی بھی ایک معرکہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے سات تکبیریں کہتے اور اگر ایسا کسی کا کوئی جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر یا صلح حدیبیہ میں بھی شرکت نہ کی ہوتی تو اس پر چار تکبیریں کہتے۔ (ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

قبروں کی زیارت

۱۸۵۱۶ حضور اقدس ﷺ کا جب قبرستان پر سے گزر ہوتا تو اہل قبرستان کو مخاطب ہو کر یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والصالحین والصالحات وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون.

اے (بوسیدہ) گھروں والو! مؤمن مردو اور مؤمن عورتو! مسلمان مردو اور مسلمان عورتو! تم سب پر سلام ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی تم لوگوں کے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ابن السنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۵۱۷ ...حضور اقدس ﷺ جب قبرستان میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیة والابدان البالیة والعظام النخرة التی خرجت من الدنیا وھی باللہ مؤمنة اللھم ادخل علیھم روحاً منک وسلاماً منا.

اے فنا ہونے والی روحو! بوسیدہ جسمو! ریزہ ریزہ ہو جانے والی ہڈیو! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں نکلے ہو تم سب پر سلام ہو۔ اے اللہ! ان پر اپنی طرف سے رحمت اور ہماری طرف سے سلام نازل فرما۔ ابن السنی عن ابن مسعود

متفرقات

۱۸۵۱۸ حضور اقدس ﷺ اپنے کپڑے سی لیا کرتے تھے، اپنے جوتے گانٹھ لیتے تھے اور وہ تمام کام کر لیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۱۹ حضور اقدس ﷺ رات کی تاریکی میں اس طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے تھے۔
البیھقی فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۲۰ حضور اکرم ﷺ گھر کے کام کر لیتے تھے اور اکثر سینے پرونے کا کام کرتے تھے۔ ابن سعد عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۵۲۱ حضور اکرم ﷺ اپنے کپڑے دھو لیتے تھے، اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنے کام خود انجام دے لیتے تھے۔

حلیة الاولیاء عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۵۲۲ حضور اکرم ﷺ بری اور شریر قوم کے ساتھ بھی ہنس مکھ اور خوش کلام ہو کر ملتے تھے تا کہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن العاص

۱۸۵۲۳ حضور اقدس ﷺ (اپنی بیوی کی) زبان کو چوستے تھے۔ الترفقی فی جزءه عن عائشة رضی الله عنها

کتاب الشمائل......از قسم الافعال

جس کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں ذکر فرمایا۔

باب فی حلیة ﷺ......آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان

۱۸۵۲۴ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک راہب کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آیا اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے گھر کا ٹھکانہ پوچھا۔ اس کو گھر کی رہنمائی کر دی گئی۔ راہب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا مجھے نبی (کریم ﷺ کا حلیہ مبارک) بیان کرو۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، آپ کی رنگت سرخی مائل گوری تھی۔ آپ کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ ناک لمبی اور ستواں تھی۔ پیشانی کشادہ وفراخ تھی۔ رخسار ہموار اور خوبصورت تھے۔ ابروئیں باریک اور لمبی تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی سفید اور سیاہی انتہائی سیاہ تھی۔ سامنے کے دانت قدرے کشادہ تھے۔ آپ کی گردن مبارک گویا چاندی کی صراحی تھی۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

حضور اقدس ﷺ کا یہ حلیہ مبارک سن کر راہب (نے اسلام قبول کر لیا اور) بولا:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله

پھر وہ سابق راہب بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ الزوزنی، عبدالرزاق

۱۸۵۲۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ ہموار رخساروں والے (کتابی چہرے کے مالک) تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۲۶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس کامل چمکتے چاند کی ٹکیہ تھا۔

ابو نعیم فی الدلائل

۱۸۵۲۷ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ تشریف لائے تو آپ کے بالوں کی چار مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۸۵۲۸ قتادہ عن مطرف عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند کے ساتھ مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حضور اقدس ﷺ کو سیاہ عمامہ مبارک ہدیہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے وہ عمامہ پہنا اور پوچھا اے عائشہ تم کو یہ مجھ پر کیسا لگ رہا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرے پر اس کا حسن کس قدر بڑھ گیا ہے۔ اس کی سیاہی آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی پر اور آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی اس کی سیاہی پر خوب خوب کھل رہی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس میں مزین ہو کر لوگوں کے درمیان پہنچ گئے۔ ابن عساکر رحمة الله علیه

۱۸۵۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ اقدس بالکل (لٹھے کی طرح) سفید نہ تھا بلکہ آپ کا چہرہ خوبصورت چمکدار رنگت والا تھا۔ ابن جریر

۱۸۵۳۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ خوبصورت بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۳۱ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا حضور اقدس ﷺ خوبصورت چوڑی اور دراز کلائیوں والے، لمبی پلکوں والے اور چوڑے کاندھے والے تھے۔ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے اور پورے سراپا کے ساتھ مڑ جاتے تھے۔ لغو اور بے کار باتوں سے کوسوں دور رہنے والے اور بازاروں میں شور وشغب سے اجتناب فرمانے والے تھے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۳۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پرگوشت ہتھیلیوں اور پرگوشت قدموں والے حسین وجمیل چہرے کے مالک تھے۔ آپ کے بعد میں نے کوئی ایسا حسین وجمیل انسان نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ (میانہ قد وقامت کے باوجود) جب بھی کسی کے ساتھ چلتے تو اس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے رونق افروز تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا تم میں سے عبدالمطلب کی اولاد کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا یہ سفید وسرخ رنگت والے جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ اور واقعی رسول اللہ ﷺ خالص سفید مائل بہ سرخی رنگت والے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۴ ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسین جسم والے تھے اور آپ کے جسم میں زائد (اور فالتو) گوشت پوست نہ تھا۔ بال قدرے گھنگھریالے اور قدم مبارک بچھے ہوئے اور ہموار تھے۔ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کے جامع صفات

۱۸۵۳۵ ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی بڑے رتبے والے انسان تھے۔ آپ کے رخ اقدس سے چودھویں کے چاند کی طرح کرنیں پھوٹتی تھیں۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور بالکل لمبے قد والے نہ تھے، سر مبارک بڑا تھا۔ سر کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ بالوں میں از خود مانگ نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکال لیتے۔ آپ کے بال کانوں کی لو سے لمبے تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا اور آپ کی پیشانی فراخ اور کشادہ تھی۔ آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، گھنی اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابرؤوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑک اٹھتی تھی۔ آپ کی ناک لمبی تھی اور اس سے خوبصورتی کی وجہ سے کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک لمبی معلوم ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار نرم وہموار تھے لٹکے ہوئے گوشت والے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب حد تک کشادہ تھا آپ کے دندان سامنے والے قدرے کشادہ کشادہ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی مورتی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پرگوشت اور گٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کا سینہ اور پیٹ دونوں برابر تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا۔ دونوں کاندھوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ آپ کے جوڑ جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (حلق) سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔ بازوؤں اور شانوں پر کچھ کچھ بال تھے۔ اور آپ کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ دراز کلائیاں اور کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ (مخروط اور) لمبی انگلیاں تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان تلوے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جو چلتے وقت زمین پر نہ پڑتے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور چکنے تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے۔ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے، کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا گویا اوپر سے نیچے

اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نگاہیں پست رہتی تھیں۔ آسمان کی نسبت زمین پر نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ سے زیادہ دیکھنا ایک لمحہ کو ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا (کسی کو گھور کر مسلسل نہیں دیکھتے تھے) اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے چلتے تھے۔ جو ملتا اس کو پہلے خود سلام کرتے تھے۔ حضور ﷺ مسلسل رنجیدہ اور دائمی فکر میں غرق رہتے تھے، آپ کو (کسی پل) راحت و آرام نہ تھا۔ آپ ﷺ بغیر حاجت کے بات چیت نہ فرماتے تھے۔ اکثر اوقات خاموشی کے ساتھ رہتے تھے۔ خوش مزاجی کے ساتھ بات شروع کرتے اور ختم کرتے تھے۔ جامع کلام کیا کرتے تھے۔ ایسا واضح اور صاف ستھرا کلام فرماتے تھے کہ اس میں کوئی فالتو بات ہوتی تھی اور نہ وہ اتنی مختصر ہوتی تھی کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ نرم اخلاق والے تھے، سخت خو تھے اور نہ کسی کی اہانت کرنے والے تھے۔ نعمت کی قدر کیا کرتے تھے خواہ وہ معمولی سی کیوں نہ ہو۔ کسی نعمت میں کوئی عیب نہ نکالتے تھے کھانے پینے کی چیزوں میں نہ زیادہ تعریف کرتے تھے اور مذمت تو بالکل نہ کرتے تھے۔ دنیا آپ کو غصہ میں نہ لا سکتی تھی اور نہ آپ کو دنیا سے کوئی سروکار تھا۔ جب حق کے ساتھ کوئی ظلم ہوتا تو پھر کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا تھا اور نہ اس وقت آپ کے غصہ کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی تھی۔ جب تک آپ حق کی خاطر بدلہ نہ لے لیتے حق کا دفاع نہ فرما لیتے آپ کے غضب کا یہی حال رہتا۔ لیکن حضور اقدس ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی پر غصہ ہوتے تھے اور نہ اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے۔ جب کسی چیز میں عجب ہوتا، ہوتے تو اس کو بدل ڈالتے اور جب بات کرتے تو (دلائل کے ساتھ) اس کو مؤکد اور منسوب کرتے۔ بات فرماتے وقت بائیں انگوٹھے کو دائیں ہتھیلی پر مارتے (اور اس سے بات کی پختگی مقصود ہوتی تھی) جب غصہ ہوتے تو اعراض برتتے۔ جب خوش اور مسرور ہوتے تو نگاہیں جھک جاتی تھیں۔ ہنسنے کی زیادہ سے زیادہ حد مسکراہٹ ہوتی تھی۔ (سخاوت میں) بادلوں کی طرح برستے تھے۔ جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں منقسم فرما لیتے تھے۔ ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی راحت و آرام کے لیے وقف کر لیتے تھے۔ پھر اپنے حصہ میں سے بھی کچھ وقت لوگوں کے لیے نکال لیتے تھے۔ اور یہ خاص وقت عام لوگوں کی بھلائی کے لیے خرچ کرتے۔ حضور اکرم ﷺ عام لوگوں سے بچا کر کچھ ذخیرہ اندوزی نہ کرتے تھے۔ امت کے لیے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو بہت خاص تھا کہ آپ نے اپنے مال اور جان کو ان کے لیے وقف فرما دیا تھا۔ اور جو شخص دین میں جس قدر فضیلت کا حامل ہوتا تھا وہ اسی قدر زیادہ آپ کی عنایت کا مرکز ہوتا تھا۔ ان میں سے کوئی ایک آدھ حاجت والا ہوتا، کوئی دگنی حاجت و ضرورت کا محتاج ہوتا اور کچھ لوگوں کی حاجتیں اور ضرورتیں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان سب کی حاجت کو روا فرماتے اور ان کو پورا کرنے کا بندوبست فرماتے تھے۔

لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کے مسائل حل فرماتے اور ان کو یہ بھی فرماتے کہ تم میں سے جو حاضر باش ہیں وہ غائب اور غیر موجود کو خبر پہنچائیں اور جو ان میں سے حاجت مند ہیں ان کی حاجتیں میرے سامنے لائیں ارشاد فرماتے کہ جس شخص نے کسی حاجت مند کی حاجت کو بادشاہ تک پہنچایا جس کو وہ خود نہ پہنچا سکتا تھا تو اللہ پاک اس حاجت پہنچانے والے کو قیامت کے دن ثابت قدم رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بادشاہ کے سامنے صرف حاجت مند کی حاجت ہی کو ذکر کرے۔ اور اس کی حاجت کے سوا کچھ اور قبول نہ کرے۔ ایسے لوگ اپنے پیچھے والوں کے لیے گویا چارے پانی وغیرہ کی تلاش میں نکلنے والے ہیں اور ان میں صبیعتوں کے سوا کچھ فرق نہیں ہے۔ وہ لوگ درحقیقت اپنے لوگوں کے لیے رہنما ہیں۔

حضور اقدس ﷺ اپنی زبان کے موتیوں کو خزانہ کرتے تھے ہاں مگر جہاں کسی کی مدد مقصود ہوتی تھی وہاں ان موتیوں کو نچھاور کرتے تھے۔

آپ ﷺ لوگوں کے دلوں کو محبت کے رشتے میں جوڑتے تھے۔ ان کو تفرقہ میں پڑنے سے بچاتے تھے۔

حضور ﷺ قوم کے سردار کی عزت و تکریم فرماتے تھے اور اسی کو ان پر دوبارہ سردار مقرر فرما دیتے تھے۔ لوگوں کو تکلیف اور اذیت سے بچاتے اور ان کی حفاظت و چوکیداری فرماتے تھے اور کسی کے ساتھ بدخلقی یا سختی سے پیش نہ آتے تھے۔ اپنے اصحاب کی خبر گیری کرتے تھے۔

لوگوں سے ان کے مشاغل و مصروفیت کو پوچھتے رہتے تھے۔ اچھے اور بھلے مانس کی تحسین اور اچھائی کرتے اس کو تقویت پہنچاتے۔ بد کو برائی سے ڈانٹتے اس کو برائی میں پڑنے سے کمزور کرتے۔ اعتدال کو سامنے رکھتے، اختلاف سے اجتناب برتتے تھے۔ کبھی غافل

و بے پروا نہ ہوتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہوجائیں برائی کی طرف مائل نہ ہوجائیں۔ ہر حال آپ کے ہاں انجام کو پہنچتا تھا۔حق سے کوتاہی برتتے اور نہ اس سے تجاوز کرتے تھے۔لوگوں میں شریف اور عمدہ لوگ آپ کے قریب ترین رہتے تھے۔آپ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہوتا تھا جو سب کے لیے زیادہ خیر خواہ اور نفع رساں ہوتا۔اور آپ کے نزدیک عظیم ترین شخص وہ ہوتا تھا جو لوگوں کے ساتھ غمخواری برتنے والا اور ان کے دکھ سکھ بانٹنے والا ہوتا تھا۔آپ ﷺ اپنی نشست و برخاست صرف خدا کو یاد کرنے والوں کے پاس رکھتے تھے۔ادھر ادھر خود بیٹھتے تھے اور نہ اپنے اصحاب کو بیٹھنے دیتے تھے۔جب کسی منعقد مجلس میں پہنچتے تو جہاں بیٹھنے کی جگہ ملتی بیٹھ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیتے تھے۔حضور اقدس ﷺ اپنی مجلس کے سارے شرکاء کو ان کی عزت و مرتبہ دیتے تھے چنانچہ کوئی شخص یہ گمان نہ کرسکتا تھا کہ فلاں شخص حضور ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزت و مرتبہ والا ہے۔جو کوئی شخص آپ کے پاس آکر بیٹھتا یا کسی ضرورت کے تحت آپ کے پاس آتا تو آپ اپنے آپ کو اس کے ساتھ روکے رکھتے حتیٰ کہ وہ خود ہی خوشدلی کے ساتھ لوٹ جاتا۔جو کوئی شخص کسی حاجت کا آپ سے سوال کرتا اس کو رد نہ فرماتے اور اس کی حاجت پوری نہ فرما سکتے تو نرمی و محبت کے میٹھے بول کے ساتھ اس کو جواب دیتے۔سب لوگ آپ کے ہاں سے فراخی وکشادگی اور اچھے اخلاق کا برتاؤ پاتے تھے۔جس کے نتیجے میں آپ ان کے شفیق باپ اور وہ آپ کے بیٹے بن گئے تھے۔حقیقت میں تمام لوگ آپ کے ہاں برابر رتبہ والے تھے۔حضور اقدس ﷺ کی مجلس بردباری، شرم وحیاء،صبر اور امانت داری کی مجلس ہوا کرتی تھی۔آپ کی مجلس میں آواز بلند ہوتی تھی اور نہ کسی کی عزت پر آنچ آتی تھی اور نہ کسی کی لغزش پر نوک جھونک ہوا کرتی تھی،سب لوگ تقویٰ و تواضع کے ساتھ باہم برابری، ہمدردی وغم خواری کا برتاؤ کرتے تھے۔سب لوگ بڑے کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹے پر شفقت کرتے تھے۔حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کشادہ روئی اور نرم اخلاق کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔نرم گوشہ اور نرم رویہ رہتے تھے۔آپ ﷺ بدخلق نہ تھے، نہ سخت خو تھے، نہ شور وشغب کرنے والے، نہ فحش بات کرنے والے تھے، نہ عیب لگانے والے تھے اور نہ خوش آمد و مدح کرنے والے تھے۔حضور اکرم ﷺ ناپسند چیزوں سے غفلت برتتے تھے۔کوئی امید وآسرا رکھنے والا آپ سے ناامید نہ ہوتا تھا۔اور نہ ناکام ہوکر واپس لوٹتا تھا۔لوگوں کو تین باتوں میں آزاد چھوڑ دیا تھا۔یعنی کسی کی مذمت کرتے تھے اور نہ اس کو عار دلاتے تھے نہ کسی کی بری بات کی ٹوہ میں رہتے تھے اور ہمیشہ اسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے جس میں کسی ثواب کی امید ہوتی تھی۔حضور اقدس ﷺ کلام ارشاد فرماتے تو حاضرین مجلس اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔جب حضور اقدس ﷺ بات کرتے تو سب خاموش ہوجاتے اور جب آپ خاموش ہوتے۔تب ہی لوگ اپنی بات کرتے۔حاضرین مجلس آپ کی موجودگی میں کسی بات پر تنازع نہ کرتے تھے۔جو کوئی آپ کی خدمت میں کوئی بات کرتا تو سب خاموش ہوجاتے جب تک وہ فارغ نہ ہو۔سب کی بات آپ کے ہاں بڑے کی بات ہوتی تھی۔حضور اقدس ﷺ اس بات پر ہنستے تھے جس پر دوسرے ہنستے تھے۔اور اس پر تعجب فرماتے تھے جس پر دوسرے تعجب فرماتے تھے۔حضور اکرم ﷺ غریب کی بات پر صبر کرتے خواہ وہ بولنے میں ظلم کرتا اور آپ کے اصحاب اس کو آپ کے پاس سے کھینچتے، آپ ان کو فرماتے جب کوئی حاجت والا اپنی حاجت کا سوال کرے تو (اس کو زجر وتنبیہ کے بجائے) صحیح بات کی طرف رہنمائی کرو۔حضور اقدس ﷺ کسی سے تعریف کو قبول نہ فرماتے تھے ہاں مگر اس شخص سے جو کسی احسان کا بدلہ اتارنا چاہتا۔آپ ﷺ کسی کی بات کو کاٹتے نہ تھے حتیٰ کہ وہ (خود ہی بات پوری کرلیتا) یا ناجائز بات کرتا تب آپ اس کو منع فرمادیتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔

حضور ﷺ چار چیزوں پر سکوت فرماتے تھے: علم، حذر (احتیاط)، تدبر اور فکر (ان چار چیزوں کی سوچ میں خاموش رہتے تھے) تدبر تو لوگوں کو دیکھنے اور سننے میں فرماتے تھے، فکر دنیا کی فانی چیزوں اور آخرت کی باقی چیزوں میں فرماتے تھے۔اور بردباری اور صبر کا آپ کو خزانہ نصیب ہوا تھا پس کوئی شی آپ کو کمزور کرسکتی تھی اور نہ آپ کو اکتاہٹ اور جھنجھلاہٹ صبر چھوڑنے پر مجبور کرسکتی تھی۔احتیاط آپ کو چار چیزوں میں ملی تھی۔اچھی چیز کو لینے میں تاکہ اس کی اقتداء و پیروی کی جائے، برائی کو چھوڑنے میں تاکہ اس سے روکا جائے، امت کی سلح میں اپنی رائے میں احتیاط کرنا اور امت کے لیے دنیا وآخرت کی بھلائی جمع کرنا۔

ترمذی فی الشمائل، الرزیانی، الکبیر للطبرانی، البیهقی فی الدلائل، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر

۱۸۵۳۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کسی قدر گھنگھریالے بالوں والے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بہت ہی سخت گھنے تھے اور نہ بالکل لمبے سیدھے۔ ترمذی فی الشمائل

۱۸۵۳۷ جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر بال تھے۔ البیهقی فی الدلائل

۱۸۵۳۸ جہضم بن ضحاک سے مروی ہے کہ میں نے عداء رضی اللہ عنہ بن خالد سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا حضور ﷺ خوبصورت مونچھ (اور ڈاڑھی) والے تھے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

۱۸۵۳۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا یہ تو ہرقل کا دینار ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا آپ پر یمنی چادر پڑی ہوئی تھی میں آپ کو اور چاند کو دیکھنے لگا آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ مزین نظر آئے۔

(ابن عساکر) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جابر بن سمرہ سے محفوظ ہے۔

۱۸۵۴۱ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اس کے بعد میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔ ابن شاهین فی الافراد، ابن عساکر

۱۸۵۴۲ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھری ہوئی پنڈلیوں والے اور بھرے ہوئے قدموں والے تھے میں نے آپ سے زیادہ کوئی حسین شخص نہیں دیکھا۔ الرؤیانی، ابن عساکر

۱۸۵۴۳ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کھلی ہوئی چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم پر سرخ جوڑا، میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ حسین بچ گئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۵۴۴ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کے (اگلے حصے) اور ڈاڑھی کے بال الجھا رکھے تھے پھر آپ نے بالوں میں تیل لگایا اور کنگھی کی تو آپ کے بالوں کی کیفیت واضح نہیں ہوئی۔ پھر جب بال پراگندہ اور چکٹ گئے تو بال واضح ہو گئے اور کھل گئے تب میں نے جانا کہ حضور اکرم ﷺ کے داڑھی اور سر میں بہت زیادہ بال ہیں۔ اور میں نے آپ کے شانۂ اقدس کے اوپری حصہ میں کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جو آپ کے جسم سے مشابہت رکھتی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے بال یہاں تک آ رہے ہیں۔ پستانوں پر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۵۴۶ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں بالوں کو سنوارا ہوا دیکھا پس میں نے پھر آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۷ حضرت براء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سرخی مائل) بہت سفید رنگت والے، گھنے بالوں والے تھے آپ کے بال آپ کے شانوں کو چھوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۴۸ ابو اسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا ہے جیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۹ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم سے زیادہ حسین بالوں والا اور زیادہ خوبصورت دو سرخ جوڑوں میں کوئی اور نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا قد مبارک

۱۸۵۵۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ حسین ومعتدل جسم کے مالک تھے۔ نہ بالکل لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد بلکہ میانہ قد والے (اور ہمیشہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور معلوم ہوتے تھے) (سفید رنگت میں) گندم گوں (سرخی مائل) رنگت والے تھے۔ آپ کے بال مبارک قدرے گھنگھریالے تھے جب آپ چلتے تو آگے کو کسی قدر جھکے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی چیز حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوئی خواہ وہ ریشم ہو یا دیباج اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی سونگھی مشک ہو یا عنبر۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ (سفید رنگت والے مائل بہ) گندم گوں رنگت تھے۔

مسند ابی یعلی وابن جریر

۱۸۵۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ (چمکدار) سفید رنگت والے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ میانہ قد وقامت والے تھے، نہ لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے۔ حضور ﷺ کے بال کانوں تک تھے، نہ بالکل سخت چھلے دار تھے۔ اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (سفید رنگت والے) گندم گوں تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۵۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ڈھانچے والے تھے، سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے، سب سے زیادہ اچھے رنگ والے تھے۔ سب سے زیادہ اچھی خوشبو والے تھے اور سب سے زیادہ اچھی ہتھیلی والے تھے۔ آپ کے (جمہ) بال کانوں کی لو تک تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا آپ کی ڈاڑھی یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ جب چلتے تھے آگے کو کسی قدر جھک کر چلتے تھے۔ درمیانے قد وقامت کے مالک تھے، نہ بالکل لمبے تھے اور نہ بالکل کوتاہ قد، آپ کی سفید رنگت مائل بہ گندمی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بال کانوں کی آدھی لو تک چھوڑ رکھے تھے اور جب آپ چلتے تھے تو گویا ٹیک لگا کر آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید، داڑھی گھنی، سر بڑا، ناک کی طرف والے گوشہ چشم سرخ، پلکیں گھنی، ہاتھ پاؤں اور پنڈلیاں بھری ہوئیں، سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر، قد میانہ، طویل نہ کوتاہ اور قدرے لمبے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ جب چلتے تھے تو قدم قوت سے اٹھاتے تھے گویا کسی بلندی پر چڑھ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

دست مبارک کا نرم ہونا

۱۸۵۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا۔ اور نہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اچھی خوشبو سونگھی میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں دس سال رہا۔ آپ نے مجھے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

اللہ پاک نے ہر نبی کو سفید اور خوبصورت چہرے والا بنا کر بھیجا نیز عالی حسب ونسب اور عمدہ آواز والا بنا کر بھیجا۔ تمہارے نبی ﷺ بھی سفید اور خوبصورت چہرے والے، اعلی حسب ونسب والے اور عمدہ آواز والے تھے۔ آپ ﷺ قراءت کھینچ کر ترتیل کے ساتھ فرماتے تھے اور ترجیع (ایک ہی وقت میں ایک ہی آیت کو مختلف آوازوں اور قرآءتوں) میں نہیں پڑھتے تھے۔

ابن مردویه، ابوسعید الاعرابی فی معجمه، الخرائطی فی اعتلال القلوب

۱۸۵۶۰... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور ﷺ پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو رحلت فرما گئے۔ جمعرات کی صبح کو اچانک ایک بوڑھا راہب عالم ہمارے پاس آیا اور بولا میں بیت المقدس کے علماء سے تعلق رکھتا ہوں۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے علی! مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں بیان کرو گویا میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بالکل لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے بلکہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور تھے۔ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ گھنگھریالے بالوں والے تھے، آپ کے بال کانوں کی لوتک جارہے تھے، ہموار پیشانی والے اور ہموار رخساروں والے، ملی ہوئی جنووں والے۔ آپ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ (سیدھی انگلیوں اور سیدھے ناخنوں والے تھے) ناک کا بانسہ بلند تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ داڑھی گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ آپ کی ہنسلیوں میں گویا سونا چلتا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ ہاتھ اور پاؤں بھرے بھرے تھے سینے پر جو بالوں کی لمبی لکیر تھی اس کے علاوہ کمر اور پیٹ پر بال نہ تھے آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو پھوٹتی تھی۔ آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو فضیلت وشرافت میں سب پر حاوی ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا کسی چٹان سے پاؤں اکھاڑ رہے ہیں (یعنی قوت سے قدم اٹھاتے تھے سستی وکاہلی سے قدم کھینچتے نہ تھے) جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے جب نیچے اترتے تو محسوس ہوتا گویا کسی نشیبی وادی میں اتر رہے ہیں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ آپ کا ہاتھ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھا۔ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی نہیں گذرا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی بھی آسکتا ہے۔

یہ اوصاف سن کر اسرائیلی عالم بولا: اے علی! میں نے تورات میں بھی آخری نبی کی یہی نشانیاں پڑھی ہیں۔ پس میں یقین کے ساتھ کلمۂ اسلام پڑھتا ہوں۔

لا اله الا الله محمد رسول الله۔ رواه ابن عساکر

۱۸۵۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ ایک دن میں یمن میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا۔ یہود کا ایک عالم کھڑا ہوا، اس کے ہاتھ میں کچھ دستاویزات تھیں اور وہ ان کو دیکھ رہا تھا: پھر وہ بولا: (اے علی!) ہم کو ابوالقاسم (ﷺ) کے اوصاف بیان کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہنا شروع کیا:

حضور اقدس ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بہت لمبے۔ آپ کے بال مبارک نہ سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ آپ قدرے گھنگھریالے اور سیاہ بالوں والے تھے۔ آپ ﷺ کا سر اقدس بڑا تھا۔ سفید رنگت سرخی کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرپور تھے۔ حلق کے نیچے ہڈی سے لے کر ناف تک بالوں کی لمبی اور باریک سی لکیر تھی۔ آپ کی پلکیں لمبی (اور گھنی) تھیں بھنوئیں ملی ہوئی تھیں۔ پیشانی سیدھی اور ہموار تھی۔ دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان فاصلہ تھا۔ چلتے تو گویا (جھکے ہوئے) نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر خاموش ہوئے تو یہودی عالم نے کہا: اور کچھ بھی بیان کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فی الحال میرے ذہن میں یہی تھا

یہودی عالم نے کہا آپ کی آنکھوں میں کچھ کچھ سرخی تھی۔آپ کی ڈاڑھی خوبصورت (اور بھری ہوئی) تھی۔حسین دہانہ تھا، کان مکمل (اور حسین تھے) پورے متوجہ ہوتے اور پورے مڑتے تھے۔حضرت علی ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی! یہ بھی آپ کی صفات تھیں۔عالم بولا۔اور کچھ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اور کیا؟ عالم بولا آپ حیادار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ تو میں نے کہا تھا کہ آپ قدرے جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔یہودی عالم بولا: یہ صفات میں نے اپنے آباء واجداد کی دستاویزات میں آخری نبی کی پائی ہیں نیز ہم نے یہ بھی لکھا دیکھا ہے کہ وہ نبی اللہ کے حرم، اللہ کے امن کی جگہ اور اس کے گھر کے پاس نبی بنا کر بھیجے جائیں گے پھر وہ دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے جس کو وہ خود حرم قرار دیں گے اور اس کی حرمت بھی اللہ کے حرم کے برابر ہوگی۔نیز ہم نے یہ بھی لکھ پایا ہے کہ آپ ایسی قوم کی طرف ہجرت کریں گے جو آپ کے مددگار و انصار ہوں گے اور عمرو بن عامر کی اولاد ہوں گے۔وہ کھجوروں کے باغات والے ہوں گے اور ایسی سرزمین میں فروکش ہوں گے جہاں ان سے پہلے یہود بھی آباد ہوں گے۔حضرت علی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں ہاں یہی ہمارے اللہ کے رسول ہیں۔یہودی عالم بولا۔پس میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور وہ تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔پس میں اسی (دین اسلام) پر زندگی گزاروں گا اور اسی پر مروں گا اور ان شاء اللہ اسی (دین) پر اٹھایا جاؤں گا۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ صاف شفاف رنگت اور گھنی ڈاڑھی والے تھے۔البیهقی فی الدلائل

۱۸۵۶۳ نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف (حلیہ) بیان فرمائے۔ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔آپ سفید رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔بڑا سر اور گھنی ڈاڑھی تھی۔آپ کثیر اور لچھے دار بالوں والے تھے۔ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔بازو اور کلائیاں چوڑی، دراز اور پر گوشت تھیں۔سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور تھوڑا جھک کر چلتے تھے گویا کسی نشیب میں اتر رہے ہوں۔میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی (حسین وجمیل) شخص دیکھا۔ابن جریر، البیهقی فی الدلائل، مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۶۴ حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سرخی سے ملا ہوا سفید رنگ تھا۔آپ کی آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں۔پلکیں دراز تھیں۔آپ کا قد بہت لمبا نہ تھا بلکہ عام لوگوں سے قدرے لمبے تھے۔جو شخص آپ کو دیکھتا حیران ہوجاتا تھا۔آپ کے بال کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھے۔آپ چوڑے چکلے کاندھے والے تھے۔آپ کے سینے میں بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ہاتھ پاؤں کا گوشت بھرا ہوا تھا۔آپ کا پسینہ موتیوں کے دانے محسوس ہوتے تھے۔جب چلتے تو کچھ جھک کر چلتے تھے گویا اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔میں نے آپ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا نہ پہلے نہ بعد میں۔ابن جریر، البیهقی فی الدلائل، ابن عساکر

شمائل نبوی کا بیان

۱۸۵۶۵ یوسف بن مازن راسبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کیجئے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سرخی مائل گوری رنگت والے تھے۔آپ بڑے سر، روشن پیشانی، سامنے کے کشادہ دانت اور دراز پلکوں کے مالک تھے۔بہت لمبے نہ تھے اور نہ کوتاہ قد، بلکہ قدرے دراز قد تھے۔جب قوم کے ساتھ تشریف لاتے تو سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔چلتے وقت قوت سے قدم اٹھاتے تھے۔اور نشیب میں اترتے ہوئے محسوس ہوتے تھے اور پسینہ آپ کے چہرے پر چمکتے ہوئے موتیوں جیسا لگتا تھا۔البیهقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کی صفت کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضور اقدس ﷺ سفید رنگت والے قدرے سرخی مائل تھے۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھیں۔ آپ کے بال سیدھے (اور قدرے خمدار) تھے جو کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کے رخسار نرم ونازک تھے۔ ریش مبارک گنجان اور گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی۔ آپ کے سینے پر بالوں کے خط کے سوا سینے اور پشت پر مزید بال نہ تھے۔ ہاتھ پاؤں پُر گوشت تھے۔ جب چلتے تھے گویا پشت کی طرف اتر رہے ہیں اور پاؤں گویا چٹان سے اٹھا رہے ہیں۔ (یعنی اٹھا اٹھا کر رکھ رہے ہیں نہ کہ ہموار زمین پر گھسیٹ رہے ہیں) آپ ﷺ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تھے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کے چہرے پر پسینہ چمکتے موتی محسوس ہوتے تھے۔ آپ کے سینے کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی محسوس ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، نہ عاجز وکمزور اور نہ گھٹیا انسان تھے بلکہ میں نے آپ جیسا عظیم انسان پہلے دیکھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔

البیھقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۷ یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ (کیسا تھا؟) ہمیں بیان فرمادیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے (اور نہ کوتاہ قد) بلکہ میانہ قد سے قدرے اونچے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو تمام لوگوں (سے وجیہہ اور قد آور محسوس ہوتے تھے اور سب پر چھا جاتے تھے۔ انتہائی صاف ستھری گوری رنگت والے تھے۔ سر بڑا، روشن پیشانی، دانت باریک، آبدار، سفید اور سامنے والے دانت کچھ کھلے کھلے تھے۔ پاؤں اور ٹخنے گٹھے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو مضبوطی کے ساتھ چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ پسینے کے قطرے آپ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ جیسا حسین وجمیل پہلے اور نہ کبھی بعد میں دیکھا۔ الدورقی

۱۸۵۶۸ آل علی بن ابی طالب کے ایک فرزند ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان فرماتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

حضور اقدس ﷺ نہ بہت اونچے لمبے تھے اور نہ بالکل پست قد تھے۔ بلکہ لوگوں میں سب سے قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کے بال نہ بالکل سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے لمبے بلکہ کسی قدر گولائی لیے ہوئے سیدھے بال تھے۔ نہ آپ موٹے تھے اور نہ آپ کے چہرے پر گوشت لٹکا ہوا تھا، آپ کا چہرہ گول (اور کتابی) تھا۔ آپ ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ مضبوط اور گٹھے ہوئے اعصاب کے مالک تھے۔ سینے پر بالوں کے باریک خط کے سوا سینے اور کمر پر اور بال نہ تھے۔ ہاتھ اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو قدم اکھاڑ کر رکھتے تھے۔ اور قدرے جھک کر چلتے تھے۔ کسی طرف دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دست تھے۔ سب سے زیادہ کشادہ سینے والے تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ وفادار دوست تھے۔ سب سے زیادہ ہنس مکھ اور نرم مزاج انسان تھے۔ سب سے زیادہ عزت والے خاندان والے تھے۔ جو آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا۔ جو آپ کے ساتھ کچھ دیر کے لیے ساتھ رہ لیتا وہ آپ سے محبت کرنے لگ جاتا تھا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر ایک شخص کہتا تھا کہ میں نے آپ جیسا کوئی عظیم وخوبصورت انسان نہیں دیکھا۔ پہلے اور نہ بعد میں۔

ترمذی و اسنادہ متصل، ہشام بن عمار فی البعث، الکجی، الدلائل للبیھقی

یـــارب صـــل وســـلـــم دائـــمـــاً ابـــداً
عـــلـــی حبیبک خیـــر الـــخـــلـــق کـــلـــهـــم

۱۸۵۶۹ .. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بالکل لمبے۔ گنجان ڈاڑھی اور بڑے سر کے مالک تھے۔ ہاتھ پاؤں پُر گوشت تھے۔ چہرہ میں سرخی کی طرف میلان تھا۔ سینے پر ناف تک بالوں کا طویل اور باریک خط تھا۔ چوڑی اور دراز کلائیوں اور بازوؤں والے

تھے۔ جب چلتے تھے تو قوت کے ساتھ چلتے تھے اور پستی میں اترتے معلوم ہوتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، ابن میع، ترمذی حسن صحیح، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البیهقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

جزی اللہ عنا محمدًا ماھوا ھلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم تسلیما کثیرًا

۱۸۵۷۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زہیر بن ابی سلمی کا شعر (نبی کریم ﷺ کی شان میں) پڑھتے تھے جو زہیر نے ہرم بن سنان کے لیے پڑھا تھا:

لو کنت فی شئ سوی بشر
کنت المضی لیلة البدر

اگر آپ انسان کے سوا کچھ اور ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والے ہوتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہم نشین کہتے: درحقیقت یہ صفت رسول اللہ ﷺ کی تھی کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ ابوبکر ابن الانباری فی اعالیہ

۱۸۵۷۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی صفت پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور اقدس ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ ریش مبارک گھنی اور گنجان تھی۔ کانوں تک بال تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی۔ سینے پر ناف تک بالوں کی باریک لکیر کے سوا جسم پر زائد بال نہ تھے۔ انگلیاں، پاؤں اور ہتھیلیاں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل وجود کے ساتھ متوجہ ہوجاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا چٹان پر سے قدم اٹھا رہے ہیں اور نشیب میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی قوم کے پاس آتے تو فضیلت وشرافت کے ساتھ سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔ میرے ماں باپ کی قسم میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، پہلے اور نہ بعد میں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میرے بال بہت زیادہ (لمبے) ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ (لمبے) اور اچھے بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۷۳ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) دیکھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اسلام لائے) تھے۔ رواہ ابن عساکر

باب...... نبی کریم ﷺ کی عادات شریفہ کے بیان میں

عبادات میں حضور ﷺ کی عادات کا بیان

۱۸۵۷۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ساری ساری رات عبادت میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ قرآن نازل ہوگیا۔

فائدہ:...... سورۂ مزمل نازل ہوئی تو اس میں آپ کو رات کو عبادت میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا سوائے کچھ حصہ آرام کرنے کے۔ پھر آپ اس قدر نفل نماز میں کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم آجاتے تھے۔ پھر سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی جس میں آپ کو کہا گیا کہ قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ آپ مشقت میں پڑجائیں۔ پھر آپ نے رات کی عبادت میں کچھ تخفیف فرمائی۔ رواہ النسائی

۱۸۵۷۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (عبادات میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ کی ٹانگیں (ورم کر) پھٹنے

دھو جاتی تھیں۔رواہ ابن النجار

۱۸۵۷۶ اسامہ بن ابی عطاء سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔اتنے میں سوید بن غفلہ ؓ تشریف لے آئے۔نعمان بن بشیر ؓ نے ان سے پوچھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی ہے؟ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ کئی بار پڑھی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو اذان کی آواز کانوں میں پڑتی تھی تو اس وقت (آپ ہر شئی سے) ایسے (غافل) ہوجاتے تھے گویا کسی کو جانتے ہی نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۷ صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ایک رات میں نے آپ کی نماز کی ٹوہ لی۔آپ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر سو گئے۔جب آدھی رات بیت گئی تو اٹھ گئے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور سو گئے۔پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے،مسواک کی،وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔مجھے نہیں معلوم کہ قیام،رکوع،سجدوں میں کون سی چیز زیادہ لمبی تھی (کیونکہ ہر ایک میں بہت دیر تک مشغول رہے) پھر آپ ﷺ اٹھ گئے اور سو گئے۔پھر دوبارہ بیدار ہوئے اور دوبارہ سورۂ آل عمران کی دس آخری دس آیت تلاوت فرمائیں اور اٹھ کھڑے ہوئے،مسواک کی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی معلوم نہیں کہ ان میں قیام،رکوع یا سجدے کون سی چیز زیادہ لمبی تھی۔پھر اٹھ کر سو گئے۔پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح عمل کیا اور مسلسل اسی طرح آپ کرتے رہے حتی کہ آپ نے گیارہ رکعات نماز ادا فرمائیں۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:... اس میں آٹھ رکعت تہجد کی نماز ہوئی اور تین رکعت وتر کی نماز ہوئی۔

۱۸۵۷۸ ربیعہ بن کعب اسلمی سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے حجرے کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوتے میں آپ کو ہمیشہ یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

سبحان اللہ رب العالمین سبحان ربی العظیم وبحمدہ

پاک ہے جہانوں کا پروردگار پاک ہے میرا رب عظمت والا،اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم

۱۸۵۷۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،ہم جب بھی چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھیں تو اس طرح دیکھ لیتے تھے اور جب بھی ہمیں خواہش ہوتی کہ آپ کو فارغ دیکھیں تو فارغ دیکھ لیتے تھے۔رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر عبادت فرمائی کہ پرانے مشکیزے کی طرح (سوکھ کر کمزور) ہوگئے تھے۔لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو اس قدر مشقت کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کردیئے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر کیا مجھے اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہیں بننا چاہیے؟ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک اور پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا۔ آپ کو کہا گیا: کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کردیئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔رواہ ابو داؤد

۱۸۵۸۲ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کبھی اس قدر روزے رکھتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ کسی دن بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔پھر کبھی روزہ رکھنے کو اس قدر طویل مدت تک چھوڑ دیتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ تو روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

نسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قدم پر اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

کلام:... اس روایت میں بشر بن الحسین عن الزبیر بن عدی کا طریق منقول ہے علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بشر بن الحسین اصبہانی عن الزبیر بن عدی کا طریق نسخۂ باطل ہے۔ کنز ج ۷ صفحہ ۱۸۰

۱۸۵۸۴ عبداللہ بن قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز دیکھی۔آپ نے دودو رکعت نماز پڑھی۔حتیٰ کہ تیرہ رکعات پڑھ لیں۔آخر میں ایک رکعت کے ساتھ وتر کرلیا تھا۔ ہر دو رکعت پہلے والی دو رکعات سے مختصر ہوا کرتی تھی۔اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے آپ فارغ ہوگئے اور پھر دائیں کروٹ پر استراحت فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

ابن سعد، البغوی

ایک رکعت میں سات لمبی سورتیں

۱۸۵۸۵ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے عبدالکریم نے ایک شخص کے متعلق خبر دی کہ وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے کسی اہل خانہ کے فرد نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات گذاری۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہوئے اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے۔پھر مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی بہا کر تین بار ہاتھ دھوئے۔پھر وضو کیا پھر ایک ہی رکعت میں سات لمبی سورتیں قراءت فرمائیں۔مصنف عبدالرزاق

۱۸۵۸۶ اسود بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کی (رات کی) نماز کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا، حضور اقدس ﷺ رات کے اول پہر سو جاتے تھے اور آخری پہر اٹھ کھڑے ہوتے تھے، جس قدر مقدر میں لکھا ہوتا نماز ادا فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنے بستر پر چلے جاتے۔پھر سو جاتے بغیر پانی کو چھوئے۔پھر جب اذان کی پہلی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جنبی ہوتے تو غسل فرماتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو فرماتے پھر دو رکعت نماز (سنت محمد) ادا فرماتے۔پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے۔السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ قعدہ (التحیات) کی حالت میں قراءت فرماتے پھر جب رکوع فرمانا چاہتے تو (قیام فرماتے اور) کھڑے ہو جاتے جس قدر کہ کوئی چالیس آیات پڑھ لے۔رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (نفل نماز کے) قیام کی حالت میں جب قراءت کرتے کرتے تھک جاتے تو رکوع کر لیتے پھر دو سجدے کر کے قعدہ میں بیٹھ جاتے اور جس قدر ممکن ہوتا اسی حالت میں قرآن پڑھتے پھر جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو اٹھ کھڑے ہوتے (یعنی قیام فرماتے) اور کچھ تھوڑی بہت تلاوت فرماتے پھر رکوع اور سجدے کر کے نماز پوری فرماتے۔

ابن شاهین فی الافراد

۱۸۵۸۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سے فجر ہونے تک گیارہ رکعات نماز پڑھ لیتے تھے۔ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت (ملاکر) وتر بنا لیتے تھے۔آپ اپنے سجدوں میں سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات کے بقدر توقف فرماتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو چھ رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور بیٹھ کر تسبیح و تکبیر (کے ساتھ ذکر اللہ) میں مشغول رہتے۔پھر کھڑے ہو کر دو رکعات نماز پڑھتے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے اور صرف آخری رکعات میں بیٹھتے تھے۔پھر سلام پھیر دیتے تھے۔ ابن جریر

فائدہ:......آٹھ رکعات تو تہجد کی ہوتی تھیں پھر تین رکعات وتر کی اس کے بعد دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔تین رکعت وتر کی ادائیگی میں طویل قعدہ آخری رکعت میں کرتے تھے جس سے اس رکعت کا پہلی دو رکعات کے ساتھ اتصال ہوتا تھا۔

مختلف امور میں نبی ﷺ کی عادات شریفہ کا بیان

طعام

۱۸۵۹۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی کا چلو لے کر کلی کی اور فرمایا: دودھ میں کچھ چکناہٹ ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بکری کے گوشت میں دستیوں کا گوشت سب سے مرغوب تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۹۴ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (جو انصار کے سردار تھے) کی طرف سے ہر روز نبی کریم ﷺ کے پاس جہاں کہیں کسی بھی بیوی کے پاس ہوتے ثرید کا ایک (بڑا) پیالہ آتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

لباس

۱۸۵۹۵ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم (ﷺ) کو دیکھا۔ آپ کے جسم اطہر پر ایک شامی جبہ تھا جس کی آستینیں بھی تنگ تھیں۔ ابن سعد، سندہ صحیح

۱۸۵۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے جسم پر ایک زرد قمیص، ایک زرد چادر اور زرد ہی عمامہ تھا۔ ابن عساکر، ابن النجار

کلام: اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم ایک راوی ہے جو متروک (اور ناقابل اعتبار) ہے۔

باب...... اخلاقیات کے متعلق

آپ ﷺ کے زہد کا بیان

۱۸۵۹۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع کر رہے ہیں اور مجھے ایسی کوئی شی نظر نہیں آرہی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس شی کو اپنے پاس سے دفع کر رہے ہیں حالانکہ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے پرے ہٹ، تو مجھے نہیں پاسکتی۔ البزار وضعف

روایت ضعیف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۸۵۹۸ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد (ملا ہوا) تھا۔ وہ برتن آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا تو آپ رو پڑے اور گریہ وزاری کرنے لگے۔ اس قدر روئے کہ آس پاس کے لوگ بھی رونے لگے۔ آخر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے اس قدر رلایا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ اپنے سے کسی چیز کو پرے ہٹاتے ہوئے پرے ہٹ پرے ہٹ فرمانے لگے۔ جبکہ میں نے آپ کے پاس

کچھ نہیں دیکھتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں جبکہ مجھے کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ مزین ہو کر میرے پاس آئی ہے میں نے اس کو دور رہنے کا کہا تو وہ ہٹ گئی اور لوٹ کر جاتے ہوئے کہنے لگی: اللہ کی قسم آپ تو مجھ سے بچ گئے ہیں لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے نہیں بچ سکیں گے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے پس مجھے یہی ڈر ہوا کہ یہ دنیا مجھے چمٹ گئی ہے۔ اس بات نے مجھے رلا دیا۔ مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیهقی

۱۸۵۹۹ حضرت عمر ﷺ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ کھجور کی ٹوکری پر لیٹے ہوئے تھے بقیہ جسم کا حصہ زمین پر تھا، چمڑے کا تکیہ سر کے نیچے تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ کے سر کے اوپر چھت میں دباغت کے لیے ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔ کمرے کے ایک کونے میں قرظ (جس بوٹی سے دباغت دی جاتی ہے اس) کے پتے تھے۔ (آپ کی کل کائنات یہی تھی)۔ هناد

۱۸۶۰۰ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کسی بیماری میں مبتلا تھے۔ ایک قطوانی عبا پر لیٹے ہوئے تھے اون کا تکیہ جس میں اذخر (پودے کے پتے بھرے ہوئے تھے) سر کے نیچے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کسری وقیصر دیباج پر بیٹھتے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو چھو کر دیکھا تو آپ بخار میں تپ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ اس قدر تیز بخار میں مبتلا ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے زیادہ مصیبت و آزمائش میں نبی ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد بہترین لوگ پھر ان کے بعد کے بہترین لوگ۔ اسی طرح پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کا حال تھا۔ ابن خسرو

۱۸۶۰۱ عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں حضرات ارشاد فرماتے ہیں۔

عہد نبوی میں حضور ﷺ کے گھر کی کوئی دیوار نہ ہوتی تھی۔ پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) حضور کے گھر کی چار دیواری بنائی۔ عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ دیواریں بھی چھوٹی چھوٹی تھیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) دیواریں بنائیں اور ان میں اضافہ کیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۲ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کو چٹائی کے تخت پر بیٹھا دیکھا جس کے اثرات آپ کے جسم پر نمایاں نظر آرہے تھے۔ کمرے میں جانور کی کھال دباغت میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ اللہ کے نبی ہیں۔ جبکہ قیصر وکسری (شاہان روم وفارس) سونے کے تختوں پر آرام کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۳ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے آپ ﷺ چمڑے کے بچھونے پر استراحت فرما رہے تھے۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ کمرے میں کچھ کھالیں دباغت میں پڑی ہوئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! تم کو کس چیز نے رلایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ کسری (شاہ ایران) ریشم، دیباج اور حریر پر سوتے ہیں۔ اسی طرح قیصر بھی۔ اور آپ اللہ کے محبوب ہیں اس کے سب سے بہترین بندے ہیں اور اس حال میں جیسے کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! نہ رو۔ لیکن اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مکھی کے پر جتنی بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ نہ ملتا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۴ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! اس کو ہٹاؤ کیونکہ میں جب بھی اس کو دیکھتا ہوں مجھے دنیا یاد آتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۰۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی مدینہ تشریف لائے کبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں

بھرا حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کے راستے پر چلے گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: آل محمد (ﷺ) نے کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے حتیٰ کہ کبھی کھجور اور پانی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

۱۸۶۰۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات فرما گئے اور کبھی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

ابن النجار نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اور روٹی اور گوشت سے۔

حضور ﷺ کے گھر والوں کا فاقہ

۱۸۶۰۹ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چالیس چالیس دن تک اس حال میں رہتے تھے کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔ اور نہ ہی چراغ جلتا تھا۔ میں نے عرض کیا: پھر کس چیز پر آپ لوگ زندگی بسر کرتے تھے؟ فرمایا اسودین پر یعنی پانی اور کھجور پر۔ وہ بھی جب میسر ہوتیں۔ ابن جریر

۱۸۶۱۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند بھی دیکھ لیتے اور دو دو مہینے بسر ہو جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ نے عرض کیا خالہ! پھر آپ کس چیز پر زندہ رہتی تھیں؟ فرمایا: ہمارے پڑوسی تھے انصار! اور وہ بہترین پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ والی بکریاں ہوتی تھیں وہ ان کا دودھ حضور ﷺ کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بکری کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجی۔ میں اور رسول اللہ ﷺ اس کو کاٹ رہے تھے کسی نے پوچھا: آپ لوگوں نے چراغ کیوں نہیں جلالیا تھا۔ فرمانے لگیں اگر ہمارے پاس جلانے کا تیل ہوتا تو ہم اس کو (روٹی کے ساتھ) کھا لیتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ ایک عباء کو دوہرا کر کے بچھا رکھا ہے۔ پھر اس نے ایک بستر بھیج دیا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت نے بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کو واپس کردو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کے پہاڑ چلتے۔ پھر میں اس کو نہ لوٹاتا۔ اب مجھے اس کا گھر میں ہونا اچھا نہیں لگتا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ الدیلمی

۱۸۶۱۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ سے جا ملے مگر گندم کی روٹی (پیٹ بھر کر) نہیں کھائی۔

المتفق للخطیب

۱۸۶۱۴ بنی اسمٰعیل سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اوس بن خوشب انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک ٹیڑی نما برتن لا کر آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ دودھ اور شہد ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں روک کر فرمایا یہ دونوں مشروب ہم ان کو پی سکتے ہیں اور نہ اس کو حرام کہہ سکتے ہیں۔ جس نے اللہ کے لیے تواضع برتی اللہ پاک اسے بلند کریں گے اور جس نے سرکشی کی اللہ پاک اسے توڑ دیں گے۔ اور جس نے اپنی گذر بسر کی اچھی تدبیر کی اللہ اسے رزق پہنچائیں گے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۱۵ عبداللہ ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے عرض کیا اے بلال! مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کا کیا حال تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آپ کے پاس کوئی شی نہ ہوتی تھی۔ جب

سے اللہ نے آپ کو مبعوث کیا تھا وفات تک میں ہی آپ ﷺ کے کھانے پینے کا بندوبست کرتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ننگا بھوکا مسلمان آتا تو آپ مجھے حکم کر دیتے میں قرض لے کر اس کو پہناتا اور کھلاتا پلاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک مشرک مجھے ملا اور بولا اے بلال! کسی اور سے قرض مت لیا کر۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ جو ضرورت پڑے مجھ سے قرض لے لیا کرو۔ پس میں اس سے قرض لینے لگا۔ ایک دن میں وضو کر کے نماز کے لیے اذان دینے کو کھڑا ہوا۔ اتنے میں وہی مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ آیا اور مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا لبیک۔ پھر وہ مجھ پر چڑھ دوڑا اور مجھے بہت برا بھلا کہا۔ بولا تو جانتا ہے مقررہ مہینہ ہونے میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ میں نے کہا: قریب ہے۔ بولا صرف چار دن رہ گئے ہیں اگر تم نے وعدۂ ادائیگی پورا نہ کیا تو میں اپنے حق کے بدلے تم کو پکڑ لوں گا۔ میں نے تم کو قرض اس لیے نہیں دیا کہ تم میرے نزدیک کوئی عزت دار شخص ہو اور نہ ہی تمہارے ساتھی کی میرے ہاں کوئی وقعت ہے میں نے تم کو قرض اس لیے دیا ہے کہ تم کو اپنا غلام بنا سکوں اور پھر تم سے اپنی بکریاں چرواؤں جو کام تم پہلے کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میرے دل میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح خطرات پیدا ہونے لگے۔ پھر میں چلا اور اذان دی۔ حتیٰ کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے۔ میں اجازت لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جس مشرک سے قرض لیا تھا وہ مجھے فلاں فلاں دھمکیاں دے گیا ہے۔ اور آپ کے پاس بھی کوئی بندوبست نہیں ہے کہ میرے قرض کا دفعیہ فرمائیں اور نہ میرے پاس کوئی صورت ادائیگی ہے۔ اور وہ مجھے رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں میں ان قبیلوں کے پاس جاتا ہوں جو اسلام لا چکے ہیں شاید اللہ پاک آپ کو ادائیگی کی صورت پیدا فرما دیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اجازت لے کر پہلے اپنے گھر آیا۔ اپنی تلوار، اپنا تھیلا، اپنی ڈھال اور جوتے اٹھا کر اپنے سرہانے کی طرف رکھ لیے اپنا چہرہ آسمان کی طرف کر کے آرام کے لیے لیٹ گیا۔ ہر تھوڑی دیر بعد جاگتا اور رات سر پر باقی ہوتی تو پھر سو جاتا حتیٰ کہ صبح کی پہلی پو پھٹی۔ میں نے نکلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ایک آدمی آوازیں دیتا ہوا آیا۔ اے بلال! حضور ﷺ کے دربار میں حاضری دو۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ باہر چار اونٹنیاں سامان سے لدی بیٹھی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور حاضری کی اجازت لی۔ آپ ﷺ نے (مجھے اندر بلا کر ارشاد) فرمایا: خوشخبری ہو، اللہ نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم چار سامان سے لدی سواریوں کے پاس سے نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا بالکل ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سواریاں بھی اور ان پر بار کیا ہوا کپڑا اور اناج بھی تم کو آیا۔ یہ مال مجھے فدک کے سردار نے ہدیہ بھیجا ہے۔ تم ان کو اپنے قبضے میں لے لو اور ان سے اپنا قرض اتار دو۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ سواریوں سے ان کا بار اتارا۔ ان کو چرا ڈالا۔ پھر صبح کی نماز کے لیے اذان دینے کھڑا ہوا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھا لی تو میں بقیع گیا اور کانوں میں انگلیاں دے کر بلند آواز سے پکارا جس کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کوئی قرض ہو وہ آجائے۔ پس لوگ (آتے رہے اور) میں خرید و فروخت کرتا رہا اور لوگوں کے قرض چکاتا رہا۔ حتیٰ کہ روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے قرض کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ اور پھر بھی میرے ہاتھ میں ڈیڑھ دو اوقیہ (چاندی) بچ گئی۔ پھر میں مسجد آیا جبکہ دن کا اکثر حصہ نکل گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا آپ نے مجھے جواب سے نوازا اور پوچھا تمہارے اس سامان نے کیا کام دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا سارا قرض اتار دیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا دیکھ! مجھے اس سے بھی راحت دے دے۔ کیونکہ میں گھر واپس نہ جاؤں گا جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے؟ چنانچہ شام ہو گئی مگر ہمارے پاس کوئی حاجت مند نہیں آیا پھر عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور پوچھا کیا کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا سارا بقیہ مال اسی طرح جوں کا توں موجود ہے، کوئی آیا ہی نہیں ہے۔ آخر حضور ﷺ نے وہ رات مسجد ہی میں گذاری اور پھر صبح ہوئی اور اگلا دن بھی آخر ہونے کو پہنچ گیا۔ پھر دو مسافر سوار آئے میں نے ان کو کھانا کھلایا پلایا اور لباس بھی دیا۔ پھر عشاء کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا کیا ہوا؟ عرض کیا اللہ نے آپ کو اس مال سے نجات اور راحت دے دی ہے۔ آپ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور اللہ کی حمد وثنا کی کہ کہیں موت آجاتی اور مال آپ کے پاس موجود رہتا۔ پھر میں آپ کے پیچھے ہو لیا اور آپ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ایک بیوی کو جا کر سلام کیا حتیٰ کہ پھر اس بیوی کے پاس چلے گئے

جہاں رات گذارنے کی باری تھی۔ پس یہ ہے تمہارے سوال کا جواب۔ الکبیر للطبرانی

١٨٦١٦ ۔۔۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور بولا اے محمد! اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے اگر تم چاہو تو میں وادی بطحاء کو تمہارے لیے سونے کا بنا دوں۔ حضور ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا اے پروردگار! میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور تیرا شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں اور آپ سے سوال کروں (یہ مجھے زیادہ پسند ہے)۔ رواہ العسکری

١٨٦١٧ ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس مال (بیت المال) میں سے ہمارا کیا حق ہے؟ لوگوں نے کہا یا امیر المومنین ہم نے آپ کو آپ کے گھر والوں کے کام کاج سے، آپ کی گذر بسر اور تجارت وغیرہ سے مشغول کر دیا ہے۔ پس آپ جو چاہیں لے لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آپ کو مشورہ دے چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تاکید فرمایا نہیں تم بتاؤ۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے یقین کو گمان نہ بنائیں (جس قدر خرچے کا آپ کو یقین ہے وہ لے لیں اور ظن و گمان کی بناء پر زائد نہ لیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر آپ خود میرے لیے حصہ نکال دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا ہاں میں ضرور نکال دوں گا۔ کیا آپ کو وہ واقعہ یاد ہے کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا۔ پھر آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس آئے انہوں نے آپ کو صدقہ (زکوٰۃ) دینے سے انکار کر دیا۔ پھر آپ دونوں کے درمیان کچھ تکرار ہوئی۔ آپ نے مجھے کہا میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چلو۔ تاکہ ہم دونوں عباس کے متعلق حضور کو خبر دیں۔ چنانچہ ہم دونوں حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ اس دن آپ کی طبیعت ناساز تھی (اس طبیعت کی ناسازی ہی پورے واقعہ کا خلاصہ ہے) چنانچہ ہم (بغیر بات چیت کیے) واپس ہو گئے۔ اگلے روز آپ کے پاس گئے تو آپ کو ہشاش بشاش پایا۔ تب میں نے آپ ﷺ کو حضرت عباس کے متعلق ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے آپ کو فرمایا کہ (اے عمر) تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے (لہٰذا تم کو ان سے زیادہ بحث و مباحثہ کرنے کی بجائے مجھے خبر دینی چاہیے تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہم نے آپ سے پچھلے دن آپ کی طبیعت کی ناسازی کی اور آج کے دن طبیعت کی خوشگواری کی وجہ پوچھی۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جب پچھلے دن میرے پاس آئے تھے اس دن صدقے کے مال میں سے دو دینار میرے پاس بچ گئے تھے جن کی وجہ سے میری طبیعت پر ان کا بار تھا۔ اور آج جب تم آئے ہو اور مجھے ہشاش بشاش اور خوش دیکھ رہے ہو اس کی وجہ بھی وہی دینار ہیں کیونکہ وہ (راہ خدا میں) خرچ ہو چکے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بات سمجھ گئے اور) مجھے ارشاد فرمایا میں دنیا و آخرت میں تمہارا شکر گزار رہوں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الدورقی، السنن للبیہقی، مسند البزار

امام بزار فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوالبختری کے درمیان کوئی (ارسال ہے اور) کوئی راوی متروک ہے۔

حضور ﷺ کے فقر و فاقہ کا بیان

١٨٦١٨ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) یحییٰ بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک رات مجھ سے عشاء کا کھانا رہ گیا میں گھر والوں کے پاس آیا ان سے کچھ کھانے کو پوچھا انہوں نے کہا کوئی چیز گھر میں نہیں جو آپ کو پیش کریں۔ پھر میں اپنے بستر پر کروٹ لے کر لیٹ گیا۔ لیکن بھوک نے نیند نہیں آنے دی۔ آخر میں نے کہا چلو مسجد میں چلتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہو کر اس تکلیف کو دفع کرتا ہوں۔ سو میں مسجد میں

گیا نماز پڑھی پھر مسجد کے گوشہ میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ میں اسی حال میں تھا کہ عمر بن خطاب بھی آگئے۔ انہوں نے پوچھا، کون؟ میں نے کہا ابوبکر۔ انہوں نے پوچھا آپ کو اس وقت کس چیز نے یہاں بھیجا ہے؟ میں نے ان کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے آپ کو نکال کر یہاں بھیجا ہے۔ چنانچہ وہ بھی میرے پہلو میں بیٹھ گئے، ہم اسی حال میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ادھر آنکلے۔ اور ہمیں نہ پہچان کر پوچھا، کون لوگ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں مجھ پر سبقت لی اور عرض کیا ابوبکر اور عمر ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا چیز اس وقت یہاں لائی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نکل کر مسجد میں آیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سایہ دیکھا پوچھنے پر انہوں نے فرمایا ہاں میں ابوبکر ہوں۔ میں نے ان سے اس وقت یہاں آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے اصل حقیقت بتائی تب میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لانے والی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے تم کو مجبور کیا ہے۔ چلو ہم چلتے ہیں میرے واقف کار ابی الہیثم بن التیہان کے پاس۔ شاید وہاں ہم کو کوئی چیز کھانے کو مل جائے چنانچہ ہم نکل کر چاندنی روشنی میں چل پڑے اور ابوالہیثم کے باغ میں پہنچ کر ان کے گھر کا دروازہ بجایا۔ ایک عورت بولی کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی یہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر آئے ہیں۔ عورت نے دروازہ کھول دیا۔ ہم اندر داخل ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تمہارا شوہر کہاں ہے؟ عورت بولی بنی حارثہ کے باغ سے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ اور واقعی وہ آگئے انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ باغ میں داخل ہوکر انہوں نے مشکیزہ ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مرحبا خوش آمدید بہت اچھا کیا ایسے مہمان کسی کے ہاں نہ آئے ہوں گے جو میرے ہاں تشریف لائے ہیں۔ پھر کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر ہمارے سامنے پیش کردیا۔ ہم چاندنی روشنی میں خوشے سے کھجور چن چن کر کھانے لگے۔ ابوالہیثم نے چھری تھامی اور بکریوں کے درمیان پھرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور اس کی کھال اتاری اور بیوی کو فرمایا کھڑی ہو۔ چنانچہ انہوں نے گوشت پکایا روٹی بنائی اور دیگچی میں گوشت کو گھمانے لگی۔ نیچے آگ دھونکتی رہی حتی کہ روٹی اور گوشت تیار ہوگیا۔ پھر انہوں نے ثرید تیار کیا اور اس پر مزید گوشت اور سالن ڈالا اور ہمارے سامنے پیش کردیا۔ ہم نے کھایا اور (خوب) سیر ہوگئے۔ پھر ابوالہیثم نے مشکیزہ اتارا جس کا پانی اب تک ٹھنڈا ہوگیا تھا۔ انہوں نے برتن میں پانی ڈال کر حضور ﷺ کو تھمایا۔

حضور ﷺ نے پانی نوش فرمایا پھر وہ مجھے یعنی (ابوبکر) کو دیا۔ میں نے بھی پی کر عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم گھروں سے نکلے اور ہمیں گھروں سے نکالنے والی شے صرف بھوک تھی۔ پھر ہم یہاں لوٹے اور یہ کھانا پینا۔ بے شک قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پھر حضور ﷺ نے واقفی کو فرمایا کیا بات ہے تمہارے پاس کوئی خادم نہیں ہے جو تمہارا پانی وغیرہ بھر دیا کرے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے پاس غلام آئیں تو تم چلے آنا ہم تمہارے لیے کوئی غلام مہیا کردیں گے، پھر کچھ ہی عرصہ گزرا ہوگا کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آگئے۔ چنانچہ واقفی بھی آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے وجہ آمد دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا وہی وعدہ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام ہیں کھڑے ہو کر ان میں سے جو پسند کرلو۔ واقفی نے عرض کیا۔ آپ ہی میرے لیے پسند فرمادیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ غلام لے لو لیکن اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ واقفی اس غلام کو بیوی کے پاس لے گئے۔ بیوی نے غلام کے متعلق پوچھا تو واقفی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ عورت نے پوچھا تم نے آپ ﷺ کو کیا کہا؟ واقفی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ دیا تھا کہ آپ ہی میرے لیے غلام پسند کردیں۔ بیوی نے کہا یہ تم نے بہت اچھا کیا۔ پس جب حضور نے تم کو اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی روا رکھنا۔ واقفی نے بیوی سے پوچھا اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہونا چاہیے؟ بیوی نے کہا اس کو آزاد کردیں۔ واقفی نے کہا یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

(مسند ابی یعلی، ابن مردویہ

کلام: روایت کی سند میں یحییٰ اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۳۱۹/۱۰

۱۸۶۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: چلو ہمارے ساتھ واقفی کے گھر چلو۔ چنانچہ ہم چاندنی کی روشنی میں واقفی کے گھر کے لیے چل پڑے حتی کہ اس کے باغ میں گھر پہنچ گئے۔ واقفی نے ہم کو خوش آمدید اور مبارک باد دی۔ پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگانے لگے رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ ابن ماجه عن طارق بن شهاب

کلام: ... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ ایک راوی ہے جس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں وہ واھی الحدیث ہے۔

۱۸۶۲۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے بے چینی میں ادھر ادھر کروٹ لے رہے ہیں۔ آپ کو اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں کہ جو شکم کو کفایت کر سکیں۔ مسند ابو داؤد، الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه، ابوعوانه مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، ابن جریر، البیهقی فی الدلائل

تین دوستوں کا فاقہ

۱۸۶۲۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں پایا حضور اکرم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس وقت تم کو یہاں کس چیز نے آنے پر مجبور کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یا رسول اللہ! مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے آپ کو یہاں آنے پر مجبور کیا ہے۔ اسی اثناء میں عمر بن خطاب بھی وہاں آگئے۔ حضور ﷺ نے ان سے بھی وہاں آنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا مجھے بھی وہی چیز یہاں لائی ہے۔ جو آپ دونوں کو لائی ہے۔ پھر عمر بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ دونوں کو کچھ باتیں ارشاد فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں حضرات سے دریافت فرمایا کیا تم دونوں فلاں باغ تک چلنے کی سکت رکھتے ہو؟ وہاں کھانا پانی اور سایہ ملے گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ ہذا آپ نے فرمایا، پھر چلو ہمارے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ حضور ﷺ چل دیئے اور ہم بھی ان کے پیچھے ہولیے۔ حضور ﷺ نے سلام کیا اور تین بار اجازت لی، ام الہیثم دروازے کے پیچھے کھڑی ہوئی حضور ﷺ کی آواز سن رہی تھی ان کی منشا تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بول اور زیادہ سنیں۔ جب آخر حضور ﷺ واپس لوٹنے لگے تو ام الہیثم جھٹ نکلیں اور دروازے کی اوٹ سے بولیں کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آپ کا سلام سنا تھا۔ بس میرے دل میں خواہش ہوئی کہ آپ کی مزید دعائیں ہم کو ملیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: خیر ہے، پھر پوچھا: ابوالہیثم کہاں ہے مجھے نظر نہیں آرہے؟ ام الہیثم نے عرض کیا قریب ہی ہیں، گھر کے لیے میٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ آپ اندر تشریف لے آیئے، وہ بھی آتے ہی ہوں گے ان شاء اللہ۔ پھر انہوں نے ہمارے لیے چٹائی بچھادی۔ چنانچہ ابوالہیثم آئے تو ہم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کی آنکھیں بھی ہم سے ٹھنڈی ہوگئیں۔ وہ آکر فوراً ایک درخت پر چڑھے اور کھجور کا ایک خوشہ توڑ لائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافی ہے ابوالہیثم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اور آپ کے ساتھی اس سے نرم اور سخت من پسند کھجوریں کھائیں۔ پھر وہ پانی لے کر آئے۔ ہم نے کھجوروں کے ساتھ پانی بھی پیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ پھر ابوالہیثم کھڑے ہو کر بکری ذبح کرنے اٹھے۔ آپ ﷺ نے دودھ والی بکری ذبح کرنے سے اجتناب کا حکم دیا۔ ام الہیثم آٹا گوندھنے اور روٹی پکانے میں مصروف ہوگئیں۔ حضور ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے سر قیلولہ (دوپہر میں آرام) کے لیے رکھ دیئے۔

جب کچھ دیر بعد وہ اٹھے تو کھانا تیار ہو چکا تھا۔ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ سب نے کھایا انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہوگئے اور اللہ کی حمد وثناء اور شکر ادا کیا۔ پھر ام الہیثم نے بچا ہوا کھجوروں کا خوشہ سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے کچی پکی کھجوریں کھائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو سلام کیا اور ان کے لیے خیر کی دعا کی پھر ابوالہیثم کو فرمایا۔ جب تم کو خبر ملے کہ ہمارے پاس قیدی آئے ہیں تو آجانا۔ ام الہیثم نے آپ ﷺ سے عرض کیا اگر آپ ہمارے لیے دعا کر دیں تو اچھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ.
روزے دار تمہارے پاس افطار کریں، تمہارا کھانا متقی لوگ کھائیں اور ملائکہ تم پر رحمتیں بھیجیں۔
ابوالہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے ہیں تو میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک غلام عطا کیا۔ میں نے اس غلام کے ساتھ چالیس ہزار درہم پر مکاتبت کا سودا کرلیا میں نے اس سے زیدہ برکت والا غلام کوئی نہیں دیکھا۔
البزار، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن مردویہ، البیہقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور
۱۸۶۲۲ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کا شکم اطہر دیکھا تو مجھے کاغذوں کے پلندے یاد آگئے جو ایک دوسرے پر لپیٹے جاتے ہیں۔ الرؤیانی، الشاشی، ابن عساکر
۱۸۶۲۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دسویں روز کے بعد پائے کھاتے تھے۔
الخطیب فی المتفق

حضور ﷺ کے لباس کی حالت

۱۸۶۲۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو موٹی کسی قدر سرخ چادریں تھیں جب حضور ﷺ دونوں میں ملبوس ہو کر بیٹھتے تو چادروں کا بوجھ محسوس کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فلاں یہودی شام سے بز (ریشم) کا کپڑا لے کر آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ کسی کو بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں اس شرط پر کہ جب سہولت ہوگی قیمت ادا کردیں گے۔ حضور ﷺ نے کسی کو اس کام کے لیے بھیج دیا۔ یہودی بولا: مجھے معلوم ہے تم کیا چاہتے ہو؟ تم یہ کپڑے یہ کہہ میرا مال لے کر بھگانا چاہتے ہو۔ حضور ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ بخوبی جانتا ہے کہ میں ان میں سب سے زیدہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت ادا کرنے والا ہوں۔
نسائی، ابن عساکر
۱۸۶۲۵ ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت شفاء بنت عبداللہ سے روایت کرتے کہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں آپ سے آپ کا حال پوچھنے لگی۔ اور شکوہ وشکایت بھی کیا (کہ مجھے کچھ دیتے نہیں) آپ بھی مجھ سے معذرت فرمانے لگے۔ پھر نماز کا وقت آگیا۔ میں اپنی بیٹی کے گھر میں داخل ہوئی جو شرحبیل بن حسنہ کے عقد میں تھیں۔ میں نے بیٹی کے شوہر شرحبیل کو گھر میں موجود پایا تو اس کو ملامت وسرزنش کی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے (حضور ﷺ نماز کو چلے گئے ہیں) اور تم یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا: اے پھوپھی جان! مجھے برا بھلا نہ کہو۔ میرے پاس دو ہی کپڑے تھے۔ ایک کپڑا حضور ﷺ مانگنے سے (عاریتاً) لے گئے ہیں۔ شفاء فرماتی ہیں: تب مجھے اپنے دل میں شرمندگی کا احساس ہوا اور کہنے لگی آپ ﷺ کا یہ حال ہے اور پھر کس کو زیب دیتا ہے کہ آپ کو مذمت کرے۔ رواہ ابن عساکر
۱۸۶۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف لاحق ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک نے یہ حال کردیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رو پڑا۔ حضور ﷺ نے فرمایا رونہ، بے شک قیامت کے دن کی سختی اور شدت بھوکے کو نہ پہنچے گی اگر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔ رواہ ابن النجار
۱۸۶۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلایا حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہوگئے۔ ابن جریر
۱۸۶۲۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف پیش آئی ہے؟ فرمایا: ابوہریرہ! یہ بھوک ہے۔ میں رو پڑا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا ابوہریرہ! اردمت بے شک حساب کتاب کی سختی قیامت کے روز بھوکے کو نہیں ہوگی جب وہ دنیا میں اس کے عوض ثواب کی امید (میں صبر) کرے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر

۱۸۶۲۹ ابن مندہ فرماتے ہیں، ہمیں خیثمہ بن سلیمان، محمد بن عوف بن سفیان طائی حمصی، ابو عوف، شقیر مولیٰ عباس عن ابھدار صحابی رضی اللہ عنہ۔ بدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے عباس کو سفید آٹے وغیرہ نفیس چیزوں میں اسراف کرتے دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی مگر کبھی آپ نے گندم کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: عباس بن الولید بن عبدالملک بن مروان (جن کا اوپر ذکر ہوا ان) کے غلام شقیر کہتے ہیں بدار سے روایت کرنے والے کا گمان ہے کہ ان کو حضور ﷺ کی صحبت میسر ہوئی ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔ (ضعیف ہے)۔ کہا جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس روایت کو محمد بن عوف سے سنا ہے۔ عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں شقیر نے بدار عن النبی ﷺ صرف ایک حدیث روایت کی ہے معلوم نہیں کہ اس کو محمد بن عوف طائی کے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے یا نہیں۔

۱۸۶۳۰ سماک بن حرب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اپنے رب کی حمد (اور اس کا شکر) کرو۔ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ بھوک کی وجہ سے بل کھاتے تھے۔ آپ کو ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جن سے آپ شکم سیری فرماتے اور اب تم طرح طرح کی کھجوروں اور مکھن کے بغیر خوش نہیں ہوتے ہو۔ رواہ الترمذی

۱۸۶۳۱ طلحہ بن عمرو نصری سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی شخص مدینہ آتا تھا تو اگر مدینہ میں کوئی اس کا واقف کار ہوتا تو وہ اس کے پاس ٹھہر جاتا۔ ورنہ وہ صفہ میں آکر ٹھہر جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ (صفہ کے) دو دو آدمیوں کو ساتھی بنادیتے تھے۔ اور ہر روز ان ہر دو آدمیوں کو ایک مد کھجور دیتے تھے۔ طلحہ بن عمرو فرماتے ہیں چنانچہ میں مدینہ آیا تو صفہ میں ایک شخص کے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم دونوں کو ہر روز ایک مد (دو رطل) کھجوریں ملتی تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ لوٹنے لگے تو اہل صفہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے ہیں اور ہمارے جسموں پر ردی کپڑے بھی پھٹ کر جھول گئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے منبر پر چڑھ گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر اپنے اور قوم کے مصائب کا ذکر کیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور میرا ساتھی اٹھارہ دن رات تک اس حال میں رہے کہ ہمارا کھانا پیلو درخت کے (بے مزہ) پھل کے سوا کچھ کھانا نہیں تھا حتیٰ کہ ہم مدینہ آگئے۔ ہمارے انصاری بھائیوں نے ہمارے ساتھ کھانے میں ہمدردی و غمخواری کا برتاؤ کیا۔ ان کا زیادہ تر کھانا یہی کھجوریں ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں گوشت اور روٹی پاتا تو ضرور تم کو کھلاتا۔ لیکن عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے جب تم کعبہ کے پردوں جیسا (ملائم) کپڑا پہنو گے۔ بڑے بڑے پیالوں میں تمہارے پاس صبح و شام کھانے آئیں گے۔ آج تم اس آنے والے دن سے بہتر ہو۔ کیونکہ آج تم بھائی بھائی ہو اور اس دن تم ایک دوسرے کی گردن اڑاؤ گے۔

رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۲ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور کبھی آپ اور آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ پس ہمارا خیال ہے کہ ہمارے لیے بہترین چیزوں کو موخر کردیا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۳ عتبہ بن غزوان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی ﷺ نے ہم کو بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا

میں نبی ﷺ کے ساتھ ساتواں یا آٹھواں اسلام قبول کرنے والا شخص تھا۔ ہمارا کھانا صرف درخت کے پتے ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل گئی تھیں۔ ابوالفتح بن البطی فی فوائدہ

بعض شیوخ فرماتے ہیں یہ حدیث وہم ہے، بلکہ یہ عتبہ کی اپنی حدیث ہے اور خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۱۸۶۳۴ ابو قتادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ سے مدینہ کے راستے میں دوپہر کے وقت ملا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس وقت (کڑی دوپہر میں) کس چیز نے آپ کو باہر

نکالا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے علی! مجھے بھوک نے تنگ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ انتظار کر سکتے ہیں جب تک کہ میں واپس آؤں۔ چنانچہ حضور ﷺ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں مدینے میں ایک شخص کے پاس آیا جس نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے لگائے تھے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں ان پودوں میں ایک ایک مٹکا پانی دیتا ہوں تم مجھے ہر مٹکے کے عوض ایک کھجور دو لیکن وہ کھجور نہ خشک سوکھی ہوئی ہو یا بغیر گٹھلی کے ہو اور نہ گندی اور ردی ہو۔ جب بھی میں ایک مٹکا پانی ڈالتا وہ ایک کھجور نکال کر رکھ دیتا۔ حتیٰ کہ ایک مٹھی کھجوروں کی جمع ہوگئی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: کیا تم مجھے گندنے (ترکاری) کی ایک مٹھی دو گے؟ اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

آپ ﷺ (اسی جگہ) تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا میں نے وہ کھجوریں اس پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوریں تناول فرمائیں پھر فرمایا: تم نے میری بھوک مٹائی اللہ تمہاری بھوک مٹائے۔ الحافظ ابوالفتح ابن ابی الفوارس فی الافراد

۱۸۶۳۵ ام سلیم سے مروی ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کرو۔ اللہ کی قسم! سات دنوں سے آل محمد کے گھروں میں کچھ نہیں ہے اور تین دن سے ان کے گھروں میں ہانڈی کے نیچے آگ نہیں جلائی گئی۔ اللہ کی قسم! اگر میں اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تہامہ کے سب پہاڑوں کو سونا بنادے تو اللہ پاک ضرور ایسا کر دیتے۔ الکبیر للطبرانی

حضور ﷺ کی مسکراہٹ

۱۸۶۳۶ حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسکرانے کے علاوہ کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ اور اکثر اوقات نبی کریم ﷺ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر

نبی کریم ﷺ کی سخاوت

۱۸۶۳۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور کچھ سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فی الحال میرے پاس کچھ نہیں ہے تم ایسا کرو کسی سے قرض لے لو جیسے ہی ہمارے پاس کچھ آئے گا ہم تم کو عطا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے جو کچھ آپ کے پاس ہے عطا کر دیا۔ جو ہمارے پاس نہیں ہے اللہ نے ہمیں اسے دینے کا مکلف نہیں کیا۔ یہ بات حضور ﷺ کو ناگوار لگی۔ جس کا اثر آپ کے چہرے میں بھی محسوس ہوا۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے حتیٰ کہ اس انصاری کے قول کا خوش گوار اثر آپ کے چہرے میں بھی دیکھا گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اسی کا حکم ملا ہے۔ ترمذی، فی الشمائل، البزار، ابن جریر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۳۸ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس چادر کے حاشیے بنے ہوئے ہیں (اور یہ عمدہ چادر ہے) عورت بولی: یارسول اللہ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ کو یہ چادر پہننے کے لیے دوں۔ حضور ﷺ نے وہ چادر لے لی اور آپ اس کے محتاج بھی تھے۔ لہٰذا آپ نے وہ چادر لے کر زیب تن فرمالی۔ اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیسی عمدہ چادر ہے یہ آپ مجھے عنایت کر دیں تو! حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں بالکل۔ (اور آپ نے وہ چادر اس صحابی کو عنایت فرمادی) جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو دوسرے اصحاب نے اس صحابی کو ملامت کی کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس چادر کے محتاج ہیں پھر تم نے وہ مانگ لی جبکہ تم کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے آپ اس سے منع نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کام پر اس برکت کی امید نے مجبور کیا کہ حضور کے پہن دینے کو میں لے لوں پھر اس میں مجھے کفن دیا جائے۔ ابن جریر

۱۸۶۳۹ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے ایک سیاہ اونی حلہ (جوڑا) بنایا گیا۔ جس کے کنارے سفید رکھے گئے۔ حضور ﷺ وہ پہن کر اپنے اصحاب کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: دیکھتے نہیں کس قدر حسین حلہ ہے یہ؟ ایک اعرابی (دیہاتی) بولا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ! یہ حلہ مجھے ہدیہ فرمادیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تھا کبھی لا (نہیں) نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے اس کو وہ حلہ عنایت فرمادیا۔ پھر (اپنے) دو پرانے کپڑے منگوائے اور پہن لیے پھر اس حلہ کے مثل دوسرا بننے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بنا جانے لگا اسی دوران آپ وفات پا گئے۔ (اور وہ بنائی کے مرحلے ہی میں رہا)۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۴۰ حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا حکم دیا۔ سائل نے وہ کھجور لے کر پھینک دی۔ پھر دوسرا سائل آیا آپ نے اس کے لیے بھی ایک کھجور کا حکم دیا۔ اس نے کہا سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی کھجور ہے۔ آپ ﷺ نے ایک باندی کو حکم دیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ جو تمہارے پاس چالیس درہم ہیں وہ اس سائل کو دے دے۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۸۶۴۱ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس کو ایک کھجور عنایت فرمائی۔ آدمی بولا: سبحان اللہ! انبیاء میں سے ایک نبی ایک کھجور کا صدقہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں بہت سے باریک باریک مثقال ہیں؟ پھر ایک دوسرا سائل آیا آپ نے اس کو بھی ایک کھجور عنایت فرمادی۔ اس نے کہا: انبیاء میں سے ایک نبی نے مجھے یہ کھجور عطا کی ہے۔ لہٰذا یہ کھجور جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے جدا نہ ہوگی میں ہمیشہ اس کی برکت حاصل کرتا رہوں گا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے لیے بھلائی کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص ہمیشہ مالدار ہوتا گیا۔ شعب الایمان للبیهقی

۱۸۶۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا پھر آپ نے (نہیں) فرمایا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا آپ نے کبھی لا (نہیں) نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر

حضور ﷺ کا خوف خداوندی

۱۸۶۴۴ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قاری کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

ان لدینا انکالا وجحیماً

ہمارے پاس (مختلف) عذاب اور دوزخ ہے۔

یہ سننا تھا کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ رواہ ابن النجار

حضور ﷺ کے اخلاق...... صحبت اور ہنسی مذاق میں

۱۸۶۴۵ ابوالہیثم روایت کرتے ہیں اس شخص سے جس نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی (ام المؤمنین) ام حبیبہ کے گھر بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مذاق فرمانے لگے۔ بولے: واللہ! میں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے سارے عرب نے آپ کو چھوڑ دیا اور میں نے آپ کو اس قدر سینگ مارے کہ لوگ کہنے لگے یہ کیا اس سر پر تو بال ہیں اور نہ سینگ۔

ابوسفیان کہتے رہے، رسول اللہ ﷺ ہنستے رہے اور فرماتے رہے: اے ابوحنظلہ! یہ تم کہہ رہے ہو۔ الزبیر بن بکار فی ابن عساکر

۱۸۶۴۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا حضور ﷺ مزاح فرماتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس شخص نے پوچھا: آپ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو ایک بڑا کپڑا پہنایا اور فرمایا اس کو پہن لے اور اس پر اللہ کا شکر کر اور اس کپڑے کو دلہن کی طرح کھینچتی پھر۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۶۴۷ سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کمزور اور غریب مسلمانوں کے پاس تشریف لاتے تھے، انکی زیارت کرتے، ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضری دیتے تھے۔ شعب الایمان للبیھقی

۱۸۶۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گذر رہے تھے میں بچوں کے ساتھ (کھیل کود میں) مصروف تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے کوئی پیغام دے کر بھیجا۔ مجھے میری ماں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی کسی کو خبر نہ دینا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں بچوں کے پاس سے گذرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا (اس وقت آپ کی عمر کم تھی) جب۔ مجھے دیر ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ (میری تلاش میں) نکلے اور بچوں کے پاس سے گذرے تو ان کو سلام کیا۔
مستدرک الحاکم

۱۸۶۵۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا میں کوئی ذات زیارت کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ اس کے باوجود جب بھی آپ کو دیکھتے تو آپ کے استقبال میں کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ کھڑے ہونے میں وہ حضور کی ناگواری کو جانتے تھے۔
رواہ ابن جریر

آپ علیہ السلام کا تحمل و بردباری

۱۸۶۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے آپ کے جسم اقدس پر (ایک موٹی) نجرانی چادر پڑی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا اس نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ کر کھینچا جس کی وجہ سے چادر آپ کی گردن میں کھنچ گئی۔ پھر دیہاتی بولا: اے محمد! ہمیں وہ مال دیں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ (اس کے باوجود) رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو مال وغیرہ کا حکم کرو۔ ابن جریر

۱۸۶۵۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا: السلام علیکم اے بچو! الدیلمی

۱۸۶۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن اللہ کی قسم! حضور نے کبھی مجھے گالی دی (اور نہ برا بھلا کہا بلکہ) کبھی اف تک نہ کہا۔ نہ کبھی کسی ہوئے کام پر فرمایا: کہ کیوں کیا اور نہ کبھی چھوٹے ہوئے کام پر فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔
مصنف عبدالرزاق

۱۸۶۵۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے کبھی کسی کیے ہوئے کام پر نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور ایسے کسی کام پر جو میں نے نہ کیا ہو کہ کیوں نہیں کیا؟
نہ کبھی آپ نے مجھے ملامت کی اور اگر کبھی آپ کے کسی گھر والے نے ملامت کی بھی تو بس آپ نے یہ کہا آپ اس کو چھوڑ دیں۔ یا یہ کہا جو لکھ گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جس کا فیصلہ ہو گیا وہ بھی انجام کو پہنچے گا۔

۱۸۶۵۵ اسید بن حضیر سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ اسید بن حضیر فرماتے ہیں میں لوگوں سے ہنسی مزاح کر رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے کوکھ پر کچوکا لگایا پھر فرمایا: لو مجھ سے بھی بدلہ لے لو۔ اسید میں نے عرض کیا: بدلہ لوں؟ حالانکہ مجھ پر قمیص نہیں تھی

جبکہ آپ پر قمیص ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی قمیص اٹھا دی۔ میں آپ کو چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسے دینے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہی ارادہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۵۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا آپ اس کو فرماتے اے ابوعمیر تمہاری فاختہ کا کیا ہوا اسی طرح آپ ہمارے لیے چادر بچھا دیا کرتے تھے اور اسی پر آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: یہ ابوعمیر چھوٹے بچے تھے انہوں نے ایک مرتبہ فاختہ پکڑی تھی جو اڑ گئی تھی اس پر آپ ان کو چھیڑتے تھے۔

۱۸۶۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ فحش اور لغو بات فرماتے تھے۔ (زیادہ سے زیادہ) کسی کو یہ کہتے تھے کیا ہو گیا اس کی پیشانی مٹی میں ملے۔ بخاری، مسند احمد، العسکری فی الامثال

۱۸۶۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دس سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ہر طرح کی خوشبو سونگھی لیکن رسول اللہ ﷺ سے زیادہ معطر سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی شخص ملاقات کرتا پھر اٹھنے لگتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور جب تک وہ خود نہ چلا جاتا اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے۔ جب کوئی آپ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اس کو اپنا ہاتھ تھما دیتے اور پھر اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا تھا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۶۵۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے کان آپ کی طرف کیا ہو (تاکہ کوئی راز کی بات کرے) پھر آپ نے خود سر پھیر لیا ہو۔ بلکہ وہی شخص آخر آپ سے اپنا سر ہٹا لیتا تھا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ شخص خود ہی اپنا ہاتھ چھڑا لیتا اور آپ چھوڑ دیتے تھے۔ ابوداؤد، ابن عساکر

۱۸۶۶۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ نہ چھوڑ دیتا تھا۔ نہ اپنا چہرہ اس سے پھیرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کبھی اپنے سامنے بیٹھنے والے کے آگے گھٹنے نہیں کرتے تھے۔

(الرؤیانی، ابن عساکر، وھو حسن

۱۸۶۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بچوں کے پاس سے گذرے میں بھی اس وقت بچہ تھا۔ پھر آپ نے ہم کو سلام کیا۔

ابوبکر فی الغیلانیات، ابن عساکر

۱۸۶۶۲ عباد بن زاہر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان ؓ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرمایا: واللہ! ہم سفر میں اور حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ ہمارے مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، ہمارے جنازوں کے پیچھے چلتے تھے۔ ہمارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیتے تھے، مال تھوڑا ہو یا زیادہ، اس کے ساتھ ہمارے ساتھ ہمدردی و غم خواری برتتے تھے۔ اور اب کچھ لوگ مجھے آپ کی باتیں بتاتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی نے کبھی حضور کو دیکھا ہی نہ ہو۔ مسند احمد، البزار، المروزی فی الجنائز، الشاشی، مسند ابی یعلی، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی کسی زوجہ مطہرہ نے آپ کو ہدیہ میں ایک ثرید کا پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت کسی اور زوجہ مطہرہ کے گھر میں مقیم تھے۔ اس بیوی نے اسی پیالہ پر ہاتھ مار کر اس کو گرا دیا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ حضور ﷺ ثرید ہاتھ سے اٹھا اٹھا کر پیالے میں ڈالنے لگے اور ساتھ میں فرماتے رہے تمہاری ماں مرے کھاؤ۔ پھر آپ نے کچھ توقف فرمایا حتیٰ کہ وہی بیوی دوسرا سالم پیالہ لے آئی۔ آپ نے وہ پیالہ لے کر اس بیوی کو بھیج دیا جس کا پیالہ ٹوٹا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یہ حضور کی محبت کی وجہ سے بیویوں کے آپس میں غیرت کا معاملہ تھا۔ اس بیوی سے یہ برداشت نہ ہوا کہ حضور میرے پاس ہوتے ہوئے کسی اور بیوی کے کھانے کو بھی تناول فرمائیں۔ رضی اللہ عنھن۔

۱۸۶۶۴ خوات بن جبیر سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی مرالظہر ان میں پڑاؤ ڈالا۔ میں وہاں اپنے خیمے سے باہر نکلا۔ دیکھا کہ چند عورتیں آپس میں بات چیت میں مصروف ہیں۔ مجھے ان کا حسن وجمال اچھا لگا۔ میں دوبارہ اپنے خیمے میں داخل

ہوا۔ اپنا تھیلا نکالا، پھر اس میں سے اپنا جوڑا نکالا اور زیب تن کر کے باہر نکلا اور ان عورتوں کے پاس جا بیٹھ۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ سے باہر نکلے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! کس وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو مرعوب اور پریشان ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اونٹ بدک گیا ہے۔ میں اس کے لیے رسی کی تلاش میں ان کے پاس آ گیا تھا۔ آپ ﷺ اپنے راستے ہو لیے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور پیلو کے جھنڈ میں داخل ہو گئے گویا میں اب بھی پیلو کے درختوں کے سبزے میں آپ کی پشت مبارک کی سفیدی کو چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی۔ اور وضو کیا اور واپس ہو لیے۔ پانی آپ کی ریش مبارک سے سینۂ اقدس پر گر رہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ پھر ہم اس جگہ سے کوچ کر گئے۔ دوران سفر جب بھی آپ ﷺ مجھے ملتے یہی بات ارشاد فرماتے: السلام علیک، اے ابو عبد اللہ! تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں جلد ہی مدینہ آ گیا۔ مسجد اور نبی ﷺ کی مجالس سے دور رہنے لگا۔ جب کافی عرصہ اس طرح بیت گیا تو میں ایک مرتبہ خالی مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے گیا۔ وہاں جا کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اسی دوران نبی ﷺ بھی اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں آ گئے۔ آپ نے ہلکی سی دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جبکہ میں نے اپنی نماز طویل کر دی تا کہ آپ جائیں اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو عبد اللہ! جس قدر ہو سکے نماز لمبی کر لے۔ میں بھی جانے والا نہیں ہوں جب تک تم نماز پوری نہیں کر لیتے۔ تب میں نے اپنے جی میں کہا اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے فعل پر معذرت کرتا ہوں اور آپ کے سینے کو صاف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے نماز پوری کی، آپ نے فرمایا السلام علیک اے ابو عبد اللہ تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب سے اسلام لایا ہوں۔ میرا اونٹ کبھی نہیں بدکا پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا **یرحمک اللہ** اللہ تم پر رحم کرے، اس کے بعد کسی چیز پر آپ ﷺ نے مجھے نہیں ٹوکا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۶۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ننگی) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ اور جو کی روٹی پر بھی (ادنیٰ) غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۶۶ قیس بن وہب سے مروی ہے کہ وہ بنی سراۃ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو

وانک لعلی خلق عظیم.

اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر (قائم) تھے۔

پھر فرمایا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہلے تیار کر لیا۔ میں نے باندی کو کہا تو جا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے کھانے کا پیالہ گرا دے۔ پس حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے کھانا رکھ رہی تھی کہ باندی نے ہاتھ مار کر کھانا گرا دیا۔ پیالہ بھی ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ نبی ﷺ نے ٹوٹے پیالہ کو اٹھایا اور جو کچھ اس میں کھانا تھا وہ بھی زمین سے اٹھا اٹھا کر اس میں ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر وہی کھانا تناول فرمالیا۔ پھر میں نے اپنا پیالہ آپ کے پاس بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ پیالہ کھانے سے بھرا ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا اور کہلوایا پیالہ پیالے کے بدلے ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ تم کھا لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے چہرے پر اس فعل کی وجہ سے کوئی (ناگوار) اثرات نہیں دیکھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

متفرق عادات نبوی ﷺ

۱۸۶۶۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ اترے اور پڑاؤ ڈالا۔ وہاں

کی ایک عورت نے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنی بکری دودھ دوہنے کے لیے بھیجی۔ آپ ﷺ نے دودھ دوہا۔ پھر لڑکے کو وہ دودھ دے کر فرمایا اس کو اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس کی ماں نے وہ دودھ پیا اور سیراب ہوگئی پھر وہ لڑکا دوسری بکری آپ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ بھی نکالا اور پھر اس کو نوش فرمایا پھر ابوبکر کو پلایا۔ لڑکا پھر ایک اور بکری لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا اور نوش فرمایا۔

مسند ابی یعلی

۱۸۶۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ کے پاس آپ کا ایک چھوٹا حبشی غلام بیٹھا تھا جو آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹنی نے گذشتہ رات مجھے گرا دیا تھا۔

البزار، الکبیر للطبرانی، ابن السنی وابونعیم معاً فی الطب، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو تین بار آواز دی آپ نے ہر بار فرمایا یالبیک، یا لبیک، یالبیک

مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام:....... اس روایت میں ایک راوی جبارہ بن المغلس ضعیف ہے۔

۱۸۶۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر رات کو باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کے معاملات میں بات چیت کرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ رواہ مسدد

کلام:....... حدیث صحیح ہے۔

۱۸۶۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے جس کا نام عفیر تھا۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ ایک گدھا تھا جس کا نام عفیر تھا۔ ایک خچر تھا جس کا نام دلدل تھا۔ ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصویٰ تھا۔ آپ کی تلوار ذوالفقار اور زرہ ذات الفضول تھی۔

الجرجانی فی الجرجانیات، الدلائل للبیہقی

۱۸۶۷۳ حضرت عسکری اپنی کتاب امثال میں فرماتے ہیں: یحییٰ بن عبدالعزیز جلودی، محمد بن سہل۔ البلوی، عمارۃ بن زید، زیاد بن خیثمہ، سدی، ابی عمارۃ کی سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس تہامہ کے نشیبی علاقے سے آئے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علی نے ان کے خطبے اور نبی ﷺ کے ان کو جواب کا ذکر فرمایا پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ہم ایک باپ کی اولاد ہیں۔ ایک ہی شہر میں پلے بڑھے ہیں۔ آپ عرب سے ایسی زبان میں بات چیت فرما رہے ہیں۔ جس کا اکثر حصہ ہم کچھ نہیں پاتے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے ادب دیا ہے اور بہت اچھا ادب دیا ہے اور میں بنی سعد بن بکر میں پلا بڑھا ہوں۔

ابن الجوزی فی الواهیات، وقال لایصح.

کلام:....... بقول امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اور اس کو انہوں نے کتاب الواہیات میں ذکر فرمایا ہے۔

۱۸۶۷۴ حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرب کا کوئی کلمہ نہیں سنا جو میں پہلے حضور ﷺ سے نہ سن چکا ہوں۔ اسی طرح یہ کلمات حتف انفہ (وہ اپنی موت آپ مرا) میں نے آپ سے پہلے کسی سے نہیں سنا۔ رواہ العسکری

۱۸۶۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو مکہ میں (بعثت کے بعد) تیرہ سال تک رکھا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۷۶ حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے صدقے کے اونٹ گذرے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کی

کمر سے کچھ بال لے لیے پھر فرمایا: میں ان بالوں کا ایک عام مسلمان سے زیادہ حق دار نہیں ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، الحارث، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ جرأت مندول کے مالک تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۷۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۷۹ عنبہ بن الازہر، ابوالاسود نہدی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غار حراء میں گئے تو آپ کی پاؤں والی کسی انگلی میں کوئی چوٹ آئی۔ آپ نے انگلی کو مخاطب ہو کر فرمایا:

هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله مالقيت

تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہو گئی اور اللہ کے راستے میں تجھے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ البغوی، ابن منده، ابونعیم

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح سندوہ ہے جو ثوری، شعبہ، ابن عیینہ وغیرہ نے عن الاسود بن قیس عن جندب البجلی کے ساتھ روایت کی۔

۱۸۶۸۰ اسود بن سریع سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

امابعد!.....(تمام)

۱۸۶۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے رک گئے۔ آپ کی ازواج کے سامنے کوئی چیز تھی اور وہ ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے مونہوں میں مٹی ڈالیے اور آپ نماز کے لیے آجائیے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۸۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔ رواہ الترمذی)

۱۸۶۸۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے اچھی اور صاف زبان والے اور عمدہ بیان کرنے والے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عربیت ناپید ہو گئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس کو تروتازہ صورت میں میرے پاس لے کر آئے ہیں جیسے کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... اس کی سند (واہ) بے کار ہے۔

۱۸۶۸۴ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ اپنی آواز کو مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ایک رات میں ہو آتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، السنن للبیہقی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی

۱۸۶۸۶ (عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کفیت عطا کی گئی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: کفیت کیا ہے؟ فرمایا: مباشرت میں تیس آدمیوں کی طاقت۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کی نو بیویاں تھیں اور آپ ایک ہی رات میں سب بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے۔

مصنف عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کے پسینے کی خوشبو

۱۸۶۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے مجھے صرف ان چند چیزوں کا وارث بنایا تھا: رسول اللہ ﷺ کی چادر، آپ کا پسینے کا پیالہ، آپ ﷺ کی خیمے کی لکڑی، سل (جس پر مسالے وغیرہ پیسے جاتے ہیں) اس سل پر ام سلیم رضی اللہ عنہا رامک (خوشبو) رسول اللہ ﷺ کے

پسینے کے ساتھ ملا کر پیستی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں ان کے بستر پر ہوتے تھے پھر آپ پر وحی اترتی تھی تو آپ ﷺ اس قدر پسینہ پسینہ ہوجاتے تھے، جس طرح بخار زدہ ہوجاتا ہے۔ پھر ام سلیم اس پسینے اور رامک خوشبو کو ساتھ ملا کر پیس لیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۸　حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے اچھے اخلاق والے انسان تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۹　حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کررہے تھے، لگام آپ کی دو انگلیوں کے بیچ میں دبی ہوئی تھی۔ لگام چھوٹ کر گرگئی۔ آپ لگام اٹھانے کے لیے آگے کو جھکے اور انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اٹھالی۔ (اور دعا کرتے ہی رہے)۔ (مصنف عبدالرزاق۔ اس میں ایک راوی ابان ہے)

۱۸۶۹۰　حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک چاشت کے وقت میں اپنی نو بیویوں کے پاس چکر لگا لیتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۶۹۱　جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ آپ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۹۲　حبشی بن جنادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... اس روایت میں حصن بن مخارق راوی (واہ) لغو اور ناقابل اعتبار ہے۔

۱۸۶۹۳　ابولیلیٰ کندی سے مروی ہے میں نے اس گھر کے مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں منیٰ میں جب حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ سے ملا۔ میں نے آپ کی سواری کے کجاوے پر ہاتھ رکھا تو کجاوے کے گدے سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ رواہ ابونعیم

۱۸۶۹۴　حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی مخلوق پیدا فرمائی حضور ﷺ سب میں سے اچھی خلقت (اور اچھے اخلاق) والے تھے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

۱۸۶۹۵　حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہنسنے میں صرف مسکراہٹ کی حد تک دیکھا اور اکثر اوقات نبی اکرم ﷺ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر

۱۸۶۹۶　قرۃ بن ایاس بن ہلال بن رباب مزنی سے مروی ہے کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ تھا کہ ہم حضور ﷺ کے پاس آئے۔ میں نے آپ کو کھلی ہوئی ازار میں دیکھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۹۷　عبدالرحمٰن اپنے والد کعب سے وہ اپنے والد سعد قرظ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جنگ کے موقع پر اپنی کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کی عجز وانکساری

۱۸۶۹۸　حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تھے تو منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے تھے۔ جس کی ہم کو خبر نہ دیتے تھے ایک مرتبہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب بھی نماز پڑھ لیتے ہیں تو پست آواز میں کچھ پڑھتے ہیں جو ہم کو سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے سننے کی کوشش کی؟ صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انبیاء میں سے کسی نبی کو یاد کیا۔ اللہ نے اس کو اسی کی قوم میں سے ایک لشکر عطا کیا تھا۔ اس نبی نے ایک مرتبہ ان کو دیکھ کر فرمایا تھا: کون ان کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ تب اللہ پاک نے (بطور عتاب) اس پیغمبر کو فرمایا: اب اپنی قوم کے لیے تین باتوں میں سے کوئی ایک پسند کرلو۔ یا تو ہم ان پر کسی اور قوم میں سے دشمن مسلط کردیں، یا عام موت یا عام بھوک سب کو آجائے۔ پیغمبر نے اپنی قوم سے اس کا تذکرہ کیا اور ان سے مشورہ لیا۔ قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں، آپ ہی کوئی چیز اختیار فرمالیں۔ چنانچہ پیغمبر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ جب بھی کسی مصیبت کا شکار ہوتے تھے تو نماز میں مشغول ہوجاتے تھے۔ پیغمبر نے قوم کو نماز پڑھائی پھر دعا کی: اے اللہ اگر تو ان پر

ان کے کسی مخالف دشمن کو مسلط کرے یہ تو ہم کو منظور نہیں، بھوک بھی ہم کو قبول نہیں، ہاں موت کو ان پر مسلط فرما دے۔لہٰذا اللہ پاک نے ان پر موت کی ہوا چلا دی۔ پس تین دنوں میں ستر ہزار افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ پس تب سے میں اندر ہی اندر یہ دعا کرتا ہوں

اللهم بك أحاول وبك اصاول ولاقوة الا بك.

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ ہی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں، تیری مدد کے ساتھ کسی پر حملہ کرتا ہوں اور ہر طرح کی طاقت وقوت تیری مدد کے ساتھ ممکن ہے۔السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۹۹ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین میں فجر کی نماز کے بعد ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔آپ کو کہا گیا یا رسول اللہ! آپ ابھی ہونٹوں کو حرکت دینے لگے ہیں۔ پہلے آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔آپ کیا پڑھتے ہیں؟حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں

اللهم بك أحول وبك اصول وبك اقاتل.

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اللهم بك احاول وبك اصاول وبك اقاتل. ابن جریر

۱۸۷۰۰ عداء بن خالد سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا اور نبی اکرم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ رواہ ابونعیم

۱۸۷۰۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک دیکھی اور ہم رات کو حضور ﷺ کو آپ کی داڑھی میں لگی ہوئی خوشبو سے پہچانتے تھے۔الحفاف فی معجمه، ابن النجار

۱۸۷۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے جوتے میں دو پٹی تھیں۔ الکامل لابن عدی

۱۸۴۳۱ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۱۸۷۰۳ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا کیا بات ہے آپ ہم سے اچھی اور فصیح زبان کے مالک ہیں؟حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے آکر مجھے اسماعیل علیہ السلام کی زبان سکھا دی۔الدیلمی

۱۸۷۰۴ عبدالرحمن بن کیسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ابالی کنوئیں کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۵ معاویہ بن حیدہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میری قوم کے چند افراد کو قید کر لیا۔میری قوم میں سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔اس نے کہا: اے محمد! میری قوم کے لوگوں کو آپ نے کس وجہ سے قید کر رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔آدمی بولا لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ شر وفساد کو روکتے ہیں، ادھر تو آپ خود اکیلے اس میں مبتلا ہیں۔معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو میں بیچ میں آکر دونوں کے درمیان نرم رویے اور افہام وتفہیم کی کوشش کرنے لگا تاکہ آپ ﷺ اس شخص کی سخت بات سن کر کہیں میری قوم کو بددعا نہ دے دیں جس کے خمیازے میں ان کے لیے ہمیشہ کے واسطے فوز وفلاح کے دروازے بند ہو جائیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ مسلسل بات سنتے سمجھتے گئے حتیٰ کہ آپ کو بات سمجھ آ گئی اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا ان لوگوں نے (اس کلمۂ اسلام) کو کہہ دیا ہے؟ یا ان میں سے کچھ ہی لوگوں نے کہہ دیا ہے؟ واللہ اگر ایسا ہے اور میں نے ان کو قید کیا تب تو ان کا وبال مجھ پر ہوگا اور ان پر کوئی (قید وبند اور) سزا نہیں ہے۔لہٰذا اس شخص کے ساتھیوں کو چھوڑ دو۔مصنف عبدالرزاق

۱۸۷۰۶ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے گھر تشریف لائے۔(جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا آپ کے گھر آنا جانا تھا)۔التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۷ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن تک وہاں ٹھہرتے۔ابن النجار

۱۸۷۰۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدخلق تھے اور نہ بدزبان۔اور نہ بازاروں میں شور وشغب کرنے

والے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کا حلم

۱۸۷۰۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوجاتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور جب تک رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل نہ ہوجاتے ہم کھڑے ہی رہتے۔ یونہی ایک دن آپ ﷺ اٹھے تو ابھی مسجد کے درمیان تک ہی پہنچے تھے کہ ایک اعرابی آپ کو آملا۔ بولا اے محمد! مجھے دو اونٹ دیجئے، کیونکہ یہ آپ اپنے مال سے دیتے ہو اور نہ اپنے باپ کے مال سے۔ ساتھ میں وہ اعرابی آپ کو چادر سے پکڑ کر (بدتمیزی کے ساتھ) کھینچنے لگا۔ حتیٰ کہ (چادر آپ کے گلے میں بل کھا گئی اور) آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کروں گا جب تک تم مجھے باندھ نہیں لوگے۔ (یعنی تم جس قدر بدتمیزی زیادہ کرلو میں پھر بھی تم کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کروں گا بلکہ تمہاری بات پوری کروں گا) پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کو فرمایا: اس آدمی کو دو اونٹ دے دو۔ ایک جو سے لدا ہوا اور ایک کھجور سے۔ ابن جریر

۱۸۷۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مجالس میں اٹھتے بیٹھتے تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم آپ کو اپنی کسی بیوی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔

رواہ ابن النجار

۱۸۷۱۱ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے، پینے، پاکیزگی حاصل کرنے، کپڑے پہننے اور نماز کے (کاموں) کے لیے تھا اور بایاں ہاتھ دوسرے کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور نماز کے لیے تھا۔ اور بایاں ہاتھ اور کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آپ ﷺ کا امت کا خیال فرمانا

۱۸۷۱۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا، آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان کام کو پسند کیا جب کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے دور بھاگنے والے تھے۔ اور حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو تب آپ ضرور اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی

۱۸۷۱۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی بیوی کو مارا۔ رواہ ابوداؤد

۱۸۷۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یا کسی بیوی کو یا کسی کو بھی نہیں مارا الآیہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوں (تو ضرور کافروں کو مارا ہے) نہ کبھی آپ نے اپنی ذات کے لیے کوئی انتقام لیا۔ خواہ انتقام کے لیے سامنے پیش کردیا جائے ہاں مگر جب کبھی اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا گیا تو آپ نے ضرور اللہ کے لیے انتقام لیا ہے۔ (مثلاً کسی اور فاطمہ نے چوری کی اور آپ نے اس کا ہاتھ کٹوایا) اور حضور ﷺ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا الآیہ گناہ کی صورت ہو، اگر گناہ کی صورت ہوتی تو آپ سب سے زیدہ اس سے کوسوں دور بھاگنے والے تھے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن عساکر

۱۸۷۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ پر جب بھی کوئی ظلم ڈھایا گیا آپ نے کبھی کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا، لیکن جب اللہ کی حرمتوں میں سے کسی شی کو پامال کیا گیا تو آپ سب سے زیادہ اس کا بدلہ لینے والے تھے۔ اور جب بھی آپ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا۔ **مسند ابی یعلی، ابن عساکر**

۱۸۷۱۷ ابو عبداللہ جدلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا. حضور ﷺ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسا اخلاق تھا؟ انہوں نے فرمایا آپ تمام انسانوں میں سب سے بہترین اخلاق کے حامل تھے۔ آپ نہ بد خلق تھے اور نہ فحش گو طعن تشنیع کرنے والے۔ نہ آپ بازاروں میں شوروشغب کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے، بلکہ عفوودر گذر سے کام لیتے تھے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابن عساکر

۱۸۷۱۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ کہا. حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ قرآن (کے حکم) کی وجہ سے خوش ہوتے تھے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے تھے۔ **ابن عساکر**

۱۸۷۱۹ حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جب آپ ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ خلوت میں ہوتے تھے تو کیا (اخلاق) برتتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ تمہارے مردوں کی طرح رہتے تھے، ہاں مگر وہ سب سے زیادہ کریم النفس اور سب سے زیادہ ہنسنے مسکرانے والے تھے۔ **الخرائطی، ابن عساکر**

۱۸۷۲۰ عن شقیق عن جابر عن ام محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ تاریک جگہ میں نہ بیٹھتے تھے جب تک وہاں چراغ نہ جلادیا جاتا تھا۔ **رواہ ابن النجار**

۱۸۷۲۱ عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیٹھ کر بات چیت فرماتے تو اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے تھے۔ **مستدرک الحاکم**

۱۸۷۲۲ (مسند عبادۃ بن صامت) حضور ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ فرماتے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللهم انی اسألك خير هذا الشهر واعوذبك من شر القدر واعوذبك من شر يوم المحشر.

اللہ اکبر اللہ اکبر. اللہ کی مدد کے بغیر برائی سے اجتناب ممکن نہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی پر قوت نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیروبرکت کا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں حشر کے دن کے شر سے۔ **مصنف ابن ابی شیبہ**

۱۸۷۲۳ (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ کے پاس خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصے) سے قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر والے قیدیوں کو الگ الگ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے درمیان جدائی ڈالیں۔

ابن ماجۃ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد

۱۸۷۲۴ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دومۃ الجندل کے بڑے سردار اکیدر نے حضور ﷺ کو ایک مٹکا ہدیہ بھیجا جس میں من تھا۔ اور اس دن اہل بیت نبی ﷺ اور آپ نے اہل خانہ کو اس کی سخت حاجت بھی تھی۔ لیکن آپ نے نماز پڑھ کر لوگوں کو بلانے کا حکم دیا۔ پھر وہ مٹکا سب کے سامنے ایک ایک کر کے پیش کیا گیا۔ ہر آدمی اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے نکالتا اور کھاتا۔ جب حضرت خالد بن ولید کی باری آئی تو انہوں نے بھی ہاتھ ڈالا اور کھایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب نے ایک ایک بار کھایا اور میں نے دو مرتبہ نکالا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔ **رواہ ابن جریر**

۱۸۷۲۵ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے، اس کے لیے مہر بتاتے اور اس کو حضرت سعد کے پیالے کی امید دیتے کہ میں جب بھی ان کی باری میں ان کے پاس آؤں گا میرے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کا ثرید کا پیالہ بھی آئے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس ہر رات جہاں بھی ہوں ثرید کا بھرا پیالہ بھیجتے تھے۔ **الرؤیانی، ابن عساکر**

شمائل......عادات نبوی ﷺ

حضور ﷺ کی عمر مبارک

۱۸۷۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو چالیس سال کی مدت میں نبوت عطا ہوئی۔ پھر آپ دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینے میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۷۲۸ حضرت عکرمہ (تلمیذ ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی کا نزول شروع ہوا۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے۔ مدینہ میں دس سال رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۹ بنی ہاشم کے غلام حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال رہے۔ اور پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۳۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ تیرہ سال مکہ میں رہے پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں دس سال رہ کر وفات پائی۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۳۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جب آپ تریسٹھ سال کی عمر میں تھے۔

ابونعیم فی المعرفۃ

۱۸۷۳۲ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ تریسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ ابونعیم فی المعرفۃ

۱۸۷۳۳ قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ سے بیس سال پہلے پیدا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ ان ہاتھیوں کے گوبر پر میری ماں مجھے لے کر کھڑی ہوئی تھی اور مجھے اس واقعے کی پوری سمجھ تھی۔ حضور ﷺ کو اس واقع کی اطلاع چالیسویں سال دی گئی تھی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ: سورۂ فیل میں اس واقعے کا ذکر ہے، عام الفیل یعنی ہاتھیوں والے سال۔ اس سال ابرہہ کافر بادشاہ نے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبۃ اللہ پر حملہ کیا تھا جس میں اس کو دردناک شکست کا سامنا ہوا۔ اسی سال حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ جبکہ قباث بن اشیم اس سال بیس سال کی عمر میں تھے۔ ابرہہ کی شکست کے بعد عرب کعبہ کے گرد اکٹھے ہوئے تو ان میں یہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ وہاں کھڑے تھے۔

حضور ﷺ کی وفات اور میراث کا ذکر

۱۸۷۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چلو ام ایمن کی زیارت کریں، جیسے نبی اکرم ﷺ ان کی زیارت کو جاتے تھے۔ (انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پرورش فرمائی تھی یہ باندی آپ کو اپنے والد کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی جس کو آپ نے بڑے ہو کر آزاد فرمادیا تھا۔) یہ حضرات ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں حضرات نے ان سے عرض کیا، اے ام ایمن! اللہ کے ہاں حضور کے لیے زیادہ خیر ہے۔ ام ایمن بولی: میں جانتی ہوں کہ اللہ کے ہاں آپ کے لیے زیادہ خیر ہے۔ لیکن میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمان کی خبریں ہم پر آنا بند ہوگئی ہیں۔ اس بات نے دونوں حضرات کو بھی برانگیختہ

کردیا (اور بھڑکادیا) پھر دونوں حضرات بھی ام ایمن کے ساتھ خوب روئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند ابی یعلی، ابوعوانہ

۱۸۷۳۵　ابن جریج سے مروی ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ذہن میں نہ آرہی تھی کہ حضور ﷺ کو کہاں دفن کریں؟ حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی کی قبروہیں بنتی ہے جہاں وہ مرتا ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ کا بستر (جس پر آپ وفات کے بعد آرام فرما تھے) وہاں سے ہٹایا گیا اور اسی بستر کی جگہ قبر کھودی گئی۔

عبدالرزاق، مسند احمد

کلام:.... امام ابن حجر اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۸۷۳۶　ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تقریر کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا:

مابعد! جان لو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ وفات پاگئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ پاک زندہ ہیں کبھی مریں گے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل أفان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم　الخ

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا پس اگر وہ وفات پاجائیں یا قتل ہوجائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑجاؤ گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہورہا تھا کہ گویا پہلے لوگوں کو علم نہ تھا کہ اللہ پاک نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت فرمائی۔ تب لوگوں کو اس کا پتہ چلا۔ تب ہرطرف ہرکوئی دوسرے کو اسی کی تلاوت کرتا سننے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب میں نے یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنی تو بالکل میرے پاؤں کٹ گئے۔ میری ٹانگوں نے میرا جسم اٹھانے سے انکار کردیا۔ اور میں زمین بوس ہوگیا۔ کہ نبی اکرم ﷺ واقعتاً وفات پاگئے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، بخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۷　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں اپنی رہائش گاہ سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مسجد آئے۔ اور کسی سے بات چیت کیے بغیر (حجرہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف بڑھے۔ آپ یمنی چادر اوڑھے ہوئے (موت کی نیند سورہے) تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، آپ پر جھکے، آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگے پھر فرمایا میرا باپ آپ پر فدا ہو، اللہ کی قسم! اللہ پاک آپ پر دوموتیں کبھی جمع نہیں کرے گا اور ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیے لکھ دی تھی وہ آپ نے پالی ہے۔ بخاری، ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۸　حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا باتیں کررہے ہیں، آکر خبر دو۔ غلام نے واپس آکر کہا، ہرطرف یہی چرچہ ہے کہ محمد (ﷺ) وفات پاگئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپ کی زبان پر یہ بات جاری ہوگئی اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں بھی پہنچے تھے مگر لوگ گمان کرنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نہیں پہنچے۔ ابن خسرو

۱۸۷۳۹　حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ کی تیاری میں مصروف ہوئے تو ہم نے تمام لوگوں پر دروازہ بند کردیا۔ تب انصار نے آواز دی ہم آپ ﷺ کے ننھیال والے ہیں اور ہمارا اسلام میں بھی اچھا مرتبہ ہے۔ (لہٰذا ہم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے) قریش کہنے لگے: ہم آپ کے قبیلے والے ہیں۔ (ہمیں اندر آنے دیا جائے) تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے ہم تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ اگر تم اندر آگئے تو حضور کی تکفین تدفین میں بہت تاخیر ہوجائے گی۔ اس لیے اللہ کی قسم اصرف وہی شخص داخل

ہو جس کو بلایا جائے۔ ابن سعد

تکفین وتدفین

۱۸۷۴۰ علی بن الحسین سے مروی ہے کہ اس موقع پر انصار نے کہا: ہمارا حق ہے اور حضور ﷺ ہماری بہن کے بیٹے تھے (حضرت آمنہ انصار کے قبیلے بنی نجار سے تعلق رکھتی تھیں) اور اس کے علاوہ اسلام میں ہمارا ایک مقام ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ارشاد فرمایا: آپ کی قوم آپ کی زیادہ حق دار ہے تم علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ سے بات کرو۔ آپ کے پاس وہی جا سکے گا جس کو یہ حضرات بلائیں گے۔ ابن سعد

۱۸۷۴۱ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کا لکھا ہوا ایک مکتوب گرامی پایا جس میں لکھا تھا جب حضور ﷺ کو کفن دیا گیا اور آپ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور بولے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته ان دونوں حضرات کے ساتھ اور بھی لوگ داخل ہوئے جس قدر اس کمرے میں سما سکتے تھے۔ جو مہاجرین اور انصار دونوں گروہوں سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام کیا۔ پھر سب نے صفیں بنائیں۔ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے پہلی صف میں تھے۔ دونوں نے کہنا شروع کیا۔

اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لامته وجاهد في سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلماته فآمن به وحده لاشريك له، فاجعلنا يا الهنا ممن يتبع القول الذي معه واجمع بيننا وبينه حتى يعرفنا ونعرفه فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيماً، لانبتغي بالايمان بدلاً، ولانشتري به ثمنا ابدا

اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حق رسالت ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برتی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے ان کے دین کو غالب کر دیا ان کے دین کے احکام مکمل ہوئے۔ آپ اللہ پر ایمان لائے جو وحدہ لاشریک ہے۔ اے اللہ! ہم کو ان لوگوں میں سے بنا جو اس کلام پر عمل کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا۔ ہم کو اور انکو آپس میں جمع کر دے تاکہ یہ ہم کو پہچانیں اور ہم ان کو پہچانیں بے شک آپ علیہ السلام مؤمنین پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ ہم ایمان کا کوئی بدل نہیں چاہتے۔ اور نہ اس کے عوض کوئی مال چاہتے کبھی بھی۔

بقیہ حضرات سب آمین آمین کہتے رہے۔ پھر یہ نکل جاتے اور دوسرے لوگ داخل ہو جاتے حتیٰ کہ یوں پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے آپ پر درود وسلام بھیجا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو پھر آپ کی قبر کی جگہ کی بحث چھڑ گئی۔ ابن سعد

۱۸۷۴۲ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اسی جگہ دفن کرو جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔ پس آپ کو بستر میت اس جگہ سے ہٹایا گیا اور اس کے نیچے قبر کھود کر آپ کو دفن کیا گیا۔ ابن سعد

۱۸۷۴۳ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور کو کہاں دفن کیا جائے؟ ایک کہنے والے نے کہا: منبر کے پاس دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: اس جگہ دفن کیا جائے جہاں حضور آپ وہاں نماز پڑھاتے تھے۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں اللہ پاک نے آپ کی روح قبض فرمائی ہے وہیں آپ کو دفن کیا جائے۔ پس وہاں سے بستر ہٹایا گیا اور اس جگہ گڑھا کھودا گیا۔ ابن سعد

۱۸۷۴۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں میں یہ سوال اٹھا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی جگہ جہاں آپ نے وفات پائی ہے۔ ابن سعد

کلام:...سند صحیح ہے۔

۱۸۷۴۵　ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ سے فارغ ہوئے اور آپ کو آپ کے کمرے میں آپ کی چارپائی پر لٹادیا گیا تو پھر مسلمانوں میں اختلاف ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو مسجد میں دفن کر دیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان (جنت البقیع) میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوا ہے اس کو اسی جگہ دفن کیا گیا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی۔ وہاں سے ہٹایا گیا۔ پھر اس کے نیچے قبر کھودی گئی۔ رواہ بن سعد

کلام:...اس کی سند متصل اور رواۃ ثقہ ہیں مگر اس میں واقدی بھی ہے۔ لیکن شواہد اس کی روایت کے نقصان کو پورا کر رہے ہیں۔

۱۸۷۴۶　عمر بن ذر سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر بن عمرو بن حفص کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے دوست محمد ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کبھی کوئی نبی نہیں مرا مگر وہ اسی جگہ مدفون ہوا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہے۔

رواہ ابن سعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں تین چاند نظر آئے

۱۸۷۴۷　قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب میں اپنے کمرے میں تین چاند دیکھے۔ میں (اپنے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم نے اس کی کیا تعبیر لی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے مراد اولاد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے حتی کہ جب نبی ﷺ وفات پا کر وہاں دفن ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تیرے تین چاندوں میں سے سب سے اچھا چاند تھا جو رخصت ہو گیا۔ پھر ابوبکر پھر عمر سب کے سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ہی مدفون ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۴۸　یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر ؓ سے عرض کیا میں نے نیند میں تین چاند دیکھے جو میرے کمرے میں آکر گرے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو بات کرتے سنا ہے کہ حضور ﷺ وفات کر گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں دفن ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یہ تیرے چاندوں میں سے ایک تھا جو سب سے اچھا چاند تھا۔ ابن سعد، مسدد

۱۸۷۴۹　عبدالرحمن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے ہوئے رنجیدہ و غمزدہ حالت میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ تکلیف پیش آئی ہے جو آپ کو نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو سنو ان کی بات! میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم نے کسی کو حضور ﷺ کی وفات پر مجھ سے زیادہ رنجیدہ دیکھا ہے؟ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۰　التیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بوسہ دے کر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کی زندگی بھی کس قدر اچھی تھی اور آپ کی موت بھی کس قدر عمدہ ہے۔

ابن سعد، المروزی فی الجنائز

۱۸۷۵۱　یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عین وفات کے وقت حضور کے پاس نہ تھے۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پاس آئے۔ آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا: آپ کی زندگی اور موت کس قدر اعلیٰ تھی۔ آپ اللہ کے ہاں

اس سے زیادہ باعزت ہیں کہ اللہ پاک آپ کو دومرتبہ موت کا مزہ دے۔ ابن سعد، المروزی

۱۸۷۵۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپکے پاس تشریف لائے میں نے (کمرے کا) پردہ اٹھا دیا آپ نے آکر آپ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، انا للہ پڑھی اور فرمایا اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے پھر سر کی طرف آئے اور بوسے ہائے نبیا! پھر اپنا منہ نیچے کر کے آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا ہائے دوست! پھر منہ نیچے لے جا کر دوبارہ آپ کی پیشانی چومی اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے صفیا! (مخلص دوست) پھر سہ بارہ منہ نیچے لے جا کر آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا پھر کپڑے کے ساتھ چہرہ ڈھانپ کر باہر نکل گئے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۳ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ لوگوں نے کہا: آج ان کے پاس آنے کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو پھر آپ اندر گئے اور چہرے سے کپڑا ہٹا کر چہرہ کو بوسہ دیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۴ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ پر کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری (بھی) جان ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور فرمایا: آپ نے زندگی بھی اچھی گزاری اور موت بھی عمدہ پائی۔

رواہ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم

۱۸۷۵۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر دونوں اندر آئے اور آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہائے مدہوشی! رسول اللہ ﷺ کی غشی (مدہوشی) کس قدر سخت تھی! پھر دونوں اٹھ کر جانے لگے جب دروازے تک پہنچے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر! واللہ! رسول اللہ وفات پا گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جھوٹ کہتا ہے، رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ تم کو فتنے (آزمائش) نے آلوچا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو ختم نہ کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اسی طرح کی باتیں کررہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم فرمایا خاموش رہو۔ (خاموش رہو) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد و ثناء کی۔ پھر یہ آیت تلاوت کی

انك ميت وانهم ميتون

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفاد مات أوقتل انقلبتم على اعقابكم

اور محمد (ﷺ) تو رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں، کیا پس اگر وہ مر جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑ جاؤ گے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد وفات پا گئے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کتاب اللہ میں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: اے لوگو! یہ ابوبکر ہیں مسلمانوں کے سردار، ان کی بیعت کرلو۔ پس لوگوں نے آپ کی بیعت کرلی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۶ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطاب فرمارہے تھے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گذرتے چلے گئے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے کمرے میں داخل ہوگئے۔ جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی جس سے آپ کے جسم کو ڈھانپا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرے کی زیارت کی پھر اس پر جھک گئے۔ اور آپ کو بوسہ دیا پھر فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ وہ موت تو آپ پا چکے ہیں جس کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو خطاب کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ لیکن اولاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کردیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو تین مرتبہ آپ کو بیٹھنے کے لیے فرمایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اللہ رسول کی شہادت دی سو لوگ آپ کی طرف آگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تشہد مکمل کرلیا تو پھر فرمایا:

امابعد! اے لوگو اتم میں سے جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مرگئے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) الى الشاكرين. (تک)

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کرلی تو تب لوگوں کو یقین آگیا کہ نبی ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منہ سے اس آیت کو یاد کرلیا حتیٰ کہ کچھ لوگ کہنے لگے کہ لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہوئی جب تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاوت نہ فرمالیا۔

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اس آیت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے پتہ چلا پھر میں زمین پر گرگیا اور مجھے یقین ہوچلا کہ حضور ﷺ وفات پاچکے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۷ حضرت حسن سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان یہ بات طے پائی کہ کچھ انتظار کرو شاید آپ کو اوپر اٹھا لیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد وفات پاگئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۸ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد کے گوشے میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پیشانی پر منہ رکھا اور بوسہ دیتے ہوئے روتے رہے اور یہ فرماتے رہے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی زندگی بھی اچھی رہی اور موت بھی۔ پھر نکل کر جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فرمارہے تھے:

رسول اللہ ﷺ مرے ہیں اور نہ مریں گے جب تک منافقوں کو قتل نہ کردیں اور اللہ پاک منافقوں کو ذلیل ورسوانہ کردے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: منافقین رسول اللہ ﷺ کی وفات پر خوش ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے اس موقع پر سر اٹھالیے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے آدمی! اپنے آپ پر قابو رکھ! بے شک رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے ہیں۔ کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

انك ميت وانهم ميتون.

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد أفان مت فهم الخالدون

اور آپ سے قبل ہم نے کسی بشر کے لیے دوام نہیں رکھا۔ تو کیا اگر آپ مر جائیں گے تو وہ ہمیشہ رہ لیں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے معبود تھے جس کی تم پرستش کرتے تھے تو تب معبود محمد وفات پاچکے ہیں۔ اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو تمہارا معبود نہیں مرا۔ پھر آپ نے یہ مکمل آیت تلاوت کی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم علی اعقابکم. الی آخر الآیة.

مسلمان لوگ یہ سن کر خوش ہوگئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا (کہ ہمارا دین لازوال اور ہمارا معبود لازوال ہے) لیکن منافقوں کو تکلیف نے دبوچ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا کہ ہمارے چہروں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو اس تقریر سے چھٹ گیا۔ ابن ابی شیبه، مسند البزار

۱۸۷۵۹　ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی قبر کی جگہ کے بارے میں تردد ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا بلکہ جہاں اس کی موت آتی ہے وہیں اس کو دفن کیا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ کے بستر کو ہٹا کر وہاں قبر کھودی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد

کلام:...... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق سے منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابن جریج کے والد جریج میں ضعف ہے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

۱۸۷۶۰　محمد بن اسحاق اپنے والد کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

آج ہم سے وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اللہ عزوجل سے کلام کا ذریعہ چھوٹ گیا۔ ابو اسماعیل الهروی فی دلائل التوحید

۱۸۷۶۱　۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوگئی تو مسلمانوں کا آپ ﷺ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے جس کو میں بھولا نہیں ہوں کہ اللہ نے کسی نبی کی روح قبض نہیں فرمائی۔ مگر اسی جگہ میں جہاں اس نبی کو مدفون ہونا پسند تھا۔ (پس آپ ﷺ کو بھی آپ کے بستر کی جگہ دفنادو)۔ رواہ الترمذی

کلام: ۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس میں ایک راوی ملیکی ہے جس کو حدیث کے باب میں یادداشت کے حوالہ سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ اسی روایت کو دوسرے طریق سے ابی یعلی سے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

کسی نبی کی روح اللہ اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جو اس کو دوسری جگہوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ پس آپ کو وہاں دفن کردو جہاں ان کی روح قبض ہوئی ہے۔

۱۸۷۶۲　عمرہ بنت عبدالرحمان، حضور ﷺ کی بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی وفات کے موقع پر کہنے لگے: حضور ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ کیا اس کو مسجد بنادیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ پاک یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تب آپ ﷺ کی قبر کیسی بنائیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص مدینہ کا لحدی (بغلی) قبر

بناتا ہے اور ایک شخص مکہ کا شق (سیدھی) قبر بناتا ہے۔ پس اے اللہ تیرے نزدیک جو محبوب قبر ہو اس کے بنانے والے کو مطلع کردے وہ تیرے نبی کی قبر بنادے۔ پس ابوطلحہ جو لحدی قبر بناتے تھے ان کو اطلاع ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر بنائیں۔ چنانچہ پھر آپ کو (لحدی قبر میں) دفن کیا گیا اور اس پر (پکی) اینٹیں پاٹ دی گئیں۔

ابوبکر محمد بن حاتم بن زنجویه البخاری فی کتاب فضائل الصدیق

۱۸۷۶۳　محمد بن اسحاق عن حسین عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر کھودنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اہل مکہ کے لیے (شق) قبریں کھودتے تھے اور حضرت ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے لیے (لحدی) قبریں کھودتے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا اور ایک کو فرمایا: تم ابوعبیدۃ کے پاس جاؤ اور دوسرے کو فرمایا: تم ابوطلحہ کے پاس جاؤ۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! اپنے رسول کے لیے تو ہی جو چاہے پسند فرمالے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے والا پہلے ابوطلحہ کے پاس پہنچ گیا اور ان کو ساتھ لے آیا۔ پس لحدی قبر تجویز ہوگئی اور انہوں نے حضور ﷺ کے لیے لحدی قبر تیار کی۔

منگل کے روز جب حضور ﷺ کو تیار کرکے فارغ ہوگئے اور آپ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں میں دفن کرنے کے مقام میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا۔ کسی نے مسجد میں تدفین کی رائے دی۔ کسی نے جنت البقیع میں دوسرے اصحاب کے پاس دفن کرنے کی تجویز دی۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی وہاں سے اٹھایا گیا اور اس کے نیچے آپ کو دفن کیا گیا۔ پھر لوگوں کو بلایا گیا لوگ ہاتھ چھوڑ کر آپ پر نماز (درود وسلام) پڑھ رہے تھے۔ پہلے آدمی آئے۔ پھر عورتیں آئیں اور پھر داخل ہوئے۔

لیکن رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھانے میں کسی نے امامت نہیں کی نبی ﷺ بدھ کی نصف رات کو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر میں حضرات علی، فضل، قثم اور شقران داخل ہوئے تھے۔

اوس بن خولی نے کہا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں ہمارا بھی رسول اللہ ﷺ میں حصہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتر آؤ۔ شقران نے چادر پکڑ رکھی تھی جو آپ پہنا کرتے تھے۔ اس کو بھی قبر میں دفن کردیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد اس کو کوئی اور نہیں پہنے گا۔

ابن المدینی. مسند ابی یعلی

کلام:...... ابن المدینی فرماتے ہیں اس کی سند میں کچھ ضعف ہے اور حسین بن عبداللہ بن عباس منکر الحدیث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین

۱۸۷۶۴　عفرۃ کے غلام عمر سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی تدفین کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا تو کسی نے کہا: ہم آپ کو اس جگہ دفنا دیتے ہیں جہاں کھڑے ہو کر آپ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ معاذ اللہ، اللہ کی پناہ مانگو کہ ہم آپ کو معبود بنالیں۔ دوسروں نے کہا: جہاں آپ کے مہاجرین بھائی مدفون ہیں وہاں البقیع میں دفن کردیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ ہم کو یہ بات ناپسند ہے کہ قبرستان میں حضور ﷺ کی قبر ہو اور وہاں کوئی دعا مانگنے والا آپ سے دعا مانگنے لگ جائے حالانکہ یہ حق اللہ کا ہے اور اللہ کا حق رسول کے حق پر مقدم ہے۔ اگر ہم ایسا ہونے دیں گے تو اللہ کا حق ضائع ہوگا۔ اور اگر پھر بعد میں وہاں حضور ﷺ کی قبر کو کھودیں گے تو یہ کھلی بے ادبی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ کا کیا خیال ہے اے ابوبکر؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے جس نبی کی روح قبض فرمائی اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کی روح قبض ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا: پس اللہ کی قسم! آپ کی بات بالکل درست ہے اس پر سب کی رضامندی ہے۔ پھر لوگوں نے آپ کے بستر کے گرد خط کھینچا۔ پھر آپ کو علی، عباس، فضل اور آپ کے

گھر والوں نے اٹھیا اور دوسرے لوگ اس جگہ قبر کھودنے لگے جہاں بستر تھا۔محمد بن حاتم فی فضائل الصدیق

کلام: امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق کے ساتھ منقطع ہے۔ کیونکہ عنترۃ کے غلام عمر ضعیف ہونے کے ساتھ ایام خلافت صدیق میں نہیں تھے۔

۱۸۷۶۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے جسم اطہر کے پاس آئے اور آپ کی آنکھوں کے درمیان اپنا منہ رکھ کر بوسہ دیا اور آپ کی کلائیوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا

ہائے نبیا! ہائے صفیا! ہائے خلیلا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۷۶۶ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے وہ معبود تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تب تو تمہارے معبود وفات پا گئے اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو جان لو کہ تمہارا معبود (زندہ ہے) کبھی نہیں مرے گا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ومامحمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل. الى آخر الآية.

(التاريخ للبخاري، الردعلى الجهميه لعثمان بن سعيد الدارقي، الاصبهاني في الحجة، رجاله ثقات

۱۸۷۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو منبر کے پاس رکھ دیا گیا تھا۔لوگ فوج در فوج آپ پر نماز (یعنی درود و سلام) پڑھ رہے تھے۔ابن راهويه

حضور ﷺ کے ترکہ (میراث) کا بیان

۱۸۷۶۸ مالک بن اوس بن الحدثان سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلایا میں دن میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اپنے گھر میں چارپائی پر لیٹے دیکھا۔وہ چارپائی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور ایک چمڑے کے تکیے پر آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے مال (مالک کا مخفف) تیری قوم والے میرے پاس دیر کر دیتے ہیں آنے میں۔ میں نے ان کے لیے اس تھوڑے سے مال کا حکم دیا تھا تم یہ مال مجھ سے وصول کر لو اور اپنی قوم والوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کیا اگر آپ مجھے کوئی اور حکم دیتے۔لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لے لو۔

مالک رضی اللہ عنہ (پھر اصل واقعہ جو مقصود بیان ہے) بیان فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرفا آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین عثمان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آنا چاہتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ان کو (اجازت دو) غلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ یہ سب حضرات اندر تشریف لائے۔غلام دوبارہ حاضر ہوا، عرض کیا: حضرات علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنا چاہتے ہیں۔فرمایا ہاں۔ چنانچہ غلام نے ان کو بھی بلا لیا۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پہلے آنے والے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ہاں امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ان کو راحت دے دیں۔راوی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا خیال ہوا کہ انہوں نے ان حضرات کو پہلے اس کام کے لیے اندر بھیجا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر! صبر!۔ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت اور مشیت کے ساتھ آسمان و زمین اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ہم (انبیاء) جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔لوگوں نے کہا: ہاں (ایسا ہی فرمایا تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بھی یونہی واسطہ دیا کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا جس کی مشیت کے ساتھ آسمان و زمین اپنی اپنی جگہ قائم ہیں کیا تم دونوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ دونوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے اپنے رسول کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص فرمایا تھا جو کسی اور کو مرحمت نہیں ہوئی تھیں۔ فرمان خداوندی ہے:

مافاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللّٰہ وللرسول ولذی القربیٰ

اللہ پاک نے اپنے رسول پر جو بستی والوں کی غنیمتیں اتارے وہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں کے لیے ہیں۔

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مجھے معلوم نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پہلے والی آیت بھی تلاوت فرمائی تھی یا نہیں۔ خیر تو پھر ارشاد فرمایا:

پس رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے اموال تمہارے درمیان تقسیم فرمائے۔ اللہ کی قسم! تم پر کسی کو ترجیح نہیں دی اور نہ تم سے چھپا کر کچھ لیا۔ حتیٰ کہ یہ مال باقی بچ گیا۔ (یہ مال ایک باغ تھا) پھر رسول اللہ ﷺ اس سے سال بہ سال خرچہ لیتے تھے اور بقیہ بچ جانے والا مال اصل مال میں شامل کردیتے تھے۔ (جس سے اس کی باغبانی ونگہداشت انجام پذیر ہوتی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم اس بات کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا انہوں نے بھی اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے کام کا والی بنتا ہوں۔ (یعنی جس مال سے رسول اللہ ﷺ سال سال کا نفقہ لے کر گھر کا خرچ چلاتے تھے اب ابوبکر رضی اللہ عنہ اس مال سے آپ کی بیویوں کا خرچ چلاتے تھے)۔

پھر تم دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم (اے عباس) اپنے بھتیجے کی میراث لینے آئے تھے اور تم (اے علی) اپنی بیوی کے باپ کی میراث لینے آئے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لیکن تم نے ان کو جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ اور اللہ جانتا ہے وہ سچے، نیکوکار، سیدھی راہ چلنے والے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے۔ تو میں نے (اس مال کے متعلق) کہا میں رسول اللہ اور ابوبکر کے کاموں کا والی بنتا ہوں۔ پھر تم نے مجھے بھی جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ حالانکہ اللہ جانتا ہے میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر قائم اور حق کی اتباع کرنے والا ہوں۔

پھر میں اس مال کا والی بنا پھر تم دونوں میرے پاس بھی آئے اور اس وقت تم دونوں میں اتفاق تھا تم دونوں کی ایک بات تھی۔ تم نے کہا وہ مال ہمیں دے دو۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اللہ کو عہد ومیثاق دو کہ تم اس مال میں وہی تصرف اور کام کروگے جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے۔ پھر تم نے اس مال کو لے لیا۔ کیا ایسا ہی ہوا تھا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم دوبارہ میرے پاس آئے ہو کہ اب میں دونوں کے درمیان یہ مال تقسیم کردوں۔ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں قیامت قائم ہونے تک میں اس کو تقسیم نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کی دیکھ بھال نہیں کرسکتے تو مجھے واپس کردو۔ عبدالرزاق، مسند احمد، ابوعبید فی الاموال، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانۃ، ابن حبان، ابن مردویۃ، السنن للبیہقی

۱۸۷۶۹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی وفات کے بعد سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو غنیمت کے مال میں سے ترکہ چھوڑا ہے وہ ہمارے درمیان تقسیم فرمادیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

انبیاء کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس بات پر فاطمہ رضی اللہ عنہا غصہ ہوگئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ

عنہ سے بات چیت چھوڑ دی۔ اور اسی ترک تعلقات کی حالت میں وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے حصہ کا سوال کررہی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات میں سے پیچھے چھوڑا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار فرمادیا تھا اور فرمایا تھا: میں کوئی کام جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں اس پر عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کا کوئی کام چھوڑ دیا تو میں راستے سے بھٹک جاؤں گا۔

پھر مدینہ والا صدقہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی وعباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے۔ جبکہ خیبر اور فدک کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس روک لیا اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ صدقہ ہے جو اسلام میں پیش آمدہ مصائب اور درپیش مسائل پر خرچ ہوتا تھا اور ان دونوں صدقات کا محافظ وہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر ہوگا۔ پس وہ دونوں مال اسی حالت پر ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، السنن للبیهقی

متفرق احادیث

جو آپ ﷺ کی وفات، غسل، تکفین، تدفین کے بعد نماز جنازہ اور تدفین کے اوقات سے متعلق ہیں۔

۱۸۷۷۰ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر بغیر امام کے نماز پڑھی گئی۔ مسلمان آپ پر جماعت جماعت داخل ہوتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جنازہ کو اس کے اہل کے پاس تنہا چھوڑ دو۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ ہمارے اور عورتوں کے درمیان حجاب حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (موت کے بعد) سات مشکیزوں سے غسل کرانا۔ اور میرے پاس صحیفہ (کاغذ) اور دوات لے کر آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک کتاب (وثیقہ) لکھ دیتا ہوں، تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ عورتوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حاجت پوری کردو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: (اے عورتو!) تم خاموش رہو کیونکہ تم آپ ﷺ کی ساتھی (بیوی) ہو، جب آپ مریض ہوں گے تو تم آنکھیں نچوڑو گی اور جب تندرست ہوں گے تو تم آپ کی گردن پکڑلو گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں تم (مردوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۲ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے فرمایا میں کسی کو یہ بات نہ کہتا ہوا سنوں کہ محمد وفات پا گئے ہیں۔ محمد (ﷺ) کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کے رب نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا ہے۔ جس طرح موسیٰ بن عمران چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے میں ایسے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی وفات ہوگئی ہے۔ **ابن سعد، ابن عساکر**

۱۸۷۷۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ کی روح اوپر (آسمانوں پر) چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ کی روح گئی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور منافقوں کو ڈرانے لگے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اوپر چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی روح گئی تھی۔ حضور ﷺ اس وقت تک نہیں مرسکتے جب (منافق قوم کے) لوگوں کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح بات چیت فرماتے رہے حتی کہ شدت کی وجہ سے ان کی باچھیں چھینٹے مارنے لگیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کی حالت بھی متغیر ہوسکتی ہے عام انسانوں کی طرح، چونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوچکی ہے۔ لہٰذا تم اپنے صاحب کی تدفین (کرنے میں تاخیر نہ) کرو۔ کیا تم میں سے ہر شخص ایک موت مرتا ہے اور حضور دو موتیں مریں گے؟ حضور اللہ کے ہاں اس سے زیادہ مرتبہ والے ہیں۔ اگر ایسا ہے جیسا تم کہہ رہے ہو کہ

(آپ کی موت نہیں ہوئی) تو اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے کہ آپ کے (زندہ ہونے کی صورت میں) آپ کی قبر کو اکھاڑ کر آپ کو نکال دے۔ ان شاء اللہ رسول تب ہی مرے ہیں جب آپ نے ہمارے لیے بالکل واضح اور سچا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ حلال کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کو حرام متعارف کرادیا ہے۔ آپ نے نکاح کیے، طلاق دی، جنگ اور مصالحت کی۔ اور بکریوں کا چرواہا اپنے بکریوں کے پیچھے چلتا ہے اور ان کی نگہبانی کرتا ہے حتی کہ پہاڑ کی چوٹی تک ان کے پیچھے جاتا ہے ان کی راہ میں آنے والی جھاڑ جھنکار صاف کرتا ہے اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے گچ (لیپ) کرتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ تم میں سب سے زیادہ ادب سکھانے والے تھے۔ ابن سعد، بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آئندہ روز تقریر کرتے سنا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسجد میں بیعت کی گئی اور ابوبکر منبر پر چڑھے، اس سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء اور خدا اور رسول کی شہادت دی۔ پھر امابعد کے بعد فرمایا:

میں نے کل گذشتہ روز تم سے بات کی تھی جو حقیقت نہ تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کو کتاب اللہ میں پایا اور نہ اس عہد میں جو رسول اللہ ﷺ مجھ سے کر گئے تھے۔ لیکن مجھے امید تھی کہ آپ ﷺ اور جئیں گے۔ پس آپ نے ایسی بات کہی اور ارشاد فرمائی جس سے (شاید) آپ کی مراد ہماری آخر تھی۔ خیر اللہ نے اپنے رسول کے لیے وہ شئی پسند کرلی جو اس کے پاس ہے بہ نسبت اس کے جو ہمارے پاس ہے۔ اب یہ کتاب ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو ہدایت دی پس تم بھی اس کو تھام لو اور تم کو بھی وہی ہدایت ملے گی جو رسول اللہ ﷺ کو ملی تھی۔

بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۷۵ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب ؓ لوگوں کو خطبہ دینے لگے اور ان لوگوں کو قتل اور ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کے ڈراوے دھمکاوے دینے لگے جو حضور ﷺ کے متعلق کہیں گے کہ آپ مر گئے ہیں۔

نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیہوشی میں ہیں، جب کھڑے ہوں گے تو ان لوگوں کو قتل کریں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں گے جو آپ کی موت کی بات کرتے تھے۔

جبکہ حضرت عمرو بن ام مکتوم مسجد کے آخری سرے پر کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کررہے تھے

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) وسیجزی اللہ الشاکرین. (تک)

لیکن لوگ مسجد میں ٹھاٹھیں مار رہے تھے، گریہ وزاری میں لگے ہوئے تھے، عمرو بن ام مکتوم کی بات کوئی نہ سن رہا تھا۔ آخر عباس بن عبدالمطلب لوگوں کے بیچ سے نکلے اور (بلند آواز میں) فرمایا:

اے لوگو! کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی عہد ہے (نہ مرنے کا) جو اس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا ہو، وہ آئے اور ہم کو بتائے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عمر! کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نبی ﷺ پر کسی عہد و پیمان کی شہادت دے سکے جو آپ نے اس سے اپنی زندگی موت کے متعلق کیا ہو۔ اور اللہ ہی سب کا ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنح مقام سے اپنی سواری پر سوار ہو کر تشریف لائے اور مسجد کے دروازے پر اترے۔ پھر بڑے رنج وغم کی حالت میں اندر آئے اور اپنی بیٹی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ حضور ﷺ بستر پر موت کی نیند سوئے ہوئے تھے۔ عورتیں آپ کے ارد گرد بیٹھی ہوئی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر گھونگھٹ نکال بیٹھیں۔ سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ان کو چومنے لگے اور فرماتے رہے ابن خطاب جیسے کہہ رہا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ قسم! میری جان کے مالک کی! آپ کی روح پرواز کر چکی ہے۔ اور آپ وفات پا چکے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور آپ کی موت بھی کیا عمدہ ہے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے پر کپڑا ڈھک دیا۔ پھر سرعت کے ساتھ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد کی طرف نکلے حتیٰ کہ منبر پر آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھا تو بیٹھ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نداء دی۔ لوگ بیٹھ گئے اور شور وغوغا بند ہو گیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شہادت دی (اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله پڑھا) اور فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اور اللہ زندہ ہے تمہارے بیچ موجود ہے اللہ نے تمہارے نفسوں کو بھی موت دے دینی ہے لہٰذا کوئی زندہ نہ رہے گا سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وما محمد الا رسول (ے) وسيجرى الله الشاكرين. (تک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ آیت قرآن میں ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ آیت آج سے پہلے کبھی نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرمایا ہے

انک میت وانهم میتون

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل شئ هالک الا وجهه له الحكم واليه ترجعون

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

کل من علیها فان ويبقى وجه ربک ذوالجلال والاكرام.

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم قیامت کے دن پورا بدلہ دیئے جاؤ گے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو زندگی دی اور ان کو اس وقت تک باقی رکھا جب تک انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے پھر اسی پر ان کو موت دے دی۔ اور تم کو ایک واضح سیدھے راستے پر چھوڑ دیا ہے۔ پس اب جو ہلاک ہوگا وہ واضح دلیل اور شفاء کی بات نہ ماننے کے بعد ہلاک ہوگا۔ جس شخص کا رب اللہ ہے تو وہ اللہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اور جو محمد کی عبادت کرتا تھا اور انہی کو معبود سمجھتا تھا پس اس کا معبود ہلاک ہو گیا ہے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنے رب پر بھروسہ کرو۔
بےشک اللہ کا دین قائم ہے، اللہ کا کلمہ تام ہو گیا ہے۔ اللہ پاک اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور اس کے دین کو عزت دے گا۔ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان ہے۔ وہ (کھلا) نور اور شفاء ہے۔ اس کے ساتھ اللہ نے محمد کو ہدایت بخشی۔ اس میں اللہ کی حلال کردہ اور حرام کردہ چیزوں کا بیان ہے۔ اللہ کی قسم! ہم کو کوئی پرواہ نہیں جو ہم پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اللہ کی تلوار لٹک رہی ہے ہم آئندہ اس کو کبھی نیچے نہیں رکھیں گے۔ اور ہم ہر اس شخص سے جہاد کریں گے جو ہماری مخالفت کرے گا۔ جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ پس کوئی باقی نہ رہے۔ مگر اپنی جان کی حفاظت کر لے۔ البیہقی فی الدلائل

۱۸۷۷۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر وہ بات کہنے پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آیت کی تفسیر کرتا تھا:

وكذلک جعلنا کم امة وسطاً لتكونوا شهداء على الناس.

اور اسی طرح ہم نے تم کو معتدل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اللہ کی قسم میں خیال کرتا تھا کہ حضور ﷺ اپنی امت میں باقی رہیں گے تا کہ ان کے آخری اعمال پر گواہی دے سکیں اور اسی بات نے مجھے یہ بات کہنے پر مجبور کیا تھا۔ البیھقی فی الدلائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا

۱۸۷۷۷ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبی ﷺ کو غسل دیا تو وہ کچھ تلاش کیا جو میت سے کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی کوئی چیز نہ پائی تو تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، زندگی بھی پاکیزہ بسر کی اور موت بھی پاکیزہ پائی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابوداؤد فی مراسیلہ، ابن ماجۃ، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور المستدرک ۳/۵۹ صحیح ووافقہ الذھبی۔

۱۸۷۷۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں۔ ہائے بابا آپ پروردگار کے کس قدر قریب ہو چکے گئے! ہائے بابا! جنت الخلد کیا آپ کا ٹھکانہ ہے! ہائے بابا پروردگار آپ کا کس قدر اکرام کرے گا جب آپ اس کے قریب جائیں گے پروردگار بھی اور رسول بھی آپ پر سلام کرتے رہے حتیٰ کہ آپ اپنے رب سے جا ملے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۷۹ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں ابوسعید ابن الطیوری عن الحسن بن محمد بن اسماعیل، اسحاق بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس دو وفد آتے ہیں ایک دن میں، ایک سندھ سے اور دوسرا افریقہ سے اور وہ مکمل سمع وطاعت بجالاتے ہیں۔

اور یہ ان کی وفات کی علامت ہے۔ ابوبکر صولی کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کے علاوہ بھی ابوالعباس سفاح سے کوئی اور سند روایت منقول ہے۔ اور وفات سے مراد ابوالعباس کی وفات ہے نہ کہ حضور ﷺ کی۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جاہل نے یہ روایت سفاح سے دوسری سند کے ساتھ طویل قصے کے ذیل میں نقل فرمائی ہے۔

۱۸۷۸۰ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ وہ ان کو غسل دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اس پر مدد کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! غسل کے وقت میں حضور ﷺ کے کسی عضو کو حرکت دینا چاہتا تو وہ خود آرام سے بدل جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۷۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنوئیں بئر غرس کے سات مشکیزے پانی کے ساتھ غسل دینا۔ ابو لشیخ فی الوصایا، ابن النجار

۱۸۷۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو قیامت میں میرا ساتھ نصیب کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے یہ یا اس کے مثل بات ارشاد فرمائی۔ ابن ابی شیبہ، رجالہ ثقات

۱۸۷۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا میں دیکھنے لگا جو میت سے دیکھتے ہیں (صفائی کرتے ہیں) مگر کچھ نظر نہ آیا۔ آپ زندگی اور موت دونوں اچھی بسر فرما گئے۔

آپ ﷺ کو دفنانے اور قبر میں اتارنے اور پردہ ڈھکنے رکھنے کا کام چار اشخاص نے انجام دیا علی، عباس، فضل بن عباس اور حضور ﷺ کے غلام صالح۔ حضور ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی۔ حضور ﷺ کو لحد میں دفنایا گیا اور لحد پر کچی اینٹوں سے بند کر دیا گیا۔

مسدد، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

غسل کے بارے میں وصیت فرمانا

۱۸۷۸۴　حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے علاوہ کوئی اور آپ کو غسل نہ دے۔ کیونکہ جو شخص میرا ستر دیکھے گا اس کی آنکھیں مٹ جائیں گی۔ ابن سعد، البزار، العقیلی وابن الجوزی فی الواھیات
ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے. حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فضل اور اسامہ پردے کے پیچھے سے مجھے پانی دے رہے تھے اور ان کی آنکھیں بندھی ہوئی تھیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جس عضو کو بھی ہاتھ لگاتا محسوس ہوتا کہ اس عضو کو میرے ساتھ تیس (مخفی) دوسرے آدمی ہیں جو آپ کے اعضاء کو حرکت دے رہے ہیں حتی کہ میں بسہولت غسل سے فارغ ہوگیا۔

کلام:　علامہ ابن جوزی اور علامہ عقیلی نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۸۷۸۵　حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے احمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ کے اکرام آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے کہ پروردگار آپ سے زیادہ آپ کو جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل علیہ السلام! میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام دوسرے روز تشریف لائے اور فرمایا اے احمد اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کے اکرام، آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے بھیجا ہے پروردگار آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حالانکہ پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام تیسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے اکرام اور آپ کو فضیلت دینے کے لیے اور آپ کو خصوصیت بخشنے کے لیے بھیجا ہے پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ اب آپ اپنے کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو رنجیدہ وغمزدہ محسوس کر رہا ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا میں ایک اور فرشتہ بھی اترا جس کو اسماعیل کہا جاتا تھا وہ ستر ہزار فرشتوں کا سردار تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے احمد! یہ ملک الموت ہے جو آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ اس نے آپ سے پہلے کسی سے یہ اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ کے بعد کسی سے مانگے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے کہا اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھے آپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ مجھے اپنی جان قبض کرنے کا فرمائیں گے تو میں قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کرتے ہیں تو میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے احمد! اللہ پاک آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ملک الموت! گزر جس کا تجھے حکم ملا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے احمد! تجھ پر (اس زندگی کا آخری) سلام ہو۔ یہ میرا اس زمین پر آخری چکر ہے۔ دنیا میں میں صرف آپ کی وجہ سے آتا تھا۔
جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوگئی اور تعزیت ہر طرف سے رونے کی آوازیں شروع ہوئیں تو ایک آنے والا آیا جس کی آہٹ وہ محسوس کر رہے تھے مگر اس کا وجود نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ اس نے کہا اے اہل بیت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ سے ہر مصیبت و تکلیف پر ثواب کی امید رکھو۔ ہر ہلاک ہونے والے کے اچھے جانشین کا آسرا کرو۔ ہر فوت شدہ شی کو اللہ سے پاؤ۔ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اسی سے امید رکھو محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہوگیا۔ پس تم پر سلام ہو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا جانتے ہو یہ کون تھے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ خضر (علیہ السلام) تھے۔
العدنی، ابن سعد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس سے آپ کے مرض کی حالت میں نکلے۔ آپ حضرات کو کچھ لوگ ملے۔ انہوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی تعریف کے ساتھ آپ بہتر ہیں۔ العدنی، بحاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۷ عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو غسل دیا۔ آپ ﷺ پر قمیص تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ جس کو قمیص کے نیچے لے جا کر غسل دے رہے تھے۔ رواہ السنن للبیھقی

مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام کی تیمارداری

۱۸۷۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا آپ اس وقت مریض تھے۔ آپ کا سر ایک ایسے آدمی کی گود میں رکھا ہوا تھا کہ اس سے زیادہ میں نے کوئی حسین نہیں دیکھا۔ نبی ﷺ سو رہے تھے۔ میں داخل ہوا تو میں نے پوچھا کیا میں قریب آجاؤں؟ اس آدمی نے کہا قریب ہو جاؤ اپنے چچا کے بیٹے کے تم مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ پس میں دونوں کے قریب ہوا، وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ میں نے بھی نبی کریم ﷺ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا جس طرح پہلے آدمی کی گود میں تھا۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ آپ بیدار ہوگئے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کی گود میں میرا سر رکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے مجھے بلالیا اور کہا کہ اپنے چچا زاد کے قریب آجاؤ تم اس کے مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ لہٰذا وہ اٹھے اور میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ وہ مجھ سے بات چیت کر رہے تھے جس کی وجہ سے درد میں تخفیف ہوگئی۔ اور میں سو گیا اور میرا سر اس کی گود میں رکھا رہ گیا۔ ابو عمر الزاھد فی فوائدہ

کلام: ... اس روایت میں محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ضعیف راوی ہے۔

۱۸۷۸۹ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (مدینہ) تشریف لائے۔ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! نبی اکرم ﷺ نے آخری کلام کیا کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی سے سوال کرو۔ پوچھا: علی کہاں ہیں؟ فرمایا وہ ادھر رہے ان سے سوال کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگایا آپ نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا اور فرمایا: الصلوة! الصلوة! (نماز کی پابندی کرو، نماز کی پابندی کرو) حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی انبیاء کا عہد رہا ہے، اسی کا ان کو حکم دیا گیا ہے اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا ہے؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا: علی سے سوال کرو۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ ﷺ کو غسل دے رہا تھا۔ عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ اسامہ اور شقران میرے پاس پانی لے کر آجا رہے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں ارشاد فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں قریب ہوگیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی اور مجھ سے بات کرتے رہے حتیٰ کہ نبی ﷺ کا لعاب مبارک مجھ پر گر رہا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر نزول شروع ہوگیا۔ آپ ﷺ میری گود میں انتہائی ثقیل بوجھل ہوگئے حتیٰ کہ میں چیخ پڑا یا عباس! آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ پس عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ دونوں نے انتہائی محنت کر کے آپ کو لٹادیا۔ رواہ ابن سعد

کلام: ...... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

وفات کی کیفیت

۱۸۷۹۱ ابوغطفان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا کہ کس کی گود میں آپ کا سر تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ عروۃ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور حلق کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوئی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم عقل رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی فضل بن عباس نے آپ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ میرے والد نے (غسل کی جگہ آنے سے) انکار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم پردہ رکھیں۔ لہٰذا وہ پردے کے اس طرف بیٹھے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدھ کے دن رات کے وقت سن گیارہ ہجری، ماہ صفر کی آخری رات کو بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول پیر کے روز وفات پائی اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سحولی کپڑے کی چادروں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۴ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو چارپائی پر لٹایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

یہ تمہارے امام ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی (لہٰذا کوئی آپ کی نماز پڑھانے کی جرأت نہیں کرے گا) پس پھر لوگ گروہ گروہ آتے تھے اور صف بہ صف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ ان کا کوئی امام نہ تھا۔ خود ہی تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے روبرو کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے

السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته، اللھم انا نشھد ان قد بلغ مانزل الیه، ونصح لامته، وجاھد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه، وتمت کلمته، اللھم فاجعلنا ممن یتبع مانزل الیه وثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه

اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے حق تبلیغ ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برت لی۔ اللہ کی راہ میں اس قدر جہاد کیا کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا، اللہ کا کلمہ مکمل ہو گیا۔ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو آپ پر نازل شدہ کی پیروی کرنے والے ہیں اور ہمیں آپ کے بعد ثابت قدمی نصیب فرما، ہمیں آپ کے ساتھ جمع فرما۔

اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا فرما رہے تھے اور لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے۔ حتی کہ پہلے لوگوں نے نماز پڑھی، پھر عورتوں نے اور پھر بچوں نے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو انہوں نے، عباس، عقیل بن ابی طالب، اوس بن خولی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر غسل دیا تھا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بوجھل ہو گئے تو فرمایا اے علی! میرے پاس کوئی تختہ لاؤ جس میں میں

کچھ لکھ دوں تا کہ میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ سے پہلے آپ کی جان نہ نکل جائے۔ اس لیے میں نے عرض کیا: میں بازو پر لکھتا جاتا ہوں۔ اور آپ ﷺ کا سر میرے بازو اور کہنی کے درمیان تھا۔ پس آپ ﷺ وصیت کرتے جاتے تھے آپ نے نماز، زکوٰۃ اور غلاموں کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کی پھر آپ کی سانسیں اٹکنے لگیں اور آپ نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ پڑھا پھر سانس اٹکی اور آپ نے فرمایا: جس نے اس کلمے کی شہادت دی اس پر جہنم کی آگ حرام کردی گئی۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۷ عبد اللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو (قریب بیٹھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور دروازہ پر تیز دستک ہوئی اور عباس بنو عبد المطلب کے ساتھ تشریف لائے اور دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور کس قدر اچھی موت پائی۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بہت اچھی ہوا چلی پہلے کسی نے ایسی ہوا نہ محسوس کی ہوگی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا چھوڑو عورتوں کو رونے دو تم حضور کی تیاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فضل کو میرے پاس بھیج دو۔ انصار کہنے لگے: تم کو اللہ کا واسطہ! رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمارے بھی کچھ حصہ کا خیال کرو۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ایک آدمی جس کو اوس بن خولی کہا جاتا تھا جو (بھرا ہوا) مٹکا ایک ہاتھ میں اٹھا لیتا تھا، کو اندر بھیج دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ قمیص کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر غسل دیتے رہے۔ فضل آپ پر کپڑا تانے کھڑے رہے اور انصاری پانی ڈھوتا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا بھی لپٹا ہوا تھا۔ اس کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ کے قمیص کے نیچے ہاتھ ڈالتے تھے۔ (اس طرح غسل دیا گیا)۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۸ عبد الواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جس مرض میں انتقال ہوا اسی مرض کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا اے علی! جب میں مرجاؤں تو مجھے تم خود غسل دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو کبھی کسی میت کو غسل دیا ہی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری مدد کی جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے آپ کو غسل دیا۔ میں جس عضو کو بھی پکڑتا وہ گویا میرا حکم مانتا تھا۔ جبکہ فضل نے آپ کی کمر پکڑی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے۔ اے علی! جلدی! جلدی! میری کمر ٹوٹی جارہی ہے۔ رواہ ابن سعد

نبی ﷺ کو کفنانے کا بیان

۱۸۷۹۹ (مسند علی رضی اللہ عنہ) عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن علی بن الحنفیۃ عن ابیہ کی سند کے ساتھ مروی ہے علی بن الحنفیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

کلام: ...... یہ سند صحیح ہے۔

۱۸۸۰۰ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کو تین یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دوسرے الفاظ یہ منقول ہیں: سفید سوت سے بنی ہوئی چادر میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کا ایک جوڑا تھا جو نبی ﷺ کے کفن کے لیے ہی خریدا گیا تھا۔ لیکن پھر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ بلکہ دوسرے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر عبد اللہ بن ابی بکر نے وہ جوڑا لے لیا اور کہا کہ میں اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تا کہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ لیکن پھر خود ہی ان کو خیال آیا اور کہنے لگے کہ اگر اس کپڑے میں کوئی خیر ہوتی تو اللہ پاک اپنے نبی کو اس میں ضرور کفناتے۔ لہٰذا انہوں نے وہ بیچ دیا اور اس کی قیمت راہ خدا میں صدقہ کردی۔ رواہ ابن سعد

18801 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں (چادروں) میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

18802 ابواسحاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بنی عبدالمطلب کی مجلس میں گیا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں قبا تھی اور نہ قمیص اور نہ عمامہ۔ رواہ ابن سعد

18803 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چادر اور دو سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ ابن سعد

18804 ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک یمنی چادر بھی تھی۔ رواہ ابن سعد

18805 شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین موٹے یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ازار، رداء اور لفافہ۔ رواہ ابن سعد

18806 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ نجرانی حلے (جوڑے) اور قمیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

18807 حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

18808 ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ ابن سعد

18809 ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تم کو اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کے کفن میں لوگوں کا کس قدر اختلاف ہے۔ رواہ ابن سعد

قبر مبارک میں اتارنے والے

18810 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ، عباس، عقیل ابن ابی طالب، اسامہ بن زید اور اوس بن خولی نبی کریم ﷺ کی قبر میں اترے تھے اور انہی حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کا کام سنبھالا تھا۔ رواہ ابن سعد

18811 عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر میں اپنی انگوٹھی گرادی تھی۔ جبکہ قبر میں آپ ﷺ کو اتارنے والے حضرات پہلے نکل چکے تھے۔ حضرت مغیرہ نے یہ کام اس لیے کیا تھا تاکہ ان کو قبر میں اترنے کا موقع مل جائے۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم نے انگوٹھی قبر میں اس لیے گرائی ہے تاکہ تم بھی اترو اور کہا جائے کہ مغیرہ بھی حضور ﷺ کی قبر میں اترا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ہرگز قبر میں نہیں اترو گے۔ اور ان کو روک دیا۔ رواہ ابن سعد

18812 عبداللہ بن محمد بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (مغیرہ رضی اللہ عنہ) فرمایا: تاکہ لوگ یہ بیان کریں کہ تم قبر میں اترے ہو اور نہ ہی یہ بیان کریں گے کہ تمہاری انگوٹھی نبی کی قبر میں ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اترے اور آپ انگوٹھی گرنے کی جگہ دیکھ چکے تھے لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اٹھائی اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ رواہ ابن سعد

18813 عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو غسل دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے جارہے تھے۔ اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما دروازے کی حفاظت پر مامور تھے۔ جب غسل دینے سے فارغ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رنج کا مقام ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو مٹی میں ڈالیں۔ لہٰذا میں آپ کے لیے ایک صندوق تیار کراتا ہوں اور اس (میں آپ کو رکھ کر) صندوق کو اپنے گھر کے کونے میں رکھ لوں گا۔ پس جب مجھے رنج و غم ہوگا تو میں آپ کو دیکھ لیا کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا: اے چچا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اولاد کو دفن کرتے نہیں دیکھا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى.

اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا.
کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں (سب) کے لیے کفایت کرنے والی نہیں کر دیا۔
ابھی لوگ اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ گھر کے کونے سے ایک غیبی آواز آئی:
السلام علیکم اے گھر والو! کل نفس ذائقة الموت و انما یوفون اجرھم بغیر حساب.
ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور لوگوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے پورا پورا دیا جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا! آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ ان کی زبان پر کیا کیا وعدے کیے ہیں؟ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے. انبیاء کی قبریں انہی کے (مرنے کے) بستروں کی جگہ ہوتی ہیں۔
پھر لوگوں نے آپ کو دو قمیصوں میں کفن دیا ایک قمیص دوسری سے کچھ باریک تھی۔ اور آپ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانچ تکبیریں ادا فرمائیں۔ اور آپ کو دفن کیا۔
ابن معروف وفیہ عبدالصمد

۱۸۸۱۴ عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ رکھا تھا اور اس کو حضور ﷺ کی قمیص اور جسم کے درمیان پھیرتے تھے۔ المروزی فی الجنائز

۱۸۸۱۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع مکہ سے مدینہ تک کے سفر میں حضور ﷺ ایک سواری پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ملک شام آنا جانا تھا اس لیے وہ پہچانے جاتے تھے جبکہ نبی ﷺ کا تعارف نہ تھا۔ اس لیے لوگ راستے میں ملتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے تھے کہ تمہارے آگے بیٹھا ہوا یہ غلام کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے رہنما ہیں جو مجھے سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حرہ مقام پر اتر گئے اور انصار کو پیغام بھیج دیا۔ انصار مدینہ آگئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس دن میں بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس دن سے اچھا اور روشن چمکدار دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ اور میں اس دن بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جس دن آپ کا انتقال ہوا، اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن آپ کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۸۸۱۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں دو آدمی قبریں بنانے والے تھے۔ ایک لحدی قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی (بغلی) قبر بنوائی گئی۔ ابن جریر

۱۸۸۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔
ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن سعد، ابن الجوزی فی الواهیات، السنن لسعید بن منصور

کلام: ...... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع میں شمار فرمایا ہے۔

۱۸۸۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب موت کی تکلیف پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے باپ کا غم اور تکلیف، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تمہارے باپ کو جو تکلیف پیش آئی ہے اس سے اللہ پاک کسی کو چھٹکارا نہیں دیں گے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں.
اس تکلیف سے کوئی نجات نہیں پا سکتا لیکن قیامت کے دن اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة، ابن عساکر

۱۸۸۱۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے اور کافی بوجھل ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا ہائے باپ کے غم کا غم! ہائے بابا جان اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے ہیں۔ ہائے بابا جان جبرئیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں! ہائے بابا جان جنات الفردوس میں ٹھکانہ بنانے والے ہیں! ہائے بابا جان کو ان کے رب نے بلایا اور

انہوں نے رب کی پکار پر لبیک کہا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے انس! تمہارے دل کیسے گوارا کر گئے کہ تم اپنے نبی ﷺ پر مٹی ڈالو گے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کافی بیمار ہو گئے تو تکلیف کی شدت سے کبھی ایک ٹانگ اٹھی کر لیتے اور دوسری کھول دیتے اور کبھی ایک کھولتے اور دوسری اٹھی کر لیتے (اس طرح آپ کی تکلیف کی شدت کا احساس ہوتا تھا) اسی طرح کبھی ایک مٹھی کھولتے دوسری بند کرتے اور کبھی دوسری کھولتے اور پہلی بند کر لیتے۔ تب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے بابا کی تکلیف! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب آپ کی روح پرواز کر گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں بابا کو رب نے بلا لیا اور بابا نے لبیک کہا۔ ہائے بابا جبرئیل کے پاس چلے گئے۔ ہائے بابا اپنے رب کے کس قدر قریب پہنچ گئے۔ ہائے بابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ بن گیا۔

رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نے آپ کو دفن کر دیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے بولیں: اے انس! تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ تم اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری نظر جو رسول اللہ ﷺ پر ڈالی وہ بروز پیر کو تھی جب لوگ ابوبکر کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ اور حضور ﷺ نے پردہ اٹھایا تھا۔ تب میں نے آپ کو دیکھا تو گویا آپ کا چہرہ کتاب کا ورق ہے لوگوں نے حرکت میں آنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ جمے رہو۔ پھر آپ نے پردہ گرا دیا۔ اسی دن کے آخر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔ مسند احمد، مسلم

۱۸۸۲۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے بلال! تم نے پیغام دے دیا۔ جو چاہے نماز پڑھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ (یعنی تم مجھے چلنے پر مجبور نہ کرو) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے آگے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ کے آگے سے پردہ ہٹا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو گویا وہ ایک سفید ورق تھا آپ پر سیاہ قمیص پڑی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے شاید آپ نکلنا چاہتے ہیں لہٰذا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہ کر نماز پڑھاؤ۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۸۲۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دن تک ہماری طرف نکل کر تشریف نہ لائے۔ نماز قائم ہوتی رہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو اس وقت ہم نے اس سے اچھا کوئی نظارہ نہیں دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کا چہرہ ہم پر کھلا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ کھڑے رہیں خود پردہ گرا دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہوئی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة

۱۸۸۲۴ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں دو آدمیوں سے ملا ایک ذی الکلاع تھا دوسرا ذی عمرو تھا۔ میں ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے لگا۔ دونوں نے کہا: اگر تم سچ بیانی سے کام لے رہے ہو تو پھر تمہارا یہ صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) گذر چکا ہے۔ اور اس کو تین دن ہو گئے ہیں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور یہ دونوں حضرات چل پڑے اور مدینے کے راستے پر تھے۔ پھر ہمیں مدینے سے ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ ہم نے ان سے خبر چاہی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے ہیں۔ لوگ آپ پر رضامند ہیں۔ تب ان دونوں نے مجھے کہا اپنے صاحب (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خبر دینا کہ ہم آئے تھے اور شاید ہم دوبارہ

بھی آئیں ان شاء اللہ۔ پھر وہ دونوں یمن لوٹ گئے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان دونوں (عجیب لوگوں) کے بارے میں خبر دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تم دونوں کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر بعد میں ذی عمر ملا اس نے مجھے کہا اے جریر! تمہاری میرے دل میں عزت ہے۔ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم عرب کے لوگ ہمیشہ بھلائی اور عافیت میں رہو گے جب تک ایک امیر کے جانے کے بعد دوسرے امیر کو بناتے رہو گے۔ لیکن جب تلوار کے ساتھ امارت لی جانے لگے گی تو یہ لوگ امیر کی بجائے بادشاہ بن بیٹھیں گے بادشاہوں کی طرح غضب ناک ہوں گے اور انہی کی طرح راضی ہوں گے (اور یہ برا زمانہ ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۲۵ مصعب بن عبد اللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا اے محمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ کی عزت ظاہر ہو، آپ کی فضیلت پتہ چلے اور آپ کی خصوصیت معلوم ہو، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے جبرئیل میں مغموم ہوں۔ اے جبرئیل! میں تکلیف میں ہوں۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام، ملک الموت اور ایک تیسرا فرشتہ بھی ہوا میں اترا جس کا نام اسماعیل تھا وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران تھا اور ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ہر فرشتہ دوسرے ستر ہزار فرشتوں پر سردار تھا۔ یہ سب فرشتے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ (اور سب ہوا میں موجود تھے۔ اندر صرف جبرئیل علیہ السلام داخل ہوئے تھے) حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سب پر نگران تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کی عزت، فضیلت اور خصوصیت کے لیے بھیجا ہے، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس فرما رہے ہیں (آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر ملک الموت نے دروازے پر آکر اجازت مانگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ انہوں نے پہلے کسی آدمی سے اجازت مانگی اور نہ آئندہ مانگیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو اجازت دے دو۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت ملک الموت اندر تشریف لائے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں تو میں چھوڑ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ملک الموت کیا تم (میرے حکم پر) عمل کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ضرور اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے کہ آپ جو بھی مجھے حکم فرمائیں میں اس پر عمل کروں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو فرمایا: اللہ پاک آپ کی ملاقات کے خواہش مند ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو فرمایا: تم کو جو حکم ملا ہے کر گزرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا زمین پر آخری مرتبہ آنا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی اور (چیخ و پکار کی شکل میں) تعزیت آنا شروع ہوئی تو ایک غیبی شخص آیا جس کی آہٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کا وجود معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ پاک ہر مصیبت پر صبر دینے والا ہے، وہ ہر ہلاک ہونے والے کا جانشین دینے والا ہے۔ ہر فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو، اسی سے امید رکھو۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ پس تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن علی بن الحسین

کلام: اس روایت کی سند میں عبداللہ بن میمون القداح ایک راوی ہے جس کو ابوحاتم وغیرہ نے متروک (ناقابل اعتبار) قرار دیا ہے۔ **مجمع الزوائد ۹/۳۵**

۱۸۸۲۶ ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جن میں ابن نوفل بھی تھے پوچھا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا: ایک سرخ جوڑے میں، جس میں قمیص نہیں تھی۔ اور آپ کی قبر میں لوگوں نے ایک

چادر کا ٹکڑا بچھا دیا تھا۔الکبیر للطبرانی

آخری وقت میں لب مبارک پر دعا

۱۸۸۲۷ عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے پاس موجود تھا۔سکرۃ الموت (موت کی کیفیت) آپ پر طویل ہوتی جا رہی تھی پھر میں نے آپ ﷺ کو پست آواز میں پڑھتے ہوئے سنا۔

مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً۔

(اے اللہ! مجھے وفات دے کر شامل کر دے) ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی پھر افاقہ ہوتا تو یہی پڑھتے پھر (ایک مرتبہ) آپ نے فرمایا:

میں تم کو نماز کی وصیت کرتا ہوں، میں تم کو وصیت کرتا ہوں اپنے مملوکوں کے ساتھ خیر خواہی کی۔

اس کے بعد آپ کی روح قبض ہوگئی۔رواہ ابن عساکر

۱۸۸۲۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی قبر میں اترنے والے لوگ فضل، قثم، شقران غلام رسول اللہ ﷺ اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابو نعیم

۱۸۸۲۹ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے۔ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔حضور ﷺ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی اسی مرض کی وجہ سے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ہم آپ کے قریب اکٹھے ہوگئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔قیامت کے دن میں حوض پر کھڑا ہوا ہوں گا۔ پھر فرمایا۔ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب وزینت پیش کی گئی تھی لیکن اس نے آخرت کو پسند کر لیا ہے۔اس بات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور وہ رو پڑے، انہوں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کے بدلے ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں اور ہمارے اموال حاضر ہیں۔

پھر حضور ﷺ نیچے اتر کر تشریف لے گئے اس کے بعد اس منبر پر قیامت تک نہیں کھڑے ہوئے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۰ ابی ذویب ہذلی سے مروی ہے میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ میں چیخ وپکار کی آوازیں آرہی تھیں جیسے تمام حاجی مل کر احرام باندھ کر تسبیح پڑھ رہے ہوں میں نے کہا: کیا ہوا؟ لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے۔ ابن مندۃ، ابن عساکر

۱۸۸۳۱ ابوذویب ہذلی سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر مل گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ ابن عبدالبر فی الاستیعاب

۱۸۸۳۲ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں پیغام بھیج کر بلوایا۔میں پہنچا تو آپ سوئے ہوئے تھے۔میں آپ پر جھک گیا آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر مجھے اپنے سے چمٹا لیا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۸۳۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مدینہ میں دو قبریں کھودنے والے تھے پس دونوں میں سے کسی ایک کا انتظار کیا گیا تو وہ شخص آ گیا جو لحد کی قبر کھودتا تھا۔پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد کی قبر کھودی گئی۔رواہ ابن جریر

۱۸۸۳۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات حضور ﷺ فوت ہوئے ایسی کوئی رات مجھ پر کبھی نہیں گذری۔حضور ﷺ (بار بار) پوچھ رہے تھے۔اے عائشہ! کیا فجر طلوع ہوگئی ہے۔میں کہتی رہی نہیں یا رسول اللہ حتیٰ کہ بلال نے صبح کی اذان دی اور پھر آئے اور عرض کیا: السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' نماز کا وقت ہوگیا ہے اللہ آپ پر رحم کرے۔پھر نبی کریم ﷺ نے پوچھا یہ کون

ہے؟ میں نے کہا بلال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ ابو الشیخ فی الاذان

۱۸۸۳۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ (بیماری وغیرہ سے) تعوذ فرمایا کرتے تھے:

اذهب الباس رب الناس، واشف انت الشافي لاشفاء الا شفاء ك شفاء لا يغادر سقما.

اے لوگوں کے رب تکلیف کو ختم فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی کی شفا نہیں، پس ایسی شفاء دے جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔

چنانچہ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر یہ کلمات پڑھنے لگی تو آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا:

اللهم الحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (اچھے دوست) کے ساتھ ملا دے (یعنی اپنا وصل عطا کر)۔

پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۸۸۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جانکنی کے عالم میں تھے۔ آپ کے پاس پیالہ رکھا تھا جس میں پانی تھا۔ آپ اس میں (بار بار) ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرے پر مل رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللهم اعني على سكرات الموت.

اے اللہ میری مدد فرما موت کی سختیوں پر۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو یہ دعا فرمانے لگے

اللهم اغفرلي والحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے اعلیٰ دوست کے ساتھ ملا دے۔

یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۸ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں بتائیے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں۔ رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے، پھر بوجھل ہو گئے اور آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر ہوش میں آئے تو فرمایا مکن (ٹب) میں میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل ارشاد کی۔ آپ ﷺ نے غسل کیا پھر بڑی مشقت کے ساتھ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا پھر آپ نے غسل فرمایا۔ پھر بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اٹھنے کی کوشش فرمائی اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آکر فرمایا میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور پھر اٹھنے کی کوشش میں بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو پوچھا کیا میرے پیچھے سے لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ ہی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگ سر ڈالے رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے کہ آپ آکر ان کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک قاصد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ قاصد نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے عمر تم نماز پڑھا دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ پیغام آپ کو ملا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر (اگلے روز) رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی تو ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان ان کے سہارے کے ساتھ نکلے۔ ان دونوں کو آپ نے فرمایا: مجھے ابوبکر کی دائیں طرف بٹھا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سنی تو (نماز ہی میں) پیچھے کو ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ چنانچہ دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھا دیا۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور آپ بیٹھے ہوئے ان کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ پیچھے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

راوی عبید اللہ کہتے ہیں یہ سن کر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا:

مجھے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے میں آپ کو سناؤں؟ آپ نے سنانے کا حکم دیا تو میں نے ساری روایت ان کو سنائی آپ نے کسی بات پر انکار نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ یہ پوچھا، عائشہ نے تم کو دوسرے شخص کے بارے میں بتایا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ علی ﷺ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۳۹ ابراہیم بن علی رافعی اپنے والد سے وہ اپنی دادی زینب بنت ابی رافع سے روایت کرتے ہیں. زینب فرماتی ہیں میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں فرزندوں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے مرض الموت میں تشریف لائیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ کے دو بیٹے ہیں، آپ ان کو اپنا وارث مقرر کردیجئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حسن کے لیے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور بہادری اور سخاوت ہے۔ ابن مندۃ، ابن عساکر

کلام:...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابراہیم میں کلام ہے۔

۱۸۸۴۰ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے پہلی مرتبہ آپ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے۔ آپ کے مرض کی شدت ہوئی اور آپ بے ہوش ہوگئے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کے بارے میں مشورہ کیا، اور آپ کو منہ میں دوا ٹپکادی پھر آپ ہوش میں آگئے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا ان عورتوں کا کام جو وہاں سے آئی ہیں (حبشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ ان میں اسماء بنت عمیس بھی تھیں) قریب موجود لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم سمجھے تھے کہ آپ کو ذات الجنب (غونیہ) ہے۔ (اس لیے ہم نے دوا آپ کے منہ میں ٹپکادی) حضور ﷺ نے فرمایا یہ منہ میں ٹپکانے والی دوا، اللہ پاک مجھے اس کے ساتھ عذاب دینے والا نہیں ہے۔ لہٰذا (اس کی سزا میں) یہاں موجود سب لوگوں کو یہ دوا منہ میں ٹپکا کر پلائی جائے سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا عباس کے۔ پس سب کو وہ دوا پلائی گئی حتیٰ کہ میمونہ جو اس دن روزہ دار تھیں انہوں نے بھی پی رسول اللہ ﷺ کی عزیمت (دھمکی) میں۔ رواہ ابن عساکر

جیش اسامہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴۱ رسول اللہ ﷺ کے غلام ابومویہبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ التمام (حجۃ الوداع) کے بعد مدینہ کی طرف واپس آئے۔ راستے میں آپ حلال ہوگئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جن پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر بنایا۔ اور ان کو حکم دیا کہ اردن شام کی چوٹیوں کی طرف جبل الزیت مقام پر پہنچیں۔ منافقوں نے اسامہ کے متعلق اعتراضات شروع کیے۔ نبی ﷺ نے ان کے اعتراضات مسترد کردیئے اور فرمایا اسامہ اس منصب کے لیے بالکل موضوع ہے۔ اگر تم ان کے بارے میں اعتراض کرتے ہو تو پہلے ان کے والد کے بارے میں بھی کرچکے ہو اور وہ بھی اس منصب کے اہل تھے۔ پھر ہر طرف نبی ﷺ کے واپسی سفر اور آپ کی بیماری کی خبریں پھیل گئیں۔ پھر بنی اسد کے قبیل میں طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کردیا اس وقت تک نبی ﷺ کو بیماری سے افاقہ ہوگیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور ﷺ محرم میں اس مرض میں مبتلا ہوگئے جس میں آخرکار آپ کی وفات ہوئی۔ سیف، ابن عساکر

۱۸۸۴۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں ارشاد فرمایا مجھ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالو جن کے منہ نہ کھلے ہوں (یعنی سالم بھرے ہوئے ہوں) شاید مجھے کچھ سکون آجائے پھر میں لوگوں سے مل سکوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک پیتل کے لگن (ٹب) میں بٹھادیا۔ اور آپ پر ان مشکیزوں سے پانی ڈالا حتیٰ کہ آپ اشارہ کرنے لگے کہ بس تم نے کام کردیا۔ پھر آپ ٹب سے نکل آئے۔ رواہ عبدالرزاق

۱۸۸۴۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو مرض الموت میں دیکھا کہ آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے چل رہے ہیں حتیٰ کہ آپ صف میں داخل ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا:

اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملادے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۵ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تو ام ایمن رونے لگیں ان کو کہا گیا: اے ام ایمن! تم کیوں روتی ہو؟ فرمایا: روتی ہوں اس بات پر کہ آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۶ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دفنانے اور پردہ کرنے میں تمام لوگوں میں صرف چار لوگوں نے کام انجام دیا علی، عباس، فضل اور حضور ﷺ کے غلام صالح۔ پس ان لوگوں نے آپ کے لیے لحد تیار کی اور آپ کے اوپر لحد کو کچی اینٹوں سے پاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

جنازہ پڑھنے کی کیفیت

۱۸۸۴۷ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کو چار پائی پر لٹایا گیا۔ لوگ جماعت جماعت آپ کے پاس داخل ہو رہے تھے نماز پڑھتے اور نکل جاتے۔ امامت کا منصب کوئی نہ اٹھا رہا تھا۔ آپ پیر کے روز وفات فرما گئے اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۸ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہونے والے اور آپ کو غسل دینے والے حضرات، علی، فضل اور اسامہ تھے۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے مرحب نے یا ابن ابی مرحب نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۹ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو حضور ﷺ کے ہاتھوں پر فتح فرمادیا اور ان میں بہت سوں کو قتل کردیا تو زینب بنت الحارث یہودیہ نے جو مرحب یہودی کی بھتیجی تھی، نبی ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ کی۔ اور اس میں زہر ملادیا۔ اور جب اس کو خبر ملی کہ حضور ﷺ شانے اور دستیوں کا گوشت زیادہ پسند فرماتے ہیں تو اس نے ان اعضاء میں زہر خوب اچھی طرح ملادیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور بنی سلمہ کے بشر بن ابراء بن معرور دونوں تشریف لائے تو اس عورت نے وہ بکری ہدیہ میں پیش کی۔ حضور ﷺ نے شانے اور دستیوں کو نوچ کر کھایا۔ جبکہ بشر نے دوسری ہڈی سے گوشت نوچ کر کھایا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے منہ میں موجود گوشت نگل لیا تو بشر نے بھی نگل لیا آپ ﷺ نے فرمایا بکری سے ہاتھ اٹھالو۔ بکری کا شانہ مجھے بتا رہا ہے کہ مجھے اس میں دھوکہ دیا گیا ہے۔ بشر نے عرض کیا: یارسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی! میں نے وہ زہر اپنے لقمے میں محسوس کرلیا تھا لیکن مجھے تھوکنے سے یہ بات مانع ہوئی کہ آپ کے کھانے کو منغص (کرکرا) کردوں۔ جب آپ نے کھالی تو مجھے بھی آپ کی جان کے بعد اپنی جان کے ساتھ کوئی رغبت نہیں رہی۔ میری خواہش تھی کہ آپ اس کو نہ نگلتے۔ پھر بشر اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھے تھے کہ ان کا رنگ سبز چادر کی طرح ہوگیا اور تکلیف نے ان کو دہرا کردیا۔ اور ان کو جس طرح کیا جاتا ہو جاتے تھے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے بعد تین سال زندہ رہے اور پھر اس زہر کی تکلیف میں آپ کو مرض الموت لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۰ ابن جریج حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ داخل ہوتے اور نماز پڑھ کر نکل جاتے تھے پھر یونہی دوسرے لوگ داخل ہوتے۔ ابن جریج فرماتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھتے اور دعا کرتے تھے؟ فرمایا: نماز پڑھتے اور استغفار کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۱ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی قبر میں ایک سفید بعلبک کی بنی ہوئی چادر بچھائی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۸۵۲ (مراسیل عبدالرحمن بن القاسم) عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جس روز نبی ﷺ کی وفات ہوئی اس روز صبح کی نماز حضور ﷺ نے مسجد میں ادا فرمائی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ابوبکر کے پہلو کے پاس بیٹھ گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آگے تھے۔ لیکن اکثر لوگوں کا خیال کہتا ہے کہ ابوبکر آگے تھے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ کی پھوپھی! اور اے فاطمہ بنت محمد! عمل کرتی رہنا، میں اللہ سے تم کو کوئی چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں آپ کو افاقہ مند (صحت مند) دیکھ رہا ہوں۔ اور خارجہ کی بیٹی کا دن ہے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی۔ یہ سخ میں رہتی تھی جو مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ بوجھل ہوگئے اور اس دن وفات پا گئے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۸۵۳ عن معمر عن قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی جانب سے آپ کی وفات کے بعد چند چیزیں ادا فرمائی تھیں جو معمولی معمولی تھیں ایک اہم قرض پانچ سو درہم تھا۔

صاحب کتاب عبدالرزاق سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی؟ عبدالرزاق نے فرمایا ہاں اور اگر یہ وصیت نہ بھی فرمائی ہوتی تو تب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً یہ قرض ادا فرما دیتے۔ عبدالرزاق فی الجامع

۱۸۸۵۴ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب غسل دینے والوں نے غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے جسم پر قمیص تھی۔ انہوں نے نکالنے کا ارادہ کیا تو گھر سے ایک (غیبی) آواز آئی کہ قمیص نہ نکالو۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۵ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔ لوگ جماعت جماعت اندر جاتے، نماز پڑھ کر واپس لوٹ جاتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

غسل کی کیفیت

۱۸۸۵۶ محمد بن علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نچلی جانب سے غسل دے رہے تھے، فضل آپ کی کمر تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے۔ فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے مجھے بچاؤ میری شہ رگ ٹوٹی جا رہی ہے۔ مجھے اپنے اوپر کوئی شئی اترتی محسوس ہو رہی ہے۔ فرمایا حضور ﷺ کو سعد بن خیثمہ کے کنوئیں جو قباء میں تھا کے پانی سے غسل دیا گیا۔ اس کنوئیں کو بئر اریس کہا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۷ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بوجھل ہوگئے تو پوچھنے لگے میں کل کو کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا فلاں بیوی کے پاس۔ پھر پوچھا پرسوں کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا۔ فلاں بیوی کے پاس۔ تب آپ ﷺ کی بیویوں نے جانا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے انتظار میں ہیں لہٰذا سب بیویوں نے عرض کیا ہم سب نے اپنے دن اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیئے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۸ عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ کے پاس آپ کی بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ وہ ناک کی دوا کوٹ رہی تھیں (چھینک لانے والی دوا کے مثل) حضور ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوئی نہ رہے جس نے بھی مجھے دیکھا ہے کہ مجھے یہ دوا دی جا رہی تھی۔ (بے ہوشی کی حالت میں اور اس نے منع نہیں کیا) یہ دوا دی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ عباس کے سوا سب کو میری قسم پوری کرنی ہے۔ رواہ ابن عساکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف ص (الصاد)

اس میں دو کتابیں ہیں۔

نماز......روزہ

کتاب الصلوٰۃ......از قسم الاقوال

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول......نماز کی فضیلت اور اس کے وجوب کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......نماز کے وجوب کے بیان میں

۱۸۸۵۹ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے میری امت پر فرض فرمائی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ سب سے پہلی چیز جو ان کے اعمال میں سے اٹھائی جائے گی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ اور سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں لوگوں سے بازپرس ہوگی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ جس شخص نے ان نمازوں میں کچھ نمازیں ضائع کی ہوں گی پروردگار فرمائیں گے! دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔ اور دیکھو میرے بندے کے رمضان کے روزوں کو، اگر ان میں سے کچھ روزے ضائع کیے ہیں تو دیکھو اس کے پاس نفلی روزے ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض روزوں کا نقصان پورا کردو۔ اور دیکھو میرے بندے کی زکوٰۃ کو، اگر اس میں سے کچھ ضائع کیا ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نفلی صدقات ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض صدقہ (زکوٰۃ) کی کمی کو پورا کردو۔ پس یوں نفلی عبادات کے ساتھ اللہ کے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ یہ محض اللہ کی رحمت اور اس کے عدل کے طفیل ہوگا۔ پھر اگر زائد کوئی عبادت بچ جائے گی تو اس زائد عبادت کو بندے کے میزان میں رکھ دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہوجا۔ اگر (فرض میں کمی کے ساتھ) نفلی عبادات بھی نہیں ہیں تو زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کو حکم دیا جائے گا وہ اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۰ پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے فرض فرمائی ہیں، جو اچھی طرح وضو کرے، ان نمازوں کو ان کے پورے وقت پر پڑھے، رکوع (وسجدے) کو خشوع خضوع سے پورا پورا ادا کرے اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔ اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ ابوداؤد، السنن للبیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۱ پانچ نمازیں اللہ پاک نے بندوں پر فرض فرمادی ہیں۔ جو ان کو لے کر آئے گا اور ان کو ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ کو نہ چھوڑا ہوگا تو اللہ کے

ہاں اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔اور جو ان کو اس طرح نہیں لائے گا پس اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو جنت میں داخل کردے گا۔مالک، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرك الحاکم عن عبادة بن الصامت

۱۸۸۶۲ یہ پانچ نمازیں ہیں، جس نے ان کی محافظت کی یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔جس نے ان کی محافظت نہیں کی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور نہ برہان ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ابن نصر عن ابن عمرو

۱۸۸۶۳ نماز کی حفاظت کرو، اپنے مملوکوں کا خیال کرو، نماز کی حفاظت کرو اور اپنے مملوکوں کا خیال کرو۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه، مسند احمد، ابن ماجة عن ام سلمة رضی اللہ عنها، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ:.... یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی جانکنی کے وقت ارشاد فرمائے تھے۔

۱۸۸۶۴ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔دو کمزور (اور بے سہارا) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تنہا عورت اور یتیم بچہ۔

۱۸۸۶۵ قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر وہ درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو تمام اعمال خراب جائیں گے۔الاوسط للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۶ قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہے۔نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۷ سب سے پہلی چیز جس کا قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر وہ کامل نکلی تو اس کے لیے نماز کامل لکھ دی جائے گی اور اگر وہ کامل نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے: دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل (نمازیں) ہیں ان کے ساتھ اس کمی کو پورا کردو۔پھر اسی طرح زکوۃ کا حساب ہوگا پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة، مستدرك الحاکم عن تمیم الداری

آدمی اور کفر کے درمیان فرق

۱۸۸۶۸ آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنه

۱۸۸۶۹ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ترمذی عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:.... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۰ اسلام کا جھنڈا نماز ہے۔جس نے اس کے لیے اپنے دل کو فارغ کرلیا اور اس کی حدود، وقت اور سنتوں کی رعایت کرتے ہوئے اس کی حفاظت کی وہ مؤمن ہے۔التاریخ للخطیب، ابن النجار عن ابی سعید

۱۸۸۷۱ وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے بیچ ہے وہ نماز ہے۔جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرك الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۸۸۷۲ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اے محمد!) میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس یہ عہد کرلیا ہے کہ جو ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھنے کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے۔ابن ماجة عن ابی قتادة رضی اللہ عنه

کلام:.... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں ضبارہ اور دوید بن نافع کی وجہ سے نظر ہے۔

۱۸۸۷۳ بندے اور شرک کے درمیان سوائے نماز چھوڑنے کے کوئی فرق نہیں، اگر بندے نے نماز چھوڑ دی تو ان نے شرک کرلیا۔

ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۴ جس نے جان لیا کہ نماز حق اور واجب ہے (اور اس پر عمل بھی کیا) اس نے جنت واجب کرلی۔

مسند احمد، مستدرك الحاكم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۵ جس نے نماز ترک کردی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۶ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کھلا کفر کرلیا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۷ بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلی چیز، جس کا اس سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب اور کامران ہوگا۔ اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ اگر اس کی فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلی تو پروردگار سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں بھی ہیں۔ پس ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کیا جائے۔ گا پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا

۱۸۸۷۸ قیامت کے دن بندوں کے اعمال میں سب سے پہلی چیز جس کا ان سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارے پروردگار عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں: دیکھو! میرے بندے نے نماز پوری کی ہے یا نہیں؟ اگر پوری کی ہے تو اس کو پورا لکھ دو اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل نمازیں ہوں تو اس کے فرضوں کو نفلوں سے پورا کردو۔ پھر دوسرے اعمال بھی اسی طرح دیکھو۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، مستدرك الحاكم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۹ (نبی کریم ﷺ نے اسلام لانے والے افراد کو فرمایا) اب اپنے گھر والوں (اور اپنی قوم) کے پاس جاؤ، ان میں رہو، ان کو بھی یہ احکام سکھاؤ، ان کا حکم دو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور تم میں سے سب سے بڑا تمہاری امامت کرے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، مستدرك الحاكم عن مالك بن الحويرث

۱۸۸۸۰ میرے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان کو ان کے وضوء، ان کے وقت، ان کے رکوع اور ان کے سجود کے ساتھ (اچھی طرح) پورا کیا تو ان نمازوں کا اس کے ساتھ عہد ہوگا کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرائیں۔

اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ اس نے ان میں کمی کوتاہی کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہ ہوگا، اگر میں چاہوں گا تو اس کو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو رحم کردوں گا۔

الطيالسی، محمد بن نصر فی كتاب الصلاة، الكبير للطبرانی، المختارة للضياء عن عبادة بن الصامت

۱۸۸۸۱ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت ندا دیتا ہے اے بنی آدم! کھڑے ہو کر اس آگ کو نماز کے ساتھ بجھاؤ جس کو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھا ہے۔ الكبير للطبرانی، الضياء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۸۲ اللہ تعالیٰ نے ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۸۸۸۳ سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اس کے بعد تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

۱۸۸۸۴ سب سے پہلے آدمی سے اس کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبة عن عبدالجلیل بن عطیة مرسلاً

۱۸۸۸۵ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو کامل نماز لکھ دی جائے گی۔ اگر پوری نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ کو فرمائیں گے: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل نماز ہیں؟ ان کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوۃ اور پھر تمام اعمال کا بھی اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، الدارمی، ابن قانع، بخاری، مسلم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن تمیم الدارمی، مصنف ابن ابی شیبة، مسند احمد عن رجل عن الصحابة

۱۸۸۸۶ سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں باز پرس ہوگی اس کی نماز دیکھی جائے گی اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۷ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اگر اس کی نماز پوری نکلی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۱۸۸۸۸ سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کی باز پرس ہوگی اگر وہ درست نکلی تو اس کے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز خراب نکلی تو تمام اعمال خراب ہوں گے۔ پھر پروردگار فرمائے گا: دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہیں تو ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔ پھر دوسرے فرائض بھی اسی طرح اللہ کی رحمت اور مہربانی سے (پورے) کیے جائیں گے۔

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه وهو حسن

دوسری فصل...... نماز کی فضیلت کے بیان میں

۱۸۸۸۹ ...نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۰ نماز دین (کے خیمہ) کی لکڑی ہے۔ ابونعیم الفضل بن دکین فی الصلوٰۃ عن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۱ نماز دین کا ستون ہے، جہاد عمل کی کوہان (بلندی) ہے اور زکوۃ اس (دین) کو ثابت رکھتا ہے۔ الفردوس عن علی رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۲ نماز میزان (ترازو) ہے۔ جس نے اس کو پورا کیا اس کی میزان بھر گئی۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۳ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اللہ کے لیے محبت رکھنا اور نیک عمل میں (ایک دوسرے سے) دوستی رکھنا شیطان کی جڑ اکھیڑ دیتا ہے، جب تم یہ اعمال کرلو گے تو شیطان تم سے اس قدر دور ہو جائے گا جس قدر مشرک مغرب سے دور ہے۔

مسند الفردوس الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۴ پانچ فرض نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ جب کہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۸۸۹۵ پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات میں گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر سے اجتناب برتا جائے اور جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین ایام۔ حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنه

فائدہ:...... جمعہ پڑھنے کے بعد آئندہ جمعہ پڑھنا درمیان ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور مہینے میں تین روزے رکھنا پورے ماہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

١٨٨٩٦ اللہ سے ڈرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

ترمذی حسن صحیح۔

١٨٨٩٧ تمام اعمال میں اللہ کو محبوب ترین عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

١٨٨٩٨ جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتے ہیں تو اہل مساجد کی طرف دیکھ کر عذاب ہٹا دیتے ہیں۔

الکامل لابن عدی، الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٨٩٩ جان لے! جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عوض تیرا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ اور ایک خطاء تجھ سے مٹا دیتے ہیں۔مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

١٨٩٠٠ سب سے افضل عمل نماز کو پہلے وقت میں پڑھنا ہے۔ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام فروۃ

١٨٩٠١ اعمال میں سب سے افضل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے، والدین کے ساتھ نیکی برتنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٩٠٢ افضل ترین عمل نماز اور مجلس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا نہیں رہتا مگر ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ بات چیت کرے یا اٹھ کھڑا ہو۔الطیالسی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٨٩٠٣ سجدوں کی کثرت کرو۔ بے شک کوئی مسلمان ایک بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔ابن سعد، مسند احمد عن ابی فاطمۃ

١٨٩٠٤ اللہ تعالیٰ جب آسمان سے زمین والوں پر کوئی عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب مساجد آباد کرنے والوں سے پھیر دیتا ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

نماز کے وقت اللہ کی توجہ

١٨٩٠٥ بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں (اور اس وقت تک توجہ عنایت فرماتے ہیں) جب تک وہ نماز پوری نہ کرے یا نماز میں کوئی بری حرکت نہ کرے۔ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

١٨٩٠٦ نماز، روزہ اور ذکر (اللہ) راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

ابوداؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس روایت کی سند میں زبان بن فائد (محل کلام) ہے۔عون المعبود ٧/١٧٥۔

١٨٩٠٧ نماز مؤمن کی قربانی ہے۔الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٩٠٨ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ اس کے سر اور کاندھے پر لاد دیئے جاتے ہیں جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

١٨٩٠٩ نماز پسندیدہ مشغلہ ہے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

۱۸۹۱۰ ہر نماز اپنے سے قبل کے گناہ ختم کردیتی ہے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۱ آگ ابن آدم کے ہر عضو کو کھا سکتی ہے سوائے سجدہ کے نشان کے۔اللہ نے آگ پر حرام کردیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔

ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۲ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۳ مجھے تمہاری دنیا میں سے (اپنی) عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

مسند احمد، مستدرك الحاکم، نسائی، السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۴ نماز کے بعد اس طرح دوسری نماز ادا کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو عمل نہ کیا جائے علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابو داؤد عن ابی امامة

۱۸۹۱۵۔ نماز مؤمن کا نور ہے۔القضاعی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۶ نماز بہترین موضوع ہے جو اس میں کثرت کرسکتا ہو وہ کرے۔الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۷ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔القضاعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۸ نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے۔جس نے نماز پڑھی اور ہاتھ بلند نہ کیے تو یہ نماز لولی لنگڑی ہے مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح فرمایا ہے کہ ہر اشارہ کے بدلے ایک درجہ اور ایک نیکی ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۹ تو نماز کو لازم پکڑلے، یہ جہاد سے افضل ہے اور معاصی چھوڑنے یہ ہجرت سے افضل ہے۔

المحاملی فی امالیه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۰ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کرلیا ہے۔اور بندہ جو سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں۔جب بندہ کہتا ہے الحمدللہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے نے میری بڑائی بیان کی، بندہ جب کہتا ہے الرحمن الرحیم بندے نے میری تعریف کی، بندہ جب کہتا ہے:مالك یوم الدین، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:بندے نے میری بزرگی بیان کی۔جب بندہ کہتا ہے:ایاك نعبد وایاك نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور بندے کے درمیان (مشترک) ہے اور (آگے) بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۱ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا آپ کو نماز محبوب کی گئی ہے پس جس قدر ہوسکے پڑھیں۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۲ ہر قدم جو نمازی نماز کی طرف اٹھاتا ہے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسند احمدعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۳ نمازی کے لیے تین فضیلتیں ہیں۔نیکی آسمان کی لگام سے اس کے سر کی مانگ پر گرتی ہے۔ملائکہ اس کو قدموں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔اور ایک منادی اس کو نداء دیتا ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہوجائے کہ کون میرے ساتھ سرگوشی کررہا ہے تو نماز سے نہ نکلے۔

محمد بن نصر فی الصلوة عن الحسن مرسلا

۱۸۹۲۴ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر نچھاور ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے جب رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہوجاتی ہے حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے۔جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے پس وہ سوال کرے اور (قبولیت کی) امید رکھے۔

السنن لسعید بن منصورعن عمار مرسلا

فجراور عصر کی اہمیت

۱۸۹۲۵ وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جوطلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز پڑھے۔(یعنی فجر اور عصر کی نماز)۔

(مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمارة بن رؤیبة عن ابیه

۱۸۹۲۶ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز کا وقت ہو جائے اور وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ کرے تو وہ اس کے لیے پچھلے گناہوں سے معافی کا سبب بن جاتا ہے جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ زندگی بھر کا سبب بنتا رہتا ہے۔ مسلم عن عثمان

۱۸۹۲۷ جب بھی دو محافظ فرشتے کسی بندے کی دو نمازیں لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہوئے ہوتے ہیں اللہ پاک ان کو فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی دونوں نمازوں کے درمیان اس سے ہونے والے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۸۹۲۸ کوئی حالت بندے کی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ اللہ اپنے بندے کو سجدے میں دیکھے اور اس کا چہرہ مٹی میں آلود ہو رہا ہو۔الاوسط للطبرانی عن حذیفة رضی الله عنه

۱۸۹۲۹ ہر صبح وشام زمین کے حصے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اے پڑوسن! کیا تیرے اوپر کسی نیک بندے کا گذر ہوا ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا تجھ پر اللہ کا ذکر کیا ہو۔ اگر وہ ہاں کہتی ہے تو پوچھنے والی پڑوسن زمین اس کے لیے اپنے اوپر فضیلت و برتری محسوس کرتی ہے۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن انس رضی الله عنه

۱۸۹۳۰ جو بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ثوبان رضی الله عنه

۱۸۹۳۱ پنج وقتہ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر میٹھے پانی کی جاری نہر جیسی ہے جو اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ وہ پانی اس کے جسم پر کوئی گندگی نہیں چھوڑتا۔مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۱۸۹۳۲ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی ہے۔مسلم، مسند احمد، شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۱۸۹۳۳ بندہ جب تک نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔عبدبن حمید عن جابر رضی الله عنه

۱۸۹۳۴ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے سجدے زمین کو پیشانی کے نیچے سے لے کر ساتویں زمین تک پاک کر دیتے ہیں۔

الاوسط عن عائشة رضی الله عنها

اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ میں

۱۸۹۳۵ بندہ خدا سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔البزار عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۸۹۳۶ نماز کی انتظار میں بیٹھا شخص نماز میں مشغول ہے۔ بندہ اسی وقت سے نمازیوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب وہ نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے حتی کہ واپس ہو۔ابن حبان عن عقبة بن عامر رضی اللّٰه عنه

۱۸۹۳۷ ہر شے کی پاکی و صفائی ہے۔ ایمان کی پاکی اور صفائی نماز ہے اور نماز کی پاکی اور صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۹۳۸ یہ ممکن ہے کہ تم جہاد میں نہ جاؤ یا تمہارے پاس زکوٰۃ وعشر لینے والے سرکاری نمائندے نہ آئیں لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں رکوع نہ ہو۔مسند احمد، ابوداؤد عن عثمان بن ابی العاص

۱۸۹۳۹ کوئی بندہ نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ

معاف فرمادیتے ہیں۔ نسائی، ابن حبان عن عثمان

۱۸۹۴۰ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے۔ لہٰذا سجدے کثرت کے ساتھ کرو۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادة بن الصامت

۱۸۹۴۱ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن عقبة بن عامر

۱۸۹۴۲ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں پوری طرح حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب کردی جاتی ہے اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن عقبة بن عامر

۱۸۹۴۳ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت بغیر بھول چوک کے پڑھیں اللہ پاک اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن زید بن خالد الجهنی

۱۸۹۴۴ ملائکہ تم میں سے اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہوجائے یا اٹھ کھڑا نہ ہو۔

اللهم اغفرله اللهم ارحمه

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۴۵ جب کوئی مصیبت آسمان سے اترتی ہے تو مساجد کو آباد کرنے والے سے ہٹادی جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۸۹۴۶ اے بلال! نماز قائم کراور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رجل

۱۸۹۴۷ رات اور دن کے ملائکہ تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ جو رات گذارتے ہیں وہ (صبح کو) اوپر چڑھتے ہیں۔ پروردگار ان سے زیادہ جاننے کے باوجود اس سے سوال کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم ان کو چھوڑ کر آرہے تھے تب وہ (فجر) کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تھے تو وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۴۸ تمہارا رب اس چرواہے پر فخر وتعجب کرتا ہے جو بکریوں کو چرواتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر جا تا ہے اور پھر وہاں اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ تب اللہ عزوجل فرماتے ہیں: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان دے کر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن عقبة بن عامر

۱۸۹۴۹ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی ان کے اندر اپنے آپ سے باتیں نہ کیں تو اس کے پچھلے سب گناہ (صغیرہ) معاف کردیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۰ جس نے (میرے) اس وضو کے مثل وضو کیا پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور (گناہ معاف ہونے کی وجہ سے) دھوکہ میں نہ پڑو۔ بخاری، ابن ماجة عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۱ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور دل میں ادھر ادھر کے خیالات نہ لایا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ معانی عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۲ جس نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور صرف نماز ہی کے لیے نکلا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن عثمان رضی الله عنه

نماز میں گناہوں کا مٹنا

۱۸۹۵۳ جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز کے لیے چل پڑا اور لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۴ جب آدمی نماز کے لیے پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو عمل لکھنے والا فرشتہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا شخص فرمانبرداری کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہونے والا ہے نمازی جب گھر سے نکلتا ہے تو اس کو مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا جاتا ہے حتی کہ (گھر) واپس آئے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن عقبه بن عامر

۱۸۹۵۵ جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے وہ جب بھی دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور جب بھی بایاں قدم نیچے رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے بیے اس سے ایک برائی مٹا دیتا ہے۔پس جو چاہے۔(مسجد کے) قریب ہو جائے یا دور ہو جائے۔پھر اگر وہ مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اگر مسجد میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کچھ نماز پڑھی جا چکی ہے اور کچھ باقی ہے تو باقی جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور خود کی باقی بعد میں پوری کرلے۔پھر اگر مسجد میں آئے اور نمازی نماز پڑھ چکے ہوں تو اپنی نماز پوری کرلے۔ابو داؤد، السنن للبيهقي عن رجل عن الانصار

۱۸۹۵۶ سب سے افضل عمل نماز کی اپنے وقت پر ادائیگی ہے۔پھر والدین کے ساتھ نیکی اور پھر لوگوں کو سلام کرنا ہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن ابن مسعود رضى الله عنه

۱۸۹۵۷ پنج وقتہ نمازیں گناہوں کو یوں مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی میل کچیل کو مٹا دیتا ہے۔محمد بن نصر عن عثمان

۱۸۹۵۸ کوئی مسلمان طہارت حاصل کرتا ہے اور مکمل طہارت حاصل کرتا ہے جو اللہ پاک نے اس پر لکھ دی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ابن ماجة عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۵۹ جس نے وضو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔

مسلم، نسائی، ابن ماجة عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۶۰ جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض کو ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ہر ایک قدم ایک خطاء کو معاف کرتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۶۱ جو اپنے گھر سے طہارت حاصل کرکے فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلا اور اس کا مقصد صرف یہی تھا تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔اور نماز کے بعد نماز جبکہ دونوں کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے۔ابو داؤد عن ابی امامة

کلام: علامہ منذری فرماتے ہیں اس حدیث کا ایک راوی قاسم ابوعبدالرحمٰن میں کچھ کلام ہے۔عون المعبود ۲/۲۶۵۔

۱۸۹۶۲ جس نے نماز پڑھی اور نماز کے انتظار میں بیٹھ گیا تو وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتی کہ وہ نماز آجائے جس کا انتظار ہے۔

نسائی، الضعفاء للعقيلي عبد الله بن سلام وابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۶۳ کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے اس نماز اور آئندہ نماز کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔بخاری، مسلم عن عثمان رضی الله عنه

۱۸۹۶۴ بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہوجائے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۸۹۶۵ بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔اس کو گھر واپس آنے سے صرف نماز ہی روکے رکھتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۶ خوشخبری ہو، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان سے دروازہ کھول دیا ہے۔اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کررہا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کو جو ایک فرض پورا کرکے دوسرے فرض کے منتظر ہیں۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن عمرو

نماز کے فضائل......از الاکمال

۱۸۹۶۷ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار کے اور اس کے بیچ سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہے جب تک کہ وہ ناک کی ریزش صاف نہ کرے یا کھانسے نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۶۸ بندۂ مؤمن جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر لادیئے جاتے ہیں پس وہ اپنی نماز سے نہیں ہٹتا مگر وہ سب گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجور کے خوشے دائیں بائیں گر جاتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن سلمان، الجامع لعبدالرزاق عن سلمان موقوفاً

کلام: اس روایت کو علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۱/۳۰۰ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ اس میں ابان بن ابی عیاش ایک راوی ہے جس کو شعبہ اور احمد وغیر ہمانے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۹۶۹ مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اکٹھے ہوجاتے ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے جھڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام: علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں ۱/۳۰۰ پر اس کو نقل فرمایا کہ اس میں اشعث بن اشعث سعدانی (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۱۸۹۷۰ نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو ہمیشہ اور مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۱ جس نے نماز پر محافظت کی نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور اور برہان ہوگی۔اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔اور جس نے نماز پر محافظت نہیں کی اس کے لیے کوئی نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ کوئی نجات کا سبب۔اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمرو

۱۸۹۷۲ دین میں نماز کا مقام ایسا ہے جیسے بدن میں سر کا مقام۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۳ آدمی کی نماز اس کے دل میں نور پیدا کرتی ہے پس جو چاہے اپنے دل کو (زیادہ سے زیادہ) منور کرلے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۴ اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اللہ عزوجل کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (خزاں کے موسم میں)۔مسند احمد، الرؤیانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۵ مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۶ زمین کے جس ٹکڑے پر نماز کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے وہ قطعۂ زمین اپنے گردوپیش کے زمینی حصوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر

سے وہ حصہ زمین ساتویں زمین تک خوش ہوجاتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۸۹۷۷ نماز کے بعد اگلی نماز ادا کرنا جبکہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۸ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اپنے دل اور چہرے کے ساتھ (ہمہ تن) نماز میں متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔مسلم، ابو داؤد عن عقبۃ بن عامر
۱۸۹۷۹ جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور اپنے دل کو کسی چیز میں مشغول نہیں کیا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ
۱۸۹۸۰ جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر اس طرح نماز پڑھے کہ اس کو یاد رکھے اور سمجھ سمجھ کر پڑھے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوجائے گا۔الکبیر للطبرانی عن خریم بن فاتک
۱۸۹۸۱ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو اور سمجھ سمجھ کر نماز پڑھے تو وہ نماز سے اس حال میں ہوئے گا جیسے اس کی ماں نے آج اس کو جنم دیا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔مستدرک الحاکم عن عقبۃ بن عامر
۱۸۹۸۲ جس نے اس وضو کی طرح وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اور رکوع سجدے بھی پورے پورے ادا کیے تو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے جبکہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۳ جس نے وضو کیا جس طرح وضو کا حکم ہے اور نماز پڑھی جس طرح نماز کا حکم ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

مسند احمد، الدارمی، نسائی، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، عبد بن حمید، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر

۱۸۹۸۴ جس نے وضو کیا جس طرح اس کو وضو کرنے کا حکم تھا اور نماز پڑھی جس طرح اس کو نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔الکبیر للطبرانی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۱۸۹۸۵ جس نے وضو کیا، اچھی طرح وضو کیا پھر چار رکعات نماز ادا کی اور ان میں بھول چوک کا شکار نہ ہوا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۶ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔پھر کھڑے ہو کر دو رکعت یا چار رکعت فرض یا نفل پڑھی اور اس میں رکوع وسجود اچھی طرح ادا کیے پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو ضرور اس کی بخشش کردی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۸۹۸۷ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ
۱۸۹۸۸ جس نے اچھی طرح کامل وضو کیا پھر اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔الاوسط للطبرانی عن عقبۃ بن عامر
۱۸۹۸۹ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، نماز میں بھول چوک کا شکار ہوا اور نہ لغو کام کا ارتکاب کیا تو یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر
۱۸۹۹۰ جس بندے نے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی تو اس کے اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ
۱۸۹۹۱ جس بندے نے اچھی طرح وضو کیا حتیٰ کہ پانی اس کے چہرے پر سے ٹپکنے لگا پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی کہنیوں پر ٹپکنے لگا پھر پاؤں

دھوئے حتی کہ پانی پڈیوں پر ٹپکنے لگے پھر نماز پڑھی اور اچھی طرح نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ثعلبہ بن عمارۃ عن ابیہ

۱۸۹۹۲ جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، اپنے چہرے کو دھوتا ہے حتی کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگتا ہے، پھر بازو دھوتا ہے حتی کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہنے لگتا ہے پھر پاؤں دھوتا ہے حتی کہ پانی اس کے ٹخنوں سے بہنے لگتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عباد العبدی

۱۸۹۹۳ جب تو کلی کرتا ہے تو منہ کے گناہ کلی کر دیتا ہے۔ جب تو اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ اور ناخنوں کے اور پوروں کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے درمیان سے اس کے گناہ دھو دیتا ہے اور پھر جب تو نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو یہ نماز تیرے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اگر تو بیٹھ جاتا ہے تو تب بھی تیرا اجر واجب ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

وضو سے گناہوں کا معاف ہونا

۱۸۹۹۴ وضو کرتے وقت جب تو اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے اور ان کو رگڑتا ہے تو تیری ہتھیلیوں کے گناہ تیرے ناخنوں اور تیرے پوروں سے نکل جاتے ہیں۔ جب تو کلی کرتا ہے اور ناک کے دونوں نتھنوں کو پانی چڑھاتا ہے اور صاف کرتا ہے، پھر چہرے کو دھوتا ہے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے، پھر مسح کرتا ہے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو درحقیقت اپنے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ پھر جب تو اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے آگے رکھ دیتا ہے تو اس دن کی طرح گناہوں سے بالکل صاف ستھرا ہو جاتا ہے جس دن تیری ماں نے تجھے جنم دیا تھا۔

نسائی، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ عن عمرو بن عبسہ

۱۸۹۹۵ بندہ جب وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کے) گناہ ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو (ان کے) گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر پر مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی توجہ، اس کا دل، اس کا چہرہ اور اس کی ساری جسم وجان اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو وہ نماز پڑھ کر ایسے گناہوں سے نکل جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عمرو بن عبسہ

کلام: ...... الحاکم ۱/۱۳۰۔ وتعقبہ الذھبی۔

۱۸۹۹۶ بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح (موسم خزاں میں) اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۹۷ کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو کا پانی اعضائے وضو پر ڈالتا ہے تو اس کے گناہ اس کے کانوں سے، اس کی آنکھوں سے، اس کے ہاتھوں سے اور اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں اور اس کی نماز زائد فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۹۸ جس نے وضو کیا پھر اپنی ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا تو اللہ پاک اس کی ہر اس خطاء کو نکال دیتا ہے جو اس نے زبان (اور ہونٹوں) سے کی ہوں۔ اور جس نے وضو کیا اور وضو کی جگہوں پر اچھی طرح پانی پہنچایا۔ پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہمہ تن توجہ کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی امامۃ

۱۸۹۹۹ جس نے وضو کیا پھر اپنے ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جائیں گے جب کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تو اس کے گناہ ناک سے نکل جائیں گے۔ جب چہرہ دھویا تو اس کے گناہ چہرے سے بھی نکل جائیں گے۔ جب سر پر مسح کیا تو اس کے سر سے گناہ نکل جائیں

گے جب پاؤں دھوئے تو پاؤں سے گناہ نکل جائیں گے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوا تو وہ اس دن کی طرح پاک صاف ہوجائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو (اپنی کوکھ سے) جنم دیا تھا۔ اور اس کی نماز نفل ہوگی۔ محمد بن نصر فی الصلاۃ، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۱۹۰۰۰　جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر نماز شروع کردیتا ہے اور اچھی طرح نماز مکمل کرتا ہے تو وہ نماز پڑھ کر گناہوں سے ایسے نکلتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتے ہوئے گناہوں سے پاک تھا۔ ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۱　کوئی بندہ نہیں جو وضو کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے، تو اس کی یہ نماز پہلے تمام گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۲　کوئی بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح (خشوع کے ساتھ) وضو کرتا ہے تو اس نماز اور دوسری نماز جو پڑھے گا دونوں کے درمیانی تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن عثمان رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۳　سجدے کثرت کے ساتھ کرو کیونکہ کوئی بھی بندہ جب اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اسے ایک درجہ (جنت میں) بلند کردیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

کثرت سجود کی ترغیب

۱۹۰۰۴　میرے بعد سجدوں کی کثرت رکھنا کیونکہ کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور اس کی ایک خطاء مٹا دیتا ہے۔ ابن سعد، مسند احمد، البغوی عن ابی فاطمة الازدی

۱۹۰۰۵　بہرحال یونہی نہیں۔ بلکہ کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرنا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن خادم النبی صلی اللہ علیه وسلم، البغوی عن ابی فراس اسلمی

۱۹۰۰۶　تو اپنے نفس پر میری کثرت سجود کے ساتھ مدد کرنا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ربیعة بن کعب اسلمی

فائدہ:　ربیعہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رات بسر کرتا تھا۔ آپ کے لیے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھے فرمایا: سوال کرو۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اور کچھ مانگو۔ میں نے عرض کیا: نہیں، بس یہی مطلوب ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب پھر تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری مدد کرنا۔

۱۹۰۰۷　بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ کی حالت میں قریب ترین ہوتا ہے پس (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعائیں کرو۔

ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۸　جس نے ایک رکوع یا ایک سجدہ کیا اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک برائی مٹائیں گے۔

مسند احمد، الطحاوی، الرؤیانی السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۰۰۹　اے عائشہ! تجھے علم نہیں کیا کہ بندہ جب اللہ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے سجدہ کی جگہ کو ساتویں زمین تک پاک کردیتے ہیں۔

ابو الحسن القطان فی منتخباته، الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنه

۱۹۰۱۰　کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، ایک خطاء مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی ذر رضی اللہ عنه

۱۹۰۱۱　کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک برائی مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ لہٰذا سجدوں کی کثرت کرو۔

ابن ماجة، سمویه، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، عن عبادة بن الصامت

فائدہ: سجدہ تلاوت کے سوا خالی سجدہ کرنا منقول نہیں اور ان تمام احادیث کا مطلب نماز پڑھنا ہے۔ یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھو۔ نماز کی فضیلت ہی میں یہ احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کلام: زوائدابن ماجہ میں ہے کہ عبادۃ کی حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ولید بن مسلم راوی مدلس ہے۔

۱۹۰۱۲ کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۳ کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے یا ایک رکوع ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے بدلے ایک خطا معاف کردیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۴ جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۵ جو بندہ اللہ عزوجل کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۶ کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور ایک برائی مٹادیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۷ جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا وہ بڑائی سے بری ہوگیا۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۸ جس نے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے کسی بھی چیز کا سوال کیا اللہ پاک اس کو جلد یا بدیر وہ چیز ضرور عطا فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۹ جس نے خلوت میں ایسی جگہ دو رکعت نماز پڑھی، جہاں اللہ اور اس کے ملائکہ کے سوا اور کوئی اس کو نہیں دیکھتا تو اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۰ اس (غلام) کو لے لے اور ہاں مارنا ہوگا نہیں، کیونکہ میں نے اس کو خیبر سے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے نمازیوں کو مارنے سے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۱ اس کو لے لے اور اس کے ساتھ خیر کا معاملہ رکھنا میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو قتل کرنے (اور مارنے) سے روکا گیا ہے۔ السنن لسعید بن منصور شعب الایمان للبیہقی عن عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ

الاکمال

۱۹۰۲۲ تم کو کیا معلوم کہ اس کی نماز کہاں تک پہنچی؟ نماز کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر ایک میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ شخص ہر روز اس میں پانچ بار غسل کرتا ہے۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ پس تم کو نہیں معلوم کہ نمازی کی نماز کہاں تک جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن خزیمۃ، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن ابی وقاص وناس من الصحابۃ

۱۹۰۲۳ تیرا کیا خیال ہے اگر تمہارے کسی کے صحن میں ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس یقیناً نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کردیتی

ہے جس طرح پانی میل کچیل کو دھو دیتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجة، الشاشي، مسند ابي يعلي، شعب الايمان للبيهقي، السنن لسعيد بن منصور عن عثمان رضي الله عنه

۱۹۰۲۴　پانچ فرض نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے دروازے پر کوئی میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ (تو اسی طرح پنج وقتہ نمازی پر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا)۔

الرامهرزي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۰۲۵　پانچ (فرض) نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر جاری نہر، جس سے وہ ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو۔

الرامهرزي عن جابر رضي الله عنه

فرض نمازوں سے گناہ معاف ہونا

۱۹۰۲۶　پانچ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر جاری نہر کی سی ہے جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہے گا؟

شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۰۲۷　پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور دکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ اور وہ دکان میں کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو اور وہ گھر واپسی کے دوران ہر نہر پر غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ اسی طرح پانچ فرض نمازوں کا حال ہے جب بھی نمازی سے کوئی خطاء سرزد ہو جاتی ہے پھر وہ نماز پڑھ کر دعا استغفار کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الاوسط للطبراني عن ابي سعيد رضي الله عنه

۱۹۰۲۸　پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور کارخانے کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ جب وہ اپنے کارخانے جاتا ہو تو کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو پھر واپسی میں وہ جب بھی کسی نہر کے پاس سے گذرتا ہو تو غسل کرتا ہو تو کیا پھر بھی اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ اسی طرح نمازوں کا حال ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہو تو وہ نمازیں پڑھ کر استغفار کرتا ہو تو اس سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الكبير للطبراني عن ابي سعيد رضي الله عنه

۱۹۰۲۹　کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے تمہارا پروردگار عزوجل فرماتا ہے. جس نے اپنے وقت پر نماز پڑھی، اس پر محافظت کی، اس کو ہلکا و بے وقعت سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اس کے لیے میرا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر اس نے وقت پر نماز نہیں پڑھی، نہ اس کی حفاظت کی بلکہ نماز کو بے وقعت سمجھ کر اس کو ضائع کیا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں اگر میں چاہوں گا تو عذاب دوں گا او۔ چاہوں گا تو مغفرت کروں گا۔ الاوسط للطبراني عن كعب بن عجرة

۱۹۰۳۰　کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی حفاظت کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر یہ وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ اور جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی حفاظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھا پس اس کے لیے مجھ پر کوئی وعدہ نہیں اگر چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو مغفرت کردوں گا۔ الاوسط عن كعب بن عجرة

۱۹۰۳۱　جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی محافظت کی اور ان کے حق کو ہلکا سمجھ کر ان کو ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر عہد ہے (اور لازم ہے) کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں۔ اور جس نے ان نمازوں کو اپنے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی محافظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع کر دیا تو اس کے لیے مجھ پر کوئی عہد نہیں ہے، اگر چاہوں گا تو بخش دوں گا ورنہ عذاب دوں گا۔

الكبير للطبراني، حلية الاولياء عن كعب بن عجرة

کلام: اس میں ایک راوی یزید بن قتیبہ (متکلم فیہ) ہے مجمع ۱/۳۰۲۔

۱۹۰۳۲ کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! کوئی بندہ ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھے گا مگر میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ اور جس نے ان کو غیر وقت میں پڑھا تو اگر میں چاہوں گا اس پر رحم کردوں گا اور چاہوں گا تو عذاب میں گرفتار کروں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۳ جو شخص قیامت کے روز ان پانچ نمازوں کو اس طرح لایا کہ ان کے وضوء، ان کے اوقات، ان کے رکوع اور ان کے سجدوں کی رعایت برتی اور ان میں کسی کمی کوتاہی کا شکار نہ ہوا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے اور جو اس حال میں آیا کہ ان نمازوں میں کمی کوتاہی اور غفلت کا شکار رہا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو اس پر رحم فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۴ جو شخص پانچ نمازیں کامل مکمل لے کر آیا اور ان کے حقوق میں کوئی کمی کوتاہی نہ کی تو اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ عہد ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جو ان نمازوں کو اس حال میں لایا کہ ان کے حقوق میں غفلت برتی تب اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے گا رحم فرمادے گا ورنہ اس کو عذاب دے گا۔ ابن حبان عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۳۵ جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھیں اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا تو وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اور اللہ کا اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جس نے ان نمازوں کو پڑھا ہی نہیں یا ان کو صحیح طرح ادا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اللہ کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب کرے گا۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نمازی کا عذاب سے محفوظ ہونا

۱۹۰۳۶ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرے بندے کے لیے مجھ پر لازم عہد ہے کہ اگر وہ وقت پر نماز پڑھے گا تو میں اس کو عذاب نہ دوں گا اور بغیر حساب کے اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۷ اللہ نے بندوں پر پانچ نمازیں لکھ دی ہیں جو ان کو پڑھے اور ان کا حق ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں یہ عہد ہوگا کہ اس کو جنت میں داخل کردے اور جو ان کو اس طرح لے کر آیا کہ ان کو ہلکا سمجھ کر ان کا حق ضائع کردیا تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو رحم کرے۔ ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۸ اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی افضل شی فرض نہیں فرمائی۔ اگر کوئی شی ان دونوں سے افضل ہوتی تو اللہ پاک اس کو ملائکہ پر فرض فرماتے اسی لیے ان فرشتوں میں سے کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدے میں۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۹ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو فرض نماز کا وقت آجائے پس وہ کھڑا ہو، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے اور اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ پاک اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیانی گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۰ جس نے فرض کو ادا کیا اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مقبول دعا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۱ جس نے (پانچ فرض) نمازیں ادا کیں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ الحاکم فی التاریخہ، ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۲ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز ادا کی تو اس کے فجر وظہر کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہوجائیں

گے۔ پھر عصر کی نماز ادا کی تو اس کے ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ پھر مغرب کی نماز ادا کی تو عصر سے مغرب تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے پھر عشاء کی نماز ادا کی تو مغرب سے عشاء کے درمیانی گناہ معاف ہوجائیں گے۔ پھر شاید وہ رات بسر کرے اور لوٹ پوٹ ہوتا رہے۔ (اور اگر تہجد بھی پڑھے تو کیا ہی کہنا) پھر کھڑا ہو وضو کرے اور صبح کی نماز پڑھے تو اس کے عشاء سے فجر تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ یہی ہیں وہ نیکیاں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ان الحسنات یذھبن السیئات. صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) کیا ہیں؟ فرمایا. وہ تو لا الٰہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمدللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ.

مسند احمد، مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۳ تم لوگ گناہ کماتے رہتے ہو۔ پھر جب فجر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھوڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم ظہر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھوڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عصر کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم مغرب کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عشاء کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھوڈالتے ہو پھر تم سوجاتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ بیدار ہوجاتے ہو۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۴ ہر نماز کے وقت ایک منادی ندا دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی جانوں پر جو آگ تم نے بھڑکا رکھی ہے اس کو بجھاؤ۔ پس لوگ اٹھتے ہیں پاکی حاصل کرتے ہیں تو ان کی خطائیں ان کی آنکھوں سے گرجاتی ہیں پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیانی گناہوں سے بخشش کردی جاتی ہے۔ پھر ان پر (دوبارہ ان کے گناہ کرنے کی وجہ سے آگ جلادی جاتی ہے) پس جب ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے وہ فرشتہ آواز دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور بجھاؤ وہ آگ جو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھی ہے پھر وہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور پاکی حاصل کرکے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ پس جب عصر کا وقت ہوتا ہے تب بھی یہی ہوتا ہے پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے پھر لوگ سوجاتے ہیں پس پھر کچھ لوگ تاریکی کو غنیمت سمجھ کر خیر کے کام کرتے ہیں اور کچھ لوگ تاریکی کا موقع دیکھ کر برے کاموں کی طرف چل دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۵ جب بھی کسی نماز کا وقت ہوتا ہے ملائکہ یہ آواز دیتے ہیں: اے بنی آدم! اٹھو اور جس آگ کو تم نے اپنے گناہوں کی بدولت اپنی جانوں پر جلالیا ہے اس کو نماز کے ساتھ بجھاؤ۔ ابن النجار عن نصمۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۶ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح مکمل وضو کیا اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا، سر اور کانوں پر مسح کیا اور (پاؤں دھوکر) فرض نماز کے لیے کھڑا ہوگیا تو اللہ پاک اس کے وہ گناہ جو اس دن چلنے سے ہوئے ہوں، وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیے ہوں، وہ گناہ جن کو اس کے کانوں نے کیا ہو، وہ گناہ جن کو اس کی آنکھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں اللہ پاک سب کے سب بخش دیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۷ جس نے ان فرض نمازوں پر محافظت کی اس کو غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے کسی رات میں سو آیات تلاوت کرلیں اس کو عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۸ جس نے فرض نمازوں پر پابندی کی وہ غافلوں میں سے نہ ہوگا اور جس نے ایک رات میں تین آیت پڑھ لیں اس کو قانتین (فرماں برداروں) میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جبیر بن نفیر مرسلاً

۱۹۰۴۹ جس نے پانچ نمازیں ادا کیں وہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۰ جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور ان کے رکوع سجدے مکمل ادا کیے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت کردے خواہ وہ راہ خدا میں ہجرت کرے یا اس زمین میں موطن رہے جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن معاذ رضی اللہ عنہ

نمازی جنت میں داخل ہوگا

۱۹۰۵۱ جس نے ان پانچ فرض نمازوں پر اس طرح پابندی کی کہ ان کے رکوع، ان کے سجود، ان کے وضو اور ان کے اوقات کا بھرپور خیال رکھا اور یہ جانا کہ یہ اللہ کی طرف سے اس کا مجھ پر حق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر آگ حرام ہوجائے گی۔

مسند احمد، الكبير للطبراني، ابو نعيم، شعب الايمان للبيهقي عن حنظلہ بن ربيع الكاتب

۱۹۰۵۲ جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھا، اچھی طرح کامل وضو کیا، ان کے قیام، رکوع اور سجود کو خشوع وخضوع کے ساتھ مکمل کیا۔ تو وہ نماز سفید کپڑے کی طرح نکل کر جاتی ہے اور یہ دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے اور جس نے ان نمازوں کو ان کا وقت نکال کر پڑھا، وضو بھی اچھی طرح نہ کیا اور نہ نماز میں خشوع کا اہتمام کیا اور رکوع وسجدے بھی پورے صحیح ادا نہ کیے تو وہ نماز ایک سیاہ کپڑے کی مانند نکل کر جاتی ہے اور یہ کہتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے، جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ حتیٰ کہ وہ ابھی راستے میں ہوتی ہے اور اس کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن انس رضي الله عنه

۱۹۰۵۳ جس نے وضو کیا اور اعضائے وضو کو اچھی طرح دھویا (اور مکمل سر کا مسح کیا) پھر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا ان کے رکوع وسجود کو مکمل کیا اور قراءت بھی مکمل کی تو وہ نماز کہتی ہے۔ اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس طرح کہ وہ مکمل نور اور روشن چمکدار ہوتی ہے۔ اس کے لیے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ پاک کے پاس جاکر اپنے نمازی کے لیے سفارش کرتی ہے۔ اور جب نمازی رکوع وسجدوں کو پورا نہیں کرتا وہ قراءت بھی ٹھیک ادا نہیں کرتا تو وہ نماز اس کو یہ بددعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع کردے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو تاریک اور سیاہ شکل میں ہوتی ہے لہٰذا اس پر آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کو پرانے اور بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

السنن لسعيد بن منصور عن عبادة بن الصامت

نماز نمازی کو دعا دیتی ہے

۱۹۰۵۴ بندہ جب نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، ان کے رکوع اور سجدے بھی مکمل ادا کرتا ہے تو نماز اس کو یہ دعا دیتی ہے۔ اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے رکوع اور سجدے بھی مکمل نہیں کرتا تو نماز اس کو کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کرے، جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر وہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ الكبير للطبراني، شعب الايمان للبيهقي عن عبادة بن الصامت

۱۹۰۵۵ بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے رکوع اور سجدوں کو بھی مکمل ادا کرتا ہے اور قراءت بھی اچھی طرح تسلی کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز اس کو دعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی آباد رکھے جس طرح تو نے مجھے آباد کیا۔ پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور وہ نورانی روشن چمکدار ہوتی ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جب بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا، رکوع سجدے اور قراءت بھی صحیح طرح ادا نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو سیاہ اور بدہیئت ہوجاتی ہے۔ لہٰذا آسمان کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ

کہ اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔الضعفاء للعقیلی الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۶	فرض نماز سے فرض نماز تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ ماہ صیام سے ماہ صیام تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج سے حج تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر شوہر یا ذی محرم کے حج کرنا جائز نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:	اس روایت کی سند میں مفضل بن صدقہ متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مجمع الزوائد میں ۳۰۰/۱ پر ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۵۷	فرض نماز پہلے والی نماز تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ جمعہ پہلے والے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے مہینہ مہینہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔سوائے تین گناہوں کے: شرک باللہ، ترک سنت اور طے شدہ معاہدے کو توڑنا۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! شرک باللہ کو تو ہم جانتے ہیں لیکن ترک سنت اور معاہدہ کو توڑنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: معاہدہ کو توڑنے سے مراد ہے کہ تم قسم کے ساتھ کسی کی بیعت کرو پھر اس کی مخالفت کرو اور تلوار لے کر اس کے ساتھ قتال کرو۔اور ترک سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

مسند احمد، مستدرك الحاكم، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۸	پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔

ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:	اس روایت میں خلیل بن زکریا متروک اور کذاب ہے۔مجمع الزوائد ۳۰۰/۱۔

۱۹۰۵۹	پانچ نمازیں ہیں ان کے ساتھ اللہ گناہوں کو مٹادیتا ہے۔محمد بن نصر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۰	پانچ نمازیں ہیں جو ان پر محافظت کرے گا یہ نمازیں اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔اور جو ان پر محافظت نہ کرے قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ اس کی نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا۔اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان، ابی بن خلف اور قارون کے ساتھ ہوگا۔محمد بن نصر عن ابن عمرو

۱۹۰۶۱	شیطان مؤمن سے اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے جب تک پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے لیکن جب ان کو ضائع کردیتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہوجاتی ہے اور وہ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے اور اس میں لالچ کرلیتا ہے۔

ابونعیم، ابوبکر محمد بن الحسین البخاری فی امالیہ، الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۲	روئے زمین پر کوئی ایسا مسلمان نہیں جو فرض نماز کے لیے وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے مگر اس کے لیے اس دن کے تمام گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے، جن کی طرف وہ چل کر گیا ہو یا ان گناہوں کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو یا اس کی آنکھوں نے کیا ہو یا اس کے کانوں نے کیا ہو یا اس کی زبان نے کیا ہو یا وہ گناہ اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ابن عساکر، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۳	مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔الدارمی، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۴	جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ہاتھ دھوئے تو اس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، جب کلی کی تو اس کے گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں، جب ناک صاف کی تو اس کے گناہ ناک سے بھی نکل جاتے ہیں۔پس اسی طرح گناہ نکلتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ پاؤں دھوتا ہے (اور پاؤں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں) پھر وہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو (مقبول اور) گناہوں سے پاک حج کا ثواب ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو (مقبول اور) گناہوں سے پاک عمرہ کا ثواب ہوتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

ہر نماز دوسری نماز تک کے لئے کفارہ ہے

۱۹۰۶۵ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۶ نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً ان نمازوں کی حفاظت کرو طلوع شمس سے قبل والی (فجر کی) نماز اور غروب شمس سے قبل والی (عصر کی) نماز۔صحیح ابن حبان عن عبداللہ بن فضالہ اللیثی عن ابیہ

۱۹۰۶۷ فجر اور عصر کی نماز کے وقت رات اور دن کے ملائکہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب دن کے ملائکہ (عصر کے وقت بندے کے پاس سے) نکلتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کو فرماتے ہیں: تم کہاں سے آرہے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس (فجر کے وقت) پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۸ فرشتے تمہارے پاس ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں۔ جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو دن کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ پھر رات کے ملائکہ (فجر کی نماز پڑھ کر) آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اور دن کے ملائکہ تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ پھر پروردگار باوجود ان کو اچھی طرح جاننے کے ان سے سوال فرماتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا عمل کرتا چھوڑا ہے؟ ملائکہ کہتے ہیں. ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کو چھوڑ کر آنے لگے تب بھی وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔ پس آپ ان کو قیامت کے روز بخش دینا۔ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۹ اللہ کی قسم تم نماز پڑھتے رہو، اللہ کی قسم! کھلے بندوں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔ابن مندہ، ابونعیم عن الحکم بن مرۃ

انتظار الصلوٰۃ.....نماز کا انتظار

از الاکمال

۱۹۰۷۰ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے پھر اپنی پوری نماز کرلے اور اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے تو وہ مسلسل نماز میں ہی رہتا ہے۔اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اللھم ارحمہ واغفرلہ.

اے اللہ اس بندے پر رحم فرما اور اس کی بخشش کردے۔

اور اگر وہ باہر سے آکر نماز کی جگہ پر بیٹھ جائے اور نماز کا انتظار کرتا رہے اس کے لیے بھی یہی فضیلت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من الصحابۃ

۱۹۰۷۱ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور پھر اپنی جگہ نمازوں کے انتظار میں بیٹھا رہے تو ملائکہ اس کے لیے یہ دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ جب تک وہ بے وضو نہ ہوجائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچانے لگ جائے۔

ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۲ جب بندہ نماز پڑھتا ہے پھر نماز کے بعد (اسی جگہ) بیٹھا رہتا ہے تو ملائکہ اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ بیٹھا رہے۔اور ملائکہ کی دعا اس کے لیے یہ ہوتی ہے:

اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ.

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔ شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۳ ملائکہ اس بندے کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے جب تک وہ حدث کا شکار نہ ہو (یعنی بے وضو ہو جائے) اور جب تک کھڑا نہ ہو۔ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ۔ مؤطا امام مالک، ابن زنجویہ، نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۴ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔ اور ملائکہ اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ میں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس پر اپنی عنایت اور توجہ فرما۔

جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۵ جو شخص نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوگا جب تک محدث (بے وضوء) نہ ہو۔ ابن ابی شیبۃ، ابن حبان عن سھل بن سعد

۱۹۰۷۶ جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک محدث (بے وضوء) نہ ہو جائے اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ ابن جریر عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۷ جس نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور فجر سے قبل دو رکعت نماز ادا کی پھر بیٹھا رہا حتیٰ کہ فجر کے فرض (جماعت کے ساتھ) ادا کیے تو اس دن اس کی نماز ابرار (برگزیدہ) لوگوں کی نماز لکھی جائے گی اور اس کو وفد الرحمن (خدا کے مہمانوں) میں لکھ دیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۸ جو نماز کی جگہ میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہا وہ نماز ہی میں ہوگا حتیٰ کہ نماز پڑھ کر فارغ ہو۔ مؤطا امام مالک، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیھقی عن عبد اللہ بن سلام وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۹ جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ نماز میں مشغول لکھا جائے گا اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہیں گے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۰ نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا ہتھیار بند شہسوار۔ جو بڑے لشکر میں شریک ہو۔ جب تک کہ وہ نمازی بے وضو نہ ہو جائے یا کھڑا نہ ہو جائے اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۱ بہترین جہاد کی پہرہ داری نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے مگر ملائکہ اس کے لیے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۲ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے اور اس کو گھر واپس جانے سے صرف اور صرف نماز ہی کا انتظار روکے رکھے۔ الدار قطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۳ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب نماز (کا انتظار) اس کو روکے رکھے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام:... اس روایت میں ایک راوی عبداللہ بن عیسیٰ الخزار ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع ۳۸/۲۔

۱۹۰۸۴ کوئی بھی شخص جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ درحقیقت نماز ہی میں رہتا ہے۔ اور ملائکہ مستقل اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہے اور باوضو رہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔

عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۵ تم ہمیشہ خیر پر رہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے۔ السنن للبیھقی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۶ کاش تم دیکھتے کہ تمہارا پروردگار آسمان سے دروازہ کھول کر ملائکہ کو دکھاتا ہے اور فخر فرماتا ہے کہ تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۷　خوشخبری سنو! اے مسلمانو! خوشخبری! یہ تمہارا پروردگار آسمان کا ایک دروازہ کھول کر ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کو، انہوں نے ایک فرض پورا کر دیا اور دوسرے فرض کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

ابن ماجه عن ابن عمرو، مسند احمد، الكبير للطبراني، حلية الاولياء عن ابن عمرو

الترهيب عن ترک الصلوٰة

نماز چھوڑنے پر وعیدات......من الاکمال

۱۹۰۸۸　جس نے فرض نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ بغیر عذر کے وہ فوت ہوگئی (اور وقت نکل گیا) اس کا سارا عمل ضائع ہوگیا۔

ابن ابی شيبة عن ابی الدرداء عن الحسن مرسلاً

۱۹۰۸۹　جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کے اہل وعیال اور سارا مال و دولت اس سے چھن گیا۔

ابوداؤد الطيالسی، البيهقی فی المعرفة عن نوفل

۱۹۰۹۰　جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جائے گا ان لوگوں کے ساتھ جو اس میں داخل ہوں گے۔

ابونعيم عن ابی سعيد

۱۹۰۹۱　جس شخص کی نماز فوت ہوگئی وہ گھر والوں سے اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔ الشافعی، السنن للبيهقی عن نوفل بن معاوية

۱۹۰۹۲　ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد (اور فرق) ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

ابن ابی شيبة، ابن حبان، مستدرک الحاكم، السنن للبيهقی، السنن لسعيد بن منصور عن بريدة رضی الله عنه

۱۹۰۹۳　بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ابن ابی شيبة عن جابر رضی الله عنه

۱۹۰۹۴　آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجة عن جابر رضی الله عنه

۱۹۰۹۵　اللہ کی قسم! اے گروہ قریش! تم نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تم پر کسی آدمی کو بھیج دوں گا پھر میں یا کوئی جوتے ٹانکنے والا تمہارے دین (ضائع کرنے) پر تمہاری گردنیں اڑائے گا۔ مستدرک الحاكم عن علی رضی الله عنه

۱۹۰۹۶　تم نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو بے شک جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

مسند احمد عن ام ايمن

۱۹۰۹۷　جہاد میں نہ جاؤ، زکوٰۃ وصولی والے تمہارے پاس نہ آئیں، ولا يحبوا (اور وہ منافق نماز نہ پڑھیں) اور تم پر تمہارے علاوہ کسی اور کو امیر نہ بنایا جائے (یہ سب ممکن ہے) لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (یعنی نماز) نہ ہو۔ السنن للبيهقی عن عثمان بن ابی العاص

۱۹۰۹۸　اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جس میں نماز نہ ہو اور اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہ ہو۔

البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۰۹۹　بندہ اور کفر کے درمیان اور کوئی فرق سوائے اس کے نہیں کہ وہ فرض نماز چھوڑ دے۔ عبد بن حميد عن جابر رضی الله عنه

دوسرا باب......نماز کے احکام، ارکان، مفسدات

اور نماز مکمل کرنے والی چیزوں کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول......نماز کے باہر کے احکام

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......ستر عورت (شرمگاہ کی پردگی) اور لباس کے متعلق آداب اور ممنوع چیزوں کے بیان میں

رہ جانے والے بقیہ آداب لباس حرف میم کی کتاب المعیشۃ میں ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء اللہ۔

۱۹۱۰۰ مؤمن کی ستر گاہ ناف سے گھٹنوں تک ہے۔ سمویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۱ ناف سے گھٹنے تک عورت (ستر) ہے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن جعفر

۱۹۱۰۲ گھٹنوں سے اوپر اور ناف سے نیچے عورت (ستر) ہے۔ السنن الدارقطنی، السنن للبیھقی، عن ابی ایوب

۱۹۱۰۳ مسلمان کی ران اس کا ستر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرھد

۱۹۱۰۴ ...ران ستر ہے۔ ترمذی عن جرھد وابن عباس ومحمد بن عبد اللہ بن جحش

۱۹۱۰۵ اپنی ران کو ڈھک کیونکہ ران ستر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جرھد وابن عباس ومحمد بن جحش

۱۹۱۰۶ ران کو ڈھکو کیونکہ آدمی کی ران ستر ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۷ اے جرہد! اپنی ران کو ڈھکو کیونکہ ران ستر ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جرھد

۱۹۱۰۸ اپنی رانوں کو ظاہر مت کرو۔ اور کسی زندہ کی ران پر نظر پڑنے دو اور نہ مردہ کی ران پر۔
ابوداؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۹ اپنی ران مت کھول اور نہ کسی کی ران کو دیکھ زندہ ہو یا مردہ۔ ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۰ آدمی کا ستر آدمی پر ایسے ہی ممنوع ہے جیسے عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ اور عورت کا ستر عورت پر بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۱ اپنے ستر (کی حرمت) کو ڈھانپ لو کیونکہ چھوٹے کا ستر بھی بڑے کے ستر کی طرح حرام ہے۔ اور اللہ پاک ستر کھولنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتا۔ مستدرک الحاکم عن محمد بن عیاض الزھری

۱۹۱۱۲ اپنے کپڑوں کو تھام لو۔ اور ننگے ہو کے نہ چلو۔ ابوداؤد عن المسور بن مخرمۃ

۱۹۱۱۳ حائض کی نماز بغیر اوڑھنی کے مقبول نہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

فائدہ:..... حائضہ کو نماز معاف ہے اس پر نماز کا وجوب ساقط ہے۔ اور یہاں حائض سے مراد محض بالغ عورت ہے یعنی ہر پاک بالغ عورت جس کو حیض آتا ہو اس کو اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۹۱۱۴ اللہ پاک حائضہ (بالغ عورت) کی نماز کو اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۱۱۵ اے اسماء! جب عورت حیض (کی عمر) کو پہنچ جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے جسم میں سے اس کے علاوہ کچھ اور حصہ نظر آئے۔ آپ ﷺ نے ہتھیلیوں اور چہرے کی طرف اشارہ کر کے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۱۱۶ جب عورت کا پاؤں ظاہر ہو جائے تو پنڈلی ظاہر ہو جاتی ہے۔ الفردوس عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۱۱۷۔ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام یا نوکر کی شادی کردے تو وہ اس کے ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔
ابو داؤد، السنن للبیھقی عن ابن عمرو

ستر کے آداب

۱۹۱۱۸... جب تم نماز پڑھو نیچے ازار باندھ لو اور اوپر بھی چادر ڈال کر (قمیص نہ ہونے کی صورت میں) اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔
الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۹ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوڑھ لے۔ ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۰ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔ بے شک اللہ پاک سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۱ جب اللہ پاک تم کو وسعت بخشے تو اپنی جانوں پر بھی کشادگی کرو۔ ایک آدمی نے اپنے کپڑے جمع کیے ایک آدمی نے ازار (جسم کے نچلے حصہ پر باندھنے والی تہبند) میں اور چادر (جسم کے اوپری حصہ کو ڈھانپنے والی چادر) اور ازار میں نماز پڑھی۔ قمیص اور ازار میں نماز پڑھی، قباء (جبہ یا عباء) اور شلوار میں نماز پڑھی، قمیص اور شلوار میں نماز پڑھی، چادر اور شلوار میں نماز پڑھی، قباء اور نیکر (جو صرف شرمگاہ کو چھپائے اور باقی حصہ کو قباء چھپائے اس صورت) میں نماز پڑھی۔ قمیص اور نیکر میں نماز پڑھی (جبکہ قمیص گھٹنوں سے نیچے تک ہو) قباء اور نیکر اور چادر میں پڑھی۔
ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۲ زمین استغفار کرتی ہے شلوار میں نماز پڑھنے والے کے لیے۔ الفردوس عن مالک بن عتاھیہ

فائدہ:...... شلوار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے کیونکہ یہ ستر کو بہت اچھی طرح ڈھانپ دیتی ہے۔

۱۹۱۲۳...کیا تم سب کے پاس (دو) دو کپڑے ہیں؟
نسائی، ابن ماجۃ، ابو داؤد، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، شعب الایمان للبیھقی عن طلق

۱۹۱۲۴ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ دونوں (طرفوں) کو مخالف سمتوں پر ڈال (کر شلی) کرلے (کہ کہیں کپڑا کھل کر بے ستری کی نوبت نہ آجائے۔ بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۵ اے جابر! جب (کپڑا) کشادہ بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمتوں پر ڈال دے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کو کولہے سے اوپر باندھ لے۔ بخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں کناروں کو کندھے پر مخالف سمت میں آڑا (کراس) ڈال لے۔
مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

ممنوعات (لباس)

۱۹۱۲۷ جس نے اپنی ازار کو بڑائی کی وجہ سے لٹکایا وہ حل وحرم کہیں بھی اللہ کی رحمت کا مورد نہ ہوگا۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۸ جو شخص نماز میں تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے وہ اللہ کی رحمت نہ پائے گا نہ حل میں اور نہ حرم میں (حرم مکہ مدینہ میں جہاں کسی کو بھی مارنا ممنوع ہے۔ اور حل اس کے ماسوا ساری کائنات)۔ الطیالسی، السنن للبیھقی عن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۹ حضور ﷺ نے (محض) شلوار میں نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔ التاریخ للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۰ حضور ﷺ نے منع فرمایا اس بارے کہ کوئی لحاف میں نماز پڑھے جس کو باندھا نہ جاسکے نیز منع فرمایا کہ صرف شلوار میں کوئی نماز پڑھے

اوراوپرکوئی کپڑانہ ہو۔ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۱　اس بات سے منع فرمایا کہ نماز میں سدل کیا جائے۔(سر یا کندھے پر کپڑا ڈال کر دونوں سرے لٹکتے چھوڑ دیئے جائیں۔)
نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

مسند احمد، ابن ماجه، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۲　جب کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ دونوں میں نماز پڑھے اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اس کو ازار (تہبند) باندھ لے۔اور یہودیوں کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر نماز نہ پڑھے (بلکہ اس کے دونوں سرے مخالف سمتوں میں کندھے پر ڈال لے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۴　کوئی شخص ایک کپڑے میں یوں نماز نہ پڑھے کہ اس کپڑے کا کوئی کنارہ کندھے پر نہ ہو۔(کیونکہ اس طرح کپڑا کھلنے کے ساتھ ستر کھلنے کا پورا امکان ہے)۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۵　جب تم نماز پڑھو تو (ازار وغیرہ کا) لٹکتا ہوا کپڑا نہ چھوڑو۔بے شک لٹکتے ہوئے کپڑے کا جو حصہ زمین پر پہنچے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۶　ابوجہم بن حذیفہ کے پاس یہ قمیص لے جاؤ اور انبجانیہ کپڑا لے آؤ اس نے تو ابھی میری نماز میں خلل ڈال دیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۳۷　جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوپر جسم پر ڈال لے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۸　جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔اللہ پاک سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔اگر کسی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے ازار باندھ لے اور یہود کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر بغیر دونوں کندھوں پر مخالف طرفیں ڈالے نماز نہ پڑھے۔السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۹　ایک کپڑے میں پورے نہ لپٹ جاؤ۔یہود کی طرح، (بلکہ اس کی دونوں سمتوں کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو)۔

مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۰　جب تم نماز پڑھو اور تمہارے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ بڑا ہو تو اس کو لپیٹ (کر دونوں جانبوں کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال) لو اور اگر وہ ایک کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا تہبند باندھ لو۔ابن خزیمة، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۱　جب کپڑا بڑا ہو تو اس میں اس طرح نماز پڑھو کہ اس کے دونوں جانب کو کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو۔اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا ازار باندھ لو۔الجامع لعبدالرزاق، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۲　جب کپڑا کشادہ ہو تو اس کو لپیٹ لو (اور دونوں کنارے کندھوں پر مخالف جانبوں میں ڈال دو) اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کی ازار باندھ لو۔

الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

نبی ﷺ سے کسی نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۴۳　جس کے پاس بڑا ازار ہو وہ اس کو جسم پر لپیٹ (کر اس کی دونوں جانبیں کاندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال) لے اور اگر وہ ازار چھوٹی ہو تو اس کا تہبند باندھ لے۔حمزہ بن یوسف السھمی فی معجمه، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۴ اے جابر! اگر کپڑا بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو ادھر ادھر ڈال لے اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن الجارود، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

ان کان واسعا فالتحف به وان کان ضیقا فاتزر به

۱۹۱۴۵ کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

مصنف ابن ابی شیبة، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تھا کہ یا رسول اللہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا (یعنی ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے جبکہ دوسرا کپڑا نہ ہو)۔مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن قیس بن طلق عن ابیہ

۱۹۱۴۶ تم میں سے کوئی بھی شخص یہود کی طرح ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز نہ پڑھے بلکہ اس کو کاندھوں پر مخالف سمتوں میں ڈال لے اور جس کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ ایک کے ساتھ ازار باندھ لے پھر نماز پڑھ لے۔الجامع لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۷ کاندھوں پر کپڑا ڈال لے اور پھر نماز پڑھ لے۔ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۴۸ ننگے ہو کر نہ چلو۔الکبیر للطبرانی عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۴۹ ننگے بدن نہ چلو۔الشیرازی فی الالقاب عن المسور بن مخرمة

۱۹۱۵۰ اے چچا! ننگے بدن نہ چلو۔ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۱ اگر میں اپنے ستر کو اپنے بالوں سے چھپا سکتا تو ضرور چھپالیتا۔الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:... ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک کی جگہ کو چھپانے کی انتہائی سخت تاکید مطلوب ہے کہ اگر میرے پاس کپڑے نہ ہوں اور میرے سر کے بال لمبے ہوں تو میں انہی سے ستر عورت کا کام لیتا۔

۱۹۱۵۲ مؤمن کی ران بھی ستر ہے۔(ستر یعنی ہر وہ جگہ جس کا چھپانا فرض ہے)۔ابونعیم عن جرھد رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۳ ران (شرمگاہ کے ساتھ) ستر میں شامل ہے۔ابن جریر عن جرھد وابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۴ اس (ران) کو ڈھانپ لے بے شک یہ عورت (ستر) ہے۔الکبیر للطبرانی عن جرھد رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۵ اس کو ڈھک یہ عورت یعنی ستر ہے۔عبدالرزاق، ابن حبان، الخرائطی السنن للبیہقی عن جرھد

۱۹۱۵۶ اے معن! اپنی ران کو ڈھک یہ ستر ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی لیلی

۱۹۱۵۷ آدمی کی ران بھی عورت یعنی ستر ہے (جس کا چھپانا فرض ہے شرم گاہ کی طرح)۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم، ابن جریر عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۸ مسلمان کی ران بھی اس کا ستر ہے۔ابن جریر، ابونعیم عن عبد اللہ بن جرھد اسلمی عن ابیہ

۱۹۱۵۹ کسی زندہ شخص کی ران پر نظر ڈال اور نہ کسی مردہ شخص کی ران پر نظر ڈال کیونکہ ران بھی ستر (میں شامل) ہے۔

ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۶۰ اے علی! اپنی ران کو ڈھانپ، یہ ستر ہے۔اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ بے شک دونوں رانیں ستر (میں شامل) ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن محمد بن جحش

۱۹۱۶۱ جب لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو اس کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً

۱۹۱۶۲　اللہ پاک لعنت فرمائے (ستر کا حصہ) دیکھنے والے پر اور دکھانے والے پر۔

السنن للبیهقی عن الحسن مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

دوسری فرع......قبلہ رُو ہونے کے بیان میں

۱۹۱۶۳ ... مشرق ومغرب کے درمیان (سارا) قبلہ ہے۔

ترمذی، ابن ماجة، مستدرك الحاكم عن ابی هريرة رضی الله عنه، ترمذی حسن صحيح

فائدہ:......فرمان پروردگار ہے:

قل لله المشرق والمغرب يهدی من يشاء الی صراط مستقيم.

کہہ دے: مشرق ومغرب اللہ کے لیے ہے، وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان الٰہی کی تائید ہے۔ یعنی قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں فاينما تولوا فثم وجه الله جہاں کہیں تمہارا منہ پھر جائے وہیں خدا ہے۔

الاکمال

۱۹۱۶۴　بیت اللہ مسجد (حرام) والوں کے لیے قبلہ ہے، مسجد اہل حرم کے لیے قبلہ ہے اور حرم مشرق ومغرب میں میری امت کے تمام اہل ارض کے لیے قبلہ ہے۔ شعب الایمان للبیهقی وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ضعیف ہے۔

تیسری فرع......جگہ، اس کے ممنوعات اور سُترہ کے بیان میں

جگہ

۱۹۱۶۵　جب تم سرکنڈوں (نرکل یا گنوں کے کھیت) یا برفانی علاقے یا دلدل جیسی کسی زمین میں ہو (جہاں ہاتھ پاؤں ہلانا یا ہاتھ پاؤں ہلانے میں خطرہ کا اندیشہ ہو) اور وہاں نماز کا وقت ہو جائے تو اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد الله المزنی

الاعطان......ممنوع مقامات صلوٰۃ

۱۹۱۶۶　سات مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں بیت اللہ کی چھت، قبرستان، کوڑا خانہ، مذبح خانہ، حمام، اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور راستے کے درمیان۔ ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

۱۹۱۶۷　جب تم کو نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے باڑے میں ہو تو وہاں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ بکریوں میں سکینہ اور برکت ہے۔ اور جب تم کو نماز کا وقت اونٹوں کے باڑے میں ہو جائے تو وہاں سے نکل جاؤ اور پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ (اونٹ) جنوں میں سے پیدا ہوئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اونٹ غضب آور ہوتا ہے کس طرح ناک سے پھڑ پھڑاتا اور چھینٹیں مارتا ہے۔

الشافعی، السنن للبیهقی عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۶۸　بکریوں کے ناک کی ریزش اپنے سے پونچھ ڈالو ان کے باڑوں میں خوش رہو اور ان باڑوں کے گوشے میں نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ المعرفة للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۶۹　اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین میں سے ہوئی ہے)۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۰　تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ شیاطین سے ہیں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ بے شک وہ برکت والی چیز ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن البراء رضی الله عنه

۱۹۱۷۱　اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن ماجة عن سبرة بن معبد

۱۹۱۷۲　بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۳　بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ ان کے ناک کو صرف پونچھ لو (دھونے کی ضرورت نہیں) اور ان کے باڑوں میں نماز پڑھ لو۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۴　بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔ کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین سے ہوئی ہے۔

ابن ماجة عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۵　بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ ان کے دودھ سے وضو کا کام نہ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اور ان کے دودھ سے وضو کرلو۔ الکبیر للطبرانی عن اسید بن حضیر

۱۹۱۷۶　بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور ان کے ناک کو پونچھ لو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۱۷۷　بکریوں کے باڑے میں جب تجھے نماز کا وقت ہوجائے تو وہاں نماز پڑھ لے، اور جب اونٹوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہوجائے تو وہاں سے نکل لے کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۸　اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۷۹　جب نماز کا وقت آجائے اور تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی اور جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۱۸۰　بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا کرلو۔ لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔

مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن عبدالملک بن ربیع بن سبرة بن معبد عن ابیه عن جده

۱۹۱۸۱　جب تمہارا اونٹوں کے باڑے پر گزر ہو تو وہاں نماز نہ پڑھو۔ ہاں بکریوں کے باڑے پر گزر ہو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو اگر چاہو۔

السنن للبیهقی عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۸۲　بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھو اور ان کے ناک کو صرف پونچھ ڈالو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن رجل من قریش وعن ابی عتبة عن حیان عن رجل بالمدینة مرسلاً

۱۹۱۸۳ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

عبدالرزاق عن معمر عن الحسن وقتادة مرسلاً

۱۹۱۸۴ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، ہاں بکریوں کے باڑے میں پڑھ سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۵ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی تخلیق جنوں سے ہوتی ہے، کیا تم ان کے غصہ کے وقت ان کی (باؤلی) ہیئت اور ان کی آنکھوں کو نہیں دیکھتے۔ ہاں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ (بکریاں) رحمن کی برکت ہیں۔

ابن جریر فی تھذیبہ، الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

قبرستان میں یا قبر کے پاس نماز پڑھنا

۱۹۱۸۶ قبر کی طرف رخ کرکے نماز نہ پڑھو اور نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۷ زمین تمام کی تمام مسجد ہے (جہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۸ اللہ پاک یہود کو برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۹ اللہ پاک یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے۔ مسند احمد عن اسامۃ بن زید، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وابن عباس رضی اللہ عنہ، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۰ ان لوگوں میں جب کوئی مرد صالح فوت کرجاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے ہیں اور اس میں طرح طرح کی شکلیں بناتے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۹۱ نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۹۲ انسانوں میں سب سے زیادہ بدترین انسان وہ ہیں جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدیں بنالیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۳ آگاہ رہو! تم سے قبل جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا پس تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ ابن سعد عن جندب

۱۹۱۹۴ لوگوں میں سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کردیتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۵ بنی اسرائیل اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے۔ لیکن تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

طبقات ابن سعد

۱۹۱۹۶ بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا پس اللہ پاک نے ان پر لعنت فرمادی۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار

۱۹۱۹۷ باغ (کھیت وغیرہ) جس میں گندگی اور بدبودار چیزیں (بھی) ڈالی جاتی ہیں۔ جب ان کو تین بار پانی دے دیا جائے تو اس میں نماز پڑھ لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حمام میں یا سونے والے اور بے وضو کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۹۱۹۸ حضور ﷺ نے حمام (اس میں غسل خانہ اور بیت الخلاء وغیرہ شامل ہیں) میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور کھلے ستر والے کو سلام کرنے سے منع فرمایا۔ الصعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۹ حضور اکرم ﷺ نے بے وضو اور (نماز میں) سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۰ سونے والے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ابوداؤد، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعف سند کی بناء پر درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ عون المعبود ۲/ ۳۸۷۔

سترہ (آڑ) کا بیان

۱۹۲۰۱ جو شخص اپنے اور قبلے کے درمیان کسی کو نہ آنے دے سکتا ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۲ جو تم میں سے نماز پڑھے وہ سامنے سترہ (ہاتھ بھر اونچی کوئی بے جان آڑ) کر لے اور اس سترے کے قریب ہو کر نماز پڑھے تا کہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کر سکے (کسی کسی کتے یا بلی یا کسی انسان کی شکل میں آکر سترے کے اندر سے نہ گذر جائے۔ اگرچہ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی مگر نماز میں خلل آجاتا ہے اور دھیان بٹ جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن ابی حثمه

۱۹۲۰۳ اپنی نماز میں آگے سترہ کر لیا کرو خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم السنن للبیهقی عن الربیع بن سبرة

۱۹۲۰۴ امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۵ قبلہ (یا قبلہ رخ کسی بھی آڑ) کے قریب ہو کر نماز پڑھو۔ البزار، شعب الایمان للبیهقی ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنها

۱۹۲۰۶ نماز کے وقت اپنے سامنے خط کھینچ کر اور پتھر یا جو چیز میسر آجائے اس کو رکھ کر سترہ بنا لے اگرچہ مؤمن کی نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کر سکتی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۷ نماز کے وقت کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز آگے رکھ لیا کرو اگرچہ آگے گذرنے والی کوئی چیز نمازی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

الطیالسی، ابن حبان عن طلحة

۱۹۲۰۸ بلی کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز نہیں توڑتا اس لیے کہ یہ گھر میں رہنے والی چیزوں میں سے ہے۔

ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۹ جب تم کجاوے کی لکڑی کے مثل کوئی چیز نماز کے وقت آگے رکھ لو تو پھر اس لکڑی کے آگے سے گذرنے والی کوئی شی نماز میں نقصان نہیں ڈال سکتی۔ ابوداؤد عن طلحة بن عبید اللہ

۱۹۲۱۰ جب کوئی شخص سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تا کہ شیطان اس کے اور نمازی کے درمیان نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکے

۱۹۲۱۱ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو جائے اور یوں کسی کو آگے سے گذرنے کا راستہ نہ

چھوڑے اگر پھر بھی کوئی درمیان سے گذرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۱۲	جب کوئی شخص کسی چیز کے پیچھے نماز پڑھے جو اس کو لوگوں سے چھپا رہی ہو اور پھر کوئی درمیان سے گذرے تو اس کے سینے پر دھکا دے پھر اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۱۳	...جب کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی آڑ کر لے اگر کوئی اور چیز نہ ہو تو اپنے عصا کو سامنے گاڑ لے۔ اگر عصا بھی نہ ہو تو سامنے خط کھینچ لے پھر اس کے آگے سے گذرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد ابو داؤد، ابن ماحة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۲۱۴	جب کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کو کجاوے کی طرح کوئی بھی لکڑی چھپا سکتی ہے، اگر ایسی کوئی لکڑی نہ ملے تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ارشاد فرمایا: یہ سوال تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ:...... جمہور احناف کے نزدیک نمازی کے آگے سے کسی جاندار کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور حدیث میں یہ تاکیدًا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے کیونکہ نماز میں خلل ضرور پیدا ہوتا ہے اور نمازی کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ دیکھئے فقہی کتب میں کتاب الصلوٰۃ۔ نیز ملاحظہ کریں ۱۹۲۱۹، اور ۱۹۲۰۶۔

۱۹۲۱۵	جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے نہ گذرنے دے بلکہ جس قدر ممکن ہو اس کو دور کر دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے قتال کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۱۶	جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گذرتا نہ چھوڑے اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے۔ کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی (شیطان) ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۱۷	جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے وقت اپنے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح رکھ لے تو پھر (بے خطر ہو کر) نماز پڑھ لے اور جو اس لکڑی کے پار سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔ مسلم، ترمذی عن طلحة

۱۹۲۱۸	کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی (اونچی) کوئی چیز سامنے رکھ لے تو پھر اس کے آگے سے گزرنے والے سے کوئی نقصان نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجة عن طلحة رضی الله عنه

۱۹۲۱۹	نماز کو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کر سکتی، اور جس قدر ہو سکے (آگے سے گزرنے والے کو) دور کر دو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۲۰	نماز کو قطع کر دیتا ہے، (یعنی خلل انداز ہوتا ہے) گدھا، عورت اور کتا۔

احمد، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه وعن عبد الله بن مغفل

۱۹۲۲۱	نماز کو قطع کر دیتی ہے حائضہ عورت اور کالا کتا۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۲۲۲	نماز کو قطع کر دیتی ہے: عورت، گدھا اور کتا اور اس سے حفاظت کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی چیز سے ہو سکتی ہے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۲۲۳	آدمی کی نماز کو قطع کر دیتی ہے عورت، گدھا اور کالا کتا جب کہ اس کے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز نہ ہو اور کالا کتا شیطان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابن ماجة، نسائی، ترمذی، ابو داؤد عن ابی ذر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۲۲۴　جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ آگے کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی عنبة عن صفوان

۱۹۲۲۵　کوئی بھی نماز کے وقت چھپ جائے خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو(یعنی آگے سترہ قائم کرے)۔

مصنف ابن ابی شیبة، البغوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سبرة معبد الجهنی

۱۹۲۲۶　جب کوئی سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سهل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سهل بن ابی حثمة

۱۹۲۲۷　جب کوئی شخص نماز پڑھے تو سترہ کے سامنے نماز پڑھے اور اس سے قریب تر ہو جائے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے گذرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلاً

۱۹۲۲۸　جب تیرے سامنے کجاوے کے مثل لکڑی ہو تو پھر اس کے آگے سے جو چیز گزرے اس کا تجھے کوئی ضرر نہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن موسیٰ بن طلحة عن ابیه

۱۹۲۲۹　جب تیرے اور راستے کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز ہو تب تیرے آگے گذرنے والے کا تجھے کوئی نقصان نہیں۔

عبدالرزاق عن المهلب بن ابی صفرة عن رجل من الصحابة

۱۹۲۳۰　جب تیرے اور تیرے آگے سے گذرنے والے کے درمیان کجاوے کے مثل کوئی لکڑی ہو تو وہ تیرے سترے کے لیے کافی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة عن المهلب بن ابی صفرة

۱۹۲۳۱　جب کوئی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور جو اس سترے کے آگے سے گزرے اس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ ابن ابی شیبة، مسلم، ترمذی عن موسی بن طلحة عن ابیه

۱۹۲۳۲　سترے کے لیے کجاوے کی لکڑی (کے بقدر) جیسی کوئی بھی شے کافی ہے خواہ وہ بال کی طرح باریک ہو۔

مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۲۳۳　جانوروں وغیرہ سے مصلی کجاوے کی لکڑی کی مثل کسی شی کو آگے رکھ کر بچ سکتا ہے۔ عبدالرزاق عن موسی بن طلحة مرسلاً

۱۹۲۳۴　جب کوئی شخص کسی چیز کے آگے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے۔ الدارقطنی فی الافراد عن طلحة رضی الله عنه

۱۹۲۳۵　کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح۔ مسلم عن عائشة رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۲۳۶　جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے کجاوے کی آخری یا درمیانی لکڑی کی مانند کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو کالا کتا، عورت اور گدھا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سرخ اور سفید کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۷　جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کے سترے کے لیے کجاوے کی آخری لکڑی جیسی کوئی بھی چیز کافی ہے۔ کیونکہ اگر ایسی کوئی چیز سامنے نہ ہوئی تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے

کی سفید اور سرخ کتے کے مقابلے میں خصوصیت کیوں کی گئی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ اے بھتیجے! تو نے بھی مجھ سے ایسے ہی سوال کر ڈالا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کالا کتا شیطان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۸ جب نمازی کے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند کوئی شی نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت گدھا اور کالا کتا فاسد کردے گا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سرخ وسفید کتے کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا، اے بھتیجے تم نے بھی یونہی سوال کردیا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کالا کتا شیطان ہے۔

ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حسن صحیح، ابن ماجة، نسائی، الدارمی، ابن خزیمه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۲۳۹ نماز کو تو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کرسکتی اللہ ہر چیز سے زیادہ تیرے قریب ہے بلکہ تیری شہ رگ سے زیادہ تیرے قریب ہے۔

ابن السنی وابونعیم معا فی الطب عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۲۴۰ نماز کو کوئی شی قطع نہیں کرسکتی لیکن تم ممکن حد تک آگے آنے والے کو دفع کرو۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۱۹۲۴۱ ...نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرسکتی۔

السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی، السنن للدار قطنی عن ابی امامة، السنن للدار قطنی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۴۲ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گزرنے نہ دے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۳ بغیر سترے کے نماز نہ پڑھو۔ نہ کسی کو آگے سے گذرتا چھوڑو اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابن حبان، مستدرك الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۴ اگر کوئی تمہارے سترے کے اندر سے گذرنا چاہے تو اس کو لوٹا دے، اگر انکار کرے تو پھر دفع کردے پھر بھی نہ مانے تو اس سے قتال جنگ کر کیونکہ وہ شیطان ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید خدری رضی الله عنه

۱۹۲۴۵ جب کسی نمازی کے آگے سے کوئی گذرنا چاہے تو نمازی اس کو دو مرتبہ منع کرے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابن خزیمه، الطحاوی، ابوعوانه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۲۴۶ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کیا وبال ہے تو اس کو ایک قدم آگے بڑھانے سے ایک سال تک کھڑا ہونا بہتر معلوم ہوگا۔ السنن لسعیدبن منصور، ابوداؤدالطیالسی عن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۷ اگر کسی کو معلوم ہوجائے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے کا کیا گناہ ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے گا۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عبد الله بن جهم

نمازی کے آگے سے گذرنے پر وعیدیں

۱۹۲۴۸ جو شخص کسی نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گذرتا ہے وہ قیامت کے دن یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ خشک درخت ہوتا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۲۴۹ کوئی چالیس سال تک کھڑا رہے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرے۔

مسند احمد، ابن ماجة الضیاء عن زید بن خالد

۱۹۲۵۰ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا کیا وبال ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرے۔ مؤطا امام مالك، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، عن ابی جهم

۱۹۲۵۱ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ چاہے گا کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے اور نمازی کے آگے سے نہ گذرے۔

ابن ابی شیبة، عن عبدالحمید بن عبدالرحمن مرسلاً

۱۹۲۵۲ اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھانے سے سو سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دے گا۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

چوتھی فرع......اجتماعی، انفرادی، مستحب اور مکروہ اوقات کا بیان

اجتماعی

۱۹۲۵۳ ہر نماز کا ایک اول وقت ہے اور ایک آخر وقت نماز ظہر کا اول وقت زوال شمس (کے بعد) ہے۔اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔اور عصر کا اول وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔اور عصر کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور آخری وقت وہ ہے جب شفق (احمر) غائب ہو جائے۔عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے۔اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۴ ظہر کی نماز کا وقت زوال شمس ہے جبکہ انسان کا سایہ اسی کے موافق ہو، اور ظہر کا یہ وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔اور عصر کی نماز کا (آخری) وقت جب تک کہ سورج زرد ہو جائے۔مغرب کی نماز کا وقت (غروب شمس سے لے کر) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کا وقت (شفق غائب ہونے سے لے کر) نصف رات تک ہے۔اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع شمس سے قبل تک ہے۔جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۲۵۵ جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔(ایک مرتبہ) انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج زائل ہو چکا تھا اور ایک تسمے کے بقدر (زوال) ہوا تھا۔اور عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا۔اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔اور عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے ساتھ پڑھائی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے۔لیکن آئندہ روز مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا (گذشتہ روز جس وقت عصر پڑھائی تھی) اور عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل تھا۔اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔اور عشاء تہائی رات کے وقت پڑھائی اور فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی۔پھر جبرئیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے محمد! یہ تو آپ سے پہلے انبیاء کا وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان صحیح وقت ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۲۵۶ سورج کا زوال ہوتے ہی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔چنانچہ انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔پھر اس وقت تشریف لائے جب ہر چیز کا سایہ اسی کے ایک مثل (گنا) ہوا تھا اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔پھر جب سورج غروب ہو گیا اور رات داخل ہو گئی اس وقت تشریف لائے۔پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔پھر جب شفق غائب ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔پھر جب فجر روشن ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی۔پھر جب اگلا دن ہوا اور ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا تشریف لائے اور فرمایا۔اٹھ نماز پڑھ۔تب انہوں

نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ہر شی کا سایہ اس سے دومثل (دگنا) ہوگیا تب تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر غروب شمس کے بعد جب رات داخل ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ایک تہائی رات بیت گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: یہ آپ سے قبل انبیاء کی نمازوں کا وقت ہے۔ ان اوقات کو لازم پکڑلیں۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۷۔ ہر نماز کا اول و آخر وقت ہے۔ ظہر کا اول وقت زوال شمس ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہوجائے۔ عصر کا اول وقت جب اس کا وقت داخل ہوجائے (اور وہ ہے جب ہر شی کا سایہ ایک مثل ہوجائے) اور عصر کا آخری وقت جب سورج زرد ہوجائے۔ مغرب کا اول وقت سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے اور آخری وقت جب افق غائب ہوجائے۔ عشاء کا اول وقت افق غائب ہونے کے ساتھ ہے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے اور آخری وقت طلوع شمس سے قبل ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبة، ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۸ ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہوجائے۔ اور عصر کی نماز پڑھو اس وقت جب سوار (مکہ سے) ذی الحلیفہ تک (چھ میل) کا راستہ طے کرلے۔ اور مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہوجائے۔ اور عشاء کی نماز پڑھو غروب شفق کے بعد سے نصف رات تک۔

الجامع لعبدالرزاق، عن ابن جریج عن سلیمان بن موسٰی

۱۹۲۵۹ اے معاذ! جب سرما کا موسم ہوتو فجر کو اندھیرے منہ ادا کرلے۔ اور لوگوں کی ہمت کے بقدر قراءت طویل کرلیکن ان کو اکتاہٹ اور تھکاوٹ میں مت ڈال۔ ظہر کی نماز پڑھ جب سورج کا زوال ہوجائے اور عصر و مغرب کو موسم سرما وگرما میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔ یعنی عصر اس وقت جب سورج سفید اور صاف چمکدار ہو۔ اور مغرب اس وقت پڑھ جب سورج غروب ہوجائے اور پردے میں چھپ جائے۔ اور عشاء کو سرما میں اندھیرے میں ادا کر کیونکہ سرما کی رات طویل ہوتی ہے۔

جب موسم گرما ہو تو فجر کو روشن کر کے پڑھ۔ کیونکہ رات (گرما میں) چھوٹی ہوتی ہے۔ اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لیے کچھ دیر ٹھہر جا تاکہ وہ بھی نماز کو پالیں۔ اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھ جب سورج سانس لینے لگ جائے اور ہوا چل پڑے کیونکہ لوگ اس وقت قیلولہ کرتے ہیں ان کو مہلت دو تاکہ وہ بھی شریک جماعت ہوجائیں۔ اور عصر و مغرب کو گرما و سرما دونوں موسموں میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔

حلیة الاولیاء عن معاذ رضی اللہ عنہ

نماز کے اوقات بالتفصیل اور بالترتیب

فجر کی نماز کا وقت اور اس سے متعلق آداب، سنن اور فضائل

۱۹۲۶۰ فجر دو ہیں۔ ایک فجر تو فجر کاذب ہے اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور نہ اس وقت (روزہ دار کو) کھانا حرام ہوجاتا ہے۔ اور وہ فجر جو افق میں طولاً پھیلتی ہے (اور بڑھتی ہی جاتی ہے) اس وقت نماز پڑھنا حلال ہوجاتا ہے اور کھانا (روزہ دار کو) حرام ہوجاتا ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۱ فجر وہ نہیں ہے جو سفید ہوتی ہے اور طولاً افق میں پھیلتی ہے۔ بلکہ فجر وہ ہے جو سرخ ہوتی ہے اور عرضاً پھیلتی ہے۔

مسند احمد عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۲ فجر دو ہیں ایک فجر جس میں کھانا حرام ہوتا ہے اور نماز حلال (یہ فجر صادق)۔ دوسری فجر جس میں نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے۔

(یہ فجر کاذب ہے)۔مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنه

اول وقت......از الاکمال

۱۹۲۶۳ اللہ عزوجل کو سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے اول وقت میں جلد ادا کرنا ہے۔مسند احمد عن ام فروة

۱۹۲۶۴ نماز کا اول وقت اس کے آخری وقت سے زیادہ افضل ہے جس طرح آخرت کی دنیا پر فضیلت ہے۔

ابو الشيخ عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۵ اعمال میں سب سے بہترین اور اللہ کے نزدیک ترین عمل نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔

مستدرك الحاكم، الرافعي عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۶ نماز کے اول وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ابو الشيخ عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۲۶۷ بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے حتیٰ کہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔پھر ایسی نماز روز قیامت میں اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ سے بخشش کا سوال کرے گی اور وہ نماز نمازی کو یوں دعا دیتی ہوئی جاتی ہے. اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔اور اگر بندہ نماز کو غیر وقت میں پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں اوپر جاتی ہے کہ وہ تاریک ہوتی ہے۔آسمان تک جاتی ہے تو وہاں سے پرانے گیلے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔اور نمازی کو یہ بددعا دیتی جاتی ہے اللہ تجھے بھی یونہی ضائع اور برباد کرے جیسے تو نے مجھے کیا ہے۔ابن النجار عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۹۲۶۸ جو شخص اس ڈر سے کہ کہیں نماز نہ نکل جائے پہلے (مسجد میں) پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت کو واجب فرما دیتے ہیں۔اور جو شخص نماز پڑھ کر اور کام کو ترجیح کر چھوڑ دے تو سال بھر تک کسی بھی عمل کے ساتھ اس کا نقصان پورا نہیں کر سکتا۔

حلية الاولياء عن ابي الدرداء رضي الله عنه

۱۹۲۶۹ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کا وقت نکال کر اس کو پڑھائیں گے۔پوچھا گیا پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھو اور پھر ان کے ساتھ نماز کو نفل کر لینا۔

ابن حبان، السنن للبيهقي عن ابن مسعود رضي الله عنه

آخری وقت......الاکمال

۱۹۲۷۰ جس نے طلوع شمس سے قبل صبح کی (فرض) نماز کا ایک سجدہ بھی ادا کر لیا اس نے نماز کو پا لیا اسی طرح جس نے عصر کی نماز میں غروب شمس سے قبل ایک سجدہ پا لیا اس نے عصر کی نماز پالی۔نسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۱ جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت (فجر کی) پالی اس نے فجر کی نماز پالی۔اور جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کا ایک سجدہ پا لیا اس نے عصر کی نماز کو پا لیا۔نسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۲ جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کی دو رکعات بھی پالیں یا طلوع شمس سے قبل فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پالی اس نے مکمل نماز (وقت میں) حاصل کر لی۔نسائي عن ابن عباس عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۲۷۳ جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت بھی پالی پھر طلوع شمس ہوگیا تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کرلے۔

صحيح ابن حبان عن ابي هريرة رضي الله عنه

الاسفار

١٩٢٧٤　فجر کو روشن کر کے پڑھو، کیونکہ یہ اجر کو بڑھانے والی شے ہے۔ترمدی، نسائی، صحیح ابن حبان عن رافع بن خدیج

١٩٢٧٥　صبح کی نماز کو (موسم گرما میں) روشن کر کے پڑھو اس حد تک کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔

ابو داؤد الطیالسی عن رافع بن خدیج

١٩٢٧٦　فجر کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔سمویہ، الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

١٩٢٧٧　فجر کو روشن کر کے پڑھو تمہاری مغفرت کردی جائے گی۔مسند الفردوس للدیلمی

١٩٢٧٨　صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو۔ یہ اجر کے لیے عظیم بات ہے۔ابوبکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار عن بلال رضی اللہ عنہ

١٩٢٧٩　جس قدر فجر روشن کر کے پڑھو یہ اجر کے لیے عظیم ترین شے ہے۔(نسائی عن رجال من الانصار

الاکمال

١٩٢٨٠　صبح کی نماز کو (گرمیوں میں) روشن کر کے پڑھو۔ یہ اجر کے لیے عظیم شے ہے۔

مسند ابی داود الطیالسی، الشافعی، عبد بن حمید، الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الجامع لعبدالرزاق عن زید بن اسلم

١٩٢٨١　صبح کی نماز روشنی میں پڑھو۔ یہ اجر کے لیے زیادہ عظیم ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

١٩٢٨٢　فجر کو روشن کر کے پڑھو۔ یہ (ثواب کو) روشن کرنے والی شے ہے۔التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن رافع بن خدیج

١٩٢٨٣　فجر کو روشن کر کے پڑھو تمہاری مغفرت کردی جائے گی۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

١٩٢٨٤　فجر کو روشن کر کے پڑھتے رہو کیونکہ تم جب بھی (موسم گرما میں) فجر کو روشن کر کے پڑھو گے زیادہ اجر پاؤ گے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن زید بن اسلم مرسلاً

١٩٢٨٥　صبح (کی نماز) کو روشن کرو یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

١٩٢٨٦　صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو کیونکہ تم جب بھی فجر کو روشن کر کے پڑھو گے یہ تمہارے لیے زیادہ اجر والی چیز ہوگی۔

ابن حبان عن رافع بن خدیج

١٩٢٨٧　صبح کو روشن کر کے پڑھو یہ اجر بڑھانے والی چیز ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن مندہ عن ایوب بن سیار عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن ابی بکر الصدیق عن بلال

کلام:　ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور صرف ایوب بن سیار المنکدر عن جابر عن ابی بکر عن بلال۔

١٩٢٨٩　اے بلال! صبح کی نماز روشنی میں پڑھو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ خیر کی چیز ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن المنکدر عن جابر عن ابی بکر الصدیق عن بلال

١٩٢٩٠　جس نے فجر کو منور کیا۔ اللہ اس کی قبر، دل اور جائے نماز کو منور کرے گا۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

١٩٢٩١　صبح کی نماز (صرف) اس قدر روشن کر کے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

١٩٢٩٢　میری امت ہمیشہ فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ فجر کی نماز روشن کر کے پڑھتی رہے۔

البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۳ جب تک فجر کو روشن کرکے پڑھ سکو (پڑھو) یہ زیادہ اجر والی شے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن محمود بن لبید عن رجل من الانصار

الفضائل

۱۹۲۹۴ جس نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ ہے، پس وہ بندہ سے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔ ابن ماجۃ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۵ جس نے صبح کی نماز ادا کرلی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے پھر اللہ اس سے کسی ذمہ کا سوال نہ فرمائے گا۔ اور جس سے اللہ نے کسی ذمہ کا سوال کرلیا وہ اوندھے منہ جہنم میں ضرور گرے گا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن جندب البجلی

۱۹۲۹۶ جو فجر کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن والد ابی مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۷ جس نے بردین (دو ٹھنڈے اوقات والی نمازیں یعنی فجر اور عشاء) پڑھ لیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۸ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ شام تک اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۹ سب نمازوں میں افضل ترین نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۰ جو شخص صبح کی نماز کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ اور جو صبح (ہی صبح) بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ ابن ماجۃ عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں عیسیٰ بن میمون ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

۱۹۳۰۱ عصرین (دو عصروں) کی حفاظت کر۔ طلوع شمس سے قبل (فجر) کی نماز اور غروب شمس سے قبل (عصر) کی نماز۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن فضالۃ اللیثی

الاکمال

۱۹۳۰۲ جو صبح کی نماز میں ثواب کی خاطر شریک ہوا گویا اس نے رات بھر عبادت کی۔ اور جو شخص عشاء کی نماز میں حاضر ہوا گویا اس نے نصف رات کی عبادت کی۔ شعب الایمان للبیھقی عن عثمان، مؤطا امام مالک عن عثمان موقوفاً

۱۹۳۰۳ جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ عزوجل کی ذمہ داری میں آگیا۔ اے ابن آدم اللہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۴ جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا، سو جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۵ جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ پس جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۶ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس دیکھنا کہیں اللہ تم سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرلے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۷ سب سے افضل نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۸　اللہ کے نزدیک سب سے افضل جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۹　اگر تو کسی کام میں مشغول بھی ہوجائے تو کبھی بھی عصرین (دوعصروں) سے غافل نہ ہونا۔فجر اور عصر سے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، عن فضالة اللیثی

۱۹۳۱۰　جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل (دونوں) نمازیں ادا کرلیں اور لا الہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

الاوسط للطبرانی عن عمارۃ بن رویبة

۱۹۳۱۱　جس نے صبح اور عشاء کی نماز با جماعت ادا کرلی اور ایک رکعت بھی فوت نہ ہونے دی اس کے لیے دو براءت نامے لکھ دیئے جائیں گے جہنم سے برأت اور نفاق سے برأت۔شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲　جس نے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز پڑھی اللہ پاک اس کو پروانے (وعدے) عطافرمائیں گے۔جہنم سے آزادی اور نفاق سے آزادی کا پروانہ۔الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۳　جو صبح کی نماز کے لیے نکل کھڑا ہوا وہ ایمان کے جھنڈے کو تھام کر نکلا اور جو شخص سب سے پہلے بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کو لے کر نکلا۔اور پھر وہ جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دے آیا جو سب سے آخر میں بازار سے نکلے گا۔ابن النجار عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴　جس نے صبح کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ شام تک اللہ کے پڑوس میں آگیا اور جس نے عصر کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ صبح تک اللہ کے پڑوس میں بس گیا خبردار! اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑنا، بے شک جس نے اللہ کے پڑوس کو چھوڑ دیا اللہ اس کو تلاش کرے گا اور آخر اس کو جا پکڑے گا پھر اس کو سینے کے بل جہنم میں گرادے گا۔نعیم بن حماد فی الفتن عن زید بن اسلم عن حدثه مرسلاً

۱۹۳۱۵　پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ فجر کی نماز سے بڑھ کر افضل نہیں ہے۔جو بھی اس نماز میں شریک ہوگیا میں اس کے لیے مغفرت کے سوا کسی چیز کا امیدوار نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الاوسط للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۱۹۳۱۶　جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ابونعیم عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۷　جس نے فجر کی نماز ادا کرلی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس ایسا نہ ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے کا سوال کرے۔

ابن ماجة، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸　جس نے صبح کی نماز ادا کرلی وہ میرے (یعنی اللہ کے) ذمہ میں ہے اور جس نے میرے ذمہ کو توڑ دیا میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا دشمن میں ہوجاؤں میں اس پر غالب رہتا ہوں۔الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۹　جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اے ابن آدم! اللہ سے ڈر! کہیں وہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرلے۔

صحیح ابن حبان عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰　جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔جس نے اللہ کے ذمہ کو پھاڑ دیا اللہ اسے تلاش کرے گا اور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرادے گا۔ابن ماجة و ابن عساکر عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱　جس نے عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا وہ رات بھر کھڑا رہا۔صحیح ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۲　جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ مؤمن ہے اور وہ اللہ کے پڑوس میں ہے پس اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۳　وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جس نے طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز ادا کی۔

الصحیح لابن حبان عن عمارۃ بن رویبة

سنت فجر

۱۹۳۲۴ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۲۵ تجھ پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۶ تم پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں ان میں بڑی خیریں ہیں۔ ابن الحارث عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۷ ان فجر کی دو رکعات (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ (جہاد کے دوران) تم کو گھوڑے روند ڈالیں۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۸ فجر کی نماز سے قبل کی دو رکعت (سنت) ہرگز نہ چھوڑو۔ ان میں بڑی رغبتیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۹ فجر کی دو رکعات (سنت) پر صرف خدا کا برگزیدہ بندہ ہی دوام کرسکتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۰ جو حاضر ہے وہ غائب کو بتادے کہ فجر کے (فرض کے) بعد (جب سورج طلوع ہوجائے) صرف دو سجدے (یعنی دو رکعت نفل) ہیں (جب کہ فرضوں سے پہلے دو سنت ادا نہ کی جائیں۔ ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۱ جس نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہ پڑھی ہوں وہ ان کو طلوع شمس کے بعد پڑھے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی

۱۹۳۳۲ جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ لے تو (فرضوں کے انتظار میں کچھ دیر کے لیے) اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔

ابوداود، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی برقم ۴۲۰ حسن صحیح

۹۳۳۳ گر میں صبح کو جلدی بیدار ہوجاتا ہوں تو ان دو رکعات (سنت فجر) کو انتہائی سکون کے ساتھ اچھی طرح ادا کرتا ہوں۔

ابوداؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۴ قریب ہے کہ کوئی شخص فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لے۔ ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن بحینۃ

فائدہ: دو رکعت سنت فجر کی انتہائی تاکید کی وجہ سے کسی کو عین فرض کے دوران نہ پڑھنی چاہئیں کہیں فرض چار محسوس ہوں۔ بلکہ ان کو فرضوں کے وقت سے پہلے ہی ادا کرلینا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۳۳۵ کوئی فرض ایسا نہیں جس سے قبل دو رکعت نہ ہوں۔ شعب الایمان للبیہقی، الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

فائدہ: ہر فرض نماز سے قبل کم از کم دو رکعت نفل ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور تمام سنتیں نوافل ہی کے حکم میں ہیں۔ پھر جن نوافل پر آپ ﷺ نے دوام فرمایا اور ان کی تاکید فرمائی وہ ان کو سنت کہہ دیا جاتا ہے۔

۱۹۳۳۶ دو بہترین سورتیں جو فجر سے قبل دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں قل یاایھا الکٰفرون اور قل ھو اللہ احد ہیں۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۳۳۷ یہ دو رکعتیں ہیں جن میں زمانے بھر کی رغبت اور کشش ہے یعنی فجر کی دو رکعات سنت۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۳۸ جب فجر طلوع ہوجائے تب صرف (فجر کی) دو رکعات (سنت ہیں)۔ یہ بات حاضر شخص غائب کو پہنچادے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۹ کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

ابن خزیمہ، السنن لسعید بن منصور، عن انس رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہنے لگے جبکہ ایک شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ رہا تھا۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یعنی اس شخص کو چاہیے تھا کہ یہ دو رکعتیں پہلے پڑھ لیتا لیکن اب اے بلال تم ہی تھوڑی تاخیر کرلو۔

۱۹۳۴۰ اے ابن القشب! کیا صبح کے چار فرض پڑھوگے۔ ابن ابی شیبہ، عن جعفر عن ابیہ

فائدہ: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) اقامت میں شروع ہوگئے۔ جبکہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کھڑے دو رکعات سنت فجر ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے شانوں پر ہاتھ مارا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا واضح مطلب تھا کہ ان سنتوں کو قبل از فرض ادا کرلو۔

۱۹۳۴۱ اللہ عزوجل نے تمہاری فرض نماز کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ فجر کی دو رکعات (سنت) ہے۔ السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۲ اگر (دوران جنگ) تمہارے پیچھے گھوڑے لگ جائیں تب بھی فجر کی دو رکعت سنت ہرگز نہ چھوڑنا۔

ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۳ خبردار! اس کا وقت اس سے پہلے تھا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ موذن نے نماز کے لئے اقامت کہی تو ایک دوسرا شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس کے شانے پر ہاتھ مارا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۴۴ جو فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنا بھول جائے وہ ان کو طلوع شمس کے بعد ادا کرلے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۵ فجر کی دو رکعت (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑ ان میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۶ فجر کی دو رکعت (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۴۷ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۴۸ تجھ پر فجر کی دو رکعات لازم ہیں۔ کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۹ اس (فجر کی سنت) نماز کو اس نماز کی طرح نہ سمجھو جو ظہر سے پہلے ہے اور ظہر کے بعد ہے۔ بلکہ ان دونوں (فرض وسنت) کے درمیان فاصلہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن بحینہ

۱۹۳۵۰ جو شخص طلوع شمس سے قبل صبح کی نماز پڑھے وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۵۱ جب سایہ ڈیڑھ دو گز ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔ الضعفاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۲ صلاۃ الوسطی وہ (درمیانی نماز) ہے جو فجر کے بعد آتی ہے۔ عبد بن حمید فی تفسیر عن مکحول مرسلاً

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ

نمازوں کی حفاظت کرواور (خصوصاً) درمیانی نماز کی۔
صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارے میں دونوں طرح کی روایات ہیں بعض روایات میں اس سے ظہر کی نماز مراد ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں گذرا لیکن اکثر روایات میں اس سے مراد عصر کی نماز ہے اور درحقیقت درمیانی نماز بھی وہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کنز ج ۲ ذیل آیت حافظوا علی الصلواۃ الخ

۱۹۳۵۳ ظہر سے قبل چار رکعات ہیں جن کے درمیان کوئی سلام نہیں، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

ابو داؤد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجة، ابن خزیمه عن ابی ایوب رضی الله عنه

کلام: امام ابوداؤد نے کتاب الصلوۃ باب الاربع قبل الظہر وبعدھا رقم ۱۲۵۶ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا کہ اس میں عبیدہ راوی ضعیف ہے جس کی حدیث سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

۱۹۳۵۴ ظہر سے قبل کی چار رکعت عشاء کے بعد چار رکعت کے برابر ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعت لیلۃ القدر (کی چار رکعت) کے برابر ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۵۵ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر محافظت کی اس کے لیے جہنم کی آگ حرام کردی گئی۔

ابن ماجة، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، مستدرك الحاكم عن ام حبیبه رضی الله عنه

۱۹۳۵۶ جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کے اس دن کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۵۷ جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کو اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن رحل

۱۹۳۵۸ زوال شمس کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات (سحر کے وقت) تہجد کی چار رکعات کے برابر ہیں اور اس وقت (زوال شمس کے بعد) ہر شی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ترمذی عن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۵۹ جب آفتاب آسمان کے جگر سے زوال کرجائے اس وقت چار رکعات ادا کرنا حرمت کے مہینے میں حرمت کے دن پوری رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن حذیفه رضی الله عنه

۱۹۳۶۰ دوپہر کی نماز رات کی (تہجد کی) نماز میں سے ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۳۶۱ جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات ادا کیں اللہ پاک اسے جہنم کی آگ پر حرام کردیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ام حبیبه رضی الله عنه

۱۹۳۶۲ زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ظہر کی نماز مکمل ہونے تک بند نہیں کیے جاتے، پس میں چاہتا ہوں کہ اس وقت آسمان میں میری طرف سے خیر کا عمل (چار رکعت) جائیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۳۶۳ تسبیح کی گھڑیاں سورج کے آسمان کے جگر سے زائل ہونے کے وقت شروع ہوجاتی ہیں اس وقت کی نماز صلوۃ المخبتین (برگزیدہ لوگوں کی نماز) کہلاتی ہے اور اس وقت سب سے افضل نماز کڑی دوپہر کی نماز ہے۔ ابن عساکر عن عوف بن مالك

۱۹۳۶۴ (زوال کے بعد) جب سورج نیچے ہوتا رہتا ہے مخلوق خدا میں سے ہر چیز اللہ کی حمد وتسبیح کرتی رہتی ہے سوائے شیاطین اور سرکش بنی آدم کے۔

ابن السنی، حلیة الاولیاء عن عمرو بن عبسه

الاکمال

۱۹۳۶۵ ظہر کی نماز زوال شمس کے بعد ہے۔عبدالرزاق عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ مرسلاً

۱۹۳۶۶ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور مکمل وضو کرے پھر ظہر کی اذان کے وقت نماز کے لیے نکلے اور رکوع (وسجود) مکمل کرتے ہوئے خشوع (وخضوع) کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز اس کے پہلے تمام گناہوں کے لیے اور اس دن کے آخر تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

۱۹۳۶۷ ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔

بخاری، ابن ماجۃ عن ابی سعید، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن صفوان بن مخرمۃ، نسائی عن ابی موسیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۱۹۳۶۸ جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

ابردوا بالظھر .ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن جاریۃ

۱۹۳۶۹ جب گرمی سخت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۷۰ گرم دن میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔بے شک حرارت کی شدت جہنم کے عمل تنفس سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عمرو بن عبسۃ

۱۹۳۷۱ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ابن خزیمۃ، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۳۷۲ ظہر کو ٹھنڈا کرو۔جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ سے ہے۔

نسائی، السراج فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۳ نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء، الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن المغیرۃ بن شعبۃ

۱۹۳۷۴ نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ دن کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۵ نماز کو ٹھنڈا کرو۔بے شک دوپہر کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔السنن لسعید بن منصور عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۶ شدت حرارت جہنم کی لپٹ سے ہے۔جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کے لیے ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔

مسند احمد عن رجل، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مسند احمد عن الحسن مرسلاً

ظہر کی سنن......الاکمال

۱۹۳۷۷ جس نے ظہر سے قبل چار رکعت پڑھیں یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گی۔

مصنف ابن ابی شیبة، الکبیر للطبرانی عن عمرو الانصاری عن ابیه

۱۹۳۷۸ جس نے ظہر سے قبل چار رکعت پڑھ لیں تو اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا یا فرمایا، چار غلام آزاد کرنے کے برابر۔الاوسط للطبرانی عن صفوان

۱۹۳۷۹ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھیں گویا اس نے یہ رکعت اسی دن تہجد کے وقت پڑھیں اور عشاء کے بعد چار رکعت (تہجد) پڑھنا لیلۃ القدر میں چار رکعت پڑھنے کے برابر ہے۔الاوسط للطبرانی عن البراء رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۰ جس نے ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعت پڑھیں اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ابن جریر عن ام حبیبة رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۱ رات کی نماز کے بعد ظہر کی نماز سے قبل چار رکعات سے افضل کوئی نفل نماز نہیں۔الحاکم فی التاریخ عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۲ کوئی بندہ ایسا نہیں جو ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے پھر بھی جہنم کی آگ اس کے چہرے کو جھلسادے ان شاء اللہ۔

ابن عساکر عن ام حبیبة رضی اللہ عنه

عصر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۸۳ صلاۃ الوسطی عصر کی نماز ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن سمرة رضی اللہ عنه، ابن ابی شیبة، ترمذی، صحیح ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنه، ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنه، الطیالسی عن علی رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۴ اللہ ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرلے، انہوں نے ہم کو صلوٰۃ الوسطی (عصر کی نماز) سے روک دیا حتی کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔

(مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجة، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن علی رضی اللہ عنه، مسلم، ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۵ بادل کے دن (عصر کی) نماز کو جلدی پڑھ لو۔ بے شک جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۶ جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال ودولت چھن گیا اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجة، نسائی، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۷ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز فوت ہوجائے (اس کا وبال ایسا ہے) گویا وہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے اکیلا رہ گیا۔وہ نماز ہے عصر کی نماز۔نسائی عن نوفل بن معاویة وابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۸۸ یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی مگر انہوں نے اس کو ضائع کردیا۔پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کرلی اس کو اس کا دہرا اجر ہوگا۔اور پھر اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاید (ستارہ) طلوع ہو۔(اور سورج غروب ہو)۔

مسلم، نسائی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۸۹ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا (سارا) عمل بے کار ہوگیا۔مسند احمد، بخاری، نسائی عن بریدة رضی اللہ عنه

۱۹۳۹۰ اللہ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھ لے۔ابوداؤد، ابن حبان ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۳۹۱ اے ابی امیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعات کا سوال کیا تھا؟ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے چند لوگ اسلام قبول کرنے آئے تھے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تھا پس یہی وہ دو رکعتیں ہیں۔

بخاری، ابو داؤد عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۹۳۹۲ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۹۳ جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا وہ اپنے اہل وعیال اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۴ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ فوت ہوگئی گویا اس سے اس کے اہل وعیال اور سارا مال و دولت چھن گیا اور وہ اکیلا رہ گیا اور وہ عصر کی نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، عن نوفل بن معاویہ وابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۵ یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو اس نماز کا دہرا اجر ملے گا۔ پھر اس کے بعد طلوع شاہد (یعنی ستارہ طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے) تک کوئی نماز نہیں ہے۔

مسلم، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن ابی بصرة الغفاری، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۶ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن وہ اس میں عاجز ہوگئے اور اس کو ترک کر دیا۔ پس جو شخص اس نماز کو آج پڑھے گا اس کو دہرا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو۔ شاہد سے مراد ستارہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۷ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور ان پر یہ نماز گراں ہوگئی۔ لہٰذا ان کے علاوہ دوسرے لوگوں پر نماز چھبیس درجہ فضیلت دے دی گئی۔ وہ نماز عصر کی نماز ہے۔ عبدالرزاق عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۸ جس نے عصر کی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال و دولت چھن گیا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۹ جس نے عصر کی نماز ترک کر دی حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا اس کا (سارا) عمل ضائع ہوگیا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۰ جس نے بغیر عذر کے عصر کی نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا گویا وہ اپنے اہل و مال سے بچھڑ گیا۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۱ جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال و دولت چھین لیا گیا۔

الشافعی عن نوفل بن معاویة، ابن جریر فی تهذیبه من طریق سالم عن ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۲ جس سے عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا عمل ضائع ہوگیا۔ ابن ابی شیبہ عن بریدة رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۳ کوئی اپنے اہل وعیال اور مال و دولت سب کو چھوڑ دے یہ اس سے بہتر ہے کہ عصر کی نماز کو وقت سے فوت کر دے۔

عبدالرزاق عن نوفل بن معاویہ عن ابیہ

۱۹۴۰۴ جس نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر خیر کی باتیں کرنے کے لیے بیٹھا رہا حتیٰ کہ شام ہوگئی وہ اس شخص سے افضل ہے جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے آٹھ غلام آزاد کر دیے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۵ جس نے دونوں نمازوں کے درمیان (وقت) کو (ذکر وتلاوت کے ساتھ) زندہ کیا اس کی مغفرت کردی جائے گی، فرشتہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور دوسرے فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

الحاکم فی التاریخ. ابوالشیخ وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عصر کی سنت.....الاکمال

۱۹۴۰۶ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کی کامل مغفرت فرمادے گا۔ابونعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۷ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام کردیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۰۸ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے گوشت کو آگ پر حرام کردے گا۔ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۹ جس نے عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھ لیں اس کو آگ نہ چھوئے گی۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:.....اس روایت کی سند میں حجاج بن نصر ایک راوی ہے جس کو اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۴۱۰ اللہ رحم کرے عصر سے قبل چار رکعات پڑھنے والے پر۔

ابوداؤد الطیالسی، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۱ میری امت جب تک عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھتی رہے گی وہ زمین پر مغفرت کی حالت میں چلتی رہے گی۔

الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۲ میری امت عصر سے قبل چار رکعات پڑھتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ پاک ان کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مغرب کی نماز سے متعلق احکام وفضائل

۱۹۴۱۳ غروب شمس ہوتے ہی نماز پڑھ لو ستاروں کے طلوع سے قبل۔الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۴ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز جلد ادا کرلو۔مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۵ میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے جھلملانے تک مؤخر نہ کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر ابن ماجۃ عن العباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۶ بادل والے دن دن کی نماز (یعنی صلوٰۃ العصر) جلدی پڑھو۔اور مغرب کو مؤخر کردو۔

ابوداؤد فی مراسیلہ عن عبدالعزیز بن رفیع مرسلاً

۱۹۴۱۷ مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے۔مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۱۸ مغرب سے قبل دو رکعات (نفل) ادا کرو۔مغرب سے قبل دو رکعت جو چاہے پڑھ لے۔مسند احمد، ابوداؤد عن عبد اللہ المزنی

۱۹۴۱۹ مغرب کے بعد دو رکعات جلد ادا کرو تاکہ (جانے والے) عمل کے ساتھ اوپر چلی جائیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۲۰ مغرب کے بعد دو رکعات جلدی پڑھ لو۔کیونکہ وہ فرض کے ساتھ اوپر چلی جاتی ہیں۔ابن نصر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۲۱ جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لیں وہ دو رکعات علیین میں لکھی جائیں گی۔

الجامع لعبدالرزاق عن مکحول مرسلاً

فائدہ: علیین وہ مقام ہے جہاں برگزیدہ لوگوں کے نامۂ اعمال رکھے جاتے ہیں۔

۱۹۴۲۲ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ (یعنی مغرب کے فرض کے بعد دو سنت)۔ ابن ماجة عن رافع بن خديج

کلام: ... زوائدابن ماجہ میں اس روایت کی اسناد ضعیف قرار دی گئی ہے۔

۱۹۴۲۳ یہ نماز تم پر گھروں میں لازم ہے۔ یعنی مغرب کی سنت۔ ترمذی، نسائی عن كعب بن عجره

کلام: ... حدیث ضعیف ہے۔ ترمذی وقال حدیث غریب کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ذکر فی الصلوٰۃ بعد المغرب انہ فی البیت افضل، رقم ۶۰۴

۱۹۴۲۴ یہ گھروں کی نماز ہے یعنی مغرب کے بعد کی نفل نماز (جس میں دو سنت شامل ہیں اگر اس کے بعد دو نفل مزید بھی ادا کر لیے جائیں تو بہتر ہے)۔ ابوداؤد عن كعب بن عجرة

کلام: ... اس روایت کی سند میں اسحاق بن کعب تابعی ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اسحاق بن کعب تابعی مستور الحال ہے، سنت مغرب کی حدیث میں متفرد ہے اور یہ انتہائی ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس باب میں صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں ادا کرتے تھے۔

عون المعبود: ۱۴/۱۸۳

۱۹۴۲۵ مغرب وعشاء کے درمیان تم پر ایک نماز (مغرب کی دو سنت) لازم ہے۔ یہ سارے دن کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

مسند الفردوس للديلمي عن سلمان رضي الله عنه

۱۹۴۲۶ جس نے مغرب وعشاء کے (فرضوں کے) درمیان دس رکعات پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا۔

ابن نصر عن عبدالكريم بن الحارث مرسلاً

۱۹۴۲۷ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور ان کے درمیان کسی سے کوئی بری بات نہ کی تو یہ نماز بارہ سالوں کی عبادت کے برابر ہوگی۔

ترمذی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام: ... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور نہایت ضعیف ہے جو اس سند کا راوی ہے۔

۱۹۴۲۸ جس شخص نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔

ابن ماجة عن عائشة رضي الله عنها

کلام: ...... یعقوب بن الولید راوی کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بڑے جھوٹوں میں سے ہے۔ من الكذاب بين الكبار اور یہ حدیث گھڑتا ہے (اور یہ اس حدیث کا راوی ہے) زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ بین المغرب والعشاء۔

۱۹۴۲۹ جس نے مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھی اس نے اوابین کی نماز پڑھی۔ ابن نصر عن محمد بن المنكدر مرسلاً

۱۹۴۳۰ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھیں اور اس سے پہلے کسی سے بات چیت نہ کی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۴۳۱ اللہ کے نزدیک افضل نماز مغرب کی ہے۔ اور جس نے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کیں اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دے گا جس میں وہ صبح وشام رہے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشه رضي الله عنها

الاکمال

۱۹۴۳۲　طلوع نجم سے قبل مغرب کی نماز ادا کرو۔ مسند احمد، السنن للدارقطني عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۴۳۳　جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے تم مغرب کی نماز ادا کرلو ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل قبل۔

مصنف ابن ابی شیبة عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۴۳۴　میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل ادا کرتی رہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن یزید

۱۹۴۳۵　میری امت کا ایک گروہ فطرت پر قائم رہے گا جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز ادا کرتا رہے۔

ابن جریر عن قتادة مرسلاً

۱۹۴۳۶　میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر نہ کرے۔

تمام، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۴۳۷　میری امت اپنے دین کے بقیہ خیر میں رہے گی جب تک وہ مغرب پڑھنے کے لیے ستاروں کے نکلنے کے منتظر نہ رہیں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو ستاروں کے چھپ جانے تک مؤخر نہ کریں نصرانیوں کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل وعیال کے بھروسہ پر نہ چھوڑ دیں۔ السنن لسعید بن منصور عن حارث بن وهب عن ابی عبدالرحمن صنابحی، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الحارث بن وهب الصنابح بن الاعسر

۱۹۴۳۸　میری امت اسلام پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو جلدی نہ کریں نصاریٰ کی طرح اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کردیں۔ (بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی جنازوں کی تکفین تدفین میں ان کے گھر والوں کی مدد کرنا ضروری ہے)۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن حارثة بن وهب

۱۹۴۳۹　میری امت اپنے دین کی کشادگی پر رہے گی جب تک مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں، نیز فجر کو ستاروں کے ڈوب جانے تک مؤخر نہ کریں اور جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کریں۔ الحطیب عن محمد بن الضوء بن الصلصال بن الدلهمس عن ابیه عن حده

کلام:...... علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند کے سوا بھی محفوظ کی گئی ہے اور محمد بن ضوء اس مقام کا راوی نہیں ہے کہ اس سے علم کی بات حاصل کی جائے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہونے کے ساتھ ساتھ شرب خمر جیسی دیگر فواحش کا بھی مرتکب تھا۔

۱۹۴۴۰　میری امت خیر پر باقی رہے گی جب تک تین چیزوں کی مرتکب نہ ہو: یہود کی طرح مغرب کی نماز کو تاریکی کے انتظار میں مؤخر نہ کریں۔ فجر کو مؤخر کریں مگر ستاروں کے ڈوب جانے تک نصاریٰ کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو صرف ان کے اہل وعیال کے سپرد نہ کردیں۔ البغوی عن الحارث بن وهب عن عبدالرحمن الصنابحی

۱۹۴۴۱　مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے لہٰذا رات کی وتر بھی تم پڑھ لیا کرو۔ ابن ابی شیبة عن ابن سیرین مرسلاً

۱۹۴۴۲　جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے گناہوں سے پاک حج اور مقبول عمرہ لکھ جائے گا نیز لیلة القدر میں قیام کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

مغرب کی سنت......الاکمال

۱۹۴۴۳　جس نے مغرب کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات کیے دو رکعت نماز ادا کی اس کی نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

ابن ابی شیبة، السنن لسعید بن منصور، ابن نصر عن مکحول مرسلاً

۱۹۴۴۴ تم پر یہ نماز گھروں میں پڑھنا ضروری ہے۔

ترمذی غریب، نسائی، الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن ابیه عن جده

فائدہ: ..... نبی کریم ﷺ نے یہ نماز مغرب پڑھائی تو لوگ اٹھ کر نفل (سنت مغرب) ادا کرنے لگے۔ تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۴۵ جس نے مغرب کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھی اور پہلی رکعت میں الحمد اور قل یاایها الکفرون اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل هو الله احد پڑھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی الله عنه

۱۹۴۴۶ مغرب کے بعد دو رکعتوں کا اپنے کو پابند کرنا ملائکہ کو ثواب لکھنے کے لیے مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۹۴۴۷ جس نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھواللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں دو ایسے محل تعمیر فرماوے گا جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ اور جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھواللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کردے گا۔

ابو محمد سمر قندی فی فضائل قل هو الله احد عن جریر

کلام: ..... اس روایت میں ایک راوی احمد بن عبید ہے صدوق له مناکیر۔ صدوق ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۱۹۴۴۸ جس نے مغرب کے بعد بارہ رکعات ادا کیں۔ ہر رکعت میں قل ھواللہ احد چالیس مرتبہ پڑھی، اس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے اور جس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے وہ پل صراط پر، حساب کتاب کے وقت اور نامۂ اعمال تلتے وقت امن وسلامتی کے ساتھ رہے گا۔ سمر قندی عن ابان عن انس رضی الله عنه

۱۹۴۴۹ تم پر مغرب وعشاء کے درمیان (دو رکعت سنت مغرب کی) نماز لازم ہے جو دن کے شروع اور آخر کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

الدیلمی عن سلمان رضی الله عنه

۱۹۴۵۰ جس نے مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں دو محل تعمیر کیے جائیں گے دونوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی اور دونوں جنتوں میں ایسے درخت ہوں گے کہ خواہ اہل مشرق ومغرب ان جنتوں کو نہ دیکھ پائیں مگر ان کے درختوں کے پھل ان جنتوں کو آپس میں ملا دیں گے۔ یہ نماز صلوٰۃ الاوابین ہے۔ یہ غافلین کے لیے غفلت سے نکلنے کا ذریعہ ہے اور مغرب وعشاء کے درمیان ایک مقبول دعا ہے جو ہرگز رد نہیں کی جاتی۔ ابن مردویه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۴۵۱ جس نے مغرب کے بعد چار رکعات پڑھیں گویا اس نے خدا کی راہ میں جہاد کے بعد پھر جہاد کیا۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۴۵۲ جس نے مغرب کی نماز ادا کی، اس کے بعد بغیر بات چیت کیے دو رکعت ... میں اللہ پاک اس کو حظیرۃ القدس میں جگہ دے گا۔ (جو جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) جس نے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے حج ادا کیا اور جس نے چھ رکعات ادا کرلیں اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ ابن شاهین عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۹۴۵۳ جس نے مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل ھواللہ احد تلاوت کی، اللہ پاک اس کی جان، اس کے اہل وعیال، اس کے مال ودولت اور اس کی دنیا وآخرت کی حفاظت فرمائیں گے۔

نظام الملک فی السداسیات عن ابی هدبة عن انس رضی الله عنه

۱۹۴۵۴ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرلیں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، ابن منده عن عمار بن یاسر

۱۹۴۵۵ جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل چار رکعات ادا کیں یہ رکعات اس کے نام سے علیین میں پہنچ جائیں گی اور وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے مسجد اقصیٰ میں لیلۃ القدر کا قیام کیا۔ اور یہ چار رکعات نصف رات کے قیام سے بہتر ہیں۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عشاء کا وقت اور عشاء کی نماز سے متعلق احکام وفضائل

۱۹۴۵۶ عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے جب رات (کی تاریکی) ہر وادی کا پیٹ بھردے۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۵۷ شفق احمر (وقفہ ہے) اگر وہ غائب ہوجائے تو (عشاء کی) نماز واجب ہوجاتی ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۸ اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز (مزید) مؤخر کرتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۹ تم اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ دوسرے لوگ تو نماز پڑھ کر بستروں پر چلے گئے ہیں۔ لیکن تم مسلسل نماز ہی میں ہو جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے رہو۔ اگر ضعیف کے ضعف اور، مریض کے مرض اور حاجت مند کی حاجت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کردیتا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۰ اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔ بے شک تم کو اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت ملی ہے کیونکہ تم سے پہلی امتوں نے اس نماز کو نہیں پڑھا تھا۔ ابو داؤد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۱ لوگ تو نماز پڑھ کر نیند کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ تم مستقل نماز میں مصروف ہو جب تک کہ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو۔ اگر کمزور کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کردی جائے۔

نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۲ لوگ نماز پڑھ کر سوگئے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو مستقل نماز میں ہو۔ نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۳ تم ایک ایسی نماز کا انتظار کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور دین کا حامل شخص انتظار نہیں کرتا۔ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں یہ نماز (آئندہ) اسی وقت ان کو پڑھایا کرتا۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۴ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ عشاء کو ایک تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۵ اگر مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان کو عشاء کی نماز مؤخر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۶ اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو ان کو اس طرح یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا یعنی عشاء کو نصف رات کے وقت۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مسلم عن عمرو عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۷ خوشخبری سنو! یہ تم پر خاص اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے سوا کوئی اور اس وقت نماز نہیں پڑھتا۔ بخاری عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۸ اعراب (دیہاتی) تم پر اس عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے اور وہ اعرابی (دیہاتی) لوگ اس کو (عتمہ کہتے ہیں اور) یعتمون بحلاب الابل سے یہ نام نکالتے ہیں۔ (یعنی اندھیرے منہ اونٹ کا دودھ دوہنا۔ اس وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ یعنی اندھیرے منہ والی نماز کہتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۹ اعراب (دیہاتی لوگ) تمہارے عشاء کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں، یہ عشاء ہے۔ (دیہاتی) لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں۔

اعتامهم بالابل کی وجہ سے۔ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۴۷۰　اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نماز کے فائدے کا علم ہو جائے تو وہ ان نمازوں میں ضرور آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔

ابن ماجة عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۴۷۱　جس نے جماعت والی مسجد میں چالیس رات تک عشاء کی نماز پہلی رکعت فوت کیے بغیر ادا کی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیں گے۔ابن ماجة عن عمر رضی الله عنه

کلام:　.....ابن ماجہ کتاب المساجد باب صلوٰۃ العشاء رقم ۷۹۸۔زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں ارسال اور ضعف ہے۔

۱۹۴۷۲　جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے یہ نصف رات قیام کے برابر ہے۔اور جس نے عشاء وفجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیں گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ترمذی، ابو داؤد عن عثمان رضی الله عنه

۱۹۴۷۳　جس نے عشاء کی نماز جماعت میں پڑھی گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت میں ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔مسند احمد، مسلم عن عثمان رضی الله عنه

۱۹۴۷۴　جس نے عشاء کی باجماعت پڑھی اس نے لیلۃ القدر کا ایک حصہ پالیا۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۴۷۵　عشاء کا اول وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور عشاء کا آخری وقت رات کا نصف ہے۔

ابن جرير عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۴۷۶　اے ام انس! جب رات ہر وادی کا پیٹ بھر دے تو اس کو جلدی پڑھ لے کیونکہ (یہی عشاء کی) نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے، پس نماز پڑھ اور تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔شعب الایمان للبیهقی عن ام انس رضی الله عنه

فائدہ:　.....ام انس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے عشاء کی نماز سے پہلے نیند غالب آجاتی ہے؟ تب آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۷۷　اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔بے شک تم اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت پانے والے ہو کیونکہ تم سے پہلے کسی امت نے اس نماز کو نہیں پڑھا۔مسند احمد، ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی، ابو داؤد عن معاذ رضی الله عنه

۱۹۴۷۸　تم جب تک اس نماز کے انتظار میں ہو مسلسل نماز ہی میں مصروف ہو۔یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی، یعنی عشاء کی نماز۔الکبیر للطبرانی عن المنکدر

۱۹۴۷۹　آگاہ رہو! لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں۔جبکہ تم مسلسل نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔بخاری عن انس رضی الله عنه

۱۹۴۸۰　نماز کا انتظار کر رہے ہو، یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت میں نہیں تھی اور یہ عشاء کی نماز ہے۔دیکھو! یہ ستارے آسمان کے لیے امن کی علامت ہیں۔جب ستارے مٹ جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں۔جب میں مر جاؤں گا تو میرے اصحاب پر ان سے کیا گیا وعدہ آجائے گا۔اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں، جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر ان سے کیا گیا وعدہ صادق آجائے گا۔ابن المبارك عن علی بن طلحه مرسلاً

۱۹۴۸۱　تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔آئندہ بھی تم یہ نماز پڑھتے رہو گے۔ستارے آسمان کے لیے امان ہیں۔جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے، میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ وعدہ آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو

میری امت پر بھی وہ وعدہ صادق آجائے گا جوان سے کیا گیا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۲ لوگ سوگئے اور نیند کی آغوش میں چلے گئے اور تم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہو۔ بہرحال جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو اور اگر مجھے کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک (آدھے) حصے تک مؤخر کر دیتا۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

مسواک کی تاکید

۱۹۴۸۳ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ جب تہائی رات بسر ہوجاتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور طلوع فجر تک وہیں ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک کہنے والا کہتا ہے:

کیا کوئی سائل ہے جس کو عطا کیا جائے؟

کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟

کیا کوئی بیمار ہے جو شفاء مانگے اور اس کو شفا دی جائے؟

کیا کوئی گناہ گار ہے جو بخشش مانگے اور اس کی بخشش کی جائے؟

مسند احمد، ابن جریر، الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۴ اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا جب رات کا نصف حصہ ہوجاتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کی بخشش کردوں، کیا ہے کوئی توبہ مانگنے والا میں اس کی توبہ قبول کرلوں؟ کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ حتیٰ کہ اسی طرح فجر طلوع ہوجاتی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۵ اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔ بے شک (اس وقت) ہمارا پروردگار! آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔

عبدالرزاق، مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۶ اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو اس عشاء کی نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دیتا۔عبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۷ تمہارے سوا کوئی شخص اس عشاء کی نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اور جب تم اس کا انتظار کرتے ہو نماز ہی میں رہتے ہو، اور اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو اس نماز کو نصف رات یا نصف رات کے قریب تک مؤخر کر دیتا۔الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۸ جو شخص جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک ہوا گویا اس نے رات بھر عبادت کی۔شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۴۸۹ عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا رات بھر قیام سے افضل ہے۔عبدالرزاق عن مجاھد مرسلاً

۱۹۴۹۰ عشاء اور صبح کی نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو اگر علم ہوجائے کہ ان نمازوں میں کیا خیر و برکت ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہوں خواہ گھسٹ گھسٹ کران کو آنا پڑے۔مسند احمد، سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۱ اگر دو نمازوں سے رہ جانے والوں کو ان کی اہمیت کا علم ہوجائے تو خواہ ان کو سہاروں کے بل آنا پڑے ضرور آئیں گے۔ وہ عشاء اور فجر کی نماز ہے۔مستدرک الحاکم عن ابن مکتوم

۱۹۴۹۲ اگر لوگوں کو بدھ کی رات عشاء کی نماز میں شرکت کی اہمیت معلوم ہوجائے تو خواہ ان کو گھسٹ کر آنا پڑے ضرور آئیں۔

الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۹۳ منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا منافع ہیں تو خواہ ان کو دو دو آدمیوں کے سہارے سے آنا پڑتا وہ ضرور آجاتے۔ جان لو کہ پہلی صف ملائکہ کی صف ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس میں جگہ حاصل کرو جان لو! آدمی کی نماز ایک دوسرے کے ساتھ جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تین آدمیوں کی جماعت دو آدمیوں کی جماعت سے بہتر ہے اور جماعت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر زیادہ اللہ کو محبوب ہوگی۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیهقی عن ابی بن کعب رضی الله عنه

۱۹۴۹۴ منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان کو ان کی فضیلت کا علم ہو جاتا تو ان میں گھسٹ گھسٹ کر بھی شریک ہوتے۔

الخطیب، ابن عساکر عن معاویة بن اسحاق بن طلحة بن عبید الله عن ابیه عن جده، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۴۹۵ . اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء و فجر میں کیا فضیلت رکھی ہے تو گھسٹ گھسٹ کر بھی ان نمازوں میں شریک ہوں گے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عائشه رضی الله عنها

منافق پر عشاء کی نماز بھاری ہوتی ہے

۱۹۴۹۶ کوئی منافق شخص عشاء کی نماز پر (جماعت کے ساتھ) چالیس راتوں تک پابندی نہیں کرسکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۴۹۷ ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے: یعنی عشاء اور فجر۔

مسند احمد، الحاکم فی الکنی عن عبد الله بن انس عن عمومة له من الصحابة

۱۹۴۹۸ کیا ہو گیا لوگوں کو کہ دین سے نکلتے جاتے ہیں عشاء کی نماز کو سر شام ہی پڑھ لیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عثمان الثقفی

۱۹۴۹۹ . جو عشاء کی نماز سے سو گیا حتی کہ اس کا وقت نکل گیا تو (اس کی آنکھوں پر پھٹکار اور) وہ پھر سو نہ سکیں۔

ابن عساکر عن عمرو بن دینار مرسلاً

۱۹۵۰۰ جو اس نماز یعنی عشاء سے سو گیا (اللہ کرے) اس کی آنکھ پھر سو نہ سکے۔ مصنف ابن ابی شیبة عن مجاهد مرسلاً

۱۹۵۰۱ جو عشاء سے پہلے سو گیا اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ البزار عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۰۲ یہ عشاء کی نماز ہے اعراب (دیہاتی لوگ) تم پر اس کے نام میں غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ یعتمون عن الابل (کے حوالہ) سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۰۳ یاد رکھو! کہیں اعرابی لوگ تم پر تمہاری اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ یعتمون بالابل سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۰۴ اعرابی تمہارے اوپر عشاء کے نام میں غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے جبکہ اعراب نے اس کا نام عتمہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت اونٹنیوں کا دودھ دوہتے ہیں۔ (اور اس کے اعتمت الناقة کا لفظ بولتے ہیں اس سے عشاء کے لیے لفظ نکال دیا عتمہ)۔ حلیة الاولیاء عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۵ اے عبدالرحمن! تم پر کوئی عشاء کے نام میں غالب نہ آنا چاہیے۔ التاریخ للبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۶ اے عبدالرحمن تم پر کوئی تمہاری نماز کے نام میں غالب نہ آئے۔ اللہ نے اس کا نام عشاء رکھا ہے اور بدوؤں نے اس کا نام عتمہ رکھا ہے، من اعتام ابلهم سے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۷　اعراب تم پر تمہاری مغرب کے نام میں غالب نہ آجائیں وہ اس کو عشاء کہتے ہیں۔مسند احمد، بخاری عن عبد اللہ المزنی

۱۹۵۰۸　عشاء کو عتمہ ہرگز نہ کہو کیونکہ اعراب اس کو عتمہ کے نام سے پکارتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۵۰۹　جس نے عشاء کے بعد چار رکعات نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتوں میں قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھیں اور آخری دو رکعتوں میں تبارك الذی بیدہ الملك (مکمل سورت) اور الم تنزیل (مکمل سورت) پڑھیں تو یہ چار رکعات لیلۃ القدر کی چار رکعات لکھی جائیں گی۔ابن نصر، ابوالشیخ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:　اس روایت میں ابوفروہ یزید بن سنان الرھاوی ہے۔جس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔مجمع الزوائد ۲/۲۳۱۔

۱۹۵۱۰　جس نے جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات بھی پڑھ لیں تو اس کا یہ عمل لیلۃ القدر کے برابر ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...　علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قدرے ضعیف حدیث ہے۔مجمع الزوائد ۲/۲۳۱۔

۱۹۵۱۱　جس نے عشاء کے بعد چار رکعات پڑھیں پھر وتر پڑھ کر سوگیا تو وہ صبح تک نماز میں رہے گا۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

وتر کا وقت اور دیگر احکام وفضائل

۱۹۵۱۲　فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔نسائی عن ابی سعید، مستدرك الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۳　جب فجر طلوع ہوجاتی ہے تو رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہوجاتا ہے لہٰذا طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۴　وتر رات کی نماز ہے۔مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۵　وتر رات کے آخری پہر کی ایک رکعت کا نام ہے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:　...وتر ایک رکعت ہی کا نام ہے لیکن چونکہ صرف ایک رکعت پڑھنا ثابت نہیں اس لیے اس سے پہلے دو رکعت پڑھی جاتی ہیں پھر ان کے ساتھ ایک رکعت ضم کرلی جاتی ہے۔جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے رات کی نماز (تہجد) پڑھتے پڑھتے جب طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو آخری دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنالو۔

۱۹۵۱۶　صبح ہونے سے قبل وتر پڑھ لو۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۱۷　اللہ تعالیٰ نے تم کو عشاء کا (مباح) وقت طویل دیا ہے اور وہ طلوع فجر تک ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، الدارقطنی، مستدرك الحاکم عن خارجۃ بن حذافۃ

۱۹۵۱۸　...وتر رات کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی عن الاغر بن یسار

۱۹۵۱۹　صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔الخطیب فی التاریخ، مسلم، ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۰　میرے رب نے مجھے ایک نماز اضافہ میں عطا فرمائی ہے اور وہ وتر ہے۔اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۱　وتر حق ہے، جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۲　اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو بے شک اللہ وتر (اکیلا) ہے اور وتر (طاق) کو پسند کرتا ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۳　وتر ہر مسلمان پر حق ہے جو چاہے سات رکعت وتر پڑھے، جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو

چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے اور جو مغلوب النوم ہو جائے وہ بھی اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔

ابو داؤد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۵۲۴ جس کو صبح ہو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ وتر پڑھ لے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۵۲۵ اللہ نے تم پر ایک زائد نماز (واجب) کی ہے اس پر پابندی کرو اور وہ وتر ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۹۵۲۶ آخر رات کی نماز مشہود وہ ہے (جس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل نماز ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن جابر رضی الله عنه

وتر کی قضاء

۱۹۵۲۷ جو اپنے وتر سے سو گیا پس جب صبح ہو تو پڑھ لے (کیونکہ یہ واجب ہے جس کی قضاء فرضوں کی طرح ضروری ہے)۔

ترمذی عن زید بن اسلم موسلاً

۱۹۵۲۸ اے اہل قرآن! وتر پڑھو۔ بے شک اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن علی رضی الله عنه

۱۹۵۲۹ تم رات میں اپنی نماز وتر پڑھا کرو۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۳۰ مجھے وتر پڑھنے کا اور قربانی کرنے کا حکم ملا ہے اور مجھ پر سختی نہیں کی گئی۔ السنن للدارقطنی عن انس رضی الله عنه

۱۹۵۳۱ مجھے وتر کا اور قربانی کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔ (بلکہ یہ واجب کے درجے میں ہے)۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۵۳۲ اللہ پاک وتر ہے (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ابن نصر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۵۳۳ اللہ تعالیٰ وتر ہیں وتر کو پسند کرتے ہیں۔ سوائے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔

ترمذی عن علی رضی الله عنه، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۵۳۴ محروم وہ شخص ہے جو سوئے نہ جب تک وتر نہ پڑھ لے۔ مسند احمد عن سعد رضی الله عنه

۱۹۵۳۵ جس نے وتر نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۵۳۶ جو وتر سے سو گیا یا وتر کو بھول گیا تو جب یاد آجائے (یا بیدار ہو) پڑھ لے۔

مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۵۳۷ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، الضیاء عن طلق بن علی

۱۹۵۳۸ یہ تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے نفل ہیں، وتر، چاشت کی دو رکعات اور قربانی۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۵۳۹ وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ البزار عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۵۴۰ تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے سنت ہیں: وتر، مسواک اور رات کا قیام (تہجد کی نماز)۔

السنن للبیهقی، ضعفه عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۴۱ وتر مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لیے نفل۔ قربانی مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لیے نفل۔ اور جمعہ کے دن غسل کرنا مجھ پر فرض ہے اور

تمہارے لیے نفل۔عامر بن محمد البسطامی فی معجمه، الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۵۴۲ وتر تین رکعات ہیں مغرب کی تین رکعات کی طرح۔الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی الله عنها

۱۹۵۴۳ وتر لازم ہے لیکن مغرب کی طرح (فرض) نہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابن جریر عن محمد بن یوسف وصالح بن کیسان واسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص معصلاً

۱۹۵۴۴ .. وتر پڑھا جائے گا خواہ سنت کے ساتھ ملا کر۔الدیلمی عن معاذ رضی الله عنه

فائدہ:... یعنی عشاء کے فرض کے بعد اگر مزید نماز نہیں پڑھ سکتا تب بھی دوسنت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر کرلے۔لیکن وتر پڑھنا ضروری ہے۔

۱۹۵۴۵ وتر اہل قرآن (مسلمانوں) پر لازم ہے۔الصغیر للطبرانی عن علقمة عن ابن مسعود رضی الله عنهٗ عبدالرزاق عن عکرمه مرسلاً

۱۹۵۴۶ مجھے وتر کا اور چاشت کی دو رکعات کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۵۴۷ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے۔اس کو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھ لو۔وہ وتر ہے، وتر۔

مسند احمد، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۵۴۸ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اس پر پابندی کرو، وہ وتر ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

وتر کی نماز کی اہمیت

۱۹۵۴۹ اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔وہ وتر کی نماز ہے اور وہ تمہارے لیے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابی الخیر عن عمرو بن العاص وعقبة بن عامر معاً

۱۹۵۵۰ اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے اور وہ وتر ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۵۵۱ اللہ عزوجل نے تمہاری (پانچ نمازوں) کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ کیا تم اس پر پابندی کرو وہ وتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبة، عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۹۵۵۲ اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔الجامع لعبدالرزاق والحسن مرسلاً

۹۵۵۳ جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔مسند احمد، محمد بن نصر، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۵۵۴ یہ سفر بڑا پر مشقت اور بھاری ہے۔پھر جب کوئی وتر پڑھے تو دو رکعتیں پڑھ لے (اور ان کے ساتھ ایک اور ملالے) پھر اگر رات کو بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعات وتر کے لیے ہو جائیں گی۔

الدارمی، ابن خزیمة، الطحاوی، نسائی، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ثوبان رضی الله عنه

۱۹۵۵۵ اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ایک اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے (جیسے تیرے) ساتھیوں کے لیے۔

ابن ابی شیبة عن ابی عبیدة مرسلاً، ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

۱۹۵۵۶ وتر اہل قرآن کے لیے ہے۔ابن ابی شیبة عن ابی عبیدة مرسلاً، ابن ابی شیبة عن ابن مسعود وحذیفة موقوفاً

۱۹۵۵۷ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر وتر فرض نہ کر دیا جائے۔محمد بن نصر عن جابر رضی الله عنه

۱۹۵۵۸ جس کو صبح ہوگئی اور اس نے وتر نہیں پڑھے، اس کے لیے وتر نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبد الرزاق، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، البزار عن الاغر المزنی

۱۹۵۵۹ پانچ رکعات وتر پڑھو، اگر نہیں تو تین رکعات پڑھ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو ایک رکعت ہی پڑھ۔ اگر اس کی بھی ہمت نہیں تو اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۰ سونے سے قبل وتر پڑھ لے اور رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔الکبیر للطبرانی عن عمار رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۱ جس نے صبح کردی اس کے لیے وتر نہیں۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۲ صبح سے قبل قبل وتر پڑھ لو۔مسلم، ترمذی، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۳ آگاہ رہو! فجر کے بعد وتر نہیں۔ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۴ طلوع فجر کے بعد وتر نہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۵ رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ پھر تم کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر کرلو۔ بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔الکبیر للطبرانی، محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۶ رات کی نماز دو دو رکعت ہیں جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو صبح سے پہلے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرلو۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۷ رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ اور وتر صبح سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۸ اے ابوبکر! تم نے تو ایک مضبوط کڑا تھام لیا ہے اور اے عمر! تم نے بڑی طاقت کے ساتھ پکڑ لیا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن ماجۃ، الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.... حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: آخر رات میں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۶۹ تم میں سے جس شخص کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں (اٹھ کر) وتر نہ پڑھ سکے گا وہ شروع رات ہی میں پڑھ لے۔ اور جس کو امید ہو کہ وہ آخر رات میں اٹھ سکے گا وہ آخر رات میں پڑھے، کیونکہ آخر رات کی قراءت میں ملائکہ قرآن سننے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وقت) افضل ہے۔

صحیح ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۰ جس کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں بیدار نہ ہو سکے گا وہ شروع رات میں وتر پڑھ لے اور جس کو آخر رات میں اٹھنے کا بھروسہ ہو وہ اسی وقت پڑھے۔ کیونکہ رات کے آخری حصے میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۱ جو اپنے وتر سے سو گیا یا بھول گیا وہ جب اس کو یاد آجائے یا وہ بیدار ہو تب پڑھ لے۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، مسند ابی یعلی، السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۲ تین رکعت وتر پڑھ کر مغرب کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔ بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھو۔محمد بن نصر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۳ اللہ پاک نے تم پر اس رات کو ایک نماز کے ساتھ طویل کیا ہے وہ نماز تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جو عشاء سے طلوع فجر کے درمیان تک ہے۔ابن ابی شیبۃ عن خارجۃ بن حذافۃ العدوی

دعائے قنوت......الاکمال

۱۹۵۷۴ تمہارے لیے یہ قنوت رکھی ہے تا کہ تم اپنے رب سے دعا کرو اور اس سے اپنی حاجت مانگو۔

محمد بن نصر عن عروة مرسلاً، الاوسط للطبرانی عنه عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۷۵ اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت.

اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت بخشی ہے، اے اللہ! مجھے عافیت دے ان بندوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت میں رکھا ہے۔ میرا نگہبان ہو ان لوگوں میں جن کا تو نگہبان ہے۔ تو نے مجھے جو عطا کیا ہے اس میں مجھے برکت دے اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے۔ بے شک تو فیصلہ کیا کرتا ہے اور تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور بے شک وہ شخص ذلیل نہیں ہو سکتا جس نے تجھ سے دوستی کر لی۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے رب! اور تو عالی ذات ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبة، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن، نسائی، ابن ماجة، الدارمی، ابن الجارود، ابن خزیمة، مسند ابی یعلی، ابن قانع، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن السید الحسن رضی الله عنه

فائدہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے تھے جن کو میں وتر میں پڑھا کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے:

ولا يعز من عاديت

اور تجھ سے دشمنی مول لینے والا عزت نہیں پا سکتا۔

مسند احمد عن السید الحسین رضی الله عنه، الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه، الاوسط للطبرانی عن بریدة رضی الله عنه

استحباب کا وقت

۱۹۵۷۶ (نماز کا) پہلا وقت اللہ کی خوشنودی کا ہے۔ درمیانی وقت اللہ کی رحمت کا ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و درگزر کا ہے۔

السنن للدارقطنی عن ابی محذورة رضی الله عنه

۱۹۵۷۷ پہلا وقت اللہ کی خوشنودی ہے۔ آخری وقت میں اللہ معافی و درگزر کرتا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جریر

۱۹۵۷۸ بہترین اعمال نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۷۹ پہلے وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۵۸۰ نماز کا اول وقت اللہ کی رضامندی ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و درگزر کا ہے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام: ترمذی، کتاب ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی الوقت الاول وقال هذا حدیث غریب۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۵۸۱ اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل نماز کو پہلے وقت میں جلد پڑھنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام فروة

۱۹۵۸۲ اللہ عزوجل کے ہاں محبوب ترین شئی نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا ہے جس نے نماز ترک کر دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

مکروہ اوقات کا بیان

۱۹۵۸۳ جب فجر طلوع ہوجائے تو فجر کی دو (سنت) رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۴ فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں سوائے دوسجدوں کے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۵ صبح کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج بلند ہو۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۶ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی فجر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو اور عصر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

مسند احمد، ابن حبان، عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۷ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کردو جب تک کہ وہ اچھی طرح نکل آئے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تب بھی نماز مؤخر کردو جب تک کہ سورج اچھی طرح غروب ہوجائے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۸ جب تو صبح کی نماز پڑھے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ جب طلوع ہوجائے اس وقت نماز پڑھ۔ بے شک وہ وقت ملائکہ کی حضوری کا اور نماز کی مقبولیت کا ہے جب تک کہ سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہو۔ جب سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہوجائے تب نماز سے رک جا۔ بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ اور اس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سورج تیری دائیں ابرو سے زائل ہوجائے اس وقت نماز پڑھ، یہ وقت ملائکہ کی حضوری اور نماز کی قبولیت کا ہے۔ حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر غروب شمس تک نماز چھوڑ دے۔

مسند احمد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن صفوان بن المعطل

شیطان کا سورج کو کندھا دینا

۱۹۵۸۹ سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ جب سورج طلوع ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان (سینگ ملائے) کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج قدرے بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج آسمان کے بیچ میں بلند ہوکر برابر ہوجاتا ہے تو شیطان پھر اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج وہاں سے زائل ہوجاتا ہے تو شیطان جدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے بالکل قریب ہوجاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے پھر غروب ہونے کے ساتھ جدا ہوجاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجۃ، بخاری، مسلم عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۰ سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے پھر جب سورج (درمیان میں) سیدھا برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج استوا سے ڈھل جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہوجاتا ہے پھر جب سورج غروب ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ مؤطا امام مالک، نسائی عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۱ صبح کی نماز پڑھ۔ پھر نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوکر بلند ہوجائے۔ بے شک جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ، اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ سایہ نیزے کے ساتھ ٹھہر جائے (اور ادھر ادھر سایہ نظر نہ آئے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر سایہ ہوجائے تو اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب

ہوجائے۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔اوراس وقت اس کوکفار سجدہ کرتے ہیں۔

مسلم عن عمرو بن عبسه

۱۹۵۹۲ طلوع شمس اورغروب شمس کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری، مسلم عن ابن عمر، نسائی عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۹۳ طلوع شمس اورغروب شمس کے وقت کوتلاش نہ کرو کہ پھر اس وقت نماز پڑھو۔مسلم عن عائشة رضی الله عنها

۱۹۵۹۴ جب سورج زائل ہوجائے تو نماز پڑھ لو۔الکبیر للطبرانی عن خباب رضی الله عنه

۱۹۵۹۵ نماز حرام ہوجاتی ہے ہرروز جب دن نصف ہوجاتا ہے سوائے جمعہ کے دن کے۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۵۹۶ ہر نماز نصف نہار کے وقت مکروہ ہوجاتی ہے سوائے جمعہ کے دن کے،اس لیے کہ جمعہ کے سوا ہرروز جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی عن ابی قتاده

۱۹۵۹۷ حضوراکرم ﷺ نے نصف نہار کے وقت نماز سے منع فرمایا جب تک سورج زائل ہوسوائے جمعہ کے دن کے۔

الشافعی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۵۹۸ کیا میں تم کو منافق کی نماز کی خبر نہ دوں؟ وہ نماز عصر کواس حدتک مؤخر کرتا ہے کہ سورج گائے کی چربی کی طرح ہوجاتا ہے۔(جس پر نظریں آرام سے ٹھہرتی ہیں) پھر وہ نماز پڑھتا ہے۔السنن للدارقطنی، مستدرك الحاكم عن رافع بن خديج

۱۹۵۹۹ حضور ﷺ نے صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔اور عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی عن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۶۰۰ جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جاحتیٰ کہ سورج طلوع ہو، جب سورج طلوع ہوجائے تو کوئی نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج بلند ہو۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اوراس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہوجائے تو نماز پڑھ اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ نیزے کا سایہ مستقل ہوجائے (ادھر ادھر نہ بڑھے) پھر نماز سے رک جا۔اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ جھک جائے تو نماز پڑھ، اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب ہو بے شک وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اوراس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن سعد عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۱ جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جاحتیٰ کہ سورج بلند ہوجائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھنا مقبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ نصف النہار ہوجائے۔ جب نصف النہار ہوجائے تو نماز سے رک جاحتیٰ کہ سورج (درمیان سے مغرب کو) مائل ہوجائے۔ کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اورگرمی کی شدت بھی جہنم کی لپٹ سے پیدا ہوتی ہے۔پس جب سورج (مغرب کو) زائل ہوجائے تو (اس وقت کی) نماز قبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔ جب تو عصر کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جاحتیٰ کہ سورج غروب ہو۔پھر نماز پڑھنا حضوری وقبولیت کا سبب ہے حتیٰ کہ تو صبح کی نماز پڑھے۔

السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۰۲ پروردگار اپنے بندے سے قریب ترین رات کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو ان لوگوں میں شامل ہوجائے جو اس گھڑی میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور ایسا کر۔ بے شک اس وقت نماز پڑھنا طلوع شمس تک ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ بے شک سورج

شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وقت کفار کی نماز کا ہے۔لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے اور اس سے شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ پھر نماز پڑھنا (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے۔حتیٰ کہ سورج نصف النہار میں اعتدال کو آجائے نیزے کے اعتدال کے برابر۔(یعنی نیزہ کھڑا کریں تو اس کا سایہ گرے نہیں) یہ گھڑی ایسی ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے۔حتیٰ کہ سایہ ڈھل جائے۔ پھر نماز پڑھنا ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔حتیٰ کہ سورج غروب ہو، بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔اور کفار کی نماز (کا وقت) ہے۔

السنن للبیهقی عن ابی امامة عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۳ جب سورج کا کنارہ طلوع ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز کے لیے سورج کے طلوع وغروب کا وقت نہ رکھو اس لیے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع (وغروب) ہوتا ہے۔بخاری، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۶۰۴ جب سورج کا کنارہ نظر آجائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۶۰۵ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ابونعیم عن محمد بن یعلی بن امیة عن ابیه

۱۹۶۰۶ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج استواء کو پہنچ جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے جب استواء (یعنی درمیان) سے زائل ہو جاتا ہے تو اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور جب سورج غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھا کرو۔

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجة، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیهقی عن ابی عبدالله الصنابحی، الکبیر للطبرانی عن صفوان بن المعطل

۱۹۶۰۷ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو نماز کے لیے نہ رکھو۔ بے شک سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع وغروب کرتا ہے۔لہٰذا جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج مکمل غروب نہ ہو جائے۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۶۰۸ نماز کے لیے طلوع شمس اور غروب شمس کا انتظار نہ کرو۔بے شک سورج تو شیطان کے دوسینگوں کے بیچ میں طلوع وغروب ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن سمرة رضی اللہ عنه

نماز فجر کے بعد نفل ممنوع ہے

۱۹۶۰۹ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجة، عن ابی سعید، مسند احمد، الدارمی، بخاری، مسلم ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن خزیمة، ابوعوانة، الطحاوی عن عمر، مسند احمد، ابوداؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی ابوداؤد، عن معاذ بن عفراء، مسند احمد عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عمرو)

۱۹۶۱۰ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔حتیٰ کہ طلوع شمس ہو۔اور غروب شمس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ غروب شمس ہو۔جو (بیت اللہ کا) طواف

کرے وہ نماز بھی پڑھ لے۔الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱۱ طلوع فجر کے بعد کوئی نماز نہیں سوائے فجر کی دو رکعات کے۔السنن للبیھقی عن ابن عمر، ترمذی، السنن لبیھقی عن ابن عمرو، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیھقی عن سعید بن المسیب مرسلاً

۱۹۶۱۲ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔سوائے مکہ کے۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، السنن للدارقطنی، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی مکہ میں طواف کے بعد اس وقت بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۹۶۱۳ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، فجر کے بعد طلوع شمس تک، اور عصر کے بعد غروب شمس تک۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۹۶۱۴... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی اسید

۱۹۶۱۵ تم میں سے کوئی عصر کے بعد رات (یعنی مغرب) تک نماز نہ پڑھے۔اور نہ صبح کے بعد طلوع شمس تک۔اور کوئی عورت تین دن (اور اس سے زیادہ کا سفر یعنی اڑتالیس میل شرعی سے زیادہ سفر) کسی ذی محرم کے بغیر نہ کرے۔کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور نہ اس کی خالہ پر نکاح کیا جاسکتا (جب پہلے نکاح میں کوئی عورت موجود ہو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے شادی نہیں کی جاسکتی)۔

ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۹۶۱۶ طلوع شمس کے وقت اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو۔بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔مسند احمد، ابن خزیمہ، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن سمرۃ

۱۹۶۱۷ طلوع شمس کے وقت نماز نہ پڑھو۔اس لیے کہ شمس شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس کو ہر کافر سجدہ کرتا ہے۔اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور ہر کافر اس کو سجدہ کرتا ہے۔اور نہ دن کے درمیان میں نماز پڑھو۔اس لیے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱۸ نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہوجائے اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

مسند احمد عن ابی بشیر الانصاری

۱۹۶۱۹ عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، ہاں جب سورج صاف سفید اور بلند ہو تب (مغرب سے پہلے) نماز پڑھ سکتے ہو۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابوداؤد، السنن للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۰ اقامت کے بعد صرف وہی فرض نماز ادا کی جائے۔مسند احمد، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۱ جب مؤذن اقامت کہنا شروع ہوجائے تب فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۲ اس شخص کی تنہا کوئی نماز نہیں جو مسجد میں داخل ہوا اور امام کھڑا نماز پڑھا رہا ہو، اکیلا نماز نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۳ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس بات پر ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے لگ جائیں اور اس کے وقت سے پہلے پڑھنے لگ جائیں۔التاریخ للبخاری، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

فصل ثانی.....نماز کے ارکان کے بیان میں

اس میں دوفروع ہیں۔

فرع اول.....نماز کی صفت اوراس کے ارکان

۱۹۶۲۴ جب تو قبلہ رو ہوتو تکبیر کہہ، پھر فاتحہ پڑھ، پھر جو چاہے تلاوت کر، پس جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے، اپنی کمر کو دراز کرلے اور آرام سے رکوع ادا کر۔ جب سر اٹھائے تو اپنی کمر کو سیدھا کرلے یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں چلی جائیں۔ جب سجدہ کرے تو اپنے سجدوں کو تمکنت کے ساتھ ادا کر۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا۔ پس ہر رکعت اور سجدے میں یونہی کر۔ مسند احمد، ابن حبان عن رفاعة بن رافع الزرقی

۱۹۶۲۵ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہوتو تکبیر کہہ، پھر قرآن کا جو حصہ جس قدر آسانی کے ساتھ میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر اور اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ، پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہوجا، پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدہ میں رہ، پھر ہر رکعت میں یونہی کر۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۶ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتو وضو کامل ادا کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ، پھر قرآن آسانی کے ساتھ جو میسر ہو پڑھ لے۔ پھر رکوع کر اور رکوع میں اطمینان کر۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہوجا پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدے میں رہو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان کے ساتھ سجدوں میں رہو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوجاؤ اور اپنی ہر نماز میں یونہی کرو۔

بخاری، مسلم، ابن ماجة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۷ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہوتو پہلے وضو کر جس طرح اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر قبلہ رخ ہوجا۔ پھر تکبیر کہہ۔ اگر قرآن یاد ہے تو پڑھ۔ اگر قرآن یاد نہیں تو الحمدللہ لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر کہہ، جب رکوع کرے تو اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہوجا۔ اور پھر سجدہ کر اور سجدے میں اطمینان کے ساتھ رہو۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا بیٹھ جا۔ حتیٰ کہ اس طرح اپنی نماز پوری کرلے۔ جب تو نے ایسا کرلیا تو تیری نماز پوری ہوگئی۔ اور اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔ ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن رفاعة البدری

۱۹۶۲۸ کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے، جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے وضو میں اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، سر کا مسح کرے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر تکبیر کہے، اللہ کی حمد وثناء کرے پھر جو آسانی کے ساتھ ہوسکے قرآن پڑھے جو اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ اور جس کی اللہ نے اجازت دی ہے۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حتیٰ کہ اس کے جوڑ مطمئن ہوجائیں اور اعضاء پرسکون ہوجائیں۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجائے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ بیٹھ جائے اور کمر سیدھی ہوجائے۔ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو زمین پر سکون کے ساتھ ٹیک دے حتیٰ کہ جوڑ پرسکون ہوجائیں، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا ہو کر زمین پر بیٹھ جائے اور اپنی کمر سیدھی کرے پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں جائے حتیٰ کہ سجدہ میں پیشانی سکون کے ساتھ رکھے، پس کسی کی نماز پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس طرح نہ کرے۔

ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن رفاعة بن رافع

الاکمال

۱۹۶۲۹ جب تو نماز میں کھڑا ہوتو تکبیر کہہ پھر جو قرآن کا حصہ آسان محسوس ہو پڑھ پھر جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر ثابت

(جما کر) رکھ حتیٰ کہ تیرا ہر عضو پر سکون ہو جائے۔ پھر جب سر اٹھائے اس طرح سیدھا ہو جا کہ تمام اعضاء پر سکون ہو جائیں۔ پھر سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ حتیٰ کہ تیرا ہر عضو پر سکون ہو جائے، پھر سر اٹھائے تو سیدھا ہو (کر بیٹھ) جا حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون ہو جائے۔ پھر (دوسرا سجدہ) یونہی کر۔ جب نماز کے درمیان (دوسری یا آخری رکعت) میں بیٹھے تو اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور تشہد پڑھ۔ پھر جب کھڑا ہو تو یونہی کرتا رہ حتیٰ کہ تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۰ جب تو قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر پڑھ۔ پھر جو اللہ چاہے قرآن پڑھ۔ اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ اپنی کمر کو پھیلا لے اور پر سکون ہو کر رکوع ادا کر۔ جب اٹھے تو اپنی کمر سیدھی کر لے۔ جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ جب سجدے سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور پھر ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۱ جب تو (نماز کے لیے) قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر کہہ۔ پھر اللہ نے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے اتنا قرآن پڑھ۔ جب رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی کمر لمبی کر لے اور رکوع کو مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا کر، جب سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کر لے، جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ جم کر سجدہ کر۔ جب سجدہ سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا، اور اپنی ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔

الکبیر للطبرانی عن رفاعة بن رافع

۱۹۶۳۲ نماز کی چابی پاکیزگی ہے، نماز کی تحریم تکبیر ہے، نماز کی تحلیل سلام ہے، اور ہر دو رکعت میں ایک مرتبہ سلام پھیرنا ہے۔ اور اس شخص کی نماز نہیں جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت نہ پڑھے، فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، بقی بن مخلد، ابن جریر، مسند ابی یعلی، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

السنن للبیہقی میں یہ اضافہ ہے:

جب کوئی رکوع کرے تو گدھے کی طرح کمر اوپر اور سر نیچے نہ جھکا دے۔ بلکہ اپنی کمر (اور سر) کو سیدھا کرے اور جب سجدہ کرے تو اپنی کمر کو دراز کر لے۔ بے شک انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دونوں پاؤں کے پنجے۔ جب کوئی بیٹھے تو اپنے سیدھے پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لے۔

فائدہ:.... فرض کی پہلی دو رکعات میں اور سنن نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھنا لازمی ہے۔ جب کہ مقتدی کے لیے امام کی فاتحہ اور سورت کافی ہے۔

۱۹۶۳۳ وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے (جو ہر کام کو نمازی پر حرام کر دیتی ہے) اور سلام نماز کی تحلیل ہے۔ (جس سے ہر کام حلال ہو جاتا ہے) اور کوئی نماز فاتحۃ الکتاب کے سوا جائز نہیں۔ اور سورت فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت بھی لازمی ہے اور (نفل) کی ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ السنن للبیهقی فی القراءت عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۴ اے ثقیف کے بھائی! اپنا سوال کہو۔ اور اگر تم کہو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟ ثقیف کے فرد نے کہا؟ یہ تو میرے لیے زیادہ خوشی اور تعجب کی بات ہوگی۔ تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

تم نماز، نماز کے رکوع و سجود اور روزوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ لہٰذا تم رات کے شروع اور آخر حصے میں نماز پڑھو اور درمیانی حصے میں نیند کرو۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو رکوع میں اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو، اپنی انگلیوں کو کھول لو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ۔ (اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ) حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ بیٹھ جائے۔ جب سجدہ کرو تو پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیکو۔ اور صرف ٹھونگیں نہ مارو۔ اور چاندنی راتوں کے روزے رکھو یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع......نماز کے متفرق ارکان میں

تکبیر اولیٰ

۱۹۶۳۵ ہر چیز کا ناک ہوتا ہے اور نماز کا ناک تکبیر اولیٰ ہے۔اس کی پابندی کرو۔ مصنف ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی عن ابی اللرداء رضی الله عنه

۱۹۶۳۶ ہر چیز کی ایک صفائی ہے، ایمان کی صفائی نماز ہے اور نماز کی صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه، حلیة الاولیاء عن عبد الله بن ابی اوفی

۱۹۶۳۷ بندہ جب (نماز کے لیے پہلی) تکبیر کہتا ہے تو وہ تکبیر نمازی کو آسمان وزمین کے درمیان کی ہر چیز سے پردہ میں مستور کردیتی ہے (اور بندہ ہر چیز سے منقطع ہوجاتا ہے)۔الحطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی الله عنه

کلام: التاریخ للخطیب ۱۱/۸۶۔علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالرحیم بن حبیب الخراسانی ہے جس کی احادیث میں کچھ منکر احادیث ہوتی ہیں۔

۱۹۶۳۸ جب کوئی نماز شروع کرے تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے آگے ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۶۳۹ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو پہلے اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔اور ہتھیلیوں کو کانوں کی بجائے قبلہ رخ کرو۔ پھر کہو الله اکبر، سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک. اور اگر صرف الله اکبر ہی کہو (اور ثناء نہ پڑھ سکو) تب بھی کافی ہے۔الباوردی، الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

۱۹۶۴۰ اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے کانوں کے برابر لے جا اور عورت کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ صرف اپنے سینے تک بلند کرے۔الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۶۴۱ سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک.

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۹۶۴۲ الله اکبر کبیراً، الله اکبر کبیراً، الله اکبر کبیراً اسی طرح تین دفع الحمدللّٰه کثیراً، پھر تین دفعہ سبحان الله بکرة واصیلاً، (اور ایک مرتبہ) اعوذبالله من الشیطان الرجیم من نفخه ونفسه وهمزه

مصنف ابن ابی شیبه، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیه)

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۶۴۳ تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو یوں کہے

اللهم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم اعوذبک ان تصدعنی وجهک یوم القیامة اللهم نقنی من خطیئتی کمانقیت الثوب الابیض من الدنس اللهم احینی مسلمًا وامتنی مسلمًا.

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ کردیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنے چہرے کا دیدار روک دے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے اسلام کی حالت میں زندہ رکھ اور اسلام کی حالت میں موت دے۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة وعن وائل بن حجر

۱۹۶۴۴ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کررہے ہیں۔ صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنه

فائدہ: ... ایک شخص نے (نماز شروع کرتے ہی) یہ کلمات کہے.

الحمدلله كثيراً طيباً مباركافيه.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کی تو مذکورہ تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۹۶۴۵ کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ میں نے آسمان کے دروازے کو ان کلمات کے لیے کھلتے دیکھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ: ...... ایک شخص نے نماز شروع کی اور یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيراً والحمدلله كثيراً وسبحان الله بكرة واصيلاً.

اللہ بہت بڑا ہے۔ تمام تعریفیں بہت بہت اللہ کے لیے ہیں اور صبح وشام اللہ کے لیے ہر طرح کی پاکی ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کرلی تو مذکورہ ارشاد صادر فرمایا کہ میں نے ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھلتے دیکھا ہے۔

۱۹۶۴۶ کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے ہیں تاکہ ہر ایک دوسرے سے پہلے ان کو اللہ کے پاس لے کر جائے۔ مصنف عبدالرزاق عن انس رضی الله عنه

فائدہ: ...... ایک شخص نے نماز پڑھی اور یہ کلمات پڑھے:

الحمدلله كثيرًا طيبًا مباركًا فيه.

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لیے مذکورہ سوال فرمایا۔

۱۹۶۴۷ اللہ کی قسم! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے دیکھا حتیٰ کہ اس کے لیے ایک دروازہ کھل گیا اور وہ کلام اس میں داخل ہوگیا۔ مسند احمد عن عبد الله بن ابی اوفیٰ

فائدہ: ...... (نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ) ایک شخص صف میں داخل ہوا اور (نماز کی نیت باندھتے ہوئے) یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرًا والحمدلله كثيرًا وسبحان الله بكرة واصيلاً.

چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پوری کرلی تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۹۶۴۸ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کلمات کی طرف دس فرشتے بڑھے ہیں۔ ہر ایک اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہی ان کلمات (کے ثواب) کو لکھے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کو کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ ان کلمات کو جوں کا توں اٹھا کر رب العزت کے پاس لے گئے۔ پروردگار نے ان کو ارشاد فرمایا:

ان کلمات کو یونہی لکھ دو جس طرح میرے بندے نے ان کو کہا ہے۔ یعنی

الحمدلله كثيرًا طيبًا مباركافيه كما يحب ربنا ان يحمد وينبغي له.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت بہت، پاکیزہ اور بابرکت۔ جس طرح ہمارا رب چاہے کہ اس کی حمد کی جائے اور جس طرح کی تعریف کہ اس کے لیے مناسب ہو۔

(ابن حبان کے الفاظ) کما یحب ربنا ان یحمد کی بجائے کما یحب ربنا ویرضی ان یحمد ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۶۴۹ تکبیر اولیٰ کو امام کے ساتھ پانا کسی کے لیے بھی ہزار اونٹوں کی قربانی دینے سے بہتر ہے۔

قیام اور اس سے متعلقات

۱۹۶۵۰ کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو کسی کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ۔

مسند احمد، بخاری عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۱ نماز کھڑے ہو کر ہی پڑھ، ہاں مگر جب غرق ہونے کا خوف ہو۔ (مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... حتی الامکان (فرض واجب) نماز کو کھڑے ہو کر پڑھنے کا حکم ہے مجبوری میں بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے مثلاً کشتی یا ریل گاڑی میں کھڑے ہونے سے ڈوبنے یا گرنے کا اندیشہ ہو تو نماز بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۹۶۵۲ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتی ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۶۵۳ بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے، مگر میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ (اور مجھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی کامل ثواب ہے)۔

مسلم، ابن ماجہ، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۶۵۴ جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی قائم (کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے قاعد (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے۔ بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۵ آدمی کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم ہے۔ اور لیٹ کر نماز پڑھنا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عمران بن حصین

۱۹۶۵۶ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن انس وعن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر وعبد اللہ بن السائب وعن المطلب بن ابی وداعۃ

۱۹۶۵۷ افضل ترین نماز طویل قیام والی نماز ہے۔ مسند احمد، ترمذی، مسلم، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ وعن عمرو بن عبسہ وعن عمیر بن قتادہ اللیثی

۱۹۶۵۸ نماز میں طویل قیام کرنا موت کی سختیوں کو کم کرتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۵۹ آدمی کا نماز کو (مثلاً نماز جمعہ کو) لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے فقیہ ہونے کی دلیل ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو، اور بے شک بعض بیان سحر انگیز ہوتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عمار بن یاسر

۱۹۶۶۰ حضور اکرم ﷺ نے نماز میں اختصار کرنے کو منع فرمایا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... انفراداً (تنہا) نماز کو طویل پڑھنے کی ترغیب آئی ہے جبکہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے ہلکی نماز پڑھانے کا حکم ہے۔ کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہر طرح کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

۱۹۶۶۱ نماز میں اختصار کرنا (جلدی پڑھنا کہ لازمی امور میں کوتاہی ہو جائے) اہل جہنم کے لیے کشادگی و فراخی کا ذریعہ ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قرأت اوراس سے متعلقات

۱۹۶۶۲　نکل کرجاؤ اور مدینے میں منادی کردے کہ قرآن کے بغیر کوئی نماز نہیں خواہ فاتحۃ الکتاب یا اس سے اوپر کچھ بھی ہو(ضرور پڑھا جائے)۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۳　ہرنماز جس میں ام الکتاب(سورۂ فاتحہ)نہ پڑھی جائے وہ ناقص اور ادھوری ہے۔مسند احمد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، التاریخ للخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:　انفرادی نماز میں تو یہی حکم ہے جبکہ اجتماعی نماز میں جس طرح صرف امام کے آگے سترہ بقیہ تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے بالکل اسی طرح امام کا قرأت کرنا خواہ نماز سری ہو یا جہری مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔جیسا کہ بعض مرویات میں حضور ﷺ کے پیچھے کسی نے قرأت کی تو آپ نے نماز کے بعد خفگی کے ساتھ ارشاد فرمایا: کیا بات ہے،مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔اسی طرح کی کثیر روایت اس بات پر دال ہیں کہ امام کا قرأت کرنا تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔راجع الکتب الفقہیہ فی ذیل القرأت۔

۱۹۶۶۴　اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب اور مزید کچھ تلاوت نہ کرے۔مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۶۵　جب الحمد للہ پڑھو تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لو۔کیونکہ وہ(سورۂ فاتحہ)ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور(اسی کو پروردگار نے)السبع المثانی(کہا)ہے۔اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔

السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۶　اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے ہر رکعت میں الحمد للہ اور کوئی سورت تلاوت نہ کی،خواہ فرض نماز ہو یا کوئی اور۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:... ضعیف ہے۔دیکھئے زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب القرأت خلف الامام رقم ۸۳۹۔

۱۹۶۶۷　اس شخص کی نماز نہیں جس نے اپنی نماز میں ام القرآن(سورۂ فاتحہ)نہ پڑھی، بلکہ وہ نماز ادھوری ہے،ادھوری ہے،ادھوری ہے اور نا تمام ہے۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۸　جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی وہ نماز ادھوری ہے اور نا تمام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶۹... اس شخص کی نماز نہیں،جس نے اس میں فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھی۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد عن عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۰　اے معاذ! کیا تو فتنہ میں پڑنا چاہتا ہے؟ جب تو لوگوں کو نماز پڑھائے تو

والشمس وضحھا، سبح اسم ربک الاعلی، واللیل اذا یغشی اور اقرأ باسم ربک الذی خلق پڑھا کر۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:　ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں لمبی لمبی سورتوں کی تلاوت کی،ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو اس کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۶۷۱　جب لوگوں کو نماز پڑھائے تو والشمس وضحھا، سبح اسم ربک الاعلی، اقرأ باسم ربک الذی خلق اور واللیل اذا یغشی۔(جیسی درمیانی سورتیں)پڑھا کر۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۲　والشمس وضحھا اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کر۔مسند احمد عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۳　اللہ کی قسم! میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:　حضور ﷺ کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ان کے ساتھ ان کے بچے ہوتے اور کبھی کوئی بچہ رونے لگ جاتا تو حضور ﷺ نماز کو مختصر فرما دیتے تا کہ اس کی ماں نماز پوری کر کے بچے کو بہلا لے۔

۱۹۶۷۴　نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، لہٰذا ایک دوسرے سے بڑھ کر آواز بلند نہ کرو۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۵　جب کوئی اپنی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس وہ دیکھ لے کہ اپنی نماز میں کیا کہہ رہا ہے؟ لہٰذا اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو کہیں مؤمنین کو اذیت دو۔البغوی عن رجل من بنی بیاضۃ

۱۹۶۷۶　جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس دیکھ لیا کرے کہ کس طرح مناجات کر رہا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مقتدی کی قراءت

۱۹۶۷۷　میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے بھی قراءت کرتے ہو، پس ایسا نہ کرو سوائے ام القرآن کے۔بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو ام القرآن نہ پڑھے۔ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۸　شاید تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو، پس فاتحۃ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۹　کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے! میں بھی کہوں: کیا بات ہے میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں کون جھگڑ رہا ہے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۰　تم قرآن میں سے کچھ نہ پڑھو جب میں بلند آواز میں قرآن پڑھ رہا ہوں سوائے ام القرآن کے۔ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۱　جب جہراً (آواز کے ساتھ) قرآءت کروں تو کوئی بھی ہرگز قراءت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ابن ماجۃ عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۲　جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔الکبیر للطبرانی عن عبادۃ

۱۹۶۸۳　جس کے آگے امام ہو تو اس امام کی قراءت اس مقتدی کی قراءت ہے۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۴　جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۸۵　میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے نماز سکھائی، انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز میں پڑھی۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۶　جب تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو کیا پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا الحمدللہ رب العالمین آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو۔السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۷　جب تو نماز میں کھڑا ہو تو پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین پوری سورت پھر قل ھو اللہ احد پوری سورت۔السنن للدارقطنی عن داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطۃ عن ابیہ عن جدہ عن

ابیه عن جده عن حسین بن عرفطة

۱۹۶۸۸ جوفرض نماز پڑھے یا نفل نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ وہ ام القرآن اور اس کے ساتھ اور بھی قرآن پڑھے۔ اگر صرف پوری ام القرآن ہی پڑھے تب بھی کافی ہے۔ اور جو امام کے ساتھ ہو تو امام کے پڑھنے سے قبل پڑھ لے اور جس وقت امام خاموش ہو تب پڑھ لے۔ اور جس نے اس طرح نماز پڑھی کہ اس میں فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھی تو وہ ناکمل ہے، ناکمل ہے، ناکمل ہے۔ عبدالرزاق عن ابن عمرو حسن

۱۹۶۸۹ ایسی نماز درست نہیں جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے۔

ابن خریمه، ابن الجوزقی فی المتفق، ابن حبان، السنن للبیهقی فی القرأت عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۰ کوئی فرض نماز فاتحہ اور تین آیات یا اس سے زائد کے سوا درست نہیں۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۶۹۱ ایسی نماز جائز نہیں جس میں آدمی فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔

الدارقطنی وحسنه، السنن للبیهقی فی کتاب القرأت عن عبادة بن الصامت

۱۹۶۹۲ ایسی نماز قبول نہیں جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے۔ مسند احمد عن رجل

۱۸۶۹۳ جس نے اپنی نماز میں ام القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز ناکمل اور ادھوری ہے۔ الاوسط للطبرانی عن رجل

۱۹۶۹۴ ہر نماز میں فاتحۃ الکتاب اور مزید کچھ قرآن جو آسان ہو پڑھنا ضروری ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی فی القرأت عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۶۹۵ نماز اس کے بغیر نہیں کہ فاتحہ اور مزید کچھ قرآن نہ پڑھا جائے۔ الدارقطنی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۶ اس شخص کی نماز نہیں کہ فاتحۃ الکتاب اور کم از کم قرآن کی دو آیتیں نہ پڑھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة رضی الله عنه

۱۹۶۹۷ نماز قرأت کے بغیر درست نہیں خواہ فاتحۃ الکتاب کی ہو۔ الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۸ نماز قرآن کے بغیر جائز نہیں خواہ صرف ام الکتاب اور کچھ قرآن پڑھ لیا جائے۔

مسند احمد، الضعفاء، مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۶۹۹ کیا مانع ہے کہ تم فاتحۃ الکتاب نہ پڑھو۔ بے شک اس کے بغیر نماز نہیں۔ مسند احمد عن عبادة بن الصامت

۱۹۷۰۰ ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری اور ناکمل نماز ہے۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری، مسلم فی القرأت عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده، السنن للبیهقی عن ابن عمر، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه، الخطیب عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۹۷۰۱ ہر نماز جس میں ام القرآن کی قرأت نہ کی جائے وہ ادھوری ہے، ادھوری ہے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۱۹۷۰۲ ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب اور دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز ناکمل اور ادھوری ہے۔

الکامل لابن عدی عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۷۰۳ ہر نماز جس میں فاتحۃ الکتاب اور (کم از کم) دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز ناکمل اور ناقص ہے۔

ابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۷۰۴ ہر نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری ہے سوائے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے۔

السنن للبیهقی فی القرأت وصححه عن ابی هریرة رضی الله عنه

غلبۂ نیند کی حالت میں تلاوت نہ کرے

۱۹۷۰۵ جب (کوئی شخص رات میں کھڑا ہو) اور (غلبۂ نیند کی وجہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ چڑھتا ہو اور اس کو سمجھ نہ آرہا ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۶ جب تم کسی شخص کو دن میں بلند آواز سے (نماز میں) قرآن پڑھتا دیکھو تو لید اور گوبر کے ساتھ اس کو مارو۔

الدیلمی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۷ تو تم ان کو لید (کے ڈھیلے) کیوں نہیں مارتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:... پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ہیں جو دن والی نماز میں آواز کے ساتھ (جہرا) قرآءت کرتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

۱۹۷۰۸ جو دن (کی نماز) میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کرے اس کو (جانور کی) لید مارو۔ ابو نعیم عن بریدۃ

کلام:... اس روایت میں یزید بن یوسف دمشقی ہے۔ جس کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔

۱۹۷۰۹ اے ابن حذافۃ! مجھے قرآن نہ سنا اللہ کو سنا۔ ابن سعد، ابن نصر، ابن عساکر عن الزھری عن ابی سلمۃ۔

عبداللہ بن حذافۃ (تنہا) کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، السنن للبیھقی عنہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۰ اے جہر! اپنے رب کو سنا اور مجھے نہ سنا۔ الکبیر للطبرانی، ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عبدالبر عن عبد اللہ بن جھر عن ابیہ

کلام:...... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس کو ابن قانع نے عبداللہ بن جہر عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔ ابو احمد عسکری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جہر سے روایت کیا ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین اقوال میں سب سے راجح ترین قول پہلا ہے۔

آمین

۱۹۷۱۱ جب قاری آمین کہے (ولا الضالین کے بعد) تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۲ جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور ملائکہ آسمان میں آمین کہیں اور کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیھقی، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۳ جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم: آمین کہو۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا۔ اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مؤطا امام مالک، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۴ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۵ جب پڑھا جائے: غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو تم آمین کہو۔ ابن شاھین فی السنۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۶ یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا اسلام اور آمین پر حسد کیا ہے۔

الادب المفرد للبخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۹۷۱۷ یہود نے تم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا آمین پر تم سے حسد کیا ہے۔ پس آمین کثرت کے ساتھ کہا کرو۔

ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام: اس کی سند ضعیف ہے۔ زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا باب الجہر بآمین۔

الاکمال

۱۹۷۱۸ جب امام کہے: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو مقتدی لوگ کہیں: آمین۔ پھر اگر ان کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوجائے تو ان کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہوجاتے ہیں۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۱۹ جب امام: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۰ جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۱ جب قاری پڑھتا ہے: غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو تم کہو آمین۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی الله عنه

۱۹۷۲۲ یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا آمین پر حسد کیا ہے۔ اور سلام پر حسد کیا ہے جو تم ایک دوسرے کو کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغاً

۱۹۷۲۳ جانتی ہے تو! وہ ہم پر کس چیز کی وجہ سے حسد کرتے ہیں، یعنی یہود؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا وہ ہم پر (ایک تو) قبلہ میں حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور وہ اس سے گمراہ ہوگئے۔ اور (دوسرا) وہ جمعہ میں ہم پر حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور انہوں نے اس کو کھو دیا۔ نیز وہ ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

بخاری مسلم عن عائشه رضی الله عنها

رکوع وسجود کا بیان

۱۹۷۲۴ جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ حتی کہ تو مطمئن ہوجائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر اچھی طرح ٹکادے حتی کہ تجھے زمین کی سختی محسوس ہو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۲۵ جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو وہ اپنے رکوع میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی العظیم جب ایسا کرلیا تو اس کا رکوع پورا ہوگیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ اور جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی الاعلی جب اس نے ایسا کرلیا تو اس کا سجدہ تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۷۲۶ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو اپنے رکوع وسجود کو پورا کرے اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں نہ مارے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی بھوکا ایک دو کھجوریں کھالے۔ اس سے اس کی بھوک رفع نہیں ہوسکتی۔ (لہٰذا سجدوں کو اچھی طرح اطمینان کے ساتھ ادا کرے)۔

تمام، ابن عساکر عن ابی عبد الله الاشعری

رکوع وسجود پورا کرنا لازم ہے

۱۹۷۲۷ جوشخص رکوع کو پورا نہ کرے اور سجدوں میں ٹھونگیں مارے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے جس کو صرف ایک دو کھجوریں کھانے کو ملیں بھلا وہ اس کی بھوک کو کیا مٹا سکتی ہیں۔التاریخ للبخاری عن ابی عبداللہ الاشعری

۱۹۷۲۸ کسی بندے کی نماز درست نہیں حتیٰ کہ وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی کرے۔ابو داؤد عن ابی مسعود البدری

۱۹۷۲۹ اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔ابن ماجہ عن علی ابی شیبان

۱۹۷۳۰ رکوع وجود کو مکمل ادا کرو۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدے کرتے ہو۔بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۲ جب کوئی شخص اچھی طرح نماز ادا کرے، رکوع اور سجدوں کو پورا پورا ادا کرے تو نماز، نمازی کو کہتی ہے.اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے۔اور جب کوئی شخص نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے اس کے رکوع اور سجدوں کو ناتمام اور ادھورا ادا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے :اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔پھر اس کو پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردیا جاتا ہے۔الطیالسی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۷۳۳ لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:یارسول اللہ! نماز میں کوئی شخص کیسے چوری کرے گا؟ارشاد فرمایا:وہ اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل نہ کرے اور نہ خشوع کے ساتھ پڑھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۴ لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کرے گا؟فرمایا جو رکوع اور سجدوں کو نا تمام کرے۔اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۷۳۵ ہر سورت (رکعت) کو رکوع وسجود سے اس کا پورا پورا حصہ دو۔مصنف ابن ابی شیبہ عن بعض الصحابة

۱۹۷۳۶ ہر سورت کا رکوع وسجود میں اپنا حصہ ہے۔مسند احمد عن رجل

۱۹۷۳۷ ایسی نماز درست نہیں جس میں آدمی رکوع وسجدوں میں اپنی کمر اچھی طرح سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۸ رکوع میں بھی (کم ازکم) تین تسبیحات کہو اور سجدے میں بھی (کم ازکم) تین تسبیحات کہو۔السنن للبیہقی عن محمد بن علی مرسلاً

الاکمال

۱۹۷۳۹ جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔پھر اس قدر ٹھہرے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون ہو جائے۔ پھر تین بار تسبیح کہے۔بے شک اس کا جسم پر اتنی بار تسبیح پڑھے گا۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۰ جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کرلے۔

الجامع لعبدالرزاق عن القاسم بن ابی برزۃ عن رجل

۱۹۷۴۱ ...جب کوئی رکوع کرے تو یہ کہے:

اللھم لک رکعت وبک آمنت

اے اللہ! میں تیرے لیے جھکا اور تجھ پر ایمان لایا۔ الحسن بن سفیان عن ربیعۃ بن الحارث بن نوفل

۱۹۷۴۲　جس نے فرض نماز کے ہر رکوع اور ہر سجدہ میں سات مرتبہ تسبیحات کہنے پر پابندی برتی اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کردے گا۔

تمام وابن عساکر عن معاذ بن جبل

کلام:......اس روایت میں شراحیل بن عمرو ابوعمرو العنسی ضعیف ہے۔

۱۹۷۴۳　اے بریدۃ! جب تو نماز میں تشہد کی حالت میں بیٹھے تو ہرگز تشہد پڑھنا اور مجھ پر درود بھیجنا نہ چھوڑ۔ السنن للدارقطنی

کلام:......ضعفہ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ۔

۱۹۷۴۴　جب تمہارا امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۵　جب امام سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ اس کو سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے) کہو تو تم: ربنا لک الحمد (اے رب! ہم تیری حمد کرتے ہیں) کہو بے شک تمہارا رب تمہاری تسبیح سنے گا۔ بے شک اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کردیا ہے کہ جو بھی اس کی حمد کرے گا اللہ اس کو سنے گا۔ الحامع لعبدالرزاق عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۶　اللہ پاک نے آسمان کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ پس کوئی شی ان کلمات کو عرش کے پاس جانے سے روک نہیں سکتی یعنی الحمدللہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ. ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۷۴۷　ان کلمات کی طرف بارہ فرشتے بڑھے ہیں اور عرش کے پاس پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی ہے۔ نسائی عن وائل بن حجر

فائدہ:... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

الحمدللہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ. تب آپ نے مذکورہ فرمان صادر فرمایا۔

۱۹۷۴۸　میں نے تیس سے اوپر کچھ ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے ہیں کہ کون ان کو دوسروں سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن رفاعۃ بن رافع

فائدہ:... رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ایک شخص نے کہا:

ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ ایک آدمی نے اپنی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۴۹　ابھی کس نے پڑھا ہے؟ میں نے تیس سے اوپر چند ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے کہ کون ان کو سب سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیہقی عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

فائدہ:......ایک شخص نے (نماز میں) یہ کلمات پڑھے:

ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکافیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۵۰　نماز کے تین حصے ہیں۔ وضو ایک حصہ ہے، رکوع ایک حصہ ہے اور ایک حصہ سجدے ہیں۔ جس نے ان تینوں حصوں پر پابندی کی اس کی نماز قبول ہوگی اور جس نے ان حصوں کو خراب کیا تو نماز کے یہ اور باقی سب حصے نمازی پر رد کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۱　نماز کے تین تہائی حصے ہیں۔ پاکیزگی ایک تہائی حصہ ہے، رکوع دوسرا تہائی حصہ ہے اور سجدے تیسرا تہائی حصہ ہیں۔

البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۲ رکوع اور سجدوں کو پورا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں پیٹھ پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۳ جب تو نماز میں کھڑا ہو اور رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کو کھول لے۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیک دے اور محض چونچیں نہ مار۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

رکوع کا مسنون طریقہ

۱۹۷۵۴ رکوع و سجود میں اعتدال کے ساتھ رہو اور کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

الدارمی، ابوعوانہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۵ مجھے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو (سبحان ربی العظیم کے ساتھ) خدا کی عظمت بیان کرو۔ اور جب تم سجدہ کرو تو (سبحان ربی الاعلی پڑھنے کے ساتھ) خوب دعائیں مانگو قریب ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔

ابن ابی شیبہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۶ ... تین تسبیحات رکوع میں ہیں اور تین تسبیحات سجدے میں۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ معضلاً

۱۹۷۵۷ ایسے شخص کی نماز مقبول نہیں جو رکوع و سجود کو پورا پورا نہ کرے۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۸ اللہ ایسے بندے کی نماز کی طرف بھی نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر کو سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، ابن سعد، ابن عساکر عن علی بن شیبان

۱۹۷۵۹ اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرماتے جو رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلق بن علی

۱۹۷۶۰ اللہ پاک ایسے بندے کی طرف نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

سجود اور اس سے متعلقات

۱۹۷۶۱ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن العباس، عبد بن حمید عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۲ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کا سجدہ پیشانی کے نیچے سے ساتویں زمین تک کی جگہ کو پاک کر دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۳ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے آگے رکھے۔ ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۴ جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو اپنے ہتھیلیاں زمین سے ملا دے۔ ممکن ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان ہتھیلیوں سے طوق کو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۵ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے اور کتے کی طرح بازوؤں کو بچھا نہ دے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حزیمه، الضیاء عن جابر رضی الله عنه

۱۹۷۶۶ سجدوں میں سیدھے رہو اور کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو نہ پھیلائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن انس رضی الله عنه

۱۹۷۶۷ نبی کریم ﷺ نے (سجدے کی بجائے) کوے کی طرح چونچیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرمایا۔ نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی مسجد میں اس طرح اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے جس طرح اونٹ باڑے میں اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ خاص کرلیتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک عن عبدالرحمن بن شبل

۱۹۷۶۸ حضور ﷺ نے سجدے میں (مٹی وغیرہ ہٹانے کے لیے) پھونک مارنے سے اور پینے کے برتن میں پھونک مارنے (اور سانس لینے) سے منع فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۹۷۶۹ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو رکھ لے اور کہنیوں کو اٹھالے۔ مسند احمد، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۹۷۷۰ مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر اور نبی کریم ﷺ نے ناک کی طرف بھی اشارہ فرمایا (یعنی پیشانی اور ناک کو ایک ساتھ شمار فرمایا) اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ نیز مجھے حکم ملا ہے کہ ہم سجدے دوران اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۱ بے شک دونوں ہتھیلیاں بھی اسی طرح سجدہ کرتی ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اپنی ہتھیلیاں بھی زمین پر رکھ دے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہتھیلیاں بھی اٹھالے۔

الادب المفرد للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۷۲ سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں: دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور پیشانی (جس میں ناک بھی شامل ہے) نیز ہاتھوں کو اٹھا دیا کرو جب تم بیت اللہ کو دیکھو، صفا مروہ پر، میدان عرفات میں، مزدلفہ میں رمی جمار کے وقت اور اس وقت جب نماز کھڑی ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۳ سجدے پیشانی (اور ناک) پر، ہتھیلیوں پر، گھٹنوں پر اور پاؤں کے (پنجوں اور) سینوں پر ادا کیے جاتے ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی جگہ کو زمین پر نہ رکھ سکا وہ جگہ اللہ پاک جہنم کی آگ میں جلائیں گے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۷۴ اپنی ناک کو بھی (زمین پر) رکھ دے تاکہ وہ بھی تیرے ساتھ سجدہ کرے۔ السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۷۵ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی ناک زمین پر نہ لگے۔ الکبیر للطبرانی عن ام عطیه رضی الله عنها

۱۹۷۷۶ ...اے افلح اپنے چہرے کو مٹی میں ملا۔ ترمذی عن ام سلمه رضی الله عنها

۱۹۷۷۷ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن ام سلمه رضی الله عنها

کلام:... سابق حدیث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی کراھیۃ النفخ فی الصلوٰۃ رقم ۳۸۱، ۳۸۲ پر تخریج فرمائی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند قابل (استدلال) نہیں، ابوحمزہ میمون کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۷۷۸ زمین کے ساتھ مسح کرو، کیونکہ زمین تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔ الصغیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

فائدہ: سجدہ میں چہرے کو مٹی سے بچانے کی ممانعت آئی ہے بلکہ سجدے میں چہرے کا خاک آلود ہونا قابل تعریف ہے۔

۱۹۷۷۹ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اپنے سجدے کی جگہ کو درست کرلے۔ اس حالت میں نہ چھوڑے کہ جب سجدہ کرے تو تب پھونک مارے اور پھر سجدہ کرے انگارے پر سجدہ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی پھونک مار کر پھر سجدہ کرے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۰ یہ بات ظلم اور گناہ کی ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل بار بار اپنی پیشانی صاف کرے۔

ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۱ اپنی نگاہیں اپنے سجدے کی جگہ رکھ۔مسند الفردوس للديلمی عن انس رضی الله عنه

۱۹۷۸۲ جب تو سجدے سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح چوتڑوں پر نہ بیٹھ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان میں رکھ اور پیروں کی پشت کو زمین سے ملادے۔ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

فائدہ:...... سجدے سے اٹھتے ہوئے ٹانگوں کو کھڑا کر لینا، سرینوں پر بیٹھ جانا اور ہاتھوں کو لٹکا لینا یہ کتے کی طرح بیٹھنا جس کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔

کلام: اس روایت کی سند میں ایک راوی العلاء ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے من گھڑت موضوع روایات نقل کرتا ہے۔زوائد ابن ماجہ۔

۱۹۷۸۳ دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح (سرینوں پر) نہ بیٹھ۔ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۸۴ اے علی! جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنے سے بچو۔ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۸۵ اے علی! میں تیرے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔اور تیرے لیے بھی وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔لہٰذا دونوں سجدوں کے درمیان سرینوں پر نہ بیٹھو۔ترمذی عن علی رضی الله عنه

۱۹۷۸۶ جب کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو پھیلا کر اپنی رانوں کے ساتھ نہ ملالے۔

ابوداؤد، السنن للبيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۸۷ (اے عورتو!) جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ جسم زمین کے ساتھ ملادو۔کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

السنن للبيهقی عن يزيد بن ابی حبيب مرسلاً

۱۹۷۸۸ جب تو نماز پڑھے تو اپنے بازوؤں کو درندے کی زمین پر نہ بچھادے۔بلکہ صرف اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھ۔الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۷۸۹ میں تو سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہوں اور بالوں کو ہٹاتا ہوں نہ کپڑوں کو سمیٹتا ہوں۔الكبير للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۷۹۰ ابن آدم کو حکم ملا ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۱۹۷۹۱ کوئی تو ایسا کرتا ہے کہ اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھ جاتا ہے، (ایسا نہ کرنا چاہیے)۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۷۹۲ جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر (سہارے سے سجدے میں) جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، السنن للبيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۹۳ جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح (دھم سے) نہ بیٹھ جائے۔

مصنف ابن ابی شيبه، السنن للبيهقی، ضعفه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۷۹۴ گھٹنوں کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاكم عن ابی هريرة رضی الله عنه

فائدہ:..... نبی ﷺ کو لوگوں نے سجدے کی مشقت کی شکایت کی کھل کر سجدہ کرنے میں۔تو پھر آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں

کے سہارے لگالو۔ اگرچہ مستحب یہی ہے کہ بازؤوں کو پہلو سے دور رکھا جائے)۔

۱۹۷۹۵ جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے بازؤوں کو کتے اور دوسرے درندوں کی طرح زمین پر نہ بچھا دے۔

ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۶ جو تم میں سے نماز پڑھے کتے کی طرح ہاتھوں کو نہ پھیلائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۷ دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی چہرہ زمین پر رکھے تو ہاتھوں کو بھی ساتھ رکھے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھالے۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۸ اپنے بازؤوں کو نہ پھیلا اور اپنی ہتھیلیوں پر سہارا لگا اور پہلو کو کھلا رکھ۔ جب تو ایسا کرے گا تو تیرا ہر عضو تیرے ساتھ سجدہ کرے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

سات اعضاء پر سجدہ کریں

۱۹۷۹۹ مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اس روایت کو امام طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے نیز اس روایت میں نوح بن ابی مریم متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۱۲۴۔

۱۹۸۰۰ سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۱ اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتے جس کے ہاتھ (سجدے میں) زمین کے ساتھ نہ ملیں۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۲ سجدے کے دوران جس کی ناک پیشانی کے ساتھ زمین پر نہ ٹکے اس کی نماز درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۳ اس شخص کی نماز قبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ ٹکے جس طرح پیشانی ٹکتی ہے۔ السنن للبیھقی عن عکرمہ مرسلاً

۱۹۸۰۴ اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ رکھی جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ام عطیہ

۱۹۸۰۵ اس شخص کی نماز نہیں جس کی ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔

السنن للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۶ اللہ پاک ایسی نماز قبول نہیں فرماتے جس میں ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔ عبدالرزاق عن عکرمہ

۱۹۸۰۷ سجدوں میں اپنی آنکھوں کو بند نہ کرو یہ یہود کا طریقہ ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۸ جس نے سجدے کے دوران تین مرتبہ رب اغفرلی کہا تو وہ سجدے سے سر نہ اٹھا پائے گا کہ اس کی بخشش کردی جائے گی۔

ابو عبداللہ بن مخلد الدوری العطار فی جزء ہ، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۹ اللہ کے لیے اپنی پیشانی کو خاک آلود کرو۔ مسند احمد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۱۰ اے صہیب اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔ عبدالرزاق عن خالد الخداء مرسلاً

۱۹۸۱۱ اپنے سجدوں میں کشادگی کرو۔ اور اپنی کمروں کو جانور باندھنے کی کڑمے (کی طرح گول) نہ کرو۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۹۸۱۲ تجھے سجدہ کیا میرے خیال نے، میرے وجود نے، تجھ پر ایمان لایا میرا دل، یہ میرا ہاتھ ہے۔ میں نے اس کے ساتھ اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا اے عظیم! ہر عظیم ذات سے امید باندھی جاتی ہے۔ پس میرے گناہ بخش دے اے عظیم! میرا چہرہ سجدہ ریز ہوا اس ذات کے آگے جس نے اس کو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔ اے پروردگار! میں تیری رضاء کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری معافی

کی پناہ مانگتا ہوں تیری سزا سے، تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے پروردگار! تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی تعریف فرمائی۔ میں اپنے بھائی داؤد علیہ السلام کی طرح کہتا ہوں۔ میں اپنے چہرے کو اپنے آقا کے لیے مٹی میں ملاتا ہوں، بے شک میرے آقا کو لائق ہے کہ اس کے لیے سجدہ کیا جائے۔ اے اللہ مجھے صاف ستھرا دل دے جو شر سے پاک صاف ہو۔ نہ ظلم پر آمادہ ہو اور نہ بدبختی کا مرتکب ہو۔

شعب الایمان للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۱۹۸۱۳ وہ جس کو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے **سبحان الله وبحمده**۔ ترمذی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام سب سے اچھا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۱۴ جو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے۔ **سبحان الله وبحمده**۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۸۱۵ کوئی بندہ ایسا نہیں جو سجدہ کرے اور تین مرتبہ **رب اغفرلی** کہے تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۱۹۸۱۶ جب تو سجدوں سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح سرین پر نہ بیٹھ۔ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان رکھ اور اپنے قدموں کی پشت کو زمین کے ساتھ ملا دے۔ ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

سجدۂ سہو

۱۹۸۱۷ جب کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تین یا چار؟ تو وہ شک کو دفع کردے اور یقینی بات پر عمل کرے۔ پھر دو سجدے کرے آخری سلام پھیرنے سے قبل۔ اگر تو اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں گی تب یہ اس کی نماز کے لیے شفاعت کریں گی اور اگر چار رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

فائدہ: جب تین یا چار رکعات ہونے میں شک ہو اگر شک بار بار ہوتا رہتا ہے تو شک کی طرف دھیان نہ دے بلکہ ظن غالب پر عمل کرے اور اگر پہلی بار ہوا ہے یا بہت عرصہ بعد ہوا ہے تو اس شک کو دفع کرے اور یقین پر عمل کرے مثلاً تین رکعات کا ہونا یقینی ہے لہٰذا اس تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ ممکن ہے یہ چوتھی رکعت ہو تب یہ قعدہ فرض ہوگا۔ اس لیے قعدہ کرے اور قعدہ کے بعد ایک رکعت مزید ادا کرے یہ رکعت چوتھی ہوگی یا پانچویں۔ بہرصورت سلام پھیرنے سے قبل ایک سلام پھیر کر دو سجدے سہو کے ادا کرے، پھر تشہد، درود اور دعا کے بعد سلام پھیر دے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آیا ہے۔

۱۹۸۱۸ جب تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعات میں شک ہو تو اس کو ایک خیال کرے۔ جب دو یا تین میں شک ہو تو ان کو دو خیال کرے اور جب تین یا چار میں شک ہو تو ان کو تین خیال کرے۔ پھر باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادتی ہی کا سبب ہو پھر بیٹھے ہوئے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے۔ مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۱۹ جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو وہ شک کو پھینک دے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اگر مکمل ہونے کا یقین ہو تو دو سجدے سہو کرلے۔ اگر اس کی نماز پہلے پوری ہو چکی تھی تو زائد رکعت اس کے لیے نفل بن جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے۔ اور اگر شک کے وقت اس کی نماز نامکمل تھی تو یہ زائد رکعت اس کی نماز کے لیے تکمیل کا سبب ہوگی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو مٹی میں ملا دیں گے۔

ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۲۰ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو وہ شک کو جھٹک دے اور یقین پر (یعنی دو رکعتوں پر) بناء کرلے۔ السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۱۹۸۲۱   اگر امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے اگر سیدھا کھڑے ہونے سے قبل اس کو (تشہد) یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے۔ اور دو سجدے سہو کے کرلے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، السنن للبیهقی عن المغیرة رضی الله عنه

۱۹۸۲۲   جب تو نماز میں ہو اور تجھے شک ہو جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ لیکن تیرا زیادہ خیال چار کا ہو تو تشہد میں بیٹھ جا اور (آخری) سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۸۲۳   جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو شک میں ڈال دیتا ہے، پس وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ کتنی (رکعات) پڑھی ہیں۔ لہٰذا جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۲۴   اگر نماز میں کوئی غلطی ہو گئی تو میں تم کو اس کی خبر دیدوں گا۔ لیکن میں بھی بشر ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو وہ درست چیز کو یاد کرے اور اس پر نماز تمام کرے پھر دو سجدے سہو کے ادا کرے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۸۲۵   جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو وہ (ایک) سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عبد الله بن جعفر

سجدۂ سہو کا طریقہ

۱۹۸۲۶   جس کو نماز میں نسیان ہو جائے تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔ مسند احمد، نسائی عن معاویة رضی الله عنه

۱۹۸۲۷   جب کسی کو اپنی نماز میں سہو (بھول) ہو جائے اور اس کو معلوم نہ ہو پائے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔ تو وہ ایک کو خیال کرکے نماز پڑھے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو پائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین؟ تو دو پر بنیاد رکھے۔ اور اگر تین یا چار میں شک ہو تو تین پر بنیاد رکھے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے سہو کے ادا کرلے۔ ترمذی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۲۸   جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کیسے نماز پڑھی ہے تو دو سجدے بیٹھ کر ادا کرے۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۲۹   جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادہ پڑھی ہیں یا کم تو قعدہ کی حالت میں دو سجدے کرلے۔ اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو بے وضو ہو گیا ہے تو اپنے دل میں کہے نہیں تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں مگر جب اپنی ناک سے بدبو سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے (تو یقین کرے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۹۸۳۰ ...... سہو کے دو سجدے نماز میں ہر کمی زیادتی کو درست کرتے ہیں۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:... کمی کو جب پورا کر لیا جائے تو سہو کے سجدے نماز درست کر دیتے ہیں۔ جبکہ زیادتی نفل ہو جاتی ہے۔ اور دونوں صورتوں میں سہو کے دو سجدے لازم ہو جاتے ہیں۔

۱۹۸۳۱   شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے حتیٰ کہ وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے پھر سلام پھیر دے۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۹۸۳۲ جس کو اپنی نماز میں تین یا چار میں بھول ہوگئی تو وہ (زیادہ) مکمل کرلے۔ کیونکہ زیادتی کمی سے بہتر ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۳۳ میں بھی بشر ہوں، تمہاری طرح بھول کا شکار ہوتا ہوں اور جب تم میں سے کوئی بھول کا شکار ہو تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ثوبان رضی الله عنه

فائدہ:.... ایک نماز میں جتنی مرتبہ بھول ہوجائے ایک مرتبہ دو سجدے سہو کے لازم ہیں۔ اور ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو ادا ہوتے ہیں۔

۱۹۸۳۴ نماز میں ہونے والی ہر غلطی کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ **مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن ثوبان**

۱۹۸۳۵ سہو کے دو سجدے (ایک) سلام کے بعد ہیں اور ان کے بعد تشہد اور سلام بھی ہے۔ **مسند الفردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه**

۱۹۸۳۶ صلاۃ الخوف میں (سجدۂ) سہو نہیں ہے۔ **الکبیر عن ابن مسعود رضی الله عنه) خیثمه فی جزئه عن ابن عمر رضی الله عنه**

۱۹۸۳۷ اگر شیطان مجھے نماز میں کچھ بھلا دے تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو اور عورتیں تالی پیٹ دیا کریں۔ **ابوداؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه**

۱۹۸۳۸ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ **مسند احمد عن جابر رضی الله عنه**

۱۹۸۳۹ امام اپنے پیچھے والوں کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اگر امام بھول جائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں اور اس کے پیچھے والے اس کے ساتھ سجدۂ سہو کریں۔ اگر پیچھے والوں میں سے کوئی ایک بھول کا شکار ہوجائے تو اس کو سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہیے اور امام اس کے لیے کافی ہے۔

السنن للبیهقی عن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۱۹۸۴۰ وضو کے بارے میں یقین کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو اور نماز کے بارے میں شک کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو۔

الدیلمی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:.... یعنی جب تک یقین کامل نہ ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اپنے کو وضو پر سمجھو اور شک کو خاطر میں نہ لاؤ۔ لیکن اگر نماز میں شک ہوجائے تو شک کے ساتھ عمل کرو۔ یعنی شک کو خاطر میں لاکر یقین پر عمل کرو۔ مثلاً تین یا چار رکعات میں شک ہو تو تین سمجھو اور ایک اور رکعت پڑھ لو۔

۱۹۸۴۱ جب کسی کو شیطان شک میں ڈالے اور وہ نماز میں ہو۔ شیطان کہے کہ تو بے وضو ہوچکا ہے تو وہ اپنے جی میں کہے، تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں جب خود اپنے کان سے آواز سنے یا ناک سے بو محسوس کرے (تو پھر یقین کرے) جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی تو دو سجدے کرلے بیٹھے ہوئے۔ **الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید رضی الله عنه**

۱۹۸۴۲ جب کسی کو نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہوسکے کہ زیادہ (رکعات) پڑھی ہیں یا کم؟ اگر اس کو ایک یا دو میں شک ہوا ہے تو ان کو ایک قرار دے حتیٰ کہ وہم زیادتی میں ہوجائے۔ پھر بیٹھ کر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے قبل، پھر سلام پھیر دے۔

مصنف ابن ابی شیبه عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۴۳ جس کسی کو نماز میں بھول ہوجائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی؟ تو وہ دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔

السنن للبیهقی، ابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

۱۹۸۴۴ جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو ایک رکعت مزید پڑھ لے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے۔ پھر اگر وہ تین رکعت ہوئی تھیں تو دو سجدے ان کو پورا کردیں گے اور اگر پہلے چار رکعت ہوئی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب ہوں گے۔ **ابن حبان عن ابی سعید**

۱۹۸۴۵ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اس کو بھول جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ ایک رکعت پڑھے اور اس کو رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرے پھر دو سجدے ادا کرے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۶ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور کمی زیادتی کو بھول جائے تو وہ سلام پھیرنے سے قبل تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۷ جب تو نماز میں ہو اور تجھے تین اور چار رکعت میں شک ہوجائے تیرا غالب خیال ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تشہد کرلے اور اسی حالت میں دو سجدے کرلے سلام پھیرنے سے قبل۔ پھر تشہد دوبارہ پڑھ اور سلام پھیر دے۔ ابوداؤد، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جب نماز میں شک ہوجائے

۱۹۸۴۸ اگر شیطان مجھے نماز میں جھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہہ دیں اور عورتیں تالی پیٹ دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۹ اس بات سے بچو کہ شیطان تمہارے ساتھ نماز میں کھیلے۔ جو نماز پڑھے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ جفت (رکعت) پڑھی ہیں یا طاق تو دو سجدے کرے یہ دو سجدے اس کی نماز کو پورا کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۰ جس کو نماز میں کوئی چیز بھول جائے تو وہ حالت جلوس میں دو سجدے کرلے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۱ یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو کمی زیادتی کا شک ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۲ نماز کے اچکنے میں سہو نہیں ہے ہاں بیٹھنے سے کھڑے ہوجانے میں اور کھڑے ہونے سے بیٹھ جانے میں سہو ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:... یعنی معمولی بھول چوک میں سہو نہیں ہے بلکہ کسی واجب یا فرض میں تاخیر ہوجائے یا واجب چھوٹ جائے تب سجدۂ سہو لازم ہے۔

۱۹۸۵۳ تمہارے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو اس کی نماز میں اشتباہ میں ڈالتا ہے۔ پس وہ نہیں جانتا کہ زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم؟ تو ایسی صورت میں وہ جلوس کی شکل میں دو سجدے کرلے۔ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۴ تمہاری نماز میں شیطان تمہارے ساتھ کھیلتا ہے۔ پس جو نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہوسکے کہ جفت رکعات پڑھی ہیں یا طاق تو وہ دو سجدے کرلے اس سے اس کی نماز تمام ہوجائے گی۔ التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۵ وہ نماز کو پورا کرلے پھر بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

فائدہ:... نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نماز میں بھول کا شکار ہوگیا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۵۶ جب کسی کو نماز میں کمی کا شک ہو تو وہ مزید رکعت پڑھ لے تاکہ وہ شک زیادتی پر ہوجائے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۵۷ تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے ہے اور جو اپنی نماز میں ایسا اشارہ کرے کہ اس کی بات سمجھ میں آجائے تو وہ اپنی نماز لوٹالے۔ السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۸ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید وعن جابر، عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۹ اے لوگو! تم کو کیا ہوگیا جب تمہاری نماز میں کوئی بات ہوگئی تو تم نے کثرت کے ساتھ تالی پیٹنا شروع کردی۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ) ہے۔ پس جس کو نماز میں کوئی کوتاہی محسوس ہوجائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔

الشافعی فی سننہ عن سھل بن سعد

سجدۂ شکر... الاکمال

۱۹۸۶۰ اے سلمان! مجھے سجدہ نہ کر یا خیال ہے اگر میں مرگیا تو کیا تو میری قبر کو بھی سجدہ کرے گا۔ لہٰذا مجھے سجدہ نہ کر بلکہ اس زندہ کو سجدہ کر جو کبھی نہیں مرے گا۔ الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

قعود اور اس میں تشہد پڑھنے کا بیان

۱۹۸۶۱ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو اللہ کی پناہ مانگے چار چیزوں سے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔ پھر جو چاہے اپنے لیے دعا مانگے۔ نسائی عن ابی هريرة رضي الله عنه

فائدہ: تشہد کے بعد درود اور درود کے بعد دعا ئے ماثورہ پڑھنے کا حکم ہے اس دعا کے لیے یہ شرط ہے کہ ایسی دعا جو صرف خدا سے مانگی جائے ایسی دعا جو بندہ سے بھی کی جاسکتی ہے ایسی دعا نماز میں مانگنا ممنوع ہے۔ مثلاً یہ دعا کرے اللهم اعطني الف ربية اے اللہ! مجھے ہزار روپے عطا فرما۔ ایسی دعا مانگنا ممنوع ہے۔

۱۹۸۶۲ جب کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں کہے:

اللهم اني اعوذبك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر فتنة المسيح الدجال.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔ السنن لبيهقي عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۸۶۳ یوں نہ کہو السلام علی اللہ، اللہ پر سلامتی ہو۔ کیونکہ وہ تو خود سلامتی سلام والا ہے۔ بلکہ یوں کہو

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين.

تمام تر قولی وبدنی عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کو زیب دیتے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

جب تم یہ کہہ لو گے تو یہ دعا آسمان وزمین بسنے والے نیک شخص کو پہنچ جائے گی۔ پھر کہے:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پس اس کو جو دعا پسند ہو (عربی زبان میں) وہ دعا مانگ لے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۹۸۶۴ جب نماز کے درمیان میں ہو یا نماز پوری کرنے کے قریب ہو (حالت قعود میں) تو سلام کرنے سے قبل یوں کہو۔

التحيات الطيبات والصلوات والسلام والملك لله

تمام قولی عبادتیں، پاکیزہ کلمات، نمازیں، سلامتی اور ملک اللہ کے لیے ہیں۔

پھر نمازی پر سلام پھیر پھر اپنے رشتہ داروں اور اپنی جانوں پر سلام پڑھو۔ ابوداؤد، الكبير للطبرانی، السنن للبيهقي، الضياء عن سمرة رضي الله عنه

۱۹۸۶۵ اللہ ہی سلام ہے (مجسم سلامتی ہے) جب تم میں سے کوئی قعدہ میں بیٹھے تو یہ پڑھے۔

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم نے یہ پڑھ لیا تو آسمان وزمین میں موجود اللہ کے ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔ پھر پڑھے:

اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ

پھر اللہ سے جو چاہے مانگے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۶۶۔ جب تم دونوں قعدوں میں بیٹھو تو کہو۔

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

پھر جو چاہے دعاء تک لے۔ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۷ التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر، الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۸ التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ. مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۹ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۷۰ التحیات للّٰہ والصلوت والطیبات الغادیات الرائحات الزاکیات المبارکات الطاہرات للّٰہ.

تمام تر سلامتیاں، نمازیں، پاکیزہ کلمات، صبح کو پڑھے جانے والے کلمات، شام کو پڑھے جانے والے کلمات، پاکیزہ کلمات، مبارک کلمات دریک کلمات سب کے سب اللہ کے لیے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن السید الحسین رضی اللہ عنہ

۱۹۸۷۱ التحیات للّٰہ والصلوات الطیبات الزاکیات للّٰہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ. الکبیر للطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۷۲ یوں نہ کہو السلام علی اللہ. کیونکہ اللہ خود سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو:التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین.

جب تم نے یہ کہہ لیا تو آسمان وزمین میں موجود ہر نیک بندے کو سلام پہنچ گیا۔ پھر کہو:

اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

پھر جو تو پسند ہو تک لے۔(مسند احمد، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نماز پڑھتے تھے:تو یوں کہتے تھے:

السلام علی اللہ من عبادہ، السلام علی فلان وفلان.

تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نے یہ کہہ لیا تو ہر مقرب (برگزیدہ) نبی مرسل اور ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔
۱۹۸۷۳ ..... تم یوں پڑھا کرو۔ (تشہد کے بعد)

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم

پھر مجھ پر سلام بھیجو (**اللهم سلم على محمد وعلى آل محمد تسليما كثيرًا**)۔

الشافعي، السنن للبيهقي في المعرفة عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۸۷۴ سیکھو، بے شک تشہد کے بغیر نماز نہیں ہے۔ **البزار، الاوسط للطبراني عن ابن مسعود رضي الله عنه**

۱۹۸۷۵ جو تشہد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ **الاوسط للطبراني عن علي رضي الله عنه**

۱۹۸۷۶ کیا تو ان لوگوں کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے جن پر اللہ کا غضب اتر چکا ہے۔

التاريخ للبخاري، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي عن عمرو بن الشريد عن ابيه

فائدہ:..... قعدہ میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ ہے سیدھے پاؤں کو کھڑا کیا جائے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دونوں ٹانگیں پیٹ کر زمین پر رکھ دی جائیں۔

۱۹۸۷۷ کیا تو **المغضوب عليهم** (جن پر خدا کا غضب اترا یعنی یہودیوں) کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن الشريد بن سويد

تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا

۱۹۸۷۸ نماز میں انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا شیطان کو ڈرا دیتا ہے۔ **السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنه**

۱۹۸۷۹ نماز میں بندہ جو اشارہ کرتا ہے، ہر اشارے میں دس نیکیاں ہیں۔ **المؤمل بن اهاب، في جزئه عن عقبة بن عامر**

۱۹۸۸۰ ہر اشارہ میں جو آدمی اپنی نماز میں کرتا ہے دس نیکیاں ہیں۔ ہر انگلی کے عوض ایک نیکی کی وجہ سے۔

الحاکم في التاريخ عن عقبه بن عامر

فائدہ:..... نماز میں شہادت کی انگلی کے ساتھ تشہد میں جب اشهد ان لا اله الا الله پڑھے تو لا اله الا الله پڑھتے وقت اشارہ کرنا ہے۔ یعنی انگلی کو اوپر اٹھائے اور اس کے ساتھ بار بار اشارہ کرے اور ذہن میں یہ رکھے کہ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ اس طرح ہر مرتبہ اشارہ کرنے پر دس نیکیاں ہوں گی۔

نماز کا سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۱۹۸۸۱ ..... ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ مارتے ہیں ان کے ہاتھ بدکے ہوئے گھوڑے کی دم لگتے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو (التحیات کی شکل میں) رانوں پر رکھے رہنے دیں۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائي عن جابر بن سمرة رضي الله عنه

۱۹۸۸۲ تمہارا کیا حال ہے کہ اپنے ہاتھوں سے گھوڑوں کی دم کی طرح اشارہ کرتے ہو۔ جب کوئی سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی طرف منہ کرکے بغیر ہاتھ کے اشارہ کیے سلام پھیر دے۔ **مسلم، نسائي عن جابر بن سمرة رضي الله عنها**

۱۹۸۸۳ کیا بات ہے میں تم کو گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ ہلاتا دیکھتا ہوں۔ نماز میں پر سکون رہا کرو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۴ کس وجہ سے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو، گویا وہ ہاتھ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ بلکہ ہر کسی کے لیے یہ کافی ہے کہ ہاتھ کو ران پر رکھا رہنے دے پھر اپنے بھائی کو دائیں بائیں متوجہ ہو کر سلام کر دے۔ مسلم عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۹۸۸۵ ...ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں گویا بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ یہ کہہ دینا کافی ہے **السلام علیکم السلام علیکم**۔ نسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۶ کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح دیکھتا ہوں تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی گود پر رکھا رہنے دو۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ ابن حبان عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۷ ... جب کوئی نماز پوری کرے تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہاتھوں کو رانوں پر رکھا رہنے دے اور اپنی دائیں طرف موجود بھائی کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دے اور اسی طرح بائیں طرف۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرہ

دوران تشہد حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا

۱۹۸۸۸ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو

اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على محمد النبي الامي وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

اے اللہ! نبی امی محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ اور نبی امی محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک اے اللہ! آپ لائق حمد (اور) بزرگ ذات ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، الدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابی مسعود، عقبہ بن عامر

۱۹۸۸۹ کہو **اللهم صل على محمد عبدك ورسولك، كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم**۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۰ مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ اور درود یوں کہو:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد.

مسند احمد، ترمذی، ابن سعد، سمویہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن زید بن خارجۃ

۱۹۸۹۱ درود یوں پڑھو

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن کعب بن عجرۃ

۱۹۸۹۲ نماز میں درود یوں کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید.

جبکہ سلام تو تم جان چکے ہو۔(یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی عن ابی مسعود الانصاری

۱۹۸۹۳ کہو: **اللھم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ، کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید.**

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۹۴ جب تو اپنی نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا بے شک وہ نماز کی زکوۃ ہے۔ **السنن للدارقطنی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ**

قعدہ کی حالت میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۹۸۹۵ حضور ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر سہارا لینے کو منع فرمایا۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۶ حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ نماز میں اس طرح بیٹھا جائے جس میں اپنے دائیں ہاتھ پر سہارا لیا جائے۔ نیز ارشاد فرمایا: (اس طرح نماز پڑھنا) یہ یہود کی نماز ہے۔ **ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ**

۱۹۸۹۷ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: کتے کی طرح بیٹھنا یعنی اپنی سرین پر بیٹھ کر ٹانگوں کو کھڑا کر لینا۔

۱۹۸۹۸ نماز میں اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا جس میں بیٹھتے ہی اٹھنے کا ارادہ کرنے لگ جائے۔ (یعنی بغیر اطمینان کے بیٹھتے ہی دوبارہ سجدے میں جانے لگے)۔ **مستدرک الحاکم عن سمرۃ**

الاکمال......نماز سے فارغ ہونا

۱۹۸۹۹ بے شک نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ نماز کے بعد کوئی نماز نہ ملائی جائے بلکہ درمیان میں بات چیت کر لی جائے یا وہاں سے (اٹھ جائے اور) نکل جائے۔ **مسند احمد، ابوداؤد عن معاویۃ رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۰۰ جب امام نماز پوری کرے اور قعدہ میں بیٹھ جائے پھر اس کو حدث لاحق ہو جائے بغیر (سلام پھیرے اور) کوئی بات چیت کیے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور اس کے پیچھے ان کی نماز بھی پوری ہو گئی جن کی رکعت نہیں نکلی۔ **ابوداؤد، عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ**

کلام: ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الامام یحدث بعد ما یرفع راسہ من آخر رکعۃ۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

سلام

۱۹۹۰۱ سلام کو جلدی پڑھنا سنت ہے۔ **مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۰۲ ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ماجاء فی سلوۃ اللیل۔اس روایت کی اسناد میں ابوسفیان سعدی ہے۔جس کے متعلق امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل علم کا اس شخص کے ضعف پر اتفاق ہے۔زوائد ابن ماجۃ۔

۱۹۹۰۳ ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور سلام ہے۔مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۰۴ ہر دو رکعات میں تشہد ہے،رسولوں پر سلام ہے اور ان کے نیک پیروکاروں پر بھی سلام ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ہر دو رکعت کے بعد جس سلام کا حکم آیا ہے اس سے مراد تشہد ہے جس میں حضور ﷺ اور نیک بندوں پر سلام آتا ہے۔جس میں تمام رسول اور برگزیدہ لوگ شامل ہوجاتے ہیں۔

۱۹۹۰۵ یہود نے ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا تین چیزوں میں حسد کیا ہے۔سلام،آمین اور اللھم ربنا لک الحمد

السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۰۶ ہر دو رکعت کے بعد تحیۃ ہے۔(یعنی التحیات مدارخ)۔السنن للبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۰۷ جب کوئی شخص نماز کے آخر میں بے وضو ہوجائے اور وہ سلام پھیرنے سے قبل نماز کے آخر میں پہنچ چکا ہو تو بے شک اس کی نماز پوری ہوگئی۔

ترمذی، ضعفہ، ابن جریر عن ابن عمرو

کلام ترمذی:..... یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۰۸ جب امام آخری رکعت میں پہنچ جائے پھر مقتدیوں میں سے کوئی ایک امام کے سلام پھیرنے سے قبل بے وضو ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔التاریخ للخطیب عن ابن عمرو

۱۹۹۰۹ جب امام چوتھی رکعت (یا آخری رکعت کے سجدے) سے سر اٹھائے اور پھر بے وضو ہوجائے تو اس کے پچھلے لوگوں کی نماز پوری ہوگئی۔

ابن جریر عن ابن عمرو

فائدہ:... احناف کے نزدیک خروج بصنعہ بھی ایک فرض ہے۔یعنی نماز کے ارکان پورا ہونے کے بعد نماز سے اپنے کسی فعل کے ساتھ نکلنا یہ بھی ضروری ہے۔نیز سلام واجب کا درجہ رکھتا ہے۔اس لیے ایسے شخص کی نماز کا فریضہ تو ساقط ہوجائے گا مگر واجب چھوٹنے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ رہے گی۔

۱۹۹۱۰ جب امام اپنی نماز کی آخری رکعت میں قعدہ میں بیٹھ جائے پھر تشہد سے قبل وہ بے وضو ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔

السنن للبیھقی عن ابن عمرو

کلام:......ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۱ جب امام آخری رکعت میں سیدھا بیٹھ جائے اور پھر بے وضو ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح اس کے پیچھے لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی۔الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:......اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۲ جب امام آخری سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی جو شروع نماز سے اس کے ساتھ شریک تھے۔ابن جریر عن ابن عمرو

تیسری فصل.....نماز کے مفسدات، ممنوعات اور نماز کے آداب اور مباح امور کے بیان میں

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع.....مفسدات کے بیان میں

۱۹۹۱۳ اللہ نے نماز میں مقرر فرمادیا ہے کہ تم کوئی بات چیت نہ کرو سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو تم کو (قرآن وغیرہ) مناسب لگے اس کے۔ نیز اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اللہ کے آگے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۴ اللہ پاک جو چاہتا ہے اپنا حکم جاری کرتا ہے اللہ نے یہ حکم جاری فرمایا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کرو۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۵ نماز میں لوگوں سے بات چیت وغیرہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن معاویۃ بن الحکم

نماز میں ہر طرح کی باتیں ممنوع ہیں

۱۹۹۱۶ نماز میں ہر طرح کے کلام سے ہم کو منع کیا گیا ہے سوائے قرآن اور ذکر کے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۷ ضحک (ہنسی) نماز کو توڑ دیتا ہے لیکن وضو کو نہیں توڑتا۔السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......ایسی ہنسی ہنسنا کہ آواز آس پاس کے لوگوں کو پہنچ جائے اس سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔اگر ہنسی کی آواز صرف خود کو پہنچے دوسروں کو نہ پہنچے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ وضو باقی رہتا ہے۔ اور اگر صرف تبسم کیا جائے جس میں آواز نہ ہو تو اس تبسم (مسکراہٹ) سے نماز جاتی ہے اور نہ وضوء۔

۱۹۹۱۸ مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی۔لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: بلند آواز کے ساتھ ہنسنے سے حنفیہ کے ہاں مطلقاً نماز اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔جیسا کہ اوپر گذرا۔جبکہ شافعیہ کے ہاں بلند آواز میں ایک دو حرف سمجھ آئیں تب نماز ٹوٹ جاتی ہے ورنہ نہیں۔فیض القدیر ۶۴/۵

۱۹۹۱۹ جس نے صبح کی (فرض) نماز کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہوگیا تو وہ اپنی صبح کی نماز پوری کرے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۰ جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک پکڑلے (تاکہ دوسروں کو نکسیر پھوٹنے کا گمان ہو اور) پھر چلا جائے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۲۱ جب نماز میں کسی کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ مڑ کر چلا جائے خون دھوئے پھر وضو کرے اور نماز میں مشغول ہو جائے۔

السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۲ جب کوئی نماز پڑھے پھر بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک کو پکڑ کر چلا جائے۔ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۲۳ نماز میں بات چیت وغیرہ مناسب نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح، تکبیر، تہلیل اور قرآن پڑھنے کا نام ہے۔مصنف عبدالرزاق عن زید بن اسلم

۱۹۹۲۴ جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جو سمجھ میں آنے والا تھا وہ اپنی نماز لوٹالے۔السنن للدارقطني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۲۵ جس نے نماز میں قہقہہ لگایا اس پر وضو اور نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔الديلمي عن انس رضي الله عنه

۱۹۹۲۶ نماز کو ہنسی نہیں توڑتی مگر بے وضو ہونا اور بے وضو ہوا نکلنے سے یا گوز مارنے سے (آواز کے ساتھ ہوا نکلنے سے) ہو جاتا ہے۔

الاوسط للطبراني عن علي رضي الله عنه

۱۹۹۲۷ مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔الشيرازي في الالقاب، السنن للبيهقي، الخطيب عن جابر رضي الله عنه

۱۹۹۲۸ مسکراہٹ سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن قہقہہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔الصغير للطبراني عن جابر رضي الله عنه

۱۹۹۲۹ بلی کا (سامنے سے) گذرنا نماز کو نہیں توڑتا، کیونکہ یہ گھر میں آنے جانے والی چیز ہے۔البزار عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۹۳۰ جب کوئی نماز پڑھے اور بے وضو ہو جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ کر واپس چلا جائے۔ ابن ماجه عن عائشه رضي الله عنها

۱۹۹۳۱ جس کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے وہ لوٹ جائے اور وضو کر کے پہلی نماز کو پورا کرے۔الدارقطني وضعفه عن ابي سعيد

۱۹۹۳۲ جس کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا قے ہو جائے تو وہ وضو کرے اور اپنی سابقہ نماز مکمل کرے جب تک بات چیت نہ کی ہو۔

البيهقي في المعرفه عن عائشه

۱۹۹۳۳ جس کو نماز میں نکسیر چھوٹ جائے وہ وضو کرے اور نماز لوٹائے۔ السنن للدارقطني عن جابر رضي الله عنه

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔صحیح نہیں۔

۱۹۹۳۴ میں بھی ایک بشر ہوں۔ میں جنبی تھا اور غسل کرنا بھول گیا۔

الاوسط للطبراني، السنن للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه، مسند احمد عن ابي بكرة رضي الله عنه

فائدہ: ایک مرتبہ صبح کی نماز میں آپ ﷺ نے تکبیر کہہ دی۔ پھر ان کو اشارہ کیا اور چلے گئے پھر واپس آئے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۹۳۵ مجھے یاد آگیا کہ میں جنبی تھا جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور میں نے غسل بھی نہیں کیا تھا۔ پس جس کو پیٹ میں گڑبڑ محسوس ہو یا میری طرح کوئی اور بھی اس حالت پر ہو تو وہ لوٹ جائے اور اپنی حاجت پوری کر کے غسل کر کے نماز میں لوٹ آئے۔

مسند احمد عن علي رضي الله عنه

۱۹۹۳۶ نماز میں ہنسنا، ادھر ادھر متوجہ ہونا اور انگلیاں چٹخانا ایک برابر ہے۔

مسند احمد، الكبير للطبراني، السنن للبيهقي وضعفه عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۹۹۳۷ نماز تین چیزوں کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے نکسیر پھوٹنا، آگے پیچھے کی شرمگاہوں سے کچھ بھی نکلنا اور سلام پھیرنا۔

عبدالرزاق عن عبدالله بن كعب الحميري مرسلا

۱۹۹۳۸ ..... جب کسی کی نکسیر چھوٹ جائے یا قے چھوٹ جائے اور وہ منہ بھر کر ہو یا مذی نکل جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کرے پھر لوٹ کر باقی رہ جانے والی نماز پڑھ لے اور نئے سرے سے نہ پڑھے بشرطیکہ کسی سے بات چیت (یا اور کوئی کام نماز فاسد کرنے والا نہ کرے)۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن جريج عن ابيه مرسلا

۱۹۹۳۹ جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو جائے اور وہ نماز میں ہو تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر لوٹ جائے۔

مصنف عبدالرزاق عن عروه مرسلا، ابوداود، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي عن عائشه رضي الله عنها

دوسری فرع..... نماز میں مسنون چیزوں کا بیان

قبلہ رواور دائیں بائیں تھوکنا..... ناک صاف کرنا اور پیشانی پونچھنا

۱۹۹۴۰ جب کوئی نماز پڑھے تو سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے۔

مسند احمد، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۱ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے۔ یونہی دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور اس کو دفن کردے۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۲ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے، پس کوئی بھی قبلہ رو ہو کر (تھوک یا) ناک نہ چھینکے۔

بخاری، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۳ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔ اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی قبلہ رو نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ **نسائی عن انس رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۴۴ کیا کسی کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ کوئی اس کے منہ پر تھوکے۔ پس جب کوئی قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے تو اس کا پروردگار عزوجل اس کے سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ دائیں طرف تھوکے اور نہ سامنے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکے یا پاؤں کے نیچے۔ اگر اس کو تھوکنے کی جلدی ہو تو ایسے کرلے۔ (یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے)۔ **ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۴۵ تمہارے کسی آدمی کو کیا ہوجاتا ہے کہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور پھر اس کے سامنے ناک نکلتا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ کوئی اس کے چہرے پر ناک نکے؟ لہٰذا جب کوئی ناک نکے تو اپنی بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے نکلے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کپڑے میں مسل دے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۶ قبلہ رو ناک کیا گیا (اور پھینکا گیا تھوک) قیامت کے دن اس کے کرنے والے کے چہرے پر ہوگا۔ **البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۴۷ جس نے قبلہ رو ہو کر تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ اور جس نے اس گندی سبزی (کچے لہسن) میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری اس مسجد کے قریب تین (دن) تک نہ پھٹکے۔

۱۹۹۴۸ جب تو نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف۔ بلکہ بائیں طرف تھوک، اگر وہ خالی جگہ ہو۔ اور بایاں پاؤں اٹھا اور اس کو (نیچے ڈال کر) رگڑ دے۔ **مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق بن عبد اللہ المحاربی**

۱۹۹۴۹ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو قبلہ رو نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

نماز میں تھوکنے کی ممانعت

۱۹۹۵۰ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف اور قدموں کے نیچے تھوکے۔ **بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۵۱ نماز میں تھوکنا، ناک رینٹھنا، حیض جاری ہونا اور اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے۔ **ابن ماجہ عن دینار**

۱۹۹۵۲ چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا، نماز میں حیض جاری ہونا، قے ہونا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ترمذی عن دینار

الاکمال

۱۹۹۵۳ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا کوئی اپنے سامنے ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف۔ حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۹۵۴ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لہٰذا کوئی نہ اپنے سامنے تھوکے ورنہ دائیں طرف۔ کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوک لے۔

التاریخ للخطیب عن حذیفه رضی اللہ عنه

۱۹۹۵۵ جب تو نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔

ترمذی حسن صحیح، نسائی عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۱۹۹۵۶ جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوک دے۔

نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۹۵۷ جب کوئی نماز میں تھوکے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے اور نہ بائیں طرف۔ بلکہ اپنے پیروں کے نیچے تھوک دے اور پھر اس کو زمین میں رگڑ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن حبیب بن سلمان بن سمرة عن ابیه عن جده

۱۹۹۵۸ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ بلکہ اپنی بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۹۵۹ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چہرے کو کر دیتے ہیں۔ لہٰذا کوئی شخص نہ قبلہ رو ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف کرے۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۰ کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آ کر اس کے منہ پر تھوک دے۔ بے شک جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اور اگر اس کو جلدی ہو تو وہ یوں کپڑے میں مسل دے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم، الضیاء للمقدسی عن ابی سعید، الدارمی، ابن خزیمه، ابوعوانه، ابن حبان عن ابی سعید وابی هریرة رضی اللہ عنه معاً

۱۹۹۶۱ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ پاک اس سے اعراض برتے؟ جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اگر اس کو جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک کر یوں مل دے۔ مسلم، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۲ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۳ جب کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف تھوکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً بائیں طرف نمازی ہوں) تو اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مسل دے۔ (پھر آپ نے کپڑے کو کھولا اور اس کو ملا کر مسل دیا)۔

عبد الرزاق عن انس رضی اللہ عنه

۱۹۹۶۴ اے لوگو! جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ بہت عظیم مقام میں سب سے عظیم پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور

عظیم سوال کررہا ہوتا ہے جنت کا سوال اور جہنم سے نجات۔ اور جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے سامنے اپنی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اور اس کا شیطان ساتھی بائیں طرف ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی اپنے سامنے یا اپنی دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ پھر اس کو رگڑ دے کیونکہ اس طرح وہ شیطان کے کان رگڑتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا کاش کے تمہارے اور پروردگار کے سامنے سے پردے اٹھ جاتے یا مسجد کو بولنے کی اجازت دی جاتی تو کوئی شخص تھوکنے کو سوچتا بھی نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۵ یہ تم کو (آئندہ) نماز نہ پڑھائے۔ تو نے تو اللہ عزوجل کو اذیت دی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن خلاد عن سوید الانصاری

فائدہ: ... ایک شخص نے کچھ لوگوں کی امامت کرائی اور قبلہ رو تھوک دیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

کلام: ...... امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے الکبیر میں اس کو عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۔

نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا

۱۹۹۶۶ لوگوں کو کیا ہوگیا کہ نماز میں آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ (یہاں آپ ﷺ کا غصہ تیز ہوگیا اور آپ کی آواز اونچی ہوگئی اور فرمایا) لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (اور وہ نابینا ہوجائیں گے)۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۷ وہ لوگ باز آجائیں جو نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں ان کی طرف واپس نہیں لوٹیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۸ لوگ نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے رک جائیں ورنہ ان کی نگاہیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۹ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان کی طرف نہ دیکھے مبادا کہیں اس کی بصارت زائل ہوجائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۰ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ آسمان کی طرف اپنی نگاہ نہ اٹھائے، ورنہ کہیں اس کی نگاہ نہ اچک جائے۔

مسند احمد، نسائی عن رجل من الصحابة

نماز میں نگاہ نیچی رکھے

۱۹۹۷۱ آسمان کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھایا کرو نماز میں، کہیں بصارت نہ ختم ہوجائے۔ ابن ماجه، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۲ کیا کسی کو یہ ڈر نہیں لگتا کہ جب وہ نماز میں اپنا سر اوپر اٹھاتا ہے کہ کہیں اس کی بینائی واپس لوٹے ہی نہ۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... مسلم شریف میں حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: ورنہ ممکن ہے اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنادیں۔ مسلم کتاب الصلوۃ باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوہما رقم۔ ۴۲۷۔

۱۹۹۷۳ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ نماز ہی کی طرف متوجہ رہے حتی کہ نماز سے فارغ ہوجائے۔ اور نماز میں

ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ بے شک بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۴ جب کوئی بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کس کی طرف توجہ کرتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے؟ میری طرف متوجہ ہو جا۔ لیکن بندہ دوسری دفعہ جب پھر ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک پھر یونہی ارشاد فرماتے ہیں۔ لیکن جب تیسری بار بھی وہ (توجہ ہٹاتا ہے اور) ادھر اُدھر التفات کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں۔ **البزار عن جابر رضی اللہ عنہ**

کلام: ...... اس روایت کی سند میں فضل بن عیسی الرقاشی ہے جس کے ضعیف ہونے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ **مجمع الزوائد ۲/۸۰۔**

۱۹۹۷۵ اللہ عزوجل مسلسل بندہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اور ادھر ادھر التفات نہیں کرتا۔ لیکن جب بندہ ادھر اُدھر ملتفت ہوتا ہے تو اللہ پاک اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۶ تم نماز میں ادھر اُدھر التفات کرنے سے اجتناب کرو۔ یہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔ **الضعفاء للعقیلی**

۱۹۹۷۷ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا اور ادھر اُدھر اپنی توجہ بانٹ دے اللہ پاک اس کی نماز کو اس پر مار دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۸ ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ **الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن سلام**

۱۹۹۷۹ کوئی بندہ بھی نماز میں ادھر ادھر ملتفت نہیں ہوتا مگر اس کا پروردگار اس کو ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ **شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۸۰ نماز میں چٹخنے والا، ادھر ادھر توجہ کرنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضعفاء للعقیلی عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس

۱۹۹۸۱ (اے بیٹے! نماز میں لتفت سے بچ، بے شک نماز میں التفات کرنا ہلاکت ہے۔ اگر انتہائی ضروری ہو تو نفل میں کر فرض میں نہ کر)۔

ترمذی رقم الحدیث ۵۸۹

(اے بیٹے! جب تو گھر والوں کے پاس جائے تو ان کو سلام کر یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے بھی برکت کا باعث ہوگا۔

ترمذی رقم الحدیث ۲۶۹۸

اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اس حال میں صبح وشام کرے کہ کسی کے لیے تیرے دل میں کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ ترمذی ۲۶۷۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر (پھر بطور تاکید مجھے) فرمایا: اے بیٹے یہ میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندگی بخشی اور جس نے مجھے زندگی بخشی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ **ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۸۲ یہ ایک اچکنا ہے، جو شیطان بندے کی نماز سے اچکتا ہے یعنی ادھر اُدھر متوجہ ہونا۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۸۳ کوئی نماز میں ادھر اُدھر ملتفت نہ ہو، اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو نمازیں اللہ نے فرض فرمائی ہیں ان کے علاوہ (نفل نمازوں) میں کر لے۔ **مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۱۹۹۸۴ کوئی بندہ نماز میں کبھی ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا مگر اس کے پروردگار نے اس کو یہ ضرور فرمایا: اے ابن آدم! میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۵ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ پس جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو تیرے لیے مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ ابن آدم! اپنی نماز میں مگن ہوجا، میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الضعفاء للعقیلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۶ جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے خشوع (خضوع) اور رکوع (وجود) کو مکمل نہیں کرتا بلکہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جو شخص نماز میں اپنے کپڑے (تہ بند اور شلوار وغیرہ) کو تکبر کی وجہ سے (لٹکا تا ہوا) گھسیٹتا ہے، اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ خواہ وہ اللہ کے ہاں کسی ... والا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۷ اپنی نمازوں میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہو، کیونکہ ... توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عبداللہ بن سلام

۱۹۹۸۸ جب بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پھر اپنی توجہ اس وقت تک نہیں ہٹاتے جب تک بندہ نماز پوری نہ کرے یا کوئی برا کام نہ کرلے۔ الافراد للدارقطنی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۹ کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ اپنی نمازوں میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں، وہ اس (بری حرکت) سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت چھین لی جائے گی۔ ابو داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

تشبیک ...... دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا

۱۹۹۹۰ جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے حتی کہ واپس آئے۔ لہٰذا وہ اس دوران یوں نہ کرے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۱ جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۹۲ جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ملائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۳ جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ انگلیاں انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک یہ عمل تشبیک شیطان کی طرف سے ہے۔ اور تمہارا کوئی بھی شخص نماز میں رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد سے نہ نکلے۔ مسند احمد عن مولی لابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۹۹۴ جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر نماز کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے حتی کہ واپس لوٹے (اس دوران) ایسا مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۵ جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو تو نماز میں ہے، پس اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈال۔

الجامع لعبدالرزاق عن کعب بن عجرہ

۱۹۹۹۶ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ تشبیک عمل شیطان کی طرف سے ہے اور تم میں سے کوئی بھی نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مسجد سے نکل جائے۔

البغوی عن مولی لابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۷ کوئی بندہ یا کنیز گی اختیار کرتا ہے پھر (مسجد کی طرف) نکلتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ لہٰذا اس دوران جبکہ وہ نماز میں ہے ایک دوسرے ہاتھ کی انگلیاں آپس میں نہ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۹۸ اے کعب! جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے، بے شک تو نماز میں ہے۔ السنن للبیہقی عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۹۹ کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے گھر میں وضو کرے پھر نماز کے ارادے سے نکلے تو وہ مسلسل نماز میں رہتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری کرلے لہٰذا اس نماز کے دوران انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن کعب بن عجرہ

۲۰۰۰۰ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہو تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ پھنسائے، کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن المسیب مرسلاً

نماز میں چوری......الاکمال

۲۰۰۰۱ لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرلے۔ لوگوں نے عرض کیا: کوئی نماز میں چوری کیسے کرے گا؟ ارشاد فرمایا جو شخص نماز کے رکوع وسجود اور خشوع وخضوع کو اچھی طرح نہ کرے (وہ سب سے بدترین چوری کرنے والا ہے)۔

مسند احمد، الدارمی، ابن خزیمہ، الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلی، البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ، مسند ابی داؤد الطیالسی عن النعمان بن مرۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۰۲ لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے کوئی چوری کرے گا؟ (ارشاد فرمایا) جو رکوع وسجود کو اچھی طرح پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۲۰۰۰۳ لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی ہے؟ فرمایا: جو رکوع وسجود کو (اچھی طرح) پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

سب سے بڑا چور نماز میں چوری کرنے والا ہے

۲۰۰۰۴ لوگوں میں سب سے زیادہ چور وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی ہے؟ فرمایا: اس کے رکوع وسجود کو اچھی طرح مکمل ادا نہ کیا جائے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سعید، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۰۰۵ شراب پینے والے، زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ فحش اور برے کام ہیں جن میں سزا

بری ہوتی ہے لیکن سب سے بری چوری وہ ہے جو نماز میں چوری کی جاتی ہے۔وہ نماز جس کے رکوع وسجود اچھی طرح پورے ادانہ کیے جائیں۔

(عبدالرزاق، الشافعی، السنن للبیهقی عن النعمان بن مرة مرسلاً

۲۰۰۰۶ اے علی! اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو پوری نہ کرے اس حاملہ کی ہے جس کے بچہ جننے کا وقت قریب ہوجائے تو وہ حمل گرادے۔ پس یہ عورت نہ حمل والی رہتی ہے اور نہ اولاد سے اس کی گود چمکتی ہے۔اے علی! نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے جس کو مال کا نفع بھی نہ ملے بلکہ اس کا اصل مال بھی خسارے کا شکار ہوجائے۔اسی طرح اللہ پاک بھی کسی نمازی کی نفل بھی قبول نہیں فرماتے جب تک وہ فریضے کو صحیح ادانہ کرے۔

الرامهرمزی فی الامثال، ابن النجار عن علی وفیه موسیٰ بن عبیده ضعیف

کلام: روایت ضعیف ہے۔

۲۰۰۰۷ اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو صحیح طرح پوری ادا نہیں کرتا اس حاملہ عورت کی ہے، جس کے نفس کا وقت قریب آئے تو اس کا حمل گر جائے۔پس وہ عورت پھر حاملہ رہتی ہے اور نہ اولاد والی۔اور نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے کہ اس کو نفع خالص نہیں مل سکتا جب تک کہ اس کو اصل مال خالص نہ مل جائے۔اسی طرح نمازی کی نفل نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ فرض کو صحیح ادا نہ کرے۔

السنن للبیهقی، الرامهرمزی فی الامثال عن علی رضی الله عنه

کلام: اس روایت کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔مجمع الزوائد ۱۲۲/۲۔

۲۰۰۰۸ اگر وہ اسی حالت پر مرگیا تو ملت محمدیہ ﷺ کے علاوہ کسی اور ملت پر مرا۔لہٰذا رکوع وسجود کو مکمل کرو۔بے شک اس شخص کی مثال جو نماز پڑھے اور رکوع وسجود کو مکمل نہ کرے اس بھوکے کی ہے جس کو کھانے کے لیے صرف ایک یا دو کھجوریں ملیں، جو اس کی بھوک کو رفع نہیں کرسکتیں۔

مسند ابی یعلی، البغوی، ابن خزیمه، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی عبد الله الاشعری عن امراء الاجناد خالد بن ولید ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنه وعمرو بن العاص

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود کو مکمل نہیں کررہا ہے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۰۹ دیکھ رہے ہو تم اس شخص کو، اگر یہ اسی حالت پر مرگیا تو ملت محمد ﷺ پر نہیں مرے گا۔یہ نماز میں ایسے ٹھونگیں مار رہا ہے جس طرح کوا خون (مردار) میں ٹھونگیں مارتا ہے۔اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے لیکن رکوع (صحیح ادا) نہیں کرتا اور سجدوں میں بھی چونچیں مارتا ہے، اس بھوکے کی مثال ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھائے، جو اس کو فائدہ نہیں دے سکتیں۔پس رکوع وسجود کو مکمل ادا کرو۔اور وضو کو اچھی طرح کرو۔ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے جہنم کی۔ابن خزیمه، السنن للبیهقی، ابن عساکر عن ابی عبد الله الاشعری

فائدہ:... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے، پر رکوع نہیں کرتا اور سجدے بھی پس گویا ٹھونگیں مار رہا ہے۔تب آپ ﷺ نے اس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔اعاذ الله منه۔

۲۰۰۱۰ اگر تم میں سے کوئی ایک ستون کا بھی مالک ہو تو وہ ناپسند کرے گا کہ اس کے بارے میں کوئی اس کو دھوکہ دے۔پھر کیسے کوئی اپنی نماز میں دھوکہ کرتا ہے جو نماز خالص اللہ کے لیے ہے۔لہٰذا اپنی نماز کو پورا کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ مکمل نمازی کو قبول فرماتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۰۱ لوگوں میں سے بعض لوگ (ہی) مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔جبکہ بعض لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں۔بعض لوگ چوتھائی نماز ادا کرتے ہیں۔بعض لوگ صرف پانچواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔بعض لوگ چھٹا حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔بعض لوگ ساتواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں بعض لوگ آٹھواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔بعض لوگ نواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف دسواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۲۰۰۲۲ تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں، ورنہ کچھ لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تہائی اور کچھ چوتھائی نماز پڑھتے ہیں حتیٰ کہ آپ دسویں حصہ تک پہنچ گئے۔مسند احمد عن ابی الیسر

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۰۱۳ اس طرح کوئی نماز نہ پڑھے کہ اس کے بالوں کی چوٹی (پونی) بنی ہو۔ابن ماجه عن ابی رافع

۲۰۰۱۴ اس شخص کی مثال جس کے سر کے بال جوڑے ہوئے ہوں ایسی ہے جیسے کسی کی مشکیں کسی ہوئی ہوں (ہاتھ پیچھے کو بندھے ہوں) اور وہ نماز پڑھ رہا ہو۔مسند احمد، مسلم، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۱۵ حضور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ اس کے بالوں کا جوڑا یا چوٹی بنی ہوئی ہو اور وہ نماز پڑھے۔

طبرانی عن ام سلمه رضی الله عنها

۲۰۰۱۶ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح آؤ کہ تم پر سکینہ اور وقار کی کیفیت ہو۔پس جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔بے شک جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تب سے ہی وہ نماز میں (شمار) ہوتا ہے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۱۷ جب نماز کھڑی ہو تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۱۸ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی بکرة

فائدہ: بخاری کتاب صفۃ الصلوۃ باب اذا رکع دون الصف۔ایک صحابی نے امام کے پیچھے پچھلی صف میں رکعت نکلنے کے ڈر سے تنہا نیت باندھ لی تو آپ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۱۹ جب تم میں سے کوئی نماز میں جمائی لے تو حتی الامکان اس کو روکنے کی کوشش کرے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔

مسلم، ابوداؤد عن ابی سعيد رضی الله عنه

۲۰۰۲۰ جب تم میں سے کسی کو دوران نماز نیند آرہی ہو تو وہ واپس لوٹ جائے کہیں وہ لاعلمی میں اپنے آپ پر بددعا نہ کر بیٹھے۔

نسائی، ابن حبان عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ: عام طور پر یہ کیفیت رات کو تہجد کی نماز میں پیش آتی ہے اور اسی کے لیے یعنی نفل نماز کے لیے ہی یہ حکم ہے ورنہ فرض کی ادائیگی بہر صورت لازمی ہے۔

غلبۂ نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھے

۲۰۰۲۱ جب کوئی نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے تو لوٹ جائے اور جا کر سو جائے حتی کہ اس حال میں آجائے کہ وہ اپنی کہی ہوبات کو جان لے (تب آکر نماز پڑھ لے)۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن انس رضی الله عنه

۲۰۰۲۲ آدمی جب اپنی نماز میں ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو صاف نہ کرے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابی ذر رضی الله عنه

فائدہ: دور نبوت میں مسجد نبوی ﷺ میں فرش یا چٹائی وغیرہ کا تصور نہ تھا بلکہ کنکریوں پر نماز پڑھتے تھے۔سجدہ میں جاتے وقت پیشانی کو کنکریوں کی نوک سے بچنے کے لیے ہاتھ پھیر دیتے تھے۔اس سے منع فرمایا گیا ہے۔زیادہ سے زیادہ ایک مرتبہ ہاتھ پھیرنے کی اجازت ہے۔

۲۰۰۲۳ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ پھیرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۰۲۴ اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا، جس کے جسم پر معمولی ضوق خوشبو بھی ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابي موسى رضي الله عنه

فائدہ: خوق زعفران اور کچھ دوسری خوشبویات کا مرکب ہے جس میں سرخی اور زردی غالب ہوتی ہے۔ اور نماز کی نفی سے مراد ثواب کی نفی ہے۔ کیونکہ ایسی خوشبو جس میں رنگ کا عنصر غالب ہوتا ہے عورتیں استعمال کرتی ہیں اور مردوں کے لیے استعمال کرنے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

۲۰۰۲۵ نماز میں کسی طرح کی کمی کوتاہی درست نہیں اور نہ سلام و جواب کی گنجائش ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۲۶ حضور ﷺ نے نماز میں مٹکنے سے اور عورتوں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ہاں مگر اپنی عورت اور اپنی باندیوں کے پاس پڑھنے کی اجازت ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۲۷ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۲۸ نماز میں صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو۔ (اور مل کر کھڑے ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۲۹ نماز کے دوران انگلیاں نہ چٹخاؤ۔ ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

کلام: ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ما یکرہ من الصلوۃ۔ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حارث اعور ضعیف ہے۔ دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۰۳۰ آدمی نماز پڑھتا ہے اور جو نماز اس سے فوت ہو جاتی ہے وہ اس کے لیے اس کے اہل اور اس کے مال سے زیادہ افضل ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن طلق بن حبیب

۲۰۰۳۱ آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے تو اس کے لیے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا، اور نصف حصہ لکھا جاتا ہے۔ (جیسی اس نے نماز پڑھی ہوتی ہے ویسا اس کی نماز کا حصہ لکھ دیا جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن عمار بن یاسر

فائدہ: ... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو امام نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ثوبان راوی ہے جو قابل سند نہیں۔ عون المعبود ۳/۳

۲۰۰۳۲ جس نے نماز پڑھی اور اس کو تمام و کمال ادا نہیں کیا تو اس کی نفلوں میں سے اس پر اضافہ کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پوری ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن سعد بن عائذ القرظ

الاکمال

۲۰۰۳۳ اللہ پاک ایسی قوم کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتے جو نماز میں اپنے عماموں کو اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔

ابو نعیم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۳۴ اس شخص کی مثال یہ جو نماز پڑھ رہا ہے، بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی طرح ہے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال سر کے پیچھے بندھے ہوئے لٹک رہے ہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۰۳۵ کوئی شخص سر کے بالوں کا جوڑا یا چٹیا بنا کر نماز نہ پڑھے۔ابن سعد عن ابی رافع

۲۰۰۳۶ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔یعنی بالوں کی مینڈھی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیهقی، ابوداؤد، ترمذی، حسن، ابن خزیمه، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

فائدہ: ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بالوں کی گدی میں مینڈھی بنا کر نماز پڑھ رہے تھے۔حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ان کی مینڈھی کھول دی۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصہ میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غصہ مت ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔تحفۃ الاحوذی ۳۹۰،۳۸۹/۲۔

۲۰۰۳۷ نماز میں اپنے بالوں کو بندھا نہ رہنے دے کیوں کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ (بن جاتا) ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۳۸ تم میں سے کس نے اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹائی ہیں؟ایک شخص نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ نماز میں تمہارا حصہ ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ: یعنی ایک مرتبہ اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹانا یہ تمہارا حق ہے،اس سے زیادہ نہیں۔

۲۰۰۳۹ جو نماز میں کنکریاں ہٹاتا تھا وہ نماز سے اس کا حصہ ہے۔الجامع لعبدالرزاق عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ نماز میں کنکریاں ہٹاتا ہے۔تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۴۰ کوئی شخص نماز میں اپنے ہاتھ کو کنکریاں ہٹانے سے روک لے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس سو اونٹنیاں عالی نسل کی ہوں۔پھر بھی اگر تم پر شیطان غالب آجائے تو وہ صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔

عبد بن حمید، سمویه، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی الله عنه

۲۰۰۴۱ نماز کے دوران ہاتھ نہ پھیر اگر اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر کر کنکریاں برابر کرلے۔

ابوداؤد، السنن للبیهقی عن معیقیب

۲۰۰۴۲ اگر تجھے اس کے بغیر نہ سرے تو صرف ایک مرتبہ۔بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن معیقیب

یہ ارشاد نبی ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں سجدے کے دوران کنکریاں ہٹائے۔الجامع لعبدالرزاق عن معمر

۲۰۰۴۳ کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کا کپڑا اس کی ناک پر ہو۔کیونکہ یہ شیطان کی سونڈ (بن جاتا) ہے۔

۲۰۰۴۴ کوئی نماز میں اپنی داڑھی کو نہ ڈھانپے کیونکہ داڑھی چہرہ میں داخل ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۴۵ اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کے جسم پر معمولی سی بھی خلوق خوشبو ہو۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی الله عنه

دیکھئے حدیث نمبر ۲۰۰۲۴۔

۲۰۰۴۶ اے رباح! نماز میں پھونک مت مار بے شک جس نے نماز میں پھونکا اس نے کلام کیا۔الحاکم فی التاریخ عن ام سلمه

فائدہ: سجدہ وغیرہ میں مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنے کی ممانعت مقصود ہے۔

۲۰۰۴۷ تین باتیں ظلم کی ہیں نماز سے فارغ ہونے سے قبل چہرے سے مٹی پونچھنا، چہرے کی جگہ سے مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔الاوسط للطبرانی عن بریدۃ رضی الله عنه

۲۰۰۴۸ نماز میں پانچ چیزیں شیطان کی ہیں۔چھینکنا، اونگھنا، جمائی لینا اور حیض آنا (غالباً پانچویں چیز جو بیان سے رہ گئی ہے وہ نماز میں پھونک مار کر مٹی ہٹانا ہے۔واللہ اعلم بالصواب)۔الدیلمی عن عمارۃ بن عبد

۲۰۰۴۹ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں بے وضو اور سونے والوں کے پیچھے نماز پڑھوں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، عبدالرزاق عن مجاہد مرسلاً وفیہ عبدالکریم بن ابی المخارق

۲۰۰۵۰ کسی سونے والے اور کسی بے وضو کی اقتداء نہیں کی جاسکتی۔مصنف ابن ابی شیبہ عن مجاہد مرسلاً

۲۰۰۵۱ ایک دن میں ایک ہی فرض نماز دو مرتبہ نہیں ہوسکتی۔السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تیسری فرع......نماز کے آداب کے بیان میں

نماز سے پہلے کھانا تناول کرنا

۲۰۰۵۲ جب کسی کے آگے (عشائیہ) رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو اور جلدی نہ مچاؤ حتی کہ کھانے سے فارغ ہوجاؤ۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۳ جب عشائیہ رکھ دیا جائے اور نماز بھی تیار ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو مغرب سے پہلے۔اور عشائیہ سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔

بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۴ جب نماز (مغرب) کھڑی ہوجائے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھالے مغرب کی نماز سے قبل اور کھانے سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۵ جب نماز کھڑی ہوجائے اور عشائیہ (شام کا کھانا) بھی حاضر ہوجائے تو پہلے عشائیہ تناول کرلو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ، بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، بخاری ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۶ نماز کو کھانے اور کسی اور وجہ سے مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: اس روایت میں محمد بن میمون منکر الحدیث ہے۔عون المعبود ۱۰/۲۳۱

الاکمال

۲۰۰۵۷ جب نماز کا وقت ہوجائے اور عشائیہ بھی حاضر ہوجائے تو پہلے کھانا تناول کرو۔

مسند احمد، عن سلمۃ بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ام مسلمہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۸ کھانے سے پہلے نماز کی جلدی نہ کرو جب کھانا تمہارے سامنے پیش کردیا جائے۔عبدالرزاق، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۹ جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز (مغرب) کے لیے اذان ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھلو۔

عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

مدافعۃ الاخبثین

پیشاب پاخانے وغیرہ سے پہلے فراغت حاصل کرنا

۲۰۰۶۰ کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا نہ ہو جبکہ اس کو حاجت ہو۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۶۱ کھانے کی حاضری کے بعد نماز نہیں اور نہ ایسے وقت نماز ہے جبکہ پیشاب پاخانے کا زور ہو۔ مسلم، ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۰۶۲ جب نماز کھڑی ہو جائے اور آدمی کو بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

موطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن عبداللہ بن ارقم

۲۰۰۶۳ حضور ﷺ نے نماز سے منع فرمایا اس حال میں کہ نمازی کو پیشاب پاخانے کا دباؤ ہو۔ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

الاکمال

۲۰۰۶۴ جب نماز شروع ہونے کا وقت ہو جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو تو پہلے وہ بیت الخلاء جائے پھر نماز پڑھے۔ اور اس حال میں نماز کو ہرگز نہ آئے کہ اس کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن ارقم

۲۰۰۶۵ جب نماز تیار ہو جائے اور بیت الخلاء کی بھی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جاؤ۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن عبداللہ بن الارقم

۲۰۰۶۶ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جانا چاہے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن ارقم

۲۰۰۶۷ جب تم کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز سے پہلے بیت الخلاء جائے۔

الضیاء للمقدسی، النسائی، ابن حبان، عن عبداللہ بن ارقم

۲۰۰۶۸ نماز میں اخبثین (پیشاب پاخانے) سے مدافعت نہ کرو۔ السنن لسعید بن منصور عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۶۹ نماز میں دو خبیث چیزوں سے مزاحمت نہ کرو۔ پیشاب پاخانہ۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۰۷۰ ... اس شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ پیشاب پاخانے کی تکلیف میں نماز پڑھے حتیٰ کہ ان سے نجات نہ پالے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۱ آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ حاجت ضروریہ کے دباؤ میں نماز ادا کرے جب تک کہ وہ ہلکان نہ ہو جائے۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرے۔ اور اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ خاص اپنے لیے دعا کرے اور پچھلوں (مقتدیوں) کو چھوڑ دے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو درحقیقت ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی کے گھر کے اندر دیکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو گویا وہ بغیر اجازت اندر جا گھسا۔ السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۲ کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ وہ خبائث (پیشاب پاخانے کی تکلیف) محسوس کرے۔

السنن الکبری للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۳ کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کو پیشاب پاخانے کی شدت کا سامنا ہو۔ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۴ اس حال میں ہرگز کوئی نماز ادا نہ کرے کہ وہ پیشاب پاخانے میں سے کسی تکلیف میں مبتلا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن المسور بن محرمہ

کلام: اس میں ایک راوی واقدی ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۸۹۔

۲۰۰۷۵ کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ اس حال میں کہ وہ دو خبیث چیزوں (پیشاب پاخانے) سے مدافعت کر رہا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۰۷۶ کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز کے لیے کھڑا نہ ہو اور نہ اس حال میں کہ اس کو پیشاب پاخانے کی تکلیف کا سامنا ہو۔

ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نماز میں امیدوں کو مختصر کرنا

۲۰۰۷۷ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھے۔ اس شخص کی نماز جس کو دوبارہ یہ نماز پڑھنے کی امید نہ ہو۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ام سلمة رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۸ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو آخرت کے سفر پر جانے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ایسی بات منہ سے نہ نکال جس سے کل تجھے معذرت کرنا پڑے۔ اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہوجا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۲۰۰۷۹ اپنی نماز میں موت کو یاد کر۔ آدمی جب اپنی نماز میں موت کو یاد کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ اور اس شخص کی نماز پڑھ جس کو امید نہ ہو کہ وہ اس نماز کے بعد وہ کوئی اور نماز بھی پڑھ سکے گا۔ اور ہر ایسی بات سے بچ جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

کلام: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور یہ مسند الفردوس کی نادر اسناد میں سے ہے کیونکہ اس کی اکثر احادیث ضعیف ہیں۔

متفرق آداب کے بیان میں

۲۰۰۸۰ اے فلاں! تو نماز کو اچھی طرح ادا کیوں نہیں کرتا؟ کیا مصلی نہیں دیکھتا کہ نماز کے وقت وہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ اپنے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مسلم، النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۰۸۱ تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو نماز (باجماعت) کے دوران اپنے کندھوں کو نرم رکھیں۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۰۸۲ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے شانوں کو پرسکون رکھے اور یہود کی طرح ادھر ادھر ہلے نہ۔ بے شک نماز میں شانوں کو پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔ الکامل لابن عدی، حلیة الاولیاء عن ابی بکر رضی اللہ عنه

۲۰۰۸۳ جس کو اس کی نماز برائیوں سے نہ روک سکے تو وہ اللہ سے دور ہی ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۰۸۴ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر ڈال دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے پس جب وہ رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہو کر چھا جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے اور سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے، پس وہ (سجدے میں) اللہ سے سوال کرے اور قبولیت کی امید رکھے۔ السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلاً

الاکمال

۲۰۰۸۵ اس کو نکال دو اور پہلے تسمے کو اس کی جگہ لگا دو، میں اس کو نماز کے دوران بھی دیکھتا رہا۔ ابن المبارک عن ابی النضر

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ پھر آپ نے ایک اور نئی چیز کے ساتھ جوتے کو باندھ لیا۔ پھر نماز پڑھنے لگے تو اس (کی طرف دھیان چلا گیا اور اس) کو دیکھتے رہے، پھر نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۶ مجھے آج اس نے تم سے مشغول کر دیا۔ ایک نظر اس کو دیکھتا ہوں اور ایک نظر تم کو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

فائدہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی پہنی پھر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۷۔۔۔ جس نے وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا اور جو پڑھتا رہا جانتا رہا (کہ کیا پڑھ رہا ہے) حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہوگیا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہوگیا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔عبدالرزاق عن عقبة بن عامر

۲۰۰۸۸ اس شخص کی نماز نہیں جو نماز میں خشوع اختیار نہ کرے۔الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۰۸۹ اللہ کی پناہ، نگو نفاق کے خشوع سے، یعنی بدن میں تو خشوع ہو اور دل میں نفاق (اور ویرانی) ہو۔

الحکیم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی بکر، الحاکم فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۰۰۹۰ نفاق کے خشوع سے بچو، کہ ظاہری بدن میں خشوع نظر آئے لیکن دل میں خشوع نہ ہو۔الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۰۰۹۱ نماز کی دو دو رکعت میں تشہد ہے۔ نیز نماز میں خدا کے آگے سخت حاجت مند بن جا۔ اس سے چمٹ جا اور اپنے ہاتھوں کو جھکا جھکا کر کہہ اللھم اللھم اے اللہ! اے اللہ! جو ایسا نہ کرے تو اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن جریر، السنن للبیهقی عن المطلب

۲۰۰۹۲ نماز کی ہر دو رکعت میں تشہد ہے، خشوع وخضوع (آہ وزاری) اور اصرار کے ساتھ خدا سے مانگنا ہے، اور تجھے یوں کہنا ہے اے رب! اے رب! پس جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

الحکیم، مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن الفضل بن عباس

۲۰۰۹۳ جب نماز کے دوران کسی کو جماہی آئے تو ممکنہ حد تک اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب بھی کوئی ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔بخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

نماز میں خشوع وتوجہ

۲۰۰۹۴ جب تو نماز میں ہو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ہر ایسی بات سے بچ، جس سے کل معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جا۔ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۲۰۰۹۵ جب تو نماز پڑھے تو (آخری سفر پر) رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ایسی بات ہرگز نہ کر جس سے معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے مایوسی اختیار کر لے۔ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

۲۰۰۹۶ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی اطراف (اعضاء) کو پرسکون رکھے۔ یہود کی طرح ہلے جلے نہیں۔ بے شک اعضاء کا پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔

الحکیم، حلیة الاولیاء، مستدرک الحاکم عن اسماء بنت ابی بکر عن ام رومان عن ابی بکر رضی اللہ عنه

کلام: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس روایت کو تین صحابی روایت کرتے ہیں، اسماء، ام رومان اور تیسرے مرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۲۰۰۹۷ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۰۹۸ اے انس! اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جہاں تو سجدہ کرتا ہے۔السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۰۹۹۔۔۔ اے انس! نماز میں اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جو تیرے سجدہ کی جگہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ تو بڑا مشکل ہے، ایسا کرنا میرے لیے طاقت سے باہر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب پھر فرض میں کر لیا کر۔السنن للبیهقی عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۱۰۰۔۔۔ جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے اس کو چاہیے کہ جا کر بستر پر سو جائے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہوگا کہ وہ اپنے لیے

بد دعا کر رہا ہے یا نیک دعا کر رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۱۰۱ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، وہ دیکھ لے کہ کس چیز کے ساتھ مناجات کر رہا ہے؟ (کیا مانگ رہا ہے؟) اور کوئی ایک دوسرے پر نماز میں قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔ مسند احمد، السنن للبیهقی عن البیاضی

۲۰۱۰۲ جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، لہٰذا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ مناجات میں کیا کہہ رہا ہے؟ اور بعض کو بعض پر نماز میں قرآن کی آواز بلند نہ کرنی چاہیے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۱۰۳ اے فلاں! تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ درحقیقت کھڑے ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کیا بات کر رہا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھ رہا۔ اللہ کی قسم میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

قابل قبول نماز کی حالت

۲۰۱۰۴ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ہر نمازی درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے آگے جھک جائے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہشات کو روک لے، میری نافرمانی پر اصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، ننگے کو لباس پہنائے، مصیبت زدہ پر رحم کرے، پردیسی کو ٹھکانا دے، یہ سب کچھ میرے لیے کرے، پھر میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم اس کے چہرے کا نور میرے نزدیک سورج کے نور سے زیادہ روشن ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی جہالت کو اس کے لیے حلم و بردباری بنا دوں گا، تاریکی کو اس کے لیے روشنی بنا دوں گا، وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو لبیک کہوں گا، وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو عطا کروں گا، وہ مجھ پر قسم اٹھائے گا تو میں اس کی قسم پوری کروں گا، میں اس کو اپنے قرب کا سہارا دوں گا اور میرے ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اس کی مثال میرے نزدیک اس جنت الفردوس کی ہے جس کا پھل کبھی خراب نہیں ہوتا اور اس جنت کی تر و تازگی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ الدیلمی عن حارثة بن وهب

۲۰۱۰۵ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے ہاتھوں سے چکنائی کو دھو دے۔ بے شک فرشتوں کو (گوشت وغیرہ کی) چکنائی سے زیادہ کوئی چیز بدبودار محسوس نہیں ہوتی۔ بندہ جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ منہ کھول لیتا ہے اور کوئی آیت وغیرہ آدمی کے منہ سے نہیں نکلتی مگر وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن عبد الله بن جعفر

۲۰۱۰۶ اس شخص کی نماز نہیں جو نماز کی اطاعت نہ کرے۔ اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ اس کو فحش اور برے کاموں سے روک دے۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۱۰۷ جس نے نماز تو پڑھی، مگر اس کی نماز نے اس کو نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے باز نہیں رکھا تو وہ اس نماز کی بدولت اللہ سے دور ہی ہوگا۔

شعب الایمان للبیهقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۰۸... نماز کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ میں تم کو اپنے پیچھے سے یوں ہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۱۰۹ بہترین چیز جو خدا کو یاد دلائے وہ نفل نماز ہے۔ اور افضل ترین شی جس پر تو سجدہ کرے وہ زمین ہے اور زمین کی نباتات ہیں۔

الدیلمی عن علی رضی الله عنه

۲۰۱۱۰ گویا میں بنی اسرائیل کے علماء کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ نماز میں ان کے دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبه عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۱۱   بہترین نماز سے قیام والی نماز ہے۔ الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر بن نصر عن عبد اللہ بن حبشی

۲۰۱۱۲   جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے وہ فرمانے لگے بہترین دعا یہ ہے کہ تم نماز میں کہو

اللھم لک الحمد کله، ولک الملک کله، ولک الخلق کله، والیک یرجع الامر کله، اسألک من الخیر کله، واعوذبک من الشر کله.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ساری سلطنت تیری ہے، ساری مخلوق تیری ہے، ہر چیز کا انجام تیرے پاس ہے، میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شعب الایمان للبیھقی، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۱۱۳   اے ام رافع! جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ کہہ، دس بار لا الہ الا اللہ کہہ، دس بار الحمد للہ کہہ، دس بار اللہ اکبر کہہ، اور دس بار استغفر اللہ کہہ۔ بے شک تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ پاک نے فرمایا یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ نے فرمایا یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ نے فرمایا یہ میرے لیے ہے، جب تو نے استغفار کیا تو اللہ پاک نے فرمایا میں نے تیری مغفرت کردی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ام رافع

چوتھی فرع......نماز میں جائز امور کا بیان

۲۰۱۱۴   یہود کی مخالفت کرو، کیونکہ وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ ابوداؤد مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۵   اپنے جوتوں میں نماز پڑھا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۶   فرض اور نفل سب نمازوں میں آیات کو شمار کر سکتے ہو۔ الخطیب فی التاریخ عن واثلة

۲۰۱۱۷   جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے پہن لے یا ان کو اپنے قدموں کے درمیان رکھ لے اور ان کے ساتھ کسی کو ایذاء نہ دے، (کہ کسی کے پاس رکھ دے)۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنه

۲۰۱۱۸   جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنے جوتے نکال دے تو ان کے ساتھ کسی کو ایذاء نہ دے، بلکہ ان کو اپنے قدموں کے درمیان میں رکھے یا پھر ان کو پہن کر نماز پڑھے۔ ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۱۹   جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو اپنے دائیں طرف رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے۔ دائیں طرف تو ہرگز نہ رکھے جبکہ بائیں طرف اگر کوئی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۲۰   جب نماز کے دوران کسی کو بچھو نظر آجائے تو بائیں جوتے کے ساتھ اس کو مار ڈالے۔ ابوداؤد فی مراسیله عن رجل من الصحابة

۲۰۱۲۱   نماز میں بھی دو کالوں کو قتل کردو یعنی سانپ اور بچھو کو۔ ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۰۱۲۲   جب نماز کے دوران کوئی جوؤں کو پائے تو ان کو قتل نہ کرے بلکہ نماز سے فارغ ہونے تک ان کو چھوڑ دے۔

السنن للبیھقی عن رجل من الانصار

۲۰۱۲۳   (کنکریوں پر) ہاتھ نہ پھیر لیکن اگر تجھے ہر حال پھیرنا ضروری پڑے تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرے۔ ابوداؤد عن معیقیب

الاکمال

۲۰۱۲۴   جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ اس لیے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم جوتوں میں نماز پڑھ سکتے ہو۔ الکبیر لطبرانی عن عبد اللہ بن الشخیر

۲۰۱۲۵ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جوتے میں گندگی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۶ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی کہ ایک جوتے میں گندگی لگی ہے، اس وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم اپنے جوتوں کو نہ نکالو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۷ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اپنے جوتے الٹ پلٹ کر دیکھ لے کہ اگر ان میں گندگی لگی ہوئی ہو تو زمین کے ساتھ رگڑ ڈالے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۸ میں نے اس وجہ سے ان کو نکالا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آکر خبر دی تھی کہ ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہے۔ پس جب تم مساجد کے دروازوں سے داخل ہو تو پہلے ان کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو، اگر ان میں کوئی گندگی لگی ہو تو اس کو کھرچ دیا کرو، پھر اندر آ کر ان میں نماز پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پاکی کا خیال کرنا

۲۰۱۲۹ جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو پہلے دیکھ لے اگر اس کے جوتوں میں گندگی اور ناپاکی ہو تو اس کو صاف کر دے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۰ فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے، پس جب تم میں سے بھی کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو پہلے اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ لیا کرے اگر ان میں کچھ لگا ہوا ہو تو اس کو صاف کر دیا کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے یا اگر چاہے تو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۱ اے لوگو! میں نے تو اپنے جوتے پیروں کو آرام دینے کے لیے نکالے تھے، لہٰذا جو جوتے نکالنا چاہے نکال دیا کرے اور جو ان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۲ جو چاہے اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لے اور جو چاہے ان کو نکال دے۔ عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

۲۰۱۳۳ جو بندہ جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو نداء دیتا ہے: اے اللہ کے بندے! اب نئے سرے سے عمل شروع کر، کیونکہ اللہ نے تیرے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں۔

جعفر بن محمد بن جعفر الحسینی فی کتاب العروس والدیلمی من طریقہ ثنا آدم ثنالیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۴ نماز کے کمال میں سے ہے جوتوں میں نماز پڑھنا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: اس میں ایک راوی علی بن عاصم ہے، جس کے بارے میں لوگوں نے کلام کیا ہے۔ جیسا کہ مزی نے خطیب سے ذکر کیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۴۔

۲۰۱۳۵ یہود کی مخالفت کرو۔ اور اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ وہ اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

البزار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... حدیث کا مدار عمر بن نبہان پر ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۴

۲۰۱۳۶ قرن پھینک دے اور کمان میں نماز پڑھ لے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم وتعقب عن سلمۃ بن الاکوع

فائدہ: قرن تیز تلوار اور ترکش وغیرہ کو کہتے ہیں، نماز کے دوران ان کو اتار دینے کا حکم ہے کیونکہ ان سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جبکہ

کمان سے کوئی خطرہ نہیں اس کے ساتھ لیس ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۱۳۷ ..... کمان میں نماز پڑھ لے اور تیر تلوار وغیرہ کو پھینک دے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن سلمة بن الاکوع

۲۰۱۳۸ جب کوئی نماز پڑھے اور جوتے نکال دینا چاہے تو نکال کر دائیں طرف نہ رکھے، کیونکہ ان کو دائیں طرف رکھنے سے گنہ گار ہوگا۔ اور نہ پیچھے رکھے کیونکہ اس سے پچھلے ساتھی کو تکلیف ہوگی بلکہ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:۔ اس میں زیاد الجصاص ایک راوی ہے، جس کو ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۵۔

۲۰۱۳۹ جب تو نماز پڑھے تو اپنے جوتوں میں نماز پڑھ۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو ان کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ لے اور ان کو دائیں بائیں نہ رکھ، اس سے ملائکہ کو اور (آس پاس) لوگوں کو تکلیف ہوگی اور اگر ان کو سامنے رکھے (یہ بھی درست نہیں کیونکہ وہ تیرا قبلہ بن جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۰ آدمی کے جوتے پاؤں میں نہ ہوں تو وہ ان کو سامنے رکھ لے یہ نماز کے کمال میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

کلام:...... یہ روایت ضعیف ہے اور مسند الفردوس کی روایت ہے۔

۲۰۱۴۱ فرض اور نفل نمازوں میں آیتوں کو شمار کر۔ الخطیب عن واثلة رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے بیان میں

۲۰۱۴۲ جو نماز کو بھول گیا یا سوتا رہ گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے نماز پڑھ لے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۳ جب کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو جیسے یاد آئے اس کو پڑھ لے۔ الترمذی عن ابی قتادہ

۲۰۱۴۴ جب کوئی ایک نماز کو بھول جائے اور پھر دوسری نماز پڑھنے کے دوران اس کو پہلی نماز یاد آجائے تو جس نماز کو پڑھ رہا ہے اس کو پورا کرے پھر فراغت کے بعد پہلی نماز پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:... اگر نماز شروع کرنے سے پہلے یاد آجائے تو پھر پہلے اول نماز پڑھے۔ اس کا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بلوغت کے بعد سے اگر پانچ نمازوں سے زائد نمازیں قضاء ہوں تو پھر اس کے ذمہ ترتیب واجب نہیں بلکہ جس نماز کا وقت حاضر ہوا ہے اس کو پہلے پڑھ لے۔ اور اگر اس کے ذمے صرف پانچ یا اس سے کم نمازیں ہیں تو پہلے ان کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے۔ ہاں اگر موجودہ نماز کے وقت نکلنے کا خطرہ دامن گیر ہو تو پہلے موجودہ نماز کو پڑھ لے۔

۲۰۱۴۵ جو نماز کو بھول جائے تو جیسے ہی اس کو یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واقم الصلوة لذکری

اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ مسلم، ابوداؤد، النسائی ابن ماجہ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۶ جو نماز بھول جائے تو جیسے یاد آئے پڑھ لے، اس کا اس کے سوا کوئی کفارہ نہیں۔ ابوداؤد، ترمذی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۷ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم نماز سے نہ سوؤ تو تم نہ سوسکتے لیکن اللہ نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لیے حل نکل آئے۔ پس جو سو جائے یا بھول جائے یاد آنے اور جاگنے کے بعد پڑھ لے۔ مسند احمد، السنن للبیهقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۸ نیند میں نماز سے رہ جائے تو کوتاہی نہیں لیکن بیداری میں رہ جائے تو بڑی کوتاہی ہے۔ پس جب کوئی نماز کو بھول جائے یا اس سے سوتا رہ جائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے اور آئندہ روز اس کو اپنے وقت پر پڑھے۔ ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی قتادہ

نماز میں غفلت سے احتیاط

۲۰۱۴۹ نیند میں کوتاہی نہیں، کوتاہی تو بیداری میں ہے کہ تو نماز کو اس حد تک مؤخر کر دے کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۰ آگاہ رہو! ہم اس بات پر اللہ کی حمد (اور اس کا شکر) کرتے ہیں کہ ہم کسی دنیا کے کام میں مشغول نہ تھے جس کی وجہ سے ہم نماز سے رہ گئے۔ بلکہ ہماری روحیں (سوتے ہوئے) اللہ کے ہاتھ میں تھیں اس نے جہاں جہاں ان کو چھوڑ دیا تھا۔ پس جو تم میں سے صبح کی نماز آئندہ کل کو پڑھے تو اس کے ساتھ اس کے مثل ایک اور نماز کی قضاء کرلے۔ ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: سفر کے دوران حضور اقدس ﷺ کا قافلہ رات کے آخری پہر میں سو تارہ گیا جب بیدار ہوئے تو یہ ارشاد فرمایا۔ ذیل کی روایت بھی اسی سے متعلق ہے۔

۲۰۱۵۱ ہر آدمی اپنی سواری کا سر پکڑے۔ (اور آگے کے لیے کوچ کرے) کیونکہ اس جگہ میں شیطان ہمارے پاس آچکا ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۲ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض فرمالیا اور جب چاہا ان کو تمہارے پاس واپس لوٹا دیا۔ (لہٰذا اگر نماز رہ گئی ہے تو اس میں تمہارا قصور نہیں ہے)۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۱۵۳ تم بلاشت میں نہیں پڑے۔ نماز کو نیند میں محو شخص فوت نہیں کرتا بلکہ بیدار شخص نماز کو فوت کیا کرتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۴ کیا اللہ ہم کو ربا (سود) سے منع کرے اور پھر ہم سے اس کو خود قبول کرے گا؟ کوتاہی تو صرف بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ (یعنی جو نماز رہ گئی ہے اس کے بدلے صرف وہی نماز ادا کرنا ضروری ہے اس پر زائد کوئی چیز نہیں ورنہ وہ سود ہو جائے گا)۔

عبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۵ کیا اللہ ہم کو ربا سے منع کرے اور تم سے قبول کرلے گا۔ مسند احمد، النسائی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۶ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ یہ بھول اور غفلت نہیں ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ جب رات کو کوئی بستر پر جائے تو یوں کہہ لیا کرے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ الکبیر للطبرانی عن جندب

فائدہ: ... جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ دوران سفر ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نماز بھول گئے۔ حتیٰ کہ ہم پر سورج طلوع ہو گیا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۵۷ جب نماز یاد آئے تب پڑھ لے اور اچھی طرح پڑھے۔ اور اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور یہی اس کا کفارہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ بنت سعد

۲۰۱۵۸ کیا تمہارے لیے میرا اسوہ کافی نہیں ہے۔ نیند میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو اس پر ہے جو (بیداری میں ہو اور) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ پس جب تم سے سوتے میں نماز رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے اور آئندہ روز اس نماز کو وقت پر پڑھے۔

ابن سعد، البغوی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۹ الحمد للہ! ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ تھے، جس کی وجہ سے نماز سے رہ گئے۔ بلکہ (سوتے ہوئے) ہماری روحیں اللہ کے

ہاتھ میں تھیں۔ اس نے جب چاہا ان کو چھوڑا پس یہ نماز جس کو آئندہ روز صحیح وقت پر ملے اس کے ساتھ ایک نماز ایسی اور پڑھ لے۔

السنن للبیهقی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۰ تم لوگ تو مردہ تھے۔ پھر تم پر اللہ نے تمہاری روحوں کو لوٹایا۔ پس جو نماز سے سو تا رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے۔ اور جو نماز کو بھول جائے، یاد آتے ہی پڑھ لے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفة

۲۰۱۶۱ نیند کے دوران کوتاہی نہیں بلکہ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے۔ پس جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آتے ہی پڑھ لے۔ اور آئندہ روز وقت پر پڑھے۔ ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۲ جو نماز کو بھول گیا اور نماز یاد نہ آئی جب اگلے وقت امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا تو پچھلی نماز یاد آئی تب وہ امام کے ساتھ والی نماز کو پوری کر لے۔ پھر نماز سے فراغت کے بعد پہلے والی نماز جو بھول گیا تھا پڑھ لے۔ پھر اس نماز کو بھی لوٹا لے جو امام کے ساتھ پڑھی ہے۔ (بشرطیکہ وہ صاحب ترتیب ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ سے زائد نمازیں قضاء نہ ہوں)۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب عن ابن عمرو صحح ابوزعة وقفه

۲۰۱۶۳ جو نماز بھول گیا اس کا وقت وہ ہے جب اس کو یاد آئے۔ الاوسط للطبرانی السنن للبیهقی وضعفه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۱۶۴ جو نماز کو بھول گیا پھر اس کو وہ نماز یاد نہ آئی مگر اس وقت جب وہ امام کے ساتھ (اگلی) نماز پڑھ رہا تھا۔ تو وہ امام کے ساتھ نماز (پوری) کرلے۔ پھر فراغت کے بعد وہ نماز پڑھے جس کو وہ بھول گیا تھا۔ پھر اس نماز کو بھی لوٹا لے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی تھی۔ (کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے)۔ السنن للبیهقی وضعفه عن ابن عمر وصحح وقفه

۲۰۱۶۵ جو نماز کو بھول گیا تو اس وقت پڑھ لے جب اس کو یاد آئے (اور) آئندہ روز وقت پر پڑھے۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن سمرة رضی الله عنه

۲۰۱۶۶ ہم یہاں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں شیطان نے ہم کو یہ نماز بھلائی ہے۔ عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۰۱۶۷ اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض فرمالی تھیں۔ اگر وہ چاہتا تو ان کو اور دوسرے وقت بھی لوٹا سکتا تھا۔ پس جب کوئی نماز سے سو تا رہ جائے یا نماز بھول جائے پھر اس کو یاد آئے تو وہ اس کو اسی طرح پڑھے، جس طرح اپنے وقت پر پڑھتا تھا۔ پھر فرمایا:
شیطان بلال کے پاس آیا۔ بلال نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ شیطان نے ان کو لٹا دیا اور مسلسل ان کو تھپکیاں دیتا رہا جس طرح بچے کو تھپکی دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ سو گئے۔ موطا امام مالک عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۱۶۸ جب یاد آئے نماز پڑھ لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

تیسرا باب...... مسافر کی نماز کے بارے میں

۲۰۱۶۹ مسافر کی نماز دو رکعات ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس آئے یا مرجائے۔ الخطیب فی التاریخ عن عمر رضی الله عنه

فائدہ: ... مسافر سے مراد شرعی سفر (جو اڑتالیس میل ہے جس کا کلومیٹر تقریباً ستتر بنتا ہے) کا مسافر ہے۔ یعنی اس قدر مسافت جانے کا ارادہ کرے تو اپنے شہر سے نکلتے ہی وہ مسافر ہے۔ بشرطیکہ پندرہ دن سے کم ارادہ سفر پر رہنے کا ہو اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو وہ اس جگہ پہنچنے کے بعد مسافر نہ رہے گا صرف راستے میں مسافر ہوگا، مقررہ مقام اس کے لیے وطن عارضی ہوگا۔ جہاں وہ پوری نماز پڑھے گا۔ تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۱۷۰ جب آدمی کسی شہر میں اہل وعیال بنائے تو وہاں وہ مقیم والی نماز پڑھے گا۔ مسند الفردوس عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۱۷۱ اے شہر والو! تم چار رکعت پوری کرو ہم تو مسافر قوم ہیں۔ ابوداؤد عن عمران بن حصین

فائدہ: حضور اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لے گئے تو چونکہ وہاں آپ مسافر تھے اس لیے نماز کی دو رکعت پڑھانے کے لیے سلام پھیر دیا اور پیچھے چونکہ مقیم لوگ تھے اس لیے ان کو ارشاد فرمایا: کہ تم اپنی بقیہ دو رکعات پوری کرلو۔

قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں ہے یعنی ان نمازوں میں فرض چار کی بجائے دو رکعت پڑھے۔ بقیہ تمام نمازیں اسی طرح ہیں۔

۲۰۱۷۲ جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور اقامت کہو پھر تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ترمذی، نسائی ابن حبان مالک بن الحویرث

۲۰۱۷۳ مسافر پر جمعہ (واجب) نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... یعنی مسافر پر واجب نہیں اگر جماعت کے ساتھ کہیں میسر ہو تو پڑھ لے تب اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ ورنہ ظہر کی نماز قصر کے ساتھ ادا کرلے۔

مسافر منیٰ وغیرہ پر قصر کرے گا

۲۰۱۷۴ مسافر کی نماز منیٰ اور دوسری جگہ دو رکعات ہیں۔ ابو امیۃ الطرسوسی فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: فرض کے علاوہ دیگر سنن ونوافل معاف ہیں اگر پڑھ لے تو مستحسن ہے اور فرض چار کی بجائے دو دو رکعات ہیں جبکہ فجر اور مغرب کے فرض اسی طرح فرض ہیں۔

۲۰۱۷۵ یہ (قصر نماز) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے پس اللہ کے صدقے کو قبول کرو۔

البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو سفر کریں تو نماز میں قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں۔

الشافعی، البیہقی فی المعرفۃ عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... سفر میں روزہ رکھنا فرض نہیں بلکہ بعد میں اس کی قضاء کرلینا فرض ہے۔

۲۰۱۷۷ جو کسی شہر میں اہل وعیال بسالے وہ وہاں (مقیم کی پوری) نماز پڑھے۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۸ سفر میں پوری نماز پڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی حضر (اپنے وطن) میں قصر نماز ادا کرے۔

الدار قطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۹ نماز سواری کے جانور پر اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ: ..... سواری پر فرض کے علاوہ دیگر نمازیں ہر اس طرف منہ کر کے پڑھی جاسکتی ہیں جہاں سواری کا رخ ہو جائے۔ لیکن فرض نماز اتر کر قبلہ رو ادا کرنا فرض ہے۔

الاکمال

۲۰۱۸۰ بیٹھ! میں تجھے نماز اور روزہ کے بارے میں بتاتا ہوں۔ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کر دی ہے اور روزے کو مسافر، مریض اور حاملہ عورت سے (اس وقت کے لیے) ساقط کر دیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس بن مالک رجل من کعب

فائدہ: حاملہ، مسافر اور مریض سے روزے معاف ہیں لیکن بعد میں قضاء فرض ہے۔ جبکہ حائضہ اور نفاس والی عورت سے حیض اور نفاس کے دوران نمازیں بالکل معاف ہیں۔

۲۰۱۸۱ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کر دی ہے اور روزے مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے معاف کر دیئے ہیں (جبکہ بعد میں ان کی قضاء ضروری ہے)۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، ترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، البغوی،

ابن خزیمه، الطحاوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور عن انس بن مالک الکعبی
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ورامام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انس بن مالک کعبی سے کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۱۸۲ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ (سفر کے دوران) معاف کردیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امیة، الکبیر للطبرانی عن ابی امیة الضمری

۲۰۱۸۳ (نفل) نماز سفر کے دوران سواری کی پیٹھ پر دوران سفر یوں، یوں، یوں اور یوں (ہر طرف منہ کرکے) ادا کی جاسکتی ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۰۱۸۴ اے شہر والو! تم چار رکعات پڑھو، ہم تو مسافر قوم ہیں۔ ابوداؤد عن عمران بن حصین

فائدہ:... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ مکہ میں اٹھارہ راتیں ٹھہرے۔ آپ نے ہمیشہ دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

احناف کے ہاں سفر میں پندرہ دن یا اس سے زائد عرصہ گزرنے کا ارادہ ہو تو نماز مکمل ضروری ہے۔ لیکن اگر شروع میں ارادہ پندرہ یوم سے کم ہو لیکن پھر آج کل آج کل کرتے کرتے جتنے دن زیادہ ہوجائیں اس سے قصر نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ اس طرح وہ سال بھر بھی رہ لے تب بھی قصر نماز ادا کرے گا۔

۲۰۱۸۵ سفر کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ جس نے سنت کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۸۶ اے اہل مکہ! نماز کو چار برید سے کم میں قصر نہ کرو، مکہ سے عسفان تک۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.... برد برید کی جمع ہے برید بارہ میل بنتا ہے، اس طرح شرعی سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہوئی۔

۲۰۱۸۷ کوچ کرنے والے کے لیے (یعنی مسافر کے لیے) دو رکعات ہیں۔ اور مقیم کے لیے چار رکعات ہیں، جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینے کی طرف اس نے ہجرت کی (تو وہ مدینہ میں پوری اور مکہ میں قصر نماز پڑھے گا) پس میں مدینے سے ذی الحلیفہ کی طرف سے نکلا تو میں نے دو رکعت پڑھنا شروع کردیں حتیٰ کہ میں مدینے واپس آؤں۔ الحسن بن سفیان عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

الجمع...... دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا

۲۰۱۸۸ جب تم میں سے کسی کو ایسا کوئی کام پیش آجائے جس سے اس کو نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز پڑھ لے یعنی دو نمازوں کو جمع کرلے۔ النسائی عن ابن عمر

فائدہ: یہ حکم صرف مزدلفہ کے لیے ہے کہ وہاں دو نمازوں کو ایک وقت میں یعنی جیسے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں پڑھ لے۔ ورنہ عام طور پر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں سخت گناہ ہے جیسا کہ ذیل کی حدیث میں آرہا ہے۔

۲۰۱۸۹ جس نے دو نمازوں کو (ایک وقت میں) بغیر عذر کے پڑھا وہ کبائر کے ابواب میں سے ایک باب پر پہنچ گیا (کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگیا)۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس میں حسین بن قیس ضعیف راوی ہے۔

الاکمال

۲۰۱۹۰ جب تم میں سے کسی کو کسی کام کی جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو جلدی پڑھے اس طرح دونوں کو ملا کر پڑھ لے تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۱　بغیر عذر کے، دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔السنن للبیهقی وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

معذور کی نماز......از الاکمال

۲۰۱۹۲　جب تجھ سے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ ہوسکے تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن عمران بن حصین

۲۰۱۹۳　جو تم میں سے زمین پر سجدہ کرنے کی ہمت رکھے وہ زمین ہی پر سجدہ کرے اور جو سجدہ کرنے کی ہمت نہ پائے وہ (مٹی وغیرہ) کسی شی کو اٹھا کر پیشانی سے لگا کر سجدہ نہ کرے بلکہ رکوع وسجود میں سر کے اشارے سے کام لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۱۹۴　اس کو چھوڑ اگر تو زمین پر سجدہ کرسکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اشاروں کے ساتھ نماز پڑھ اور رکوع سے زیادہ سجدہ کو پست کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:　رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی وہ نماز پڑھ رہا تھا اور تکیہ پر سجدہ کرتا تھا۔تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۹۵　ممکن ہو تو زمین پر ہی نماز پڑھو۔ورنہ اشاروں کے ساتھ پڑھ لو۔اور سجدوں کو رکوع سے زیادہ پست کرو۔

السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۱۹۶　مریض کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر اس کو مشقت ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے تب بھی مشقت ہو تو سر کے اشارے کے ساتھ پڑھ لے اگر اس میں بھی مشقت ہو تو تسبیح کرلے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۱۹۷　مریض سے ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، اگر ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو رکوع وسجود کو اشاروں سے ادا کرلے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔اگر بیٹھ کر پڑھنے کی ہمت نہ ہو تو دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے، اگر اس طرح لیٹنے کی ہمت نہ ہو تو چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرلے تاکہ قبلہ رو ہوجائے (اور اشاروں سے نماز پڑھ لے)۔

السنن للبیهقی عن الحسین بن علی مرسلاً

۲۰۱۹۸　نماز کو بیٹھ کر پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر پاتا ہے۔مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۱۹۹　کھڑے ہو کر نماز پڑھ، یہی افضل ہے۔اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔الکامل لابن عدی، ابن حبان عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۰　بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف اجر پاتا ہے۔

ابن ابی شیبه عن ابن عمرو رضی الله عنه، ابوداؤد عن عائشه رضی الله عنها

۲۰۲۰۱　بیٹھنے والے کی نماز قائم کی نماز سے نصف ہے۔اور قائم (لیٹنے والے) کی نماز بیٹھنے والے کی نماز سے نصف ہے۔

الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۲　جالس (بیٹھنے والے) کی نماز قائم کی نماز سے نصف اجر رکھتی ہے۔مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

عورت کی نماز......الاکمال

۲۰۲۰۳　جب نماز میں عورت بیٹھ جائے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھ لے، جب سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں پر ملالے تاکہ زیادہ سے زیادہ پردہ ہو۔اس حال میں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی وضعفه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۲۰۴　اللہ پاک عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی زیب وزینت کو نہ چھپالے اور نہ اس لڑکی کی جو بالغ ہوچکی ہو نماز قبول

فرماتا ہے جب تک کہ وہ اوڑھنی اوڑھ کر نماز نہ پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۵ جب لڑکی حائضہ (بالغ) ہوجائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اوڑھنی نہ اوڑھے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۲۰۶ بالغ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے جائز نہیں۔ البیھقی فی المعرفة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۰۷ جب زرہ (یا جبہ) مکمل ہو جو قدموں کی پشت کو ڈھانپ رہا ہو۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

فائدہ:... ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ عورت زرہ اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جس پر ازار نہ ہو۔ تب آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۰۸ اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ بغیر زیور کے نماز نہ پڑھیں، خواہ ایک تسمہ ہی گلے میں حمائل کرلیں۔

الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۹ اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ (زیور سے) بالکل خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں نیز ان کو حکم دو کہ اپنی ہتھیلیاں مہندی کے ساتھ رنگین کرلیں اور مردوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ مشابہت نہ کریں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الخوف......الاکمال

۲۰۲۱۰ صلوٰۃ الخوف میں امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک جماعت کھڑی ہو اور وہ امام کے ساتھ ایک سجدہ کریں جبکہ دوسری جماعت دشمن اور اس جماعت کے درمیان حائل ہو جائے۔ پھر یہ امیر کے ساتھ سجدہ کرنے والے لوگ لوٹ جائیں اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اور وہ لوگ آجائیں اور آکر اپنے امیر کے ساتھ ایک سجدہ کرلیں۔ پھر امام نماز پوری کرکے لوٹ جائیں جبکہ ہر ایک جماعت اپنی اپنی نماز کا ایک ایک سجدہ پورا کرلیں۔ اور اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو پیادہ پا اور سوار حالت میں نماز پڑھ لیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:... صلوٰۃ الخوف سے مراد یہ ہے کہ حالت جنگ میں تمام لوگ بیک وقت نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور سب کے سب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو اس کی صورت حدیث میں بیان کی گئی ہے اسی کو صلوٰۃ الخوف کہیں گے۔ اور ایک سجدہ سے مراد ایک رکعت ہے۔ یعنی ہر گروہ ایک ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک ایک رکعت خود ادا کریں گے۔

۲۰۲۱۱ مسابقہ (خوف) کی نماز میں امام کے بعد ایک رکعت تو آدمی کسی بھی طرح جیسے اس کو ممکن ہو پڑھ لے۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:... روایت ضعیف ہے، محمد بن عبدالرحمن السلیمانی کی وجہ سے جو کہ انتہائی ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۱۹۶/۲۔

۲۰۲۱۲ صلوٰۃ الخوف میں سہو کا سجدہ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، میسرة بن علی فی مسیحة وخیثمة الطرابلسی فی حزئه عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

چوتھا باب...... جماعت اور اس سے متعلق احکام

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول...... جماعت کی ترغیب میں

۲۰۲۱۳ دو آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے اللہ کے ہاں زیادہ اچھی ہے جدا جدا چار آدمیوں کی نماز سے۔ چار

آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں جداجدا آٹھ آدمیوں کی نماز سے زیادہ اچھی ہے۔اور آٹھ آدمیوں کی نماز جن میں ایک دوسروں کو نماز پڑھائے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جداجدا نماز سے بہتر ہے۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیھقی عن قباث بن اشیم

۲۰۲۱۴... جماعت کی نماز جداجدا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جماعت کا ثواب پچیس گنا زیادہ ہے

۲۰۲۱۵ جماعت کی نماز بغیر جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجة عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۶ جماعت کی نماز جداجدا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔مسند عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۷ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں تنہا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔پس جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف نماز کا ہو۔تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ایک برائی مٹادیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو۔جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ نماز میں شمار ہوگا جب تک نماز (کا انتظار) اس کو (نماز کی جگہ مسجد میں) روکے رکھے۔اور ملائکہ اس پر دعائے رحمت بھیجتے رہیں گے:

اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ اللھم تب علیہ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

جب تک کہ وہ کسی کو ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہوجائے۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۸ جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں۔

البخاری، مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۹ آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے چوبیس یا پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ابن ماجة عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۰ امام کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۱ جماعت کی نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔النسائی، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۲ آدمی کی نماز جماعت میں اکیلے نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔پس جب کوئی آدمی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اس کے وضوء، رکوع اور سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۳ آدمی کی نماز گھر میں ایک ہی نماز ہے، آدمی کی ایک نماز قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں ہیں۔آدمی کی ایک نماز جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازیں ہیں۔آدمی کی ایک نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازیں ہیں، آدمی کی ایک نماز میری اس مسجد (مسجد نبوی ﷺ) میں پچاس ہزار نمازیں ہیں، اور آدمی کی ایک ہی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازیں ہیں۔ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ابن کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ فی المسجد الجامع۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۲۲۴ دو یا دو سے زائد آدمیوں کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔ابن ماجة، الکامل لابن عدی، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر لطبرانی، الکمل لابن عدی عن ابی امامة، السنن للدارقطنی عن عمرو، ابن سعد البغوی، الباوردی عن الحکم بن عمیر

۲۰۲۲۵ دو کی نماز ایک سے بہتر ہے۔ تین کی نماز دو سے بہتر ہے اور چار کی نماز تین سے بہتر ہے۔ پس تم پر جماعت لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک میری امت کو ہدایت ہی پر متفق کرے گا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۶ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اسی فرض کے علاوہ کوئی نماز (جائز) نہیں۔

مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۷ نماز میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا سب سے دور سے چل کر آنے والا شخص ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھ لے اس شخص سے زیادہ اجر والا ہے جو (اکیلے ہی) نماز پڑھے اور سو جائے۔

البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۸ جو مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن سہل بن سعد

۲۰۲۲۹ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو واپس لوٹنے تک اس کے لیے رات کی (تہجد کی) نماز (میں کھڑے ہونے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۰ جو امام کے ساتھ کھڑا ہو حتیٰ کہ نماز پڑھ کر لوٹے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۱ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ جب کوئی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع و سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۲ جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور گھر میں نفل نماز پر مسجد کی نفل نماز ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسی جماعت کی فضیلت تنہا پر۔ ابن السکن عن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ

۲۰۲۳۳ جب کوئی گھر سے نکل کر مسجد جاتا ہے تو ایک پاؤں اٹھانے پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا پاؤں رکھنے پر برائی مٹائی جاتی ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۴ جو (جماعت کی) فرض نماز کی طرف چل کر جائے وہ حج کی مانند ہے اور جو نفل نماز کے لیے چل کر جائے وہ عمرے کی مانند ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو بشارت

۲۰۲۳۵ تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنا دو۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن بریدہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، عن انس وسہل بن سعد

۲۰۲۳۶ تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں غوطے لگاتے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۷ جو لوگ تاریکیوں میں مسجد میں آنا جانا رکھتے ہیں، انہی کے لیے اللہ پاک قیامت کے دن چمکدار نور روشن کرے گا۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۸ جو صبح و شام مسجد میں آیا اللہ پاک اس کے لیے ہر صبح و شام جنت کی ضیافت کا اہتمام فرمائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۹ اللہ پاک جماعت میں پڑھی جانے والی نماز کو پسند فرماتے ہیں۔مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۰ علم سیکھنے کے لیے صبح وشام آناجانا اللہ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے۔

ابومسعود الاصبهانی فی معجمه، ابن النجار، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۱ ...جماعت پراللہ کا ہاتھ ہے۔الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۲ جماعت رحمت ہے اور فرقت (تنہائی) عذاب ہے۔عبد اللہ فی زوائد المسند والقضاعی عن النعمان بن بشیر

۲۰۲۴۳ بندہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ کو حیاء آتی ہے کہ اس کو بغیر اس کی حاجت پوری کرائے واپس لوٹائے۔ابن النجار عن أبی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۴ تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔جو جماعت نماز کی طرف جانے کے لیے قدموں سے پڑتے ہیں۔

الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۵ تمہارے ہر شخص کے لیے ہر قدم کے عوض ایک درجہ ہے۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۶ ...مسجد سے جو زیادہ سے زیادہ دور ہے وہ زیادہ سے زیادہ اجر پانے والا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۷ اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آنے والے نشانات قدم کا ثواب شمار نہیں کرتے۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۲۴۸ اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

فائدہ:... بنی سلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کی ضرورت حضور ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۴۹ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ تنہا نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ترمذی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۲۵۰ مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ مسلمانوں کی نماز ایک ساتھ ہو۔حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے وقت کچھ لوگوں کو گھروں کی طرف بھیج دیا کروں اور کچھ لوگوں کو ٹیلوں پر کھڑا کردوں جو مسلمانوں کو نماز کے لیے بلائیں۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن رجال

۲۰۲۵۱ یہ نمازیں عشاء اور فجر کی منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نمازیں ہیں۔لیکن اگر ان کو ان دونوں نمازوں کی فضیلت معلوم ہوجائے تو وہ ان کی طرف گھسٹ گھسٹ کر بھی آئیں۔اور تم اپنے اوپر پہلی صف کو لازم کرلو۔کیونکہ وہ ملائکہ کی صف کے برابر ہے۔اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہوجائے تو تم اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔اور آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ تنہا نماز سے زیادہ پاکیزہ ہے۔دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ پاکیزہ ہے۔اور جس قدر جماعت زیادہ ہو وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۲۰۲۵۲ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا، لیکن لوگوں کو پایا کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوچکے ہیں تو اللہ پاک اس کو بھی ان لوگوں کا اجر عطا فرمائیں گے۔جنہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔اور ان کے اجر میں سے کوئی کمی نہ فرمائیں گے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۲۵۳ ...جس نے اللہ کے لیے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور تکبیر اولیٰ کو فوت نہ ہونے دیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جاتے ہیں۔جہنم سے براءت کا پروانہ اور نفاق سے براءت کا پروانہ۔الترمذی عن انس رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۰۲۵۴ جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز آدمی کی اکیلے سے چوبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلا

۲۰۲۵۵ جماعت کی نماز اکیلے سے چوبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور ایک حصہ خود اس کی نماز ہے اور یوں وہ نماز پچیس درجے افضل ہوجاتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، مصنف عبدالرزاق عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۲۵۶ جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور ہر ان پچیس میں سے نماز اس کی نماز کے مثل ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۷ ... جماعت والی نماز فرداً فرداً نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ، النسائی، حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۸ آدمی کا جماعت میں نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔السراج فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۹ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۰ آدمی کی نماز باجماعت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۱ جماعت کے ساتھ آدمی کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۲ جماعت کی نماز آدمی کی اکیلے نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۳ آدمی کی نماز کی فضیلت جماعت کے ساتھ اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۴ جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے، آدمی کی گھر میں نفلی نماز سے مسجد میں ایسی ہی نفلی نماز کی فضیلت ایسی ہے جیسے جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ہے۔ابن السکن عن عبدالعزیز بن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ عن جدہ

۲۰۲۶۵ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور فجر کی نماز میں رات اور دن کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۶ ... جماعت اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فوقیت رکھتی ہے۔مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۶۷ اکیلے اور جماعت کی نماز میں پچیس درجے کا فرق ہے۔الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن زید عاصم

۲۰۲۶۸ آدمی کی جماعت والی نماز کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں۔مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۹ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔البزار عن انس رضی اللہ عنہ ومعاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۰ جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ستائیس درجے زیادہ ہے۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۱ آدمی کی نماز جماعت کے اندر آدمی کی گھر میں اکیلے نماز پر ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس عن جدہ

۲۰۲۷۲ جماعت میں آدمی کی نماز اکیلے نماز پر انتیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۳ دو آدمیوں کی نماز کہ ایک اپنے ساتھی کی امامت کرلے یہ اللہ کے ہاں جدا جدا چار آدمیوں سے زیادہ افضل ہے۔چار آدمیوں کی نماز کہ ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں آٹھ آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔اور آٹھ آدمیوں کی نماز کہ ایک ان

جن سے یقینی امامت کرے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة، السنن للبیهقی عن قباث بن اشیم اللیثی

۲۰۲۷۴ دو آدمیوں کی نماز جماعت ہے۔ تین آدمیوں کی نماز جماعت ہے اور اس سے جس قدر زائد افراد ہوں سب کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔

السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۲۷۵ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل کو اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں لے تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جس وقت ان کے لیے بلایا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۲۷۶ اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز با جماعت پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، اس کے لیے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے۔ ہر درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز ترین رفتار والا گھوڑا ستر سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے ظہر کی نماز با جماعت پڑھی اس کے لئے عدن کی جنتوں میں پچاس درجے ہوں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے عصر کی نماز با جماعت پڑھی۔ اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ ایسے آٹھ غلام جو بیت (اللہ) کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں جس نے مغرب کی نماز با جماعت پڑھی اس کے لیے پاک حج اور مقبول عمرے کا ثواب ہوگا۔ اور جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اس کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کے برابر ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۲۷۷ میں صبح کی نماز جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے رات بھر نفل نماز پڑھنے سے۔ اور عشاء کی نماز میں جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آدھی رات تک نفل نماز پڑھوں۔ شعب الایمان للبیهقی عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۲۷۸ جس شخص نے جماعت کے ساتھ چالیس رات تک مسجد میں نماز پڑھی اور کسی دن ظہر کی نماز کی پہلی رکعت فوت نہ ہونے دی، اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیں گے۔ شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر، ابن النجار عن عمر رضی الله عنه

۲۰۲۷۹ جس نے امام کے ساتھ چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے جہنم سے آزادی کا پروانہ اور نفاق سے برأت کا پروانہ۔ ابو الشیخ عن انس رضی الله عنه

۲۰۲۸۰ چالیس روز تک جس سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ پاک اس کے لیے دو پروانے لکھیں گے جہنم سے براءت کا پروانہ اور نفاق سے برأت کا پروانہ۔ الخطیب عن انس رضی الله عنه

۲۰۲۸۱ جس سے چالیس دن تک کسی نماز کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اس کے لیے دو دستاویز لکھی جائیں گی۔ جہنم سے آزادی کی دستاویز اور نفاق سے برأت کی دستاویز۔ عبدالرزاق عن انس رضی الله عنه

۲۰۲۸۲ جو شخص چالیس رات تک پانچوں نمازوں کی جماعت میں حاضر رہا اور تکبیر اولیٰ کو حاصل کرتا رہا اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔

الکامل لابن عدی عن ابی العالیه مرسلاً

چالیس دن تک جماعت کی پابندی

۲۰۲۸۳ جس نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جن کی پہلی رکعت میں فاتحة الکتاب اور قل یاایها الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحة الکتاب اور قل هو الله احد پڑھی وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ الخطیب عن انس رضی الله عنه وهو واه

کلام: حدیث ضعیف ہے۔

۲۰۲۸۴	جماعت کی نماز کے حصول کے لیے تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کی طرف سے پورے پورے نور ملنے کی خوشخبری سنادو۔ابونعیم عن حارثة بن وهب الخزاعی

۲۰۲۸۵	تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوش خبری سنادو۔اس دن جہاں سارے لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہوں گے،وہ خوش وخرم اور مطمئن ہوں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

کلام:۔۔۔اس روایت کی سند میں سلمة العبسی (متکلم فیہ) راوی ہے۔مجمع الزوائد۲/۳۱

۲۰۲۸۶	خوشخبری سنادو تاریکی میں نماز کی طرف جانے والوں کو کہ قیامت کے دن ان کے آگے اور (دائیں) بائیں چمکدار نور ہوگا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۲۸۷	تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سے عظیم نور کی خوش خبری سنادو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔ابویعلی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عبدالحکم ضعیف راوی ہے۔مجمع ۲/۳۰

۲۰۲۸۸	جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن مکمل نور عطا فرمائیں گے۔

ابن ابی شیبه، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، شعب الایمان للبیهقی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۰۲۸۹	مسلمان جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع وسجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔جب تک کہ وہ کسی ہلاکت خیز (کبیرہ) گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

ابن ماجه عن عثمان رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۰	بے شک جس شخص نے ان پانچ فرض نمازوں کی جماعت کے ساتھ پابندی کی وہ سب سے پہلے پل صراط کو بجلی کوندنے کی طرح عبور کرجائے گا،اللہ پاک اس کو سابقین (مقربین) کے پہلے گروہ میں شامل فرمائے گا۔اور ہر دن ورات جس میں اس نے ان نمازوں کی پابندی کی ہوگی ہزار شہیدوں کا ثواب ہوگا جو خدا کی راہ میں قتل ہوگئے۔الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه وابن عباس رضی اللہ عنه معاً

۲۰۲۹۱	جب اہل مسجد پر رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر شروع ہوتی ہے پھر دائیں پھر ساری صفوں پر نازل ہوتی ہے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۲	کوئی بندۂ مؤمن ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرلے پھر مسجد کی طرف نکلے تو اللہ پاک اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور ایک خطا معاف کرتے ہیں۔عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۳	کوئی بندۂ مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر جماعت کی نماز کی طرف چلے تو اللہ پاک اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کردیتے ہیں خواہ وہ اس کے قدموں سے سرزد ہوئے ہوں،خواہ اس کے ہاتھوں نے ان کو کیا ہو،خواہ اس کے کانوں نے سنا ہو،خواہ اس کی آنکھوں نے ان کو دیکھا ہو اور زبان ان کو بولی ہو،اور دل میں ان کا براخیال پیدا ہوا ہو،اللہ پاک سب کے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

ابن زنجویه، شعب الایمان للبیهقی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۴	جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اس نے جب بھی دایاں قدم اٹھایا اللہ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب بھی بایاں پاؤں رکھا اللہ پاک نے اس کے عوض ایک گناہ معاف کردیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں آگیا۔پس چاہے وہ تو مسجد کے قریب آجائے یا مسجد سے دور رہنے پر صبر کرلے۔پس جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے،اگر کچھ حصہ فوت ہوگیا اور کچھ حصہ پالیا پھر بقیہ پورا کرلیا تب بھی یہی فضیلت ہے اور اگر مسجد میں پہنچا اور دیکھا کہ نماز تو پڑھی جاچکی ہے پھر اس نے اچھی طرح رکوع وسجود ادا کرکے نماز پڑھی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

البغوی عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار

ہر قدم پر اجر وثواب

۲۰۲۹۵　جو اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلا کاتب اس کے لیے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا دس نیکیاں لکھے گا اور مسجد میں بیٹھ کر (جماعت کی) نماز کا انتظار کرنے والا خدا کی بارگاہ میں تابعدار بن کر نماز میں قیام کرنے والا ہے اور اس کو اسی طرح نمازیوں میں لکھا جاتا ہے گھر واپس لوٹنے تک۔ ابن المبارك، الخطيب عن عقبة بن عامر

۲۰۲۹۶　جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کا ایک قدم برائی کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم نیکی کو لکھتا ہے آتے ہوئے اور جاتے ہوئے۔

مسند احمد، الكبير للطبراني، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۰۲۹۷　جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل کر جاتا ہے تو اس کا ایک قدم نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔

ابو داؤد، السنن للبيهقي عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۲۹۸　کوئی شخص ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آئے تو ضرور جب بھی وہ کوئی قدم اٹھائے گا اس کے عوض ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک خطا مٹائی جائے گی، یا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

ابن ماجة، مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۲۹۹　کوئی بندہ ایسا نہیں جو گھر سے مسجد کی طرف نکلے صبح یا شام (کسی بھی وقت) مگر اس کا ہر ایک قدم ایک کفارہ ہوگا اور ہر دوسرا قدم نیکی ہوگی۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عتبة بن عبد

۲۰۳۰۰　جو بندہ صبح وشام مسجد کو جاتا ہے اور ہر کام پر اس کو ترجیح دیتا ہے، اللہ پاک ایسے بندے کے لیے ہر صبح وشام جنت میں ضیافت کا انتظام فرماتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص بڑی اہتمام کے ساتھ اچھی ضیافت کا انتظام کرتا ہے جب کوئی اس کا محبوب شخص اس کی زیارت کے لیے آتا ہے۔ ابن زنجويه، ابن الآل، ابو الشيخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

کلام:... اس روایت میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم ایک راوی ہے جس کو امام احمد، امام دارقطنی، ابن زنجویہ اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۰۳۰۱　جو شخص صبح وشام مساجد کی طرف آنے جانے کو جہاد نہ سمجھے وہ کوتاہ عمل والا ہے۔ الديلمی عن ام الدرداء رضی الله عنها

۲۰۳۰۲　مساجد کی طرف آنا جانا اور مساجد سے دور رہنا نفاق ہے۔ الديلمی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۳۰۳　جس نے مساجد کی طرف کثرت کے ساتھ آنا جانا رکھا وہ کوئی اللہ کے لیے محبت کرنے والا شخص پالے گا، یا اچھا علم حاصل کرلے گا، یا کوئی ہدایت کی راہ دینے والی بات مل جائے گی یا اور کوئی ایسی بات معلوم کرلے گا جو اس کو ہلاکت سے بچالے اور وہ گناہوں کو (بھی آہستہ آہستہ) چھوڑ دے گا، (لوگوں سے) حیاء کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، یا (اللہ کی طرف سے) نعمت یا رحمت پانے کے لیے۔

الكبير للطبرانی، ابن عساكر سعد بن طريف عن عمير بن المامون عن الحسن بن علی

کلام:... عمیر حدیث میں لاشیء ہے جبکہ سعد متروک ہے۔ نیز علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سعد بن طریف الاسکاف کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ مجمع الزوائد ۲/ ۲۲، ۲۳

۲۰۳۰۴　بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور گھر سے نکلتے ہوئے کوئی اور مقصد پیش نظر نہیں ہوتا تو جب بھی وہ کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

ترمذی حسن صحيح، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۵　جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اس کے مسجد جانے کا سبب صرف نماز ہی ہو تو اس کا

بائیں قدم برائی مٹائے گا اور ہر دایاں قدم نیکی لکھے گا حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح میں کیا کچھ اجر رکھا ہے تو وہ ہر حال میں مسجدوں میں آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر ان نمازوں میں آنا پڑے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

٢٠٣٠٦ جس نے وضو کیا پھر نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں (شمار) ہوگا حتی کہ واپس گھر آجائے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

٢٠٣٠٧ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتی کہ اپنے گھر واپس آجائے۔

ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

٢٠٣٠٨ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک برائی مٹائی جائے گی اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

٢٠٣٠٩ جب مسلمان بندہ اپنے وضو کا پانی منگواتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی داڑھی کے اطراف سے نکل جاتی ہیں، جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کی انگلیوں اور ناخنوں سے نکل جاتی ہیں جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی خطائیں پاؤں کے نیچے سے خارج ہو جاتی ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے چلتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو تب اس کا اجر اللہ کے ذمے ضروری ہو جاتا ہے اور اگر وہ خالص اللہ کے لیے دو رکعت نفل نماز بھی ادا کر لیتا ہے تو اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمرو بن عبسه

٢٠٣١٠ بندہ جب کلی کرتا ہے تو اس کی ہر وہ خطا جو اس نے بولی، پانی کے ساتھ اس کے منہ سے نکل جاتی ہے۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی ہر خطا، اس کے منہ سے ٹپکنے والے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہے۔ جب وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کی) خطائیں اس پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ٹپکتا ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے (پاؤں کی) خطائیں اس کے پاؤں سے گرنے والے پانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں اور جب وہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کی ایک برائی مٹادی جاتی ہے اور ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

٢٠٣١١ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے، اپنے ہاتھوں کو دھوئے، منہ میں کلی کرے اور جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح وضو کرے مگر اللہ پاک اس کے ہر وہ گناہ جو اس نے بولے ہوں، ہر وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے چھوا ہو اور ہر وہ گناہ جن کی طرف اس کے قدم اٹھے ہوں، سب کے سب اللہ پاک معاف کر دیتے ہیں حتی کہ گناہ اس کے اعضاء سے بہہ جاتے ہیں پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک قدم اس کا نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامة رضی الله عنه

٢٠٣١٢ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اذان سنے پھر وضو کے لیے کھڑا ہو مگر اس پہلے قطرے کے ساتھ جو اس کی ہتھیلی کو لگے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، اس قطرے کے بعد اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیتے ہیں پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ نماز اس کے لیے ایک زائد ثواب ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامة

وضو سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

٢٠٣١٣ کوئی بندۂ مسلم ایسا نہیں جو نماز کے واسطے وضو کرے پھر کلی کرے مگر پانی کے (بہنے والے) قطروں کے ساتھ اس کے وہ گناہ جن کو اس کی زبان نے بولا تھا خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو بہنے والے پانی کے ساتھ اس کے وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن

کی خوشبو اس کے ناک نے سونگھی ہو، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں سے بہنے والے پانی کے ساتھ وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہو، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے بہنے والے قطروں کے ساتھ وہ سب گناہ گر جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے بہنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اس کے وہ سب گناہ ڈھل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے حتی کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۱۴ کوئی بندہ نہیں جو اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں، پیروں اور چہرے کو دھوئے، پہلے کلی کرے پھر جس طرح اللہ نے وضو کا حکم دیا ہے وضو مکمل کرے مگر اس کے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کو اس کی زبان نے بولا ہو یا ان کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں حتی کہ (تمام) گناہ اس کے اعضاء سے گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ پھر اس کی نماز زائد ثواب بن جاتی ہے پھر وہ اپنے گھر لوٹتا ہے اور ان پر سلام کرتا ہے اور اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہے تو اس کو ساری رات عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ابن السنی عن ابی امامة

۲۰۳۱۵ جب بندہ وضو کرتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے خارج ہو جاتی ہیں، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کے ناخنوں کے درمیان سے خارج ہو جاتی ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے خطائیں اس کے پاؤں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر جب وہ جماعت والی مسجد میں آتا ہے اور اس میں (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کا اجر اللہ پر لازم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہے یہ رکعات اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ عبدالرزاق عن عمرو بن عبسه

۲۰۳۱۶ جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا تاکہ وہاں نماز پڑھے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک برائی مٹائی جائے گی۔ اور ایک نیکی دس گنا ہوگی۔ پھر جب وہ نماز پڑھ کر طلوع شمس کے بعد لوٹے گا تو اس کو اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک حج مبرور (گناہوں سے پاک حج) کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر حاجی کا حج حج مبرور نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ بیٹھا رہے حتی کہ نفل نماز پڑھے تو ہر رکعت کے بدلے اس کو دس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ اور جو بھی اس طرح فجر کی نماز پڑھے گا اس کو اسی طرح ثواب ملے گا اور وہ عمرۂ مبرور کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر عمرہ کرنے والے کا عمرہ عمرۂ مبرور نہیں ہوتا۔

ابن عساکر عن محمد بن شعیب بن شابور عن سعید بن خالد بن ابی طویل عن انس رضی الله عنه

کلام: ... سعید کے بارے میں ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کی حدیث اہل صدق کی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ان کی احادیث معروف نہیں ہیں۔ ابوزرعۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نسبت سے بہت سی منکر (غلط) روایت نقل کی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی مثل کوئی اور روایت کسی سے منقول نہیں۔ جبکہ اس روایت میں دوسرا راوی محمد بن شعیب تو اثنی کسی بھروسے کا آدمی نہیں۔

۲۰۳۱۷ جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

۲۰۳۱۸ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں آیا اور اس کا مقصود نظر صرف نماز تھا۔ تو اللہ پاک اس کے آنے سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس کوئی بچھڑا ہوا دوست آئے۔ الحاکم فی الکنی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۱۹ کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی آمد سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کو خوشی ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۳۲۰ جس نے وضو کیا پھر اپنے کپڑوں کو سمیٹا اور مسجد کی طرف نکل گیا تو اس کے لیے فرشتہ ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھے گا اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے اپنے گھر سے نکلنے سے واپس لوٹنے تک۔ الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۰۳۲۱ جس نے اس (فرض) نماز کے لیے آنا جانا رکھا اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن الحارث بن عبدالحمید بن عبدالملک بن ابی واقد اللیثی عن ابیه عن جده عن ابی واقد

۲۰۳۲۲ جو پاکیزہ حالت میں فرض نماز کی طرف چلا اس کا اجر احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے جو چاشت کے نفل کے لیے (مسجد) گیا اور جانے سے اس کا مقصد صرف یہی ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد (نفل نماز) پڑھنا علیین میں لکھا جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۰۳۲۳ معلوم ہے تم کو کہ میں کیوں چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا ہوں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بندہ جب تک نماز کی طلب اور جستجو میں رہتا ہے نماز میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه عن زید بن ثابت

فائدہ: ... حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا اور ہمارا مقصود نماز کے لیے جانا تھا اور آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۴ کیا تو جانتا ہے میں تیرے ساتھ اس طرح کیوں چلا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تاکہ نماز کی طلب میں میرے زیادہ سے زیادہ قدم اٹھیں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن زید بن ثابت

۲۰۳۲۵ ایسا نہ کرو، جہاں تم تھے وہیں سے آیا کرو کوئی بندہ ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے مگر اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۳۲۶ تم اپنی جگہ برقرار رہو گویا تم وہاں کے کھونٹے ہو۔ کیونکہ بندہ نماز کے لیے قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے بدلے اجر عطا فرماتا ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور عن عبدالرحمن بن جابر عبد اللہ عن ابیه عن جده

فائدہ: عبدالرحمن بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم قبیلہ بنی سلمہ والوں (جو مسجد نبوی ﷺ سے دور رہتے تھے) کا ارادہ بنا کہ اپنی جگہ سے (مسجد نبوی کے قریب) منتقل ہو جائیں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۷ اپنے گھروں میں مضبوطی سے جمے رہو۔ جس نے مسجد کی طرف ایک قدم اٹھایا اس کو اس کا اجر ملے گا۔

سمویه السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۳۲۸ اپنے گھروں میں ہی رہو بے شک تم کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔ عبدبن حمید عن جابر رضی اللہ عنه

فائدہ: ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کے گھر مسجد سے دور آباد تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۹ بے شک اس کے لیے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک (بلند) درجہ ہے۔

مسند احمد، الحمیدی عن ابی رضی اللہ عنه

۲۰۳۳۰ تم اپنی جگہ آباد رہو۔ بے شک تمہارے نشانات قدم (جو مسجد کی طرف اٹھتے ہیں) لکھے جاتے ہیں عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی سلمہ کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھروں کے مسجد سے دور ہونے کی شکایت عرض کی تو اللہ پاک نے یہ وحی نازل فرمائی:

ونکتب ماقدموا و آثارهم.

اور ہم لکھ لیتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے آثار (نشانات قدم) کو۔

تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۳۱ جو شخص اپنے گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں مصروف لکھ دیا گیا خواہ جماعت اس سے فوت ہو جائے یا وہ جماعت کو پالے۔

بخاری، الحاکم فی تاریخه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۳۲ جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔

آدم بن ابی ایاس فی ثواب الاعمال عن انس عن زید بن مالک۔

اہل علم فرماتے ہیں زید بن مالک سے مراد زید بن ثابت ہیں ان کو زید بن مالک اپنے جداعلیٰ کی طرف منسوب کر کے کہہ دیا گیا ہے۔

۲۰۳۳۳ یہ اس کے لیے خیر کی بات ہے۔ **ابو داؤد عن ابی ایوب رضی الله عنه**

فائدہ: نبی کریم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ پہلے اپنے گھر میں (نفل سنت وغیرہ) پڑھتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اوران کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

۲۰۳۳۴ بے شک تم نے صحیح بات کو پایا اوراچھا کیا، جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت آجائے تو اپنے میں سے کسی کو آگے کر دو وہ تم کو نماز پڑھا دے گا۔ **ابن حبان عن المغیرة بن شعبه**

۲۰۳۳۵ اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا اس کو ایک فربہ بکری کے گوشت کا ایک حصہ ملے گا تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہو لیکن جو اس کو اجر ملتا ہے وہ اس سے افضل ہے۔ **شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه**

۲۰۳۳۶ میں تمہارے لیے کوئی رخصت (گنجائش) نہیں پاتا۔ اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جان لیتا کہ اس جماعت کے لیے آنے کا کیا اجر ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوتا خواہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسٹ کر آتا۔ **الکبیر للطبرانی عن ابی امامة**

۲۰۳۳۷ اگر اذان کی آواز تیرے کان میں پڑ جائے تو ہر حال میں نماز کے لیے حاضر ہو خواہ تجھے گھسٹ کر آنا پڑے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۳۳۸ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نداء دے گا: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ پوچھیں گے: کون ایسا ہے جو آپ کا پڑوسی بننے کا اہل ہو سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: کہاں ہیں مساجد کو آباد کرنے والے۔ **ابن النجار عن انس رضی الله عنه**

۲۰۳۳۹ پروردگار عزوجل قیامت کے روز اعلان فرمائیں گے: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ کہیں گے: کون آپ کا پڑوسی بن سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میرے گھروں (مسجدوں) کو آباد کرنے والے۔ **حلیة الاولیاء عن ابی سعید رضی الله عنه**

۲۰۳۴۰ ..... مساجد کو آباد کرنے والے ہی اللہ کے گھر والے ہیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، ابو داؤد، الامثال للعسکری عن انس رضی الله عنه

۲۰۳۴۱ کوئی بندہ نماز یا اللہ کے ذکر کے لیے مسجد کو اپنا ٹھکانا نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ **ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه**

۲۰۳۴۲ جب تم کسی (نیک) بندے کو دیکھو کہ اس نے مسجد کو لازم پکڑ لیا ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کے متعلق مؤمن ہونے کی شہادت دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انما یعمر مساجد الله من آمن بالله. سورة التوبه

بے شک اللہ کی مسجدوں کو اللہ پر ایمان لانے والے ہی آباد کرتے ہیں۔ (**مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه**

۲۰۳۴۳ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں اہل زمین پر عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب میں اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں کو دیکھتا ہوں جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور سحر گاہی میں اٹھنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اپنا عذاب اہل زمین سے پھیر دیتا ہوں۔ **شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه**

۲۰۳۴۴ مسجد جس شخص کا گھر بن جائے اللہ اس کو روح (سکینہ) رحمت اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذر کر جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۵ جس نے مسجد میں سکونت اختیار کی اللہ پاک اس کو روح رحمت اور پل صراط عبور کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۶ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں اور جس نے مسجدوں کو اپنا گھر بنالیا اللہ پاک اس کو روح، راحت اور پل صراط کو عبور کر کے جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۷۔ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں۔ اور مؤمنین اللہ کے مہمان ہیں اور میزبان پر اپنے مہمان کا اکرام لازم ہے۔

التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مسجد کی فضیلت

۲۰۳۴۸ مسجدیں آخرت کے بازاروں میں سے ایک بازار ہیں۔ جو ان میں داخل ہو گیا وہ اللہ کا مہمان بن گیا، اللہ پاک مغفرت کے ساتھ اس کی خاطر تواضع فرمائیں گے اور کرامت و بزرگی کا تحفہ عنایت فرمائیں گے۔ پس تم خوب رتاع کرو۔ (یعنی چرو چگو) صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ رتاع کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا اور اللہ تعالیٰ سے رغبت کرنا۔

الحرفی فی فوائدہ الحاکم فی التاریخ، الخطیب فی التاریخ، مسند البزار، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۹ مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے جو مساجد کو اپنا گھر بنالے روح، رحمت اور پل صراط عبور کر کے اللہ کی رضاء پانے کا ذمہ لیا ہے۔السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۰ کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں، ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر مریض ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں مسجد میں بیٹھنے والا مسلمان بھائی تین فائدے حاصل کرتا ہے۔ فائدہ پہنچانے والا بھائی، حکمت کی بات اور خدا کی رحمت۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... سند میں ابن لہیعۃ متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۰۳۵۱ کچھ لوگ مسجد کی کیلیں ہیں۔ ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں، اگر وہ بیمار پڑ جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کو ڈھونڈتے ہیں اور جب وہ حاضر ہوتے ہیں تو ان کو اللہ کا ذکر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی عن عطاء الخراسانی مرسلاً

۲۰۳۵۲ جس نے نداء (اذان) سنی اور وہ صحیح اور فارغ تھا لیکن اس نے اس پکار کا جواب نہیں دیا اس کی نماز صحیح نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کی وعید

۲۰۳۵۳ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلادوں گا۔ابن ماجہ عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۴ جب کسی بستی یا دیہات میں تین افراد ہوں اور وہاں اذان اور نماز کی اقامت نہ ہوتی ہوتو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔لہٰذا تم پر جماعت لازم ہے۔کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھاجاتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، صحیح

۲۰۳۵۵ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جس طرح بکری کا بھیڑیا اکیلی بکری کو کھاجاتا ہے پس تم بھی جدا جدا گھاٹیوں میں بٹنے سے اجتناب کرواور اپنے اوپر جماعت، عامۃ الناس اور مسجد کولازم کرلو۔**مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ**

۲۰۳۵۶ میرا ارادہ بنا کہ میں چند نو جوانوں کولکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کوکوئی بیماری بھی نہیں ہے۔پھر میں ان کے گھروں کوجلاڈالوں۔**ابو داؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۰۳۵۷ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میرا ارادہ تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرواؤں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور کسی کونماز پڑھانے کے لیے کہہ دوں۔پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کوجلاڈالوں۔(جونماز میں نہیں آتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کسی کو معلوم ہوجائے کہ وہ (مسجد میں) موٹی بکری کا گوشت یا دو کھر ہی حاصل کرے گا تو عشاء میں حاضر ہوجائے گا۔**مؤطا امام مالک، بخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۰۳۵۸ سب سے بھاری نماز منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز ہے۔اگر ان کو معلوم ہوجائے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ اجر ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں، خواہ ان کوگھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں۔پھر کسی کونماز پڑھانے کے لیے کہوں اور وہ لوگوں کونماز پڑھائے۔پھر کچھ لوگوں کولے کر جن کے پاس لکڑیاں ہوں، ان لوگوں کے پاس جاؤں جونماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے ساتھ ان کے گھروں کوجلاڈالوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۵۹ فراغ اور تندرستی کی حالت میں نداء (اذان) سنی اور اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کی نماز درست نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۰ جس نے نداء سنی اور بغیر کسی ضرر اور عذر کے اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہیں ہوا) اس کی نماز مقبول نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱ جس نے حی علی الفلاح کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا پس وہ ہمارے ساتھ ہے اور اکیلا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۲ جس نے نداء سنی اور تین مرتبہ تک لبیک نہ کہا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کو منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

البغوی عن ابی زرارۃ الانصاری

کلام:۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معلوم نہیں زرارۃ کو صحبت نبوی ﷺ حاصل رہی ہے یا نہیں۔

۲۰۳۶۳ اس شخص کی نماز نہیں جو نداء سنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد نہ آئے۔**ابوبکر بن المقری فی الاربعین عن جابر رضی اللہ عنہ**

۲۰۳۶۴ اس شخص کی (گھر میں) نماز نہیں جس نے نداء سنی پھر (مسجد میں) نہ آیا ہاں مگر کسی عذر کی وجہ سے۔

الحاکم فی الکنی وضعف عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:... (آپ ﷺ نے فرمایا) میں ارادہ کرتا ہوں کہ لوگوں کونماز پڑھانے کے لیے امام بناؤں اور پھر نکل کر ہر ایسے شخص جس پر میں قادر

ہوں اور وہ جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں بیٹھتا ہے اس کے گھر کو اس پر جلا ڈالوں۔ مسند احمد عن ابن ام مکتوم

۲۰۳۶۵ میرا ارادہ تھا کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں پھر چند جوانوں کو حکم دوں جو ان لوگوں کے پاس جائیں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو لکڑیوں کے ساتھ جلا دوں۔ اور اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ مسجد میں آئے تو اس کو گوشت لگی ہڈی یا دو پائے حاصل ہوں گے تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہوگا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۶ میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کے لیے اذان دینے والے کو اذان کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ ابو داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۷ میں نے ارادہ کیا ہے کہ بلال کو کہوں کہ وہ نماز کھڑی کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان کی آواز سن کر بھی نماز کو نہیں آتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۸ میرا ارادہ ہے کہ میں نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے پاس جاؤں اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو جلا دوں۔

مستدرک الحاکم عن ابن ام مکتوم

۲۰۳۶۹ اگر کوئی شخص لوگوں کو تھوڑے سے گوشت یا کھر (پائے) پر بلائے تو لوگ چلے آئیں گے لیکن ان کو جماعت کی نماز کی طرف بلایا جاتا ہے مگر نہیں آتے۔ بس میرا ارادہ ہے کہ کسی کو لوگوں کی نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان سن کر نماز کو نہیں آتے اور ان پر آگ بھڑکا دوں۔ بے شک جماعت کی نماز سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۰ کیا بات ہے لوگ نماز کے لیے بلاوا سنتے ہیں پھر پیچھے رہ جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ نماز کھڑی کرنے کو کہوں پھر جو بھی پیچھے رہ جانے والا ہے اس کے گھر کو جلا دوں۔ مصنف عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۳۷۱ کسی شہر یا دیہات میں تین آدمی جمع ہوں لیکن ان میں جماعت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جماعت سے نماز پڑھنے والے شیطان پر غالب

۲۰۳۷۲ جہاں کہیں پانچ گھر (مسلمانوں کے) ہوں اور وہاں نماز کے لیے اذان نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۳ جو تین شہری یا دیہاتی جمع ہوں اور وہ نماز کھڑی نہ کریں تو شیطان ان کا چوتھا ساتھی بن جاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......امامت اور اس سے متعلق

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......ترھیب (امامت کی وعید) اور آداب میں

امامت کی ترغیب میں

۲۰۳۷۴ امام اور مؤذن کو ان سب کے مثل ثواب ہے جو ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۵ مسجد میں سب سے افضل امام پھر موذن پھر وہ لوگ ہیں جو امام کی دائیں طرف ہیں۔

مسند الفردوس للدیلمی، روایۃ الفردوس

۲۰۳۷۶ رحمت پہلے امام پر نازل ہوتی ہے پھر دائیں طرف لوگوں پر الاول فالاول۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۷۷ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر تین ہوں تو امام آگے بڑھ جائے۔ الدارقطنی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۸ جب تین افراد ہوں تو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ان کی امامت کرے اور اگر وہ اس منصب میں برابر ہوں تو ان میں سب سے عمر رسیدہ شخص امام بنے۔ اور اگر سن میں بھی برابر ہوں تو خوبصورت چہرے کا مالک شخص امامت کرے۔

السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۳۷۹ قوم کی امامت ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کرے گا۔ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۰ قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا اگر وہ قرآن میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا آگے بڑھے گا اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ فقیہ امامت کرے گا اور اگر فقاہت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص امامت کرے گا۔ السنن لبیہقی، مستدرک الحاکم، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ: ہجرت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ فرمان ہجرت فرض ہونے کے زمانہ سے متعلق ہے۔

۲۰۳۸۱ تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تمہاری امامت کرے خواہ وہ ولد الحرام کیوں نہ ہو۔

ابن حزم فی کتاب الاعراب والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۲ تمہاری امامت تمہارا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔ البغوی والخطیب عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

کلام:...... عمرو بن سلمہ سے اور کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۳۸۳ جب تم پر کوئی امیر نہ ہو تو تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۴ اپنے میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے کرو۔ ابن ابی شیبہ عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

۲۰۳۸۵ تم میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو تمہاری امامت کرنی چاہیے۔ مسند احمد عن عمرو بن سلمہ عن رجال من الصحابۃ

۲۰۳۸۶ امامت سب سے پہلے ہجرت کرنے والا کرے، اگر ہجرت میں برابر ہوں تو دین کی فقہ میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا امامت کرے، اگر دین (کی فقہ میں) برابر ہوں تو زیادہ قرآن پڑھا ہوا امامت کرے، لیکن کسی کی بادشاہت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرے اور نہ ہی کسی کی مسند (بیٹھنے کی خاص جگہ) پر کوئی دوسرا بیٹھے۔ مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۲۰۳۸۷ قوم کی امامت ان میں سب سے عمر رسیدہ شخص کرے۔ الکبیر للطبرانی عن مالک بن الحویرث

۲۰۳۸۸ تمہاری کامیابی کا راز اس میں ہے کہ تم نماز کو پاکیزہ رکھو اس طرح کہ اپنے بہترین افراد کو امامت کے لیے آگے کرو۔

الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۹ اپنی نمازوں میں اور اپنے جنازوں میں اپنے بے وقوف لوگوں کو آگے نہ ہونے دو۔

ابن قانع وعبدان وابو موسی عن الحکم بن الصلت القریشی

۲۰۳۹۰ اپنی نمازوں میں بے وقوف لوگوں اور لڑکوں کو آگے نہ کیا کرو اور نہ اپنے جنازوں پر ان کو آگے کیا کرو بے شک امام تمہارے اللہ کے ہاں نمائندے ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

امامت سے متعلق وعید

امام کے ضامن ہونے اور اس کے احوال اور دعا میں اس کے آداب کا بیان

۲۰۳۹۱ امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

ابوداؤد، الترمذی، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... امام کی غلطی سے اگر سب کی نماز خراب ہو تو امام اس کا ذمہ دار ہے۔ اور مؤذن امانت دار ہے کہ نمازوں کے لیے صحیح وقت پر اذان واقامت دے۔

۲۰۳۹۲ امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں، اگر وہ صحیح رہیں تو تمہارے لیے فائدہ ہے اور اگر ان سے خطاء ہو جائے تو تمہارے لیے کوئی وبال نہیں جبکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۳ امام ضامن ہے۔ اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو اس کو اور تم کو سب کو ثواب ہے۔ اور اگر نماز میں کوتاہی کی تو اس پر وبال ہے مقتدیوں پر کچھ وبال نہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سھل بن سعد

کلام: اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان کے متعلق محدثین کا ضعیف ہونے کا اتفاق ہے۔ زوائد ابن ماجہ

۲۰۳۹۴ جس نے لوگوں کی امامت کی اور صحیح وقت پر کی اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھائی تو اس کا ثواب امام اور مقتدیوں سب کو ہے۔ اور جس امام نے کچھ کوتاہی کی تو اس کا وبال امام پر ہے مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۲۰۳۹۵ جس شخص نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ وہ اس کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس امام کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۶ جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے تو اس کی نماز اس کے نرخرے سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن جنادہ

۲۰۳۹۷ جس نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ مقتدیوں میں اس سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہے اور اس سے زیادہ علم جاننے والا ہے تو وہ شخص قیامت تک پستی کی طرف رہے گا۔ الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۸ تین باتیں کسی کو کرنا زیب نہیں دیتیں۔ کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے پھر دعا میں اپنے آپ کو خاص کر لے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشک اس نے مقتدیوں سے خیانت برتی۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اندر نظر نہ ڈالے اجازت ملنے سے قبل، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ پہلے ہی اندر داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص پیشاب پاخانے کے دباؤ میں نماز نہ پڑھے جب تک کہ ہلکا نہ ہو جائے۔

ابوداؤد، الترمذی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۹ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ امام کسی (تخت وغیرہ یا کسی اونچی جگہ) اوپر کھڑا ہو جائے اور لوگ اس کے پیچھے (نیچے) کھڑے ہوں۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۰ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام مؤذن ہو۔ السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۱ جو امام بھول چوک کی وجہ سے جنبی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے اور نماز پوری ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے اور نماز لوٹا لے اسی طرح اگر بغیر وضو کے نماز پڑھا دے تب بھی یہی حکم ہے۔ ابونعیم فی معجم شیوخہ عن البراء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۴۰۲ جوکسی قوم کی امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور اس بات کوملحوظ رکھے کہ وہ ضامن ہے اور مقتدیوں کی نماز کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اور اگر اس نے اچھی طرح نماز پڑھائی تو اس کو ان سب جتنا ثواب ہوگا جو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہیں۔ بغیر ان کے اجر میں کچھ بھی کمی کیے ہوئے۔ اور جو کمی کوتاہی امام سے سرزد ہوگی اس کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۳ امام ضامن ہے۔ مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر فی غرائب مالک، مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید عن ابن عمرو عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۴ امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اللہ پاک امام کی رہنمائی فرمائے اور مؤذنوں کو معاف فرمائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن للبیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۰۵ امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے۔ اللہ پاک ائمہ کو رشد و بھلائی دے اور مؤذنوں کی مدد فرمائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۶ امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار۔ اے اللہ! مؤذنوں کی مغفرت فرما اور ائمہ کو ہدایت نصیب کر۔

ابوالشیخ، الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۰۴۰۷ ائمہ ضمانت دار ہیں اور مؤذن امانت دار۔ اللہ ائمہ کو رشد و ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرمائے۔

الشافعی، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

امام نماز کا ضامن ہے

۲۰۴۰۸ امام ڈھال ہے اگر وہ نماز پوری (اور صحیح) پڑھائے تو اس کا ثواب تمہارے لیے بھی اور اس کے لیے بھی ہے۔ اور اگر وہ کسی کوتاہی کا شکار ہو تو اس کا نقصان امام پر ہی ہے جبکہ تم مقتدیوں کے لیے کامل ثواب ہے۔ الباوردی، الکبیر للطبرانی عن شریح العدوی

۲۰۴۰۹ جو بندہ کسی قوم کی امامت کرتا ہے وہ ان کا نگہبان ہوتا ہے، ان پر ان کی نماز کا وبال نہیں ہوتا۔ اگر امام صحیح امامت کرتا ہے تو اس کا ثواب اس کو اور سب مقتدیوں کو ہوتا ہے اور اگر وہ کسی خطا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا وبال صرف امام ہی پر ہوتا ہے جبکہ مقتدی بری الذمہ ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۰۴۱۰ ... جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو پیچھے رہنے والوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

صفات الامام اور اس کے آداب

۲۰۴۱۱ جب تین افراد جمع ہوں تو ان کی امامت ان میں سے سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قراءت قرآن میں سب برابر ہوں تو ان میں سے سب سے کن رسیدہ شخص امامت کرے گا۔ اور اگر عمر میں بھی تینوں برابر ہوں تو سب سے زیادہ حسین رو شخص امامت

کرے گا۔ السنن للبیھقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۴۱۲ تمہاری امامت تم میں سے سب سے زیادہ حسین چہرے والا شخص کرے کیونکہ ممکن ہے وہی تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک بھی ہو۔الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۱۳ قوم کی امامت ان کا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا آدمی کرے۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۴ قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا۔اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے گا۔ اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے مقدم شخص امامت کرے گا۔اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے مقدم فی الاسلام شخص امامت کرے گا۔کسی شخص کے گھر اور اس کی بادشاہت میں دوسرا کوئی شخص امامت کرنے کا اہل ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی خاص بیٹھنے کی جگہ (مسند) پر نہ بیٹھے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۵ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو ان کو ہلکی پھلکی نماز پڑھا۔مسلم، ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۱۶ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں فضل (اضافہ) کو پسند فرماتے ہیں۔حتیٰ کہ نماز میں بھی۔(ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۰۴۱۷ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔کیونکہ لوگوں میں ضعیف، بیمار اور بڑے بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی اپنی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔مؤطا امام مالک، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱۸ اپنی قوم کی امامت کرا اور جو بھی کسی قوم کی امامت کرے ہلکی کرے۔کیونکہ قوم میں بوڑھے بھی، مریض بھی ہیں، کمزور بھی ہیں اور حاجت مند بھی ہیں۔ہاں جب کوئی اکیلے نماز پڑھے تو جیسے چاہے (لمبی) پڑھے۔مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۱۹ میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۲۰ اللہ کی قسم! میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان ہو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

مقتدیوں کی خاطر نماز میں تخفیف

۲۰۴۲۱ میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پر (بچے کا رونا) شاق نہ گذرے۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۲ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں بچے کے رونے پر ماں کی بے تابی اور پریشانی کو جانتا ہوں۔مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۳ تو ان کا امام ہے لیکن تو ان کے کمزور ترین فرد کا خیال کر اور اذان کے لیے کسی ایسے شخص کو مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۲۴ جس جگہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہو وہاں کوئی امام امامت نہ کرائے حتیٰ کہ وہاں سے ہٹ جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۲۰۴۲۵ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ (فرض نماز کے بعد) نفل نماز میں آگے یا پیچھے یا دائیں یا بائیں ہو جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۶ اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے بھی ہیں۔پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔کیونکہ اس کے پیچھے ناتواں، بڑے بوڑھے اور کام والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۷ اے معاذ! فتنہ انگیز نہ بن، تیرے پیچھے بوڑھے، کمزور، کام والے اور مسافر لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ابوداؤد عن حزم بن ابی کعب

۲۰۴۲۸ اے معاذ! کیا تو فتنہ اٹھانے والا ہے؟ تو نے سبح اسم ربک الاعلی، والشمس وضحاھا، واللیل اذا یغشی (ان جیسی مختصر) سورتیں کیوں نہیں پڑھیں۔ بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، کمزور ناتواں اور کام والے ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

البخاری، مسلم، ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۹ جب آدمی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند کسی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ ابوداؤد، السنن للبیھقی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۰ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور جب تین افراد ہوں تو ایک شخص آگے بڑھ جائے۔

الدارقطنی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۱ نماز کی تکبیر اس وقت تک نہ ہو جب تک مؤذن اذان سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۲ اپنے ائمہ اپنے بہترین لوگوں کو بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے بنتے ہیں۔

الدارقطنی، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۳ تمہاری کامیابی کا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے لہٰذا تمہاری امامت تمہارے بہترین لوگ کریں۔

ابن عساکر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۴ تمہارا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے، لہٰذا تمہاری امامت تمہارے علماء کریں بے شک وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وفد (نمائندے) ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن مرثد الغنوی

۲۰۴۳۵ نماز میں اختصار سے کام لو بے شک تمہارے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۶ مغرب میں اذان واقامت کے دوران امام کا تھوڑی دیر بیٹھنا بھی سنت میں سے ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۷ قوم میں سب سے کمزور فرد کی سی نماز پڑھا اور ایسے شخص کو مؤذن نہ بنا جو اپنی اذان پر اجرت لے۔ الکبیر عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳۸ تمہاری امامت تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔ النسائی عن عمرو بن سلمۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۴۳۹ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کا اہل نہیں۔ الدارقطنی وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۰ غیر مختون کے پیچھے نماز درست نہیں۔ المتفق والمفترق للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ... اس روایت کی سند میں مہدی بن ہلال ہے جس پر وضع حدیث کی تہمت عائد ہے۔ میزان الاعتدال ۴/۱۹۵

۲۰۴۴۱ امام اپنے پیچھے والوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھائے۔

سمویہ، السنن للبیھقی عن سلمان، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۲ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو والشمس وضحاھا، سبح اسم ربک الاعلی، اقرأ باسم ربک اور واللیل اذا یغشی (جیسی سورتیں) پڑھ۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۳ تیرے سب کچھ کی ... کہ تو مغرب میں والشمس وضحاھا اور ایسی سورتیں پڑھا کر۔ (الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۴ صبح کی نماز میں بیس آیات سے کم نہ پڑھو اور عشاء کی نماز میں دس آیت سے کم نہ پڑھو۔

الکبیر للطبرانی عن خلاد بن السائب عن رفاعة الانصاری، مسند احمد عن انس، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۴۵ کیا تو (لوگوں کو) آزمائش میں ڈالتا ہے۔ان کو لمبی نماز مت پڑھا، بلکہ سبح اسم ربک الاعلی، والشمس وضحاھا اوران جیسی سورتیں پڑھا کراے معاذ! اور فتان (فتنہ انگیز) نہ بن۔یا تو تو لوگوں کو ہلکی نماز پڑھایا کر یا پھر آ کر میرے ساتھ نماز پڑھ لیا کر۔

مسلم، سمویہ عن رجل من بنی سلمة

۲۰۴۴۶ جب تو قوم کی امامت کرے تو سب سے ضعیف شخص کا خیال کر (کے نماز پڑھا)۔الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۴۷ لوگوں میں سب سے ضعیف ترین شخص کا خیال کر۔کیونکہ ان میں ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔اگر تو اکیلا ہو تو نماز جتنی لمبی چاہے کرلے۔اور اگر تیرے پاس موذن آئے اور اذان دینے کا ارادہ کرے تو اس کو منع نہ کر۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۴۴۸ جو لوگوں کی امامت کرے وہ قوم میں سب سے کمزور کا خیال کرے۔بے شک قوم میں ضعیف بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

(عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۴۴۹ اے عثمان! نماز میں اختصار کرو اور لوگوں میں ضعیف ترین کا خیال کرو، بے شک مقتدیوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، حاجت مند، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

ہلکی نماز پڑھانا

۲۰۴۵۰ نماز میں اختصار کر۔لوگوں میں کمزور ترین شخص کا خیال کر کیونکہ لوگوں میں بچے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۱ اپنے ساتھیوں کو کمزور ترین فرد کی نماز پڑھا۔کیونکہ ان میں ضعیف، بیمار اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔اور موذن ایسے شخص کو بنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۲ اے عثمان! اپنی قوم کی امامت کر اور جو کسی قوم کی امامت کرے ہلکی نماز پڑھائے۔بے شک لوگوں میں کمزور، بوڑھے، اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔ہاں جب تو اپنی تنہا نماز پڑھے تو جیسی چاہے (لمبی یا مختصر) نماز پڑھ۔ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۳ میں نے تجھے تیرے ساتھیوں پر امیر مقرر کیا ہے حالانکہ تو سب سے کم سن ہے۔لہٰذا جب تو ان کی امامت کرے تو کمزور ترین شخص کا خیال کر کے نماز پڑھا۔بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، بچے اور حاجت مند بھی ہیں۔جب تو صدقات (زکوۃ وغیرہ) وصول کرے تو بچے والا جانور نہ لے، جس میں حاملہ بھی شامل ہے۔نہ زائد مال لے، نہ بکرا (نر) لے اور کوئی بھی اپنے عمدہ مال کا زیادہ حقدار ہے۔اور قرآن کو بغیر طہارت کے نہ چھونا، جان لے عمرہ چھوٹا حج ہے۔اور عمرہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔اور حج عمرہ سے بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۴ جو کسی قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بوڑھے، مریض اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسی چاہے پڑھے۔مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۵ میں نماز میں ہوتا ہوں اور (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں کو (طویل نماز) بھاری پڑ جائے۔یا فرمایا کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵۶ میں اپنے پیچھے (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔عبدالرزاق عن علی بن حسین مرسلاً

۲۰۴۵۷ میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کے آزمائش میں پڑنے کے ڈر سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵۸ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۴۵۹ میں نے جلدی اس لیے کی ہے تاکہ بچے کی ماں جلدی بچے کو سنبھال لے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دو مختصر سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی بعد میں یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۴۶۰ جب کوئی آدمی قوم کی امامت کرے تو قوم کے سوا اپنے لیے کوئی دعا خاص نہ کرے۔اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی، اور نہ کسی قوم کے گھر میں بغیر اجازت کے آنکھ اندر ڈالے۔اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے خیانت برتی۔السنن للبیھقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۱ جس جگہ فرض نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ابن عساکر عن المغیرۃ بن شعبۃ، سند حسن

دوسری فرع.....مقتدی سے متعلق آداب کا بیان

۲۰۴۶۲ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔مصنف ابن ابی شیبہ عن معاویۃ

۲۰۴۶۳ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھالو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب لوگ بیٹھ کر اقتداء کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۴ امام کو اس لیے آگے کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو۔ اللھم ربنا لک الحمد. جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

موطا امام مالک، البخاری، مسند احمد، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۶۵ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔جب پڑھے تو خاموش رہو، اور جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. کہے تو تم آمین کہا کرو۔جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللھم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، السنن للبیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۶ میں جسیم ہو گیا ہوں، (اس لیے رکوع وسجود میں تاخیر ہوتی ہے) پس جب میں رکوع کروں تو تم بھی رکوع کرو اور جب میں سجدہ کروں تو تم بھی سجدہ کرو اور میں کسی کو رکوع اور سجدے میں پہل کرتا ہوا نہ پاؤں۔ابوداؤد ابن ماجہ عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۷ رکوع وسجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو، میں جب بھی تم سے سبقت کر جاتا ہوں رکوع کرتا ہوں تم اس کو میرے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو، کیونکہ میں جسیم ہو چکا ہوں۔یونہی جب میں سبقت کر کے سجدہ کرتا ہوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو۔کیونکہ میرا جسم بڑا بوجھل ہو گیا۔مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۶۸ ابھی تم نے فارس اور روم والوں کا طریقہ اپنایا ہے۔وہ بھی اپنے بادشاہوں کے روبرو کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔تم

اپنے امام کی اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

٢٠٤٦٩ امام سے پہل نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو اور اس سے پہلے سر نہ اٹھاؤ۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧٠ اے علی! امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھ۔ ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧١ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو ربنا لک الحمد بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوگیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ موطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧٢ جب امام کہے: سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو: ربنا ولک الحمد۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧٣ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧٤ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر اقتداء کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر اقتداء نہ کرو۔ جیسے اہل فارس اپنے بڑوں کے ساتھ یہ برتاؤ کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧٥ امام ڈھال ہے۔ پس جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم: اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ جب اہل زمین کا قول اہل آسمان کے قول کے موافق ہو جاتا ہے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امام کی پیروی لازم ہے

٢٠٤٧٦ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ بلکہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢٠٤٧٧ جب تم نماز پڑھو تو پہلے اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک فرد تمہاری امامت کرے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو، جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ پاک تمہاری دعا قبول کرے گا جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تم بھی پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اللہ پاک تمہارے کلام کو سنے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، تم بھی اسی طرح اس کے پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام قعدہ کرے تو تم میں سے ہر شخص پہلے یہ کلمات پڑھے:

التحیات الطیبات والصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی

عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷۸ جو شخص امام سے قبل جھک جائے اور اس سے قبل ہی سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷۹ جو اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس خطرے سے آزاد نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کی صورت گدھے کی صورت جیسی بنادے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۰ جو امام سے پہلے سر اٹھائے یارکھے اس کی نماز قبول نہیں۔ ابن قانع عن شیبان

۲۰۴۸۱ تم سمجھتے ہو میرا قبلہ سامنے ہے اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (خضوع) اور تمہارا رکوع (سجود) مخفی نہیں ہے۔ میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۲ اے لوگو! میں تمہارے آگے ہوں۔ لہٰذا رکوع وسجود میں نہ قیام وقعود میں اور نہ نماز ختم کرنے میں مجھ سے پہل کرو۔ میں تم کو آگے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ سب کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۳ اے لوگو! کیا بات ہے جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں پیٹتے ہو۔ تالی تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔ اور مرد کو کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔ بے شک جب کوئی سبحان اللہ کہتا ہے تو سننے والا توجہ کر لیتا ہے۔ البخاری عن سہل بن سعد

۲۰۴۸۴ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ

ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں یہ اضافہ ہے حتی کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں تمہاری طرف نکل پڑا ہوں۔

الاکمال

۲۰۴۸۵ امام کو درمیان میں کرلو اور درمیانی خلاؤں کو پُر کرو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۶ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کھڑے نہ ہو حتی کہ مجھے دیکھ لو اور وقار کو لازم رکھو۔ ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۴۸۷ جب امام تکبیر کہے تو سب تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو سب رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سب سجدہ کرو۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو سب سر اٹھالو۔ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸۸ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی موسی

۲۰۴۸۹ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابی موسی

۲۰۴۹۰ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب تک وہ تکبیر نہ کہے تم تکبیر نہ کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو، جب تک وہ رکوع نہ کرے تم رکوع نہ کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اس کے سجدہ کرنے سے قبل سجدہ نہ کرو۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم کھڑے ہو کر اس کی پیروی کرو، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹۱ امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو، جب وہ کہے سمع الله لمن حمده تو تم الحمدللہ کہو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۴۹۲ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اتباع کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہہ دو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تم سجدہ کرلو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ المتفق والمفترق للخطيب عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۴۹۳ امام (تمہاری نمازوں کا) ضامن ہے، جو کچھ وہ کرے تم بھی کرو۔

السنن للدارقطنی، السنن للبيهقی فی القرآة، الاوسط للطبرانی، الخطيب فی التاريخ عن جابر رضی الله عنه

۲۰۴۹۴ امام سے پہل نہ کرو رکوع میں جب تک وہ رکوع نہ کرے اور نہ سجدے میں جب تک وہ سجدہ نہ کرے اور اپنے سروں کو بھی امام سے پہلے نہ اٹھاؤ جب تک وہ نہ اٹھائے۔ بے شک امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔

ابن عساكر عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۴۹۵ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، لہٰذا مجھ سے رکوع وسجود میں اور کھڑے ہونے میں پہل نہ کرو نہ نماز ختم کرنے میں سبقت کرو۔ بے شک میں تم کو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ ابن ابی شيبه عن انس رضی الله عنه

۲۰۴۹۶ اے لوگو! میرا جسم وزنی ہوگیا ہے لہٰذا مجھ سے پہلے رکوع وسجود نہ کیا کرو بلکہ میں تم سے سبقت کرسکتا ہوں کیونکہ جو تم سے رہ جائے گا تم اس کو پاسکتے ہو۔ السنن للبيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۴۹۷ رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کرو۔ کیونکہ میں جسیم ہوچکا ہوں، میں رکوع میں تم سے سبقت کروں گا تم مجھے پاسکتے ہو جب تک کہ میں سر اٹھاؤں۔ اور میں سجدہ میں بھی تم سے پہل کروں گا تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔ السنن للبيهقی عن معاوية رضی الله عنه

۲۰۴۹۸ میں جسم میں بوجھل ہوگیا ہوں لہٰذا رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔

سمويه، الضياء للمقدسی عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه

نماز میں امام سے آگے نہ بڑھے

۲۰۴۹۹ میں جسیم ہوگیا ہوں لہٰذا نماز کے اندر قیام، رکوع اور سجود میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔

ابن ابی شيبه عن نافع بن جبير بن مطعم مرسلاً، الكبير للطبرانی عن ابيه

۲۰۵۰۰ میرا جسم بڑھ گیا ہے، لہٰذا تم رکوع میں مجھ سے پہل نہ کرو، نہ سجدوں میں مجھ سے پہل کرو۔ جو میرے ساتھ رکوع نہ پاسکے وہ میرے قیام میں اس کو جو سستی کی وجہ سے دیر تک ہوگا پالے گا۔ ابن سعد، البغوی عن ابن مسعدة صاحب الجيوش

۲۰۵۰۱ میں وزنی جسم کا ہوگیا ہوں پس رکوع وسجود میں مجھ سے پہل نہ کرو، میں جب بھی رکوع میں تم سے پہل کرلوں گا تو تم مجھے سر اٹھانے سے قبل پاسکتے ہو۔ اور جب میں سجدہ میں تم سے پہل کرلوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔

الافراد للدارقطنی عن ابی هريرة رضی الله عنه ابن ابی شيبه، الكبير للطبرانی عن معاوية، ابن ابی شيبه عن محمد بن يحيی بن حبان

۲۰۵۰۲ میں بھاری بدن ہوگیا ہوں سو جس سے رکوع فوت ہوجائے وہ مجھے قومہ میں پاسکتا ہے جو دیر تک ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن مسعدة صاحب الجيوش صحابی

۲۰۵۰۳ میں بھاری جسم ہوگیا ہوں جس سے میرا رکوع فوت ہوجائے وہ مجھے میرے قومے میں جو قدرے دیر تک ہوگا پاسکتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۰۴ جو شخص امام سے قبل سجدہ کرے اور امام سے قبل سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۰۵ جو شخص نماز میں امامت (رکوع و سجود میں) قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے قطعاً مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر کتے کے سر کی طرح کر دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۶ وہ شخص ہرگز مامون نہیں ہے جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس بات سے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنادیں۔
الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۷ جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے جیسا کر دیں۔
الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۸ جو شخص امام سے قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔
الجامع لعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۹ کیا وہ شخص جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے اور امام سے قبل سر رکھتا ہے اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔ الخطیب فی التاریخ عن بھز بن حکم عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۱۰ کیا وہ شخص اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں یا اس کی شکل گدھے جیسی بنادیں، جو امام سے قبل سر اٹھالیتا ہے۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۱ جب کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو کیا وہ اس بات سے مامون ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کا سر مینڈھے جیسا کر دیں۔
الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۲ امام امیر ہے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سب لوگ بیٹھ کر نماز پڑھو۔
الشیرازی فی الالقاب والدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۳ امام امام ہے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔
عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۴ قریب ہے کہ تم فارس اور روم والوں کے افعال اپنالو۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ اپنے امام کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر اقتداء کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر اقتداء کرو۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۵ پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو کیونکہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔
مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر

۲۰۵۱۶ مؤذن بن جا آدمی نے عرض کیا میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا: امام بن جا۔ عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا امام کے پیچھے کھڑا ہو جایا کر۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۵۱۷ میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر آمین نہ کہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی، وضعفہ عن الشعبی مرسلاً

۲۰۵۱۸ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو امام کے پیچھے ہو تو ایسا کر ورنہ اس کے دائیں طرف رہ۔ الاوسط للطبرانی السنن للبیھقی عن ابی برزۃ

۲۰۵۱۹ مسجد میں سب سے اچھی جگہ امام کے پیچھے کا حصہ ہے جب رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر آتی ہے پھر جو اس کے پیچھے ہے، پھر دائیں، پھر بائیں، پھر مسجد کے تمام لوگوں میں ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۰ امام کے پیچھے نماز میں فاتحہ نہ پڑھ۔ عبدالرزاق عن علی ضعیف

۲۰۵۲۱ آدمی کے لیے کافی ہے کہ وہ امام کے ساتھ کھڑا رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ اس کو اس کے بدلے رات کی عبادت کا ثواب

متابعت۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

مقتدی کی قرأت.....الاکمال

۲۰۵۲۲ کیا تم امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرتے ہو جبکہ امام بھی قرأت کرتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کرو ہاں کوئی دل میں فاتحہ پڑھ سکتا ہے (یعنی اس کا خیال باندھ سکتا ہے)۔ الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۳ کیا تم میرے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو سوائے ام القرآن (سورۂ فاتحہ) کے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ

۲۰۵۲۴ کیا تم نماز میں تلاوت کرتے ہو جبکہ امام بھی تلاوت کرتا ہے؟ ایک نے یا کئی لوگوں نے عرض کیا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نہ کیا کرو، ہاں کوئی فاتحہ پڑھ سکتا ہے دل میں۔ الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۵ کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو جبکہ میں بھی قرأت کر رہا ہوتا ہوں۔ ایسا نہ کیا کرو۔ کوئی بھی شخص دل میں سرا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔
عبدالرزاق عن ابی قلابہ مرسلاً

۲۰۵۲۶ جب امام قرأت کرے تو تم میں سے کوئی قرأت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۷ کیا جب تم میرے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہو تو کیا قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا ام القرآن کے سوا نہ کیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۸ کیا تم میرے پیچھے قرآن کی تلاوت کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا نہ کرو۔ ہاں ام القرآن دل میں پڑھ سکتے ہو۔
البیہقی فی السنن فی القرأت عن ابن عمر عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۲۹ شاید تم بھی قرأت کرتے ہو جب امام قرأت کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا ایسا نہ کیا کرو، ہاں کوئی فاتحۃ الکتاب پڑھ سکتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من الصحابۃ وقال البیہقی اسنادہ جید

۲۰۵۳۰ جب میں آواز کے ساتھ تلاوت کروں تو کوئی بھی قرآن نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۳۱ جب تو امام کے ساتھ ہو تو امام سے پہلے یا اس کی خاموشی کے وقت ام القرآن پڑھ لے۔ عبدالرزاق عن ابن عمرو حسن

۲۰۵۳۲ جس نے امام کے ساتھ فرض نماز پڑھی وہ خاموشی کے وقفوں میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ اور جس نے ام القرآن پوری پڑھ لی اس کے لیے کافی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳۳ جس نے امام کے ساتھ قرأت نہیں کی اس کی نماز ادھوری ہے۔ ابن عساکر عن عمرو بن میمون بن مہران عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۳۴ جس نے میرے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو قرآن میں میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے؟ جو تم میں سے امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ البیہقی فی المعرفۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳۵ تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی کہوں کیا بات ہے قرآن میں مجھ سے کون جھگڑ رہا ہے۔ عبدالرزاق عن عمران بن حصین

۲۰۵۳۶ کیا کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: مجھے تعجب ہوا میں نے کہا: کون ہے یہ جو مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑ رہا ہے؟ جب امام قرأت کرے تو تم ام القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ بے شک جس نے اس کو نہ پڑھا اس کی نماز نہیں۔
مستدرک الحاکم وتعقب عن عبادۃ بن الصامت

کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس کے منقول ہونے پر کلام فرمایا ہے۔

۲۰۵۳۸ کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ نماز میں قرأت کی ہے؟ایک شخص نے کہا:جی ہاں یا رسول اللہ میں نے کی ہے۔ارشاد فرمایا:میں بھی کہوں کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔موطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، ابن ابی شیبه، الترمذی، حسن، النسائی، ابن ماجه، السنن للبیهقی، ابن حبان عن عبد الله بن بحینه

۲۰۵۳۹ کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو ارشاد فرمایا میں کہوں مجھ سے قرآن میں کون جھگڑ رہا ہے۔الاوسط للطبرانی عن عبدالله بن بحینه

۲۰۵۴۰ کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں کیوں نزاع کیا جاتا ہے؟جب میں جہر(آواز کے ساتھ)قرأت کروں تو کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔الدارقطنی فی السنن وحسنه، السنن للبیهقی عن عبادة بن الصامت

۲۰۵۴۱ ....کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں جھگڑا ہوتا ہے؟جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو خاموش رہو۔کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے اور امام کی نماز مقتدی کی نماز ہے۔الخطیب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۴۲ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا تھا اور آدمی کی نماز کی عمدگی اور اچھائی یہ ہے کہ وہ امام کی قرأت کو یاد رکھے۔

مسند البزار عن عبد الله بن بریدة عن ابیه

۲۰۵۴۳ جو شخص کسی امام کی پیروی کرے وہ اس کے ساتھ قرأت نہ کرے۔کیونکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۴۴ تجھے امام کی قرأت کافی ہے آواز کے ساتھ پڑھے یا سراً(آہستہ)پڑھے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۴۵ امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔البیهقی فی القرآت عن الشعبی رحمة الله علیه

۲۰۵۴۶ امام کے پیچھے نماز میں کہیں بھی قرأت نہ کر۔الطحاوی عن جابر، الطحاوی عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۵۴۷ جس شخص کا امام ہو تو اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۴۸ امام کے پیچھے کسی پر قرأت لازم نہیں۔التاریخ للحاکم عن ابی سعید وقال اسناده ظلمات

۲۰۵۴۹ امام جب قرأت کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ(سب کے لیے)کافی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تیسری فرع......صفوں کو سیدھا کرنے،صفوں کی فضیلت،آداب اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

صفوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۵۵۰ اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔موذن کی اس قدر طویل مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔اور ہر خشک وتر چیز اس کی آواز سن کر تصدیق کرتی ہے اور اس کو اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، الضیاء عن البراء رضی الله عنه

۲۰۵۵۱ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صف اول(میں یا اس)کے قریب ہوتے ہیں۔اور اللہ کے ہاں سب سے

اچھا قدم وہ ہے جس کے ساتھ صف ملائی جائیں۔ابو داود عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۲ اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۳ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔اپنے شانوں کو سیدھ میں رکھو۔اپنے بھائیوں کے ساتھ شانے نرم رکھو۔درمیانی خلاء کو پر کرو،بے شک شیطان تمہاری درمیان خلاؤں میں بھیڑ کے چھوٹے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔مسند احمد، الکبیر عن ابی امامة

۲۰۵۵۴ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔کوئی بندہ صف میں نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ملائکہ اس پر نیکیاں نچھاور کرتے ہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۵ تم صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صف بناتے ہیں؟صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:یارسول اللہ!ملائکہ اپنے رب کے ہاں کس طرح صف بناتے ہیں؟ارشاد فرمایا:ملائکہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجة عن جابر بن سمرة

۲۰۵۵۶ صفیں بناؤ،جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں۔(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں)ہم نے عرض کیا یارسول اللہ!ملائکہ اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ارشاد فرمایا وہ صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں اور شانوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۷ اپنی صفوں کو ملا کر رکھو،اور صفوں کو قریب قریب کرو،اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچوں کی طرح صفوں کے خلاؤں میں گھس رہے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

نماز میں امام کے قریب کھڑا ہونا

۲۰۵۵۸ اس صف میں آجاؤ جو میرے قریب ترین ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرك الحاكم عن قيس بن عباد عن ابی

۲۰۵۵۹ اے اکیلے(صف)میں نماز پڑھنے والے!تو صف میں کیوں نہیں آکر ملا؟آکر ان کے ساتھ صف میں داخل ہوجاتا۔یا اگر پہلی صف میں جگہ تنگ تھی تو اپنی طرف پہلی صف میں سے کسی ایک شخص کو کھینچ لیتا اور وہ تیرے ساتھ کھڑا ہوجاتا۔اب اپنی نماز کو لوٹالے کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔الکبیر للطبرانی عن وابصة

۲۰۵۶۰ جب تم میں سے کوئی شخص صف میں پہنچے اور وہ پوری ہوچکی ہو تو اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ لے اور اس کو پچھلی صف میں اپنے پہلو میں کھڑا کرلے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۱ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہ۔بے شک جس نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ابی شیبة، ابن ماجة، ابن حبان عن علی بن شیبان

۲۰۵۶۲ سیدھے(کھڑے)ہوجاؤ اور اپنے صفوں کو بھی سیدھا رکھو۔ابو داؤد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۳ صفوں کو پورا کرو۔بے شک میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۴ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کہیں شیطان تمہارے بیچ میں نہ گھس آئے بھیڑ کے بچوں کی طرح۔مسند احمد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۵ پہلی صف کو دوسری تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

۲۰۵۶۶ تم پر پہلی صف لازم ہے نیز دائیں طرف کو لازم رکھو اور صفوں کے درمیان راستے بنانے سے گریز کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۷ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو تم قرعہ اندازی کے ساتھ آگے بڑھو۔

مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۸ شیطان سے حفاظت کرنے والی سب صفوں میں سے پہلی صف ہے۔ابو الشيخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۹ صفوں کو سیدھا رکھو، شانوں کو برابر کرو اور خاموشی اختیار کرو۔ بہرے کے خاموش رہنے کا اجر بھی سننے والے خاموش کے اجر کے برابر ہے۔

عبدالرزاق، عن زيدبن اسلم مرسلاً وعن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۰۵۷۰ صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صف بناتے ہو۔ اور شانوں کو برابر رکھو، درمیانی خلاؤں کو پر کرو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرم بازو رہو۔ شیطان کے لیے کھلی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے صف ملائی اللہ اس کو ملائیں گے اور جس نے صف توڑی اللہ عزوجل اس کو توڑ دیں گے۔مسند احمد، ابو داؤد، الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۵۷۱ نماز میں صف سیدھی رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۲ اپنی صفوں کو سیدھی رکھو، مل مل کر کھڑے ہو، بے شک میں تم کو اپنی پشت پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۳ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور مل مل کر کھڑے ہوا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطانوں کو تمہاری صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کی طرح پھرتا ہوا دیکھتا ہوں۔مسند ابی داؤد الطيالسی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۴ نماز میں صفوں کو اچھی طرح سیدھا کرو۔مسند احمد، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۵ صفوں کو سیدھا کرو تمہارے دل بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی وغم خواری کا برتاؤ کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔

الاوسط للطبرانی، حلية الاولياء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۷۶ نماز کو پورا کرنے میں صف سیدھی کرنا بھی شامل ہے۔مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۷۷ دو قدم ہیں، ایک اللہ کو سب سے محبوب ترین قدم ہے اور دوسرا قدم اللہ کو مبغوض ترین قدم ہے۔ جو قدم اللہ کو محبوب ترین ہے وہ ایسے شخص کا قدم ہے جو دیکھے کہ صف میں جگہ خالی ہے تو وہ آگے قدم بڑھ کر اس خلاء کو پر کردے۔ اور اللہ کو مبغوض ترین قدم ایسے شخص کا ہے جو (سجدہ یا قعدہ سے) اٹھنے کا ارادہ کرے تو اپنی دائیں ٹانگ کھڑی کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور بائیں ٹانگ پیچھی رہنے دے پھر اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبيهقی عن معاذ رضی الله عنه

صف اول کی فضیلت

۲۰۵۷۸ مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور سب سے بدترین صف آخری صف ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے بہترین صف آخری صف ہے اور سب سے بری صف پہلی صف ہے۔

الكامل لابن عدی، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه، الكبير للطبرانی عن ابی امامة وعن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۷۹ اپنی صفوں کو ملاؤ بے شک شیطان درمیانی خلاؤں میں گھس جاتا ہے۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۰ اپنی صفوں کو ملاؤ اوران کو قریب بناؤ اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۱ اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کے اکمل میں سے ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۲ ... نماز کو اچھی طرح پڑھنے کے لیے صف کو سیدھ کرنا ضروری ہے۔مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۳　نماز کی زینت شانوں کو برابر برابر رکھنے میں ہے۔مسند ابی یعلی عن علی رضی اللہ عنہ
۲۰۵۸۴　جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے صف توڑی اللہ اس کو توڑ دے گا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۵　مجھے تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں۔نماز کو صفوں میں پڑھنا، نیز مجھے سلام عطا کیا گیا ہے اور یہی اہل جنت کی مبارک باد ہے۔اور مجھے آمین عطا کی گئی ہے جو تم سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی، ہاں اللہ پاک نے صرف ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا فرماتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے۔الحارث، ابن مردویۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۶　اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص درمیانی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کے بدلے اس کو ایک درجہ بلند عطا کرتے ہیں۔مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۷　اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن البراء رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۸　اللہ عزوجل اور اس کے ملائکہ دائیں طرف والی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

آداب

۲۰۵۸۹　جس نے مسجد کے میسرہ (بائیں جانب) کو آباد کیا (یعنی اس طرف نماز، ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوا) اس کے لیے اجر کے دو پورے ہیں۔ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۰　جس نے مسجد کے بائیں جانب کو آباد کیا اس وجہ سے کہ اس طرف لوگ کم ہیں تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۱　اعرابی (دیہاتی) لوگ مہاجرو انصار کے پیچھے کھڑے ہوا کریں تا کہ نماز میں ان کی اقتداء کریں۔(یعنی نماز کے آداب کو ان سے سیکھیں)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۲　تم میں سے میرے قریب تمہارے عقل منداور سمجھدار لوگ رہا کریں۔پھر وہ لوگ جو (سمجھداری میں) ان کے قریب ہوں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں۔(صفوں میں) آگے پیچھے نہ ہوا کریں ورنہ ان کے دل آپس میں اختلاف کا شکار ہوجائیں گے اور بازار میں شوروشغب سے احتراز کیا کرو۔مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، سنن الترمذی، سنن النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۳　(نماز میں) تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہا کریں جو مجھ سے (علم) حاصل کرتے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۴　صف اول کو پہلے پورا کرو۔پھر اس کے بعد والی صف کو پھر اس کے بعد والی صف کو، اگر کوئی صف ادھوری ہو تو وہ صرف آخری صف ہو۔

مسند احمد، ابوداؤد، سنن النسائی، صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۵　صفوں کو سیدھا رکھو اور آگے پیچھے مت ہوا کرو ورنہ تمہارے دل منافرت کا شکار ہوجائیں گے۔اور تم میں سے صاحب عقل اور سمجھدار لوگ میرے قریب ہوا کریں، پھر جوان کے قریب ہوں، پھر جوان کے قریب ہوں۔مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۶　صفیں بناؤ اور پھر تم میں سے افضل شخص آگے بڑھ جائے۔بے شک اللہ عزوجل ملائکہ اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرماتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ

۲۰۵۹۷　امام کو بیچ میں لےلو اور خلاؤں کو پر کرلو۔ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۸ حضور اکرم ﷺ نے بچوں کو پہلی صف میں کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ابن نصر عن راشد بن سعد مرسلاً

صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید

۲۰۵۹۹ نماز میں صفوں کو سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کو اختلاف کا شکار کردیں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۰ صفوں کو (اچھی طرح) سیدھا کرو، ورنہ تمہاری شکلیں بگڑ جائیں گی، یا تمہاری آنکھیں بند ہوجائیں گی یا ان کا نور اڑ جائے گا۔

(مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۱ اپنی صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے چہروں کو اختلاف (اور ترش روئی) میں مبتلا کردیں گے۔

النسائی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۲ تین بار صفوں کو سیدھا (کرنے کا اہتمام) کیا کرو۔اللہ کی قسم! تم صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دیں گے۔ابوداؤد عن النعمان بن بشیر

۲۰۶۰۳ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو تو تمہارے دل اختلاف میں نہیں پڑیں گے۔مسند الدارمی ابن ماجه عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۵ اے بندگان خدا! اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے درمیان اختلاف پیدا کردیں گے۔

صحیح البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۶ کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہنے لگتی ہے حتی کہ اللہ پاک ان کو جہنم کے آخر میں ڈال دیتا ہے۔

ابوداؤد عن عائشه رضی اللہ عنها

الاکمال

۲۰۶۰۷ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اور خلاؤں کو پر رکھو، یقیناً میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۸ (صفوں میں) سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اور سکون کے ساتھ جمے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو اپنے پیٹھ پیچھے سے یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

النسائی، مسند ابی یعلی، ابوعوانه عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۹ اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ صحیح

۲۰۶۱۰ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور شیاطین کے لیے درمیان میں خالی جگہیں نہ چھوڑو۔جو حذف کے بچوں کی طرح خالی جگہوں میں گھس جاتے ہیں۔پوچھا گیا یا رسول اللہ! حذف کے بچے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو یمن میں ہوتی ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء رضی اللہ عنہ بن عازب

۲۰۶۱۱ صفوں کو درست قائم کرو۔بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے۔ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۲ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ پاک قیامت کے روز تمہارے درمیان اختلاف کردے گا۔

الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۳ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا حسن صلوۃ میں شامل ہے۔مصنف ابن ابی شیبه عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۴ صفیں قائم کرو۔ بے شک تمہاری صفیں ملائکہ کی صفوں کی ترتیب پر قائم ہوتی ہیں۔ شانوں کو برابر رکھو۔ خالی جگہوں کو پر کرو۔ شیطانوں کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے (آگے بڑھ کر) صف کو پورا کیا اللہ اس کو جوڑے گا۔ البغوی عن ابی شجرة کثیر بن مرة

کلام: ابو شجرہ کثیر بن مرہ کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

۲۰۶۱۵ نماز کے تمام اور کمال میں سے صف کو قائم کرنا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۶ ان صفوں کا اہتمام کرو بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید عن انس رضی اللہ عنہ وھو صحیح

۲۰۶۱۷ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نماز میں اپنے پیچھے سے بھی یونہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں، پس تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھ کرو اور اپنے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرو۔

مصنف عبدالرزاق عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ وھو صحیح

۲۰۶۱۸ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو قائم کرنے میں شامل ہے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، السنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۹ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور اپنے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۰ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ یا فرمایا پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور جس شخص نے درخت یا دودھ کا جانور پھل اور دودھ کے لیے دیا یا کوئی راستے کے لیے بنادی اس نے گویا غلام آزاد کردیا۔ عبدالرزاق عن البراء صحیح

۲۰۶۲۱ (صف میں) اختلاف کا شکار مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابن حبان عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۲ جس طرح ملائکہ رحمن کے پاس صفیں بناتے ہیں اس طرح تم کیوں صف نہیں بناتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ملائکہ کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ پہلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صفوں کو ملاتے ہیں اور خود مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة

فرشتوں کی مانند صف بندی

۲۰۶۲۳ تم میرے پیچھے یوں صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ رحمن کے پاس صفیں بنائے رکھتے ہیں۔ وہ اگلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۴ صف کے درمیان خالی جگہیں چھوڑنے سے بچو۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغا

۲۰۶۲۵ صف میں خالی جگہوں سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن جریج عن عطا مرسلاً، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۶ صف میں مل مل کر کھڑے ہو کہیں اولاد حذف درمیان میں نہ آگھسے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اولاد حذف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو ارض یمن میں ہوتی ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۷ صف میں مل مل کر کھڑے ہو اور سیدھے کھڑے رہو۔ بے شک میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، الضیاء للمقدسی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۸ اللہ اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کسی صف کی درمیانی خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ

جنت میں داخل ہوتے ہیں .....لباس اور مانگے بغیر ملنے والے رزق سے۔عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۶۲۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو پر کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ محبوب کوئی قدم نہیں جو صف کو پر کرنے کے لیے بڑھایا جائے۔السنن للبیہقی، ابوداؤد، عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳۰ اللہ اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور تنہا شخص کی نماز اور جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کی نماز میں پچیس درجوں کا فرق ہے۔الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن زید بن عاصم

۲۰۶۳۱ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو بھرتے ہیں۔اور کوئی بندہ کسی صف میں نہیں ملتا مگر اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔اور ملائکہ اس پر نیکیوں کی بارش کرتے ہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳۲ جو صف میں آکر مل جاوے یا نماز میں۔اللہ پاک اس کے قدم جنت کی طرف ملائے گا۔جس نے کسی نادم کا خریدا ہوا مال واپس کر لیا اللہ پاک اس کی جان کو قیامت کے روز دوزخ سے بری کر دے گا۔عبد الرزاق عن ابن جریج عن ہارون بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہا مرسلاً

۲۰۶۳۳ جو کسی صف میں خالی جگہ دیکھے وہ خود آگے بڑھ کر اس کو پر کر دے۔اگر وہ ایسا نہ کرے تو کوئی دوسرا اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی آگے جائے کیونکہ اس کی کوئی عزت وحرمت باقی نہیں رہتی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳۴ جس نے کسی صف کی خالی جگہ پر کی اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عمرو بن الزبیر مرسلاً

۲۰۶۳۵ جس نے صف کی خالی جگہ بھری اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔مسند البزار عن ابی جحیفہ

۲۰۶۳۶ کوئی قدم اللہ کے ہاں زیادہ اجر والا نہیں ہے اس قدم سے جو آدمی اٹھا کر صف کی خالی جگہ پر کرے۔

ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو (جماعت کی) نماز میں اپنے شانے نرم رکھیں۔اور کوئی قدم اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو آدمی اٹھائے اور صف کی خالی جگہ کو پر کرے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳۸ تم میں سے اچھے لوگ نماز میں نرم کندھوں والے ہیں۔عبدالرزاق، عن معمر عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۶۳۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

مجمع لعبدالرزاق عن ابی صالح وعلی بن ربیعہ مرسلا، ابن ابی شیبہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۴۰ اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ابن ابی شیبہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۴۱ سب سے پہلی صف ملائکہ کی صف کے مثل ہے اگر تم اس کی اہمیت جانتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۶۴۲ تم پر صف اول لازم ہے۔اور دائیں طرف کو خاص طور پر پر کرو۔اور ستونوں کے درمیان صف بنانے سے احتراز کرو۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۴۳ اگر لوگوں کو صف اول کی اہمیت کا علم ہو جائے تو قرعہ اندازی کے ساتھ اس میں شامل ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عامر بن مسعود القرشی

۲۰۶۴۴ مردوں کے لیے بہترین صفیں آگے کی صفیں ہیں اور ان کے لیے بدترین صفیں آخری صفیں ہیں۔عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور بدترین صفیں شروع کی صفیں ہیں۔ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۴۵ مردوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی اور بری صفیں اگلی ہیں۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

صفوں میں ترتیب

۲۰۶۴۶ مردوں کی بہترین صفیں شروع کی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔ اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں جبکہ عورتوں کے لیے اگلی صفیں بری ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی آنکھیں بند کرلیا کرو اور مردوں کی تنگ ازاروں سے ان کی شرمگاہیں نہ دیکھ کرو۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن منیع، مسند ابی یعلی، حلية الاولياء، الضياء للمقدسی عن جابر رضي الله عنه

۲۰۶۴۷ جس نے کسی مسلمان کو ایذاء سے بچانے کے لیے صف اول چھوڑی اور دوسری یا تیسری میں نماز پڑھ لی اللہ پاک اس کو پہلی صف کا اجر دگنا عطا فرمائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۰۶۴۸ آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اقتداء (یعنی نقل) کریں۔ اور کوئی قوم مسلسل پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کردیتا ہے۔ الكامل لابن عدی، الماوردی عن ابن عباس رضي الله عنه، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن خزيمه عن ابی سعید رضي الله عنه

۲۰۶۴۹ تم میری اتباع کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اتباع کریں۔ کوئی قوم مستقل پیچھے ہٹتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کردے گا۔ حلية الاولياء عن ابی سعید رضي الله عنه

۲۰۶۵۰ صف اول میں صرف مہاجرین اور انصار ہی کھڑے ہوا کریں۔ مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب رضي الله عنه

۲۰۶۵۱ کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو تمام لوگوں میں پیچھے کردیتے ہیں۔

ابو داؤد، السنن للبيهقی عن عائشه رضي الله عنها

۲۰۶۵۲ جو لوگ مسلسل صف اول سے پیچھے رہتے ہیں اللہ پاک ان کو جہنم میں پیچھے ڈال دیتا ہے۔ عبدالرزاق عن عائشه رضي الله عنها

۲۰۶۵۳ اے (صف میں) اکیلے نماز پڑھنے والے! اپنی نماز لوٹالے۔ ابن عساكر عن ابن عباس رضي الله عنه

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے پہلی صف کے پیچھے کسی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۶۵۴ اے (صف میں) تنہا نماز پڑھنے والے! تو (اگلی) صف تک کیوں نہیں پہنچا، ان کے ساتھ صف میں داخل ہوجاتا یا کسی کو کھینچ کر پیچھے اپنے ساتھ ملالیتا۔ اب اپنی نماز کو لوٹا۔ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ الشیرازی فی الالقاب عن وابصة بن معبد

۲۰۶۵۵ جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی اس کی نماز نہیں۔ ابن قانع عن عبدالرحمن علی بن شیبان عن ابیه عن جده

۲۰۶۵۶ نہیں اپنی نماز لوٹالے کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں۔ السنن للبيهقی عن علی بن شیبان

۲۰۶۵۷ جو شخص صفوں سے نکل جائے اس کو شیطان محسوس کرلیتا ہے اور جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا اور رکھتا ہے اس کے سر کی باگ ڈور شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اپنی مرضی سے اس کا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔ عبدالرزاق عن ابن جريج عن ابن المنكدر مرسلاً

۲۰۶۵۸ اپنی نماز کی جگہ میں آگے بڑھ کر کھڑا ہو کہیں شیطان (سامنے آکر) تیری نماز نہ توڑ دے۔

البغوی، ابن قانع، الكبير للطبرانی عن سهل بن حنظله

چوتھی فرع..... جماعت حاصل کرنے میں

۲۰۶۵۹ جب تو جماعت میں آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آ۔ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہوجائے اس کو قضاء کرے۔ (یعنی امام کے ساتھ جتنا حصہ مل جائے پڑھ لے۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقایا باقی حصہ پورا کرلے)۔

الاوسط للطبرانی عن سعد رضي الله عنه

۲۰۶۶۰ جب تم نماز کو آؤ تو سکون کے ساتھ آؤ۔ دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ جتنی نماز مل جائے ادا کرلو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی قتادہ

۲۰۶۶۱ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام نماز میں ہو تو امام کی طرح نماز پڑھے (یعنی اس کی اتباع کرے)۔

الترمذی عن علی و معاذ رضی اللہ عنہما

۲۰۶۶۲ جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز میں سے ایک سجدہ غروب شمس سے قبل پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ اسی طرح جب صبح کی نماز میں سے ایک سجدہ طلوع شمس سے قبل حاصل کرلے تو اپنی نماز پوری کرلے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۳ جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع شمس سے قبل پڑھ لی اس نے صبح کی نماز (وقت میں) پڑھ لی۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت غروب شمس سے قبل پڑھ لی تو اس نے عصر کی نماز پڑھ لی۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۴ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کرلی اس نے وہ پوری نماز حاصل کرلی۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۵ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ (یعنی جماعت حاصل کرلی)۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۶ جس نے (امام کے ساتھ) کوئی رکعت نہیں پائی اس نے (جماعت کی) نماز نہیں پائی۔ السنن للبیہقی عن رجل

۲۰۶۶۷ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تب اس نماز کے سوا کوئی نماز جائز نہیں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۸ جب تم نماز کو آؤ اور ہم کو (یعنی جماعت کو) سجدے میں پاؤ تو تم بھی سجدہ میں آجاؤ۔ اور کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ اور جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ یعنی امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور اس سے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت اور دیگر ارکان کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعات وغیرہ پوری کرلو۔

۲۰۶۶۹ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں (فرض) نماز ادا کرلے پھر (آکر) امام کو (اسی نماز میں) پالے اور امام نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے ساتھ بھی شریک نماز ہو جائے کیونکہ اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۰ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت کی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (بعد والی) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، الترمذی، النسائی، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۱ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر امام کے پاس (جماعت میں) آؤ تو اس کے ساتھ بھی نماز پڑھو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ اور کجاووں میں پڑھی ہوئی نماز فرض ہو جائے گی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۲ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کرکے پڑھیں گے۔ یاد رکھو! تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے پاس جاؤ اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور یہ نماز تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۳ عنقریب تمہارے اوپر ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز کو وقت پر پڑھنے سے روک دیں گے۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے گا۔ پس تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھے ان کے ساتھ نماز مل جائے تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لوں۔ ارشاد فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۶۷۴ عنقریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے اور نئی نئی بدعات پیدا کریں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس وقت کیا کروں؟ ارشاد فرمایا اے ام عبد کے فرزند تو کیا کرے گا؟ جو نافرمانی کرے اس کی کیا فرمانبرداری۔

ابن ماجه، السنن للبيهقي عن ابن مسعود رضي الله عنه

نمازوں کو وقت میں ادا کرنا

۲۰۶۷۵ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو غیر وقت میں پڑھیں گے۔ اس وقت تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کرلینا۔ ابوداؤد عن معاذ رضي الله عنه

۲۰۶۷۶ تیرا اس وقت کیا (عمل) ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے، تو اس وقت نماز وا اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا وہ نفل نماز ہو جائے گی۔

مسلم، ابوداؤد، الترمذي، النسائي، ابن ماجه عن ابي ذر رضي الله عنه

۲۰۶۷۷ نماز واس کے وقت پر پڑھو۔ پھر اگر امام کو دیکھو کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور اس سے پہلے تم اپنی نماز کو محفوظ کرچکے ہو اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ ابن ماجه عن ابي ذر رضي الله عنه

۲۰۶۷۸ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ۔ پھر اگر لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز مل جائے تو وہ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب نماز نہیں پڑھتا۔ (کیونکہ یہ بات موجب فساد ہے)۔ النسائي، ابن حبان عن ابي ذر رضي الله عنه

۲۰۶۷۹ شاید تم ایسی اقوام کو پاؤ جو نماز کو اس کے غیر وقت پر پڑھیں گے، اگر ایسے لوگوں کو پالو تو پہلے اپنی نماز وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ پڑھ لینا یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، النسائي، ابن ماجه عن ابن مسعود رضي الله عنه

۲۰۶۸۰ اے ابوذر! عنقریب میرے بعد تم پر ایسے امیر مسلط ہوں گے جو نماز کو (غیر وقت پر پڑھ کر) مار دیں گے۔ پس تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھو تو وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی ورنہ تم اپنی نماز تو پڑھ ہی چکے ہو۔

مسلم، الترمذي عن ابي ذر رضي الله عنه

۲۰۶۸۱ میرے بعد تم پر ایسے امیر حاکم ہوں گے جو نماز کو مؤخر کردیں گے یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہوگا اور ان کے لیے باعث وبال۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہنا جب تک وہ تمہارے قبلے کی طرف منہ کرکے پڑھتے رہیں۔ ابوداؤد عن قبيصة بن وقاص

۲۰۶۸۲ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام مشغول کرلیں گے اور وہ لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کردیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لینا۔ ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۲۰۶۸۳ عنقریب میرے بعد ایسے امیر آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردیں گے۔ تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے پاس ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا۔ الكبير للطبراني عن عمرو

۲۰۶۸۴ جب تو نماز کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اگرچہ تو اپنی نماز پڑھ چکا ہے تب وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض۔ ابوداؤد، السنن للبيهقي عن يزيد بن عامر

۲۰۶۸۵ جب تو آئے لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔

موطا امام مالک، الشافعي، النسائي، ابن حبان عن محجن

۲۰۶۸۶ جب تو مسجد میں داخل ہو تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔ السنن لسعيد بن منصور عن محجن الديلمي

الاکمال

۲۰۶۸۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں نماز پڑھے، پھر امام کے پاس آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھے اور وہ نماز جو اس نے (کجاوے یا) گھر میں پڑھی ہے اس کو نفل شمار کر لے۔السنن للبیہقی عن جابر بن یزید عن ابیہ

فائدہ: گھر میں نماز پڑھنے کے بعد اگر امام کے ساتھ نماز مل جائے اگر وہ وقت پر پڑھی جا رہی ہو تو پہلی نماز نفل شمار کرلے اور اگر وقت نکال کر پڑھی جا رہی ہو تو اس نماز کو جو جماعت کے ساتھ پڑھے نفل شمار کر لے۔

۲۰۶۸۸ جب آدمی گھر میں فرض نماز پڑھ لے پھر جماعت کو پالے تو ان کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی نماز کو نفل کر لے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن ابی الحریف عن ابیہ عن جدہ

۲۰۶۸۹ جب تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ اور اپنی نماز کو نفل کر دے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بشر بن محجن عن ابیہ

۲۰۶۹۰ تم دونوں کو ہم ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی یہ تمہارے لیے نفل ہو جاتی اور پہلی نماز تمہارے لیے اصل فرض ہوتی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۲۰۶۹۱ تجھے اس بات سے کیا چیز مانع رہی کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا۔کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ جب تو (جماعت کے پاس) آئے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ، خواہ تو (وہی نماز) پہلے پڑھ چکا ہو۔الکبیر للطبرانی عن بشر بن محجن عن ابیہ

فائدہ: یہ حکم فجر اور عصر کے علاوہ نمازوں کا ہے۔کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز کی ممانعت ہے۔

۲۰۶۹۲ کون اس کے ساتھ تجارت کرے گا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

ابو عوانة، الدارقطنی فی السنن، الاوسط للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... یعنی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر کامیاب تجارت حاصل کرے۔

۲۰۶۹۳ امام کے رکوع سے کھڑا ہونے سے قبل جو امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس نے وہ رکعت حاصل کر لی۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی، ضعفاء عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۴ جو امام کو سجدوں میں پائے تو وہ اس کے ساتھ سجدہ ریز ہو جائے اور جو شخص رکوع میں پائے وہ اس کے ساتھ رکوع کرے اور اس رکعت کو اداشدہ شمار کر لے۔الخطیب فی المتفق والمفترق عن عبدالرحمن بن عوف

۲۰۶۹۵ جب تم نماز کو آؤ اور امام رکوع میں ہو تو رکوع کرو، اگر وہ سجدہ میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدوں کو شمار نہ کرو جب ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔

السنن للبیہقی عن رجل

۲۰۶۹۶ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو جائے اور امام تشہد میں ہو تو وہ تکبیر کہے اور امام کی طرح تشہد میں بیٹھ جائے۔ جب امام سلام پھیرے تو اپنی بقیہ نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔اور بے شک وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر چکا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۷ جو شخص امام کو سلام پھیرنے سے قبل تشہد میں پالے تو اس نے نماز اور اس کی فضیلت پالی۔

الحاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۸ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے جماعت پالی۔الکامل لابن عدی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

مسبوق کا بیان......الاکمال

۲۰۶۹۹ جو شخص جس قدر نماز پاسکے، پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کرلے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادة

۲۰۷۰۰ معاذ نے تمہارے لیے اچھا طریقہ جاری کیا ہے تم ان کی اقتداء کرو۔ پس جب کوئی شخص نماز کو آئے اور کچھ نماز اس سے نکل چکی ہو تو وہ امام کے ساتھ اس کی نماز میں شریک ہو جائے جب امام فارغ ہو جائے تو جس قدر نماز نکل چکی ہے اس کی قضاء کرلے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ: اوائل اسلام میں جب کوئی شخص مسجد میں آتا اور امام کچھ نماز پڑھ چکا ہوتا تو وہ پہلے نکلی ہوئی نماز ادا کرتا پھر امام کے ساتھ شریک فی صلوۃ ہوجاتا۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نیت باندھ کر آپ علیہ السلام کے ساتھ شریک فی الصلوۃ ہوگئے، آپ علیہ السلام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز پوری کی۔ آپ علیہ السلام نے ان کے عمل کی تحسین فرمائی اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کا حکم جاری فرمایا۔

۲۰۷۰۱ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔

عبدالرزاق، مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ شخص صف اول میں پہنچنے سے قبل ہی رکوع میں چلا گیا تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۰۲ اللہ عزوجل بھلائی پر تیری حرص زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرة

۲۰۷۰۳ جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو نماز کی طرف آئے پرسکون ہو کر۔ جس قدر نماز مل جائے امام کے ساتھ پڑھ لے۔ جو حصہ فوت ہو جائے اس کو (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) پورا کرلے۔ ابن النجار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۴ جب تو اقامت سنے تو اپنی ہیئت (وقار، سکون حالت) پر نماز کو آ، جتنا حصہ مل جائے پڑھ لے اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کرے۔

عبدالرزاق عن انس وصحح

۲۰۷۰۵ جب تم اقامت سنو تو سکون اور وقار کے ساتھ نماز کی طرف آؤ اور تیزی کے ساتھ نہ آؤ۔ پھر جو نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے بعد میں پوری کرلو۔ البخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۶ جو تم میں سے نماز کو آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آئے۔ جس قدر نماز پالے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۷ نماز کو اس حال میں آؤ کہ تم پر سکینہ طاری ہو۔ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ نکل چکا ہو اس کی قضاء کرلو۔

ابوداؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۸ جب تم نماز کو آؤ تو سکینہ کو اپنے اوپر لازم کرلو، دوڑتے ہوئے نماز کو نہ آؤ۔ جو پالو، پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔

مسند احمد، سنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابن حبان عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ

۲۰۷۰۹ جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ پرسکون ہو کر آؤ جو حصہ نماز کا مل جائے پڑھ لو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کرلو۔

النسائی، ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۰ جب تم نماز کو آؤ تو پرسکون حالت میں آؤ پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو نماز نکل جائے اس کی قضاء کرلو۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷ جب تم نماز کو آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ۔ جو مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرلو۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن البراء بن عازب

۲۰۷۱۲ جب نماز کھڑی ہوجائے تو ہر شخص وقار اور اپنی حالت پر نماز کو آئے، پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہوجائے قضاء کرلے۔
الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۳ جلد بازی مت کرو، جب نماز کو آؤ تو پر سکون حالت میں آؤ، جو پالو پڑھ لو، اور جو نکل جائے اس کو پوری کرلو۔ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۷۱۴ جب نماز کے لئے نداء دی جائے تو اس حال میں آؤ کہ سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ پھر جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہوجائے اس کی قضاء کرلو۔مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کے اعذار

۲۰۷۱۵ جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرۃ

الاکمال

۲۰۷۱۶ جب رات میں بارش ہو یا تاریکی ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۱۷ ... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔
مسند احمد، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرۃ

۲۰۷۱۸ تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ برسات ہوگئی تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

تیسری فصل ..... مسجد کے فضائل، آداب اور ممنوعات

مسجد کے فضائل

۲۰۷۱۹ تمام جگہوں میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مسجدیں ہیں۔اور تمام جگہوں میں مبغوض ترین جگہیں اللہ کے ہاں بازار ہیں۔
مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم

۲۰۷۲۰ بہترین مقامات مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۱ جنت کے باغات مسجدیں ہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۲ مساجد میں صبح وشام آنا جانا جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔
ابو مسعود الاصبھانی فی معجمہ، ابن النجار، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۳ مسجد سے قریبی گھر کی فضیلت دور والے گھر پر ایسی ہے جیسی غازی کی فضیلت جہاد سے بیٹھ جانے والے پر۔
مسند احمد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۴ ہر عمارت قیامت کے دن اپنے بنانے والے پر وبال ہوگی سوائے مسجد کے۔شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۵ کوئی مسلمان مساجد کو نماز اور ذکر کے لیے اپنا ٹھکانہ نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس کے گھر سے نکلنے کے وقت سے یوں خوش ہوتے ہیں جس طرح کسی غائب کے گھر والے غائب کے واپس آجانے سے خوش ہوتے ہیں۔
ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۲۶ جس نے مسجد کے کوئی گندگی نکالی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۲۷ جس نے مسجد سے الفت رکھی اللہ پاک اس سے الفت فرماتے ہیں۔ الصغیر للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۲۸ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

۲۰۷۲۹ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، النسائی عن عمرو بن عبسه، ابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۳۰ جس نے اللہ کی رضاء کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس جیسا جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجه عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۷۳۱ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی خواہ وہ کونج نامی پرندے کے انڈے دینے کی جگہ جتنی ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۷۳۲ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی کونج کے گھونسلے کے بقدر یا اس سے بھی چھوٹی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

۲۰۷۳۳ جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن ماجه، الترمذی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۳۴ جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۰۷۳۵ جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ وضو رہنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن سهل بن سعد

۲۰۷۳۶ مسجد ہر مومن کا گھر ہے۔ حلیة الاولیاء عن سلمان رضی الله عنه

۲۰۷۳۷ مسجد کے پڑوسی کے لیے (فرض) نماز صرف مسجد ہی میں جائز ہے۔

السنن للدارقطنی عن جابر رضی الله عنه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۳۸ جب تم کسی آدمی کو مسجد میں آنے کا عادی دیکھو تو اس کے لیے ایمان کی شہادت دو۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، ابن خزیمه، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۳۹ جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو خوب چرو۔ پوچھا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا مساجد۔ پوچھا گیا چرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا

سبحان الله والحمدلله، ولا اله الا الله والله اکبر الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۴۰ زمین میں اللہ کے گھر مسجدیں ہیں۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ اس کے گھر میں جو اس کی زیارت کو آئے اس کا اکرام کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۷۴۱ جو شخص مسجد سے زیادہ سے زیادہ دور ہو وہ زیادہ سے زیادہ اجر کا مستحق ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۴۲ اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عزوجل کے گھر والے ہیں۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۴۳ نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا (سراسر) عبادت ہے۔ اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور عالم کا سانس لینا بھی عبادت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن اسامة بن زید

۲۰۷۴۴ جامع مسجد (جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو) میں نماز پڑھنا فریضہ حج کے برابر ہے۔ جو (مبرور یعنی) گناہوں سے پاک ہو۔ اور نفل نماز حج مقبول کی مانند ہے۔ اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں پانچ سو نمازوں کے بقدر فضیلت رکھتا ہے۔
الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۵ تمام زمینیں قیامت کے دن ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کے۔ مساجد ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی (اور دوام پذیر ہوں گی)۔
الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۶ جو شخص مسجد میں کسی کام سے آیا وہی اس کا حصہ ہے۔ ابوداؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۷۴۷ سب سے افضل جگہیں مساجد ہیں۔ اہل مسجد میں سب سے افضل شخص وہ ہے جو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور سب سے آخر میں نکلے۔ اور جس شخص سے جماعت نکل گئی گویا اس سے ایمان نکل گیا۔ الرافعی عن عثمان بن صہیب عن ابیہ

۲۰۷۴۸ بہترین مقامات مسجدیں ہیں۔ اور بدترین مقامات بازار ہیں۔
صحیح ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۴۹ جب تم کسی شخص کو مسجد میں آنے جانے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر. التوبة ۱۸
بے شک اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔
مسند احمد، عبد بن حمید، سنن الدارمی، الترمذی حسن غریب، ابن ماجة، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید

۲۰۷۵۰ اللہ پاک جب کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اس کو (اپنے گھر یعنی) مسجد کا متولی (نگران) بنا دیتے ہیں۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے کو مبغوض رکھتے ہیں تو اس کو حمام کا نگران بنا دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابن عباس وسندہ [illegible]

۲۰۷۵۱ جس نے مسجد میں ایک کمرہ (یا کوئی حصہ) تعمیر کرایا اس کے لیے جنت ہے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۲ جس شخص نے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) کی توسیع کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔
ابن ماجة، ابونعیم فی فضائل الصحابة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۳ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجة، ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عثمان، الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید، الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا الدارقطنی فی العلل، الاوسط للطبرانی عن نبیط بن شریط، ابن عساکر عن معاذ بن جبل وام حبیبة

۲۰۷۵۴ جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔
ابن ماجة، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۵ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا موتیوں، یاقوت اور زبرجد کے پتھروں سے۔
ابن ماجة، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۶ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۵۷ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی خواہ وہ قطا (کونج) پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔

ابن ابی شیبہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرؤیانی، الصغیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ عن عثمان، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، الاوسط للطبرانی، الخطیب، ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۸ جس نے اللہ کے لیے (اپنے) حلال مال سے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے اللہ پاک اس کے لیے موتی اور یاقوت کا گھر بنائیں گے۔مسند ابی یعلی، الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۷۵۹ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں نماز پڑھی جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، النسائی عن واثلۃ

۲۰۷۶۰ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ
۲۰۷۶۱ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائیں گے۔

مسند احمد عن ابن عمرو، مسند احمد عن اسماء بنت یزید

جنت میں گھر بنانا

۲۰۷۶۲ جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کا نام لیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۶۳ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اللہ پاک خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور اگر وہ اسی دن مرگیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی اور جس نے قبر کھودی تاکہ اللہ پاک اس سے خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا اور اگر وہ بھی اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۶۴ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی شہرت اور دکھاوا مقصود نہ ہو تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۷۶۵ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔پوچھا گیا: اور یہ مساجد جو مکہ کے راستے میں ہیں؟ فرمایا: ہاں یہ مساجد بھی جو مکہ کے راستے میں ہیں۔ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۰۷۶۶ مساجد بناؤ اور ان میں سے کوڑا کچرا نکالو (بے شک) جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! اور یہ مساجد جو راستوں میں بنائی جاتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، (ان کا بھی یہی ثواب ہے۔) اور مسجدوں سے کچرا اور گندگی نکالنا حورعین کا مہر ہے۔الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی قرصافہ
۲۰۷۶۷ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔اور جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس پر ستر ہزار ملائکہ رحمت بھیجیں گے جب تک کہ وہ قندیل روشن ہو ۔جس نے مسجد میں چٹائی بچھائی اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجیں گے حتی کہ وہ چٹائی ٹوٹ جائے۔اور جس نے مسجد سے گندگی نکالی اس کو دو بورے اجر کے ملیں گے۔الرافعی عن معاذ بن جبل
۲۰۷۶۸ جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے قندیل گل ہونے تک رحمت کی دعا کریں گے۔

ابن النجار عن معاذ رضی اللہ عنہ

آداب

۲۰۷۶۹۔ مسجدیں بڑی بڑی بناؤ(جن میں زیادہ لوگ آسکیں)اور اپنے شہروں کا رخ مشرق کی طرف کرو۔

ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۷۷۰۔ مسجدیں بناؤ،ان کو کشادہ رکھو۔ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۷۱ مجھے مسجدوں کو کشادہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔السنن للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۷۲ مسجدیں کشادہ اور وسیع بناؤ،ان میں سے گندگی نکالو،جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ مسجدوں سے گندگی نکالنا حورعین کا حق مہر ہے۔الکبیر للطبرانی، الضیاء فی المختارة عن ابی قرصافه

۲۰۷۷۳ . جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر(درود)سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللهم افتح لی ابواب رحمتک.

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تب بھی نبی پر(درودو)سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللهم انی اسألک من فضلک.

(اے اللہ!میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ابو داؤد عن ابی حمید وابی اسید، ابن ماجه عن ابی حمید

۲۰۷۷۴ ... مسجدوں کو ان کا حق دو یعنی(مسجد آنے کے بعد)بیٹھنے سے قبل(کم از کم)دو رکعات نفل ادا کرلو۔

ابن ابی شیبه عن ابی قتاده رضی الله عنه

۲۰۷۷۵ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ابی قتاده رضی الله عنه ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۷۶ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔اور جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل(دوسرے کاموں کے لیے)نہ بیٹھے۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کی دو رکعات کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر وبرکت ڈالیں گے۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۷۷ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو سجدے ادا کرلے قبل اس سے کہ وہ بیٹھے، پھر چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کیلئے چلا جائے۔

ابو داؤد عن ابی قتاده

۲۰۷۷۸ دو رکعات مختصر پڑھ لو۔اور جب کوئی مسجد میں آئے اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو مختصری دو رکعات پڑھ لے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۷۷۹ جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن مسجد میں اونگھ آئے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بدل لے۔

ابو داؤد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۸۰ اپنی مسجدوں کو کشادہ رکھو اور ان کو بھرو۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۲۰۷۸۱ مدینہ کا تحفہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دینا ہے۔ابو الشیخ عن سمرة رضی الله عنه

۲۰۷۸۲ آدمی اسی مسجد میں نماز پڑھ لے جو اس کے قریب ترین ہو اور دوسری مسجدوں کو تلاش کرتا نہ پھرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۸۳ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

اللهم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم (اے اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما)۔الترمذی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرك الحاكم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۷۸۴ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے اللهم افتح لی ابواب رحمتك اور جب نکلے تو یہ پڑھے اللهم انی اسألك من فضلك

مسند احمد، مسلم عن ابی حمید وعن ابی اسید، مسند احمد، النسائی، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابی حمید وابی اسید معا

۲۰۷۸۵ مسجدیں پرہیزگاروں کے گھر ہیں اور مسجدیں جن کے گھر ہوں اللہ پاک ان کے لیے رحمت اور سکینہ کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذر کر جنت میں داخل کردیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۰۷۸۶ جب کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلاتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں ایک نر پادشاہ مکھی پر جمع ہو جاتی ہیں۔ پس جب کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یوں کہے:

اللهم انی اعوذبك من ابلیس وجنوده.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے۔

پس جب وہ یہ کہے گا تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ابن السنی عن ابی امامة رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۷۸۷ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے اور کہے: اللهم افتح لی ابواب رحمتك. اور جب نکلے تو یوں کہے اللهم افتح لی ابواب فضلك الضیاء للمقدسی فی المختارة عن ابی حمید الساعدی

۲۰۷۸۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

صلی الله علی محمد اللهم افتح لی ابواب رحمتك واغلق عنی ابواب سخطك واصرف عنی شیطان ووسوسته.

اے اللہ محمد پر درود بھیج، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول، اپنی ناراضگی کے دروازے بند کردے اور شیطان اور اس کے وسوسے کو مجھ سے پھیر دے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۸۹ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے

اللهم اغفرلنا ذنوبنا افتح لنا ابواب فضلك

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش اور ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے

اللهم افتح لنا ابواب فضلك

اے اللہ! ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۷۹۰ (مسجد میں آنے کے بعد) دو رکعات پڑھنے سے قبل مت بیٹھ۔عبدالرزاق عن عامر بن عبد الله بن الزبیر

فائدہ: ایک شخص (حضور اکرم ﷺ کے سامنے) مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۹۱ اے ابن عوف! کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت پڑھا کرے؟ کیونکہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی بھی مسجد کے دروازے پر پہنچے تو داخل ہوتے وقت ایک بار یہ پڑھے

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اللهم افتح لی ابواب رحمتک.

اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات نازل ہوں۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

پھر یہ دعا تین بار پڑھے:

اللهم اعنی علی حسن عبادتک وهون علی طاعتک.

اے اللہ! اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما اور اپنی اطاعت کو مجھ پر سہل کر دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو ایک بار یہ کہے:

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم ومن شرما خلقت.

اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما شیطان مردود سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے پیدا فرمائی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا (اے ابن عوف!) کیا میں تجھے گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی چیز نہ بتاؤں۔ پہلے بسم اللہ پڑھ پھر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر سلام کر، پھر جو اللہ نے تجھے کھانے کو دیا ہو اس پر بسم اللہ پڑھ اور فراغت پر اللہ کی حمد کر۔

الدارقطنی فی الافراد عن عبدالرحمن بن عوف

مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۰۷۹۲...... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ **ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه**

۲۰۷۹۳...... یہ مسجدیں ہیں، ان میں گندگی پھیلانا پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

مسند احمد، مسلم عن انس رضی الله عنه

۲۰۷۹۴ ان گھروں کے رخ مسجد سے پھیر دو، کیونکہ میں مسجد کو کسی حیض والی عورت اور جنبی شخص کے آنے کے لیے حلال نہیں کرتا۔

ابو داؤد عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۰۷۹۵ یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ **البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه**

۲۰۷۹۶ اس جگہ میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ **عبدالرزاق عن انس رضی الله عنه**

۲۰۷۹۷ بے شک یہ مسجد اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے اور اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریزش صاف کرنے اور وہاں سے کنکریاں نکالنے کی ممانعت

۲۰۷۹۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے کہ اس کے جوتوں میں گندگی یا کوئی تکلیف دہ شے تو نہیں اگر ہو تو اس کو صاف کر لے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ **ابو داؤد عن ابی سعید رضی الله عنه**

فائدہ: جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا بالکل جائز ہے بشرطیکہ وہ پاک ہوں۔

۲۰۷۹۹ مسجدوں کے دروازوں کے پاس اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: جبکہ ان میں نماز پڑھنا مقصود ہو۔ لیکن آج کل بغیر جوتوں کے نماز پڑھی جاتی ہے اور جوتے اصل مسجد جہاں نماز ہوتی ہے وہاں نہیں لے جائے جاتے اس لیے اگر جوتوں میں کچھ گندگی لگی ہو تو اس کا اثر نماز پر نہ ہوگا۔

۲۰۸۰۰ کنکری اس شخص کو واسطہ دیتی ہے جو اس کو مسجد سے نکالتا ہے (کہ مجھے یہاں سے مت نکال)۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: آنحضرت ﷺ کے دور میں فرش پر کنکریاں بچھی ہوتی تھیں، ان کو نکالنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن اگر موجودہ دور میں جہاں مسجدوں میں صاف ستھرے فرش چٹائیوں اور قالینوں کا رواج ہے کوئی کنکر پڑا ہو تو وہ باعث تکلیف ہو سکتا ہے اس کو نکالنا مسجد سے کچرا نکالنے کے ثواب میں شامل ہے۔

۲۰۸۰۱ ......اٹھو مسجد میں نہ سوؤ۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسجد کو اپنے دنیوی کاموں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ اور پہلے کئی حدیثوں میں گذر چکا ہے کہ مسجدیں نماز، ذکر اور تلاوت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ لہٰذا مسجد کو صرف انہی کاموں میں استعمال کیا جائے۔

۲۰۸۰۲ جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر اس میں تھوکا یا ناک کی ریزش صاف کی تو اس کو چاہیے کہ زمین کھود کر اس کو دفن کر دے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۳ مسجد میں ناک صاف کرنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۴ .. مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۵ مسجد میں تھوکنا برائی ہے اور اس کو دفن کرنا (یا صاف کرنا) نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۰۶ مسجد میں تھوکنا خطاء ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپانا (یا صاف کرنا) ہے۔ ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۷ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوکنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ناک نکالے تو اس کو غائب کر دے تا کہ کسی مؤمن کی جلد یا اس کے کپڑے آلودہ نہ ہوں۔

مسند احمد، وابن خزیمہ، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن سعد رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۸۰۹ جو مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنے موزوں یا جوتوں کے نیچے دیکھتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں: تو پاکیزہ ہو گیا اور جنت تیرے لیے خوشگوار ہوگئی لہٰذا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔ الدیلمی وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر

۲۰۸۱۰ کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جب مسجد سے نکلو تب ناک کا قرفہ نکالو۔ پوچھا گیا: ناک کا قرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناک کی رینٹھ (ریزش)۔ الشیرازی فی کتاب الالقاب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۱ جب بندہ مسجد میں تھوکنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اعضاء مضطرب اور پریشان ہو جاتے ہیں اور یوں سکڑ جاتے ہیں جس طرح کھال آگ میں سکڑ جاتی ہے۔ پھر اگر وہ تھوک کو نگل لے تو اللہ پاک اس سے بہتر (۷۲) بیماریاں نکال دیتے ہیں اور اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں

لکھ دیتے ہیں۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۲ یہ شخص اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اس کی پیشانی پر داغ لگ جائے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید عن رجل من اهل الشام

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے قبلہ رو ناک لگی دیکھی۔آپ نے اس کو کھرچ دیا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۱۳ جس نے قبلہ رو تھوکا اور اس کو چھپایا نہیں تو وہ قیامت کے دن سخت ترین گرم ہو کر اس کی آنکھوں کے درمیان آچپکے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۴ جس نے مسجد میں ناک صاف کی اور اس کو دفن نہیں کیا (یعنی صاف نہیں کیا) تو یہ برائی ہے اور اگر دفن کر دیا تو یہ نیکی ہے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۵ جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر تھوکا یا ناک صاف کی تو اس کو چاہیے کہ وہ کھود کر اس کو دفن کر دے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے میں تھوک لے پھر (بعد میں) اس کو نکال دے۔مسند البزار، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۶ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کو دفن کرنا اس کا کفارہ ہے۔الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۸۱۷ تم جس شخص کو مسجد میں شعر کہتا ہوا دیکھو اس کو تین بار کہو فض اللہ فاك (اللہ پاک تیرا منہ توڑے) اور جس شخص کو تم مسجد میں گم شدہ شے تلاش کرتا دیکھو تو اس کو تین مرتبہ یہ کہو: لا وجدتها (اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ شی نہ ملے)

اور جس شخص کو تم مسجد میں خریداری یا فروختگی کرتا دیکھو تو اس کو کہو: لا اربح اللہ تجارتك اللہ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ کرے۔

ابن منده، ابونعیم عن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابیه

۲۰۸۱۸ جو شخص مسجد میں کسی گمشدہ شے کے اعلان کرنے والے کو دیکھے تو اس کو یہ کہے:

لا ردها اللہ علیك.

اللہ تجھے تیری گمشدہ شے نہ لوٹائے۔

کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی جاتیں۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۹ تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے۔کیونکہ یہ مسجدیں عبادت وغیرہ کے کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں (نہ کہ تیرے ان کاموں کے لیے)۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن بریدة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۰ ان چند امور کا مسجد میں لحاظ کرے۔مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے، کمان کو (تیراندازی کے لیے) پکڑا نہ جائے، تیروں کو (ترکش سے نکال کر) منتشر نہ کیا جائے، کچا گوشت مسجد میں نہ لایا جائے، کسی کو مسجد میں حد (شرعی سزا) جاری نہ کی جائے، کسی سے قصاص مسجد میں نہ لیا جائے اور نہ مسجد کو بازار بنایا جائے۔ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۱ جب تم کو کسی مسجد میں گمشدہ شے کا اعلان کرتا دیکھو تو کہو: لا رد اللہ علیك اللہ تجھے تیری شے واپس نہ لوٹائے۔

الترمذی، مستدرك الحاكم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۲ ہماری ان مسجدوں سے بچوں، مجنونوں، خرید و فروخت کو اور اپنے جھگڑوں کو آواز بلند کرنے کو، حدود جاری کرنے کو اور تلوار سونتنے کو دور رکھو۔نیز مسجد کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کے لوازمات رکھو اور جمعہ کی نمازوں میں مسجدوں کو (خوشبو کی) دھونی دو۔

ابن ماجة عن واثلة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۳ میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی مسجدوں کو میرے بعد اس طرح بلند کرو گے جس طرح یہودیوں نے اپنے کنیسے اور نصاریٰ نے اپنے گرجے بلند کیے۔ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۲۴ مسجدوں کو جنگ خانہ نہ بناؤ۔الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عمرو رضی الله عنه

۲۰۸۲۵ مسجد کسی جنبی کے لیے اور کسی حائض (ناپاک مرد وعورت اور ماہواری والی عورت) کے لیے حلال نہیں ہے۔

ابن ماجه عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۰۸۲۶ مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔مسند الفردوس عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۲۷ مجھے مسجدوں پر چونا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ابوداؤد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۸۲۸ کسی قوم کا عمل کبھی ضائع نہیں گیا مگر انہوں نے مسجدوں کو مزین کیا۔(تو ان کا یہ عمل ضائع گیا)۔ابن ماجه عن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۲۹ مسجدوں میں حدود جاری نہ کی جائیں اور والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی الله عنه

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت

۲۰۸۳۰ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع کیا، نیز مسجد میں گمشدہ شے کے اعلان سے منع کیا اور مسجد میں شعروشاعری سے منع کیا اور جمعہ کے روز نماز سے قبل سرمنڈوانے سے منع کیا۔مسند احمد، ابن ماجه، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمرو

۲۰۸۳۱ نبی اکرم ﷺ نے مساجد میں حد جاری کرنے سے منع فرمایا۔ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۳۲ نبی اکرم ﷺ نے مسجدوں (کی تعمیر) میں ایک دوسرے پر فخر کرنے سے منع فرمایا۔ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۳۳ ہر چیز کی گندگی ہوتی ہے، مسجد کی گندگی نہیں، اللہ کی قسم، ہاں اللہ کی قسم ہے۔(یعنی بات بات پر مسجد میں قسم کھانا)۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۰۸۳۴ اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگلوں کو دور رکھو، نیز مسجد میں تلوار سونتنے۔حدود قائم کرنے، آوازیں بلند کرنے اور اپنے جھگڑے نمٹانے سے اجتناب برتو۔جمعہ جمعہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دو۔اور مسجدوں کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کا انتظام کرو۔الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی، ابن عساکر عن مکحول عن واثلة وعن ابی الدرداء رضی الله عنه وابی امامة رضی الله عنه

۲۰۸۳۵ اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگل مجنونوں کو دور رکھو۔مسجدوں میں آواز بلند کرنے، تلوار سونتنے، خرید وفروخت کرنے، حدود قائم کرنے اور جھگڑے نمٹانے سے کنارہ کشی کرو۔جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو اور پاکیزگی حاصل کرنے کے انتظامات مسجدوں کے دروازوں پر کرو۔

عبدالرزاق عن مکحول عن معاذ رضی الله عنه

۲۰۸۳۶ اپنی مساجد سے پاگلوں اور بچوں کو دور رکھو۔عبدالرزاق عن ابی هریرة رضی الله عنه وعن مکحول مرسلاً

۲۰۸۳۷ اپنے کاریگروں کو مسجدوں (پر پیشہ وری کرنے) سے دور رکھو۔الدیلمی عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۸۳۸ اس سال کے بعد ہماری اس مسجد (حرام) میں کوئی مشرک داخل نہ ہو سوائے اہل کتاب اور ان کے خادموں کے۔

مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۸۳۹ زمین کسی مشرک کے مسجد میں داخل ہونے سے ناپاک نہیں ہوتی۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۴۰ مسجد میں ہرطرح کا کلام لغو ہے سوائے قرآن، ذکراللہ اوراچھے سوال کرنے اوراس کوعطا کرنے کے۔

الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۴۱ جس نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا اور مساجد اللہ کی عمارتوں کو اچھا کیا تو اللہ کی طرف سے جنت اس کا تحفہ ہوگا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مساجد اللہ کی عمارت کو اچھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجدوں میں آواز بلند نہ کی جائے اور گناہ کی بات نہ کی جائے۔

ابن المبارك عن عبید اللہ بن ابی حفص مرسلاً

۲۰۸۴۲ اے (گمشدہ شے کے) اعلان کرنے والے! (تیری شے کو) پانے والا تجھے واپس نہ کرے۔ اس کام کے لیے مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں۔

عبدالرزاق عن ابراھیم بن محمد عن شعیب بن محمد عن ابی بکر بن محمد

فائدہ:.. رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کسی کو گمشدہ شے کا اعلان کرتے سنا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

عن ابن عیینۃ عن محمد بن المنکدر کے طریق سے اس کے مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۴۳ .وہ اپنی گمشدہ شی نہ پاسکے۔عبدالرزاق عن طاؤس

فائدہ: .ایک شخص نے اپنی گمشدہ شے کا مسجد میں اعلان کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۴۴ تم یوں کہو لارد اللہ علیك ضالتك. اللہ تجھے تیری گمشدہ شے واپس نہ کرے۔الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالك

فائدہ: ایک شخص اپنی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتا پھر رہا تھا۔آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۴۵ مساجد میں اشعار بازی نہ کرواور نہ مسجدوں میں حدود (شرعی سزا) قائم کرو۔ابن خزیمہ، مستدرك الحاکم عن حکیم بن حزام

۲۰۸۴۶ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں ناک صاف کرنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۴۷ جب تمہارا یہ شخص مرجائے تو مجھے اطلاع کردینا میں نے اس کو مسجد سے کچرا چننے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۴۸ میری امت اپنے دین کی اچھی اور عمدہ شریعت پر قائم رہے گی جب تک مسجدوں میں نصاریٰ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنائےں۔

(الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنھا

فائدہ:.......اس سے امام کی جگہ اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۰۸۴۹ یہ امت یہ فرمایا میری امت خیر پر قائم رہے گی جب تک اپنی مسجدوں میں نصاریٰ کی قربان گاہ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنوائے گی۔

ابن ابی شیبہ عن موسی الجھنی

۲۰۸۵۰ مسجدوں میں تلواریں نہ نکالی جائیں، مسجدوں میں تیر نہ پھیلائے جائیں، مسجدوں میں اللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کسی مقیم یا مسافر کو مسجدوں میں قیلولہ (دوپہر میں آرام) کرنے سے نہ روکا جائے۔ (مسجدوں میں) تصویریں نہ بنائی جائیں۔شیشہ نگاری نہ کی جائے، بے شک مسجدیں امانت کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور کرامت کے ساتھ معزز ہوتی ہیں۔الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

جوؤں کو قتل کرنا

۲۰۸۵۱ جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں پائے تو اس کو دفن کردے یا اس کو مسجد سے نکال دے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۵۲ جب تو دوران سجدہ کسی جوں کو پائے تو اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لے حتیٰ کہ تو وہاں سے نکلے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۵۳ جب کوئی شخص دوران نماز جوں پائے تو اس کو قتل نہ کرے بلکہ اس کو (کپڑے وغیرہ میں) باندھ لے۔ حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوجائے۔ (تو تب قتل کردے)۔ السنن للبیھقی عن رجل من الانصار

الاکمال

۲۰۸۵۴ جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں دیکھے تو اس کو مسجد میں قتل نہ کرے بلکہ اپنے کپڑے میں باندھ لے پھر نکلے تو قتل کردے۔

عبدالرزاق عن یحییٰ بن ابی بکر بلاغاً

۲۰۸۵۵ جب کوئی شخص اپنے کپڑے پر جوں پائے تو اس کو گرہ میں باندھ لے اور مسجد میں اس کو نہ چھوڑے۔

مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۰۸۵۶ جب تو مسجد میں جوں پائے تو اس کو کپڑے میں لپیٹ لے جب تک کہ تو مسجد سے نکلے۔ (پھر نکل کر اس کو مار ڈال)۔

السنن لسعید بن منصور عن رجل من بنی خطمۃ

۲۰۸۵۷ اس کو کپڑے میں روک لے اور مسجد میں نہ ڈال حتیٰ کہ تو اس کو لے کر مسجد سے نکل جائے۔ البغوی عن شیخ من اھل مکہ من قریش

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک شخص کو جوں پکڑے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۵۸ ایسا نہ کر، بلکہ اس کو اپنے کپڑے میں واپس رکھ لے حتیٰ کہ تو مسجد سے نکلے۔

فائدہ: ایک شخص نے اپنے کپڑوں میں جوں دیکھی تو اس کو مسجد میں پھینکنے لگا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسجد میں مباح (جائز) امور کا بیان

۲۰۸۵۹ کیسا اچھا ہے یہ کام۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم پر برسات ہوئی زمین تر ہوگئی۔ ایک شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں بھر کر لایا اور اپنے نیچے بچھالیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۰ اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔ عبد الرزاق عن رجل من اھل الصفۃ

التحیہ من الاکمال

۲۰۸۶۱ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

موطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادہ، الطحاوی عن عمرو عن جابر وابن مقسوب، قال الحافظ الاول ہو المحفوظ، ابن ماجہ، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۲ جب تو مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۳ بیٹھنے سے قبل دو ہلکی رکعت پڑھ لے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔آپ نے اس شخص کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۴ اے نعمان! دورکعت نماز پڑھ اور ان میں اختصار سے کام لے، اور جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی سی دورکعتیں ادا کرلے۔ ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۵ اے سلیک اٹھ کھڑا ہو اور دورکعتیں مختصر ادا کرلے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۶ اے سلیک اٹھ کھڑا ہو اور دومختصر رکعتیں ادا کر۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۷ دورکعتیں پڑھ لے اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (کہ بغیر نماز پڑھے بیٹھ جاؤ)۔ الدارقطنی فی السنن، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: سلیک غطفانی ایک مرتبہ مسجد میں جمعہ کے روز داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تب آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

فصل......عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام

ممانعت......از الاکمال

۲۰۸۶۸ عورتوں کی مساجد میں سے بہترین جگہ گھر کا بالکل اندرونی حصہ ہے۔ مسند احمد، السنن للبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۰۸۶۹ عورت کی نماز اندر کے کمرے میں پڑھنا باہر کے کمرے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور باہر کے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۰۸۷۰ میں جانتا ہوں تو میرے پیچھے نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتی ہے۔ لیکن تیرا اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ام حمید زوجۃ ابی حمید الساعدی

۲۰۸۷۱ عورت کا کمرے سے بھی اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔ کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔ صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا جماعت والی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اور عورت جماعت والی (بڑی) مسجد میں نماز پڑھے یہ زیادہ باعث اجر ہے اس بات سے کہ وہ جنگ کے دن باہر نکلے۔ ابن جریر عن جریر بن ایوب البجلی عن جدہ ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: مغنی میں کہا ہے کہ محدثین نے جریر کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔

اذن (اجازت)

۲۰۸۷۲ جب رات کے وقت تمہاری عورتیں مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دو۔

البخاری، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۳ جب تمہاری عورتیں تم سے نماز کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو انکار مت کرو۔

مسند احمد، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۴ دوشیزہ لڑکیاں، پردہ دار لڑکیاں اور بالغ عورتیں خیر کے کاموں اور مؤمنین کی دعا میں حاضر ہوا کریں اور حیض والی عورتیں

جائے نماز سے الگ رہا کریں۔البخاری، النسائی، ابن ماجه عن ام عطیه

۲۰۸۷۵　عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں سوائے جماعت والی مسجد یا شہید کے جنازے میں (حاضری کے)۔

الاوسط للطبرانی عن عائشه رضی الله عنها

فائدہ:... یعنی عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صرف دوصورتوں میں خیر ہے جماعت والی مسجد میں مردوں کے پیچھے یا شہید کے جنازے میں مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے۔

۲۰۸۷۶　جب تو عشاء کے لیے نکلے تو خوشبومت لگا۔ابن حبان عن ربیب الثقفیة

۲۰۸۷۷　تم عورتوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں وہ (سجدے) میں اپنے سروں کو نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنے سر نہ اٹھالیں۔یہ حکم مردوں کے کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنها

۲۰۸۷۸　اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی آنکھیں بند کرلو اور مردوں کی شرمگاہوں پر نظر نہ پڑنے دو، ان کی ازاریں تنگ ہونے کی وجہ سے۔ابن ابی شیبه عن جابر رضی الله عنه، ابن ابی شیبه عن ابی سعید رضی الله عنه

چوتھی فصل......اذان، اس کی ترغیب اور آداب میں

اذان کی ترغیب

۲۰۸۷۹　اللہ پاک اہل ارض کی کسی شے کو کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور قرآن کی اچھی آواز کے۔

الخطیب فی التاریخ عن معقل بن یسار

۲۰۸۸۰　مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک وتر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔اور اس کی آواز پر حاضر ہونے والا پچیس درجے (نماز کی) فضیلت پاتا ہے۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۱　مؤذن اور تلبیہ (لبیک لبیک اللهم لبیک الخ) پڑھنے والے (حاجی ومعتمر) اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ مؤذن اذان دیتے ہوں گے اور ملبی (حاجی ومعتمر) تلبیہ پڑھتے ہوں گے۔الاوسط للطبرانی عن جابر رضی الله عنه

۲۰۸۸۲　میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتا ہے۔پس جب تو بکریوں میں اور دیہات میں ہو تو اذان دے نماز کے لیے اور آواز کو خوب بلند کر۔کیونکہ جن، انسان، پتھر، درخت اور ہر شے جو مؤذن کی اذان سنے گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۸۸۳　جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (پاد) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔پھر اذان مکمل ہوجاتی ہے تو وہ پس لوٹ آتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔حتیٰ کہ اقامت پوری ہوتی ہے اور وہ واپس آجاتا ہے اور نمازی اور اس کے دل کے درمیان آجاتا ہے اور اس کو حکم دیتا ہے۔فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ پہلے جو چیز اس کو قطعاً نہ یاد رہتی تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے لیکن آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی ہیں۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۴　شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز (پاد) مارنا شروع کردیتا ہے۔تا کہ اذان کی آواز نہ سن پائے۔جب مؤذن خاموش ہوجاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔اور نمازی کو وسوسے ڈالتا ہے۔پھر جب اقامت کی آواز سنتا ہے تب پھر بھاگ

جاتا ہے تاکہ اقامت کی آواز نہ سن سکے۔ اقامت کہنے والا جب خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آجاتا ہے اور نماز میں وسوسے ڈالتا ہے۔
مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۵　شیطان جب نماز کی اذان کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء (مدینے کے باہر پہاڑیوں) پر چلا جاتا ہے۔
مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۶　اذان دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو، لیکن اقامت کہنے میں سبقت نہ کرو۔ (بلکہ اذان دینے والے کے لیے اقامت چھوڑ دو الا یہ کہ وہ کسی کو اجازت دے)۔ ابن ابی شیبہ عن یحییٰ

۲۰۸۸۷　مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس قدر طویل جہاں تک کہ اس کی آواز جاتی ہے، ہر خشک وتر شے اس کی شہادت دیتی ہے۔ اذان کی آواز پر حاضر ہونے والے کے لیے پچیس درجے نماز لکھی جاتی ہے اور اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔
مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۸　مؤذن کی آواز جانے کے بقدر مسافت جتنی اس کی عظیم مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اس کو اجر ملتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۸۹　ثواب کی خاطر اذان دینے والا خون میں لت پت شہید کی طرح ہے اور ایسا مؤذن جب مرتا ہے تو اس کو قبر میں کیڑے نہیں کھاتے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۰　مؤذن مسلمانوں کے ان کے روزوں کے افطار اور سحری پر امین ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۱　مؤذن مسلمانوں کے ان کی نمازوں اور حاجت (افطار و سحر) پر امانت دار ہیں۔ السنن للبیھقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۹۲　جب مؤذن اذان دینا شروع کرتا ہے تو پروردگار اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتے ہیں اور اسی طرح رکھے رکھتے ہیں حتیٰ کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے پروردگار فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا (اور مؤذن کو فرماتے ہیں) تو نے حق بات کی شہادت دی۔ پس خوش ہوجا۔
الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

اذان کی فضیلت

۲۰۸۹۳　جب کسی بستی میں اذان دے دی جاتی ہے تو اللہ پاک اس بستی کو اس دن کے لیے عذاب سے امن دے دیتے ہیں۔
الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۴　قیامت کے روز سب سے لمبی لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۵　مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۶　مسلمانوں کی نماز اور ان کے سحری (وافطار کے وقت) پر مؤذن امانت دار ہیں۔ السنن للبیھقی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۷　اللہ تعالیٰ مؤذنوں کو قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والا کرکے اٹھائیں گے بوجہ ان کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے۔
الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۸ ..... اہل آسمان اہل زمین کی کوئی آواز نہیں سنتے سوائے اذان کے۔
ابو امیۃ الطرسوسی فی مسندہ، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۹　جس قوم نے صبح میں صبح کو اذان دے دی جائے وہ قوم شام تک اللہ کے عذاب سے مامون ہوجاتی ہے اور جس قوم میں شام کے وقت

اذان دیدی جب وہ قوم صبح تک اللہ کے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۰۰ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے لولو (موتیوں) کے غنچے دیکھے جو مشک کی مٹی میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اے جبرئیل یہ کس کے لیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے محمد! یہ آپ کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے ہیں۔ مسند ابی یعلی عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۱ اگر میں قسم کھالوں تو سچا نکلوں کا اس بات پر کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب شمس وقمر کی رعایت کرنے والے ہیں (یعنی اوقات کی رعایت کرنے والے مؤذن) اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنی لمبی گردن کے سبب پہچان لیے جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۲ بندگان خدا میں بہترین لوگ وہ ہیں جو ذکر اللہ کے لیے شمس وقمر، ستاروں اور سیاروں کی رعایت کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن ابی اوفی

۲۰۹۰۳ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو اذان دینے میں کیا اجر ملے گا تو وہ آپس میں تلوار کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑ پڑیں۔

مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۴ جس نے ثواب کی خاطر سات سال اذان دی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۵ جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور ہر روز اذان دینے کے سبب اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور اقامت کے سبب تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۶ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر پانچوں نمازوں کے لیے اذان دی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اپنے اصحاب کی پانچوں نمازوں میں امامت کی اس کے بھی پچھلے سب گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اذان کہنے کی فضیلت

۲۰۹۰۷ جس نے سال بھر اذان دی اور کوئی اجرت طلب نہ کی تو اس کو قیامت کے دن بلا کر جنت کے دروازے پر کھڑا کردیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جس کے لیے چاہے شفاعت کر۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۸ جس نے سال تک اذان دینے کی پابندی کی اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۹ مسلمانوں کے مؤذنوں کی گردنوں میں دو چیزیں یعنی نماز اور روزے معلق ہوتے ہیں۔ ان کی پابندی ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۰ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایام زمانہ کو ان کی ہیئت پر اٹھائیں گے اور جمعہ (کے دن) کو جمعہ پڑھنے والوں کے ساتھ روشن چمکدار اٹھائیں گے۔ اہل جمعہ جمعہ کو دلہن کی طرح لے کر چلیں گے جس طرح کوئی دلہن اپنے خاوند کے پاس لے جائی جاتی ہے۔ جمعہ کا دن روشنی دے گا اور اہل جمعہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی طرح تیز اور چمکدار ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھسیں گے، جن وانس ان کو دیکھیں گے۔ تعجب میں ان کے سر نیچے نہ ہوں گے حتی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ کوئی ان کے ساتھ شامل نہ ہوگا سوائے ثواب کی خاطر اذان دینے والوں کے۔

مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۱۱ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کا ستون بن جاتا ہے۔ جب امام آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ کا نور ہوتا ہے اور جب صفیں سیدھی ہوتی ہیں تو یہ اللہ کے ارکان ہوتی ہیں۔ پس تم اللہ کے ستون بننے میں سبقت کرو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور زمین میں اللہ کے ارکان بن جاؤ۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۲ مؤذن اللہ کا داعی ہے۔ امام اللہ کا نور ہے، صفیں اللہ کے ارکان ہیں، قرآن اللہ کا کلام ہے، پس اللہ کے داعی کو لبیک کہو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو، اللہ کے ارکان اور اس کا دین بن جاؤ اور اس کے کلام کو سیکھو۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۳ مؤذن اللہ کے ستون ہیں، امام اللہ کا نور ہے، صفوف اللہ کی ارکان ہیں۔ پس اللہ کے ستون کی آواز پر آؤ اور اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور اللہ کے ارکان بن جاؤ۔ میسرۃ بن علی فی مشیخته والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۴ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جب اقامت کہی جاتی ہے تو کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو الشیخ فی الاذان عن انس

کلام:..... اس میں یزید الرقاشی ایک راوی متروک ہے۔ جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔

۲۰۹۱۵ مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک شے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۶ مؤذن کی اس کی آواز جانے کی حد تک مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی شہادت دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۷ مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس کی آواز جانے کی حد تک۔ (یعنی خوب خوب مغفرت کر دی جاتی ہے) اور ہر پتھر اور درخت جو اس کی آواز سنتا ہے اس کی شہادت دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۸ ثواب کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو اپنے خون میں لت پت ہوحتی کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو۔ اور ہر خشک و تر شے اس کے لیے شہادت دیتی ہے اور اگر وہ مرتا ہے تو اس کا جسم کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

امام و موذن کے حق میں دعا

۲۰۹۱۹ مؤذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! ائمہ کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق و ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۰ جب منادی نداء دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جس پر کوئی مصیبت یا سختی نازل شدہ ہو تو وہ منادی کی نداء کے وقت کا انتظار کرے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے، وہ شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے۔ جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو وہ بھی حی علی الصلوۃ کہے، جب وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ بھی حی علی الفلاح کہے، پھر (اذان ختم ہونے کے بعد یہ دعا) پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الصادقۃ الحق المستجابۃ المستجاب لھا دعوۃ الحق و کلمۃ التقوی، احینا علیھا، و امتنا علیھا و ابعثنا علیھا و اجعلنا من خیار اھلھا محیانا و مماتنا۔

اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ کے رب جو سچی، حق، قبول شدہ، حق کی دعوت اور تقویٰ کی بات ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ! اسی پر موت دے۔ اسی پر ہم کو اٹھا، ہم کو اس دعوت والوں میں سب سے اچھا بنا اور ہماری زندگی وموت اسی میں کردے۔

پھر اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کرے۔ مسند ابی یعلی، ابن السنی، ابوالشیخ فی الاذان، مستدرک الحاکم وتعقب، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۱ مؤذن قیامت کے روز سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ ابن ابی شیبه عن معاویة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۲ اے بلال! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے روز سب سے طویل ہوں گی۔

السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن بلال وصحح

۲۰۹۲۳ مؤذن قیامت کے دن لوگوں میں اپنی سب سے لمبی گردنوں کے سبب پہچانے جائیں گے۔

ابوالشیخ فی الاذان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۴ مؤذن لا الہ الا اللہ کی آواز بلند کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے کر کے اٹھائے جائیں گے۔

ابوالشیخ فی الاذان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۵ رحمن کا ہاتھ مؤذن کے سر کے اوپر ہوتا ہے حتی کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہوجائے۔ اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ ابوالشیخ فی الاذان، الخطیب، ابن النجار عن انس وضعف

۲۰۹۲۶ مؤذن کی اذان جہاں تک جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۷ مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر اور خشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۰۹۲۸ مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس کی آواز جانے تک، اور تر وخشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کو جواب دیتی ہے اور اس کو ان تمام لوگوں کے مثل اجر ملتا ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابوالشیخ فی الاذان عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۹ کوئی بندہ کسی چٹیل میدان میں اذان دیتا ہے تو کوئی درخت، پتھر، ریت کے ذرات اور کوئی شے باقی نہیں رہتی مگر وہاں کی ہر شے رو پڑتی ہے کیونکہ ایسی جگہ میں بہت کم اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ سمویه، الدیلمی عن ابی برزة الاسلمی)

۲۰۹۳۰ کوئی شخص کسی چٹیل زمین میں ہوتا ہے تو نماز کے وقت آنے پر وہ اذان دیتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہتا ہے تو اس کے پیچھے اس قدر کثیر تعداد میں ملائکہ نماز پڑھتے ہیں جن کے سرے نظر نہیں آتے۔ وہ امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہیں، اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ السنن للبیهقی عن سلمان مرفوعاً وموقوفاً قال والصحیح الموقوف

۲۰۹۳۱ جب آدمی کسی چٹیل میدان میں ہو اور نماز کا وقت ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے، اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرے اور کھڑا ہوجائے۔ اگر اس نے اقامت کہی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھیں گے اور اگر اذان اور اقامت دونوں کہیں تو اس کے پیچھے اس قدر اللہ کی مخلوق نماز پڑھے گی جس کے کنارے نظر نہیں آتے۔

الجامع لعبد الرزاق، الکبیر للطبرانی، ابوالشیخ فی کتاب الاذان، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۲ اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی آواز اور قرآن پڑھے جانے کی اچھی آواز پر۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۳۳ اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں دھرتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والے کی آواز پر۔

ابوالشیخ فی الاذان عنه

۲۰۹۳۴ اہل آسمان اہل زمین کی اذان کے سوا کسی چیز کو نہیں سنتے۔ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۵ اے بلال! تیرے اس عمل سے افضل کوئی عمل نہیں ہے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے یعنی اذان (سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں)۔

عبد بن حمید عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۶ جس نے سال بھر سچی نیت کے ساتھ اذان دی، کوئی اجرت طلب نہیں کی تو قیامت کے دن اس کو بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا:

جس کے لیے چاہے شفاعت کرتا جا۔ابو عبد اللہ الحسین بن جعفر الجرجانی فی امالیہ وحمزة بن یوسف السھمی فی معجمہ وابن عساکر والرافعی وابن النجار عن موسیٰ الطویل

۲۰۹۳۷ جنت میں داخل ہونے والی پہلی مخلوق انبیاء کی ہوگی، پھر شہداء، پھر کعبۃ اللہ کے مؤذن، پھر بیت المقدس کے مؤذن اور پھر میری اس مسجد کے مؤذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر (آگے پیچھے داخل ہوں گے)۔

ابن سعد، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیھقی وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کرنا امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۰۹۳۸ ایام قیامت کے دن اپنی سابقہ حالت پر اٹھیں گے، جمعہ کا دن اپنے اہل کے ساتھ روشن چمکدار اٹھے گا۔اس کے اہل اس کو یوں لے رہ جائیں گے جس طرح دلہن سجا سنوار کر اپنی خلوت گاہ میں لے جائی جاتی ہے۔جمعہ کا دن اپنے اہل کے لیے روشن ہوگا، وہ اس کی روشنی میں چلیں پھریں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی طرح ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھومیں گے۔جن وانس ان کو رشک کی نظر سے دیکھیں گے۔وہ اکڑتے ہوئے چلیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ان میں صرف ثواب کی خاطر اذان والے مؤذن شامل ہوں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۹ اللہ پاک ایام کو ان کی حالت پر اٹھائے گا، جمعہ کا دن روشن وچمکدار اٹھایا جائے گا۔اہل جنت جمعہ کے دن کو گھیرے ہوں گے جس طرح دلہن کو لوگوں کے جلو میں اس کے خاوند کے گھر لے جایا جاتا ہے۔جمعہ کا دن اہل جنت کے لیے روشن چمکدار ہوگا وہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی مانند ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی لپیٹیں مارے گی، وہ کافور میں پھریں گے اور ان میں صرف ثواب کی آس پر اذان دینے والے مؤذن شامل ہوں گے۔ابو الشیخ فی الاذان عن ابی موسی

۲۰۹۴۰ قیامت کے روز مؤذن جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، بلال ان کے آگے آگے ہوں گے، ان کی آوازیں اذان کے ساتھ بلند ہوں گے، تمام لوگ ان کی طرف دیکھتے ہوں گے، پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب آئے گا: امت محمدیہ کے مؤذن۔اس وقت دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو مطلق خوف نہ ہوگا، اس وقت دوسرے لوگ رنجیدہ خاطر ہوں گے مگر رنج ان کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔

الخطیب فی التاریخ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس روایت میں داؤد الزبرقان متروک راوی ہے۔

۲۰۹۴۱ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اذان کا کام اپنے کمزور ضعیف لوگوں پر چھوڑ دیں گے۔یہ لوگ ایسے اجسام کے مالک ہوں گے جن کو اللہ پاک آگ پر حرام کر دے گا اور یہ مؤذنوں کے اجسام اور گوشت پوست ہوں گے۔

السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۳ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۴ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء مقام پر جا پہنچتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

۲۰۹۴۵ مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوجاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان آدمی کو اس کی نماز میں ملتا ہے اور اس کے اور اس کی جان کے درمیان (وسوسہ انداز بن کر) داخل ہوجاتا ہے۔ پھر اس کو نہیں معلوم رہتا کہ اس نے زیادہ رکعت پڑھی ہیں یا کم۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص یہ صورت پائے تو وہ تشہد کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے سہو کے ادا کرلے اور پھر سلام پھیر دے۔ السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۶ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان لوٹ آتا ہے۔ پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو شیطان دوبارہ پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوجاتا ہے اور آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ پس تم میں سے جب کوئی شخص یہ صورت حال پائے تو وہ تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۷ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کو نہ سن سکے۔ جب اذان مکمل ہوجاتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، حتیٰ کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔ جب اقامت مکمل ہوجاتی ہے تو دوبارہ متوجہ ہوتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان کھٹکتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ جو بات پہلے قطعاً یاد نہ آرہی تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟

مستدرک الحاکم، الجامع لعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۸ جب کسی کو معلوم نہ رہے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ تشہد میں سلام سے قبل دو سجدے ادا کرے۔

مؤطا امام مالک، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۹ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دے کر مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۰ جب تم کو مؤذن نماز کے لیے نداء دیتا ہے تو شیطان بھاگ کر روحاء تک دور چلا جاتا ہے۔

الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۱ شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر روحاء چلا جاتا ہے۔

مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۲ ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ اور جو تم نے دیکھا ہے بلال کو کہتے جاؤ اور وہ ان کلمات کو بطور اذان بلند کریں گے۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان عن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ

فائدہ: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ چونکہ نماز کے لیے زیادہ فکر مند تھے کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لیے بلایا جائے۔ حضور ﷺ کے مشورے کے بعد کسی نے ناقوس اور کسی نے بگل بجانے کا مشورہ دیا تھا اور کسی نے آگ جلانے کی بھی رائے دی تھی۔ انہی دنوں میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں ایک فرشتے کو موجودہ اذان دیتے دیکھا انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کو ذکر کیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۹۵۳ ... اے بلال! کھڑا ہو اور نماز کے لیے اذان دے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۴ کھڑا ہو اے بلال اور ہم کو نماز کے ساتھ راحت پہنچا۔ ابوداؤد عن رجل من الانصار

موذن کے آداب

۲۰۹۵۵ جب تو اذان دے تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لے۔اس طرح تیری آواز بلند ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن بلال الباوردی، ابو داؤد عن سعد القرظ

۲۰۹۵۶ جب تو مغرب کی اذان دے تو ذرا جلدی جلدی دے، جبکہ سورج (کے آثار قدرے) ٹھہرے ہوئے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۷ جب تو حی علی الفلاح پر پہنچے تو (فجر کی اذان میں) کہہ الصلوة خیر من النوم۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۸ اذان نرم اور سہل چیز ہے۔اگر تیری اذان نرم اور سہل ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تو اذان مت دے۔

الدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۹ اذان نہ دے حتی کہ فجر اس طرح کھل جائے۔پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جانبین میں پھیلا دیا۔ابو داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۰ اے بلال! جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں الفاظ کو قدرے آرام کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو اقامت کہے تو جلدی جلدی کلمات ادا کر۔اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر وقت رکھ کہ کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے، پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کے لیے جانے والا واپس آ جائے اور جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۱ اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر اطمینان کے ساتھ سانس لے لیا کر کہ وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ وضو کر لے اور کھانا کھانے والا سہولت کے ساتھ کھانے سے فارغ ہو جائے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابی ابو الشیخ فی الاذان عن سلمان وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۲ اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کر اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کر۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ، الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۳ موذن اذان کا زیادہ صاحب اختیار ہے اور امام اقامت کے لیے زیادہ صاحب اختیار ہے۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی اذان کو وقت کے اندر دینے کے لیے موذن مرضی کا مالک ہے اور اس سے اقامت کہلوانے میں امام کا حق زیادہ ہے کہ جب چاہے نماز کھڑی کروائے۔

۲۰۹۶۴ اذان کے انیس کلمات ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔النسائی عن ابی محذورة

فائدہ: ...اذان کے انیس کلمات یوں بنتے ہیں پندرہ کلمات تو یہی جو آج کل اذان میں کہے جاتے ہیں۔جبکہ چار کلمات کا اضافہ یوں ہوتا ہے کہ پہلے شہادتیں پست آواز میں کہی جائیں پھر بلند آواز میں۔اور شہادتین کے کلمات چار ہیں۔

اور اقامت کے سترہ کلمات ہی آجکل نمازوں سے قبل کہے جاتے ہیں۔

۲۰۹۶۵ اذان صرف باوضو شخص ہی دیا کرے۔الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۶ کسی نماز میں دوبارہ نماز کے لیے اطلاع نہ دے سوائے فجر کی نماز کے۔الترمذی، ابن ماجة عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۷.... اخاصداء نے اذان دی ہے، پس اقامت بھی وہی کہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجة، النسائی، ابو داؤد عن زیاد بن الحارث الصدائی

۲۰۹۶۸ اقامت وہ کہے جس نے اذان دی ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۹ تمہارے لیے اذان کا بیڑہ تمہارے بہترین لوگ اٹھائیں اور تمہاری امامت تمہارے قاری لوگ کریں۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۷۰ موذن اذان کا زیادہ حقدار ہے اور امام، اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۱ جب تو اذان دے تو آواز کو بلند کر۔کیونکہ جو شے بھی تیری آواز سنے گی قیامت کے دن تیرے لیے شاہد بنے گی۔

ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۲... یوں کہا کر:

الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمداً رسول الله اشهد ان محمداً رسول الله

ان چاروں کلمات کو قدرے پست آواز میں کہہ، پھر بلند آواز میں ان کو دوبارہ کہہ۔

اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمداً رسول الله اشهد ان محمداً رسول الله
حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة
حی علی الفلاح حی علی الفلاح

صبح کی اذان ہو تو یہ بھی کہہ:

الصلوٰة خیر من النوم الصلوٰة خیر من النوم
الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله۔

(ابن حبان عن محمد بن عبدالملک بن ابی مخدورة عن ابیه عن جده)

فائدہ:..... ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔
ایک مرتبہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ جبکہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور بچے تھے۔بچوں کو اذان کی نقل کر کے سنا رہے تھے۔اور شہادتین کے وقت آواز پست کی ہوئی تھی۔آپ ﷺ نے ان کو دیکھ لیا۔سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا جس کے نتیجے میں انہوں نے بھی محبت نبوی میں وہ بال کبھی زندگی بھر نہ کٹوائے۔پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ اذان کا طریقہ پوچھا تو آپ نے ان کا بطور خاص لحاظ کرتے ہوئے اسی طرح اذان بتائی جس طرح انہوں نے پہلے پہل بچوں کو سنائی تھی اور نبی ﷺ نے شہادتین کو بلند آواز سے کہلوایا تھا جبکہ انہوں نے خود شہادتین کو پست آواز میں کہا تھا۔اس طرح اذان کے کلمات انیس ہوگئے۔ورنہ عام طور پر اذان پندرہ کلمات ہی میں پڑھی جاتی تھی اور شہادتین کو بھی عام کلمات کی طرح بلند آواز میں کہا جاتا تھا۔

۲۰۹۷۳ اس میں الصلوة خیر من النوم کا اضافہ کرلے۔حلیة الاولیاء عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۴ اے بلال! یہ بول کس قدر اچھا ہے! اس کو اپنی اذان میں شامل کرلو۔ابن داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ ﷺ سو رہے تھے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

الصلوة خیر من النوم کی آواز لگائی۔ آپ ﷺ کو یہ بول اچھے لگے تو آپ نے مذکورہ حکم فرمادیا۔

۲۰۹۷۵　اذان نہ دے جب تک فجر اس طرح ظاہر نہ ہو۔ اور آپ ﷺ نے ساتھ میں دونوں جانبوں میں ہاتھ پھیلائے۔

ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المحتارة عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۶　اے ابن عباس! اذان نماز کے ساتھ متصل ہے، پس کوئی بغیر طہارت کے اذان نہ دے۔

ابوالشیخ فی کتاب الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۷　اے بنی حطمہ! تمہارے نزدیک جو افضل شخص ہو اس کو اپنا مؤذن بناؤ۔ السنن للبیہقی عن صفوان بن سلیم

۲۰۹۷۸　اے بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ توقف کرلیا کر، تاکہ کھانے والا بسہولت کھانے سے فارغ ہوجائے اور وضو کرنے والا بسہولت کے ساتھ فارغ ہوجائے۔ مسند احمد عن ابی بن کعب

۲۰۹۷۹　جو اذان دے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اقامت بھی کہے۔ ابن قانع عن زیاد بن الحارث

۲۰۹۸۰　اقامت نہ کہے مگر وہی شخص جو اذان دے۔ ابن قانع عن حبان بن زیاد بن حارث الصدائی

۲۰۹۸۱　عورتوں پر اذان ہے اور نہ اقامت۔ ابوالشیخ فی الاذان عن اسماء بنت ابی بکر

۲۰۹۸۲　جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا اللہ اکبر کہے۔ پھر مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے۔ جب وہ اشھد ان محمداً رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان محمداً رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلوة کہے تو سننے والا: لاحول ولاقوة الا باللہ کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا لاحول ولا قوة الا باللہ کہے۔ پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا لا الٰہ الا اللہ کہے اور دل سے یہ جوابات دے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسلم، ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۳......جب مؤذن اذان دے لے تو سننے والا یہ کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوة التامة و الصلوة القائمة اعط محمداً سؤله

اے اللہ! اس دعوت تامہ اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو ان کا سوال عطا فرما۔

تو اس کو محمد ﷺ کی شفاعت حاصل ہوجائے گی۔ ابوالشیخ فی فوائد الاصبھانیین ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۴　وسیلہ اللہ کے ہاں ایسا درجہ ہے جس سے اوپر کوئی درجہ نہیں پس اللہ سے سوال کرو کہ قیامت کے دن وہ درجہ اللہ پاک مجھے برسر تمام مخلوق عطا فرمائے۔ ابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۵......مغرب کی اذان کے وقت کہو:

اللھم ھذا اقبال لیلک وادبار نھارک واصوات دعاتک وحضور صلواتک اسالک ان تغفرلی.

اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد، دن کی پشت پھیری، تجھ سے مانگنے والوں کی پکار اور تیری رحمتوں کی حضوری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش کردے۔

الترمذی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۰۹۸۶ ... جو نداء سنتے وقت کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوة التامة، و الصلوة القائمة آت محمداً الوسیلة و الفضیلة، وابعثه مقاماً محموداً الذی وعدته.

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوجائے گی۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۰ جب مؤذن اذان دے لے تو کوئی (مسجد سے) نہ نکلے حتی کہ نماز پڑھ لے۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۹۸۸ جو مسجد میں اذان کو پائے پھر بغیر کسی ضرورت کے باہر نکلے اور لوٹنے کا ارادہ بھی نہ رکھے تو (بلاشک) منافق ہے۔

ابن ماجه عن عثمان رضی الله عنه

۲۰۹۸۹ جب تم مؤذن کو اقامت کہتا سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔مسند احمد عن معاذ بن انس رضی الله عنه

۲۰۹۹۰ جب تم مؤذن کو اذان کہتا سنو تو کہو:

اللهم افتح اقفال قلوبنا بذكرك واتمم علينا نعمتك من فضلك واجعلنا من عبادك الصالحين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے اپنے ذکر کی بدولت کھول دے، ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمتیں کامل کر اور ہم کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ابن السنی عن انس رضی الله عنه

۲۰۹۹۱ (اے عورتو!) جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو تم بھی یونہی کہو جس طرح یہ کہتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن میمونة

۲۰۹۹۲ تو بھی یوں ہی کہہ جس طرح دوسرے (مؤذن) کہیں۔ پھر جب اذان پوری ہو جائے تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

مسند احمد، ابن داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۹۹۳ جس نے اذان کی آواز سنی اور بغیر عذر کے مسجد نہ آیا تو اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۹۹۴ جس نے منادی کو سنا اور کوئی عذر بھی اس کو مانع نہ تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔تو اس سے وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اس نے (گھر یا دکان میں) پڑھی۔ابن داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۹۹۵ جب تو اذان سنے تو اللہ کے داعی کو جواب دے (یعنی مسجد میں حاضر ہو)۔الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرة

۲۰۹۹۶ جب تو نداء سنے تو جواب دے (یعنی مسجد میں پہنچ) اس حال میں کہ تجھ پر سکون طاری ہو۔اگر تو کشادگی پائے تو صف کے درمیان گھس جا ورنہ اپنے بھائی پر تنگی نہ کر۔اور (دل میں) قرأت کر اسی حصے کی جو تو سنے۔اور (آواز کر کے) اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے۔اور (زندگی کو) الوداع کرنے والے کی سی نماز پڑھ۔ابو نصر السجزی فی الابانة وابن عساکر عن انس رضی الله عنه

۲۰۹۹۷ جب تم نداء سنو تو مؤذن کے الفاظ کے مثل تم بھی دہراؤ۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، السنن للبیهقی، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۹۹۸ جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی کہتے جاؤ، پھر مجھ پر درود پڑھو۔بے شک جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔وہ جنت میں ایک رتبہ ہے جو تمام بندگان خدا میں سے صرف ایک شخص کے لیے ہے۔اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہونگا۔پس جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۹۹۹ ظلم ہے، سراسر ظلم ہے اور کفر و نفاق ہے۔جو اللہ کے منادی کی نداء سنے جو نماز کے لیے نداء دے رہا ہو اور فلاح و کامیابی کی طرف بلا رہا ہو لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی الله عنه

۲۱۰۰۰ مؤمن کیلئے بدبختی اور ناکامی کی یہ بات کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اقامت کہتا سنے لیکن اس کی دعوت قبول نہ کرے (اور نماز کو نہ جائے)۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی الله عنه

۲۱۰۰۱ جب تم نداء سنو تو اٹھ کھڑے ہو، بے شک اللہ کی طرف سے یہ بڑی نیکی کی بات ہے۔حلیة الاولیاء عن عثمان رضی الله عنه

۲۱۰۰۲ جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اس کے مثل کلمات دہرائے تو اس کو بھی مؤذن کے مثل اجر ملے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معاوية رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۰۰۳ جب مؤذن اذان دے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۰۴ جب مؤذن شہادتین پڑھے تو تم بھی اسی طرح پڑھو۔ابن النجار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۰۵ جب تو اذان کی آواز سنے تو اللہ کے داعی کی دعوت قبول کر۔الکبير للطبرانی عن کعب بن عجرة

۲۱۰۰۶ جب تم مؤذن کو سنو تو ایسے ہی کہو جیسے وہ کہہ رہا ہو۔پھر مجھ پر درود پڑھو۔ابن ابی شيبه، ابو الشيخ فی الاذان عن ابن عمرو

۲۱۰۰۷ جس نے اس (مؤذن) کے مثل یقین کے ساتھ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

فائدہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے اذان دے رہے تھے،ان کی فراغت کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۰۰۸ مؤذن کے اذان دیتے وقت جس نے اسی کے مثل کلمات دہرائے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

ابو الشيخ فی کتاب الاذان عن المغيرة بن شعبة

کلام:.......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۲۱۰۰۹ اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبشی کی آواز سنو اذان دیتے وقت اور اقامت کہتے وقت تو تم بھی یونہی کہا کرو جیسا یہ کہہ رہا ہو۔ بے شک اللہ پاک ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں تمہارے لیے لکھ دے گا۔اور ہزار درجے بلند کرے گا اور ہزار برائیاں تم سے مٹادے گا۔ عورتوں نے کہا: یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مردوں کے لیے دگنا ہے۔

ابن عساکر وابن صصری فی اماليه عن معمر عن الجراح عن ميسرة عن بعض اخوانه برفع الحديث

۲۱۰۱۰ اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو اسی طرح کہو جس طرح یہ کہے۔بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے بدلے دس لاکھ نیکیاں ہوں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو عورتوں کے لیے ہوا، مردوں کے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! مردوں کے لیے عورتوں کی بنسبت دگنا اجر ہے۔الکبير للطبرانی عن ميمونة

۲۱۰۱۱ تم عورتیں بھی یونہی کہو جس طرح مؤذن کہے۔بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے عوض دو ہزار نیکیاں ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو عورتوں کے لیے ہوا، مردوں کے لیے کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابن الخطاب! ان کے لیے دگنا ہے۔

الخطيب فی التاريخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۱۲ مؤذن کو آنے والے نمازیوں پر دو سو بیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے، سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل کہے۔اگر اس نے اقامت کہی تو اس کو دوسرے لوگوں پر ایک سو چالیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے سوائے اس شخص کے جس نے اسی کے مثل کہا۔

الحاکم فی التاريخ، ابونعيم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۰۱۳ جب مؤذن اذان دے تو سننے والا اخلاص کے ساتھ اس کے مثل کہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

السنن لسعيد بن منصور عن حفص بن عاصم مرسلاً

۲۱۰۱۴ جب کوئی نماز کے لیے اذان کی آواز سنے تو، پس منادی تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے اور منادی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو سننے والا بھی اس کی شہادت دے اور یہ دعا کرے:

اللهم اعط سيدنا محمدًا الوسيلة واجعل فی العالين درجته وفی المصطفين محبته وفی المقربين ذكره

اے اللہ! ہمارے سردار محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما، عالی مرتبت لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما، برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو

جاگزیں فرمااور مقرب بندوں میں ان کا ذکر جاری فرما۔
تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۵ جب منادی نداء دے تو جو مسلمان منادی کی تکبیر پر تکبیر کہے،منادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے پھر یہ دعا پڑھے۔

اللھم اعط محمد الوسیلة واجعله فی الاعلیں درجته وفی المصطفین محبته وفی المقربین ذکرہ.

تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۶۔ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوة التامة والصلوة القائمه آت محمدًا الوسیلة والفضیلة، وابعثه المقام المحمودًا الذی وعدته

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۷ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسوله اللھم صل علیه وبلغه درجة الوسیلة عندک واجعلنا فی شفاعته یوم القیامة.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اے اللہ!ان پر رحمت بھیج،ان کو اپنے پاس وسیلہ عطا فرما اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔
تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔الکبیر للطبرانی، ابوالشیخ فی الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۸ جو مؤذن کو اذان دیتا سنے اور اسی طرح کہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے،پھر یہ دعا پڑھے:

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماماً وبالکعبة قبلة اشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، واشھد ان محمدًا عبدہ ورسوله اللھم اکتب شھادتی ھذہ فی علیین، واشھد علیھا ملائکتک المقربین، وانبیاءک المرسلین وعبادک الصالحین واختم علیھا بآمین واجعلھا لی عندک عھدا توفنیه یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد.

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر،اسلام کے دین ہونے پر،محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر،قرآن کے امام (پیشوا) ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر۔میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اے اللہ!میری یہ شہادت علیین میں لکھ دے،اپنے ملائکہ،مقربین،اپنے انبیاء،مرسلین اور اپنے بندگان صالحین کو اس پر گواہ بنا اور آمین یعنی قبولیت کی اس پر مہر لگادے۔اور اس کو اپنے پاس وعدہ رکھ لے،جس کو تو قیامت کے دن مجھے پورا کردے،بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
تو اس کہنے والے کے لیے عرش کے نیچے سے ایک وثیقہ گرتا ہے،جس میں اس کے لیے جہنم سے امان لکھی ہوتی ہے۔

الدعوات للبیھقی، ابن صصری فی امالیه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۱۰۱۹۔ .....جب منادی نماز کے لیے نداء دے تو جو شخص یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوة القائمة و الصلوة النافعة صل علی محمد وارض عنی رضاً لاسخط بعدہ.

اے اللہ!اے اس دعوت قائمہ اور نفع مند نماز کے مالک!محمد (ﷺ) پر درود (رحمت) نازل فرما اور مجھ سے راضی ہوجا جس کے بعد کوئی ناراضگی نہ ہو تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔مسند احمد، ابن السنی، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۰۲۰.....جب کوئی شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ آت محمدا الوسیلۃ وابعثہ المقعد المقرب الذی وعدتہ
تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

جماعت میں حاضر نہ ہونا بدبختی ہے

۲۱۰۲۱ مؤمن کی بدبختی اور ناکامی کے لیے یہ کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی اقامت کہتا سنے مگر حاضر نہ ہو۔الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس

۲۱۰۲۲ جب منادی نداء دے اور کوئی یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوۃ القائمۃ صل علی محمد وارض عنی رضالا سخط بعدہ.

تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۳.... مؤذن جب اذان دے اور سننے والا کہے:

مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوۃ واھلا.

مرحبا عدل کی بات کہنے والے مؤذنوں کو مرحبا نماز کو مرحبا اہل نماز کو۔

تو اللہ پاک اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھیں گے، بیس لاکھ برائیاں مٹائیں گے اور بیس لاکھ درجے اس کے بلند فرمائیں گے۔

الخطیب عن موسٰی بن جعفر عن ابی عن جدہ

۲۱۰۲۴ اقامھا اللہ و ادامھا. اللہ نے اس کو قائم کیا ہے اور اللہ ہی اس کو دوام بخشے گا۔ابن داؤد، ابن السنی عن شھر بن حوشب عن ابی امامۃ

فائدہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا دوسرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نے قد قامت الصلوۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

قد قامت الصلوۃ سننے والے کو بھی یہی جواب دینا چاہیے۔

۲۱۰۲۵ پہلی اذان اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ نمازیوں کو نماز میں آنے میں سہولت ہو۔پس جب تم اذان سنو تو اچھی طرح کامل وضو کرو اور جب تم اقامت سنو تو تکبیر اولیٰ حاصل کرنے کے لیے جلدی کرو۔کیونکہ وہ نماز کی شاخ اور اس کا کمال ہے۔اور قاری (امام) سے رکوع وسجود میں پہل نہ کرو۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۶ اذان اور اقامت کے لیے پہل کرو۔عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر مرسلاً

۲۱۰۲۷ اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جس کو کوئی حاجت نکالے اور وہ واپس نماز میں آنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو۔ابو الشیخ فی الاذان عن سعید بن المسیب وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۸ اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جو کسی حاجت کے لیے نکلے اور واپس مسجد آنے کا ارادہ رکھے۔

عبدالرزاق عن سعید بن المسیب مرسلا

۲۱۰۲۹ تم میں سے جو میری اس مسجد میں ہو اور اذان کی آواز سنے پھر بغیر کسی حاجت کے نکل جائے اور واپس نہ لوٹے تو وہ صرف منافق ہی ہوسکتا ہے۔الاوسط للطبرانی، ابو الشیخ فی الاذان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۰ جب مؤذن اذان دے تو مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لے۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

چھٹا باب .... جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں

اس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل اول...... جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں

۲۱۰۳۱ جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔ابن زنجویه في ترغيبه، القضاعي عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۰۳۲ جمعہ فقراء کا حج ہے۔القضاعي وابن عساكر عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۰۳۳ اللہ کے نزدیک افضل الایام یوم الجمعہ ہے۔شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۰۳۴ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ چھ لاکھ ایسے افراد کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلیا ہوتا ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۳۵ اللہ پاک ہر روز نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکاتا ہے لیکن جمعہ کے روز اس کو بجھا دیتا ہے۔

الكبير للطبراني عن واثلة رضي الله عنه

۲۱۰۳۶ جہنم جمعہ کے سوا ہر روز بھڑکائی جاتی ہے۔ابو داؤد عن ابی قتادہ رضي الله عنه

۲۱۰۳۷ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی تھی۔اسی دن ان کی روح قبض ہوئی۔اسی دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔پس اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو۔بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔یقیناً جمعہ کا دن عید اور خدا کو یاد کرنے کا دن ہے۔پس اپنے عید والے دن کو روزوں کا دن نہ بنا دو۔ہاں اس دن کو خدا کی یاد کا دن بناؤ، ہاں جب دوسرے دنوں کے ساتھ ملا کر (اس میں روزہ رکھو تو) صحیح ہے۔شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۰۳۸ اللہ کے ہاں سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، جو عید الضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی افضل ہے۔اس میں خصوصیت ہیں اسی روز اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن میں ان کو جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا، اسی دن ان کی روح پرواز ہوئی، اس دن میں ایک گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ پاک سے جو بھی سوال کرے اللہ پاک اس کو عطا فرماتے ہیں، سوائے گناہ یا قطع رحمی کی دعا کے۔اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، یا زمین، یا ہوا، یا پہاڑ، یا پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔

الشافعي، مسند احمد، التاريخ للبخاري عن سعد بن عبادة

۲۱۰۳۹ جمعہ کا نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن میں آدم علیہ السلام کی خلقت جمع ہوئی تھی۔(یعنی آدم کے اعضاء جمع ہوئے تھے)۔

التاريخ للخطيب عن سلمان رضي الله عنه

۲۱۰۴۰ جمعہ کی فضیلت رمضان میں ایسی ہے جیسی رمضان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر۔

مسند الفردوس للديلمي عن جابر رضي الله عنه

۲۱۰۴۱ اللہ کے ہاں کوئی دن اور کوئی رات لیلۃ الغراء (جمعہ کی رات) اور الیوم الازہر (جمعہ کے دن) سے افضل نہیں ہے۔

ابن عساكر عن ابي بكر رضي الله عنه

۲۱۰۴۲ اور نمازوں میں سے جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت سے کوئی نماز افضل نہیں ہے۔اور جو اس نماز میں حاضر ہو میں اس کے لیے مغفرت ہی کی امید رکھتا ہوں۔الحكيم، الكبير للطبراني عن ابي عبيدة

۲۱۰۴۳ جب ہم میں سے ستر آدمی جمعہ کی طرف چل پڑیں گے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستر رفقاء جیسے یا ان سے بھی افضل ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے رب کے پاس گئے تھے۔الاوسط للطبراني عن انس رضي الله عنه

۲۱۰۴۴ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں چوبیس گھڑیاں ہیں۔اور اللہ پاک ہر گھڑی میں چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد فرماتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔الخليلي عن انس رضي الله عنه

۲۱۰۴۵ کوئی مسلمان جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنہ سے بچالیتا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت

۲۱۰۴۶ اللہ پاک جمعہ کے دن کسی کو مغفرت کیے بغیر نہیں چھوڑتے۔ **الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۴۷ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اپنے جمعوں میں جانے کے بقدر قریب ہوں گے۔ جو سب سے پہلے جانے والا ہوگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا (الی آخرہ)۔ **ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۴۸ جمعہ سے جمعہ درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ **ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۴۹ جب جمعہ درست ہو تو تمام ایام درست رہتے ہیں اور جب رمضان درست ہو تو پورا سال درست رہتا ہے۔

الدارقطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۵۰ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ **مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۵۱ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، روئے زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو جمعہ کے دن قیامت سے ڈرتے نہ چیختا ہو سوائے ابن آدم کے۔ اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندۂ مؤمن اس گھڑی میں نماز میں اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں۔

موطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، الترمذی، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۲ اللہ پاک نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے گمراہ کر دیا تھا۔ پس یہود کے لیے ہفتہ کا دن تھا، نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن اور ہم کو اللہ نے جمعہ کے دن کی ہدایت بخشی۔ پس ترتیب یوں ہوئی جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ یوں یہ دونوں فریق ہمارے قیامت کے دن بھی ہمارے تابع ہوں گے اگرچہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت میں تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۳ اللہ پاک جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بھی مغفرت کے بغیر نہیں چھوڑتے۔ **الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۵۴ ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں ان کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں میں سب سے پہلے آنے والے کا نام لکھتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے اور اسی طرح لکھتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۵ اللہ پاک نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور تم پر مسواک لازم ہے۔ **موطا امام مالک، الشافعی عن عبید بن اسباق مرسلاً، ابن ماجہ عنہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۵۶ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ جو آنے والوں کو اول فالاول کی ترتیب سے لکھتے جاتے ہیں۔ جب امام منبر پر چڑھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیتے ہیں۔ **الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۵۷ جمعہ مساکین کی حج ہے۔ **الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۵۸ مسجدوں کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جو الاول فالاول آنے والوں کا نام لکھتے ہیں پہلے آنے والا

ثواب میں اونٹ کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے، پھر گائے کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر بکری کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر پرندے کی قربانی دینے والے کے مثل، پھر انڈے کی قربانی دینے والے کے مثل (اسی طرح آنے والوں کا ثواب لکھا جاتا ہے) حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے منبر پر چڑھ جاتا ہے تو اعمال نامے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۹ کوئی بندہ ایسا نہیں جو جمعہ کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر اپنے گھر سے نکلے حتیٰ کہ حاضر ہو اور خاموش رہے حتیٰ کہ اپنی نماز پوری کرلے تو اس کی یہ نماز پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ النسائی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۰ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر جمعہ کی نماز کو آئے۔ اور خاموش رہ کر خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۱ جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اور یہ دن اللہ کے ہاں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دنوں سے زیادہ عظیم ہے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں، اسی میں اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو وہ شے عطا کردیتے ہیں جب تک کہ وہ کسی حرام شے کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ یا آسمان یا زمین یا ہوا یا پہاڑ یا سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابی لبابۃ بن عبدالمنذر

۲۱۰۶۲ مجھ پر ایام پیش کیے گئے، جن میں جمعہ کا دن بھی تھا۔ وہ (دوسرے دنوں میں) سفید آئینے کی طرح روشن تھا لیکن اس کے بیچوں بیچ ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا گیا یہ قیامت ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۰۶۳ میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا جس میں سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے لیے اس میں خیر ہے۔ میں نے پوچھا اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا یہ دن آپ کے لیے اور آپ کی امت کے یے عید کا دن ہے۔ یہود و نصاریٰ (اس میں آپ کے تابع ہوں گے میں نے پوچھا اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا اس دن میں تمہارے لیے ایک ایسی گھڑی بھی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ دنیا و آخرت کی کسی شے کا اللہ سے سوال نہیں کرتا جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے مگر اللہ پاک اس کو وہ شے ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ شے اس کی قسمت میں نہیں ہے تو اس کے لیے اس سے بہتر چیز کو ذخیرہ کردیا جاتا ہے۔ یا وہ کسی شر سے پناہ مانگتا ہے جو اس پر لکھا جاچکا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی مصیبت کو پناہ مانگنے والے سے پھیر دیتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر میں نے پوچھا: (اس آئینے میں) یہ نکتہ کیسا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور قیامت کے دن (سے) ہم اس دن کو یوم المزید کہا کریں گے۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنت میں سفید مشک کی ایک وادی بنائی ہے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر کرسی کے اطراف میں نور کے منبر بچھ جاتے ہیں اور انبیاء کرام ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر ان نور کے منبروں کے اطراف میں سونے کی کرسیاں بچھ جاتی ہیں اور صدیقین اور شہداء کرام ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر دوسرے جنتی کر آس پاس ٹیلوں پر بیٹھ جاتے ہیں پھر پروردگار تبارک وتعالیٰ تجلی فرمالیتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: مجھ سے سوال کرو، میں تم کو عطا کروں گا۔ سب لوگ آپ سے رضا کا سوال کرتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں: میری رضاء نے تو تم کو میرے گھر (جنت) میں اتارا ہے اور میری کرامت و عزت تم کو حاصل ہوتی ہے۔ پس مجھ سے اور سوال کرو۔ میں عطا کروں گا۔ جنتی پھر آپ سے رضاء کا سوال کریں گے۔ تب پروردگار ان کو گواہ بنا کر

گے کہ گواہ رہو میں تم سے راضی ہوگیا ہوں۔ پھر اللہ پاک ان کے لیے وہ نعمتیں ظاہر فرمائیں گے جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا ہوگا اور یہ سارا کام تمہارے جمعہ کی نماز (میں جانے اور اس) سے آنے کے بقدر وقت میں ہو جائے گا۔ پھر پروردگار عزوجل کی تجلی اٹھ جائے گی اور انبیاء، صدیقین اور شہداء بھی اٹھ جائیں گے اور دوسرے جنتی اپنے بالا خانوں میں لوٹ جائیں گے جو سفید موتی کے ہوں گے جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ وہ بالا خانے سرخ موتی کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے ہوں گے۔ ان میں ان کے بالا خانے اور ان بالاخانوں کے دروازے ہوں گے۔ ان میں نہریں بھی ہوں گی، نیچے جھکے پھلوں والے درخت ہوں گے، وہ (ان تمام نعمتوں کے حصول کے بعد) جمعہ کے دن سے زیادہ کسی چیز کے محتاج نہ ہوں گے تاکہ جمعہ کے دن میں وہ اپنے رب کا دیدار کریں اور پروردگار سے مزید عزت وکرامت حاصل کریں۔ابن ابی شیبه عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۶۴ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو پرندہ پرندے کو وحشی جانور وحشی جانور کو اور درندہ بھی درندے کو آواز دیتا ہے: سلام علیکم یہ جمعہ کا دن ہے۔
الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۵ اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے اور یہ شاہد ہے (جس کی سورۂ بروج میں قسم کھائی گئی) مشہود عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن ہے، (جن کی قسمیں سورۂ بروج میں کھائی گئی ہیں)۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۶ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۶۷ اللہ کے ہاں سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن تمہارے باوا آدم پیدا ہوئے، اسی دن تمہارے باوا آدم جنت میں داخل ہوئے، اسی دن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۶۸ میری امت کے فقراء کا حج جمعہ ہے۔عبدالقادر بن عبدالقاهر الجرجانی فی جزئه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۶۹ تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ابن ابی شیبه عن سعید بن المسیب مرسلاً

۲۱۰۷۰ سید الایام یوم الجمعہ ہے، اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عظیم دن ہے، حتی کہ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظیم دن ہے۔ اس دن میں پانچ خاص باتیں ہیں: اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا، جمعہ کے دن ان کو زمین پر بھیجا، جمعہ کے دن میں آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی بھی سوال کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو وہ عطا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت کا وقوع ہوگا۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر ایسی کوئی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتی ہو (کہ کہیں اس دن میں قیامت واقع نہ ہو جائے)۔

۲۱۰۷۱ سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۲ جمعہ کا نام جمعہ کیوں پڑا؟ اس لیے کہ تیرے باپ آدم کی مٹی اسی دن میں جمع کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں کو قیامت میں جمع کیا جائے گا۔ اور اسی دن پکڑ ہوگی (اور زمین میں بھونچال آئے گا) اور جمعہ کے دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندہ اللہ سے جو سوال کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۳ جمعہ کے دن نیکیاں اجر میں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۴ ٹھہر جا! اللہ پاک بدکلامی اور فحش کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔ انہوں نے ایک بات کہی تھی، ہم نے بھی ان کو جواب دیا تو اس سے ہمارا نقصان نہیں ہے؟ جب کہ ان کو قیامت تک یہ برائی لازم ہے۔ وہ (یہود) ہم پر اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے سوائے ایک جمعہ کے جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت بخشی اور ان کو اس سے گمراہ کیا اور اس قبلہ پر جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت دی اور وہ اس سے گمراہ ہوگئے اور وہ ہماری آمین پر بھی حسد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے کہتے ہیں۔مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۰۷۵ سات دنوں میں سے اللہ نے ایک دن تمام دنوں کے مقابلے میں پسند کیا ہے: جمعہ کا دن۔ اس دن اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو

پیدا کیا، اس دن اللہ پاک نے مخلوق کی تخلیق کا فیصلہ کیا۔ اس دن اللہ پاک نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ نے ان کو جنت سے اتارا۔ اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی چیز اللہ کی مخلوق میں سے ایسی نہیں جو اس دن میں صبح کو نہ چیختی ہو اس ڈر سے کہ کہیں قیامت قائم ہوگئی ہو سوائے جن وانس کے۔

ابو الشیخ فی العظمة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۶　جمعہ کے دن میں پانچ خصلتیں یا خصوصیات ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن آدم علیہ السلام زمین پر اترے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے، اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ شعب الایمان للبیهقي عن سعد بن عبادة

۲۱۰۷۷　سورج جمعہ کے دن سے زیادہ افضل کسی دن پر طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب۔ اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ گھبراتا ہو سوائے جن وانس کے۔ ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۸　اللہ کے ہاں کوئی دن اور نہ کوئی رات جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کے برابر نہیں ہے۔ ابن عساکر عن ابی بکر رضی الله عنه

۲۱۰۷۹　میری امت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے دن سے افضل نہیں ہے۔ اور جمعہ کے دن کی دو رکعات جمعہ کے علاوہ دنوں میں ہزار رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک تسبیح کرنا اور دنوں میں ہزار تسبیحات سے افضل ہے۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۰　جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے ایسے چھ سو افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۱　جمعہ کی رات (اور دن) میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جن کے اوپر جہنم واجب ہوچکی ہو۔ الحلیلی والرافعی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۲　کوئی جمعہ کا دن ایسا نہیں ہے جس میں چھ لاکھ سے چھ لاکھ بیس ہزار تک ایسے افراد جو مستوجب نار ہیں اللہ کی طرف سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں۔ الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۳　جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں اس دنیا سے کوچ کر گیا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے عمل (کا ثواب) جاری رہے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی الله عنه

جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات

۲۱۰۸۴　جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرا عذاب قبر سے مامون ہوگیا۔ اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ حلیة الاولیاء عن جابر رضی الله عنه

۲۱۰۸۵　کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ لوگ جن کو شدید گرمی، شدید سردی اور کوئی سخت حاجت بھی جمعہ سے باز نہ رکھ سکے۔

الدیلمی عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۸۶　جس نے جمعہ کی نماز ادا کی اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھ دیا گیا۔ اگر اس نے عصر کی نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے اگر عصر کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے وہ شام کردے اور اللہ سے جو سوال بھی کرے گا اللہ پاک اس کو عطا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۰۸۷　مسلمان جمعہ کے دن (حاجی کی طرح) محرم ہوتا ہے۔ اگر وہ جمعہ پڑھ لیتا ہے تو حلال ہوجاتا ہے، اگر وہ جمعہ کے بعد عصر تک بیٹھا رہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے گویا حج وعمرہ ادا کرلیا۔

ابو اسحق ابراهیم بن احمد بن سافلافی معجمه وابن النجار عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۸۸ جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے مابین اور مزید تین ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ فرمان خداوندی ہے

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان الحسنات يذهبن السيئات. هود: ۱۱۴

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ **الکبیر للطبرانی عن ابی مالک شعری**

۲۱۰۸۹ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات اور دنوں کے لیے کفارہ ہیں اس شخص کے لیے جو کبائر سے اجتناب برتے۔

محمد بن نصر عن ابی بکر

۲۱۰۹۰ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں جب تک وہ بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔ جمعہ کو غسل کرنا کفارہ ہے، جمعہ کے لیے چلنے میں ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے، پس جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو دو سو سال کے عمل کے برابر ثواب پالیتا ہے۔ **شعب الایمان للبیہقی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ**

فصل ثانی...... جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں

۲۱۰۹۱ اللہ پاک نے تم پر جمعہ لکھا ہے اس جگہ میں، اس گھڑی میں، اس مہینے میں، اس سال میں، قیامت تک۔ جس نے اس کو امام عادل یا امام ظالم کے ساتھ بغیر کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں برکت ہوگی۔ خبردار! ایسے شخص کی کوئی نماز نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی حج نہیں، خبردار! ایسے شخص کی کوئی نیکی نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی صدقہ نہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۲ اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرلو قبل اس سے کہ موت (کی نیند) میں چلے جاؤ۔ آج نیک اعمال میں مشغول ہوجاؤ قبل اس سے کہ کسی مشغولیت میں پھنس جاؤ، اور اس شخص کے ساتھ صلح رحمی برتو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان واسطہ ہے، پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو اور سرا اور علانیہ کثرت کے ساتھ صدقہ کرو۔ تم کو اجر ملے گا، تمہارے عمل کی قدر ہوگی، تمہارے رزق میں برکت ہوگی، تمہاری نصرت و مدد ہوگی اور تمہاری کمزوری کا مداوا ہوگا۔ جان لو! اللہ نے تم پر اس جگہ میں، اس دن میں، اس مہینے میں، اس سال میں قیامت تک کے لیے جمعہ کو فرض کیا ہے۔ جو جمعہ میں آسکتا ہو وہ میری زندگی میں اس کا انکار کردے یا اس کو بے وقعت جانے اور اس کو ترک کردے حالانکہ اس کا کوئی امام عادل یا ظالم موجود ہو تو اس کا کام جمع نہ ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں کوئی برکت ہوگی۔ خبردار! اس کی کوئی نماز نہیں، خبردار! اس کا کوئی وضو نہیں، خبردار! اس کا کوئی حج نہیں، خبردار! اس کی کوئی نیکی نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں جس نے توبہ کی اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ آگاہ رہو! کوئی عورت کسی مرد کو امامت نہ دے، کوئی دیہاتی کسی ہجرت کرنے والے کو امامت نہ دے، کوئی فاسق کسی مؤمن کو امامت نہ دے مگر یہ کہ سلطان اس پر زور زبردستی کرے اور وہ اس کے ظلم و ستم سے ڈرتا ہو۔ **ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۹۳ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ واجبی حق ہے، سوائے چار لوگوں کے، مملوک غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن طارق بن شہاب

۲۱۰۹۴ جمعہ اس شخص پر ہے جس کو رات اپنے گھر میں بسر کرنا نصیب ہو۔ **الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

۲۱۰۹۵ جمعہ واجب ہے مگر عورت، بچے، مریض، غلام اور مسافر پر نہیں۔ **الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری**

فائدہ: لیکن اگر ان میں کوئی بھی فرد جمعہ ادا کرلے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہوجائے گی۔

۲۱۰۹۶ پانچ افراد ہیں جن پر جمعہ واجب نہیں عورت، مسافر، غلام، بچہ اور اہل دیہات۔ **الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**

فائدہ: اہل دیہات پر جمعہ نہیں ہے۔لیکن اگر دیہات قصبہ کی شکل میں ہو اور وہاں کی مسجد میں پنج وقتہ نماز قائم ہو، نیز ان کی مسجد اہل دیہات کو جمع کر سکتی ہو یعنی جامع مسجد ہو اور اہل دیہات کو اپنی روزمرہ کی ضروریات زندگی کے لیے کسی اور جگہ نہ جانا پڑتا ہو تو ان پر بھی جمعہ واجب ہے۔مزید تفصیل کتب فقہیہ میں ملاحظہ کریں۔

۲۱۰۹۷ جمعہ پچاس افراد پر واجب ہے اور پچاس سے کم پر واجب نہیں۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یعنی جس دیہات کے باسیوں کی تعداد پچاس یا اس سے اوپر ہوں ان پر جمعہ واجب ہے کیونکہ وہ دیہات گاؤں نہیں بلکہ قریہ (بڑی بستی) ہے۔اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ اگر مسجد میں پچاس سے کم افراد حاضر ہوں تو ان پر جمعہ نہیں ہے۔

۲۱۰۹۸ جب ہم میں سے ستر افراد جمعہ کی طرف نکلیں گے تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے والے ستر افراد کے مانند ہوں گے جو اپنے پروردگار کے پاس بصورت وفد گئے تھے، یا ان سے بھی افضل ہوں گے۔الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۹ جمعہ ہر بستی پر واجب ہے۔خواہ اس بستی میں چار سے زائد فرد نہ ہوں۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ام عبد اللہ الدوسیہ

۲۱۱۰۰ جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو (جمعہ کی) اذان سن لے۔ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۱ جب جمعہ کے روز منادی اذان دے دے تو ہر کام حرام ہو جاتا ہے۔مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۲ جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے عورت، بچے اور غلام کے۔الشافعی، السنن للبیہقی عن رجل من بنی وائل

۲۱۱۰۳ جمعہ کو جانا ہر بالغ پر واجب ہے۔النسائی عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۰۴ جمعہ کے دن ہر بالغ پر جمعہ کے لیے نکلنا واجب ہے اور اس روز غسل کرنا جنابت سے غسل کرنے کی طرح ضروری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۰۵ پچاس افراد پر جمعہ واجب ہے اس سے کم پر واجب نہیں۔الدارقطنی فی السنن عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۶ عورتوں پر بھی وہ احکام فرض ہیں جو مردوں پر ہیں سوائے جمعہ، جنازوں اور جہاد کے۔الجامع لعبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۰۷ ہر بالغ شخص پر جمعہ میں جانا واجب ہے۔اور جمعہ کے لیے جانے والے ہر شخص پر غسل بھی ضروری ہے۔

ابوداؤد عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۰۸ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ (امام کے سلام کے بعد) دوسری ملا لے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۹ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۰ جس نے نماز جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یعنی اس نے جماعت کا ثواب مکمل حاصل کر لیا لہٰذا اس رکعت کے بعد بقیہ نماز بھی پوری کر لے۔

۲۱۱۱۱ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعات مزید (نفل) ادا کر لو۔ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۲ جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعت ادا کر لے۔ابوداؤد، الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۳ جو جمعہ کے لیے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر نفل پڑھے۔ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۱۱۱۴ جمعہ نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن آدم کی خلق جمع ہوئی تھی، (یعنی ان کے لیے مختلف مقامات سے مٹی جمع کی گئی اور اس سے ان کے اعضاء بنائے اور جمع کیے گئے تھے)۔الخطیب فی التاریخ عن سلمان رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۱۱۵ جمعہ واجب ہے مگر غلام یا بیمار پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۱۱۶ جمعہ ہر اس بستی پر واجب ہے جہاں امام (حاکم) ہو خواہ اس بستی میں چار افراد نہ ہوں۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی عن ام عبد الله الدوسیة

۲۱۱۱۷ جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے سوائے چار افراد کے: بچہ، غلام، عورت اور مریض۔

مصنف ابن ابی شیبه، السنن للبیهقی عن مولی لآل الزبیر

۲۱۱۱۸ جمعہ واجب ہے ہر بستی پر خواہ وہاں صرف تین افراد ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔ الدیلمی عن ام عبد الله الدوسیه

۲۱۱۱۹ جمعہ کو جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور ہر وہ شخص جو جمعہ کو جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

النسائی، السنن للبیهقی عن ابن عمر عن حفصة رضی الله عنها

۲۱۱۲۰ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر روز جمعہ جمعہ واجب ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت میں مشغول ہو کہ اس سے بے نیاز ہو گیا تو خدا اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک بے نیاز قابل تعریف ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للدارقطنی، السنن للبیهقی، مسند البزار عن جابر رضی الله عنه

۲۱۱۲۱ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا واجب ہے، سوائے عورت یا بچے کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت وغیرہ میں مشغول ہو کر جمعہ سے غافل ہو گیا اللہ بھی اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک غنی اور حمید ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله

نماز جمعہ کا وجوب

۲۱۱۲۲ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے۔ سوائے عورت یا بچے یا غلام یا مریض کے۔

ابن ابی شیبه عن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

۲۱۱۲۳ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے، مگر یہ کہ کوئی عورت، بچہ، غلام، مریض یا مسافر ہو۔ اور جو کسی لہو ولعب میں پڑ کر یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو اللہ پاک اس سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ غنی وحمید ہے۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۲۴ جمعہ اس شخص پر ہے جس کی رات اپنے گھر میں بسر ہو۔ (یعنی مسافر پر جمعہ نہیں)۔

الدیلمی عن عائشة رضی الله عنها، لوین فی جزئه عن انس رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۱۲۵ جب کسی ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں تو پہلی عید ان کے لیے کافی ہے۔ ابو داؤد، مسند البزار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۲۶ تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، پس جو شخص چاہے اس کو جمعہ سے پہلی عید کافی ہے، ان شاء اللہ ہم جمعہ بھی قائم کرنے والے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ: ... یعنی جو لوگ دور دراز دیہاتوں سے آ کر پہلی عید میں جمع ہو جائیں اور پھر واپس اپنے گاؤں دیہات میں چلے جائیں تو ان کے لیے دوبارہ جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جمعہ پھر بھی قائم ہو گا اور اہل شہر جمعہ ادا کریں گے۔

۲۱۱۲۷ اے لوگو! تم نے (نماز عید پڑھ کر) خیر اور اجر حاصل کر لیا۔ اب ہم جمعہ بھی ادا کریں گے۔ جو ہمارے ساتھ جمعہ ادا کرنا چاہے وہ جمعہ ادا

کرے اور جو واپس اپنے گھر لوٹنا چاہے تو لوٹ جائے۔

لکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه، ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنه، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۲۸ جو جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۲۹ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملا لے، اور جو جماعت کو تشہد میں پائے وہ چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرلے۔السنن للبیهقی، حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۰ تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، جو (اہل دیہات کا فرد) چاہے اس کو پہلی عید جمعہ کے بدلے کافی ہے اور ہم انشاء اللہ جمعہ بھی قائم کریں گے۔ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

ترک جمعہ پر وعیدات

۲۱۱۳۱ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کو جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۲ ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے اور ایک دو میل دور چلا جائے پھر وہاں اس کو گھاس چارے کی مشکل ہو تو مزید دور نکل جائے پھر اس کو جمعہ کا دن آجائے لیکن وہ جمعہ میں حاضر نہ ہو اور پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں۔ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۳ جس نے سستی اور کاہلی سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگا دیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الجعد

۲۱۱۳۴ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنه وابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۵ جس شخص نے بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اس کو منافقین میں لکھ دیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن اسامة بن زید

۲۱۱۳۶ جس نے بغیر کسی ضرورت کے پے در پے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگا دیں گے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجه مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۷ جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک دینار صدقہ کردے اور اگر ایک دینار میسر نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کردے۔

مسنداحمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سمرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۸ جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع یا ایک مد صدقہ کردے۔

السنن للبیهقی عن سمرة رضی اللہ عنه

۲۱۱۳۹ جو شخص بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک یا آدھا صاع گندم صدقہ کردے۔

ابو داؤد عن قدامة بن وبرة مرسلاً

الاکمال

۲۱۱۴۰ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں جو جمعہ میں

...نہیں ہوتے۔السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۱ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر وہ غافلین میں شمار ہوں گے۔

مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہ معاً، ابن خزیمہ، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابی سعیدہ معاً، ابن عساکر عن ابن عمر وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً،مسلم

۲۱۱۴۲ وہ لوگ جو جمعہ کے دن اذان جمعہ سنیں وہ جمعہ میں نہ آنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن کعب بن مالک

۲۱۱۴۳ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھران کو غافلین میں لکھ دیا جائے گا۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے

۲۱۱۴۴ جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ ترک کردیا اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اس میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔الشافعی، المعرفۃ للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۵ جس نے سستی سے بغیر کسی عذر کے تین جمعے ترک کردیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر کردیں گے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، البغوی، الباوردی، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفۃ، السنن للبیہقی عن ابی الجعد الضمری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوالجعد الضمری سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

۲۱۱۴۶ جس نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۷ جس شخص نے بغیر کسی بیماری، مرض اور عذر کے تین بار جمعہ چھوڑ دیا اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں گے۔

المحاملی فی امالیہ والخطیب وابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۴۸ جس نے بغیر عذر کے چار جمعے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۹ جس نے جمعہ کے دن اذان سنی اور نماز جمعہ کو نہ آیا پھر (دوسری) اذان سنی اور تب بھی نہ آیا تو اس کے دل پر مہر لگ جائے گی اور اس کا دل منافق کا دل ہوگا۔الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن ابی اوفی

۲۱۱۵۰ ممکن ہے کہ کوئی شخص دو یا تین میلوں پر جا کر بکریوں کا ریوڑ چرائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادے گا۔الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۱ ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینہ سے ایک میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ میں حاضر نہ ہو پائے، ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینے سے دو میل کی مسافت پر ہو مگر جمعہ کو نہ آئے، ممکن ہے کوئی شخص مدینے سے تین میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ کو نہ آئے تو اللہ پاک ایسے لوگوں کے دل پر مہر لگادے گا۔شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۲ قریب ہے کہ کوئی شخص بکریوں کا ریوڑ لے کر دو تین میل دور چلا جائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ابن ابی شیبہ عن محمد بن عباد بن جعفر مرسلاً

۲۱۱۵۳ کوئی شخص اپنے اونٹوں کو چراتا ہے اور جماعت میں بھی حاضر ہوتا ہے، پھر اس کے اونٹوں کا چارہ پانی مشکل ہوجاتا ہے تو وہ کہتا ہے،

اگر میں اس جگہ سے زیادہ گھاس والی زرخیز جگہ تلاش کروں تو میرے اونٹوں کے لیے بہتر ہوگا چنانچہ وہ دور جا کر جگہ بدل لیتا ہے۔ اور وہاں سے وہ جمعہ میں بھی نہیں آپاتا۔ پھر (کچھ عرصہ میں) اس کے اونٹوں کے چارے پانی کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے تو وہ پھر کہتا ہے: اگر میں اپنے اونٹوں کے لیے اس سے اچھی جگہ تلاش کروں تو بہتر ہوگا چنانچہ وہ مزید جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں سے جمعہ میں شریک ہوتا ہے اور نہ کسی جماعت میں تب اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۴　کوئی شخص اپنا بکریوں کا گلہ بستی کے کنارے لے جاتا ہے وہیں رہتا بستا ہے اور نماز میں آکر حاضر ہو جاتا ہے اور اپنے اہل وعیال کے پاس بھی آتا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اپنے اردگرد کے گھاس پھونس کو چر والیتا ہے تو اس پر اس زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے، تب وہ کہتا ہے اگر میں مزید اوپری جانب جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے چلا جاؤں تو بہتر ہے چنانچہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں جا کر وہ نمازوں میں آنا چھوڑ دیتا ہے، صرف جمعوں میں حاضری دیتا ہے حتیٰ کہ جب اس کی بکریاں وہاں کی چراگاہ کو بھی کھا لیتی ہیں اور وہ زمین ان کے چارے پانی کے لیے مشکل ہو جاتی ہے تو وہ پھر کہتا ہے اگر میں مزید اوپری جانب چلا جاؤں جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے تو اچھا ہوگا چنانچہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر مزید آگے چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہاں وہ پانچ نمازوں میں سے کسی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور نہ اس کو جمعہ کا علم رہتا ہے کہ جمعہ کیا ہے پھر اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتے ہیں۔ الحسن بن سفيان، البغوي، ابن قانع، الكبير للطبراني، ابونعيم، السنن للبيهقي عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۵　بندہ مسلسل جمعہ میں سستی کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ پاک اس پر غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ الديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۱۵۶　جس نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا قیامت سے قبل اس کے لیے کوئی شے کفارہ نہیں بن سکتی۔ الديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۱۵۷　جس سے نماز جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کرلے۔ الخطيب عن عائشة رضي الله عنها

۲۱۱۵۸　جس سے جمعہ فوت ہو جائے وہ ایک دینار اور نہ ہونے کی صورت میں آدھا دینار صدقہ کر دے۔

مسند احمد، مسند ابي يعلى، الكبير للطبراني، ابن حبان، السنن لسعيد بن منصور عن سمرة بن جندب

تیسری فصل...... جمعہ کے آداب میں

۲۱۱۵۹　جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب رہا کرو کیونکہ کوئی بندہ مسلسل پیچھے رہنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کو جنت میں بھی پیچھے کر دیتے ہیں خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاكم، السنن للبيهقي عن سمرة رضي الله عنه

۲۱۱۶۰　جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب ترین رہا کرو۔ بے شک آدمی جمعہ میں پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے خواہ وہ اہل جنت میں سے ہو۔ مسند احمد، السنن للبيهقي، الضياء عن سمرة رضي الله عنه

۲۱۱۶۱　جمعہ میں تین طرح کے اشخاص حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوا اور لغو کاموں میں مشغول ہو جائے، پس اس کو جمعہ کا یہی فائدہ ہے۔ ایک وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہوا اور خدا سے دعائیں کرے۔ پس اس شخص نے اللہ سے دعا کی ہے اللہ چاہے گا تو اس کو عطا کرے گا اور اگر چاہے گا تو منع کر دے گا۔ اور ایک شخص وہ ہے جو جمعہ میں حاضر ہو خاموشی اور سکوت کو لازم رکھے اور کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے، پس یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعہ تک بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور یہ اس کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام: ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس مثل ہے۔ مسند احمد، ابن داؤد عن ابن عمر رضي الله عنه

۲۱۱۶۲　جب کوئی جمعے کے دن اونگھنے لگے تو اپنے ساتھی کو اپنی جگہ بٹھا دے اور اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

السنن للبيهقي، الضياء عن سمرة رضي الله عنه

۲۱۱۶۳ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر سی دو رکعات ادا کرلے۔

مسند احمد، السنن للبیھقی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجة عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۴ جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد جب تک کوئی بات چیت نہ کرلے وہاں سے نکل نہ جائے کوئی نماز نہ پڑھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالك

۲۱۱۶۵ جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعات پڑھ لے۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۶ جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ رحمت بھیجتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

جمعہ میں جلدی آنے کی فضیلت

۲۱۱۶۷ ..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، پس جو لوگ آتے ہیں ملائکہ ان کو حسب مراتب لکھتے جاتے ہیں۔ کسی شخص کے لیے اونٹ قربان کرنے کا ثواب کسی کے لیے گائے قربان کرنے کا ثواب، کسی کے لیے بکری، کسی کے لیے مرغی، کسی کے لیے چڑیا اور کسی کے لیے انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب لکھتے ہیں۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے رجسٹر بند کرلیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔ مسند احمد، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۸ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل جاتے ہیں لوگوں کو مکروفریب میں الجھا دیتے ہیں اور جمعہ میں شرکت سے ان کو روکتے ہیں۔ جبکہ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کسی آدمی کی ایک گھڑی لکھتے ہیں اور کسی کی دو گھڑیاں لکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ پس جب آدمی کسی جگہ بیٹھتا ہے اور کان اور آنکھیں امام کی طرف لگا دیتا ہے چپ رہتا ہے اور کوئی لغو کام نہیں کرتا تو اس کو اجر کا ایک گٹھ ملتا ہے اور اگر کسی جگہ بیٹھتا ہے، کان اور آنکھیں امام کی طرف لگاتا ہے مگر کوئی لغو کام کرلیتا ہے اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر گناہ کا ایک گٹھا لاد دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہتا ہے: چپ رہ تو اس کہنے والے نے بھی بے شک لغو کام کیا اور اس کو اس جمعہ کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۹ ملائکہ جمعے کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو لکھتے ہیں حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو وہ صحیفے بند کرلیتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۰ اس شخص کی مثال جو نماز جمعہ کے لیے سب سے پہلے نکلے اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والے کی سی ہے، پھر جو شخص اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں گائے دینے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے اس کی مثال مینڈھے کا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، اور پھر جو کوئی اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔

النسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۱ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے تمام دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو حسب مراتب الاول فالاول کی ترتیب سے لکھتے ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والے کی مثال (اللہ کی راہ میں) اونٹ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر گائے ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مینڈھا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے اور پھر انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔ البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۲ اگر کوئی گنجائش پائے تو اپنے محنت و مشقت کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) صرف جمعہ کے لیے خاص کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوداؤد عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنھا

الاکمال

۲۱۱۷۳ تمہارے لیے ہر جمعہ میں حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کے لیے سب سے پہلے جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کے انتظار میں بیٹھا رہنا ہے۔شعب الایمان للبیهقی عن سهل بن سعد

۲۱۱۷۴ تمہارے لیے ہر جمعہ کے روز حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کیلئے پہلے جانا ہے اور عمرہ یہ ہے کہ بندہ جمعہ کے بعد عصر تک اسی جگہ بیٹھا رہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیهقی وضعفهٗ عن سهل بن سعد

۲۱۱۷۵ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، لوگوں کے نام ان کے حسب مراتب لکھتے ہیں پہلے آنے والا اونٹنی کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے یا اونٹ کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا بکری کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا پرندے کی قربانی دینے والا ہے اور پھر آنے والا انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔ اور جب امام نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔

ابن مردویه عن ابی هریرة رضی الله عنه

فرشتوں کی مسجد میں حاضری

۲۱۱۷۶ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے والے لوگوں کا نام لکھتے ہیں، ان کے حسب مراتب پس کوئی شخص تو اونٹ دینے والا ہوتا ہے، کوئی گائے دینے والا، کوئی بکری دینے والا، کوئی مرغی دینے والا، کوئی چڑیا دینے والا اور کوئی انڈہ خدا کی راہ میں دینے والا ہوتا ہے۔ پس جب مؤذن اذان دے دیتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر ذکر اذکار سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مسند احمد، الطحاوی، الضیاء للمقدسی فی المختارة عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۱۷۷ اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر بھیجتے ہیں، جو آنے والے لوگوں میں پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے شخص کا نام علی الترتیب لکھتے ہیں۔ پس جب آنے والے ساتویں نمبر پر پہنچتے ہیں تو وہ گویا چڑیوں کو خدا کی راہ میں دینے والے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلة

۲۱۱۷۸ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھے آنے والوں کا نام حسب نزول لکھتے جاتے ہیں۔ فلاں شخص فلاں وقت آیا، فلاں شخص فلاں وقت آیا اور فلاں شخص اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا جبکہ فلاں شخص آیا تو خطبہ اس سے فوت ہو گیا تھا اور نماز اس کو مل گئی تھی۔

ابن ابی شیبه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۷۹ جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کے پاس حاضر ہوئی، بادشاہ نے ان کے لیے اونٹ نحر (ذبح) کرایا، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے گائے ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے بکری ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے شتر مرغ ذبح کرایا پھر ایک قوم آئی ان کے لئے بطخ ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے مرغی ذبح کرائی اور پھر جو قوم آئی ان کے لیے چڑیا ذبح کروائیں۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلة

کلام:... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس نسخے میں سو کے قریب احادیث ہیں جو تمام کی تمام موضوع (من گھڑت) ہیں۔

۲۱۱۸۰ جمعہ میں جلدی آنے والا ایسا ہے جیسے اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، اس کے بعد آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے، پھر بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا ایسا ہے گویا مرغی کو اللہ کی راہ میں دینے والا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۱۸۱ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے گائے کی قربانی کی، پھر بکری کی اور پھر

آنے والا پرندے کی قربانی کرنے والا ہے۔ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۲ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے بکری اللہ کی راہ میں دی پس جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور ملائکہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ابن زنجویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۳ جمعہ میں پہلے آنے والا اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے پھر آنے والا بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا مرغی اللہ کی راہ میں دینے والا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۴ ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں لوگوں کا نام ان کے آنے کی ترتیب پر لکھتے ہیں۔پس ان میں کوئی اونٹ ہدیہ کرنے والا ہے، کوئی گائے، کوئی بکری، کوئی مرغی، کوئی چڑیا اور کوئی صرف انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۵ ملائکہ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز سے قبل) مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اوقات لکھتے ہیں حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔جب امام نکل آتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور قلم روک لیتے ہیں تب ملائکہ یہ دعا کرتے ہیں۔

اللھم ان کان مریضا فاشفہ، و ان کان ضالاً فاھدہٗ و ان کان عائلاً فاغنہ

اے اللہ! اگر وہ مریض ہو اس کو شفا دے، اگر وہ گمراہ ہو اس کو ہدایت دے اور اگر وہ فقیر اور اہل وعیال والا ہو تو اس کو مالدار کردے۔

السنن للبیھقی عن ابن عمرو

۲۱۱۸۶ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو حمد کے جھنڈے ملائکہ کے سپرد کردیئے جاتے ہیں جو ہر جمعہ والی مسجد میں ان جھنڈوں کے ساتھ جاتے ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ السلام مسجد حرام میں حاضر ہوتے ہیں ان کے ساتھ تمام نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں۔ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔جن کے پاس چاندی کے اوراق والے رجسٹر اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ فرشتے لوگوں کے نام ان کی آمد کے حسب مراتب لکھتے ہیں۔پس ہر وہ شخص جو امام کے خطبے کے لیے نکلنے سے قبل نکلے سابقین میں لکھا جاتا ہے۔جو امام کے نکلنے کے بعد حاضر ہو اس کو حاضرین خطبہ میں لکھا جاتا ہے اور جو اس کے بھی بعد میں آئے اس کو حاضرین جمعہ میں لکھا جاتا ہے۔جب امام سلام پھیر دیتا ہے تو فرشتہ لوگوں کے چہروں پر پھرتا ہے، جو اس جمعہ میں غائب ہوتے ہیں جبکہ پہلے جمعوں میں حاضرین میں سے ہوتے تھے اس کے لیے فرشتہ دعا کرتا ہے:

اے اللہ! فلاں بندے کو ہم سابقین میں سے لکھتے تھے لیکن معلوم نہیں اس کو کس چیز نے روک دیا ہے۔اے اللہ! اگر وہ مریض ہو تو اس کو شفاء دے۔اگر وہ غائب ہو تو اس کو اچھی رفاقت نصیب کر اور اگر آپ نے اس کی روح قبض کرلی ہو تو اس پر رحم فرما۔ساتھ والے فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق آداب......الاکمال

۲۱۱۸۷ جمعہ کے دن مؤمن کی مثال اس محرم (احرام باندھنے والے) کی ہے جو بال کاٹے اور نہ ناخن کاٹے حتیٰ کہ نماز پوری ہوجائے۔پوچھا گیا یارسول اللہ! ہم جمعہ کے لیے کب سے تیاری کریں؟ فرمایا: جمعہ کے دن۔

ابوالحسن الصیقلی فی امالیہ والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۸ جمعہ میں سونا اور اونگھنا شیطان کا کام ہے۔جب کوئی اونگھے تو اپنی جگہ بدل لے۔ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۸۹ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز مسجد میں اونگھے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ،

الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی الله عنه

۲۱۱۹۰ جو شخص جمعہ کے روز اپنی مجلس سے کھڑا ہوا اور واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔السنن للبیہقی عن عروه مرسلاً

۲۱۱۹۱ ....جس نے جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے قبل تین بار یہ کلمات کہے:

استغفر الله الذی لاالٰه الا هو الحی القیوم واتوب الیه.

اللہ پاک اس کے تمام گناہ بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیدہ ہوں۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، ابن النجار عن انس رضی الله عنه

کلام: اس روایت کی سند میں خصیب بن عبدالرحمٰن الجزری ہے، جس کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے، جبکہ امام ابن معین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔

۲۱۱۹۲ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر لوگوں کا نام ان کی آمد کی ترتیب پر لکھتے ہیں کہ فلاں شخص اس اس وقت آیا، فلاں شخص اس اس وقت آیا، جبکہ فلاں شخص اس وقت آیا جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں شخص نے نماز تو پائی مگر خطبہ اس سے فوت ہو گیا۔

۲۱۱۹۳ جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ بادشاہ ان کی ضیافت میں اونٹ قربان کرے، پھر دوسری قوم آئے، بادشاہ ان کی ضیافت میں گائے ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں بکری ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں شتر مرغ ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کے لیے بطخ ذبح کرے، پھر جو قوم آئے تو ان کے لیے بادشاہ مرغی ذبح کرے اور اس کے بعد آنے والی قوم کے لیے بادشاہ چڑیاں ذبح کرے۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلة

کلام: .....امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں اس نسخے میں (جہاں سے یہ حدیث لی گئی) سو کے قریب احادیث ہیں جو سب کی سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔

۲۱۱۹۴ کیا تم جمعہ کی حقیقت سے واقف ہو؟ وہ ایسا دن ہے جس میں تمہارے باپ کی تخلیق کا سامان جمع ہوا۔ میں تم کو جمعے کے بارے میں بتاتا ہوں جو مسلمان طہارت حاصل کرے، پھر مسجد کی طرف چلے، پھر وہاں خاموش رہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کرلے تو وہ نماز اس کے لیے اس جمعے اور اس سے پہلے جمعے کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہوگی بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب برتتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی الله عنه

جمعہ کی نماز سے گناہوں کی مغفرت

۲۲۱۱۹۵ کیا تو جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ لیکن میں جانتا ہوں کہ جمعہ کیا ہے، کوئی شخص طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے پھر جمعہ کو آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرلے تو یہ اس کے لیے اس جمعے اور ماقبل جمعے کے درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا جب تک کہ وہ ہلاک کرنے والے (کبیرہ) گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔

(مسند احمد، النسائی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۱۹۶ اے سلمان کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان! یہ جماعت کا دن ہے جس میں تمہارے باپ آدم (کی مٹی) کو جمع کیا گیا اور میں تم کو جمعے کی حقیقت کے بارے میں بیان کرتا ہوں کوئی شخص جمعے کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرتا ہے پھر اپنے گھر سے نکل کر جمعے کے لیے آتا ہے اور بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جاتی ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔مستدرك الحاکم عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۱۹۷ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر جمعہ کے لیے آتا ہے اور کوئی لغو یا جہالت کا کام نہیں کرتا حتیٰ کہ

امام نماز پوری کرلیتا ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ اور جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مسلمان اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کا سوال ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح دوسری فرض نمازیں بھی درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ مسند احمد، ابن خزیمه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۱۹۸ جو پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر جمعہ میں آئے اور کوئی لہو ولعب کرے اور نہ جہالت کا کام کرے تو یہ اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان کے لیے کفارہ ہوگا اسی طرح پانچوں نمازیں بھی درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں اور جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے جس خیر کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبه، عبد بن حمید عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۱۹۹ اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے تین بار عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان جمعے کے دن میں تمہارا باپ یا فرمایا تمہارے ماں باپ (کی مٹی) کو جمع کیا گیا تھا۔ پس جو شخص جمعہ کے دن طہارت ونظافت حاصل کرے جیسے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ گھر سے نکلے اور جمعے میں حاضر ہو اور وہاں بیٹھ کر خاموش رہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جائے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۲۰۰ اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کا دن کیا حقیقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے ناں، جس میں اللہ نے آپ کے والدین کو جمع کیا تھا۔ ارشاد فرمایا نہیں، میں تم کو جمعے کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ کوئی مسلمان طہارت حاصل کرے اور اپنے پاس موجود سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرے اور اگر گھر والوں کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے ورنہ پانی کے چھینٹے مارلے پھر مسجد میں آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نکلے اور نماز پڑھادے تو اس کی یہ نماز دوسرے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور یہ حکم ساری زندگی کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۲۰۱ اے مسلمانوں کے گروہ! تم میں کسی شخص پر کوئی حرج (اور گناہ) نہیں ہے کہ وہ خاص جمعے کے لیے دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) مختص کرلے جو اس کے کام کے کپڑوں کے سوا ہو۔ اور خوشبو بھی اگر میسر ہو اور تم پر مسواک تو لازم ہے۔

شعب الایمان للبیهقی عن انس رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۲۰۲ خطبہ میں حاضر ہو جاؤ اور امام کے قریب رہو۔ بے شک کوئی آدمی مسلسل پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں بھی اس کو پیچھے کر دیا جاتا ہے خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابن داؤد، السنن للبیهقی، مستدرک الحاکم عن سمرة رضی الله عنه

چوتھی فصل...... جمعہ میں ممنوع باتوں کا بیان

۲۱۲۰۳ جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور امام کے نکلنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالتا ہے وہ ایسا ہے جیسے جہنم میں اپنی آنتیں کھینچنے والا شخص۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الارقم

۲۱۲۰۴ بیٹھ جا! تو نے لوگوں کو اذیت دی اور تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس شخص کو فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ رہا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن عبد الله بن بسر، ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۰۵ جمعہ کے دن امام جب نماز کے لیے نکلے تو اس سے دوسروں کی (انفرادی) نمازیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ وغیرہ ارشاد کرتا ہے تو دوسروں کی بات چیت ختم ہو جاتی ہے۔ السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۲۰۶ اس شخص کی مثال جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت بات چیت کرے اس گدھے کی ہے جس نے کتابیں لاد رکھی ہوں۔ اور جو شخص کسی کو کہے چپ ہو جا اس کا بھی جمعہ نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۲۰۷ جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت جو کسی کو چپ کرانے کے لیے بھی کہے چپ ہو جا اس نے بھی لغو کام کیا۔

الترمذی، النسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۰۸ حضور ﷺ نے امام کے خطبہ دیتے وقت حبوہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذبن انس رضی الله عنه

فائدہ: حبوہ کہتے ہیں اکڑوں بیٹھ کر سرینیں زمین پر رکھ دی جائیں اور ہاتھوں کا حلقہ بنا کر ٹانگوں کے گرد باندھ دیا جائے۔ یا کسی کپڑے کے ساتھ کمر اور ٹانگوں کو باندھ لیا جائے۔

۲۱۲۰۹ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو تو کسی کو بھی اس کی جگہ سے کھڑا کر کے خود وہاں نہ بیٹھے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی الله عنه

۲۱۲۱۰ کوئی شخص جمعہ کے روز اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے، ہاں یہ کہے: تھوڑا تھوڑا سمٹ کر بیٹھ جاؤ۔

مسلم عن جابر رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۲۱۱ جب آدمی جمعے کے روز اپنے ساتھی کو کہے حالانکہ امام خطبہ دے رہا ہو کہ چپ ہو جا تو اس نے لغو کام کیا حتیٰ کہ خطبہ پورا ہو۔

الخطیب عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۲۱۲ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو اس وقت اس کے لیے کوئی نماز درست نہیں اور نہ کسی سے بات چیت کرنا جائز ہے حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے۔ **الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه**

۲۱۲۱۳ جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران کلام کرے وہ کتابیں اٹھانے والے گدھے کی طرح ہے اور جو اس کو چپ ہونے کا کہے اس کا بھی جمعہ (قبول) نہیں۔ **مصنف ابن ابی شيبه عن ابن عباس رضی الله عنه**

۲۱۲۱۴ جمعہ کے دن (دوران خطبہ) کوئی شخص اپنے بھائی سے بات نہ کرے۔ **ابو عوانه عن جابر رضی الله عنه**

۲۱۲۱۵ ابی (ابدرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا۔ پس جب تو امام کو خطبہ دیتے سنے تو چپ ہو جب تک کہ امام فارغ نہ ہو جائے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۲۱۷ وہ خاموش شخص جس کو خطبہ کی آواز سنائی نہ دے رہی ہو اس کا اجر اس شخص کا ہے جو خاموشی کے ساتھ سن رہا ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن اسلم مرسلاً، الجامع لعبدالرزاق عن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۱۲۱۸ امام کے نکلنے کے بعد جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگے یا دو شخصوں کے درمیان بیٹھے وہ اس شخص کی طرح ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچتا پھر رہا ہو۔ **الکبیر للطبرانی عن عثمان بن الازرق**

۲۱۲۱۹ وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالے اس شخص کی مانند ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھرے گا۔ **ابونعیم عن الارقم بن الارقم**

۲۱۲۲۰ کوئی شخص پہلے تاخیر کرتا ہے پھر لوگوں کو پھاندتا ہوا آگے آتا ہے اور ان کو ایذاء دیتا ہے۔ **الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه**

۲۱۲۲۱ بیٹھ جا! تو نے لوگوں کو ایذاء دی ہے اور ان کو پیچھے کر کے تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔ **ابن ماجه عن جابر رضی الله عنه**

فائدہ: ایک شخص جمعے کے دن مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے لگا

تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البخاری ومسلم، الضیاء عن عبد اللہ بن بسر

۲۱۲۲۲ میں نے تجھے لوگوں کی گردنیں پھلانگتا دیکھا ہے اور یہ تو نے ان کو ایذاء دی ہے۔ جس نے مسلمانوں کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دی، جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذاء دی۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

خطبہ کے آداب......الاکمال

۲۱۲۲۳ بے شک خطبہ کو مختصر کرنا اور نماز کو طول دینا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو۔ اور بعضے بیان جادو اثر ہوتے ہیں اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خطبوں کو طویل کریں گے اور نماز کو مختصر کریں گے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جمعہ کی سنت......الاکمال

۲۱۲۲۴ جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعات پڑھے، اگر کسی کو کسی کام کی جلدی ہو تو وہ دو رکعات ادا کرلے۔

الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۵ جو شخص نماز پڑھنا چاہے وہ جمعہ سے پہلے چار رکعات اور جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھ لے۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۶ جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات پڑھے اگر اس کو کوئی کام ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعات گھر میں پڑھ لے۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل......جمعہ کے دن غسل کے بارے میں

۲۱۲۲۷ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، پاکی حاصل کی اور اچھی طرح پاکی حاصل کی، اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے اچھے کپڑے زیب تن کیے اور گھر میں موجود خوشبو لگائی یا تیل لگایا پھر مسجد میں آیا اور کوئی لغو کام نہ کیا اور نہ دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالی تو اللہ پاک اس جمعے اور دوسرے جمعے کے دوران اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۸ جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت والا غسل کیا، پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے گیا، گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ دیا۔ جو دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں گائے دی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں سینگوں والے مینڈھا دیا۔ جو چوتھی گھڑی میں گیا اس نے مرغی اللہ کی راہ میں دی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کیا۔ پس جب امام نکلتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے کے لیے اندر حاضر ہوجاتے ہیں۔

البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۹ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر جمعہ کو آیا اور مقدر میں لکھی نماز پڑھی پھر چپ رہا حتی کہ امام خطبہ سے فارغ ہوگیا پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے دوسرے جمعے تک اور مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۰ جو جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے، خوشبو لگائے اگر اس کے پاس موجود ہو اور موجودہ کپڑوں سے عمدہ ترین کپڑے زیب تن کرے۔ پھر گھر سے نکلے در مسجد میں آئے۔ اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جو اللہ چاہے نماز پڑھے۔ پھر امام نکلے تو خاموش رہے حتی کہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ جمعہ دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ثابت ہوگا۔

مسند احمد، ابو داؤد، الصحیح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

۲۱۲۳۱ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اگر موجود ہو اور اچھے کپڑے زیب تن کیے پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا اور نہ خطبہ کے وقت کوئی لغو کام کیا تو یہ اس کے دونوں جمعوں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جس نے لغو بے کار کام کیا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو اس کے لیے فقط ظہر کی نماز ہوگی۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۲ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرلے اور پاکی وصفائی حاصل کرلے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۳ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے جانا چاہے تو غسل کرے۔ البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۴ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ خواہ تم کو جنابت نہ پیش آئی ہو اور خوشبو لگاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

غسل جمعہ کا اہتمام

۲۱۲۳۵ اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کرلو اور جس کے پاس جو عمدہ ترین خوشبو یا تیل ہو وہ لگالے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۶ جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل لازم ہے اسی طرح ہر بالغ عورت پر بھی۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۷ جو جمعہ کو آئے پہلے غسل کرلے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۸ جس نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور غسل کیا پھر دوسروں کو جلدی نکالا اور خود بھی جمعہ کے لیے جلدی نکلا اور پیدل چل پڑا، سواری پر سوار نہ ہو۔ اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور اس کی طرف توجہ کے ساتھ کان لگائے اور خاموش رہا، کوئی لغو بے کار کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے جو وہ گھر سے مسجد تک اٹھائے ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا اجر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن اوس بن اوس

۲۱۲۳۹ کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور وسعت کے بقدر طہارت حاصل کرتا ہے پھر تیل یا خوشبو لگاتا ہے، پھر گھر سے نکل کر مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالتا پھر مقدور بھر نماز پڑھتا ہے پھر جب تک امام خطبہ دے خاموش رہتا ہے تو اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۰ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۱ جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح واجب ہے۔ الرافعی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۲ جمعہ کے روز غسل کرو، بے شک جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اس کے لیے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین یوم کا کفارہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۳ جمعہ کے دن غسل ضرور کرو خواہ تم کو ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔

الکامل لابن عدی عن انس، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۴۴ جو جمعہ کے دن غسل کرے وہ دوسرے جمعہ تک طہارت میں رہے گا۔مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ

۲۱۲۴۵ اللہ کا ہر مسلمان بندے پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرلے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۶ جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۷ ہر مسلمان بندہ پر ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۸ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۹ ہر مسلمان پر سات دنوں میں اپنے جسم اور بالوں کو دھونا واجب ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۰ جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے نیز یہ کہ مسواک کرے اور اگر خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۱ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو خواہ اپنی عورت کی خوشبو ہو تو اس کو زیادہ لگالے۔(کیونکہ خواتین کی خوشبو ہلکی ہوتی ہے)۔النسائی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۲ ان دنوں میں غسل کرنا واجب ہے جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دنوں میں۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۳ تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں. جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔ابن ابی شیبہ عن رجل

۲۱۲۵۴ جس نے جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء کیا اچھا کیا اور جس نے غسل کیا یہ زیادہ افضل ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن خزیمہ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۲۵۵ اے گروہ مسلمان! تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کو لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مسواک تو تم پر لازم ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۶ اے مسلمانوں کی جماعت! اس دن کو اللہ نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہٰذا اس روز غسل کرلیا کرو اور تم پر مسواک بھی لازم ہے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۷ ..... جب تم میں سے کسی پر جمعہ آئے تو وہ غسل ضرور کرلے۔

ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۸ جب کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو پہلے غسل کرلے۔مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۹ جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو پہلے جنابت والا غسل کرلے۔ابوبکر العاقولی فی فوائدہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۰ جب تم جمعہ کو آؤ تو پہلے غسل کرلو۔شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۱ ... جمعہ کے دن غسل کرو خواہ ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔

الکامل لابن عدی، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۶۲ مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو۔اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو پانی بھی ان کے لیے بمنزلہ

خوشبو ہے۔مسند احمد، الترمذی حسن، ابن ابی شیبہ، الطحاوی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۳ ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرلے۔اور اگر اس کو خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔

ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۴ ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن ضرور غسل کرے اور جسم کا ہر حصہ دھوئے ،مسواک کرے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۵ یہ عید کا دن ہے، اللہ نے اس کو لوگوں کے لیے عید بنایا ہے پس جو جمعہ کو آئے وہ غسل کرے، اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے اور تم پر مسواک لازم ہے۔مؤطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی عن عبید بن السباق مرسلاً، ابونعیم فی کتاب السواک عن عبید بن السباق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن عبدالبر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابی سعید، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۶ مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی جمعہ کو آئے وہ غسل کرے اور جو جمعہ کو نہ آئے مرد ہو یا عورت اس پر غسل نہیں۔

السنن للبیہقی ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۷ جو جمعہ کو آئے اور وضو کرے تو اچھا ہے لیکن جو غسل کرے وہ زیادہ افضل ہے۔

ابن جریر عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۸ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اللہ پاک اس سے سارے گناہ نکال دیتے ہیں پھر اس کو کہا جاتا ہے، نئے سرے سے عمل کر۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۹ جس شخص نے جمعہ کے دن پاکی حاصل کی اور ثواب کی خاطر غسل کیا حالانکہ اس کو جنابت لاحق نہ تھی تو اس کے ہر بال کے بدلے جو سر، داڑھی یا جسم کے کسی حصہ کا ہو اور تر ہو جائے ایک نیکی ہے۔الحاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۰ تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے۔

الشیرازی فی الالقاب عن عثمان رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۱ تم میں سے جو جمعہ کو حاضر ہو وہ جنابت کی طرح کا غسل کرے۔الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۲ جو جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے۔ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۳ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی سعید وعن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۲۱۲۷۴ جمعہ کے حق میں سے مسواک اور غسل ہے۔اور جو خوشبو پائے لگائے۔الکبیر للطبرانی عن سھل بن حنیف

۲۱۲۷۵ تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من الانصار من الصحابۃ رضی اللہ عنہم

۲۱۲۷۶ ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر گھر والوں کے پاس میسر ہو۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من الانصار من الصحابۃ رضی اللہ عنہم

۲۱۲۷۷ ہر مسلمان پر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ وھو صحیح

۲۱۲۷۸ ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ سات دنوں میں غسل کرے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۹ ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن ضرور غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۰ ہر سات دنوں میں جمعہ کے دن ہر مسلمان پر غسل کرنا ضروری ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۱ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا ضروری ہے۔موطا امام مالک، مسند احمد، مسند الدارمی، الشافعی، ابوداؤد، النسائی، مسلم، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۲ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح ضروری ہے۔ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۳ ... جمعہ کا غسل ہر مسلم پر واجب ہے۔البغوی عن ابن الدنیا

۲۱۲۸۴ کاش تم اس دن طہارت حاصل کرتے۔البخاری، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۲۸۵ اے لوگو! جب تم جمعہ کو آؤ تو غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے۔مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۶ اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ اس دن تمہارے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔پس جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۷ مسلمان جب جمعہ کے دن غسل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو اذیت نہیں دیتا، اگر امام نہ نکلا ہو تو مقدور بھر نماز پڑھتا ہے اور اگر امام نکل چکا ہو تو بیٹھ جائے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام خطبہ اور جمعہ سے فارغ ہو تو اگر اس کے تمام گناہوں کی بخشش نہ ہوئی تب بھی پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہوجائے گا۔مسند احمد عن نبیشۃ

۲۱۲۸۸ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا وہ دوسرے جمعے تک پاک رہے گا۔ابن حبان عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی اگر اس کو جنابت لاحق نہ ہوئی تو یہ غسل اس کے لیے دوسرے جمعے تک کافی ہے۔

۲۱۲۸۹ جس نے جمعے کے دن غسل کیا، عمدہ کپڑے پہنے، جلدی جمعہ کو گیا اور امام کے قریب رہا یہ عمل دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر عن یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ عن ابیہ عن جدہ قال ابن مندہ غریب

کلام:...... ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۱۲۹۰ جس نے جمعہ کے دن جنابت کی طرح کا غسل کیا، تیل یا خوشبو جو میسر ہوا لگائی موجود عمدہ کپڑے پہنے پھر جمعہ کو آیا اور دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھے ہوؤں کے درمیان) افتراق پیدا نہ کیا اور مقدر میں لکھی نماز (نفل) پڑھی۔پھر جب امام نکلا تو خاموش رہا اور توجہ کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی، الدارمی، ابن حبان، ابن زنجویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۲ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور خوشبو میسر ہو تو لگالے پھر جمعہ کو نکلے اور پروقار رہے، کسی کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے، پھر جو ہو سکے نماز پڑھے پھر امام کا انتظار کرے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرلے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۳ جس نے جمعے کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور اپنے گھر کی خوشبو یا تیل لگایا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے مزید اس کے بعد تین دنوں کے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۴ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، پھر وہ جمعہ کے لیے نکلا تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی نیکیاں لکھی جائیں گی پھر جب وہ نماز پڑھ کر لوٹے گا تو دو سو سال کے نیک اعمال کے بقدر ثواب اس کے لیے لکھ جائے گا۔الدارقطنی فی العلل، وقال غیر ثابت، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی بکر وعمران بن حصین معاً، مسند احمد، ابن حبان عن ابن الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: یہ حدیث غیر ثابت ہے۔العلل للدارقطنی

۲۱۲۹۵ جب جمعہ کا دن ہو کوئی سر دھوئے پھر غسل کرے اور جلدی جمعہ کو جائے امام کے قریب رہے اور خاموش ہو کر خطبہ سنے تو اس کو ہر قدم

کے عوض جو وہ جمعہ کے لیے اٹھائے گا ایک سال کے روزہ کا ثواب ہے۔الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۶ جس نے غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ کو گیا، امام کے قریب رہا، خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اور جمعہ کے دن کوئی لغو کام نہ کیا۔ تو یہ ک اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن ابیہ عن جدہ

۲۱۲۹۷ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، پھر جلدی جمعہ کو آیا اور شروع حصہ میں بیٹھا، امام کے قریب ہو کر اور امام کے خطبہ پر خاموش رہا تو اس کے لیے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھ جائے گا۔ اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۸ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا، امام کے قریب رہا اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کو اجر کے دوگنے ملیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۹ جس نے اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور آگے آکر بیٹھا، خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔الخطیب عن ابی ھدبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۰ جس نے جمعہ کو اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دونوں جمعوں کے درمیان اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور جس نے بچھی ہوئی کنکریوں کو سیدھا کیا اس نے لغو کام کیا۔

مستدرک الحاکم، وتعقب، السنن للبیھقی عن اوس بن اوس

۲۱۳۰۱ اسلام کی فطرت میں سے جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، ناک کی صفائی کرنا، مونچھوں کو لینا اور داڑھی کو چھوڑنا ہے۔ کیونکہ مجوسی اپنی مونچھوں کو چھوڑتے ہیں اور داڑھیوں کو کٹواتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرو۔ مونچھوں ترشواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو۔

ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۲ جس نے جمعہ کے دن صبح کی اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ میں نکلا اور سوار نہ ہوا بلکہ پیدل چلا، امام کے قریب رہا اور کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے نیکی کے اعمال نماز اور روزے کا ثواب ہوگا۔الاوسط للطبرانی عن اوس بن اوس

چھٹی فصل..... جمعہ کے دن مبارک ساعت کے تعین کے بارے میں

۲۱۳۰۳ جمعہ کے دن جس گھڑی میں دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۴ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مسلمان نماز میں کھڑا اللہ سے اس گھڑی میں کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔موطا امام مالک، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۵ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اس میں اللہ سے بخشش نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اس کی بخشش کردیتے ہیں۔

ابن السنی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۶ اگر جمعے کے دن مبارک گھڑی میں اس دعا کے ساتھ مشرق و مغرب کے درمیان کی کسی چیز پر دعا کی جائے تو وہ کرنے والے کے لیے قبول ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے:

لاالہ الا انت یاحنان یامنان یابدیع السموات والارض یاذاالجلال والاکرام

الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۷　جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہیں، ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اس گھڑی کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

ابو داؤد، النسائی، مستدرك الحاكم عن جابر رضی الله عنه

۲۱۳۰۸　جمعہ میں ایک گھڑی ہے، بندہ اس میں اللہ پاک سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز قائم ہونے سے فارغ ہونے تک۔ الترمذی، ابن ماجة عن عمرو بن عوف

۲۱۳۰۹　مجھے وہ گھڑی جو جمعہ میں (قبولیت کی گھڑی) ہے بتائی گئی تھی، پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔

ابن ماجة، ابن خزيمه، مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقي عن ابی سعيد رضی الله عنه

۲۱۳۱۰　یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز پوری ہونے تک ہے۔ یعنی قبولیت کی گھڑی ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن ابی موسی رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۳۱۱　جمعہ میں جس گھڑی کا انتظار ہوتا ہے اس کو عصر سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ ساتھ میں آپ ﷺ نے ایک مٹھی کا اشارہ کر کے فرمایا اس قدر۔ (یعنی تھوڑے وقت تک یہ عرصہ رہتا ہے)۔ الكبير للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۱۳۱۲　جس گھڑی کا جمعہ میں انتظار ہوتا ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ الترمذی عن انس رضی الله عنه

کلام:...... حدیث ضعیف اور غریب ہے۔

۲۱۳۱۳　جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں جب کہ آدھا سورج غروب ہو جائے۔ شعب الايمان للبيهقي عن فاطمة الزهرا رضي الله عنها

۲۱۳۱۴　جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس میں بندہ کھڑا ہوا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ مؤطا امام مالك، مسند احمد، النسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۵　جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

الخطيب في المتفق والمفترق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۶　جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مؤمن اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز عصر سے لے کر غروب شمس تک۔

الحاكم في الكنى عن ابی رزين العقيلی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۷　جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتا ہے۔

ابن ابی شيبه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۸　جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ (نماز میں) کھڑا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

شعب الايمان للبيهقي عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۱۹　اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے بندہ اس میں اپنے رب سے کوئی دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ وقت امام کے کھڑے ہونے کا ہے۔ الكبير للطبرانی عن ميمونة بنت سعد

۲۱۳۲۰　اس میں ایک ایسی ساعت ہے کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہوا اللہ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ مؤطا امام مالك، البخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

جمعہ کے بعد کی دعائیں

۲۱۳۲۱. جس نے جمعہ (کے فرض) کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل سو بار کہا:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده واستغفر الله.

تو اللہ پاک اس کے ایک لاکھ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف کر دے گا۔

ابن السني، الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۳۲۲ جس نے جمعہ کے دن سات مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اسی دن مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اسی طرح جس نے جمعہ کی رات میں یہ کلمات کہے اور پھر اس رات میں مرگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا

اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني، وأنا عبدك وابن امتك وفي قبضتك، ناصيتي بيدك، امسيت على عهدك ووعدك مااستطعت، اعوذبك من شرما صنعت ابوء بنعمتك وعلي ابوء بذنبي، فاغفرلي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب الا انت

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، تیری مٹھی میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میں تیرے عہد پر قائم ہوا اور تیرے وعدے پر مقدور بھر۔ اے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کیے کے شر سے، میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ شعب الايمان للبيهقي، ابن النجار عن انس رضي الله عنه

۲۱۳۲۳ جس نے جمعہ کے بعد سورۂ فاتحہ، قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (چاروں سورتیں) پڑھیں تو اس کی آئندہ جمعہ تک حفاظت کی جائے گی۔ ابن ابي شيبه عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله عنه

ساتواں باب...... نفل نمازوں کے بارے میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول...... نوافل سے متعلق ترغیبات اور فضائل

۲۱۳۲۴ تمہارے اس زمانے میں تمہارے رب کے مبارک جھونکے ہیں، تم ان کو تلاش کرو۔ شاید کوئی جھونکا تم کو چھو جائے تو کبھی اس کے بعد شقی نہ ہوگے۔ الكبير لطبراني عن محمد بن مسلمة

۲۱۳۲۵ زمانہ بھر خیر کی تلاش میں رہو۔ اللہ کی مبارک گھڑیاں حاصل کرو۔ بے شک اللہ کی رحمت کے لمحات اسی کو حاصل ہوتے ہیں جس کے لیے پروردگار چاہتا ہے۔ اللہ سے سوال کرو کہ تمہارے عیوب پر پردہ ڈالے اور تمہارے خطرات کو امن بخشے۔ ابن ابي الدنيا في الفرج والحكيم، شعب الايمان للبيهقي، حلية الاولياء عن انس رضي الله عنه، شعب الايمان للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۲۶ سنت (عمل) دو سنتیں ہیں: ایک سنت فرض میں ہے اور ایک سنت غیر فرض میں۔ وہ سنت جو فرض میں ہے اس کی اصل (دلیل) کتاب اللہ میں ہے، ہذا اس کا لینا (اور اس پر عمل کرنا) ہدایت ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی ہے۔ اور وہ سنت (جو غیر فرض میں ہے) اس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ اس کو لینا فضیلت ہے اور اس کو چھوڑنا گناہ نہیں ہے۔ الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۳۲۷ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس نے میرے ولی سے دشمنی مول لی میرا اس کو اعلان جنگ ہے۔ اور کوئی بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرتا مگر

کسی چیز کے ساتھ جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔اور کوئی بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں،جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا تردد کا شکار نہیں ہوتا (کہ کروں یا نہ کروں) جتنا مؤمن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔

البخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۲۸ دو ہلکی سی نفل نماز کی رکعات جن کو تم کچھ خیال نہیں کرتے جو انسان کے عمل کو بڑھاتی ہیں،یہ میرے نزدیک تمہاری باقی دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔**ابن المبارک عن ابی هريرة رضی الله عنه**

۲۱۳۲۹ تجھ پر کثرت سجود لازمی ہے۔بے شک جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی ادا کرتا ہے اللہ پاک تجھے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اور ایک خطا مٹا دیتے ہیں۔**مسند احمد، الترمذی، ابن ماجه، النسائی عن ثوبان و ابی الدرداء رضی الله عنهما**

۲۱۳۳۰ اللہ پاک نے کسی بندہ کو دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل نماز سے بڑھ کر کسی چیز میں مصروف نہیں کیا بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے نیکی اس کے سر پر انڈیلی جاتی رہتی ہے اور بندگان خدا اللہ عزوجل کا قرب اس چیز سے زیادہ افضل کسی دوسری شے کے ساتھ حاصل نہیں کرسکتے جو اس سے نکلی ہے یعنی قرآن۔**مسند احمد، الترمذی عن ابی امامة رضی الله عنه**

۲۱۳۳۱ کسی بندے کو دنیا میں اس سے زیادہ افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی کہ اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے۔

الکبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۳۳۲ دو ہلکی سی رکعتیں بھی دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہیں اور اگر تم وہ عمل کرتے جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو تم بغیر محنت اور بغیر ذلت کے کھاتے پیتے۔**سمويه، الکبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه**

۲۱۳۳۳ آدمی کا نفل نماز گھر میں پڑھنا ایسی جگہ پڑھنے سے جہاں اس کو لوگ دیکھتے ہوں اس قدر فضیلت رکھتا ہے جس قدر فرض کو نفل پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔**الکبير للطبرانی عن صهيب بن النعمان**

۲۱۳۳۴ فرض مسجد میں اور نفل نماز گھر میں ہو۔**مسند ابی يعلی عن عمر رضی الله عنه**

۲۱۳۳۵ جس نے دو رکعت (نفل نماز) ایسی تنہائی میں پڑھیں جہاں اس کو اللہ اور ملائکہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو تو اس کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔**ابن عساکر عن جابر رضی الله عنه**

۲۱۳۳۶ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا لوگوں کے پاس نفل نماز پڑھنے سے ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسی فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا اکیلے فرض کے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔**مصنف ابن ابی شيبه عن رجل**

۲۱۳۳۷ فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر میں پڑھنے کی زیادہ فضیلت اور برتری ہے۔**البخاری عن زيد بن ثابت رضی الله عنه**

۲۱۳۳۸ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور گھروں میں نوافل پڑھنا ہرگز نہ چھوڑو۔

الدار قطنی فی الافراد عن انس رضی الله عنه و جابر رضی الله عنه

نفل نماز گھر میں پڑھنا

۲۱۳۳۹ کسی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابو داؤد عن زيد بن ثابت، ابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۳۴۰ تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۳۴۱ اپنے دنوں میں (نفل نمازوں اور دیگر عبادات کے ساتھ) اللہ کی رضاء تلاش کرو۔ بے شک اللہ عزوجل نے کچھ لمحات ایسے رکھے ہیں اگر تم کو ان میں سے ایک لمحہ بھی میسر آجائے تو کبھی بھی بد بخت نہ ہو۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۲ تم میں کوئی شخص بھی اپنی (فرض) نماز میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی نفل نمازوں کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۱۳۴۳ جس نے نماز پڑھی اور پوری طرح ادا نہ کی تو اس کی نفل نمازوں سے اس کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن قرط

۲۱۳۴۴ اللہ تعالیٰ نے دن کو بارہ ساعتیں (گھنٹے) بنا کر پیدا کیا ہے۔ اور ہر ساعت میں دو رکعات نماز رکھی ہیں جو تجھ سے اس ساعت کے گناہ کو دور کر دیتی ہیں۔ الدیلمی من طریق عبدالملک بن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ عن جدہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۵ جس نے خاموشی کے ساتھ (تنہائی میں) دو رکعات نفل نماز پڑھ لیں اللہ پاک اس سے نفاق کا نام دفع کر دیں گے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۴۶ نفل نماز ایسی کسی جگہ پڑھنا جہاں پڑھنے والے کو کوئی انسان نہ دیکھے ایسی جگہ نفل نماز پڑھنے سے جہاں اس کو کوئی دیکھتا ہو، پچیس درجے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ ابو الشیخ عن صھیب

۲۱۳۴۷ تمہاری بہترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن زید بن ثابت

کلام: امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن جوصا کہتے ہیں۔ اس حدیث کو مرفوع بیان کرنے میں کسی نے اسماعیل بن ابان بن محمد بن حری کی متابعت نہیں کی ہے۔ انتہی۔ اس روایت کو اسماعیل نے ابی مسہر عبدالاعلی بن مسہر عن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ موطا امام مالک میں موقوف بیان کی گئی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل پر کوئی جرح بھی نہیں فرمائی۔

۲۱۳۴۸ تو دیکھتا ہے کہ میرا گھر مسجد کے کس قدر قریب ہے؟ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے کہیں زیدہ محبوب ہے سوائے فرض نماز کے۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن سعد

۲۱۳۴۹ کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کیلئے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، سوائے فرض نماز کے۔

ابن عساکر عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۲۱۳۵۰ اے لوگو! یہ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو (سوائے فرائض کے)۔ السنن للبیھقی عن کعب بن عجرۃ

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے بنی عبد الاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کو سنت اور نفل نمازیں پڑھتا دیکھا تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۱ تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی حسن عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۲ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۳ رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۴ جب تم میں سے کوئی فرض نماز پڑھے پھر وہ کچھ نفل (جس میں ہر طرح کی سنت اور وتر نماز شامل ہے) پڑھنا چاہے تو وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا آگے بڑھ جائے یا دائیں بائیں یا پیچھے ہٹ جائے۔ الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن سابط مرسلاً

کلام:.......اس روایت میں لیث بن ابی سلیم (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۲۱۳۵۵ کیا تمہارا کوئی بھی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ فرض نماز پڑھ لے پھر بقیہ نماز پڑھنا چاہے تو آگے پیچھے ہوجائے یا دائیں بائیں ہٹ جائے۔السنن للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۶ جس نے جمعہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں فاتحۃ الکتاب اور پندرہ مرتبہ اذا زلزلت الارض پڑھی تو اللہ پاک اس کو عذاب قبر اور قیامت کی ہولناکیوں سے مامون کردے گا۔ ابوسعد الادریسی فی تاریخ سمرقند، ابن النجار، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۷ دو ہلکی رکعتیں جن کو تم معمولی خیال کرتے ہو اور جو نفل نمازیں ہیں یہ تمہارے عمل میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں یہ میرے نزدیک تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ابن المبارک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی تازہ قبر کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے (دنیا کی مذمت اور آخرت کی طرف سبقت کرنے کے لیے) مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۸ نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہوجائے (یعنی زوال شمس ہوجائے) اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔اور اس وقت میں بھی جب شدت کی گرمی کا وقت ہو اس وقت کی نفل نماز سب سے زیادہ افضل ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الدیلمی عن عوف بن مالک

۲۱۳۵۹ آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب سورج زائل ہوجائے پھر اس وقت تک یہ دروازے بند نہیں کیے جاتے جب تک یہ (نفل) نماز نہ پڑھ لی جائے۔پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں سب سے آگے ہو۔ابن عساکر عن ابی امامۃ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......سنن مؤکدہ اور نوافل میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول......سنن کے بارے میں اجمالاً

۲۱۳۶۰ جس نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کرلی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ظہر سے قبل چار رکعات، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور فجر سے قبل دو رکعات۔

الترمذی، النسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۶۱ جس نے ہر روز بارہ رکعتیں ادا کیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، عصر سے قبل دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، اور فجر سے قبل دو رکعت۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:.... پہلی حدیث میں عشاء کے بعد اور اس حدیث میں عصر سے قبل دو رکعت کا ذکر ہے جبکہ زیادہ تاکید عشاء کے بعد دو رکعت کی آئی ہے نہ کہ عصر سے قبل دو رکعت کی۔اس لیے بارہ رکعات پہلی حدیث کے مطابق پڑھی جائیں اور اگر عصر سے قبل بھی دو یا چار رکعات پڑھ لی جائیں تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

۲۱۳۶۲ جو بندہ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی طرح کامل وضو کرتا ہے پھر رضائے الٰہی کی خاطر ہر روز بارہ رکعات نفل (سنن مؤکدہ کی) فرائض کے سوا پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادیتا ہے۔مسلم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۶۳ جس نے ایک دن ایک رات میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور دو رکعات فجر سے قبل۔

الترمذی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۶۴ جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا، فجر سے قبل دو رکعتیں، ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، عصر سے قبل دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۵ میں تجھے کس شخص کی خبر بتاؤں جو نفع میں رہا؟ عرض کیا: وہ کون ہے یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے والا۔

ابو داؤد عن رجل

فائدہ:۔۔۔ یعنی ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعت ادا کرنے والا کامیاب شخص ہے۔

۲۱۳۶۶ ۔۔۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن مغفل

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ یعنی اذان واقامت کے درمیان سنت نماز ہے۔

۲۱۳۶۷ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔ البزار عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔ مغرب کی اذان کے بعد اگر کہیں نماز دیر سے قائم ہو تو وہاں بھی دو نفل ادا کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہاں ممانعت مقصود نہیں بلکہ وقت کی قلت کی وجہ سے ایسا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

الاکمال

۲۱۳۶۸ ہر دو اذانوں (یعنی اذان واقامت) کے درمیان دو رکعت ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

الدارقطنی فی السنن عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ او عن ابن بریدہ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت محفوظ ہے۔

۲۱۳۶۹ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اس شخص کیلئے جو پڑھنا چاہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، عن عبد اللہ بن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی

۲۱۳۷۰ جس نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد، اور دو رکعت فجر سے قبل۔ ابن جریر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۱ جس شخص نے دن میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعات پڑھیں اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جنت میں گھر دے۔

ابن جریر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۲ جس نے ایک دن میں بارہ رکعت پڑھیں اللہ پاک اس کا گوشت آگ پر حرام کر دیں گے۔

مسند ابی یعلی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۳ دن و رات میں جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ، مسلم، النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن جریر عن ام حبیبہ۔ النسائی، الضعفاء للعقیلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام موسی

۲۱۳۷۴ جس نے دن میں بارہ رکعات سنت پر مداومت کی اللہ پاک اس کا جنت میں گھر بنادے گا۔ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنها

۲۱۳۷۵ جس نے دن میں بارہ رکعات سنت ادا کرلیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے گھر بنادے گا اور جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنها

۲۱۳۷۶ جس نے دن کی نمازوں کے ساتھ بارہ رکعات ادا کرلیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔(ابن عساکر عن ام حبیبہ) رات سے مراد ہے کہ تہجد رات کے نوافل ہیں ان کے علاوہ جن بارہ رکعات کا تین نمازوں کے ساتھ ذکر آیا ہے وہ مراد ہیں فجر سے قبل دو رکعت، ظہر سے قبل چار اور اس کے بعد دو، مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات۔

۲۱۳۷۷ کوئی شخص نہیں جو فرائض کے سوا بارہ رکعات سنت کی ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن حبان عن ام حبیبہ رضی اللہ عنها

دوسری فرع......قیام اللیل (تہجد کے نوافل)

۲۱۳۷۸ جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے گدی پر تین گرہیں ماردیتا ہے اور ہر گرہ پر اس کو کہتا ہے، رات بہت لمبی پڑی ہے اطمینان سے سوجا، اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر اٹھ کر وضو بھی کرلیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر وہ صبح کو نشاط انگیز اور خوشگوار موڈ میں رہتا ہے، ورنہ سارا دن بدشکل، سست اور کاہل بنا رہتا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیهقی، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۷۹ افضل ترین نماز نصف رات کی نماز ہے لیکن اس کو پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔شعب الایمان للبیهقی عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۱۳۸۰ افضل ترین نماز درمیانی رات کی نماز ہے۔ابن ابی شیبه عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۸۱ ...جو رات کو بیدار ہوا اور یہ کلمات پڑھے:

لاالٰه الاالله وحده لاشريک له' له الملک وله الحمد، يحيي ويميت بيده الخير وهو علی کل شیءٍ قدير . سبحان الله والحمدلله ولاالٰه الاالله والله اکبر ولاحول ولاقوة الابالله.

پھر اللهم اغفرلی کہے یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ پھر اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۲۱۳۸۲ اے اللہ کے بندے! فلاں کی طرح نہ بن، جو پہلے رات کو کھڑا ہوتا تھا لیکن پھر رات کا قیام ترک کردیا۔

مسند احمد، البخاری مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۲۱۳۸۳ جب تو بیدار ہو تو نماز پڑھ لیا کر۔مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۳۸۴ جب اللہ پاک کسی مسلمان بندے کو رات کے وقت اس کی روح واپس لوٹاتے ہیں (اور اس کو بیدار کرتے ہیں) پھر وہ تسبیح کرتا ہے، اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیتا ہے۔اور اگر وہ کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، ذکر اذکار کرتا ہے، استغفار کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ابن السنی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۳۸۵ جب تم میں سے کوئی شخص رات میں کھڑا ہو تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھ لیا کرے۔(پھر جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے)۔

ابوداؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

تہجد کا اہتمام کرنا

۲۱۳۸۶ رات کا قیام فرض ہے حامل قرآن پر خواہ دو رکعتیں ہی پڑھ لے۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۷ جس نے دس آیت رات کی نماز میں پڑھ لیں اس کو غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اور جس نے رات کی نماز میں سو آیت پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا اور جو ہزار آیات پڑھ لے اس کو خیر کا خزانہ پا لینے والوں میں لکھا جائے گا۔ ابن ماجہ، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۳۸۸ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جی لے جتنا چاہے، کیونکہ آپ ایک دن مرنے والے ہیں۔ محبت کر لیں جس سے چاہیں کیونکہ ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہیں۔ جو چاہے عمل کر لیں کیونکہ آپ کو اس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ جان لیں کہ مؤمن کا شرف اور اس کی عزت رات کے قیام میں ہے۔ اور اس کی عزت لوگوں سے امید نہ رکھنے میں ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد، وعن جابر رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۹ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ماں ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو فرمایا اے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سو، کیونکہ رات کو کثرت سے سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔ ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۰ کوئی بندہ جو رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو پھر کسی دن اس پر نیند غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لیے رات کا اجر لکھ دے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ ابو داؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۹۱ جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ نیت کرے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن اس پر نیند غالب آجائے حتیٰ کہ وہ صبح کر دے تو اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔

النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۲ جس نے ایک رات میں سو آیت پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند احمد، النسائی عن تمیم

۲۱۳۹۳ جس نے ایک رات میں سو آیت پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۴ جس نے رات کو نماز کی کثرت رکھی دن میں اس کا چہرہ حسین ہوگا۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۵ رات کی نماز نہ چھوڑ خواہ تو بکری کے دودھ دوہنے کے وقت کے بقدر ہی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹۶ افضل ترین گھڑیاں رات کا آخری حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

۲۱۳۹۷ افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد رات میں نماز پڑھنا ہے۔ اور رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے محترم ماہ محرم کے روزے رکھنا ہے۔ مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الرؤیانی فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن جندب

۲۱۳۹۸ اللہ پاک مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ندا دیتا ہے: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا، حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

۲۱۳۹۹ صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان، الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۰ آدمی جب رات کو اٹھتا ہے اور اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو ان کو ان مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور ان عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والی ہیں۔

ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، و ابی سعید معاً

۲۱۴۰۱ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی پسند بنائی ہے، میری پسند رات کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہے۔ رات کو بیدار ہونے کے بعد، لہٰذا کوئی شخص اس وقت میرے پیچھے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنی منفرد نماز پڑھ لے اسی طرح اللہ پاک نے ہر نبی کے لیے رزق کا بندوبست کیا ہے اور میرے لیے خمس (مال غنیمت کا پانچواں حصہ) رکھا ہے۔ پس جب میں اس دنیا سے اٹھ لیا جاؤں تو یہ خمس میرے بعد حاکم وقت کے لیے ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ نے رسول کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ لہٰذا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچہ نکال کر بقیہ راہ خدا میں رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کر دیتے تھے۔ باغ فدک اور خیبر کی غنیمت میں سے کچھ اراضی اسی سلسلے کے لیے وقف تھیں جو بعد میں خلفاء راشدین کے زیر نگرانی آئیں وہ بھی ان میں سے نبی کی ازواج مطہرات کا خرچ نکال کر بقیہ مال انہی امور پر صرف کر دیتے تھے جن پر نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔

۲۱۴۰۲ رات کے اندر ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے دنیا یا آخرت کی کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں اور یہ گھڑی تمام رات رہتی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۳ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اسی طرح اللہ پاک ایسی بندی پر رحم کرے، جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کو چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۴ رات میں دو رکعتیں نوافل پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۵ دو رکعتیں جن کو ابن آدم آخر رات کے حصے میں پڑھے اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ دو رکعت نماز ان پر فرض کر دیتا۔ ابن نصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً

۲۱۴۰۶ مومن کا شرف رات کی نماز میں ہے اور اس کی عزت لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید اور بے نیاز ہونے میں ہے۔

الضعفاء للعقیلی، الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۰۷ رات کو نماز پڑھو خواہ دو یا ایک رکعت ہی کیوں نہ پڑھو، کسی گھر میں بھی اگر کوئی رات کو نماز پڑھنے والا ہوتا ہے تو ایک منادی ان کو ندا دیتا ہے، اے اہل بیت اپنی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہو۔ ابن نصر، شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۰۸ تم پر رات کی نماز ضروری ہے خواہ ایک رکعت ہی کیوں نہ پڑھو۔

الزہد للامام احمد، ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: تاکید مقصود ہے ورنہ صرف ایک رکعت پڑھنا منقول ہے اور نہ مسنون۔ یعنی بلکہ کم از کم دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

۲۱۴۰۹ تم پر رات کو قیام لازم ہے۔ یہ صالحین کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا سبب ہے برائیوں کا خاتمہ ہے، جسمانی بیماریوں کو دفع کرنے والی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن بلال، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی امامۃ، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن سلمان، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۱۰ سبحان اللہ! آج رات کیا فتنے نازل ہوئے ہیں اور کیا کیا خزانے کھلے ہیں۔ اے حجروں والیو! اٹھو! پس بہت سی دنیا میں پہننے والی آخرت میں عریاں ہیں۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۱۴۱۱ رات کی نفل نماز کی فضیلت دن کی نفل نماز پر ایسی ہے جیسی خفیہ صدقہ کی فضیلت اعلانیہ صدقہ پر ہے۔

ابن المبارک، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

رات کی نماز دو دو رکعت

۲۱۴۱۲ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب کسی کو صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر کرلے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ: یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو وتر پڑھ کر نہ سویا ہو، وہ آخری دو رکعت میں ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنا لے۔

۲۱۴۱۳ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب تجھے صبح کا خوف دامن گیر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ نماز کو طاق کرلے، بے شک اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۱۴ رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہیں۔مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۱۵ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اور رات کے درمیانی پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسه

۲۱۴۱۶ رات کی نماز دو دو رکعت ہیں اور آخر رات میں ایک رکعت کا اضافہ وتر ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۴۱۷ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ وتر ایک رکعت ہے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ اور دعا میں خدا کے آگے گڑگڑانا، مسکنت کا اظہار کرنا اور اللّٰھم اغفرلی اللّٰھم اغفرلی کہنا ہے جو یوں نہ کہے اس کی نماز ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن المطلب بن ابی وداعة

۲۱۴۱۸ جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

الحمدللّٰه الذی رد علی روحی وعافانی فی جسدی واذن لی بذکره.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر میری روح واپس لوٹائی، میرے جسم کو عافیت بخشی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمائی۔

ابن السنی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۱۹ سب سے محبوب ترین کلام جب بندہ رات کو نیند سے اٹھے تو یہ ہے:

سبحان الذی یحیی الموتی وهو علی کل شیء قدیر.

پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔الخطیب عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۴۲۰ جب رات کو کوئی بیدار ہو اور (نیند کے غلبہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ ٹھہرے اور اس کو اپنے پڑھے ہوئے قرآن کی سمجھ بھی نہ آئے تو وہ جا کر سو جائے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۲۱ جب رات کو کوئی شخص بیدار ہو تو وہ دو ہلکی سی رکعات سے اپنی نماز کی ابتداء کرے۔مسند احمد، مسلم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۴۲۲ جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ کا شکار ہو رہا ہو تو وہ سو جائے حتی کہ اس کی نیند پوری ہو جائے۔ کیونکہ جب کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے مگر اس سے اپنے لیے بددعا نکل جائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۴۲۳ جب کوئی (نفل) نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو وہ جا کر سو جائے حتی کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

مسند احمد، البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۱۴۲۴ جب کوئی نماز کے دوران اونگھ رہا ہو وہ جا کر سو جائے کیونکہ نہ معلوم وہ اپنے خلاف بددعا نہ کرلے اور اس کو علم ہی نہ ہو۔

النسائی، ابن حبان عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۱۴۲۵ جبرئیل مسلسل مجھے رات کے قیام کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے سمجھ لیا کہ میری امت کے بہترین لوگ رات کو تھوڑا ہی سوئیں گے۔مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۶ رات کے پیٹ میں دو رکعتیں پڑھنا بھی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔الحاکم فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۷ رات کی نماز کے بغیر چارہ کار نہیں،خواہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو،اور خواہ ایک بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو اور عشاء کے بعد جو بھی نماز پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن ایاس بن معاویہ المزنی

۲۱۴۲۸ تم پر رات کا قیام لازمی ہے۔کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے،رات کا قیام اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے،گناہوں سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے،گناہوں کا کفارہ ہے،جسم سے برائیوں کو دفعہ کرنے والا ہے۔مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی ادریس الخولانی عن بلال، وقال الترمذی، غریب لایصح، الترمذی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ادریس عن ابی امامۃ قال الترمذی وھذا اصح من حدیث ابی ادریس عن بلال، ابن عساکر عن ابی ادریس عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲۹ تم پر رات کا قیام لازمی ہے بے شک یہ تم سے قبل صالحین کا شعار ہے،یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ،گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔الاوسط للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۰ تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے،اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے،پروردگار کی رضامندی،گناہوں کا کفارہ ہے اور ان سے دور رکھنے والا ہے اور جسمانی بیماریوں کے لیے دافع ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم، شعب الایمان للبیھقی وابن عساکر عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۱ تم پر رات کی نماز لازم ہے خواہ ایک رکعت ہی ہو۔بے شک رات کی نماز گناہوں سے باز رکھتی ہے،رب تبارک وتعالیٰ کے غصے کو فرو کرتی ہے اور اپنے پڑھنے والے سے جہنم کی آگ کو دفع کرتی ہے۔اور مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین (جن پر اللہ کو سخت غصہ آتا ہے) تین اشخاص ہیں وہ آدمی جو دن میں بھی کثرت سے سوئے اور رات کی نماز (تہجد) میں بھی سے کچھ نہ پڑھے۔دوسرا وہ شخص جو کھائے تو بہت زیادہ مگر کھانے پر اللہ کا نام تک نہ لے اور نہ کھانے کے بعد اللہ کا شکر کرے اور تیسرا وہ شخص جو بغیر بات کے خوب ہنسے۔بے شک کثرت سے تھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور فقر وفاقہ کو پیدا کرتا ہے۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۲ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۳ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات میں نماز پڑھنا ہے۔ابن جریر عن جندب البجلی

۲۱۴۳۴ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے اور افضل ترین روزے ماہ رمضان کے بعد اس ماہ کے روزے ہیں جس کو لوگ محرم کہتے ہیں۔ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء عن جندب البجلی

۲۱۴۳۵ دو رکعتیں جن کو ابن آدم اخیر رات میں پڑھتا ہے اس کے لیے دنیا و مافیھا سے بہتر ہیں۔اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ نماز ان پر فرض کر دیتا۔آدم فی الثواب وابونصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۶ رات کا افضل حصہ آخر رات کا حصہ ہے۔پھر فجر کی نماز تک نماز مقبول ہے۔پھر طلوع شمس تک کوئی نماز قبول نہیں پھر عصر کی نماز تک نماز قبول ہے،پھر غروب شمس تک کوئی نماز نہیں،پوچھا گیا یا رسول اللہ رات کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: دو دو رکعت۔پوچھا گیا: دن کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا چار چار رکعت۔اور جس نے نماز کے بعد نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔اور قیراط احد پہاڑ

کے برابر ہے۔ بندہ جب کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو اس کے گناہ اس کی ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں، پھر وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے نتھنوں سے بھی نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ چہرے، کانوں اور آنکھوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے گناہ بازوؤں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۷ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو، پھر نماز پڑھے اور اپنے گھر والوں کو جگائے۔ پس نماز پڑھو۔ اللہ ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو کھڑی ہو اور نماز پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۳۸ اللہ پاک ایسے شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو اور نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو اٹھائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ انکار کردے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ پاک ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۹ جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے۔ اگر اس پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں (نماز پڑھیں) تو ضرور ان کی بخشش کردی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشعری

گھر والی کو تہجد کے لئے بیدار کرنا

۲۱۴۴۰ جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہو تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرلے اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۱ کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسا نہیں جو سوئے مگر اس پر ایک گرہ لگ جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ اٹھ کر وضو کرکے نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کی صبح نشاط انگیز اور خوشگوار ہوتی ہے اور وہ خیر پاتا ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ صبح اٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر گرہ لگی رہتی ہے اور وہ صبح کو بوجھل اور سست روی کا شکار ہو جاتا ہے اور کوئی خیر بھی نہیں پاتا۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۲ میری امت کے دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور پاکی وطہارت میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے جب ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب بازو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے تب اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو میرا یہ بندہ طہارت وصفائی میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے پس یہ جس چیز کا سوال بھی کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۴۴۳ تم پر گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردہ کے پیچھے والے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو پاکی حاصل کرنے میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے مانگے۔ پس میرا بندہ جو بھی مانگے گا وہ اس کو عطا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۴۴۴ تم میں سے کوئی رات کو اٹھتا ہے، پاکی حاصل کرتا ہے تو اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ

کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں کی جماعت سے ارشاد فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کی طہارت میں مشغول ہے تا کہ مجھ سے سوال کرے، پس یہ جو سوال کرے گا وہ اس کو عطا ہوا۔ نصر عن عقبة بن عامر

۲۱۴۴۵ جب کوئی بندہ سوتا ہے تو اس کے کانوں پر گرہیں لگادی جاتی ہیں۔ پھر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ بیدار نہ ہوا ور وضو نہ کرے اور نہ صبح کی نماز پڑھے تو یہ پردہ سب گرہیں اسی طرح لگی رہتی ہیں۔ اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کردیتا ہے۔ ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۱۴۴۶ کوئی مرد یا عورت ایسی نہیں، سوتے وقت جس کے سر پر تین گرہیں نہ لگ جاتی ہوں۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز کو آتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔

مسند احمد، الشاشی، ابن نصر وابن حریمه، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۴۴۷ اے بیٹی! اٹھ کھڑی ہو، اپنے پروردگار کے رزق کی تقسیم (کے وقت) حاضر رہ، اور غافلین میں سے مت بن۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع شمس تک رزق تقسیم فرماتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی وضعفه عن فاطمة رضی اللہ عنها وعلی رضی اللہ عنه

۲۱۴۴۸ جب کوئی سونے لگے اور اس کا ارادہ ہو کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی مٹی کی بھر کر رکھ لے۔ جب بیدار ہو تو دائیں ہاتھ سے وہ مٹی اٹھا کر بائیں کے ساتھ مل لے۔

ابن حبان فی الضعفاء، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: یہ روایت موضوع (خود ساختہ ہے) دیکھئے الموضوعات لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۴۴۹ جب کوئی رات کو اٹھے تو ابتداء دو ہلکی رکعت سے کرے۔ ابن حبان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۵۰ جب تو رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو تھوڑی سی آواز بلند کرلے تا کہ شیطان گھبرا جائے اور تیرے پڑوسی اٹھ جائیں اور رحمن تجھ سے راضی ہو جائے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۵۱ جو رات کو اٹھے، پھر وضو کرے، کلی کرے پھر سو بار سبحان اللہ کہے، سو بار الحمد للہ کہے، سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے سوائے خون اور مال کے۔ کیونکہ یہ باطل نہیں ہوتے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن عبادة

فائدہ: خون اور مال یہ معاف کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں یا خون کا قصاص اور مال کا بدل ادا کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ عین بھڑکتی جنگ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اگر میں اس آگ میں گھس جاؤں تو میرے لیے اس کا کیا صلہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا جنت۔ جب صحابی اس جنگ کی چکی میں پسنے کے لیے آگے بڑھے تو آپ نے ان کو واپس بلایا اور ارشاد فرمایا میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور وہ فرما گئے ہیں الا القرض سوائے قرض کے۔ یعنی ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے وہ ادائیگی ہی سے معاف ہوگا۔ الا من شاء اللہ ان یرحمه.

۲۱۴۵۲ جس شخص نے کسی رات میں سو آیت تلاوت سے نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس شخص نے دو سو آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو قانتین مخلصین (خالصتاً اللہ کے لیے عبادت کرنے والوں) میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۵۳ جس نے رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے نماز میں سو آیت پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ (یعنی اللہ کے تابعدار اور برگزیدہ لوگ) اور جس نے نماز میں ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو شاکرین (شکر گزاروں) میں لکھا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۴۵۴ جو دس آیت کے ساتھ رات کا قیام کرلے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو سو آیات کے ساتھ قیام اللیل کرلے اس کو قانتین

میں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات کے ساتھ قیام کرلے وہ کامیاب و کامران لوگوں میں لکھا جائے گا۔

الشیرازی فی الالقاب وابن مردویه عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۷۵۵ جس نے کسی رات میں دس آیت تلاوت کی وہ (تہجد کے) نمازیوں میں شمار ہوگا، اور اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے پچاس آیت پڑھیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے تین سو آیات پڑھ لیں اس رات قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ اور پروردگار اسی کے متعلق فرمائے گا میرا بندہ میرے لیے تھک گیا۔ اور جس نے ایک ہزار آیت پڑھیں اس کو ایک قنطار (بہت بڑا ذخیرہ) اجر کا نصیب ہوگا۔ جس میں صرف ایک قیراط بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا اس کو کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ وہ جب بھی ایک آیت پڑھے گا ایک درجہ اوپر چڑھ جائے گا حتی کہ وہ اپنے کو یاد سارا قرآن پڑھ لے۔ پھر پروردگار عزوجل اس کو ارشاد فرمائیں گے اپنے دائیں ہاتھ میں خلد (ہمیشہ جنت میں رہنا) پکڑ لے اور بائیں ہاتھ میں نعیم (جنت کی نعمتیں) تھام لے۔ محمد بن نصر، شعب الایمان للبیہقی وابن عساکر عن فضالة بن عبيد وتميم الداری معاً

۲۱۷۵۶ جس نے کسی رات میں دوسو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

ابن مردویه عن ابی الدرداء، ابن مردویه عن عائشه رضی الله عنها

رات کو تین سو آیات پڑھنا

۲۱۷۵۷ جس نے کسی رات میں تین سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھ دیا جائے گا۔ ابن مردويه عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۷۵۸ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھ دیا جائے گا اور قنطار دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا بندہ کو اللہ عزوجل فرمائے گا پڑھتا جا ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہوتا جا حتی کہ تجھے یاد قرآن پورا ہو جائے۔ پھر پروردگار فرمائے گا پکڑ لے۔ وہ پکڑ لے گا۔ بندہ عرض کرے گا اے پروردگار! میں نے جس چیز کو پکڑا ہے اسی کی حقیقت سے آپ ہی زیادہ واقف ہیں۔ پروردگار فرمائے گا اس دائیں ہاتھ میں خلد یعنی تیرے لیے جنت کا دوام ہے اور اس بائیں ہاتھ میں جنت کی نعمتیں اور آسائشیں ہیں۔

الكبير للطبرانی عن فضالة بن عبيد وتميم الداری معاً

۲۱۷۵۹ جس نے کسی رات میں سو آیت پڑھ لیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھ دیا جائے گا۔ جس نے پانچ سو سے ہزار آیت تک پڑھ لیں وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ اس کو اجر کا ایک قنطار حاصل ہو چکا ہوگا۔ اس میں سے صرف ایک قیراط بھی بہت بڑے پہاڑ کے مثل ہوگا۔

عبد بن حميد فی تفسيره، ابن ابی شيبه، وابن جرير وابن نصر، الكبير للطبرانی وابن مردويه عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۷۶۰ جس نے ایک رات میں دس آیت پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیت پڑھیں اس کو رات بھر کی عبادت (کا ثواب) لکھ دیا جائے گا۔ جس نے دوسو آیت پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سو آیت پڑھ لیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا۔ جس نے پانچ سو آیت پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھ دیا جائے گا۔ جس نے چھ سو آیت پڑھیں اس کو خاشعین میں لکھا جائے گا، جس نے آٹھ سو آیات پڑھیں اس کو مخبتین (خدا کے برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا۔ جس نے ہزار آیت پڑھیں اس کو ایک قنطار اجر ملے گا۔ اور ایک قنطار بارہ سو اوقیہ ہیں۔ ایک اوقیہ آسمان و زمین کے مابین چیزوں سے بہتر ہے۔ یا ارشاد فرمایا کہ ایک اوقیہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس نے دو ہزار آیت پڑھ لیں اس کو موجبین، جن کے لیے جنت واجب ہوگئی ان میں لکھ دیا جائے گا۔

الدارمی، الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۴۶۱ جس نے رات میں سوآیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے دوسوآیات پڑھیں اس کو قائمین (اللہ کی بارگاہ میں کھڑے نماز پڑھنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جس نے چار سوآیت پڑھیں اس کے لیے ایک قیراط ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیهقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۴۶۲ جس نے ہر رات میں سوآیت پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ ابن نصر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۱۴۶۳ جس نے ہر رات میں سوآیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا، جس نے دوسوآیات پڑھیں اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ہوگا، جس نے پانچ سو سے ہزار آیت تک پڑھیں اس کو جنت میں ایک قنطار حاصل ہوگا اور یہ تم میں سے کسی ایک کی پوری دیت ہے (یعنی خون بہا) اور خیر سے خالی گھر وہ ہیں جن میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ ابن الضریس ومحمد بن نصر عن الحسن مرسلاً

۲۱۴۶۴ جس نے رات میں دس آیت پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سوآیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت لکھی جائے گی، جس نے دوسوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سوآیات پڑھیں اس کو عابدین (برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا، جس نے ایک ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار یعنی بارہ سو اوقیہ اجر ہوگا۔ ایک اوقیہ آسمان وزمین کی درمیانی چیزوں سے بہتر ہے۔ اور جس نے دو ہزار آیات پڑھ لیں اس کو موجبین (جنہوں نے اپنے لیے جنت واجب کرلی ان) میں لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عبادة بن الصامت

غافلین میں شمار نہ ہونا

۲۱۴۶۵ جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سوآیات پڑھیں اس کے لیے رات بھر پوری عبادت کا ثواب لکھا جائے گا، جس نے دوسوآیات پڑھیں اور وہ قرآن کا حافظ ہے تو گویا اس نے قرآن کا حق ادا کردیا، جس نے پانچ سو سے زیادہ تک پڑھیں گویا اس نے صبح سے قبل ایک قنطار صدقہ کردیا۔ پوچھا گیا: قنطار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک ہزار دینار۔

محمد بن نصر وابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۶۶ جس نے رات میں دس آیت پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سوآیت پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابن ابی شیبه عنه موقوفاً

۲۱۴۶۷ جس نے رات دن میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے ایک دن میں سوآیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے دوسوآیات پڑھیں اس سے قیامت کے روز قرآن نہ جھگڑے گا اور جس نے پانچ سوآیات پڑھیں اس کا اجر کا ایک قنطار رہے گا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۴۶۸ جب کوئی بندہ تین سوآیات پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو فرماتے ہیں اے ملائکہ! میرا بندہ تھک گیا ہے، اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۱۴۶۹ جو اپنے اوراد و وظائف پڑھنے سے سوگیا پھر فجر اور ظہر کے درمیان ان کو پڑھ لیا تو اللہ پاک اس کے لیے رات میں پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ مسند احمد، مسند الدارمی، وابن زنجویه، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مسند ابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۰ جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۱ جس نے رات کو ہلکا پھلکا کھانا کھایا اور نماز پڑھنے میں مصروف ہوگیا تو حورعین اس کے اردگرد پھریں گی حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۴۷۲ جو اپنے ذکر اذکار پڑھنے سے رہ گیا اور اس کا ارادہ اٹھ کر پڑھنے کا تھا تو اس کی نیند اللہ کی طرف سے اس پر صدقہ ہے اور اس کو ذکر اذکار پڑھنے اور رات کو قیام کرنے کا ثواب ہوگا۔ حلیة الاولیاء عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۳ جس شخص کو رات کی کسی گھڑی میں کھڑا ہونا نصیب ہوتا ہو پھر وہ کسی دن سوتا رہ جائے تو اس کو اس کی نماز کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنها

۲۱۴۷۴ جو شخص رات کو اٹھنے کا ارادہ رکھتے مگر اس کی نینداس پر غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لئے رات کی عبادت کا ثواب لکھیں گے اور اس کی نینداس پر صدقہ فرمادیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۵ جو بندہ اپنے کو رات کو اٹھنے کا پابند کرے پھر رات کو سو جائے تو اس کی نینداس پر صدقہ ہے اور اس کو اس کی نیت کا اجر ہے۔

ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، أو ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۶ رات کی نماز دو دو رکعت پڑھے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اللہ کے آگے گڑگڑائے، مسکنت کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ اٹھائے اور اللھم اغفرلی اللھم اغفرلی کہے اور جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ادھوری ہے۔ ابن ماجه عن المطلب بن وداعة

۲۱۴۷۷ قیلولہ (دوپہر کو آرام) کیا کرو۔ بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ الاوسط للطبرانی وابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۸ حضور اکرم ﷺ نے عشاء سے قبل سونے سے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷۹ عشاء کے بعد قصہ گوئی درست نہیں مگر نمازی یا مسافر کے لیے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۰ چہل پہل ختم ہونے کے بعد قصہ گوئی سے احتراز کرو۔ تم کو نہیں معلوم اللہ پاک مخلوق میں کیا چیز بھیجنا چاہتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۱ جس نے عشاء کے بعد شعر کہا اللہ پاک اس رات اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے حتی کہ صبح ہوجائے۔ مسند احمد، عن شداد بن اوس

۲۱۴۸۲ عشاء کے بعد کوئی قصہ گوئی اور گپ بازی درست نہیں مگر کسی نمازی یا مسافر کے لیے۔

عبدالرزاق، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۳ عشاء کے بعد مجلس قائم کرنے سے احتراز کرو اور رات کو جب گدھا ہنہنائے تو اللہ پاک کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

عبدالرزاق عن ابن جریج عن عثمان بن محمد عن رجل من بنی سلمة

۲۱۴۸۴ دن کو کچھ سو کر رات کو عبادت کرنے پر مدد حاصل کرو۔ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد حاصل کرو۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن طاؤوس مرسلا

۲۱۴۸۵ دن کو آرام کرکے رات کو عبادت کرنے پر مدد پاؤ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزوں پر مدد حاصل کرو۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تیسری فرع......چاشت کی نماز

۲۱۴۸۶ مجھے چاشت کی دو رکعات پڑھنے کا حکم ملا ہے لیکن تم کو نہیں حکم دیا گیا اور مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو میرے لیے شروع دن میں چار رکعات پڑھ لیا کر میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن عقبة بن عامر

۲۱۴۸۸ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کے نوافل پڑھے اور اس عرصہ میں خیر کی بات کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کی ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ابو داؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۹ چاشت کی نماز اوابین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۰ جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز پر دوام اور پابندی کیا کرتے تھے! یہ تمہارا دروازہ ہے، اس سے جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۱ چاشت کے وقت کی دو رکعات اللہ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہیں۔ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۲ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کے نوافل فرض کردے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ ملائکہ کی نماز ہے، جو چاہے پڑھے اور جو چاہے ترک کردے اور جو یہ نوافل پڑھنا چاہے وہ اس وقت تک نہ پڑھے جب تک سورج کچھ بلند نہ ہو جائے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن عبداللہ بن یزید

۲۱۴۹۳ صبح اور چاشت کی نماز پڑھ بے شک یہ اوابین برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔زاہر بن طاہر فی سداسیاتہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۴ چاشت کی دو رکعتیں چاشت کی دو سورتوں کے ساتھ پڑھو **والشمس وضحها** اور **والضحی واللیل اذا سجی**.

مسند الفردوس، شعب الایمان للبیہقی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۴۹۵ ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک ایک صدقہ فرض ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کا صدقہ ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۶ تم پر چاشت کی دو رکعتیں لازم ہیں۔ کیونکہ ان میں بڑی ترغیبات ہیں۔الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۷ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں ناک کی ریزش کو دفن کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر ان چیزوں کی ہمت نہ ہو تو چاشت کی دو رکعتیں (سب جوڑوں کی طرف سے) صدقہ ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۸ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! شروع دن میں چار رکعات پڑھنے سے ہرگز عاجز نہ ہو میں تجھے آخر دن تک کفایت کروں گا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن نعیم بن همار، الکبیر للطبرانی عن النواس

چاشت کی نماز کی فضیلت

۲۱۴۹۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن ابی مرۃ الطائفی، مسند احمد، الترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۰ مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم ہوا ہے اور تم کو (بطور فرض) حکم نہیں ہوا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۱ جس نے چاشت کی دو رکعت پر پابندی کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۲ جس نے سال تک پابندی کے ساتھ چاشت کے نفل پڑھے اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

سمویہ عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۳ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولی (فجر کی نماز) سے قبل چار رکعت پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

(الاوسط للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۴ جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تعمیر فرمادیں گے۔

الترمذی، ابن ماجة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۵ منافق چاشت کی نماز پڑھتا ہے اور نہ قل یاایها الکفرون پڑھتا ہے۔ مسند الفردوس عن عبد اللہ بن جراد

۲۱۵۰۶ اوابین کی نماز (چاشت) کے وقت ہے جب دن گرم ہو جائے۔

مسند احمد، مسلم، عن زید بن ارقم، عبد بن حمید، سمویہ عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۱۵۰۷ چاشت کی نماز پر صرف اواب (خدا کو یاد کرنے والا) ہی پابندی کرتا ہے اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔

مستدرك الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

اشراق کی نماز

۲۱۵۰۸ جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر اللہ کرتا رہا حتی کہ طلوع شمس ہو گیا پھر دو رکعت نماز نفل ادا کی تو اس کو تام تام تام (مکمل) حج وعمرہ کا ثواب ہوگا۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز......الاکمال

۲۱۵۰۹ اگر تو چاشت کی دو رکعت پڑھ لے تو تجھے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے محسنین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے فائزین (کامیاب لوگوں) میں لکھا جائے گا اگر تو دس رکعات پڑھ لے تو اس دن تیرا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعات پڑھ لے تو اللہ پاک تیرے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابونعیم، السنن للبیهقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۰ اگر تو چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو تجھے غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے عابدین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعتیں پڑھ لے تو تیرے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ پاک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے صدقہ کا احسان نہ کرے۔ اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اپنے ذکر کی توفیق بخشنے سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا۔

البزار عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۱ جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعات پڑھیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس کو اس دن کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اللہ پاک اس کو قانتین میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعتیں چاشت کی پڑھیں اللہ پاک اس کیلئے جنت میں گھر بنادے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ پاک اپنے کسی بندے پر کوئی احسان نہ کرتا ہو اور صدقہ نہ کرتا ہو اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اس سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا کہ اس کو اپنے ذکر کی توفیق بخش دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۲ کیا میں تم کو اس لشکر سے زیادہ جلدی واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت حاصل کر کے آنے والا نہ بتاؤں؟ وہ ایسا شخص ہے جو اپنے گھر میں وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد میں جائے اور صبح کی نماز پڑھے پھر چاشت کی نماز پڑھے تو وہ اس لشکر سے زیادہ جلدی

میں لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت لے کر آنے والا ہے۔ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۵۱۳ کیا میں تم کو ان سے زیادہ قریب غزوے کی جگہ، زیادہ غنیمت والی اور قابل رشک واپسی کرنے والے کی خبر نہ دوں؟ جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد میں گیا اور چاشت کے نوافل پڑھے وہ قریب ترین غزوہ ہے، زیادہ غنیمت ہے اور قابل رشک واپسی ہے۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی عن ابن عمرو رضی الله عنهما

۲۱۵۱۴ جو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ چاشت کی نماز پڑھی تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔

ابن شاهين عن معاذبن انس رضی الله عنه

۲۱۵۱۵ جس نے چاشت کی نماز پڑھی، مہینہ کے تین روزے رکھے اور سفر میں اور حضر میں وتر کبھی نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۵۱۶ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولی (فجر) سے پہلے چار رکعات (تہجد کی) پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔الكبير للطبرانی عن ابی موسی رضی الله عنه

۲۱۵۱۷ جس نے چاشت کی دس رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنادیا جائے گا۔ابن جرير عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۵۱۸ جب سورج بلند ہوتو جو شخص اٹھے، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی یا فرمایا: وہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا اس دن کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔

مسند احمد، الدارمی عن عقبة بن عامر

دس لاکھ نیکیاں

۲۱۵۱۹ چاشت کی دو رکعتوں میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔مستدرک الحاكم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۵۲۰ حضرت داؤد علیہ السلام کی اکثر (نفل) نماز چاشت کی نماز ہوا کرتی تھی۔الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۱۵۲۱ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے اور اس دروازے سے صرف چاشت کی نماز پڑھنے والے ہی داخل ہوں گے، چاشت کی نماز اپنے پڑھنے والے کی طرف اس طرح لپکتی اور دم بھرتی ہے جس طرح اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف لپکتی ہے۔

ابن عساكر عن انس رضی الله عنه

کلام:.......اس روایت میں یعقوب بن الجہم متہم راوی ہے۔

۲۱۵۲۲ سورج جب اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب سے قبل عصر کے وقت کے بقدر طلوع شمس کے بعد کوئی بندہ دو رکعتیں اور چار سجدے ادا کرتا ہے تو اس کو اس کے سارے دن کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔اور اگر وہ اسی دن مر جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۵۲۳ مغرب سے قبل عصر کا جتنا وقت طلوع شمس سے ہے اس قدر بعد اگر کوئی بندہ اٹھے اور دو رکعتیں چار سجدے ادا کرے تو اس سارے دن کی نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور اس دن کی تمام خطائیں اس سے مٹائی جاتی ہیں۔ابو الشيخ فی الثواب عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۵۲۴ ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے دو رکعتوں کی ضمانت دیدے میں آخر دن تک تیرے کاموں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔

الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۵۲۵ ...اے ام ہانی! یہ اشراق کی نماز ہے۔الكبير للطبرانی عن ام هانی

۲۱۵۲۶ جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر وہ اس کو چھوڑ دے تو وہ نماز اللہ پاک کے پاس چڑھتی ہے اور عرض کرتی ہے: اے پروردگار! فلاں شخص میری حفاظت کرتا ہے تو بھی اس کی حفاظت کر اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کر دیا ہے تو بھی اس کو ضائع کر دے۔

ابوبکر الشافعی والدیلمی عن سمح الجنی

زوال شمس کے نوافل......الاکمال

۲۱۵۲۷ آسمان اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب زوال شمس ہو جائے۔ پھر وہ دروازے بند نہیں ہوتے حتی کہ یہ نماز پڑھ لی جائے پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں آگے ہو۔ ابن عساکر عن ابی امامة عن ابی ایوب

۲۱۵۲۸ جب سورج زوال کے بعد ٹھہر جائے پھر کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعات نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ یا فرمایا وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلی عن عقبہ بن عامر

۲۱۵۲۹ نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے۔ اور یہ مخبتین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ اور اس کا افضل وقت سخت گرمی کا وقت ہے۔ الافراد للدارقطنی والدیلمی عوف بن ملک

تیسری فصل......مختلف اسباب اور اوقات کے نوافل

صلوٰۃ الاستخارہ

۲۱۵۳۰ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے سوا دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک، واستقدرک بقدرتک، واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیرلی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری فاقدرہ لی ویسرہ، ثم بارک لی فیہ، اللھم وان کنت تعلمہ شراً لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری فاصرفنی عنہ، واصرفہ عنی واقدرلی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ.

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۱ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس معاملے میں اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخارہ کر پھر دیکھ وہ چیز جس کی طرف تیرا دل مائل ہو۔ یونکہ خیر اسی میں ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۲ جس نے استخارہ کیا نا کام نہ ہوا، جس نے مشورہ کیا، نادم نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگدست نہ ہوا۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۳ ابن آدم کی سعادت اللہ سے استخارہ کرنے میں ہے، نیز آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور آدمی کی شقاوت کے لیے کافی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ نہ کرے اور یہ بھی اس کی شقاوت اور بدبختی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر ناراض رہے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۴ فی الحال پیغام نکاح نہ دے اور اس کو چھپا۔ پھر وضو کر اور اچھی طرح وضو کر، پھر اللہ نے جو تیرے لیے مقدر کی ہے نماز پڑھ، پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر، پھر کہہ،

اللھم انک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت فی فلانۃ (لڑکی کا نام) خیراً فی دینی ودنیای وآخرتی، فاقدرھا لی، وان کان غیرھا خیراً لی منھا فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرھالی. (پھر جو دل میں خیال آئے وہ کرے) مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۵ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کان کذاو کذامن الامر لی خیراً فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری فیسرہ لی والافاصرفہ عنی واصرفنی عنہ ثم قدرلی الخیراینما کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ.

اے اللہ! میں علم کے ساتھ خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ قدرت چاہتا ہوں، تیرے عظیم فضل کے ساتھ سوال کرتا ہوں، بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہو میرے دین، روزگار اور آخرت کے بارے میں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے، ورنہ اس کو مجھ سے پھیر دے، پھر خیر کو میرے لیے مقدر کر دے، جہاں کہیں ہو اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ ہی کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی، الضیاء عن ابی سعید، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

صلوۃ الحاجت

۲۱۵۳۶ جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بنی آدم سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ کی حمد وثناء کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین، اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لاتدع لی ذنبا الا غفرتہ ولاھما الافرجتہ، ولا حاجۃ ھی لک رضاً الا قضیتھا یاارحم الراحمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بردبار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا رب تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کو لازم کرنے والے اسباب، تیری کامل مغفرت، ہر طرح کی نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں، پس میرا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ، نہ کوئی رنج دور کیے بغیر چھوڑ اور نہ کوئی حاجت جو تیری رضاء کا سبب ہو پوری کیے بغیر چھوڑ اے ارحم الراحمین! لترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفی

صلوۃ الاستخارہ......الاکمال

۲۱۵۳۷ اے علی! جس نے استخارہ کیا ناکام نہ ہوا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہ ہوا۔ اے علی! تجھ پر رات کی تاریکی لازم ہے۔ بے شک زمین رات کو لپٹ جاتی ہے جتنا دن میں نہیں لپٹتی۔ اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ صبح کو کام میں لگ جا بے شک اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۸ .....جب تم میں کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرلے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر

ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب. اللھم ان کان کذا وکذا خیراً لی فی دینی وخیراً لی فی معیشتی وخیراً لی فی عاقبۃ امری فاقدرہ لی وبارک لی فیہ وان کان غیر ذلک خیراً لی فاقدر لی الخیر حیث ماکان ورضنی بہ بقدرتک۔ابن حبان. المحسن فی امالیہ وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۹ اے انس! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے پروردگار عزوجل سے اس کام کے بارے میں سات بار استخارہ کر پھر دیکھ تیرا دل کس چیز کی طرف جاتا ہے کیونکہ خیر اسی میں ہوگی۔ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

تراویح کی نماز

۲۱۵۴۰ امابعد! آج رات مجھے تمہاری حالت کا ڈر نہ تھا بلکہ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تم پر رات کی (یہ) نماز فرض نہ ہوجائے اور پھر تم اس سے عاجز ہوجاؤ۔مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۱ اے لوگو! تمہارا یہ طریقہ مسلسل ایسا رہا (کہ تم تراویح مسجد میں پابندی کے ساتھ پڑھتے رہے) حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے۔ ہذا تم یہ نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔ بے شک آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابوداؤد عن زید بن ثابت

۲۱۵۴۲ میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ بات مانع رہی کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے اور یہ رمضان میں ہے۔مؤطا امام مالک، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۳ تمہارا یہ طریقہ چلتا رہا حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہوجائے اور اگر تم پر یہ نماز فرض ہوگئی تو تم اس کو ادا نہ کرسکو گے۔ پس اے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر ہی میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۵۴۴ میں نے تمہارا طریقہ دیکھ لیا، پس میں اس لیے تمہارے پاس نہ آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہوجائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابن داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۴۵ میں نے تمہارا طریقہ دیکھا اور جان لیا پس تم اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے اپنے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔ابن حبان عن زید بن ثابت

صلوٰۃ التسبیح

۲۱۵۴۶ اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں؟ کیا میں آپ کو دس فضیلتیں نہ دوں؟ جب آپ اس پر عمل کریں گے تو اللہ پاک آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دے گا، پرانے، نئے، بھول کر کیے ہوئے، جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے، بڑے، خفیہ اور اعلانیہ ہر طرح کے گناہ بخش دے گا۔ یہ دس کلمات ہیں تو چار رکعات نماز پڑھ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجائے تو کھڑے کھڑے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ۔ پھر رکوع کر، اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سر اٹھا کر جب کھڑا ہو تو (ربنا لک الحمد کے بعد) دس بار پھر کہہ، پھر سجدے میں جا کر (سجدے کی تسبیح کے بعد) دس بار پڑھ۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر دس

بار پڑھ، پھر سجدے میں جا کر دس بار پھر پڑھ۔ پھر بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگی، اس طرح چاروں رکعات میں پڑھ۔
اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں گے تب بھی اللہ تیرے سب گناہ بخش دے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے۔

ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه و ابن خزیمه، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۵۴۷ اے چچا! کیا میں آپ کو صلہ نہ دوں؟ میں آپ کو خیر کی چیز نہ دوں؟ میں آپ کو ایک نفع دہ چیز نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! چار رکعات پڑھ، ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ، جب قرأت پوری ہو جائے تو پندرہ بار **اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان و لاالٰہ الااللہ** پندرہ بار پڑھ رکوع کرنے سے قبل۔ پھر رکوع کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور سجدہ کرنے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل دس بار پڑھ، یہ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوئیں اور چار رکعت میں تین سو کی تعداد ہو جائے گی۔
پس اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ ہوں گے تب بھی اللہ ان کو بخش دے گا۔ اگر تو ہر روز یہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کر۔ **الترمذی، ابن ماجه عن ابی رافع**

الاکمال

۲۱۵۴۸ اے چچا! کیا میں تجھے ایک صلہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک نفع مند شے نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار رکعات پڑھ۔ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ پھر قرأت کے بعد پندرہ بار پڑھ: **اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ ولاالٰہ الااللہ** رکوع سے قبل پھر رکوع کر اور دس بار پڑھ سر اٹھانے سے قبل، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ سجدہ کرنے سے قبل۔ پھر سجدہ کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ۔ پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگی اور چار رکعات میں تین سو کی تعداد ہوگی۔
اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ یا فرمایا سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں گے اللہ پاک ان کو بخش دے گا۔ پوچھا یا رسول اللہ! یہ نماز ہر روز کون پڑھ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا اگر ہر روز نہیں پڑھ سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کر، اگر یہ بھی کر سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر۔ **الترمذی غریب، ابن ماجه، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع**

کلام: امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔ امام ابن عساکر نے اس کو عن ابی رافع عن ابن عباس کے طریق سے نقل کیا اور فرمایا یہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حضور ﷺ سے روایت کردہ حدیث ہے۔

۲۱۵۴۹ اے غلام! کیا میں تجھے ایک چیز نہ بخشوں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک خیر کی شے نہ دوں؟ تو ہر روز دن یا رات میں چار رکعات پڑھ۔ اس میں سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھ۔ پھر پندرہ بار **سبحان اللہ والحمد للہ ولاالٰہ الا اللہ و اللہ اکبر** پڑھ۔ پھر رکوع کر اور دس بار یہی کلمات پڑھ، پھر سر اٹھا کر دس بار یہ کلمات پڑھ، اسی طرح ہر رکعت میں پڑھ، پھر تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل یہ دعا کر:

اللهم انی اسالک توفیق اهل الهدی واعمال اهل الیقین ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد اهل الخشیة وطلبة اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم، حتی اخافک. اللهم انی اسالک مخافة تحجزنی بها عن معاصیک وحتی اعمل بطاعتک عملا استحق به رضاک وحتی اناصحک فی التوبة خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحة حبالک، وحتی اتوکل علیک فی

الامور، وحسن الظن بک، سبحان خالق النور.

پس جب اے ابن عباس! تو نے یہ کر لیا تو اللہ پاک تیرے گناہ معاف کر دے گا چھوٹے اور بڑے، پرانے اور نئے، خفیہ اور اعلانیہ، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور جو بھول چوک سے سرزد ہوئے، سب گناہ معاف کر دے گا۔

ترجمہ دعا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اہل ہدایت کی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کی سچائی کا، اہل صبر کے عزم کا، اہل خشیت کی کوشش اور محنت کا، اہل رغبت کی طلب کا، متقیوں کی عبادت کا، اہل علم کے عرفان کا تاکہ میں آپ سے خوف کرنے لگوں۔ اے اللہ! میں آپ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں، جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے روک دے، نیز تاکہ میں آپ کی اطاعت کرنے لگوں جس سے آپ کی رضا مجھے حاصل ہو جائے، نیز تاکہ میں سچی توبہ کروں آپ سے ڈرتے ہوئے۔ تاکہ آپ سے محبت کرتے ہوئے آپ کی سچی لگن اور نصیحت حاصل کروں، نیز تاکہ امور میں آپ پر پورا بھروسہ کرنے لگوں، اور تجھ سے اچھا گمان رکھنے لگوں اے نور والے! الحلیۃ لاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سورج گرہن، چاند گرہن اور سخت ہوا چلتے وقت کی نماز

۲۱۵۵۰ جب سورج گرہن ہو جائے تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ایسی ہی ایک اور نماز بھی پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۱ سورج اور چاند اللہ کی آیتوں (نشانیوں) میں سے دو آیات (نشانیاں) ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ کو پکارو، اللہ اکبر اللہ اکبر پڑھو، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ کہو اور صدقہ خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت کھانے والا نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا کوئی بندہ زنا کرے یا اس کی کوئی بندی زنا کرے اے امت محمد! اللہ کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔ اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۵۲ شمس و قمر کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ اللہ پاک جب کسی مخلوق پر تجلی ظاہر کرتے ہیں تو وہ اللہ کے آگے خشوع و خضوع کرتی ہے۔ پس ان میں جو کچھ رونما ہو تم نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ گرہن سے کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی امر پیدا کر دیں۔ النسائی عن قبیصۃ الھلالی

۲۱۵۵۳ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے شمس و قمر اہل ارض کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، پس ان دونوں میں جو بھی گرہن ہو جائے تو نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ گرہن کھل جائے یا اللہ پاک کوئی اور معاملہ رونما فرما دے۔ النسائی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۴ لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند اہل زمین کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی بناء پر گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے جس پر ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کے لیے خشوع کرتی ہے (اور جھک جاتی ہے) پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ہو ایسی ہی (رکعت والی) نماز اور (با جماعت) پڑھو۔ النسائی، ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۵ یہ نشانیاں جو اللہ پاک بھیجتا ہے کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے متغیر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ پاک ان کو متغیر کر دیتا ہے بندوں کو ڈرانے کے لیے۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو ذکر اللہ اور دعا و استغفار کی طرف لپکو۔ النسائی، البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۶ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے پھل حاصل کر لیتا اور مجھ پر جنہم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس پر پھونک

دور رہا تاکہ اس کی گرمی تم کو نہ جھلسا دے۔ میں نے جہنم میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کے چور کو دیکھا، نیز بستی دعدع کا ایک شخص جہنم میں دیکھا ایک ساربانی کی چوری کی وجہ سے جہنم میں تھا، جب اس کو پکڑا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا یہ ڈنڈے کا کام ہے۔ (اس میں اٹک گئی ہے) نیز میں نے جہنم میں ایک لمبی حبشی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھا تھا مگر اس کو کھلایا پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ خود گھوم پھر کر زمین کا گھاس کھالیتی حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ بے شک یہ شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں۔ پس ان میں سے جب بھی کوئی گرہن ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کی طرف دوڑو۔ النسائی عن ابن عمرو

۲۱۵۵۷　مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا۔ جنت اس قدر قریب کی گئی کہ میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل کا خوشہ لے سکتا تھا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس سے پیچھے ہٹتا رہا کہ کہیں وہ مجھے ڈھانپ نہ لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل عورت دیکھی جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی۔ اس نے بلی کو باندھ لیا تھا اس کو کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی اور نہ اس کو کھلا چھوڑتی تھی تاکہ وہ زمین کا گھاس پھوس کھالیتی۔ میں نے جہنم میں ابوثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچتا پھر رہا تھا۔

جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ شمس وقمر کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں جو اللہ تمہیں دکھاتا ہے۔ پس جب یہ گرہن ہوں تو نماز پڑھو جب تک کہ ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۸　اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو۔ تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا جاتا ہے اس کو آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تھا تب میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تھی تو میں اس خوف سے پیچھے ہٹتا تھا کہ اس کی لپٹ مجھے نہ جھلسا دے۔ حتیٰ کہ میں پکار اٹھا اے پروردگار! اور میں ان میں تھا۔ پھر میں نے ایک ڈنڈے والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال اپنے ڈنڈے سے کھینچ لیتا تھا اگر اس کی حرکت پکڑی جاتی تو کہتا کہ میرے ڈنڈے میں پھنس گیا تھا اور اگر کسی کو پتہ نہ چلتا تو وہ مال لے اڑتا تھا۔ نیز میں نے جہنم میں ایک بلی والی دیکھا جس نے بلی کو باندھا اور اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھلا چھوڑا کہ وہ گھاس پھونس کھالیتی حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ میرے پاس جنت لائی گئی اور یہ وہ وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور اوپر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تاکہ جنت سے کچھ پھل لے لوں تاکہ تم بھی ان کو دیکھو لیکن پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۹　شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک ان کے ساتھ بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز اور دعا میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ یہ کھل نہ جائیں۔ البخاری، النسائی عن ابی بکرة، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجه عن ابی مسعود، البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر، البخاری، مسلم عن المغیرة

۲۱۵۶۰　جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ میں پڑ جاؤ۔ ابوداؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۶۱　شمس وقمر میں سے جب کوئی اللہ کی عظمت کا مشاہدہ کر لیتا ہے تو اپنے مدار سے سرک جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں گرہن ہو جاتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۶۲　جب تم ان آیات میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یہ اللہ کی طرف سے ڈرانا اور خوف دلانا ہے پس تم ایسے وقت قریب ترین جو فرض نماز پڑھی ہے ایسی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ مسند احمد عن قبیصة بن مخارق

۲۱۵۶۳　اما بعد! اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں (نشانیاں) ہیں۔ جو کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو مساجد کی طرف گھبرا کر لپکو۔

مسند احمد، وابن سعد عن محمود بن لبید

۲۱۵۶۴ لوگوں کا گمان ہے کہ شمس وقمر یا ایک جب گرہن ہوتے ہیں تو کسی عظیم شخص کی موت (کے صدمے) میں گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی کسی مخلوق پر جب تجلی فرماتا ہے تو وہ خشوع و عاجزی کی وجہ سے جھک جاتی ہے۔

مسند احمد، عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۶۵ شمس وقمر کا گرہن لگنا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو جلدی جلدی نماز کی طرف بڑھو۔

ابن ابی شیبه عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال: حدثنی فلان وفلان

۲۱۵۶۶ اللہ کی نشانیاں بندوں کو ڈرانے کے لیے رونما ہوتی ہیں، پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب ترین جو فرض نماز ادا کی ہے اس جیسی دوسری نماز پڑھنا شروع کر دو۔ السنن للبیهقی عن قبیصه

۲۱۵۶۷ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوا کرتی، جب تم کسی ایک کو گرہن شدہ دیکھو تو اپنی گھبراہٹ اور پریشانی اللہ کی طرف لے جاؤ۔ السنن للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۵۶۸ اے لوگو! آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی نشانی کو گرہن لگ جائے تو مساجد کی طرف پناہ کرو۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۵۶۹ اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز، صدقہ خیرات اور ذکر اللہ کی طرف دوڑو۔ اور میں نے تم سے ستر ہزار افراد ایسے دیکھے ہیں جو چودھویں رات کے چاند کا چہرہ رکھتے ہیں اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما

۲۱۵۷۰ شمس وقمر کسی کی موت اور کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ وہ کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی چیز رونما کر دیں۔ ابن حبان عن ابی بکرة رضی الله عنه

۲۱۵۷۱ سورج چاند کو کسی کی موت ور زندگی سے گہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ پس جب تم ایسا ہوا دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جیسی نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن بلال رضی الله عنه

۲۱۵۷۲ آفتاب و ماہتاب کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۵۷۳ شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب ایسی صورت حال ہو تو نماز پڑھو۔ ابن ابی شیبه عن ابی بکرة رضی الله عنه

۲۱۵۷۴ شمس وقمر اللہ کی آیات میں دو آیتیں ہیں، جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں کھاتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ الکبیر للطبرانی عن عقبة بن عامر، مسند احمد عن محمود بن لبید

۲۱۵۷۵ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب میں جو فرض نماز ادا کی ہو اسی ایک نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

النسائی عن بلال، مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن قبیصة بن مخارق الهلالی

۲۱۵۷۶ شمس وقمر اللہ کی آیتوں میں سے دو آیتیں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے آگے سے کچھ لینے کی کوشش فرما رہے تھے۔ پھر آپ پیچھے ہٹ گئے؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے پھل کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کیا تا کہ تم رہتی دنیا تک اس سے ہمیشہ کھاتے رہو۔ (لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا۔) پھر میں نے جہنم کو دیکھا اور ایسا خوفناک گھبرا دینے والا کوئی منظر نہیں دیکھا۔ اہل جہنم میں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیوں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اس لیے کہ وہ کفران کرتی ہیں۔ پوچھا گیا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی

ہیں؟ ارشاد فرمایا وہ شوہر کا کفران (یعنی ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کو جھٹلاتی ہیں۔ اگر تو کسی عورت کے ساتھ زندگی بھر احسان کا معاملہ کرے پھر وہ کبھی تیری طرف سے کوئی کمی دیکھے تو کہے گی اللہ کی قسم! میں نے تجھ سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان، ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۷ شمس وقمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتیں۔ جب تم ان کو گرہن دیکھو تو نماز پڑھو جب تک کہ اللہ پاک اس صورت کو کھول دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اس جگہ کھڑے کھڑے ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ ہوتا رہا ہے اور جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تو میں جنت سے پھلوں کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اور جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تو میں نے جہنم کو دیکھا تھا وہ ایک دوسرے میں گھس رہی تھی اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس نے سوائب کی رسم ڈالی۔ (سوائب سائبہ کی جمع ہے وہ اونٹ جو بت کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جائے)۔ البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ کسوف شمس (سورج گرہن) ہونے پر نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران آپ کو جنت، جہنم دکھائی گئی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا

۲۱۵۷۸ شمس وقمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم کسی ایک کو گہن لگا دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنت مجھ سے اس قدر قریب کر دی گئی تھی اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس میں سے کوئی خوشہ اٹھا لیتا۔ اور جہنم بھی اس قدر قریب ہوگئی تھی کہ میں پیچھے ہٹنے لگا اس ڈر سے کہ تم کو وہ لپیٹ میں نہ لے لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل قامت عورت دیکھی جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا نہ اسکو چھوڑا کہ وہ گھوم پھر کر گھاس پھونس کھا کر گذارہ کر لیتی اور نہ اس کو کھلایا پلایا۔ حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو سامنے سے نوچ رہی ہے اگر عورت منہ پھیرتی ہے تو اس کو پیچھے سر کی طرف سے نوچتی ہے۔ میں نے جہنم میں بنی الدعدع کا ایک شخص بھی دیکھا جو اپنے ٹیڑھے منہ والی لاٹھی سے چوری کرتا تھا۔ میں نے جہنم میں مڑے ہوئے منہ والی لاٹھی سے چوری کرنے والے (ایک دوسرے) شخص کو بھی دیکھا، جو اپنی لاٹھی سے حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا۔ اگر لوگ اس کی حرکت کو دیکھ لیتے تو کہتا میں نے چوری نہیں کی بلکہ میری لاٹھی میں تمہارا سامان پھنس گیا تھا۔ وہ اسی لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے جہنم میں کانپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں لاٹھی کے ساتھ چوری کرتا تھا۔ مسند احمد، النسائی وابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۹ شمس وقمر تم میں سے کسی کی موت یا تمہارے کسی اہم واقعے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جن کے ساتھ بندے عبرت حاصل کرتے ہیں، اللہ سے ڈرنے والے اور اس کا ذکر کرنے والے اس کا شکر کرتے ہیں۔ پس جب تم اللہ کی کسی نشانی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف بڑھو۔ اس کا ذکر کرو اس سے ڈرو۔ تم دنیا میں جو چیز بھی دیکھتے ہو یہ درحقیقت آخرت کی چیزوں کا محض ایک رنگ اور نمونہ ہے۔ اور تم کو جنت یا جہنم کی جس چیز کی بھی خبر دی گئی ہے۔ ابھی مسجد کے سامنے کی دیوار میں مجھے اس کی صورت دکھائی گئی تھی جب میں تم کو نماز پڑھا رہا تھا تو وہ سب چیزیں مسجد کی دیوار میں نظر آ رہی تھیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۰ جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ ریز ہو جاؤ۔ ابن داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہوا کا تیز چلنا

۲۱۵۸۱ جب کوئی امر مقدر پیش آجائے یا تاریک آندھی زور پکڑے تو تم پر تکبیر اللہ اکبر کہنا لازم ہے۔ کیونکہ اس سے آندھی تاریکی چھٹ جاتی ہے۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۸۲ اللھم انی اعوذبک من شر الریح، ومن شرما تجیء بہ الریح ومن الریح الشمال فانھا ریح العقیم.
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بری ہوا سے، ہوا کے شر سے جس کو ہوا لے کر آئے اور بادشمالی سے کیونکہ وہ بیماری کی ہوا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۳ اللھم انی اعوذبک من شر الریح. (مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۴ ہوا کو گالی مت دو اور اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے۔الشافعی البیھقی فی المعرفۃ عن صفوان بن سلیم مرسلاً

۲۱۵۸۵ ہوا کو گالی نہ دے کیونکہ یہ تو (من جانب اللہ) مامور ہے۔بلکہ یہ دعا پڑھ:

اللھم انی اسالک خیرھا وخیر مافیھا، وخیر ما امرت بہ واعوذبک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کا خیر کا جو اس میں ہے۔اور اس خیر کا جس کا اس ہوا کو حکم ہوا ہے۔میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو اس میں ہے اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا ہے۔

عبد بن حمید عن ابی بن کعب

فائدہ: ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سخت آندھی چلی ایک شخص نے ہوا کو گالی دی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۵۸۶ رات اور نہ دن کو گالی دو، نہ سورج، چاند اور ہوا (وغیرہ) کو گالی دو، کیونکہ یہ ایک قوم کیلئے رحمت ہوتی ہیں اور دوسری قوم کیلئے عذاب۔

ابن مردویہ عن جابر رضی اللہ عنہ

بارش کی طلب اور قحط کے اسباب

۲۱۵۸۷ تم نے اپنے علاقے کی قحط سالی کا شکوہ کیا ہے اور ایک زمانے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اس کو پکارو اور اس نے تم سے قبولیت کا وعدہ کیا ہے

الحمدللہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لاالہ الااللہ یفعل مایرید اللھم انت اللہ لاالہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ماانزلت لناقوۃ وبلاغا الی خیر.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم سب فقیر۔ہم پر بارش برسا اور اس کو ہمارے لیے قوت اور ایک زمانے تک فائدہ مند بنادے۔ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۱۵۸۸ قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش ہو پھر بارش ہو لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔

الشافعی، مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۹ انبیاء میں سے ایک نبی اپنی قوم کو لے کر بارش مانگنے کے لیے نکلے۔دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنا پاؤں آسمان کی طرف اٹھا کر دعائے بارش کررہی ہے۔نبی نے فرمایا لوٹ چلو۔اس چیونٹی کی وجہ سے تمہارے لیے دعا قبول ہوئی ہے۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۰ رات اور دن کی ایسی کوئی گھڑی نہیں ہے، جس میں آسمان نہ برستا ہو اور اللہ اس کو جہاں چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

الشافعی عن المطلب بن حنطب

۲۱۵۹۱ کوئی سال اس سال سے زیادہ بارش والا نہ ہوا اور کوئی جنوبی ہوا نہ چلے مگر وادی بہہ پڑی۔السنن للبیھقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۲ کوئی قوم خدا کی رحمت کے بغیر بارش نہ پا سکی۔ اور جب بھی کوئی قوم قحط سالی کا شکار ہوئی تو خدا کی ناراضگی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ فی العظمة عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۳ کوئی قوم قحط سالی میں مبتلا نہ ہوئی مگر اللہ پر سرکشی کرنے کی وجہ سے۔الادب المفرد فی رواۃ مالک عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۴ جب اللہ پاک کسی قوم کو قحط سالی میں مبتلا فرمانا چاہتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے۔

اے معدو! خوب فراخ ہو جاؤ۔ اور اے چشمو! سیراب نہ کرو اور اے برکت اٹھ جا۔ابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۵ جب تم مشرقی جانب میں ماہ رمضان کے اندر سرخ ستون دیکھو تو سال بھر کا غلہ ذخیرہ کرلو کیونکہ یہ بھوک کا سال ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۱۵۹۶ اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر غصہ فرماتا ہے تو ان پر خسف (دھنسنے) اور مسخ (صورتیں بگڑنے) کا عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے غلے مہنگے کر دیتا ہے، ان کی بارش روک دیتا ہے اور بدترین لوگوں کو ان پر نگران اور حاکم مقرر کر دیتا ہے۔ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۷ جب ثریا ستارہ طلوع ہو جائے تو کھیتیاں آفت سے مامون ہو جاتی ہیں۔الصغیر للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۸ ستارہ جب بھی صبح کو طلوع ہوتا ہے اور کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو وہ آفت اٹھ جاتی ہے۔ یا ہلکی ہو جاتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۹۹ اللهم صاحت بلادنا، واغبرت ارضنا وهامت دوابنا، اللهم منزل البركات من اماكنها، وناشر الرحمة من معادنها بالغيث المغيث انت المستغفر للآثام فنستغفرك للجمات من ذنوبنا، ونتوب اليك من عظم خطايانا، اللهم ارسل السماء علينا مدرارا، واكفامغزوراً، من تحت عرشك، من حيث ينفعنا غيثا مغيثا دار عاً رائعاً ممرعاً طبقاً غدقاً خصباً تسرع لنابه النبات وتكثر لنا به البركات وتقبل به الخيرات اللهم انت قلت في كتابك (وجعلنا من الماء كل شي حيّ)(الانبياء: ۳۰) اللهم فلاحياة لشئ خلق من الماء الابالماء، اللهم وقد قنط الناس اُومن قد قنط منهم، وساء ظنهم، وهامت بهائمهم وعجت عجيج الثكلى على اولادها اذا حبست عنا قطر السماء فدقت لذلك عظمها، وذهب لحمها وداب شحمها اللهم ارحم أنين الآنة، وحنين الحانة، ومن لا يحمل رزقه غيرك، اللهم ارحم البهائم الحائمة والانعام السائمة، والاطفال السائمة اللهم ارحم المشايخ الركع والاطفال الرتع والبهائم الرقع، اللهم زدنا قوة الى قوتنا، ولا تردنا محرومين، انك سميع الدعاء برحمتك يا ارحم الراحمين.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہمارے بلاد چیخ رہے ہیں، ہماری سرزمین غبار آلود ہوگئی ہے، ہمارے چوپائے لاغر و کمزور ہوگئے ہیں۔اے اللہ! شہروں پر برکتیں نازل کرنے والے! موسلا دھار بارش کے ساتھ رحمت بھیجنے والے! آپ ہی سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جاتی ہے، پس ہم آپ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اور اپنے تمام عظیم گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ ہم پر آسمان کو خوب برسا بھر بھر کر برسا اپنے عرش کے نیچے سے، ایسی بارش جو ہم کو نفع پہنچائے، خوب برسنے والی، خوشگوار، سیراب کرنے والی، پے در پے برسنے والی، سرسبزی پیدا کرنے والی، جو ہماری نباتات کو جلد اگائے ہم کو خوب برکات پہنچائے، اور آپ اس سے خیرات کو قبول فرمائیں۔اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔الانبیاء : ۳۰

اے اللہ! ہر چیز چونکہ پانی سے پیدا ہوئی ہے اس لیے بغیر پانی کے اس کی زندگی نہیں۔ اے اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں ان کی امیدوں پہ اوس پڑ چکی ہے، ان کے مویشی لاغرو کمزور ہو گئے ہیں۔ گمشدہ بچے کی ماں کی طرح چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم پر آسمان کے قطرے تک ٹپکنا بند ہو گئے ہیں، جانداروں کی ہڈیاں مدقوق ہوتی ہیں، ان کا گوشت اتر گیا ہے، ان کی چربی پگھل گئی ہے، اے اللہ! رونے والے کے رونے پر رحم فرما، سسکنے والے کے سسکنے پر مہربانی کر، جن کے رزق کا مدار آپ کے سوا کسی پر نہیں، اے اللہ پیاس سے بلکنے والے جانوروں پر رحم فرما، تھکے ماندہ جانوروں پر رحم فرما، بھوکے بچوں پر رحم فرما، اے اللہ! جھکے ہوئے بوڑھوں پر رحم فرما، دودھ پینے والے بچوں پر رحم فرما، چرنے کے لیے ترسنے والے جانوروں پر رحم فرما۔ اے اللہ! ہماری قوت میں اپنی قوت شامل فرما، ہم کو محروم و نامراد واپس نہ کر، بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے اے ارحم الراحمین۔

الخطابي في غريب الحديث وابن عساكر عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۶۰۰ اے اللہ! ہمارے پہاڑ چیخ رہے ہیں ہماری زمین غبار آلود ہو گئی ہے، ہمارے مویشی لاغرو کمزور ہو گئے ہیں اے خیرات عطا کرنے والے! اے رحمت نازل کرنے والے! اے موسلا دھار بارش کے ساتھ برکتیں بھیجنے والے! تجھ ہی سے مغفرت طلب کی جاتی ہے ہم اپنے تمام گناہوں سے کامل مغفرت چاہتے ہیں، اور اپنے تمام گناہوں سے آپ کی جناب میں سچی توبہ کرتے ہیں، اے اللہ آسمان کو ہم پر موسلا دھار برسا، اپنے عرش کے نیچے سے ایسی بارش برسا جو ہم کو نفع دے جو ہم پر خوب پے در پے، سبزہ پیدا کرنے والی بن کر برسے۔

ابن صصرى في اماليه عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه عن جده

۲۱۶۰۱ اللهم اسقنا غيثا مغيثا هيأ مريئاعاجلاغير رائث نافعاً غير ضار سقيا رحمة ولا سقيا عذاب ولا هدم ولا غرق. اللهم اسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء.

اے اللہ! ہم پر بارش برسا موسلا دھار، خوشگوار، جلد آنے والی، پراگندہ نہ کرنے والی نفع دینے والی نقصان نہ دینے والی، رحمت کی بارش نہ عذاب کی بارش جس سے کوئی گرے نہ غرق ہو۔ اے اللہ ہم کو بارش پہنچا اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما۔

ابن شاهين عن يزيد بن رومان

۲۱۶۰۲ اللهم اسقنا غيثا مغيثاً مريعاً طبقاً عاجلاً غير رائث نافعاً غير ضار۔الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۶۰۳ اللهم اسق بلادك وبها ئمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت، اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعاً طبقاً واسعاً عاجلاً غير آجل نافعاً غير ضار اللهم اسقنا سقيا رحمة ولا سقيا عذاباً ولاهدم ولا غرق ولا محق اللهم اسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء۔ابن سعد عن ابی وجزة السعدی اسمه يزيد بن عبيد

۲۱۶۰۴ اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا طبقا غدقا عاجلا غير آجل نافعا غير ضار.

عبد بن حميد وابن خزيمة، مستدرك الحاكم السنن للبيهقي، الضياء للمقدسي عن جابر رضي الله عنه، الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم، السنن للبيهقي، مسند احمد، ابن ماجه عن كعب بن مرة، ابن ماجه الكبير للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنه

۲۱۶۰۵ اللهم جللنا سحابا كثيفا قصيفا دلوقاً حلوقاً ضحوكا زبرجاً تمطرنا منه رذاذاً قطقطاً سجلاً بعاقاً يا ذالجلال والاكرام

اے اللہ! ہم کو سیراب کر ایسے بادل سے جو گھنا ہو، گرجدار ہو، پے در پے برسنے والا ہو، گڑھے بھرنے والا ہو، ہنسا دینے والا (سیاہ مائل بہ) سرخ بتلا بادل، جس سے آپ ہم کو خوب پے در پے برسائیں۔ اے بزرگی اور کرم کرنے والے۔

ابن صصرى والديلمي عن ابی سعيد رضي الله عنه

۲۱۶۰۶ اللهم بارك لهم في محضها ومخضها ومذقها واحبس الرمن بيانع الثمر وافجر لهم الثمد وبارك لهم في الولد.

اے اللہ! ان کو برکت دے ان کے برسنے والے اور بھرے ہوئے پانی والے بادلوں میں اور انگوچھوں سے جمع دے اور ان کے حوض و

پانی سے خوب بھردے اوران کی اولاد میں برکت دے۔ابن الجوزی فی الواھیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۷ جب سمندری ہوائیں چلیں پھر شامی ہوائیں چلیں تو زیادہ بارش کا سبب ہے۔

الشافعی، البیھقی فی المعرفة عن اسحاق بن عبد اللہ مرسلاً

۲۱۶۰۸ جب سمندری بادل اٹھیں پھر شامی بادل اٹھیں تو یہ خوب برسنے والا سال ہے۔ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۱۶۰۹ جنوب سے کوئی ہوا کسی وادی کی بیتگی کو حرکت نہیں دیتی مگراس کو پانی سے بھر دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی وابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۰ اللہ پاک جب کسی امت پر غضب کرتا ہے توان پر عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے نرخ چڑھ جاتے ہیں، ان کی عمریں تھوڑی ہو جاتی ہیں، ان کی تجارت کامیاب اور نفع مند نہیں رہتی، ان سے بارش رک جاتی ہے، ان کی نہریں بہنا کم ہو جاتی ہیں اوران کے بدبختوں کو ان پر مسلط کردیا جاتا ہے۔الدیلمی وابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۱ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو میں رات میں ان کو بارش سے سیراب کرتا، دن میں سورج طلوع کرتا اور بجلی کی کڑک کڑک بھی ان کو نہ سناتا۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۲ اس سال سے زیادہ کوئی سال برسنے والا نہیں۔ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اس سال اس قدر بارش ہوئی جس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۶۱۳ جب ستارہ طلوع ہو جائے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔مسند احمد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

اللہ کا شکر ہے کہ کنز العمال حصہ ہفتم اختتام کو پہنچا

محمد اصغر عفا اللہ عنہ

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ہشتم

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

والحمد للہ وکفی۔ خاکم بدہن یہ منہ اور مسور کی دال، ہم جیسے ادنائے خلق کو یہ شرف کیوں کر حاصل ہو، بخدا! علم حدیث کے ساتھ معمولی سی مناسبت بھی شرف کے لیے کافی ہے، رب العالمین کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے فضل وکرم سے یہ کام اختتام پذیر ہوا آج رات ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ کو کتاب کنز العمال کی آٹھویں جلد کا ترجمہ مکمل ہوا، قارئین سے میری پرزور گذارش ہے کہ کتاب ھذا سے استفادہ کرتے وقت بندہ ناچیز کو اپنی نیک دعاؤں میں نہ بھولیں، خصوصاً ہمارے کرم فرما حضرت مولانا محمد اصغر مغل کے لیے خدائے تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں عزت عطا فرمائے اور پھر محترم خلیل اشرف عثمانی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ ماشاءاللہ محترم خلیل اشرف نے دارالاشاعت سے جو اس ادارہ کے شایان شان بھی ہے کئی عربی کتب کا ترجمہ کروا کر شائع کی ہیں اور علماء، وطلباء اور عوام وخواص سبھی کو استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کشیر

۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۸

المطابق ۷ فروری ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف ص...... کتاب الصلوٰۃ

قسم افعال

باب اول...... نماز کی فضیلت اور وجوب کے بیان میں.

۲۱۶۱۵ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز پوری ہوگی (تو بہت اچھا) فبہا ورنہ فرشتوں سے کہا جائے گا۔ دیکھو اس کے اعمال میں نوافل ہیں؟ سو اس کی فرض نماز کی تکمیل نوافل سے کی جائے گی، اگر فرض نماز کی تکمیل نہ ہوئی اور نہ ہی اس کے پاس نوافل ہیں تو اسے ہاتھوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۲۱۶۱۶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ و البزار ومسند ابی یعلی

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہیں۔

فائدہ: عام احوال میں نمازیوں کو مارنا منع ہے البتہ حاکم اگر اصلاح بندگان خدا کی خاطر نماز پر کوتاہی کرنے والے کو مارے اس کی اجازت ہے۔

۲۱۶۱۷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز زمین پر اللہ تعالیٰ کا امان ہے۔ حکیم، ترمذی

۲۱۶۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسی چیز قابل قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو بروقت پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قدر ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں (چونکہ) نماز دین کا ستون ہے۔

البیھقی فی شعب الایمان

۲۱۶۱۹ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو (تاکید کے ساتھ) لکھ بھیجا تھا کہ:

میرے نزدیک نماز اہم ترین چیز ہے سو جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا، جس نے نماز کو ضائع کیا اس نے اپنے آپ کو ضائع کر دیا۔ اس کے بعد لکھتے۔ ظہر کا وقت سایہ کا ایک ذراع ہونے سے ایک مثل ہونے تک ہے عصر کا وقت سورج کے بالکل صاف ہونے سے شروع ہوتا ہے حتیٰ کہ کوئی سوار دو یا تین فرسخ سفر کرلے، مغرب سورج غروب ہونے پر پڑھی جائے عشاء شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھی جائے سو جو سونا چاہئے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سونا چاہے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سونا چاہئے اللہ کرے اس کی آنکھ نہ سوئے، صبح کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب ستارے ٹمٹمار ہے ہوں سو جو اس وقت بھی سو جائے اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی نہ سوئے۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ وعبد الرزاق فی مصنفہ وبیھقی فی سنہ

۲۱۶۲۰ ابو فتح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس آدمی کا

کوئی اسلام نہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔ابن سعد

۲۱۶۲۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے اور جو آدمی لگا تار دروازہ کھٹکھٹا تا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔دیلمی فی مسند الفردوس

۲۱۶۲۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حارث کہتے ہیں: ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ہم بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں موذن آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن میں پانی منگوایا وہ برتن تقریبا ایک مد کے برابر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یونہی وضو فرماتے دیکھا تھا اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کیا اس اور پھر نماز ظہر ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرمادے گا جو صبح سے لے کر ظہر تک اس سے صادر ہوئے ہوں۔ پھر عصر کی نماز پڑھی تو ظہر تا عصر جو گناہ صادر ہوئے وہ جو معاف فرمادے گا پھر عشاء کی نماز پڑھی تو عشا تک جتنے گناہ صادر ہوئے معاف فرمادے گا۔ پھر وہ ممکن ہے رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزارے اور اگر صبح کو اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی تو عشاء سے صبح تک جو گناہ اس سے صادر ہوئے وہ بھی معاف فرمادے گا۔ یہ سب نیکیاں ہیں جو برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں پھر کسی نے پوچھا اے عثمان! باقی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا! وہ لاالہ الااللہ وسبحان اللہ والحمدللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ہیں۔مسند امام احمد والعدنی والبزار ومسند ابی یعلی وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن منصور

۲۱۶۲۳ حمران کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی رکھتا تھا چنانچہ ایسا دن کوئی نہیں آیا جس میں پانی کا قطرہ نہ بہایا ہو۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز سے واپس لوٹ رہے تھے (مسعر کہتے ہیں عصر کی نماز تھی) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تمہیں کچھ بتاؤں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی بھلائی کی بات ہے تو ہمیں ضرور بتا دیجئے۔ بصورت دیگر اللہ اور اس کا رسول بہتر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان نے بھی حکم خداوندی کے مطابق طہارت کا اہتمام کیا اور پھر پنجگانہ نماز ادا کی تو پانچوں نمازیں درمیانی اوقات میں صدور ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائیں گی۔

مسلم نسائی ابن ماجہ وابن حبان

۲۱۶۲۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا حضور ﷺ نے فرمایا یہی حال نماز کا ہے بلاشبہ نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح یہ پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

احمد بن حنبل وابن ماجہ والشاشی وابن ابی یعلی والبیهقی فی الشعب وسعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۲۵ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: نماز کی حفاظت کرتے رہو نماز کی حفاظت کرتے رہو اور اپنے غلاموں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔احمد بن حنبل فی مسندہ والبخاری فی الادب، ابوداؤد، ابن ماجہ وابن جریر اور ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ابو یعلیٰ فی مسندہ بخاری ومسلم وسعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے نماز کا انتظار کر رہے تھے، اچانک ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا بلاشبہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہو گیا ہے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے وہ آدمی پھر کھڑا ہوا اور اپنی بات دہرائی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ یہ نماز نہیں پڑھی اور اس نماز کے لیے اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کیا؟ وہ آدمی بولا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا! پس یہ نماز تمہارے گناہ کا کفارہ ہے۔الطبرانی فی الاوسط

۲۱۶۲۷ طلحہ بن نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک وجابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں (خزاں زدہ) ایک ٹہنی تھی آپ ﷺ نے وہ ٹہنی ہلائی اور اس سے پتے جھڑنے لگے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی مثال کیسی ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں جب وہ سجدہ میں جاتا ہے اس سے گناہ اسطرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح پتے اس ٹہنی سے۔ابن زنجویہ

۲۱۶۲۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی حوائج کو پوشیدہ رکھتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھ سے کسی حاجت کا سوال کرتے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت کی دعا فرمادیں آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور پھر فرمایا جی ہاں لیکن نماز کا کثرت سے اہتمام کرو۔مسلم، الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۲۹ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہی جارہی تھی رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے چلے جارہے تھے (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا میں ایسا اس لیے کررہا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں اٹھائے جانے والے قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔مسلم الطبرانی فی الکبیر وذخیرۃ الحفاظ رقم ۶۱۰

۲۱۶۳۰ سائب بن خباب نقل کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا نور ہے چنانچہ جب کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس پر ڈال دی جاتی ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں گناہ مٹادیتے ہیں۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

جو شخص نماز کی طلب میں ہے وہ نماز میں ہے

۲۱۶۳۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز کے لیے جارہا تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے جارہے تھے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے میں ایسا کیوں کررہا ہوں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ارشاد فرمایا جب تک آدمی نماز کی طلب میں ہوتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۳۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی بندہ اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوجاتا ہے اور قبلہ رو ہوکر اللہ تعالیٰ سے مناجات شروع کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے حتی کہ بندہ ہی نماز سے فارغ ہوجاتا ہے یا دائیں بائیں توجہ کر لیتا ہے (یعنی سلام پھیرلیتا ہے یا نماز میں کہیں اور متوجہ ہوجاتا ہے)۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردیا ہے چنانچہ جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی چنانچہ یہ میرے لیے ہے اور جو کچھ اس کے بعد وہ ہے وہ اس کے لیے ہے۔البیھقی فی کتاب القراءۃ فی الصلوۃ

۲۱۶۳۴ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں چنانچہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو گناہ اس سے گرکر اس طرح بکھر جاتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت سے خوشے دائیں بائیں گرکر بکھر جاتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۳۵ ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو اس کے جملہ گناہ جمع کرکے اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو درخت کے پتوں کی طرح گرنے لگتے ہیں۔ابن زنجویہ

فائدہ:.... اس مضمون کی جملہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے صغائر مٹ جاتے ہیں اور کبائر بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

۲۱۶۳۶ طارق بن شہاب سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس رات گزاری تاکہ رات کو ان کی عبادت وریاضت دیکھ سکیں چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور آخر رات تک نماز میں مشغول رہے تاہم جس قدر طارق بن شہاب کا گمان تھا ان کی عبادت کو یوں نہ پایا چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے فرمایا نماز پنجگانہ پر پابندی کرو یہ پانچ نمازیں ان فراموشیوں کے

لیے کفارہ ہیں بشرطیکہ کوئی کبیرہ گناہ صادر نہ ہو چنانچہ لوگ جب شام کرتے ہیں تو تین قسموں میں بٹ جاتے ہیں اول وہ جن کے لے رات بھلائی بن جاتی ہے اوران پر وبال جان نہیں بنتی۔ دوم وہ جن کے لیے وبال جان بن جاتی ہے اوران کے حق میں بھلائی کا پیغام نہیں لاتی۔ سوم وہ جن کے لیے نہ وبال جان ہے اور نہ ہی ان کے حق میں بھلائی ہے، چنانچہ وہ آدمی جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر رات بھر عبادت و نماز میں مصروف رہتا ہے رات اس کے حق میں سراسر بھلائی ہے اور اس پر وبال جان نہیں، اور وہ آدمی جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کہ بحر عصیان میں محو سفر ہو جاتا ہے تو ہر رات اس پر بڑی وبال جان ہے اور اس میں اس کے لیے ذرہ بھی بھلائی کا نام ونشان نہیں اور وہ آدمی جو عشاء کی نماز پڑھ کر (صبح تک) سوتا رہا تو یہ رات اس کے لیے نہ بھلائی کا پیغام لائی اور نہ ہی اس پر کچھ وبال جان ہے دکھلاوے سے بچو عمل میں خلوص و دوام پیدا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

زمین نمازی کے حق میں گواہی دے گی

۲۱۶۳۷　　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مسلمان بھی کسی جگہ یا پتھروں سے بنی ہوئی کسی مسجد میں جاتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو وہاں کی زمین کہتی ہے تو نے مجھ پر خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھی ہے میں قیامت کے دن تیرے لیے گواہی دوں گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۶۳۹　　حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں کوتاہیوں کا کفارہ ہیں بلاشبہ آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پر آبلہ نکل آتا ہے پھر آگے بڑھتا ہوا ٹخنے تک پہنچ جاتا ہے، پھر گھٹنوں تک پہنچ جاتا ہے پھر پہلو تک پہنچ جاتا ہے اور پھر آگے بڑھتا ہوا گردن تک پہنچ جاتا ہے چنانچہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو گردن سے کاندھوں پر اتر آتا ہے پھر پہلو پر اتر آتا ہے وہاں سے گھٹنوں پر اترتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو قدموں پر اتر آتا ہے اور پھر جب نماز پڑھتا ہے تو بدن سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:　　حدیث میں گناہ کو آبلہ سے تشبیہ دی گئی ہے چنانچہ جب آدمی نماز نہیں پڑھتا تو وہ بتدریج آگے بڑھتا رہتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۱۶۴۰　　ابوکثیر زبیدی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا آدمی کی گردن پر ایک آبلہ نکل جاتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے سینے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پہلو میں اتر آتا ہے پر نماز پڑھتا ہے ٹخنے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پاؤں کے انگوٹھے پر اتر آتا ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو وہاں سے بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۱　　عبدالرحمن بن یزید نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کم رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ سے دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا جب میں رزے رکھتا ہوں تو مجھے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نماز کے لیے طاقت مخدوش ہو جاتی ہے حالانکہ مجھے نماز روزے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۲　　ابووائل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعود) روزے قلیل رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا جب میں روزے رکھتا ہوں تو ضعف کی وجہ سے قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتا ہوں حالانکہ تلاوت قرآن مجید مجھے روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۴۳　　حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی جملہ حاجات کو فرض نمازوں پر محمول کردو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی پہلے فرض نماز ادا کی جائیں پھر بقیہ کاموں کو وقت دیا جائے۔ حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ نمازیں پڑھو تمہاری حالات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔

۲۱۶۴۴　　ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نمازیں درمیانی وقفوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۴۵ ... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی مسجد میں) چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ایسی سنتیں جاری کی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہیں میں سے یہ جماعت کی نماز بھی ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گے مجھ لو اگر تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا اور ایک ایک خطا معاف ہوگی۔ ہم تو اپنا حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا ورنہ تو حضور ﷺ کے زمانہ میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی یا کوئی سخت بیمار ہو ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف کے درمیان کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

عبدالرزاق والترغیب الدر المنثور

فائدہ: سنت کی دو قسمیں ہیں اول سنت ھدی جس کے ترک پر عتاب ہو جیسے جماعت اذان وغیرہ اور دوم سنت زائدہ جس کے ترک پر عتاب نہ ہو جیسے لباس اور طعام وغیرہ۔

۲۱۶۴۶ ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں سے افضل ترین عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اول وقت میں نماز پڑھنا۔ رواہ عبدالرزاق

ایمان اور نماز کا قوی تعلق

۲۱۶۴۷ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۴۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ کا ارادہ کیا میں آپ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے شہادت کی دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں (مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو سلامتی میں رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر واپس لوٹے ایک مرتبہ پھر آپ ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ انہیں صحیح سلامت رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ (اس بار بھی) ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر لوٹے (کچھ عرصہ بعد) رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں قبل ازیں دو مرتبہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضری دے چکا ہوں اور آپ سے سوال کر چکا ہوں کہ اللہ جل شانہ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ یا اللہ انہیں سلامتی میں رکھ اور انہیں مال غنیمت عطا کر یا رسول اللہ (اب کی بار) میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا اللہ انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطا فرما۔ چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور مال غنیمت لے کر کامیاب و کامران واپس ہوئے۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک ایسا عمل بتا دیجئے جسے میں اپنالوں اور مجھے اللہ اس کے ذریعے بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو بلاشبہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے ایک عمل کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے اللہ عزوجل اس سے مجھے ضرور نفع پہنچائے گا نیز مجھے ایک اور عمل بتا دیں۔ ممکن ہے اللہ جل شانہ مجھے اس کا بھی بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سمجھ لو تم جو سجدہ بھی کرتے ہو اللہ جل شانہ تمہارا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک خطاء معاف فرماتا ہے۔ ابو یعلی والحاکم فی المستدرک

۲۱۶۴۹ امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھی چنانچہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو

سوائے مغرب کی نماز کے ہر دو رکعتوں کے ساتھ مزید دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہوتی کہ نماز کی حفاظت کرو اور اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو حتی کہ یہی کلمات آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں دب کر رہ گئے اور آپ ﷺ کی زبان مبارک تکلم نہیں کر سکتی تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۱۶۵۱ زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں چنانچہ جب ہم فرض نماز پڑھتے ہیں تو یہ نماز ماقبل کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے ہم پھر اپنی جانوں پر زیادتی کرتے ہیں اور پھر جب نماز پڑھتے ہیں تو وہ ماقبل کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۵۲ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خبردار! نماز سراسر بھلائی کی چیز ہے جو چاہے کم پڑھے اور جو چاہے زیادہ پڑھے۔ خبردار نماز میں تین تہائیاں ہیں ایک تہائی وضو ایک تہائی رکوع اور ایک تہائی سجدہ۔ سعید بن منصور فی سننہ

۲۱۶۵۳ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رات گزارتا تھا میں آپ ﷺ کو وضو کے لیے پانی اور دوسری حاجت کی کوئی چیز لا کر دیتا تھا چنانچہ آپ ﷺ رات کو اٹھتے اور یہ کلمات کہتے

سبحان ربی وبحمده سبحان ربی وبحمده سبحن وبحمده الهوی سبحان رب العالمين سبحان رب العالمين الهوی

پھر آپ ﷺ فرمایا کیا تمہاری کوئی حاجت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں آپ کی رفاقت کا خواستگار ہوں فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بس یہی حاجت ہے۔ ارشاد فرمایا: کثرت سجود سے میری مدد کرتے رہو۔ (یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھتے رہو جنت میں میری رفاقت مل جائے گی)۔

نماز کے ترک پر ترھیب

۲۱۶۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا! اے امیر المومنین اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ عبد الرزاق ابن عساکر فی تاریخہ والبیھقی فی شعب الایمان

باب دوم: ...... نماز کے احکام، ارکان، مفسدات اور مکملات کے بیان میں

فصل ...... نماز کی شروط کے بارے میں

نماز کی جامع شروط قبلہ وغیرہ

۲۱۶۵۵ (مسند عمارہ بن اوس) عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اچانک ایک آدمی آیا اور ہم حالت رکوع میں تھے وہ آدمی بولا رسول کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور انہیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا تم بھی کعبہ کی طرف رخ کرو چنانچہ ہمارا امام بحالت رکوع کعبہ کی طرف مڑ گیا اور مقتدیوں نے بھی کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا چنانچہ ہم نے یہ نماز آدھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی اور آدھی کعبہ اللہ کی طرف۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۵۶ یہ حدیث مسند رفاعہ بن رافع زرقی کی مسانید میں سے ہے) وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک

آدمی آیا اور ہلکی سی نماز پڑھی اس نے پوری طرح رکوع کیا اور نہ ہی سجدہ کیا رسول کریم ﷺ اسے کن انکھیوں سے دیکھتے رہے حالانکہ اس آدمی کو پتہ تک نہیں چلا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، نماز دوبارہ پڑھو بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں قسم اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن مجید نازل کیا ہے میں نے اپنی جیسی کوشش کرلی ہے مجھے نماز بتادیجئے اور سکھلادیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح سے وضو کرو پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر تکبیر کہو پھر قرآن پڑھو اور پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اعتدال کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اوپر اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرو پھر اوپر اٹھ جاؤ اور یوں اپنی نماز پوری کرلو تم نے اپنی نماز میں جو بھی کوتاہی کی تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔عبد الرزاق وابن ابی شیبة

۲۱۶۵۷ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو تکبیر کہو پھر سورت فاتحہ پڑھو اور اس کے بعد جس سورت کی چاہو قرأت کرو جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیں گھٹنوں پر رکھو اور پیٹھ کو سیدھا رکھو اور تسلی کے ساتھ رکوع کرو جب کھڑے ہو تو سیدھے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں پر آجائیں۔ جب سجدہ کرو تو تمکین کے ساتھ سجدہ کرو اور جب اوپر اٹھو تو بائیں پاؤں پر بیٹھ جاؤ پھر ہر رکعت اور سجدہ میں اسی طرح کرو۔مصنف ابن ابی شیبة احمد بن حنبل وابن حبان

۲۱۶۵۸ مسند علی ہے کہ معبد بن صخر قرشی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے میں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر آیت پڑھی۔

ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون

وہ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے انہیں علم بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔ الترقفي في جزئه،ترقفي عباس بن عبدالله ثقة حافظ (متوفى ۲٦۷)

ستر عورت

۲۱۶۵۹ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں میں نے اپنے والد کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابا جان! کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ آپ کے کپڑے قریب ہی رکھے ہوئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بیٹی رسول اللہ ﷺ نے آخری نماز جو میرے پیچھے پڑھی تھی وہ ایک ہی کپڑے میں پڑھی تھی۔ابن ابی شیبة ابویعلی

کلام: یہ حدیث ضعف سے خالی نہیں چونکہ اس کی سند میں واقدی ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں۔

۲۱۶۶۰ مسند عمر رضی اللہ عنہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرد کی ران ستر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ: یعنی ران کا ستر رکھنا ہی چاہئے یہ حکم عام ہے خواہ آدمی نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

نمازی کا لباس اچھا ہونا

۲۱۶۶۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت عطا فرمائے تو اپنی جانوں پر بھی وسعت کرو، چنانچہ کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے اوپر کپڑوں کو جمع کرلیتا ہے کوئی ازار اور چادر میں نماز پڑھتا ہے کوئی ازار اور قمیص میں، کوئی ازار اور قبا میں، کوئی شلوار اور چادر میں، کوئی شلوار اور قبا میں، کوئی شلوار اور قمیص میں، کوئی جانگیا اور چادر میں، کوئی جانگیا اور قمیص میں، کوئی جانگیا اور

قبا میں نماز پڑھتا ہے۔مالک عبدالرزاق ابن عیینہ فی جامعہ البخاری و البیھقی فی الکبیر

فائدہ: حدیث میں لباس کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں، یعنی ہر آدمی اپنی وسعت کے مطابق کپڑا پہنتا ہے گو کہ بعض صورتیں کفایتی درجہ کی ہیں نہایہ میں ہے کہ جانگیا سے مراد ہمارے زمانے کے مروجہ جانگیے نہیں ہیں بلکہ چھوٹی شلوار مراد ہے جو ستر عورت کے لئے کافی ہو۔

۲۱۶۶۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! مرد دوسرے مرد کی عورت (بدن کا وہ حصہ جس کا ستر کرنا ضروری ہو) کو نہیں دیکھ سکتا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۶۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہو گیا کہ آیا ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے جبکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک میں نہیں بلکہ دو کپڑوں میں نماز ہوتی ہے۔

اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا انہوں نے دونوں حضرات کو برا بھلا کہا اور فرمایا۔ بلاشبہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ محمد ﷺ کے دو صحابی کسی بات میں اختلاف کریں سو بتلاؤ تمہارے کس فتوی پر لوگ عمل کریں گے رہی بات ابن مسعود کی سو وہ کوتاہی نہیں کرتے ورنہ صحیح قول ابی بن کعب کا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۱۶۶۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔ابن منیع

۲۱۶۶۵ مسعود بن خراش راویت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر لپیٹ کر امامت کرائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۶ زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کپڑا اپنے اوپر ڈالے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودیوں کے ساتھ مشابہت مت کرو سو جب کسی کو ایک ہی کپڑا میسر ہو تو اسے ازار بنالے۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۷ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابی بن کعب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہو گیا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے کہ نہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ دو کپڑوں میں نماز ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو ان دونوں حضرات کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا تم نے ایک مسئلہ میں اختلاف کیا اور بغیر کسی فیصلہ کے جدا ہوئے لوگوں کو پتہ نہیں چلے گا کہ تم میں سے کس کے قول کو اختیار کریں اگر تم میرے پاس آتے تو ضرور علمی بات حاصل کرتے قول تو ابی بن کعب کا ہے اور ابن مسعود بھی کوتاہی نہیں کرتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ران بھی ان اعضاء میں سے ہے جن کا ستر کرنا ضروری ہے۔رواہ بن جریر

۲۱۶۶۹ ابومامون اسلمیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ازار ناف کے اوپر باندھ رکھا تھا۔

رواہ ابن سعد، بیھقی

ایک کپڑے میں نماز

۲۱۶۷۰ محمد بن حنفیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے چنانچہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور کپڑے کی اطراف کو دائیں بائیں پھیر کر ڈال لیتے تھے۔رواہ مسدد

۲۱۶۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میری ران ننگی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے علی اپنی ران کو ڈھانپ لو چونکہ ران ان اعضاء میں سے ہے جن کا ستر ضروری ہوتا ہے۔ الشاشی وابن ماجہ

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں اسمٰعیل صفار ہے، جو حدیث میں ضعیف ہے۔

۲۱۶۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور ران کی رانوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن ابی طالب اپنی ران کو ننگا مت کرو چونکہ ران بھی عورت میں سے ہے، زندہ آدمی کی ران کی طرف نہ دیکھو اور تم مردوں کو غسل دیتے ہو لہٰذا مردہ کی ران کی طرف بھی مت دیکھو (ابن راہویہ ابن جریر ابن جریر نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۲۱۶۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنی ران کو ننگا مت کرو اور زندہ آدمی کی ران کی طرف دیکھو اور نہ ہی مردہ کی طرف۔ رواہ البیھقی

۲۱۶۷۵ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن خزیمہ

۲۱۶۷۶ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے چنانچہ ہم آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور ہمیں اس پر کوئی نہیں جاتا تھا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے یہ امر اس وقت تھا جب کپڑے قلیل پائے جاتے تھے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ بہتر اور تقویٰ کے زیادہ لائق ہے۔ عبداللہ بن احمد

۲۱۶۷۷ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا ایک کپڑے میں نماز کے جواز یا عدم جواز میں اختلاف ہوگیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے چونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ حکم اس وقت تھا جب کپڑے بہت کم پائے جاتے تھے اور جب کپڑوں میں بہتات آگئی تو دو کپڑوں میں نماز ہوگی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کوتاہی نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۷۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کی دونوں طرفوں کو دائیں بائیں ڈال لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۷۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آخری نماز جو پڑھی تو وہ ایک کپڑے میں پڑھی اور کپڑے کو طرفین میں مخالف سمت ڈال رکھا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۸۰ ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ اشہلی عبداللہ بن عبدالرحمن بن ثابت ابوہ جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو اشہل میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی آپ ﷺ اپنی آستین نیچے رکھ کر سجدہ کرتے تاکہ سنگریزوں کی تپش سے بچا کریں۔ ابن خزیمہ وابو نعیم

۲۱۶۸۱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہوں جن کو پہنے ہوئے میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کروں آپ ﷺ نے فرمایا جی پڑھ سکتے ہو اور اگر ان پر کوئی چیز (منی وغیرہ) لگی ہوئی دیکھو تو اسے دھو ڈالو۔ رواہ ابن النجار

۲۱۶۸۲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ ﷺ نے بغل کے نیچے سے نکال کر اوپر ڈال رکھا تھا۔

(عبدالرزاق ابن جریر میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے وہ نماز ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تھی)۔

۲۱۶۸۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۶۸۴ جبار بن صخر بدری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہمیں ستر والے اعضاء دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۱۶۸۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔

۲۱۶۸۶ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو کیسا سمجھتے ہیں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ازار کھولا اور پھر چادر لپیٹ لی اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم میں سے ہر آدمی دو کپڑے پاتا ہے۔

عبد الرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۶۸۷ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے رومی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسے گردن مبارک کے ساتھ باندھ رکھا تھا پھر آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ پر اس چادر کے سوا کچھ نہیں تھا

رواہ ابن عساکر

۲۱۶۸۸ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے چچا جان! ننگے ہو کر مت چھپیے۔

رواہ ابن النجار

۲۱۶۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے اور اس کی لٹکے ہوئے زائد حصوں سے گرمی وسردی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۹۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی اور چادر کی طرفین کو دائیں بائیں ڈال رکھا تھا اور اس دن سخت سردی تھی آپ ﷺ سردی سے بچاؤ کے لئے چادر سے کام لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۹۱ زبیر بن محمد تیمی کی روایت ہے کہ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ازار کھولے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے میں نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

بیھقی و ابن عساکر

کلام: بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں زبیر بن محمد متفرد ہیں۔

۲۱۶۹۲ نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں دو کپڑے پہنائے چنانچہ ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں تشریف لائے اور نافع رحمۃ اللہ علیہ کو پیادہ پورے جسم کو چادر سے لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں جنہیں تم پہن سکو میں نے عرض کیا: جی ہاں مجھے دو کپڑے میسر ہیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں گھر کے پیچھے بھیجوں تو کیا یہی پہن کر واپس آجاؤ گے میں نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے یا لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ مرفوع حدیث ہے۔ (موقوف نہیں ہے) وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی بھی یہودیوں کی طرح چادر نہ اوڑھے جسے دو کپڑے میسر ہوں وہ وہ ایک کپڑے کو اوپر اوڑھے اور دوسرے کا نیچے اور پھر نماز پڑھے نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جائز نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی بغیر تہبند یا شلوار کے نماز پڑھے گو کہ جسم پر کپڑے بھی پہن رکھا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۹۳ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں امامت کرائی آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے پورے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۹۴ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے پورے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا اور کپڑے کی طرفین کو کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ عبد الرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۶۹۵ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ظہر وعصر کی نماز ایک چادر میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور چادر کی طرفین و سینے پر جمع کر رکھا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۶۹۶ سعید بن ابو بلال کی روایت ہے کہ محمد بن ابو جہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جانور چرانے یا کسی اور کام کے

لیے مزدوری پر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اعضاء ستر کو ننگا کر رکھا تھا اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں تھی رسول اللہ ﷺ نے اسے ننگا دیکھ کر فرمایا جو آدمی ظاہراً اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ باطنا کیا حیا کرے گا اس آدمی کو اس کا حق دے کر رخصت کردو۔

رواہ ابونعیم

کلام: ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن ابی جہم کو ابن محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ میرے نزدیک صحابی نہیں ہیں۔

ران ستر میں داخل ہے

۲۱۶۹۷ محمد بن ابی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بازار میں چلا جارہا تھا اتنے میں آپ ﷺ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا وہ آدمی بازار میں اپنے گھر کے پاس رانیں ننگی کیے ہوئے بیٹھا تھا اس آدمی کو معمر کے نام سے پکارا جاتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا! اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپو چونکہ رانیں بھی اعضاء ستر میں سے ہیں۔

احمد بن حنبل حسن بن سفیان وابن جریر وابونعیم

۲۱۶۹۸ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اعضاء ستر کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا بجز اپنی بیوی یا باندیوں کے اپنے عضاء ستر کی حفاظت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک دوسرے کے متعلق اعضاء ستر کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہوسکے کوشش کرو کہ تمہارے اعضاء ستر کو کوئی نہ دیکھ سکے میں نے عرض کیا کہ مجھے بتلائیں اگر کوئی تنہائی میں ہو اسوقت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

عبدالرزاق احمد بن حنبل، ابوداود، ترمذی وقال حسن صحیح، نسائی ابن ماجہ والحاکم فی المستدرک

۲۱۶۹۹ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۰۰ معمر بن عبداللہ بن فضلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ران ننگی کیے ہوئے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ کر رکھو چونکہ ران بھی مسلمان کے اعضاء ستر میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۰۱ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ایک ہی چادر سے پورا جسم مبارک ڈھانپ رکھا تھا اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل کے اثرات عیاں ہورہے تھے، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے نماز کے لیے جنابت سے غسل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۱۷۰۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر لپیٹ کر نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۰۳ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام حبیبہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جن کپڑوں میں ہمبستری کرتے کیا انہی میں نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں بشرطیکہ ان کپڑوں میں منی وغیرہ کا اثر نہ ہو۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۱۷۰۴ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ام حبیبہ کے پاس گیا، دیکھتا ہوں کہ ایک طرف رسول اللہ ﷺ ایک چادر پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں چادر کی اطراف کو دائیں بائیں ڈال رکھا ہے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں میں نے کہا اے ام حبیبہ! کیا نبی کریم ﷺ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اور آپ ﷺ اسی کپڑے میں ہمبستری بھی کرچکے ہیں۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۱۷۰۵ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک بڑی چادر میں نماز پڑھی اس چادر کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حصہ آپ ﷺ نے اوڑھ رکھا تھا اسی چادر کو اوڑھ کر آپ ﷺ نے ہمبستری بھی کرلی تھی۔ البخاری فی التاریخ وابن عساکر

۲۱۷۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صوف کی بنی ہوئی منقش چادر میں نماز پڑھی وہ چادر آدھی مجھ پر تھی اور آدھی آپ ﷺ نے اوڑھ رکھی تھی۔ عبد الرزاق والخطیب فی المتفق

۲۱۷۰۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر آدمی کو دو دو کپڑے میسر ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔ حدیث میں جہاں بھی ایک کپڑے یا چادر میں نماز پڑھنے کا ذکر آیا ہے اس سے مراد بڑی چادر ہے جس سے پورا جسم ڈھانپا جا سکے یا کم از کم اس سے ستر عورت ہو جائے۔

۲۱۷۱۰ مسند عبداللہ بن جراد میں ابن عساکر بواقاسم سمرقندی ابوقاسم بن مسعدہ ابوعمرو عبدالرحمن بن محمد فارسی، ابواحمد بن عدی حسین بن عبداللہ بن یزید قطان ابوایوب وزان یعلی بن اشدق بن بشیر بن ثوب بن مشمرخ بن یزید بن مالک بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل۔

(ایضاً) ابوقاسم، عقیل بن احمد بن مالک محمد بن احمد بن براء علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ جامع مسجد میں نماز پڑھی آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اسے گرہ دے کر باندھ رکھا تھا۔

کلام:۔ ابوقاسم کہتے ہیں، یہ شامی حدیث ہے اور اس کی سند مجہول ہے لیکن یہی حدیث عمر بن حمزہ نے بھی روایت کی ہے اور یعلی بن اشدق کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے پھر بھی عمر بن حمزہ ہی صرف یعلی سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ جزیرہ کی مقیمی تھے عبداللہ بن جراد سے یعلی کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا جو نسخہ میرے پاس ہے اس میں اسی طرح ہے ابوعبداللہ بن خلال کہتے ہیں کہ ابوقاسم بن مندہ نے ہمیں یہ حدیث ابوزرعہ سنائی ہے۔

ابومحمد بن سلمہ علی بن محمد، ابومحمد بن ابوحاتم، عبداللہ بن جراد نبی کریم ﷺ سے، عبداللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا ہے کہ عبداللہ بن جراد غیر معروف راوی ہے اور یہ اسناد صحیح بھی نہیں الغرض یعلی بن اشدق ضعیف راوی ہیں ابوزرعہ کہتے ہیں کہ یعلی بن اشدق صادق الحدیث نہیں ہے۔ انتہی۔

۲۱۷۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی پاس سے گزرے اس آدمی نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانپ کر رکھو چونکہ آدمی کی ران بھی اعضاء ستر میں سے ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۱۲ جرہد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جرہد رضی اللہ عنہ نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے جرہد! اپنی ران کو ڈھانپو چونکہ ران بھی اعضاء ستر میں سے ہے۔ ابن جریر وابونعیم

عورت کے ستر کے بارے میں

۲۱۷۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے گی قمیص، اوڑھنی اور ازار۔ ابن ابی شیبہ وابن منیع بیہقی

۲۱۷۱۴ مکحول کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے گی وہ کہنے لگیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، ان سے پوچھو اور پھر میرے پاس واپس آؤ چنانچہ مکحول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا عورت قمیص، اوڑھنی اور ازار میں نماز پڑھے گی مکحول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس لوٹے اور انہیں خبر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: علی رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باندی کا ستر

۲۱۷۱۵ ابواسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شریح فرمایا کرتے تھے کہ باندی اسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے جس

حالت میں وہ گھر سے باہر نکلتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

استقبال قبلہ

۲۱۷۱۶ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ امام مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۲۱۷۱۷ ابو قلابہ جرمی کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

ابو عباس الاصم فی جزء من حدیثہ

۲۱۷۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور کہنے لگا قبلہ بیت الحرام کی طرف تبدیل ہو چکا ہے امام دو رکعتیں پڑھا چکا تھا نمازیوں نے ادھر ہی سے منہ پھیر لیا اور بقیہ دو رکعتیں کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۱۹ سلیمان تیمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا جس نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہو۔ ابن عساکر

۲۱۷۲۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی حتی کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

حیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ

تم جہاں کہیں بھی ہو کعبہ کی طرف منہ پھیر لو۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے ایک آدمی انصار کی ایک جماعت کے پاس سے جو نماز میں مشغول تھے گزرا اس نے ان کو حدیث سنائی انہوں نے بھی اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ مہینے نماز پڑھی پھر اس کے بعد تحویل قبلہ کا حکم آ گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۲ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ معبد بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میرے بھائی عبداللہ بن کعب نے حدیث سنائی کہ میرے والد صاحب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنی قوم کے چند مشرکین حاجیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے ہم نماز پڑھ چکے ہمارے ساتھ براء بن معرور تھے جو ہمارے بڑے اور سردار تھے براء کہنے لگے: اے لوگو! مجھے گوارا نہیں کہ میں کعبہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھوں ہم نے کہا: ہمارے نبی ﷺ تو شام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں ہم ان کی مخالفت نہیں کر سکتے، براء نے کہا میں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں گا ہم نے کہا لیکن ہم یہ نہیں کریں گے چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا ہم شام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے براء کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے حتی کہ ہم مکہ پہنچ گئے، ہم انہیں اس پر برا بھلا کہتے جب ہم مکہ پہنچے تو کہنے لگے اے بھتیجے! ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہیں تاکہ ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کریں تمہاری مخالفت کی وجہ سے بخدا اس مسئلہ کے بارے میں میرے دل میں تردد پیدا ہو چکا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے ہم آپ ﷺ کو نہیں پہچانتے تھے اور نہ ہی اس سے پہلے ہم نے آپ کو دیکھا تھا چنانچہ ہم مسجد میں داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے سلام کیا اور پھر ان کے پاس بیٹھ گئے براء بن معرور بولے اے اللہ کے نبی میں اس سفر پر نکلا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بیت اللہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز نہ پڑھوں لہٰذا میں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی ہے حالانکہ میرے رفقائے سفر نے میری مخالفت کی ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں کچھ تردد پیدا ہو گیا ہے یا رسول اللہ آپ میری اس رائے کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا تم ایک قبلہ کے پابند ہو کاش تم اسی پر صبر کر لیتے۔ چنانچہ براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے قبلہ کی طرف رجوع کرلیا اور ہمارے ساتھ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی حتیٰ کہ مرتے دم تک ان کے گھر والے یہی سمجھتے رہے۔ براء کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں تھی چونکہ براء رضی اللہ عنہ کو ہم ان کے گھر والوں کی بنسبت زیادہ جانتے ہیں پھر ہم حج کے لیے نکل پڑے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے درمیانی ایام تشریق کے دن عقبہ کا وعدہ کرلیا چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو ہم اکٹھے ہو کر رات کے وقت گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد رسول ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ باتیں کیں ہم نے کہا: تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہم نے سن لیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! جیسے آپ چاہیں اپنے لیے اور اپنے رب کے لیے ہم سے وعدہ لے لیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کلام شروع کیا، قرآن مجید کی تلاوت کی اور اسلام کی طرف بھرپور ترغیب دی۔ پھر فرمایا میں تم سے اس شرط پر بیعت لوں گا کہ تم لوگ مجھے اس امر سے روکو گے جس سے تم اپنی عورتوں اور بچوں کو روکتے ہو براء بن معرور رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ پکڑ لیا اور کہا جی ہاں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے ہم ضرور آپ کو اس امر سے روکیں گے جس سے ہم اپنی عورتوں کو روکتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ہم سے بیعت لیجئے بخدا ہم جنگجو لوگ ہیں ہماری جمعیت ہے ہمارے پاس طاقت ہے اور یہ سب چیز ہمیں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی ہیں اتنے میں شور مچ گیا اور براء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے گفت وشنید کرتے رہے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے بیعت کی پھر لوگ یکے بعد دیگرے بیعت کرتے رہے۔ رواہ ابو نعیم

کلام: ابو نعیم کہتے ہیں کہ محمد بن ابی جہم کو ابن محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا۔

۲۱۷۲۳ ابراہیم بن ابی عبلہ کی روایت ہے کہ میں نے ابی بن ام حرام انصاری کے والد سے ملاقات کی انہوں نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ دو قبلوں (بیت اللہ، بیت المقدس) کی طرف نماز پڑھ چکا ہوں اس وقت میں نے آپ ﷺ پر غباری رنگ کی ایک چادر دیکھی تھی۔

احمد بن حنبل ابن مندہ ابن عساکر

فصل......نماز کے اوقات کے بیان میں

۲۱۷۲۴ ابو عالیہ ریاحی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب سورج زائل ہو جائے تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھو عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج غروب کی طرف مائل ہو جائے اور ابھی صاف اور واضح ہو۔ جب سورج غروب ہو جائے مغرب پڑھ لو اور جب شفق غروب ہو جائے عشاء پڑھو۔ کہا جاتا ہے کہ آدھی رات تک درک ہے اور اس کے بعد تفریط ہے صبح کی نماز پڑھو جب کہ ستارے واضح ہوں اور آسمان پر جال پھیلائے ہوں اور فجر میں قراءت طویل کرو جان لو کہ دو نمازوں کو بلا عذر جمع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

یہ صحیح حدیث ہے۔

۲۱۷۲۵ ابو مہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہو جائے عصر کی نماز پڑھ جب کہ سورج صاف واضح ہو مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہو جائے عشاء کی نماز شفق کے غروب ہونے سے آدھی رات تک پڑھ لو بلا شبہ یہی سنت ہے فجر کی نماز پڑھو جب تاریکی قدرے باقی ہو اور فجر میں قراءت طویل کرو۔ حارث

۲۱۷۲۶ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب سورج زائل ہو جائے ظہر کی نماز پڑھ لو عصر کی نماز پڑھو کہ سورج ابھی صاف واضح ہو اور زردی میں ابھی تبدیل نہ ہوا ہو۔ سورج غروب ہوتے ہی مغرب پڑھ لو اور عشاء کو سونے تک پڑھا کرو فجر پڑھو کہ ابھی ستارے دمک رہے ہوں اور فجر میں طوال مفصل سے سورتیں پڑھو۔ مالک عبدالرزاق

۲۱۷۲۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ اس وقت فجر کی نماز پڑھتے جب روشنی آسمان میں پھیل جاتی سورج جب زائل

ہو جاتا ظہر پڑھ لیتے عصر کی نماز پڑھتے کہ سورج ابھی صاف واضح ہوتا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب روزہ دار کو شک ہو جائے کہ افطار کرے یا نہیں۔ سعید بن منصور

روشنی پھیلنے کے بعد فجر کی نماز

۲۱۷۲۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سایہ شراک (تسمے) کی مثل ہو جاتا پھر آپ نے ہمیں اس وقت عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ دو مثل ہو گیا پھر جب سورج غروب ہو گیا تو ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی پھر اسفار (صبح کی روشنی) میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۲۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر اپنے نام کی طرح ہے چنانچہ کہتے ہیں ظہرۃ، یعنی دوپہر کا وقت عصر کی نماز کا وقت سورج کے سفید واضح ہوتے ہوئے میں ہے مغرب کا وقت اپنے نام کی طرح ہے چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر ہم ایک میل کے فاصلہ پر اپنے گھروں کو واپس آجاتے ہم اپنے تیروں کے نشانات دیکھ لیتے تھے عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کے ساتھ فجر اپنے نام کی طرح ہے اور آپ ﷺ فجر کی نماز غلس (قدرے تاریکی) میں پڑھتے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۷۳۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اوقات صلوۃ کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ خاموش رہے پس کچھ دیر کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی بلال رضی اللہ عنہ نے پھر عصر کی نماز کے لئے اذان دی ہمارا خیال ہے کہ آدمی کا سایہ اس سے طویل ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی پھر سورج غروب ہوتے ہی جس وقت کہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی آپ ﷺ نے حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ پھر دن کی تاریکی یعنی شفق غروب ہونے کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز پڑھی، پھر کل بلال رضی اللہ عنہ نے سورج زائل ہونے کے بعد اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز موخر کی حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ آدمی کا سایہ ایک مثل ہو چکا ہے آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کی اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز کو موخر کیا حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ سایہ دو مثل ہو چکا ہے پھر اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز مغرب ادا نہیں کی۔ حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ شفق غروب ہو چکی ہے پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور نماز پڑھی گئی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان دی جب کہ شفق غروب ہو چکا تھا ہم سو گئے پھر اٹھے اور پھر سو گئے الغرض کئی بار ایسا ہوا پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور گہری نیند سو گئے بلاشبہ جب سے تم لوگ نماز کی انتظار میں ہو تو تم نماز کے حکم میں ہو اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس وقت تک نماز کو موخر کرتا پھر آپ ﷺ نے آدھی رات کے لگ بھگ عشاء کی نماز پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی اور آپ ﷺ نے اسفار روشنی پھیل جانے تک نماز کو موخر کیا حتی کہ تیر انداز تیر کے نشانے کو دیکھ سکتا تھا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا وہ آدمی کہاں ہے جس نے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا؟ وہ آدمی بولا: یا رسول اللہ ﷺ میں یہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ سعید بن منصور

۲۱۷۳۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کہ سورج زائل ہو چکا ہوتا عصر کی نماز پڑھتے کہ سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا مغرب پڑھتے جب کہ سورج غروب ہو چکا ہوتا اور عشاء کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر سے پڑھتے چنانچہ لوگ جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب لوگ تاخیر کرتے تو نماز بھی موخر کرتے اور صبح کی نماز تاریکی میں پڑھ لیتے۔ الضیاء المقدسی

۲۱۷۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے سورج زائل ہو چکا تھا

جبرئیل امین ہوے کھڑے ہو اور ظہر کی نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر جبرئیل آئے اور سایہ ایک مثل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جبریل پھر آئے سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی۔ کہا نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر شفق غروب ہونے پر آئے اور کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ جبرئیل پھر طلوع فجر کے وقت آئے اور کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی جبرئیل پھر دوسرے دن تشریف لائے اور اس وقت ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ کہا نماز پڑھیے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جبرئیل پھر آئے جب کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے کہا، نماز پڑھیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جبریل پھر آئے جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا اور رات داخل ہو چکی تھی کہ نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام آئے جب کہ تہائی رات گزر چکی تھی۔ کہا: نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، جبریل پھر آئے جب کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل چکی تھی، کہا: نماز پڑھیے آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ سے کہا یہ آپ سے پہلے تمام انبیاء کی نماز ہے پس اس کا التزام کیجئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے عصر کا مغرب تک مغرب کا عشاء تک اور عشاء کا صبح تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۴ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سایہ ایک مثل ہو جائے عصر کی نماز سایہ دو مثل ہونے پر پڑھو جب سورج غروب ہو جائے مغرب پڑھ لو عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے پر پڑھ لو پھر اگر نصف رات تک سو جاؤ تو اللہ کرے تمہاری آنکھ نہ سونے پائے اور صبح کی نماز غلس (تاریکی) میں پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۳۵ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تین آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جب کہ فجر کی پو پھوٹ چکی تھی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ سورج زائل ہو چکا اور یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ابھی زائل نہیں ہوا حالانکہ آپ ﷺ بخوبی جانتے تھے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج ابھی تک بلند تھا۔ پھر حکم دیا اور مغرب کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور عشاء کی نماز پڑھی جب کہ شفق غائب ہو چکا تھا دوسرے دن فجر کی نماز پڑھی جب کہ کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے اور یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ابھی طلوع نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی جب کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا پھر عصر کی نماز پڑھی آدمی کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے اور مغرب کی نماز شفق کے غروب ہونے سے قبل پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات ہونے پر پڑھی پھر فرمایا: کہاں ہے سائل؟ ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مزید اوقات کے متعلق

۲۱۷۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک کہ دوسری نماز کی اذان نہ دی جائے۔ سعید ابن منصور

۲۱۷۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہے عصر اور مغرب کے درمیان بھی وقت ہے اور مغرب اور عشاء کے درمیان بھی وقت ہے۔ سعید بن منصور

فائدہ: ... حدیث میں نمازوں کے درمیان بیان کیے گئے وقت سے مراد خالی وقت ہے جس کا شمار نہ پہلے کی نماز میں ہوتا ہے اور نہ بعد کی نماز میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۷۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہر دو نمازوں کے درمیان ایک وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

اوقات کا تفصیلی بیان......ظہر

۲۱۷۳۹ حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات کی نماز کے مشابہ تر نماز دوپہر کی نماز ہے۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ... چونکہ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا بہت مشقت طلب عمل ہے اسی طرح دوپہر کو جب کہ سخت گرمی ہوتی ہے اس وقت بھی نماز کے لیے اٹھنا مشقت طلب عمل ہے تب حدیث میں ظہر کی نماز کو تہجد کی نماز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

۲۱۷۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم کہنے لگے زوال کا وقت ہو چکا یا نہیں پھر اس حال آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور کوچ کر گئے۔ سعید بن منصور

۲۱۷۴۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "دلوک الشمس" سے مراد زوال شمس ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۲۱۷۴۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز پڑھا کرو بلاشبہ ہم اس نماز کو پاکیزگی کا باعث سمجھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۴۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھل چکتا تو ظہر کی نماز پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۴۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ظہر کی نماز پڑھتے۔ جاڑے کا موسم ہوتا ہمیں معلوم نہیں ہوتا تھا کہ دن کا اکثر حصہ گزر چکا یا ابھی باقی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۴۵ ابوبکر بن حزم کی روایت ہے کہ عروہ بن زبیر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو حدیث سنا رہے تھے کہ مجھے ابو مسعود انصاری اور بشیر بن ابو مسعود جو کہ دونوں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہ چکے ہیں نے حدیث سنائی کہ جبریل امین حضور ﷺ کے پاس سورج زائل ہونے کے وقت آئے اور فرمایا: یا محمد! ظہر کی نماز پڑھیے چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن مندہ علی بن عبد العزیز فی مسندہ وابونعیم

۲۱۷۴۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور کنکریوں سے مٹھی بھر لیتا تھا پھر میں انہیں دوسری مٹھی میں لے لیتا حتی کہ کنکریوں کی تپش ختم ہو جاتی پھر میں انہیں سجدہ کی جگہ رکھ لیتا اور سجدہ کرتا تاکہ تپش کی شدت میں کمی آسکے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۴۷ مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی سورج زائل ہو چکا تھا پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے۔ ضیاء المقدسی

۲۱۷۴۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بلاشبہ ظہر کا وقت سائے کے تین قدموں سے پانچ قدموں تک ہے اور اس کا آخری وقت پانچ قدموں سے سات قدموں تک ہے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۷۴۹ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جب آدمی کے سائے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ تک سورج مائل ہو جاتا۔

۲۱۷۵۰ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ ہم ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور سایہ تین ہاتھ ہو چکا ہے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۷۵۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کو تم سے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم رسول اللہ ﷺ سے کہیں زیادہ تاخیر سے عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

۲۱۷۵۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی ظہر کی نماز پڑھتا ہو نہ ابوبکر اور نہ ہی عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی شیبہ وعبدالرزاق

ظہر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۵۳ عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر سے قبل اپنے گھر میں چار رکعات پڑھی ہیں۔

۲۱۷۵۴ عبدالرحمن بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ ظہر سے پہلے نماز میں مشغول تھے میں نے پوچھ یہ کونسی نماز ہے؟ فرمایا! ہم اسے صلوٰۃ اللیل میں شمار کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۵ حذیفہ بن اسید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز سے قبل اور زوال شمس کے بعد لمبی لمبی چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے ان رکعتوں کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ان سے اسی طرح سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا! جب سورج زائل ہوجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بیشک ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے اس وقت تک دروازے بند نہیں کیے جاتے مجھے پسند ہے کہ میرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ تک پہنچایا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۵۶ روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۷ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ سورج زائل ہونے کے بعد ظہر سے قبل دو رکعتیں چھوڑی ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۵۸ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زوال شمس کے بعد ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے ان رکعتوں میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تو فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف اوپر اٹھایا جائے۔ ابن زنجویہ وابن جریر والدیلمی

۲۱۷۵۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ دن کے نوافل رات کے نوافل کے برابر نہیں بجز ان چار رکعات کے جو ظہر سے قبل پڑھی جاتی ہیں۔ بلاشبہ یہ رکعات رات کی نماز کے برابر ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام دن کی نماز کو رات کی نماز کے برابر نہیں قرار دیتے تھے ظہر سے قبل کی چار رکعات کے بلاشبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان چار رکعات کو رات کی نماز کے برابر سمجھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۱ سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۲ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ظہر سے قبل آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور پھر ان کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۳ روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زوال شمس کے بعد مسجد میں تشریف لاتے اور ظہر سے قبل بارہ رکعات پڑھتے اور پھر بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۴ جویریہ بنت حارث کے بھائی عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے بعد افضل نماز ظہر سے قبل کی چار رکعات ہیں۔ ابن زنجویہ

۲۱۷۶۵ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ زوال شمس کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کیے جاتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس وقت کوئی بھلائی میرے لیے آسمان کی طرف بھیج دی جائے میں نے عرض کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے؟ فرمایا جی ہاں میں نے عرض کیا ان کے درمیان میں سلام بھی پھیرنا ہے؟ فرمایا نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۶ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور فرماتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زوال شمس کے بعد ان رکعات و پڑھتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو یہ رکعت ہمیشہ پڑھتے دیکھتا ہوں؟ ارشاد فرمایا بلاشبہ اس وقت آسمان کے دروازے

کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۶۷ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تب سے میں نے آپ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے دیکھا ہے فرمایا چونکہ اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے کچھ نیک اعمال اوپر اٹھالیے جائیں۔طبرانی

ظہر کی سنت قبلیہ کا فوت ہونا

۲۱۷۶۸.. عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سے ظہر کی پہلے کی چار رکعات فوت ہوجاتیں تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعت فوت ہوجاتیں تو انہیں ظہر کے بعد دورکعتوں کے بعد پڑھ لیتے تھے۔ابن النجار ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۷۴

۲۱۷۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار رکعت ظہر سے قبل اور دورکعت بعد میں پڑھتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۱ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ فجر سے پہلے دورکعتیں ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو بعد میں پڑھی جائیں۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھنا سنت رسول میں سے ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۳ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر سے قبل چار رکعات پڑھنا پسند فرماتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۴ ابراہیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات فوت ہوجاتیں تو ان کی بعد میں قضاء کرتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۱۷۷۵ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب تمہاری ظہر سے قبل چار رکعات فوت ہوجائیں تو انہیں بعد میں پڑھ لیا کرو۔رواہ ابن جریر

عصر کے تفصیلی وقت کے بیان میں

۲۱۷۷۶ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو عصر کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ نماز کو اتنا طویل نہ کرے کہ سورج زردی مائل ہوجائے۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔ یعنی ایسی حالت میں نماز کو طویل کرنا بے معنی ہے چونکہ طوالت مفضی الی الکراھت ہے۔

۲۱۷۷۷ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ عصر کی نماز پڑھو جب کہ سورج ابھی بالکل صاف ستھرا ہو (زردی مائل نہ ہوا ہو) حتیٰ کہ کوئی سوار تین فرسخ تک سفر کرسکے اور عشاء کی نماز کو تہائی رات گزرنے تک پڑھ لو اور اگر تاخیر کرنا چاہو بھی تو آدھی رات تک اور غفلت میں مت پڑو۔مالک، ابن ابی شیبہ والبیھقی فی شعب الایمان

۲۱۷۷۸ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی ملاقات ایک آدمی سے ہوئی جو کہ نماز عصر کی جماعت میں حاضر نہیں ہوسکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا! تمہیں کس چیز نے باجماعت نماز سے روک دیا؟ اس آدمی نے کوئی عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنا بہت نقصان کیا۔رواہ مالک

۲۱۷۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے جس نماز میں ہم نے رکوع کیا وہ عصر کی نماز ہے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا معمہ ہے؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔البزار الطبرانی فی الاوسط

کلام:۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۱۷۸۰ ابوعون کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عصر کی نماز اتنی موخر کرتے حتی کہ سورج دیواروں سے بلند ہو جاتا۔ سعید بن منصور

۲۱۷۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آتا تاہم انہوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ میں کہتا تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔
سعید بن منصور ابن ابی شیبہ

عصر کا وقت

۲۱۷۸۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی بلند اور صاف وشفاف ہوتا اور اگر کوئی کہیں جانا چاہتا تو جا سکتا اور عوالی مدینہ بھی آ سکتا تھا سورج جوں کا توں بلند ہوتا۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر اگر کوئی انسان قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف آتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پالیتا تھا۔ مالک عبد الرزاق بخاری مسلم نسائی ابوعوانہ

۲۱۷۸۴ علاء بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ظہر کے بعد آیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ہم نے نماز جلدی پڑھنے کی شکایت کی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔ (تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے)

چنانچہ منافق بیٹھا رہتا ہے جب سورج زرد پڑ جاتا ہے اور شیطان کے سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے پھر وہ شیطان کے سینگ پر کھڑے ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت قلیل ہی کرتا ہے۔ رواہ مالک

۲۱۷۸۵ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بارش والے دن جلدی سے نماز پڑھ لیا کرو چونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ رواہ نسائی

۲۱۷۸۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتی کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخدا میں نے بھی نماز نہیں پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نیچے اترے وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا اور پھر عصر کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۷ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم اونٹ ذبح کرتے پھر دس حصوں میں تقسیم کرتے اور پکا کر کھا لیتے ہم یہ سارے کام مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سارے کام ڈیڑھ دو گھنٹوں میں انجام دے دیتے تھے اور عصر کے بعد کا وقت تقریباً اتنا ہی ہوتا ہے اونٹ ذبح کرنا اور پھر اس کے تکے بنانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دو گھنٹے کا کام ہوتا تھا۔

۲۱۷۸۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق
یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۸۹ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی پھر سورج غروب ہونے تک خطاب ارشاد فرمایا قیامت تک ہونے والی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے آپ ﷺ نے بیان نہ کیا ہو، سو جس نے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور بھولنے والا بھول گیا۔ ترمذی ونعیم بن حماد

۲۱۷۹۰ حضرت ابواروی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا اور پھر میں ذوالحلیفہ آ جاتا۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۱۔ زہری کی روایت ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک مرتبہ عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عروہ کہنے لگے: مجھے بشیر بن ابی مسعود انصاری نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی مغیرہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے ان کے پاس ابو مسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ داخل ہوئے اور کہا اے مغیرہ بخدا! مجھے علم ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور نماز پڑھی ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل تشریف لائے اور آپ ﷺ اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی بشیر بن ابو مسعود نے پانچ نمازوں کا ذکر کیا پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے عروہ! ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبریل نے ہی نماز کا وقت مقرر کیا ہے؟ عروہ کہنے لگے بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے مروی حدیث یوں ہی سناتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۲ صفوان بن محرز مازنی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بارش کے دن عصر کی نماز پڑھائی چنانچہ جب بادل چھٹ گئے اور آسمان صاف ہوگیا تو معلوم ہوا کہ نماز کا وقت ابھی نہیں ہوا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۳ عروہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مغیرہ رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے اس نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عصر کی نماز میں تاخیر کر رہے ہیں وہ آدمی بولا آپ عصر کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھتے ہیں۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا تھا اور پھر میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا جب کہ سورج بدستور چمک رہا ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۴ اوس بن حجر کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے اہل و مال سب ہلاک ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج میرے حجرے سے نکل چکا ہوتا تھا۔ میرا حجرہ قدرے وسیع تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی میرے حجرے میں لگ رہا ہوتا تھا اور بعد میں سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور ابن ابی شیبہ

عصر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۹۷ "مسند عمر رضی اللہ عنہ ربیعہ بن درج کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو ان پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوگئے اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع کیا ہے۔ عبدالرزاق احمد بن حنبل

۲۱۷۹۸ فرات بن سلمان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ہے جو اٹھے اور عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے اور ان میں وہ تسبیحات پڑھے جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ وہ تسبیح یہ ہے۔

تم نورک فهديت، فلک الحمد وعظم حلمک فعفوت فلک الحمد بسطت يدک فاعطيت فلک الحمد ربنا وجهک اکرم الوجوه وجاهک اعظم الجاه، وعطيتک افضل العطية اوهنأها تطاع دينا فتشکر وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتکشف الضر وتشفى السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولايجزى بآلائک احد ولا يبلغ مدحتک قول و قائل

(اے ہمارے رب) تیرا نور کامل و مکمل ہے اور تو ہدایت دینے والا ہے، تمام نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تیری بردباری عظیم الشان ہے تو معاف کر دیتا ہے اور تیرے ہی لیے حمد و ستائش ہے۔ تو نے اپنے ہاتھ کو پھیلا رکھا ہے تو ہی عطا کرتا ہے اور تو ہی قابل ستائش ہے، اے ہمارے رب! تو سراپا بخشش ہے اور تو عظیم تر شان و شوکت والا ہے۔ تیرا عطیہ سب سے افضل اور بہت ہی مزیدار ہے، اے ہمارے رب تیری اطاعت کی جاتی ہے اور تو اس کی پاسداری بھی کرتا ہے، اے ہمارے رب! تیری

نافرمانی کی جاتی ہے اور تو بخش دیتا ہے، بے چین کی سنتا ہے اور پریشانی کو دور کرتا ہے، بیمار کو شفاء عطا کرتا ہے اور تو گناہوں کو معاف کرتا ہے، تو توبہ بھی قبول کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بھی بدلہ نہیں دے سکتا اور تیری تعریف کا احاطہ کسی قائل کا قول نہیں کرسکتا۔ ابویعلی

۲۱۷۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے۔ ابو داؤد وسعید بن منصور

۲۱۸۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں انکو نہ چھوڑوں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتا رہوں سو جب تک میں زندہ ہوں ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن النجار

۲۱۸۰۲ جبیر بن نفیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو خط لکھا کہ عصر کے بعد دو رکعتوں سے رک جاؤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے رہی بات میری سو میں تو ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۳ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد جو نماز پڑھی تھی وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ مال تقسیم کرنے میں مشغول ہوگئے تھے اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں آپ سے چھوٹ گئی تھیں تب آپ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی تھیں پھر بعد میں آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے نہ عصر سے پہلے نماز پڑھی ہے اور نہ اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

کلام: حدیث کا ابتدائی حصہ تو ثابت ہے لیکن دوسرا حصہ ضعف سے خالی نہیں دیکھئے ضعیف الترمذی صفحہ ۲۷

۲۱۸۰۴ ابواسود عبداللہ بن قیس کی روایت ہے کہ عطیہ بن نمار نے انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیجا تاکہ ان سے آپ ﷺ کے صوم وصال کے متعلق سوال کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ ایک دن اور ایک رات روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے روزہ کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا لیتے تھے انہوں نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے ان سے منع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۵ ابواسود عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مؤمنین اولاد اور مشرکین کی اولاد کے بارے میں اور عصر کی دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ اولاد اپنے آباء واجداد کے ساتھ ہوگی میں نے پوچھا بلا عمل کے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ان کے عمل سے خوب واقف ہے۔ رہی بات عصر کی دو رکعتوں کی سو لوگوں نے آپ ﷺ کو ان رکعات سے مشغول کردیا تھا تب آپ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ یہ رکعات عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ صوم وصال سے منع فرماتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازیں میرے گھر میں کبھی نہیں چھوڑیں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۰۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کے بعد دو رکعات پڑھ لیتے تھے جب کہ دوسروں کو اس سے روکتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۰۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں برابر عصر کے بعد دو رکعات پڑھتی رہی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے۔

۲۱۸۰۹ اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر مارتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۱۰ وبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مار رہے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو پڑھ چکا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تمیم! جو کچھ تم جانتے ہو وہ سارے لوگ نہیں جانتے۔ حارث وابویعلی

۲۱۸۱۱ فارسیوں کے آزاد کردہ غلام سائب زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ چل کر زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں درہ کے ساتھ مارا۔ لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے چنانچہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے عمر آپ مجھے مار رہے ہیں بخدا میں اس نماز کو نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زید بن خالد! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات تک نماز کے لئے سیڑھی بنالیں گے تو میں نہ مارتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۲ طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیا گیا تو انہوں نے یہ رکعات چھوڑ دیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ پھر پڑھنے لگے لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر مارتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۳ مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر ان کے بعد دو رکعتیں پڑھتے پھر عصر کی نماز پڑھتے اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے میں نے عرض کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ تو عصر کے بعد کی رکعتوں سے منع کرتے تھے اور مارتے بھی تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ آپ ﷺ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے لیکن تمہاری قوم یعنی اہل یمن کمینے لوگ ہیں چنانچہ وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی پڑھتے رہتے ہیں پھر عصر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت اچھا کرتے تھے۔ ابوالعباس فی مسندہ

مغرب اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۱۸۱۴ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مغرب سے پہلے نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شفق سرخی کا نام ہے۔ سمویہ وابن مردویہ

فائدہ: سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف افق پر سرخی سی چھاجاتی ہے حدیث بالا کی رو سے اسی کو شفق کہا جائے گا۔

۲۱۸۱۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ستاروں کے ظہور سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لو۔ طحاوی

۲۱۸۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز پڑھو درآں حالیکہ دروں میں ابھی روشنی (سفیدی) ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور وطحاوی

۲۱۸۱۸ ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں جبان سے آیا اور یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج ابھی ابھی غروب ہوا ہے اور میں سوید بن غفلہ کے پاس سے گزرا تو میں نے کہا کیا تم نماز پڑھ چکے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا میں نے کہا: میرے خیال میں تم نے جلدی کردی ہے انہوں نے جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۱۸۱۹ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھنی چاہی لیکن کسی اہم کام کی وجہ سے رک گئے حتیٰ کہ دو ستارے طلوع ہوگئے۔ چنانچہ پھر نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے تو (اس کمی کو پورا کرنے کے لئے) دو غلام آزاد کیے۔ ابن مبارک فی الزھد

۲۱۸۲۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر قبیلہ بنوسلمہ میں واپس آتے حتیٰ کہ ہم تیروں کے نشانات کو دیکھ سکتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز جلدی پڑھ لیتے تھے اور جب گھروں کو واپس جاتے تو اچھی خاصی روشنی ہوتی تھی۔

۲۱۹۲۱ ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تقریبات شروع ہوجاتی اور ابھی تک مغرب کی نماز کے لیے تثویب نہیں کہی جاتی تھی ہم نماز پڑھتے اور آپ ﷺ نہ اس کا ہمیں حکم دیتے اور نہ اس سے روکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۲۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہ پڑھی حتی کہ مکہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ طبرانی

کلام: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن یزید خوزی ہے جو متروک الحدیث راوی ہے

۲۱۸۲۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہ پڑھی حتی کہ مکہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: مقام سرف مکہ مکرمہ سے دس (۱۰) میل کے فاصلہ پر ہے چونکہ آپ ﷺ سفر میں تھے اس لیے غروب شمس پر نماز نہ پڑھی۔

۲۱۸۲۴ زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم سوق (بازار) کی طرف واپس جاتے، ہم میں سے اگر کوئی آدمی تیر مارتا تو اس کے نشانہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۲۵ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر ہم میں سے کوئی آدمی جاتا تو بخوبی تیر کے نشانہ کو دیکھ سکتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۲۶ حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مغرب کی نماز پڑھتے جبکہ جلد باز آدمی روزہ افطار کر رہا ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۲۷ علی بن ھلال لیثی کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر واپس جاتے اور آپس میں تیراندازی کرتے ہم پر تیروں کے نشانات مخفی نہیں ہوتے تھے حتی کہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبیلہ بنوسلم میں اپنے گھروں کو واپس آتے اور نماز پڑھتے۔ ضیاء مقدسی

۲۱۸۲۸ ابی بن کعب بن مالک کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز پڑھتے حتی کہ وہ تیروں کے نشانات کو بآسانی دیکھ پاتے۔ سعید بن منصور

۲۱۸۲۹ زہری کی روایت ہے کہ ایک نقیب صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اپنے ٹھکانوں میں واپس جاتے اور ہم بآسانی تیروں کے نشانات دیکھ پاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۳۰ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی دو رکعتوں میں پوری سورت اعراف پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مغرب کی نماز سے قبل نفل نماز

۲۱۸۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے قبل ہمارے پاس تشریف

لـ تے جب کہ ہم لوگ نماز میں مصروف ہوتے آپ ﷺ ہمیں نہ نماز کا حکم دیتے اور نہ ہی روکتے۔ رواہ ابن النجار

۲۱۸۳۲ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورت طور پڑھتے سنا ہے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

مغرب کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۸۳۳ ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز غفلت ہے اور تم لوگ غفلت ہی کا شکار ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ۔۔ یعنی مغرب اتنی تاخیر سے پڑھی جائے کہ مغرب وعشاء کا درمیانی وقت ہو جائے۔

۲۱۸۳۴ زر بن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۳۵ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مغرب کی دو رکعتیں پڑھتے تھے جب کہ ہم مغرب کی اذان واقامت کے درمیان کھڑے ہوتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۳۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے جب موذن اذان دیتا تو لوگ مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ کوئی مسافر اگر مسجد میں آجاتا تو اسے گمان ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے چونکہ لوگ کثرت کے ساتھ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابو شیخ

۲۱۸۳۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں گویا اس نے ایک غزوہ کے بعد دوسرا غزوہ کیا۔ ابن زنجویہ

۲۱۸۳۸ محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا اے ابا جان! یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اپنے محبوب ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ ابن مندہ وابن عساکر

کلام: ۔۔۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ حدیث بالا مذکورہ سند کے ساتھ غریب ہے اور اس کی معروف سند یہی ہے اور صالح بن قطن متفرد ہیں جب کہ ہیثمی مجمع الزوائد ہیثمی ۲۳۰۲ میں کہتے ہیں کہ صالح بن قطن کے ترجمہ میں، میں نے یہ حدیث نہیں پائی۔ البتہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸۳۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان صلوۃ الاوابین پڑھنے والوں کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ابن زنجویہ

عشاء کی نماز کے بیان میں

۲۱۸۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عشاء کی نماز کو مریضوں کے سونے سے قبل اور مزدور کے آرام کرنے سے قبل پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۸۴۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا لگ بھگ آدھی رات گذر چکی تھی چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے

نکلے اور ارشاد فرمایا لوگ نماز پڑھ کر واپس لوٹ گئے اور تم نماز کے انتظار میں ہو، جب سے تم نماز کی انتظار میں ہو تب سے تم لوگ نماز کے حکم میں ہو۔
رواہ ابن ابی شیبہ

اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۸۴۲ عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیا کریں تاکہ ہمارے ساتھ ہمارے اہل وعیال اور بچے بھی نماز میں حاضر ہو لیا کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جلدی (یعنی اول وقت ہی) پڑھانی شروع کر دی۔
عقیلی فی الضعفاء

۲۱۸۴۳ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۴۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز کے انتظار میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر) فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے اور تم لوگ نماز کے انتظار میں ہو اور جب سے تم لوگ نماز کے انتظار میں ہو تب سے تم نماز کے حکم میں ہو اگر مجھے کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خوف نہ ہوتا تو میں آدھی رات تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا۔ ابن ابی شیبہ وابن جریر

نماز کا انتظار کرنے والے کا اجر

۲۱۸۴۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لشکر کی تیاری میں مصروف ہوئے حتیٰ کہ آدھی رات گزر چکی پھر (مسجد میں) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے اور تم نماز کی انتظار میں ہو جب سے تم نماز کی انتظار میں ہو تب سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ ابن ابی شیبہ وابن جریر

۲۱۸۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عشاء کی نماز مؤخر کی۔ حتیٰ کہ ہم سو گئے پھر اٹھے اور پھر سو گئے پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تک تقریباً آدھی رات گزر چکی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کا وقت یہی قرار دیتا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابن جریر

۲۱۸۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر کے ساتھ پڑھی حتیٰ کہ لوگ (مسجد میں) سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سوئے اور پھر بیدار ہوئے اتنے میں عمر بن خطاب اٹھے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! نماز پڑھئے چونکہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے نکلے مجھے ایسا لگتا ہے گویا میں ابھی ابھی آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سر مبارک کی ایک طرف رکھا تھا اور پانی صاف کر رہے تھے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ یہ نماز اسی وقت میں پڑھا کرو ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں! بخدا! یہی وقت ہے اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور بخاری ومسلم وابن جریر

۲۱۸۴۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آپ ﷺ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف آئے اور ارشاد فرمایا اہل زمین میں سے کوئی بھی تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں نہیں ہے زہری کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں سوائے اہل مدینہ کے نماز کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۴۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کسی کام میں مشغول ہو گئے اور عشاء کی نماز میں تاخیر ہو گئی حتیٰ کہ ہم سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس

نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ شیطان نے سب سے پہلے عشاء کی نماز کا نام عتمہ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی پھر تقریباً آدھی رات کے وقت ہمارے پاس (مسجد میں) تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو، چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ گئے ارشاد فرمایا جب سے تم نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو اس وقت سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ اگر مجھے ضعیف کے ضعف بیمار کی بیماری اور ضرورتمند کی حاجت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت تک مؤخر کرتا ایک روایت میں آدھی رات کا لفظ آتا ہے۔

الضیاء المقدسی، ابوداؤد، والنسائی، ابن ماجہ و ابن جریر

۲۱۸۵۲ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو (۹) مرتبہ عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیں تو ہم رات کو طویل قیام کریں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز جلدی پڑھانا شروع کردی۔

رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۳ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے سے لیکر تہائی رات یا آدھی رات تک پڑھتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۴ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کس وقت پڑھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ ہر مہینے کے شروع کی تیسری رات سقوط قمر (چاند غروب ہونے) کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

ضیاء المقدسی وابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۵ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی جب مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کچھ لوگ سو رہے ہیں اور کچھ نماز میں مشغول ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نماز میں حاضر ہونے والوں میں ثواب میں تم سب سے بہتر ہو تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس نماز کی انتظار میں ہو۔

۲۱۸۵۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد میں لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی اور فرمایا: اس نماز کا یہی وقت ہے اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۷ قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات تاریکی سے ہر وادی کو بھر دے۔الضیاء المقدسی

۲۱۸۵۸ قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات ہر وادی کو تاریکی سے بھر دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! بچے سو گئے عورتیں اونگھنے لگیں اور رات کا ایک حصہ بھی گزر چکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کرو چنانچہ تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں کوئی بھی نہیں ہے اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر کرتا۔رواہ ابن جریر

۲۱۸۶۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسے اندیشہ ہو کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے گا تو کوئی حرج نہیں کہ وہ شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز پڑھ لے۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم عشاء کی نماز کے لئے آپ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے حتیٰ کہ تہائی رات گزر چکی،

پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کو کسی چیز نے مشغول کرلیا تھا یا پھر اہل خانہ میں کوئی حاجت تھی؟ جب باہر تشریف لائے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے سوا اہل دین میں سے کوئی اور اس نماز کے انتظار میں ہو اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت میں پڑھتا پھر آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا اور اقامت کہی۔ابن ابی شیبہ وابن جریر

وتر کے بیان میں

۲۱۸۶۲ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آخر رات میں بیدار ہوتے اس وقت وتر پڑھتے تھے۔طحاوی

۲۱۸۶۳ مسروق کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سوجاتے اور پھر بیدار ہوتے تو ایک رکعت پہلے پڑھ چکے ہوتے اور اب صبح تک دو رکعتیں پڑھتے اسی طرح عمارہ، رافع بن خدیج اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات مروی ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۴ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سونا چاہتے تو وتر پڑھ لیتے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے پچھلے پہر وتر پڑھتے تھے۔مالک وابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۵ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور فرماتے ہیں نے وقت فوت ہونے سے بچ لیے اور اب میں نوافل کے درپے ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۶ روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے متعلق دریافت کیا، کہنے لگے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھتے تھے البتہ جب قیام اللیل کرتے اور رات کو نماز میں مصروف رہتے تو رات کے پچھلے پہر میں وتر پڑھتے، جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر تھے جب کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وتر رات کے اول حصہ میں پڑھ لیتے اور آخری حصہ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے وتروں کو نہیں توڑتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۱۸۶۷ مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے اور درمیان میں سلام سے فصل نہیں کرتے تھے (یعنی ایک ہی سلام سے تین رکعات پڑھتے تھے)۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۸ انس بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں معوذتین پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات کو وتر پڑھ لوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ رات بھر جاگتا رہوں اور پھر صبح ہونے کے بعد وتر پڑھوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۰ حبیب معلم کی روایت ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرتے تھے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے فقیہ تھے چنانچہ وہ تیسری رکعت کے لیے تکبیر کہہ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ رواہ البیہقی

رات کے اول حصہ میں وتر پڑھنا

۲۱۸۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ رہے ہیں اور صاحب قوت لوگ وہ ہیں جو رات کے آخری پہر میں وتر پڑھتے ہیں گو کہ یہ دوسری صورت افضل ہے۔ابن سعد و مسدد وابن جریر

۲۱۸۷۲ ابن عوف کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی سواری پر وتر پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا تابعین کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۳ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھتے تھے۔عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۴ حارث بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران سے پوچھا کہ وتر اول رات میں پڑھے جائیں یا درمیانی حصہ میں یا آخری حصہ میں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ان تینوں صورتوں پر عمل تھا۔ابن جریر، ابن عساکر

۲۱۸۷۵ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۱۸۷۶ ابن سباق کی راویت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور تین رکعات وتر پڑھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۷ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وتر پڑھتے تو پھر اٹھ کر ایک رکعت اور پڑھتے اور فرماتے یہ اوپرے اونٹ سے کس قدر مشابہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۸ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اول رات میں وتر پڑھتا ہوں اور جب رات کے آخری حصہ میں سو جاتا ہوں تو ایک رکعت پڑھ لیتا ہوں اور میں اسے جوان اونٹنی کے مشابہ سمجھتا ہوں۔طحاوی

۲۱۸۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اذان کے وقت وتر (ایک رکعت) پڑھتے اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، ابن ماجہ، دورقی

۲۱۸۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کی طرح وتر نماز حتمی نہیں ہیں لیکن وتر نماز رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے جو آپ ﷺ نے جاری کی ہے۔طبرانی، عبدالرزاق، احمد بن حنبل، عدنی، دارمی، ابوداود، ترمذی

اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔نسائی ابویعلی، ابن خزیمہ، مالک، ابونعیم فی الحلیہ، بیھقی وضیاء المقدسی

۲۱۸۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات کے اول، وسط، آخر تینوں حصوں میں وتر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر آخری حصہ میں پڑھتے تھے۔ابن ابی شیبہ، دورقی، احمد بن حنبل، ضیاء المقدسی

۲۱۸۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط، آخر میں وتر پڑھتے تھے حتی کہ آپ ﷺ کے وتر کی انتہا سحری تک ہوتی تھی۔طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، الطحاوی، ابویعلی

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۸۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔احمد بن حنبل

۲۱۸۸۴ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں قصار مفصل میں سے نو (۹) سورتیں پڑھتے تھے چنانچہ پہلی رکعت میں الھکم التکاثر'' وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' واذا زلزلت الارض'' اور دوسری رکعت میں'' والعصر'' ''اذا جاء نصر اللہ والفتح'' ''انا اعطینٰک الکوثر'' اور تیسری رکعت میں'' قل یاایھا الکافرون'' وتبت یدا ابی لھب'' ''قل ھواللہ احد''۔

احمد بن حنبل، ترمذی، ابویعلی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، طحاوی، دورقی، طبرانی

۲۱۸۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بما فاتك من عقوبتك واعوذبك منك لااحصی ثناء علیك انت کما أثنیت علی نفسك.

یااللہ میں تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری عتاب سے تیری بخشش کی پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کرسکتا، جس طرح کہ تو اپنی تعریف خود کرتا ہے۔

ترمذی، وقال: حسن غریب، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی و قاضی یوسف فی سننہ، مالک وسعید بن منصور

اور طبرانی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

لااحصی نعمتك و لا ثناء علیك

۲۱۸۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی اذان کے وقت وتر پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابن ابی شیبہ ومسدد وابن جریر

۲۱۸۸۷ قبیلہ بنواسد کا ایک آدمی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت تثویب کہنے والا کہہ رہا تھا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے وتر کا حکم دیا ہے اور وتر کے لیے یہی وقت مقرر کیا ہے۔

طبرانی ودورقی

۲۱۸۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع کیا کہ میں سو جاؤں مگر وتروں کی نیت پر۔ البزار

۲۱۸۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں اذا زلزلت الارض، والعادیات، والھکم التکاثر اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔ ابونعیم فی الحلیہ

۲۱۸۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کیا کہ کیا وتر فرض ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی پر قائم رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۹۱ ابوفاختہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پر وتر پڑھے اور سجدہ اور رکوع کے لیے اشارے کرتے تھے۔

عبد الرزاق، بیہقی

۲۱۸۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر کی تین قسمیں ہیں جو چاہے اول رات میں پڑھے اور اگر پھر نماز پڑھے تو صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ جو چاہے وتر پڑھے اور پھر اگر نماز پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے اور پھر دو دو رکعتیں پڑھتا رہے۔ اور جو چاہے وہ وتر نہ پڑھے اور رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے۔ حتی کہ اس کی آخری نماز وتر ہی ہو۔ رواہ بیہقی

۲۱۸۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے، پہلی رکعت میں الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد، دوسری رکعت میں الحمد للہ و قل ھو اللہ احد اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس میں پڑھتے تھے۔

ابو محمد سمرقندی فی فضائل قل ھو اللہ احد

۲۱۸۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آٹھ رکعت پڑھتے جب فجر طلوع ہوتی وتر پڑھتے پھر تسبیح و تکبیر کرنے بیٹھ جاتے حتی کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی پھر کھڑے ہوتے اور فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے نکل پڑتے۔ عقیلی

کلام: عقیلی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں یزید بن بلال فزاری ہے جو کہ متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۱۸۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول، اوسط، آخر میں وتر پڑھتے تھے۔ پھر پچھلے پہر میں آپ کا عمل ثابت رہا۔ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۹۶ عبد خیر کی روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے چنانچہ رات کے آخری حصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ آدمی کہاں ہے جس نے وتر کے متعلق سوال کیا تھا؟ چنانچہ ہم سب ان کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ پہلے اول رات میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان رات میں اور پھر آخر رات میں اور جب آپ ﷺ کی رحلت ہوئی وہ اسی وقت (آخر رات) میں وتر پڑھتے تھے۔

طبرانی فی الاوسط

۲۱۸۹۷ ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ گھر سے اس وقت نکلتے تھے جب ابن تیاح فجر اول کے وقت اذان دیتے اور فرمایا کرتے تھے کہ وتروں کا یہ وقت بہت اچھا ہے اور آیت کریمہ "والصبح اذا تنفس" کی تفسیر اسی وقت سے کرتے تھے۔

ابن جریر و طحاوی، طبرانی فی الاوسط، بیہقی ومالك

آخر رات میں وتر پڑھنا

۲۱۸۹۸ سنان بن حبیب کہتے ہیں میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وتروں کے لیے کونسی گھڑی بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ گھڑی وتروں کے لیے بہت اچھی ہے یعنی صبح سے پہلے جو اندھیرا ہوتا ہے۔ابن ابی شیبہ وابن جریر

۲۱۸۹۹ اذان ابوعمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۰ ابومریم کہتے ہیں! ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں رات کو سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا حتی کہ سورج طلوع ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ اور تمہیں یاد آ جائے تو اس وقت پڑھ لیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۱ اغر مزنی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! میں صبح کو بیدار ہوا اور رات کو وتر نہیں پڑھ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کے وقت پڑھے جاتے ہیں (تین بار فرمایا) کھڑے ہو جاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ ابونعیم

۲۱۹۰۲ ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابومحمد! مجھ سے لے لو، میں نے یہ تحفہ رسول اللہ ﷺ سے لیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے لیا ہے، تم یہ تحفہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی سے نہیں لے سکتے ہو۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر چھ رکعات پڑھیں اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے رہے اور پھر تین وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رویانی وابن عساکر

اس حدیث کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۹۰۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وتر اس آدمی پر واجب ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۴ عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عشاء کے بعد رات کے اول حصہ میں آپ ﷺ فرمایا: اے عمر! آپ؟ انہوں نے جواب دیا: رات کے آخری حصہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رہی بات آپ کی سو آپ نے اعتماد کا دامن مضبوطی سے پکڑا ہے اور اے عمر! رہی بات آپ کی سو آپ نے قوت کا دامن تھام لیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۹۰۵ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھے، چنانچہ ان پر نکیر کی گئی اور اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: معاویہ نے سنت پر عمل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۶ عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں طلوع شمس سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان میں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' قل یاایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

وتر میں پڑھی جانے والی سورتیں

۲۱۹۰۹ عبدالرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے، جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھتے ''سبحان الملک القدوس''۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر دو نمازوں کے درمیان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۱ قبیلہ عبد قیس کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مجھے بتائیں کیا وتر سنت ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے وہ آدمی بولا نہیں کیا وتر سنت ہیں؟ فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ نبی

کریم ﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۲　ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سواری پر بیٹھ کر وتر پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۳　ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر چھوڑ دوں ان کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۴　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جس آدمی نے وتر پڑھے بغیر صبح کرلی اس کے سر پر ستر ہاتھ کے بقدر لمبی رسی لٹکی رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۵　حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی" پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۱۶　حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۱۹۱۷　حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو (۹) رکعت وتر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب بدن بھاری ہوگیا تو سات رکعت پڑھتے تھے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے جن کی پہلی رکعت میں "اذا زلزلت الارض اور دوسری میں "قل یاایھا الکافرون" پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۱۸　عبداللہ بن رباح حضرت ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کب وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یارسول اللہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتا ہوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ نے امر قطعی پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ نے قوت کا دامن تھاما ہے۔ ابن جریر وابونعیم

۲۱۹۱۹　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں قرآن مجید کی تعلیم وتعلم میں مشغول جماعت کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! اے اہل قرآن! اے اہل قرآن! (تین بار فرمایا) یقیناً اللہ عزوجل نے تمہاری نمازوں میں ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون سی نماز ہے؟ ارشاد ہوا وہ وتر کی نماز ہے۔ ایک اعرابی بولا یارسول اللہ! وتر کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ تم پر واجب نہیں اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں پر وہ تو اہل قرآن پر واجب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۲۰　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کرتے اور وتر پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:　حدیث بالا میں صبح سے مراد صبح صادق نہیں بلکہ صبح کاذب مراد ہے چونکہ طلوع فجر یعنی صبح صادق کے بعد تو وتر کی نماز کا وقت ہی نہیں رہتا۔ واللہ اعلم۔

۲۱۹۲۱　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے مجھے کہتے۔ کھڑی ہو جاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

ہر حصہ میں وتر کی گنجائش

۲۱۹۲۲　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط اور آخر میں وتر کی نماز پڑھتے رہے ہیں حتی کہ آپ ﷺ نے سحری کے وقت بھی وتر کی نماز پڑھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۳　زہری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر وتر پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۴ زہری کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اول رات میں وتر پڑھتے تھے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخر رات میں وتر پڑھتے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں حضرات سے وتر کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ قوی ہے اور یہ محتاط ہے۔ پھر فرمایا: کہ تم دونوں کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جو بیابان میں سفر کے خواہاں ہوں ایک کہے: میں اس وقت تک نہیں سوؤں گا جب تک اسے قطع نہ کرلوں دوسرا کہے۔ میں تھوڑی دیر سو جاتا ہوں اور پھر اٹھ کر اس بیابان کو قطع کروں گا چنانچہ وہ دونوں منزل مقصود پر صبح کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۵ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے علاوہ بقیہ نمازوں کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زیادہ گراں نہیں گزرتا تھا بجز وتر اور فجر کی دو رکعتوں کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وتر تاخیر سے پڑھنا زیادہ پسند تھا حالانکہ وتر رات کی نماز ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے حالانکہ یہ دو رکعتیں دن کی نماز میں سے ہیں۔ ابن جریر، عبد الرزاق

۲۱۹۲۶ شعبی کہتے ہیں: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز وتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۷ سعید بن مسیب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز جاری کی ہے جیسا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں جاری کیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۲۸ ابراہیم کہتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر کی نماز پڑھتے درآں حالیکہ رات کا اتنا حصہ ابھی باقی ہوتا جتنا کہ سورج غروب ہونے کے بعد نماز کے قضاء کا وقت ہوتا ہے۔

۲۱۹۲۹ حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول اوسط، آخر میں وتر کی نماز پڑھتے تھے۔

۲۱۹۳۰ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات وتر رات کے اول حصہ میں پڑھتے کبھی درمیان رات میں اور کبھی آخر رات میں تاکہ مسلمانوں کے لیے آسانی پیدا ہو جائے لہٰذا جس عمل کو بھی لیا جائے درست قرار پائے گا۔

۲۱۹۳۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات نماز وتر میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

ابن عساکر، عبد الرزاق

۲۱۹۳۲ معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے اور اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے دو رکعتیں ظہر سے قبل اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھی ہیں، اگر تم چھوڑ دو کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے چاشت کی نماز بھی پڑھی ہے اگر تم اسے چھوڑ دو کوئی حرج نہیں وہ آدمی بولا: اے ابومحمد! یہ سب ہم نے جان لیا ہمیں وتروں کے متعلق کچھ بتایئے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتروں کو پسند فرماتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

وتر کے بارے میں شیخین رضی اللہ عنہم کی عادات مبارکہ

۲۱۹۳۳ ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابن شہاب نے بتایا ہے کہ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس وتروں کا تذکرہ کرنے لگے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اور اگر بیدار ہو جاؤں تو صبح تک دو رکعت پڑھ لیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے میں دو رکعتیں پڑھ کر سو جاتا ہوں اور پھر سحری کے وقت وتر پڑھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر محتاط ہیں اور عمر قوی شخص ہیں۔

۲۱۹۳۴ مسند ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے، پھر تین بار یہ تسبیح پڑھتے سبحان الملک القدوس تیسری بار آواز بلند کرتے۔

ابن حبان، الدارقطني، ابن عساكر، الضياء المقدسي وابن الجارود

۲۱۹۳۵ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

ابو داؤد، نسائي وابن ماجه

۲۱۹۳۶ اسی طرح حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ابو داؤد وابن ماجه

۲۱۹۳۷ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سلام پھیرتے تو کہتے: سبحان الملک القدوس۔

رواه ابو داؤد

۲۱۹۳۸ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک جماعت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے وتر کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: اذان کے بعد وتر نہیں ہوتے چنانچہ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بڑی تنگی کا مظاہرہ کیا ہے اور فتویٰ میں افراط سے کام لیا ہے، وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز سے فجر کی نماز تک ہے۔

عبدالرزاق، ابن جرير

دعائے قنوت کے متعلق

۲۱۹۳۹ "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ وتروں کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

الدارقطني و بيهقي

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھئے ضعاف دارقطنی ۴۰۹

۲۱۹۴۰ ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

رواه دار قطني، بيهقي

۲۱۹۴۱ طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابي شيبه

۲۱۹۴۲ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواه ابن ابي شيبه

۲۱۹۴۳ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ عوام بن حمزہ کہتے ہیں: میں نے ابوعثمان سے فجر کی نماز میں دعائے قنوت کے متعلق پوچھا کہتے ہیں فجر میں دعائے قنوت رکوع کے بعد پڑھی جائے گی میں نے عرض کیا آپ کو کس سے یہ خبر پہنچی ہے؟ کہنے لگے: ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سے۔

ابن عدي وبيهقي

بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے چونکہ یحییٰ بن سعید صرف ثقہ راویوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲۱۹۴۴..... ابراہیم، علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابي شيبه، طحاوي وبيهقي

۲۱۹۴۵..... اسود بن یزید نخعی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لشکر سے نبرد آزما ہوتے تو (فجر کی نماز میں) دعائے قنوت پڑھتے اور جب لشکر کشی نہ ہوتی تو قنوت نہ پڑھتے۔ طحاوی

قنوت نازلہ کا ذکر

۲۱۹۴۶	طارق بن شہاب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اور پھر رکوع کیا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی

۲۱۹۴۷	ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعاء قنوت میں دو سورتیں پڑھتے تھے(۱) اللھم انا نستعینک (۲) اللھم ایاک نعبد۔ابن ابی شیبہ ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوۃ والطحاوی

۲۱۹۴۸	عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں سورت سے فارغ ہوئے تو رکوع سے پہلے یہ سورت پڑھی:

اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونثنی علیك الخیر کله ولا نکفرك ونخلع ونترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد، والیك نسعی ونحفد ونرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك بالکفار ملحق. ابن ابی شیبه، وابن الضریس فی فضائل القرآن، بیھقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۹۴۹	عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونثنی علیك ولا نکفرك ونخلع ونترك من یفجرك بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللھم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد ولك نسعی ونحفد ونرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك بالکفار ملحق

عبید تو کہا کرتے تھے کہ مصحف ابن مسعود میں یہ دو قرآن کی سورتیں ہیں۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبه محمد بن نصر وطحاوی، بیھقی

۲۱۹۵۰	عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے قبل دو سورتیں اللھم انا نستعینک اور اللھم ایاک نعبد پڑھتے۔ رواہ طحاوی

۲۱۹۵۱	ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کے قرآن مجید سے سو آیت پڑھنے کے بقدر فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۲۱۹۵۲	اسود بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۵۳	ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھاتے تھے اور فجر کی قنوت میں رفع یدین کرتے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ ﷺ کی آواز مسجد کے پیچھے سے سنائی دیتی۔ابن ابی شیبه وبیھقی

۲۱۹۵۴	طارق کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے دعائے قنوت پڑھی۔رواہ بیھقی

۲۱۹۵۵	اسود کہتے ہیں میں نے سفر وحضر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں قنوت پڑھتے تھے(بقیہ نمازوں میں قنوت نہیں پڑھتے تھے)۔

۲۱۹۵۶	ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد رفع یدین کر کے با آواز بلند دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ بیھقی وصححه

۲۱۹۵۷	عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد یہ قنوت پڑھی۔

اللھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم

وانصرهم على عدوك وعدوهم، اللهم العن كفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياء ك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسك الذى لاترده عن القوم المجرمين. رواه البيهقى

یا اللہ! ہماری مغفرت فرما، مومن مرد، مومن عورتوں، مسلمان مرد مسلمان عورتوں اوران کے دلوں میں محبت ڈال دے ان کے آپس کے باہمی تعلقات بہتر کردے دشمن کے خلاف ان کی مدد فرما یا اللہ! کفار اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں تیرے اولیاء کو قتل کرتے ہیں یا اللہ! کافروں کے کام میں مخالفت ڈال دے اوران کے قدموں کو ہلا دے اوران پر ایسا عذاب نازل کر جو مجرموں سے تو واپس نہیں کرتا۔

۲۱۹۵۸ ابورافع صائغ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسال نماز پڑھی ہے چنانچہ وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۱۹۵۹ صفت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں یہ دعائے قنوت پڑھتے تھے

اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم والف بين قلوبهم وانصرهم على عدوك وعدوهم. رسته فى الايمان

یا اللہ! مؤمن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں، مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما۔ اوران کی آپس کے تعلقات درست کردے ان کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے اوردشمن کے خلاف ان کی مدد کر۔

۲۱۹۶۰ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کو امامت کرائی اور نصف رمضان تک دعائے قنوت نہیں پڑھی جب نصف رمضان گزر چکا تو پھر رکوع کے بعد قنوت پڑھی جب آخری عشرہ آیا تو الگ ہوکر خلوت نشین ہوگئے اور لوگوں کو قاری معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۱ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: کیا رمضان کے مہینہ میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قنوت پڑھی ہے۔ میں نے کہا: کیا رمضان کے لصف آخر پورے میں پڑھی جائے گی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۲۱۹۶۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں اورانہیں یہ بھی حکم دیا کہ نصف آخر میں سولہویں رات سے قنوت پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۳ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور عمر دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی عمر رضی اللہ عنہ کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا اگر عمر رضی اللہ عنہ قنوت پڑھیں گے تو عبداللہ بھی قنوت پڑھے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۵ زید بن وھب کہتے ہیں کہ بعض اوقات عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۶ عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۷ زید بن وھب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۲۱۹۶۸ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۹ ھشیم کی روایت ہے کہ حصین کہتے ہیں: ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھائی میرے پیچھے عثمان بن زیادہ بھی کھڑے پڑھ رہے تھے

جب میں نے اپنی نماز پوری کی تو عثمان نے مجھ سے کہا! تم نے اپنی قنوت میں کیا پڑھا ہے۔ میں نے کہا: میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔

اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونثنی علیك الخیر کله نشکرك ولا نکفرك ونخلع ونترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد والیك نسعی ونحفد ونرجو رحمتك ونخشی عذابك ان عذابك بالکفار ملحق.

عثمان بولے: !عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان یہی قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۷۰ ابراہیم کہتے ہیں! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت پڑھی ہے گو کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ لڑنے کی وجہ سے قنوت پڑھی تھی۔ رواہ مالك

۲۱۹۷۱ ابراہیم نخعی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے قنوت پڑھتے تھے چونکہ وہ حالت جنگ میں تھے چنانچہ فجر اور مغرب میں اپنے دشمنوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۱۹۷۲ عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھتے تھے۔ طحاوی، بیھقی، ابن ابی شیبہ
امام بیہقی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اثر صحیح اور مشہور ہے۔

۲۱۹۷۳ عبدالرحمن بن سوید کاہلی کہتے ہیں گویا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے سن رہا ہوں اور وہ پڑھ رہے ہیں.

اللھم انا نستعینك ونستغفرك. رواہ بیھقی

۲۱۹۷۴ عرفجہ کہتے ہیں میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی چنانچہ وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور انہوں نے نماز میں قنوت پڑھی۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۷۵ یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں میں نے اپنے شیوخ کو کہتے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۷۶ عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر میں قنوت پڑھتے تھے (اور کچھ لوگوں کو بددعا دیتے تھے قنوت رکوع کرنے کے بعد پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۱۹۷۷ حارث کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان کے نصف آخر میں قنوت پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۱۹۷۸ ابوعبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز وتر میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۱۹۷۹ عبدالملک بن سوید کاہلی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں ان دو سورتوں سے قنوت پڑھتے تھے۔

اللھم انا نستعینك ونستغفرك ونثنی علیك ولا نکفرك ونخلع ونترك من یفجرك اللھم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد والیك نسعی ونحفد نرجور حمتك ونخشی عذابك ان عذابك با لکفار ملحق. رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۸۰ یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے عبداللہ بن زریر غافقی کو پیغام بھیجا اور کہا: بخدا میں تجھ میں جفا دیکھتا ہوں چونکہ تو قرآن نہیں پڑھتا ہے جواب دیا جی کیوں نہیں۔ بخدا عبدالعزیز نے ان سے کہا: بھلا آپ کیا پڑھتے ہیں جو میں قرآن میں سے نہیں پڑھتا ہوں؟ عبداللہ نے جواب دیا: میں قنوت پڑھتا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کی دعائے قنوت قرآن مجید میں سے ہے۔
محمد بن نصر فی الصلوة

۲۱۹۸۱ عبداللہ بن زریر غافقی کہتے ہیں مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ تم ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت کا کیوں دم بھرتے ہو چونکہ تم محض ایک جفاکش اعرابی ہو عبداللہ بولے! بخدا میں نے تمہارے والدین سے پہلے قرآن جمع کیا ہے اور مجھے قرآن مجید میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو سورتیں سکھلائی ہیں جنھیں نہ تم جانتے ہو اور نہ تمہارے والدین وہ سورتیں یہ ہیں۔

اللھم انا نستعینک ونثنی علیک القرآن ولا نکفرک ونحلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

طبرانی فی الدعاء

۲۱۹۸۲ صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک وتر تک قنوت پڑھی اور پھر رک گئے۔ میں نے رکنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔ ابو الحسن علی بن عمر احر بی فی فوائدہ

۲۱۹۸۳ شعبی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو خلاف عادت سمجھا اس پر علی رضی اللہ عنہ فرمایا: ہم نے اپنے دشمن کے خلاف مدد طلب ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۴ ابواسحاق کہتے ہیں میں نے ابوجعفر سے قنوت کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں سے جا چکے ہیں اور وہ ہمارے ہاں قنوت نہیں پڑھتے تھے انہوں نے تمہارے پاس آنے کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۵ عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمیوں نے قنوت پڑھی ہے (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۲) اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۶ ابن معقل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۷ ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز فجر میں قنوت پڑھتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر کہہ کر رکوع بھی کرتے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۸ حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ کر قنوت شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۸۹ عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور جب قنوت پڑھی تو اس میں کہا یا اللہ! معاویہ اور اس کے ہوا خواہوں کو پکڑ لے عمرو بن العاص اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور اس کے مثل کو پکڑ لے عبداللہ بن قیس اور اس کے ہم خیالوں کو پکڑ لے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۹۰ سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائے قنوت میں یہ بھی بڑھایا اللہ قبیلہ عمل ذکوان اور عصیہ پر لعنت کر چونکہ انہوں نے تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کی ہے اور ابواعور سلمی پر بھی لعنت کر۔ رواہ ابو نعیم

۲۱۹۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے اور قنوت میں عرب کے چند قبائل عصیہ، ذکوان، رعل لحیان پر بدعا کی یہ سب قبیلہ بنوسلیم میں سے ہیں۔ عبد الرزاق، خطیب فی المتفق والمفترق

اور خطیب نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر ایک ماہ کے بعد قنوت ترک کردی۔

۲۱۹۹۲ حسین بن علی رضی اللہ عنہ وتر کی قنوت میں یہ پڑھتے تھے۔

اللھم انک تری ولا نری وانت بالمنظر الاعلی وان الیک الرجعی وان لک الآخرۃ والاولی اللھم انا نعوذبک من ان نذل ونخزی.

یا اللہ تو دیکھتا ہے ہم نہیں دیکھتے تو دیکھنے کے اعلیٰ مقام پر ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے دنیا و آخرت تیرے ہی لیے ہے یا اللہ! ہم ذلت ورسوائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۱۹۹۳ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ابواعور سلمی سے کہا: کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ نے رعل ذکوان اور عمرو بن سفیان پر لعنت کی تھی۔

ابویعلی فی مسندہ وابن عساکر

۲۱۹۹۴ عبداللہ بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! فلاں آدمی پر لعنت کر اور اس کے دل کو

اندھا کردے اوراس کے پیٹ کو جہنم کے گرم پتھروں سے بھردے۔ رواہ الدیلمی

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبدالوھاب بن ضحاک متروک راوی ہے۔

۲۱۹۹۵ ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ ابن نجار

۲۱۹۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فجر کی دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھاتے تو کہتے یا اللہ اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ھشام، عباس بن ابی ربیعہ اور مکہ میں محبوس کمزور مؤمنین کو نجات عطا فرما، یا اللہ! مضر پر اپنا دباؤ شدید تر کردے اوران پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط مسلط فرما۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۹۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر سجدہ سے پہلے یہ کہا یا اللہ! ضعیف مومنین کو نجات عطا فرما! یا اللہ مضر پر اپنا دباؤ شدید تر کردے اوران پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط مسلط فرمادے۔ رواہ ابن نجار

۲۱۹۹۸ روایت ہے کہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد سراوپر اٹھا کر قنوت پڑھی اور ساتھ بلند کرکے کہا!

ربنالك الحمد مل السموات ومل الارض السبع وملا ما فيهن من شيء بعد اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعي ونحفد نرجو رحمتك ونخشي عذابك ان عذابك الجد بالكفار ملحق.

اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جو بھری زمین وآسمان کے برابر ہواوران میں جو چیز ہواس کے بھرنے کے برابر یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز اور سجدہ کرتے ہیں ہمارا دوڑنا بھاگنا تیری ہی طرف ہے ہم تیری رحمت کے خواستگار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بلاشبہ تیرا عذاب کافرں کے ساتھ ملحق ہے۔ ابن عساکر

فجراوراس کے متعلقات کے بیان میں

۲۱۹۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فجر کی نماز میں مجھے حاضر ہونا صبح تک کے قیام اللیل سے زیادہ پسند ہے۔ مالک وابن ابی شیبہ

۲۲۰۰۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کسی آدمی نے فجر کی نماز کا وقت نبی کریم ﷺ سے پوچھا چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دو طلوع فجر ہو چکا تھا پھر دوسرے دن اسفار (روشنی اچھی طرح سے پھیل چکی تھی) ہو چکا تھا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر فرمایا سائل کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان فجر کا وقت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۰۱ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ عشاء اور فجر کی نماز پر پابندی صرف منافق نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۰۲ ابوعمیر بن انس کہتے ہیں میری ایک انصاریہ پھوپھی جو کہ صحابیہ ہیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ فجر اور عشاء کی نماز میں منافق نہیں حاضر ہوتا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وضیاء المقدسی

۲۲۰۰۳ حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں دو سورتیں تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے تھے۔

تغلیس کے بیان میں

۲۲۰۰۴ ابن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہو کر ہم چل دیئے تو میں اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں پہچان سکتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: یعنی فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھی حتیٰ کہ جب ہم چل دیئے تو میں اندھیرے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

۲۲۰۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے پھر جب ہم نماز سے فارغ ہو کر چل دیتے تو (اندھیرے کی وجہ سے) ہم ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ البزار

۲۲۰۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور ہم ایک دوسرے کے چہرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ ابو بکر فی الغیلانیات

۲۲۰۰۷ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اس وقت آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے در آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ رواہ طبرانی

۲۲۰۰۸ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں نماز سے فارغ ہو کر عورتیں واپس لوٹتیں تو چادروں سے انہوں نے اپنے آپ کو مکمل ڈھانپ رکھا ہوتا تھا اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۰۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے اور عورتیں واپس لوٹتیں در آں حالیکہ انہوں نے چادروں میں اپنے آپ کو مکمل ڈھانپ رکھا ہوتا تھا اور اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتی تھیں۔ سعید بن منصور

۲۲۰۱۰ ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور آسمان پر ستارے برابر جال بنائے ہوئے تھے۔ طبرانی عن قیلہ بنت محرمہ

اسفار یعنی صبح کے اجالے کے بیان میں

۲۲۰۱۱ حارث، عبدالعزیز بن ابان، عمرو حنفی، ابراہیم بن عبدالاعلی، سوید بن غفلہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز تب پڑھتے جب روشنی ہو جاتی۔

کلام:......عبدالعزیز اور عمرو دونوں متروک روای ہیں:

۲۲۰۱۲ خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کبھی اندھیر اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھتے کبھی روشنی کر کے پڑھتے اور کبھی ان دونوں وقتوں کے درمیان پڑھ لیتے۔

۲۲۰۱۳ ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہر دل والا یہ سمجھ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے چنانچہ اتنی تاخیر کے متعلق آپ ﷺ سے کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر سورج طلوع ہو چکا ہوتا تو تم لوگ ہمیں غافل نہ پاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۱۴ علی بن ربیعہ والبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اپنے مؤذن سے فرما رہے تھے روشنی ہونے دو روشنی ہونے دو۔ یعنی صبح کی نماز روشنی کر کے پڑھو۔ عبدالرزاق وضیا لمقدسی

۲۲۰۱۵ یزید بن مذکور کہتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ انبار میں نماز پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ وہاں خوارج کے ساتھ نبرد آزما تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھتے حتی کہ روشنی اچھی طرح پھیل چکی ہوتی ہم سمجھتے کہ سورج ابھی طلوع ہونا چاہتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۰۱۶ ادریس اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم مسجد کی دیواروں کی طرف دیکھنے لگے کہ سورج تو نہیں طلوع ہو چکا۔ سعید بن منصور

۲۲۰۱۷ محمد بن منکدر، جابر، ابو بکر صدیق کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال!

صبح کو جب روشنی پھیل جائے تب نماز پڑھو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۰۱۸ ابوبکر بن مبارک بن کامل بن ابی غالب خفاف اپنی معجم میں عبیداللہ وعلی، حمزہ بن اسماعیل موسوی نجیب بن میمون بن سہل، منصور بن عبد اللہ خالدی، عثمان بن احمد بن یزید وقاق محمد بن عبیداللہ بن ابی داؤد مخرومی، شبابہ بن سوار، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ، ابوبکر صدیق بلال رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی پھیل جانے پر پڑھو چونکہ یہ زیدہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

رواہ ابن نجار

۲۲۰۱۹ ابوھاشم جعفی کی رویات ہے کہ تمیم بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد قباء میں داخل ہوئے روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ، ابونعیم

۲۲۰۲۰ ھرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بلال، صبح کی نماز اتنی روشنی کر کے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے نشانات دیکھ سکیں۔ سعید بن منصور، سمویہ، بغوی وطبرانی

۲۲۰۲۱ محمد بن سیرین کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنی روشنی کر کے پڑھنا پسند کرتے تھے کہ بعد از فراغت تیروں کے نشانات کو دیکھ سکیں۔

سعید بن منصور

۲۲۰۲۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح کی روشنی پھیل جانے کے بعد فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ سعید بن منصور

۲۲۰۲۳ عاصم بن عمرو بن قتادہ اپنی قوم کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح اچھی طرح ہو جائے تب فجر کی نماز پڑھو بلاشبہ تم جب تک فجر کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو گے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سعید بن منصور

۲۲۰۲۴ عاصم بن عمرو بن قتادہ کی روایت ہے ان کی قوم کے ایک آدمی جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں کا کہنا ہے کہ صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو، جب تک تم صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کر کے پڑھو کے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر وثواب ہے۔

سعید بن منصور

فجر کی سنتوں کے بیان میں

۲۲۰۲۵ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتوں کے متعلق فرمایا: بخدا فجر کی دو سنتیں مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بدرجہا محبوب ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۶ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فجر کی سنتوں کے بعد لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسے کنکریاں مارو (یا فرمایا کہ) تم لوگ اسے کنکریاں کیوں نہیں مارتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۷ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں دیکھتا کہ اگر کوئی آدمی مسجد میں آتا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے ہوتے وہ آدمی مسجد کے کسی کونے میں پہلے دو رکعتیں پڑھتا پھر جماعت میں شریک ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ اس کی انتظار میں بیٹھ گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوا اسے اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: فرض نماز کے بعد یہ تمہاری کونسی نماز ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا آپ جماعت کرا رہے تھے اور میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا ہوں لہٰذا میں آپ کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گیا اور فرضوں کو سنتوں پر ترجیح دی چنانچہ جب میں نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو دو رکعتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس آدمی پر نکیر کی اور نہ ہی اس کی توثیق کی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۲۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، طلوع فجر کے بعد بجز دو رکعتوں کے کوئی نماز جائز نہیں۔ عبدالرزاق

۲۲۰۳۰ عطیہ کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، جب ان کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فجر کے بعد کوئی اور نماز نہیں لیکن میں فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۳۱ قیس بن عمرو کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز کے بعد دوبارہ نماز پڑھ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا فجر کی دو رکعتیں دوبارہ پڑھ رہے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا میں فجر کی نماز سے قبل دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا ہوں اور وہ اب پڑھ رہا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۳۲ ابن جریج کہتے ہیں جب نے یحییٰ بن سعید کے بھائی عبدربہ بن سعید کو سنا ہے وہ اپنے دادا سے روایت کر رہے تھے کہ وہ صبح کے وقت مسجد کی طرف نکلے اتنے میں نبی کریم ﷺ نے نماز شروع کردی لیکن انہوں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جماعت میں شریک ہوگئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوگئے اور دو سنتیں پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ کیسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے سنتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۳ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور مؤذن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۴ ابوجعفر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ابن قشب کے پاس سے گزرے وہ دو رکعتیں پڑھ رہے تھے در آں حالیکہ فرض نماز کے لئے اقامت ہو چکی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھ رہے ہو؟ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۳۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس قدر سختی کے ساتھ فجر کی سنتوں کا اہتمام کیا ہے اتنا کسی اور نفل نماز کا نہیں کیا۔

ابن زنجویہ

۲۲۰۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے جتنی جلدی فجر کی دو رکعت سنتوں کی طرف کی ہے اتنی جلدی کسی چیز کی طرف نہیں کی حتیٰ کہ مال غنیمت کی طرف بھی اتنی جلدی نہیں کی۔ ابن زنجویہ

۲۲۰۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں نہ حالت صحت میں چھوڑیں نہ حالت مرض میں نہ سفر میں نہ حضر میں خواہ گھر میں موجود ہوں یا نہ ہوں (کسی حالت میں نہیں چھوڑیں)۔

۲۲۰۳۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ نے کون سی نماز پر ہمیشگی سے اہتمام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ نے ظہر سے قبل کی چار رکعتیں ہمیشہ اہتمام سے پڑھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان میں قیام رکوع اور سجدہ طویل کرتے تھے اور آپ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں خواہ تندرست ہوں یا بیمار، گھر میں ہوں یا سفر پر ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۳۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر سے قبل کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۰۴۰ عطاء کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ آدمی کھڑا ہوگیا دو رکعتیں پڑھنے لگا نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں آیا آپ نماز میں کھڑے تھے، میں جماعت میں شریک ہوگیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں۔ مجھے ناپسند تھا کہ آپ جماعت کر رہے ہوں اور میں الگ سے نماز پڑھوں۔ چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو اب دو رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے نہ اسے منع کیا ورنہ اس کی توثیق کی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۴۱ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مؤذن فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ارشاد فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھ رہے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... تکبیر تحریمہ کے اذکار اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۰۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بخدا! ایک تکبیر دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۲۲۰۴۳ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیرات کا پوری طرح اہتمام کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۴ اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۵ عطاء کہتے ہیں مجھے روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے پیچھے تک لے جاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۴۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۴۷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ تکبیر کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے حتی کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: یہ حدیث ضعاف الدارقطنی میں مروی ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۲۱

۲۲۰۴۸ موسیٰ بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ حکم بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو اور اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ اور ہاتھ کانوں سے تجاوز نہ کرنے پائیں اور پھر کہو۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك

یا اللہ تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بلند وبالا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۲۰۴۹ مجاہد کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی جو بدر میں بھی شریک رہے کو اپنے بیٹے سے کہتے سنا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پائی؟ اس نے کہا جی ہاں، کیا تکبیر اولیٰ بھی پائی اس نے نفی میں جواب دیا، بدری بولے تم نے اتنی زیادہ بھلائی ضائع کر دی ہے کہ اس کے مقابلہ میں سو اونٹ بھی ہیچ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۵۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے اور قرأت الحمد للہ رب العلمین سے شروع کرتے اور جب غیر المغضوب علیہم اور الضالین پر پہنچتے تو آمین کہتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۵۱ علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دکھلاتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ صرف ایک مرتبہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۵۲ ابن محارب عبدی کی مسانید میں سے ہے کہ میں ایک وفد میں تھا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اوپر اٹھاتے تو میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔ ابن شاهين، ابونعيم في معرفة الصحابة وابو بكر بن خلاد النصيبي في الجزء الثاني من فوائده

۲۲۰۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا، الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے کہ کون اس تسبیح کو لے کر اللہ کے حضور اسے پیش کرے۔ رواہ ابن نجار

رفع یدین کے بیان میں

۲۲۰۵۴ عبدالرزاق کی روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے نماز عطاء سے حاصل کی انہوں نے ابن زبیر سے اور ابن زبیر نے حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے چنانچہ ہم نے ابن جریج سے زیادہ اچھی طرح نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

احمد بن حنبل، دار قطنی فی الافراد

اور دار قطنی کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں عبدالرزاق ابن جریج سے متفرد ہیں۔" امام بیہقی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور ان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جبریل امین سے حاصل کی اور جبریل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن جریج نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

۲۲۰۵۵ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور پھر رکوع سے جب اوپر سر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ بھی نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے۔ بیھقی

اور ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۰۵۶ اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شروع نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا ہے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ طحاوی

۲۲۰۵۷ حکم کی روایت ہے کہ میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ تکبیر کہتے اور کانوں کے برابر تک رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے چنانچہ میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے رفع یدین کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ طاؤس عمر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سمویہ، بیھقی

۲۲۰۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے جب قرأت ختم کرتے پھر رفع یدین کرتے جب رکوع کرنا چاہتے پھر رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ جب بیٹھے ہوتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے۔

رواہ احمد بن حنبل، ترمذی

اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن حبان، بیھقی

۲۲۰۵۹ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ بیھقی

کلام: ۔۔۔ امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۶۰ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا اور وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۱ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موسم سرما میں نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ٹوپیاں اور چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور چادروں کے اندر سے رفع یدین کرتے تھے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۰۶۲ اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۳ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے چنانچہ یہ تینوں حضرات نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۶۴ بنو اسد کے آزاد کردہ غلام ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو پھر بھی رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اوپر اٹھاتے پھر بھی رفع یدین کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۶۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا چنانچہ آپ ﷺ شروع نماز میں رفع یدین کرتے پھر

رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۷ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب دو رکعتوں میں کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے اور ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور جب ایک رکعت سے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے رفع یدین کرتے۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۰۶۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تکبیرات میں کمی نہیں کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ”تکبیرات تمام کرتے تھے، چنانچہ جب رکوع میں جاتے، رکوع سے اوپر اٹھتے اور جب سجدہ میں جاتے تکبیر کہتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۰۷۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

ثناء کے بیان میں

۲۲۰۷۲ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ایک صادق راوی نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے متعلق بتایا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

یااللہ! تو پاک ہے اور تعریف کے لائق تو ہی ہے تیرا نام برکت والا ہے تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تیرے سوا عبادت کے لائق نہیں

الهيثمي في مجمع الزوائد، والطبراني في الاوسط والكبير

کلام: ... اس حدیث کی سند میں مسعود بن سلیمان نامی ایک راوی ہے جس کے متعلق ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

۲۲۰۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تکبیر کہنے کے بعد کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتعالى جدك ولا اله غيرك

اور تعوذ کے وقت کہتے!

اعوذ بالله من همزات الشيطان ونفخه ونفثه

میں شیطان کے خطرات اس کے وسوسوں اور اس کی جادوگری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ الدارقطنی

کلام: دارقطنی کہتے ہیں عبدالرحمن بن عمرو بن شیبہ اپنے والد سے اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت عمر رضی اللہ عنہ کی اور یہی صواب ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ راوی کا نام عمرو بن شیبہ ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ مجہول راوی ہے۔

حافظ ابن حجر لسان المیزان میں لکھتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے منذری نے ابوحاتم سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن شیبہ ثقہ راوی ہے یہ بھی احتمال ہے کہ منذری کی مراد ابوحاتم سے ابن حبان ہو چونکہ ابن حبان کی ابوحاتم بھی کنیت ہے۔ لہٰذا ذہبی نے ابوحاتم رازی سے

جو نقل کیا ہے اس میں کوئی تناقض نہیں ہے۔ اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف بھی روایت کیا گیا ہے (ابن ابی شیبہ، طحاوی و دارقطنی و مالک کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع اللہ عنہ سے مرفوع بھی روایت ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

ضعاف دارقطنی ۲۲٤

۲۲۰۷۴ اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو آواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك سعيد بن منصور

۲۲۰۷۵ ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے اور پھر باآواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك. ضياء المقدسي

۲۲۰۷۶ ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کے اصحاب کہنے لگے جہاں تک ہو سکے ہمارے لیے یاد کر لیا کرو۔ چنانچہ جب واپس آئے کہنے لگے: میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب نماز شروع کی تو کہنے لگے:

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے دو مرتبہ کلی کی اور دو مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ ضياء المقدسي

۲۲۰۷۷ خالد بن ابی عمران سالم بن عبداللہ اور نافع کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک کہ صفوں کی طرف دیکھ کر انہیں سیدھی نہ کر لیتے چنانچہ صفیں جب سیدھی کر لی جاتیں تو پھر تکبیر کہتے اور پھر باآواز بلند کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك.

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۲۰۷۸ ابووائل کہتے ہیں کہ عثمان اللہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك.

باآواز بلند پڑھ کر ہمیں سناتے۔ دارقطنی

۲۲۰۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا ہے کہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو کہتے۔

لااله الا انت سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفر لى ذنوبى انه لايغفر الذنوب الا انت.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا۔ الشاشي وسعيد بن منصور

۲۲۰۸۰ ..... حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے:

وجهت وجهى للذى فطر السموت والارض حنيفا وما انامن المشركين ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لااله الا انت سبحانك وبحمدك انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى فاغفرلى ذنوبى جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدنى لاحسن الاخلاق لايهدى لاحسنها الا انت واصرف عنى سيئها لايصرف عنى سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله بيديك والمهدى من هديت انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا سیدھی طرح سے اور میں مشرک نہیں ہوں میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا صرف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں یا اللہ تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے تمام تعریفیں

تیرے ہی لیے ہیں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے گناہوں کو بخش دے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے مجھے عمدہ اخلاق کی راہ دکھلا اور عمدہ اخلاق کی راہ تیرے سوا کوئی نہیں دکھاتا برے اخلاق کو مجھ سے دور رکھ اور برے اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں پھیرنے والا، میں تیرے دربار میں باربار حاضری دیتا ہوں۔ تمام تر بھلائی تیرے قبضہ میں ہے ہدایت یافتہ صرف وہی ہے جسے تو ہدایت دے میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری ذات برکت والی ہے اور تیرا رتبہ بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو کہتے:

اللھم لک رکعت وبک آمنت والیک اسلمت انت ربی خشع سمعی وبصری ومخی وعظامی وما استقلت بہ قدمی للہ رب العالمین.

یا اللہ! میں تیرے ہی لیے رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے حضور سر تسلیم خم کرتا ہوں تو میرا رب ہے میرے کان میری آنکھیں میرا دماغ اور میری ہڈیاں تیرے تابع فرمان ہیں اور اسی چیز کے ساتھ میرے قدموں میں استقلال ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ **رواہ بیھقی**

کاندھوں تک ہاتھ اٹھانا

۲۲۰۸۱ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں تک لے جاتے اور نماز کے شروع میں تکبیر کے بعد کہتے۔

وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین اللھم انت الملک لاالہ الاانت سبحانک وبحمدک انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعًا لایغفر الذنوب الاانت لبیک وسعدیک انابک والیک لامنجا منک الا الیک استغفرک ثم اتوب الیک.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں یک رخ سیدھا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں بلاشبہ میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بس مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول مسلمان ہوں یا اللہ تو ہی بادشاہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی ذات پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے سارے گناہ بخش دے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے میں تیرے حضور بار بار حاضری دیتا ہوں میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور پناہ تیرے ہی پاس ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ **رواہ بیھقی**

۲۲۰۸۲ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

لاالہ الا انت سبحانک ظلمت نفسی وعملت سوءً فاغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا نت وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا مسلماوما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی

لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين

یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور برے اعمال کئے ہیں پس میری مغفرت فرما اور کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں بخشنے والا سب سے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں سیدھا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا اور مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ رواہ بیھقی

۲۲۰۸۳ بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس کہنے لگا الحمد لله كثير اطيبا مبارك فيه رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات کس نے کہے ہیں چنانچہ وہ آدمی خاموش رہا اور وہ سمجھا ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا عمل ناپسند گزرا ہو۔ رسول اللہ نے پھر فرمایا! یہ کلمات کس نے کہے ہیں سو درست وصواب کہے ہیں، وہ آدمی بولا یا رسول اللہ میں نے کہے ہیں اور بھلائی کی نیت سے کہے ہیں رسول اللہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ کون ان کلمات کو لے کر اللہ کے حضور حاضر ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۸۴ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك. ابن ابی شیبہ

۲۲۰۸۵ اسی طرح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی رروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے نماز شروع کرتے اور تکبیر کے بعد پھر کہتے۔ سبحانك وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولااله غيرك پھر تین بار تہلیل کہتے اور تین بار تکبیر کہتے اور پھر کہتے

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم. رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۸۶ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہو گیا اور کہا الله اكبر الله اكبر والحمدلله كبيرا سبحان الله بكرة واصيلاً

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی بلند آوازی کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یہ بلند آواز والا کون ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا کس نے بلند آواز سے کلمات پڑھے تھے؟ اس آدمی نے جواب دیا میں نے آپ ﷺ نے فرمایا! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے ہوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ ایک دروازہ کھلا تو یہ کلام اس میں داخل ہو گیا۔ سعید بن منصور

ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۶ ج ۲ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے اور اس کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۲۰۸۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور لوگ نماز میں کھڑے تھے چنانچہ وہ جب صف کے قریب پہنچا تو اس نے کہا الله اكبر كبيرا والحمدلله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلاً جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کلمات کس نے کہے ہیں وہ آدمی بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں۔ بخدا میں نے ان سے محض بھلائی کا ارادہ کیا ہے ارشاد فرمایا بخدا! میں نے آسمان کے دروازوں کو ان کلمات کے لیے کھلتے ہوئے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: اس حدیث کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔ گویا مجہول راوی ہے۔

قیام اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۰۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی پہلی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو اسے زمین پر (ہاتھ ٹیک کر) سہارا نہیں لینا چاہیے الا یہ کہ کوئی آدمی بوڑھا ہو اور وہ سیدھا کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ رواہ عدنی، بیھقی

کلام: ...... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۲۲۰۸۹　حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جستجو میں رہتے تھے اور خصوصاً ظہر اور عصر کی نماز میں اس کا انتظار کرتے چنانچہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ تیس آیات کے بقدر لگایا جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ پہلی دو رکعتوں کے نصف کے برابر لگایا۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی پچھلی دو رکعتوں میں قیام کے برابر لگایا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ عصر کی پہلی دو رکعتوں کے برابر لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۰　صبیح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی چنانچہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ کوکھ پر رکھ لیے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: نماز میں ایسا کرنا سولی کے مترادف ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۱　روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنے قدموں کو ملایا ہوا تھا۔ اس کو دیکھ کر فرمایا: اس آدمی نے سنت کا خیال نہیں رکھا۔ اگر دونوں قدموں میں تھوڑا فاصلہ رکھ لیتا مجھے بہت پسند تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۹۲　ابوعبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب تم دو رکعتوں میں قعدہ کے بعد کھڑے ہونا چاہو تو اپنے ہاتھوں پر سہارا مت لو۔ ابن عدی فی الکامل وبیہقی

فائدہ:..... ہاتھوں پر سہارا نہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے اور ہاتھوں کو زمین پر نہ ٹیکے۔

نماز میں ہاتھوں کی وضع کے بیان میں

۲۲۰۹۳　آل دراج کے آزاد کردہ غلام ابوزیاد کہتے ہیں میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جسے بھول گیا ہوں بلاشبہ میں نہیں بھولا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں کھڑے ہوتے چنانچہ انہوں نے دائیں ہتھیلی سے بائیں بازو کو پکڑا اور پہونچے سے ہتھیلی کو چمٹا لیا۔ رواہ مسدد

۲۲۰۹۴　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ العدنی، ابوداود، عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن شاہین فی السنہ وبیہقی

کلام:..... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۵　جریر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پہونچے سے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا ہوا ہے اور ہاتھ ناف کے اوپر رکھے ہوئے ہیں۔ رواہ ابوداؤد

۲۲۰۹۶　غزوان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہمہ وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹے رہتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پہونچے کو پکڑ لیتے اور پھر رکوع تک یہی کیفیت رہتی۔ الا یہ کہ بدن کو خارش کرنا مقصود ہوتا یا کپڑے کو کہیں سے درست کرنے کی نوبت آتی جب سلام پھیرتے تو دائیں جانب سلام پھیرتے اور کہتے سلام علیکم پھر بائیں جانب سلام پھیرتے صرف اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ پھر کہتے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لانعبد الا ایاہ　۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں اس کی پرواہ نہ ہوتی کہ آیا دائیں طرف سے مڑے ہیں یا بائیں طرف سے۔ ابوالحسن فی فوائدہ بیہقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۷　یونس بن سیف عبسی نے حارث بن غطیف یا غطیف بن حارث کندی (معاویہ کو ان راویوں میں شک ہے) سے روایت کیا ہے کہ بسا اوقات مجھے باتیں بھول جاتی ہیں تاہم مجھے یہ نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا یعنی

نماز میں۔ابن ابی شیبہ، بخاری فی تاریخہ وابونعیم وابن عساکر

۲۲۰۹۸ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۹۹ اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انھوں نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

قرأت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۱۰۰ عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی جب آپ رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں بیٹھے یوں لگتا تھا گویا آپ رضی اللہ عنہ انگاروں پر بیٹھے ہیں۔ پھر کہنے لگے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعداذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب.

اے ہمارے پروردگار ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۱۰۱ سائب بن یزید کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی چنانچہ انہوں نے سورت بقرہ پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج کی طرف دیکھنے لگے آیا کہیں طلوع تو نہیں ہو چکا۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر طلوع ہو چکا ہوتا تو تم ہمیں غافل نہ پاتے۔

رواہ طحاوی، بیہقی

۲۲۱۰۲ ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تعوذ اور آمین جہراً نہیں کہتے تھے۔

ابن جریر، طحاوی، ابن شاهین فی السنه

۲۲۱۰۳ عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم جہراً پڑھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔

۲۲۱۰۴ ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ الحمد للہ رب العالمین سے نماز کی ابتدا کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۰۵ حسن وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مغرب میں قصار مفصل (سورتیں) پڑھا کرو عشاء میں اوساط مفصل پڑھو اور صبح کی نماز میں طوال مفصل پڑھو۔عبدالرزاق وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۲۱۰۶ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں فجر کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ الواحد الصمد پڑھا یعنی سورت اخلاص۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے۔

بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۱۰۷ عبایہ بن رداد کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کیا اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ فرمایا: اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ابن سعد وابن ابی شیبہ

۲۲۱۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ اور دو آیتیں یا اس سے زائد نہ پڑھی جائیں۔رواہ بیہقی

۲۲۱۰۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھنے کے سوا نہیں ہوتی۔

۲۲۱۱۰ عبداللہ بن عامر کی روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سورت یوسف اور سورت حج پڑھی اور قرأت آہستہ آہستہ کی۔مالک، عبدالرزاق، بیہقی

۲۲۱۱۱ خرشہ بن حر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کبھی تاریکی میں پڑھ لیتے اور کبھی روشنی پھیل جانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سورت یوسف، سورت یونس قصار مثانی اور قصار مفصل پڑھتے۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ:...... قصار مثانی سے مراد ابتدائی لمبی سورتیں ہیں۔

۲۲۱۱۲ عبدالرحمن بن حاطب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتوں میں سورت آل عمران پڑھی بخدا میں آپ رضی اللہ عنہ کی قرأت نہیں بھولا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قرأت اس آیت سے شروع کی

الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم. بیھقی فی شعب الایمان

۲۲۱۱۳ سلیمان بن عتیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بسا اوقات) فجر کی نماز میں سورت آل عمران پڑھ لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ یوسف

۲۲۱۱۴ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورت یوسف پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت نجم پڑھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر کھڑے ہو کر سورت اذا زلزلت الارض پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۵ ابو منہال سیار بن سلامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو تہجد پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ پر ایک مہاجر صحابیؓ گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ تکبیر اور تسبیح کہتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے جب اس آدمی نے صبح کی اور اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تیری ماں کے لیے ہلاکت کیا یہ فرشتوں کی نماز نہیں ہے۔

ابو عبد فی فضائلہ

یہ حدیث مرتبہ میں مرفوع کے حکم میں ہے۔

۲۲۱۱۶ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورت تین اور دوسری رکعت میں ''سورت فیل اور سورت قریش پڑھی۔ عبدالرزاق وابن الانباری فی المصاحف

۲۲۱۱۷ صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورت کہف یا سورت یوسف اور دوسری رکعت میں سورت ھود پڑھی راوی کو سورت یوسف میں شک ہے جب اس میں تردد ہے تو پہلی سورت کی طرف رجوع ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۸ ابو عثمان نہدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرأت کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفرار

اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۱۱۹ فرافصہ بن عمیر حنفی کہتے ہیں کہ میں نے سورت یوسف حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یاد کی ہے چونکہ آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں سورت یوسف پڑھتے تھے۔ مالک ومشافی وبیھقی

۲۲۱۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے نماز پڑھ لی ہے اور قرأت نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رکوع اور سجدہ کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری نماز مکمل ہوگئی پھر فرمایا: ہر آدمی اچھی قرأت نہیں کرسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۱.. حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۲ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورت ق والقرآن المجید اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھتے

تھے ظہر کی نماز میں ''سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے جب کہ فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۲۳ اسی طرح جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورت طارق اور سورت بروج پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۲۴ ...اسی طرح حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے جس طرح تم لوگ آج کل پڑھتے ہو لیکن آپ ﷺ کی نماز تمہاری نماز سے خفیف (ذرہ ہلکی) ہوتی تھی چنانچہ آپ ﷺ فجر میں سورت واقعہ اور اس جیسی دیگر سورتیں پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھتا ہوں جبکہ تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۶ عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز میں ''والليل اذا عسعس'' پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق ابن ابی شیبہ ونسائی

قرأت سری کا طریقہ

۲۲۱۲۷ ابو معمر کہتے ہیں ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، آپ لوگ ظہر اور عصر کی نمازوں میں کس چیز سے رسول اللہ ﷺ کی قرأت کو پہچان لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابونعیم

۲۲۱۲۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ فجر کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت کافرون پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ تجاوز نہیں کرتے تھے۔ ابومحمد سمرقندی فی فضائل قل هو الله احد

کلام: ... اس حدیث کی سند میں کچھ ضعفاء راوی بھی ہیں ہذا یہ حدیث ضعیف کے درجہ میں ہے۔

۲۲۱۲۹ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا، یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں قرأت واجب ہے۔ ابن عدی فی الکامل وبیهقی فی کتاب القراة

۲۲۱۳۰ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں پہلی دو رکعتوں کو قدرے طویل کرتے تھے۔

عبدالرزاق، بخاری، ابوداؤد، نسائی

۲۲۱۳۱ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز میں ''تبارك الذی بیده الملك'' پڑھتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۱۳۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر، عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتا ہوں جب کہ مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۳۳ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ ﷺ پر قرأت ثقیل (بھاری اور گراں) ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کررہے ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بخدا ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسا مت کرو بجز سورت فاتحہ کے چونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم فی القراة

۲۲۱۳۴ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی برابر ہے کہ امام ہو یا غیر امام۔ بخاری، مسلم فی القراة

۲۲۱۳۵ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں امامت کرائی آپ ﷺ سے قرأت میں کوئی

غلطی ہوئی تھی ہمارے طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیاتم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جو قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی بجزام القران کے کچھ نہ پڑھے۔ چونکہ اس کے بغیر نماز میں ہوتی۔ بحاری و مسلم فی القرأة وابن عساکر

۲۲۱۳۶ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جہری نماز پڑھائی اور آپ ﷺ پر قراءت کا التباس ہوگیا چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیاتم میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں: فرمایا: بجزام القرآن کے قرآن مت کرو۔ ابوداؤد، بحاری ومسلم فی القرأة

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۲۱۳۷ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت جہراً کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت نماز میں جہراقرات کی جارہی ہو تم میں سے کوبھی قراءت نہ کیا کرے، بجزام القرآن کے۔ بحاری و مسلم فی القراءة

کلام:......امام نسائی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۳۹۔

۲۲۱۳۸.. حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور جہراقراءت کی، چنانچہ آپ ﷺ پر قراءت کا التباس ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا جہری قراءت کے وقت امام کے پیچھے تم قراءت کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہم جلدی میں پڑھ لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ نماز میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے فرمایا: کہ جب امام جہراً قراءت کررہا ہو تم مت قراءت کرو، بجزام القرآن (سورت فاتحہ) کے چونکہ ام القرآن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
بحاری، مسلم فی القراۃ

جماعت کی نماز میں مقتدی قراءت نہ کرے

۲۲۱۳۹ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا: کیاتم میرے ساتھ نماز میں قران پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! ہم جلدی سے پڑھ لیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسامت کرو، بجزام القرآن کے وہ بھی دل دل میں پڑھو۔
بحاری ومسلم فی القرآۃ

۲۲۱۴۰.. عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جوآدمی امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔
بحاری ومسلم فی القراءة

امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس میں جو زیادتی ہے وہ کئی وجوہ سے صحیح اور مشہور ہے۔

۲۲۱۴۱ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سورت فاتحہ کے ساتھ جو آسان لگے وہ پڑھ لیا کریں۔
بخاری مسلم فی القرآن

۲۲۱۴۲ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی دورکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملاکر پڑھتے اور دوسری دورکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۴۳ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو بسااوقات ایک آدھ آیت اونچی پڑھ کر ہمیں سنادیتے تھے اور فجر وظہر کی پہلی رکعت کو طویل کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوتا کہ آپ ﷺ نے پہلی رکعت کو اس لیے طویل کیا ہے تاکہ لوگ پہلی رکعت کو پالیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۴۴ ابویعلیٰ کی مسند ہے'' کہ نبی کریم ﷺ ظہر وعصر کی تمام رکعات میں قراءت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۴۵ ابوصالح مولی تو مہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے نماز بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع کی۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۴۶ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز میں سورت فاتحہ کافی ہے اگر کچھ زیادہ کیا جائے تو افضل ہے۔

بیھقی فی سننہ فی الصلوات

۲۲۱۴۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں امامت کراتے چنانچہ جہر بھی کرتے اور سر بھی کرتے، جہری نمازوں میں جہر کرتے اور سری نمازوں میں آہستہ قراءت کرتے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر نہیں ہوتی۔

بخاری ومسلم کتاب القراءۃ فی الصلوۃ

۲۲۱۴۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں یہ اعلان کروں کہ نماز سورت فاتحہ اور ساتھ کچھ اور ملانے کے بغیر نہیں ہوتی۔بیھقی فی کتاب القرأۃ

۲۲۱۴۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت ہے کہ اس جیسی کوئی سورت مجھ پر نازل نہیں کی گئی۔ابی رضی اللہ عنہ نے اس سورت کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم دروازہ سے نکلنے سے پہلے پہلے جان لو گے۔میں نے ان کی طرف توجہ کرنی شروع کردی، فرمایا: جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو کیسے قراءت کرتے ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس جیسی سورت توراۃ، انجیل اور نہ ہی قرآن میں نازل ہوئی چنانچہ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا ہوا ہے۔بخاری ومسلم فی کتاب القرآۃ

۲۲۱۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تم کوئی بھی ایسی نماز نہ پڑھو جس میں تم قرآن مجید میں سے کچھ نہ پڑھو پس اگر تم قراءت نہ کرو تو فاتحۃ الکتاب (سورت فاتحہ) ضرور پڑھ لو۔بخاری ومسلم

۲۲۱۵۱ سلیمان بن عبدالرحمٰن بن سوار عبداللہ سوادہ قشیری کے سلسلہ سند سے اہل بادیہ کا ایک آدمی اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی تھے وہ کہتے ہیں میں نے محمد ﷺ کو سنا کہ وہ فرما رہے تھے ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اور قبول نہیں کی جاتی۔متفق علیہ

۲۲۱۵۲ عبدالوارث، عبداللہ بن سوادہ قشیری، اہل دیہات کا ایک آدمی اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ان کا والد رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی تھا کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کو سنا کہ وہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرما رہے تھے: کیا تم میری پیچھے نماز میں قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔متفق علیہ

۲۲۱۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تم ہرگز کوئی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ تم سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت نہ ملا کر پڑھ لو اور ہر رکعت میں سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۵۴ عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں سورتیں جمع کر کے پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۵۵ ام فضل زوجہ عباس بن عبدالمطلب کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ کو آخری بار سنا کہ مغرب میں سورت ''والمرسلات'' پڑھی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۱۵۶ ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اپنی نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ سے بیان کرتے تھے۔بخاری ومسلم فی کتاب القرآۃ

۲۲۱۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمی کو رکوع اور سجدہ میں قراءت نہیں کرنی چاہئے۔رواہ ابن جریر

۲۲۱۵۹　عبداللہ بن رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا امام اور مقتدی کو پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھنی چاہئے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب پڑھنی چاہئے۔ رواہ بیھقی

۲۲۱۶۰　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔عبد الرزاق ابن ابی شیبہ

۲۲۱۶۱　مالک بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ یہ سارے حضرات قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے اور مالک یوم الدین پڑھتے تھے۔رواہ ابن عساکر

کلام:......اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

فائدہ:　مالک یوم الدین پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ سورت فاتحہ کی اس آیت میں سات آٹھ قراءت ہیں لیکن یہ حضرات ”مالك یوم الدین“ کی قراءت کو ترجیح دیتے تھے۔تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر بیضاوی سورت فاتحہ آیت ”مالك یوم الدین“۔

۲۲۱۶۲　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں ”الٓم تنزیل السجدة“ اور دوسری رکعت میں ”ھل اتی علی الانسان حین من الدھر“ پڑھتے تھے۔عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیہ

قراءت کے مخفی اور جہری ہونے کے بیان میں

۲۲۱۶۳　ابوسہیل بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جہرا قراءت کرتے تھے اور ان کی قراءت مقام بلاط میں ابوجہم کے گھر کے پاس سنی جاتی تھی۔ رواہ مالک

۲۲۱۶۴　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سورتوں میں جہرا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔دارقطنی

۲۲۱۶۵　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔دارقطنی

۲۲۱۶۶　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ فرض نمازوں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جہرا پڑھتے تھے۔دارقطنی

۲۲۱۶۷　ابوطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورت فاتحہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہرا پڑھتے تھے۔دارقطنی، طبرانی، ابن حبان

۲۲۱۶۸　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو کیسے قراءت کرتے ہو میں نے عرض کیا الحمد للہ رب العالمین فرمایا کہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی کہا کرو۔دارقطنی

۲۲۱۶۹　زہری، عبداللہ بن جبر سے ان کے والد جبر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کی چنانچہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا اے جبر! اپنے رب کو سناؤ مجھے نہ سناؤ۔ابن مندہ، ابن قانع، طبرانی، ابونعیم، عسکری و ابن عدی

۲۲۱۷۰　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہر نماز میں قراءت ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ جب بآواز بلند قراءت کرتے تو ہم بھی بلند آواز سے قراءت کرتے اور جب آہستہ آواز سے قراءت کرتے تو ہم بھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۱　اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے اور کبھی بلند آواز سے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۲　اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جہری نمازوں میں جہر کرتے اور سری نمازوں میں سر (آہستہ قراءت) کرتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۳ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی قراءت سن لیتی تھی حالانکہ میں اپنے بستر پر ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

تسمیہ کے بیان میں

۲۲۱۷۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔ مالک وبیھقی

۲۲۱۷۶ ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے اور الحمدللہ رب العالمین کو جہراً پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۷ شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔ رواہ بیھقی

۲۲۱۷۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نماز کو کیسے شروع کرتے ہو اے جابر؟ میں نے عرض کیا: میں الحمدللہ رب العالمین سے نماز شروع کرتا ہوں مجھے حکم دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی پڑھا کر۔ رواہ ابن نجار

۲۲۱۷۹ موسیٰ بن ابی حبیب، حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ رات کی نماز میں صبح کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھتے تھے۔

کلام: یہ حدیث ضعاف دارقطنی میں ہے ۲۴۲

۲۲۱۸۰ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھنا دیہاتیوں کی قراءت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۲ عبداللہ بن ابی بکر بن حفص بن عمر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعض تکبیریں نہ کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی قراءت کو سننے والے بعض مہاجرین وانصار نے پکار کر کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز میں سے چوری کی یا آپ بھول گئے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سجدہ میں جاتے وقت کی تکبیر کیا ہے؟ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ایسا نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھا۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۱۸۴ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہما قراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ قراءت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

کلام: ذخیرۃ الحفاظ میں یہ حدیث قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ آئی ہے چنانچہ اس میں قراءت کی بجائے صلوۃ کا لفظ ہے دیکھئے ۶۱۸۰۔

۲۲۱۸۶ قیس بن عباد کہتے ہیں ابن عبداللہ بن مغفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

سے بدعت کے خلاف اپنے والد سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (جہرا) پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے بیٹے! بدعت سے بچو میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے اس سے کسی کو بھی یوں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا جب تم قراءت کرنا چاہو تو الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرو۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

ذیل القراءة

۲۲۱۸۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں وہ آدمی بولا: ہیں ممکن ہے کہ آپ ﷺ دل دل میں آہستہ قراءت کرتے ہوں۔ فرمایا یہ پہلی صورت سے زیادہ باعث شر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مامور بندے تھے انہیں جو پیغام دیا جاتا وہ ٹھیک ٹھیک ہم تک پہنچاتے تھے نیز آپ ﷺ نے لوگوں کے سوا ہمیں کسی چیز میں خصوصیت نہیں بخشی بجز تین چیزوں کے وہ یہ کہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اچھی طرح سے وضو کریں اور یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھے کو گھوڑی پر جفتی کے لئے نہ کدوائیں۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:..... گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کا مطلب یہ ہے کہ جب ان دو مختلف الاجناس جانوروں سے جفتی کروائی جائے تو ان سے ایک تیسری مخلوط جنس یعنی خچر پیدا ہوتی ہے اور حدیث میں بھی خچر کی نسل بڑھانے سے منع کیا گیا ہے۔

علامہ خطابی کہتے ہیں: جب گدھے کو گھوڑی پر کدوایا جائے گا تو تیسری نسل ان سے پیدا ہوگی اور یوں گھوڑوں کی نسل کے منقطع ہونے کا خدشہ ہے اور گھوڑوں کے منافع ختم ہو جائیں گے چونکہ گھوڑے سواری، بار برداری، جہاد، مال غنیمت کے جمع کرنے کے کام آتے ہیں حالانکہ خچر میں یہ سارے منافع نہیں پائے جاتے اسی طرح شوافع کے نزدیک گھوڑوں کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے جب کہ خچر کا گوشت بالاتفاق حرام ہے۔

انتہی النہایہ ۵ ٤ ٤

جب کہ بعض دوسری احادیث میں گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت آئی ہے اور اسی طرح بعض کتب فقہ میں اس امر کو مباح کہا گیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ واللہ اعلم! اس شبہ کا ازالہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ پوری شد و مد کے ساتھ کلی طور پر رواج نہ پھیلایا جائے، البتہ کبھی کبھار گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت ہے تاکہ گھوڑوں کی نسل بھی منقطع نہ ہو اور خچر بھی ناپید نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آمین کے بیان میں

۲۲۱۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب "ولا الضالین" کہتے تو اس کے بعد "آمین" کہتے اور اونچی آواز سے کہتے۔

ابن ماجہ، ابن جریر

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ وابن شاہین

۲۲۱۸۹ حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دیا کرو۔ ابو صبیح

۲۲۱۹۰ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے فاتحہ الکتاب پڑھی تو آواز بلند آمین کہا اور پھر دائیں بائیں سلام پھیرا حتی کہ میں نے آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۱ اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو ہمیں سنانے کیلئے آمین کہتے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۹۲ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب آپ ﷺ نے ولا الضالین کہا تو اس کے بعد "آمین" کہا اور آواز کو لمبا کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۳ بوعثمان کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کرو۔ سعید بن منصور

۲۲۱۹۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اہل زمین کی آمین اہل آسمان کی آمین کے ساتھ موافق ہو جاتی ہے تو بندے کے پچھلے گناہ سب معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۹۵ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین میں موذن تھے چنانچہ انہوں نے امام پر شرط لگا رکھی تھی کہ وہ ان پر آمین کہنے میں سبقت نہ لے جائے۔ سعید بن منصور

۲۲۱۹۶ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سورت فاتحہ ختم کرتے تو آمین کہتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سورت فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا نہیں چھوڑتے تھے اور مقتدیوں کو بھی آمین کہنے پر ابھارتے تھے نیز میں نے اس بارے میں ان سے ایک حدیث بھی سن رکھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

رکوع اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۱۹۷ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ ابوعبدالرحمن اسلمی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑا کرو چنانچہ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ گھٹنے تمہارے لئے سنت قرار دیئے گئے ہیں لہٰذا رکوع میں گھٹنوں کو پکڑا کرو۔ طبرانی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وشاشی، بغوی فی الجعدیات والطحاوی، ابن حبان، دار قطنی فی الافراد بیہقی وسعید بن منصور

۲۲۱۹۸ علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حفظ کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے جس طرح کہ اونٹ رکھتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے۔ رواہ طحاوی

۲۲۱۹۹ ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ جب ہم رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: سنت یہ ہے کہ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑا جائے۔ رواہ البیہقی

۲۲۲۰۰ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں پر رکھتے تھے اور عبداللہ بن منصور رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان ٹکا لیتے تھے ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے مسلک کو نہیں اپنایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریق کار مجھے پسند ہے۔ ابن خسرو

۲۲۲۰۱ ابومعمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۲۰۲ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تو اونٹ کی طرح واقع ہوتے اور ان کے ہاتھ گھٹنوں پر ہوتے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۲۰۳ علقمہ اور اسود کہتے ہیں: ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب انہوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا دیا ہم نے بھی ایسا کیا کچھ عرصہ بعد ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ہمارے ساتھ اپنے گھر میں نماز پڑھی، جب انہوں نے رکوع کیا تو ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی طرح ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان چھوڑے رکھا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کیا طریقہ ہے ہم نے انہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی انہوں نے فرمایا اس طریقہ پر بھی عمل کیا جاتا تھا پھر یہ چھوڑ دیا گیا۔ عبدالرزاق

۲۲۲۰۴ ابراہیم بن میسرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ میں سبحان اللہ وبحمدہ کے بقدر پانچ مرتبہ تسبیح کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو (آپ کی پیٹھ اس قدر ہموار ہوتی کہ) اگر ان کی پشت پر پانی سے بھرا برتن رکھ دیا جائے تو وہ نہ گرنے پائے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۲۲۰۶ نعمان بن سعد مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہیں رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس پر انہوں نے فرمایا جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم بیان کر لیا کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا کیا کرو چونکہ یہ قبول کے زیادہ لائق ہے۔ رواہ یوسف

کلام: ... مغنی میں لکھا ہے کہ نعمان بن سعد بن علی کوفی راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔

۲۲۲۰۷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت تک ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے پیٹھ کو نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم سجدہ میں جاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۸... علی بن شیبان کی روایت ہے کہ ہم اپنے گھروں سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز ہی میں دوران رکوع کنکھیوں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر کو رکوع اور سجدہ میں سیدھی نہیں رکھتا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جماعت مسلمین! اس آدمی کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر و سیدھا نہیں رکھتا۔ ابن ابی شیبہ عن علی بن شیبان

رکوع اور سجدہ کی مقدار

۲۲۲۰۹ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ کا رکوع قیام کے بقدر ہوتا تھا پھر کہتے: "سمع اللہ لمن حمدہ" اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۰ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اچانک ایک آدمی کو کہتے سنا

"الحمدلله حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا فيه كما يبغي لكرم وجه ربنا عزوجل"

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلمات کس آدمی نے کہے ہیں بخدا! میں نے بارہ فرشتوں کو دوڑتے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ غور کے ساتھ آنکھوں سے دیکھنے لگے حتیٰ کہ پردے چھا گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات قیامت کے دن تیرے لیے عمدہ خاتمہ بن جائیں گے۔ طبرانی فی الاوسط

۲۲۲۱۱ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور جب رکوع سے اوپر اٹھے کہا

سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شيءٍ بعد لامانع لما اعطيت ولا معطي لمامنعت ولاينفع ذاالجد منك الجد

اور یہ کلمات بآواز بلند کہتے تھے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کو سن لیا اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ بھرے آسمانوں اور زمین کے بقدر اور تیری بھر مشیت کے بقدر جس چیز کو تو عطا کرے اسے کوئی نہیں روکنے والا اور جسے تو روکے اسے کوئی نہیں عطا کرنے والا اور کسی دولتمند کو اس کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچا سکتی۔

۲۲۲۱۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھاتے تو کہتے:

اللهم ربنا ولك الحمد. رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۳ سعید بن ابوسعید کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا در آں حالیکہ وہ لوگوں کو امامت کرا رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا: سمع لمن حمده پھر کہا۔ اللهم ربنا لك الحمد ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۴ ۔ عبدالرحمن بن ہرمز اعرج کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جس وقت کہ امام رکوع سے سر اٹھاتا ہے چنانچہ انہوں نے کہا سمع اللہ لمن حمدہ'' اس کے بعد'' ربنالک الحمد '' کہا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ..... اوپر اس مضمون کی اکثر احادیث گزر چکی ہیں جن سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد دونوں کلمات کہنے چاہئیں جب کہ تین چار احادیث کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث آئے گی جس سے ظاہر ہوگا کہ سمع اللہ لمن حمدہ امام کو کہنا چاہیے اور'' ربنالک الحمد '' مقتدی کو کہنا چاہیے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی کثیر ہیں کتب فقہ میں فتویٰ اسی پر ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ وظیفہ امام ہے اور ربنالک الحمد مقتدی کا وظیفہ ہے اس مسئلہ میں آئمہ کا اختلاف ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۲۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی، چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور پھر رفع یدین کیا پھر رکوع میں گئے اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: رکوع میں مسنون یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر گھٹنوں کو پکڑا جائے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا عمل یہ تھا کہ وہ ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے اور اس طرح کرنے کو اصطلاح میں طبق کہتے ہیں، چنانچہ ماقبل کی احادیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ طریقہ منسوخ ہو چکا ہے پہلے معمول بہا تھا پھر متروک ہو چکا۔

۲۲۲۱۸ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو جو اس کے پیچھے ہو اسے چاہیے کہے ربنالک الحمد ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۹ ۔ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ جب تم رکوع کرو تو اپنے رب کی تعظیم بیان کیا کرو، اور جب سجدہ کرو تو دعا مانگا کرو چونکہ سجدہ میں دعا قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ ابو یعلی

۲۲۲۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے جب رکوع سے سر اوپر اٹھاتے تو'' سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر اس کے فوراً بعد کہتے:

اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شيء بعد. المخلص

فائدہ: ابن صاعد کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں کسی نے قول کیا ہو بجز موسیٰ بن عقبہ کے۔

۲۲۲۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتے جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔ ابن النجار

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۹۶

سجدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۲۲۲ ''مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' عبدالکریم بن امیہ کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ننگی زمین پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۲۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو گرمی محسوس ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کر لیا کرے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ و بیہقی

۲۲۲۲۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے اور دو پاؤں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی گرمی یا سردی کی شدت کی وجہ سے سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرلے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۲۶ یحیی بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں اپنے بالوں کو ہاتھ سے (گردوغبار سے) بچارہا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یااللہ! اس کے بالوں کو بھلائی سے محروم کردے چنانچہ اس آدمی کے بال گر گئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:... اس جیسی احادیث کی روشنی میں فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ نماز میں بالوں اور کپڑوں وغیرہ کو گردوغبار سے بچانا مکروہ ہے۔

۲۲۲۲۷ یحیٰی بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: تین طرح کی پھونکیں مکروہ سمجھی گئی ہیں سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا (۲) پینے کی چیز میں پھونک مارنا (۳) اور کھانے میں پھونک مارنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۲۸ روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوسجدوں کے درمیان (جلسہ میں) کہا کرتے تھے۔

رب اغفرلی وارحمنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی.

اے میرے پروردگار میری بخشش کردے مجھ پر رحم کر، میرے درجات بلند فرما میری حالت درست کردے اور مجھے رزق عطا کردے۔

۲۲۲۲۹ ”مسند براء بن عازب“ ابواسحاق کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدے کا طریقہ بتایا چنانچہ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ کر سہارا لیا اور سرینوں کو بلند کیا پھر فرمایا نبی کریم ﷺ اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۹۰

سجدہ میں چہرہ کی جگہ

۲۲۲۳۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ (سجدہ میں) چہرہ مبارک کہاں رکھتے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ چہرہ مبارک سجدہ میں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۱ ”مسند ثوبان بن سعد بن حکم“ عمران بن حکم بن ثوبان اپنے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلا کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ابی عاصم وابونعیم

۲۲۲۳۲ ”مسند جابر بن عبداللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازوؤں کو پیٹ سے جدا کرکے سجدہ کرتے تھے حتی کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۳ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتدال کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور کتے کی طرح بازو پھیلا کر سجدہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۴ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ چنانچہ کسی نماز کا بھی وقت نہیں تھا انہوں نے ہمیں نماز پڑھ کر دکھائی اور جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ سے سراوپر اٹھایا تو سیدھے بیٹھ گئے اور پھر زمین پر سہارا لے کر کھڑے ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۵ ”مسند وائل بن حجر“ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ میں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب رکھا ہوا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۳۶ اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشانی اور ناک پر سجدہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:.... پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا واجب ہے تاہم امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر صرف پیشانی یا صرف ناک پر سجدہ کیا جائے تو یہ کافی ہے۔

۲۲۲۳۷ ''مسند عبداللہ بن اقرم خزاعی'' عبداللہ بن اقرم کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو بالقاع کے ساتھ نمرہ پہاڑ پر تھا، اچانک ہمارے پاس سے کچھ سوار گزرے انہوں نے اپنی سواریوں کو راستے کے ایک طرف بٹھایا، ابو بالقاع بولے۔ اے بیٹا تم بکری کے بچے کے ساتھ رہو حتی کہ میں ان لوگوں کے پاس سے ہو آؤں، چنانچہ وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا جب وہ قریب پہنچے تو نماز کھڑی کر دی گئی۔
اچانک دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان موجود ہیں اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، طبرانی وابو نعیم

۲۲۲۳۸ ''مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر لیتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۳۹ طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون ہے کہ نماز میں سجدوں کے دوران تمہاری ایڑیاں تمہاری سرینوں کو چھو رہی ہوں طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے عبادلہ یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ:... اصطلاح حدیث میں عبادلہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور یہ لفظ مخفف ہے تین ناموں کا یعنی عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر کا۔

۲۲۲۴۰ ''مسند عبداللہ بن عباس'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۲۴۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے سجدہ میں چہرہ مبارک کو کسی چیز سے بچایا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوتا اور آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا تھا یعنی جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۲۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنی ناک کو زمین کے ساتھ چپکا لیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۴ ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ رو رکھتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

سجدہ کی کیفیت

۲۲۲۴۵ ''مسند میمونہ'' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیچھے کھڑا آدمی آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا تھا (یعنی آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتی کہ پیچھے کھڑا آدمی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا تھا)۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۴۶ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو رانوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتی کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو آسانی کے ساتھ گزر جاتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۴۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمارے ایک غلام جسے افلح کہا جاتا تھا کو دیکھا کہ جب سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اے افلح اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔ ابو نعیم، ضعیف الترمذی

۲۲۲۴۸ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو صالح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے

پاس تھا اتنے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک قریبی رشتہ دار آیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا چنانچہ جب وہ سجدہ کرتا تو جائے سجدہ پر پھونک مار دیتا اسے دیکھ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: ایسا مت کرو چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کالے غلام سے فرمایا تھا کہ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دو۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۲۴۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام مکرم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ سجدہ کرتے وقت اپنی ناک کو اوپر اٹھالیتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو شدت سے ڈانٹا چونکہ آپ سجدہ میں ناک کو اٹھا لینا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ پیشانی سے عمامہ کو ہٹالیا کرے۔ رواہ بیھقی

۲۲۲۵۱ ''مسند احمر بن جزء سدوسی'' احمر بن جزء سدوسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے آس پاس سے جگہ چھوڑ دیتے تھے چونکہ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابویعلی، طحاوی، طبرانی، دارقطنی فی الافراد والبغوی والباوردی وابن قانع وابونعیم وسعید بن منصور

کلام:...... الالحاظ میں سجد کی بجائے صلّی آیا ہے یعنی جب آپ ﷺ نماز پڑھتے ۸۷ مخل کلام روایت ہے۔

۲۲۲۵۲ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم شدید گرمی میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے چنانچہ ہم میں سے کسی کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ممکن نہ ہوتا تو وہ کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔ ابن ابی شیبہ، الجامع المصنف ۳۷۸

۲۲۲۵۳ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ سجدہ اور رکعت سے سر اوپر اٹھاتے تو ان دونوں کے درمیان ٹھہر جاتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ ممکن ہے آپ ﷺ بھول گئے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

سجدہ سہو اور اس کے حکم کے بیان میں

۲۲۲۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا نقص سجدہ سہو سے پورا کرلیا جائے تو پھر نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

عبدلرازاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۲۵۵ عبداللہ بن حنظلہ بن راہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں قراءت بالکل نہیں کی اور جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ پھر اگلی رکعت میں بھی سورت فاتحہ اور سورت پڑھی پر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبدالرازاق وابن سعد والحارث وبیھقی

۲۲۲۵۶ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور قراءت نہیں کرتے تھے، جب نماز سے فارغ ہوتے اور انہیں اس بارے میں آگاہ کیا جاتا کہ آپ کہ آپ نے قراءت نہیں کی تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے! رکوع اور سجدہ کا کیا حال تھا؟ لوگ کہتے: رکوع اور سجدہ بہت اچھی حالت میں تھے، فرماتے: تب کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرازاق، بیھقی

۲۲۲۵۷..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور قراءت بالکل نہیں کی حتی کہ سلام پھیر دیا جب فارغ ہوئے تو ان سے عرض کیا گیا کہ آپ نے قراءت نہیں کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے شام کی طرف ایک قافلہ تیار کیا اور منزل بہ منزل شام جا پہنچا اور وہاں ساز و سامان کی خرید و فروخت کی حتی کہ میں بھی واپس لوٹ آیا اور قافلہ والے بھی۔ رواہ بیھقی

۲۲۲۵۸..... عکرمہ بن خالد ایک ثقہ راوی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور قراءت بالکل نہیں کی حتی کہ فارغ ہوئے اور اپنے حجرہ میں داخل ہوگئے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے

اور حجرے کے ارد گرد چکر لگایا اور کھنکھارے تا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی آمد کا پتہ چل جائے نیز اس کا بھی انہیں علم ہو جائے کہ عبدالرحمن کو ان سے کوئی ضروری کام ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب ملا! میں عبدالرحمن بن عوف، فرمایا: کیا آپ کو کوئی کام ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہونے کا حکم دیا چنانچہ حضرت عبدالرحمن اندر داخل ہوئے اور کہا مجھے خبر دیجئے کہ جو کچھ آپ نے ابھی ابھی (نماز میں) کیا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا پھر آپ نے اپنی طرف سے ایسا کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا میں نے کیا کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ نے عشاء کی نماز میں قراءت نہیں کی فرمایا کیا واقعی میں نے قراءت نہیں کی؟ عرض کیا جی ہاں آپ نے قراءت نہیں کی۔ فرمایا: میں بھول گیا ہوں چنانچہ میں نے شام سے ایک قافلہ تیار کیا حتی کہ میں مدینہ پہنچ گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا اس نے دوبارہ نماز کھڑے کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا جو آدمی نماز میں قراءت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی بلاشبہ جو کچھ مجھ سے ابھی ابھی سرزد ہوا وہ بھولے سے ہوا۔ چنانچہ میں نے (نماز میں کھڑے کھڑے محض خیالات کی دنیا میں) شام سے ساز و سامان سے لدا ہوا ایک قافلہ تیار کیا حتی کہ میں مدینہ پہنچ گیا اور وہاں سب کچھ تقسیم کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۹ مسرۃ بن معبد لخمی کہتے ہیں کہ یزید بن ابی کبشہ نے ایک مرتبہ ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم کے پیچھے نماز پڑھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کیے تھے، پھر مروان نے کہا تھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کئے تھے پھر مروان نے کہا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے اسی طرح دو سجدے کیے تھے۔ حضرت عثمان فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا نبی اللہ! میں نے نماز پڑھی ہے اور مجھے علم نہیں آیا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ میں نے پھر نماز پڑھی مجھے پتہ نہیں کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ چنانچہ اس آدمی نے تین بار اسی طرح بیان کیا چنانچہ کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس سے بچ کرو کہ نماز میں شیطان تم سے کھیلا کرے لہٰذا تم میں سے جو آدمی نماز پڑھے اور اسے یاد نہ رہے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اسے چاہئے کہ وہ دو سجدے کرے بلاشبہ اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ احمد بن حنبل، دارقطنی فی الافراد، ابو داؤد، ضیاء المقدسی وابونعیم فی المعرفۃ

کلام: ..... ابونعیم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سوار بن عمارہ رملی مسرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

مغنی میں ہے کہ مسرہ بن معبد لخمی منکر روایات نقل کرتا تھا۔

میزان میں ہے ابن حبان کہتے ہیں کہ اس حدیث سے حجت نہیں پکڑے جائے گی۔

جب کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلی دو رکعت میں قراءت بھول جائے

۲۲۲۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ظہر یا عصر یا عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا بھول جائے تو اسے چاہئے کہ آخری دو رکعتوں میں قراءت کرلے اور یہ قراءت اسے کافی ہو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۱ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی فجر کی ایک رکعت میں قراءت کرے اور ایک میں قراءت چھوڑ دے اسے چاہئے کہ اس نے جس رکعت میں قراءت نہیں کی اسے لوٹائے اور قراءت کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں یاد نہ ہو کہ تم نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں تو جو بات تمہیں درست معلوم ہو اسے یقینی قرار دے کر اس پر بنا کرو اور پھر ایک رکعت اور پڑھ لو اور پھر دو سجدے کر لو چونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۳　مسیب، حارث بن ھشام مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کیے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۲۶۴　''مسند حذیفہ'' قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں تین رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۶۵　''مسند رافع بن خدیج'' روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بھول گئے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھول رہا ہوں پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ ان دونوں حضرت نے جواب دیا: یارسول اللہ! ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ واپس لوٹ آئے اور لوگ بھی جمع ہوگئے اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کیے۔

احمد بن حنبل و طبرانی عن ذی الیدین و بخاری بتغیرما

۲۲۲۶۶　طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ مغرب کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے پھر انھوں نے سہو کے دو سجدے کیے درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: ابن زبیر نے صحیح کیا۔

۲۲۲۶۷　''مسند ابی ہریرۃ'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سلام اور کلام کرنے کے بعد دو سجدے کیے اور آپ ﷺ نے تکبیر کہی درآں حالیکہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہا۔ پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوپر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۶۸　اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر نماز ختم کردی۔ اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے جنھیں ذوشمالین کہا جاتا تھا آپ ﷺ سے وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے یا پھر آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نماز میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھ سے بھول ہوئی عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کچھ تو ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

۲۲۲۶۹　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کسی آدمی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں؟ اسے چاہیے کہ جس بات پر اس کا غالب یقین ہو اس پر بنا کرلے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۰　اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا چنانچہ آپ ﷺ سے ایک آدمی جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا کہنے لگا: کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا! نہیں پھر آپ ﷺ نے دوسری دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۱　عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی ہمارا گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ دوسری رکعت سے فارغ ہوئے تو بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے۔ پھر سلام پھیرنے سے پہلے پہلے دو سجدے کرلیے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سجدہ سہو کا سلام ایک طرف

۲۲۲۷۲　اسی طرح عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد سیدھے کھڑے ہوگئے اور بیٹھنا بھول گئے چنانچہ ہم نماز کے آخر میں سلام کی انتظار میں بیٹھ گئے اتنے میں آپ ﷺ نے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۳ اسی طرح عبداللہ بن مالک ہی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے اور ہم نماز کے آخر میں سلام کے انتظار میں بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے سلام سے قبل دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۴ عبداللہ بن مالک ہی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہوگئے اور جب نماز مکمل ہوئی تو بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور ہر سجدہ کرنے سے پہلے آپ ﷺ نے تکبیر کہی آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدے کیے اور یہ سجدے بھولنے کی جگہ تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ دیں بعد میں آپ ﷺ کو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ

۲۲۲۷۶ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلام کرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لیے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۷۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں بعد میں آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے کر لیے پھر ارشاد فرمایا، یہ دو سجدے اس آدمی کے لئے ہیں جسے گمان ہو جائے کہ اس نے نماز میں کمی یا زیادتی کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۸ طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ سے بھول ہوگئی ہے یا کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کی گئی ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں وہ درست کہہ رہا ہے۔ پس آپ ﷺ نے بقیہ نماز ادا کی۔ دار قطنی وعبدالرزاق

۲۲۲۷۹ طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے چار رکعتی نماز آدھی پڑھا کر سلام پھیر دیا، اس پر ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا یا نبی اللہ! کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کر دی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے نماز میں کمی کی ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۰ عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر کر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ گئے جب اس بارے میں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا تو آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پا لیا۔ انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ! کیا آپ بھول چکے ہیں یا نماز میں تخفیف کی جا چکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیوں؟ عرض کیا: چونکہ آپ نے عصر کی دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے نماز کی طرف دوبارہ بلاتے ہوئے فرمایا: حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ پھر لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں اور واپس لوٹ گئے۔ دار قطنی، عبدالرزاق

۲۲۲۸۱ عطار کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ چار رکعتی نماز میں سے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، اتنے میں ایک آدمی آپ ﷺ کی طرف اٹھا اور کہنے لگا یا نبی اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے نماز میں تخفیف کر دی گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا، آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں تخفیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۲ "مسند سعد" قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے پیچھے کھڑے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے حتی کہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے درآں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔

۲۲۲۸۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ فرض نماز میں بھول گئے اور فرض کی بجائے نفل شروع کر دیے آپ رضی اللہ

عنہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ بقیہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۴   حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... تصفیق کا معنی ہے کہ ''آہستہ سے تالی بجا دینا''۔

۲۲۲۸۵   حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا، آپ ﷺ اٹھ کر چل دیئے اتنے میں ایک آدمی اٹھا جسے خرباق رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ غصہ کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے حتی کہ لوگوں تک پہنچے اور فرمایا: کیا یہ آدمی سچ کہتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت جو باقی رہتی تھی ادا کی پھر سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

ابن ابی شیبہ وطبرانی

۲۲۲۸۶   حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر واپس لوٹ گئے حالانکہ نماز کی ابھی ایک رکعت باقی تھی۔ اتنے میں ایک آدمی نے آپ ﷺ کو آن لیا اور عرض کیا! کیا آپ نماز میں سے ایک رکعت بھول چکے ہیں؟ آپ ﷺ واپس ہوئے مسجد میں داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دوبارہ نماز کھڑی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نماز کھڑی کی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی میں نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو لوگوں نے کہا کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا اور یہ کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ وہ میرے پاس سے گزر رہا تھا۔ میں نے کہا! وہ یہ آدمی ہوسکتا ہے۔ لوگوں نے کہا، طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۸۷   شعبی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور اور وہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں مگر وہ نہ بیٹھے جب انہوں نے سلام پھیرا تو سجدے کیے اور کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی کرتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وترمذی

۲۲۲۸۸   ''مسند سہل بن سعد ساعدی'' ابو حازم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ان سے کسی نے کہا کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف اور اہل قباء کے درمیان کچھ ناچاقی ہے، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ پرانی ناچاقی ہے چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہیں بتایا گیا کہ اہل قباء کی آپس میں ناچاقی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لے گئے تاکہ ان کی آپس میں صلح کروادیں آپ ﷺ کو واپسی میں تاخیر ہو گئی بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کیا میں نماز نہ کھڑی کردوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، جیسے تمہاری مرضی چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا اسی دوران وہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیر کر آگے بڑھنا شروع کر دیا حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جا کر کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے التفات کیا کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہیں، نبی ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف نماز جاری رکھنے کا ارشاد کر دیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ پیچھے کھسک آئے اور نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تمہیں کس چیز نے نماز جاری رکھنے سے روکا جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت کرے پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں یہ تصفیق کیسی تھی؟ حالانکہ مردوں کے لئے تو تسبیح ہے اور تصفیق تو عورتوں کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۹   حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا دوسی نوجوان کہاں ہے؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ہے مسجد کی آخر میں اور بخار میں مبتلا ہے پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سر پر ہاتھ پھیر اور مجھ سے اچھی اچھی باتیں کیں اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میں نماز میں بھول جاؤں تو مردوں کو تسبیح کرنی چاہیے اور عورتوں کو تصفیق (تالی بجانا) آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور بھولے نہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ اڑھائی صفیں مردوں کی اور دو صفیں عورتیں کی تھیں یا مردوں کی دو صفیں اور عورتوں

کی اڑھائی صفیں تھیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۹۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، اتنے میں ذوالیدین رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کچھ نہ کچھ ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھ. کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے بقیہ نماز مکمل کی اور بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ عبدالرزاق، مسلم والنسائی

۲۲۲۹۱ ابن شہاب، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ اور ابوسلمہ عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر یا ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اس پر آپ ﷺ سے عمرو کے بیٹے ذوالشمالین نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا پھر آپ بھول چکے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں ذوالشمالین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ کیوں نہیں: کچھ تو ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کو یقین ہوگیا تو نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔رواہ عبدالرزاق

سجدہ تلاوت کے بیان میں

۲۲۲۹۲ اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود سورت ”اذا السماء انشقت“ میں سجدہ تلاوت کرتے تھے۔

عبدالرزاق وطحاوی

۲۲۲۹۳ ربیعہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن سورت نحل منبر پر تلاوت کی حتیٰ کہ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے جمعہ پھر وہی سورت تلاوت کی اور جب آیت سجدہ پڑھی تو فرمایا: اے لوگو ہم آیت سجدہ پڑھ کر آگے بڑھ چکے ہیں، لہٰذا جس نے سجدہ کیا اس نے درست اور اچھا کیا اور جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدہ نہ کیا۔ عبدالرزاق وابن خزیمہ وبیہقی

۲۲۲۹۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر سجدے واجب نہیں کیے بجز اس کے کہ جب ہم چاہیں۔رواہ بخاری

۲۲۲۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورت ”ص“ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے سجدہ کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔ عبدالرزاق، دارقطنی، بیہقی

۲۲۲۹۶ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں ”اذا السماء انشقت“ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔

عبدالرزاق، مسدد وطحاوی، طبرانی، ابونعیم وابن ابی شیبہ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۲۹۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ ومسند

یہ صحیح روایت ہے۔

۲۲۲۹۸ عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت حج میں دو سجدے کیے۔

مسدد وطحاوی، دارقطنی و حاکم فی المستدرک

۲۲۲۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ سورت حج میں دو سجدے کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس صورت کو بقیہ سورتوں پر دو سجدوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وابو عبیدہ فی فضائلہ وابن مردویہ وبیہقی

۲۲۳۰۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورت ”والنجم اذا ھوی“ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور ایک دوسری سورت بھی پڑھی۔ مالک، ومسدد، والطحاوی وبیھقی

۲۲۳۰۱ عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ کر آیت سجدہ تلاوت کی آپ رضی اللہ عنہ نے منبر سے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا اگلے جمعہ میں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہی آیت سجدہ تلاوت کی لوگ سجدہ کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی حالت پر بیٹھے رہو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر سجدہ واجب نہیں کیا الا یہ کہ ہم خود ہی اپنے تئیں سجدہ کرلیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا اور لوگوں کو بھی سجدے سے منع کیا۔ مالک وطحاوی

۲۲۳۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ”سورت ص“ میں سجدہ تلاوت کیا۔ مسدد

۲۲۳۰۳ ابومریم عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت ”ص“ پڑھی اور سجدہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

سورۂ ص کا سجدہ

۲۲۳۰۴ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے سورت ”ص“ پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ سورت پڑھی اور پھر رکوع کیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے پوچھا اے امیر المؤمنین! کیا سجدہ تلاوت فرائض میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا ہے۔ ابن مردویہ

فائدہ: یعنی ہمیں سجدہ تلاوت کے فرض واجب یا سنت ہونے سے بحث نہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ قطع نظر اس کے جب رسول اللہ ﷺ نے سجود تلاوت کیے ہیں تو ہمیں بھی کرنے چاہئیں الغرض سجود تلاوت بعض آیات میں واجب ہیں اور بعض آیت میں مسنون۔ تفصیل کے لیے بحر الرائق فتح القدیر اور بدائع الصنائع کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۳۰۵ سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورت ”ص“ پڑھی اور پھر منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۳۰۶ مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے سورت نجم پڑھی اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر بقیہ سورت پڑھی۔ رواہ طحاوی

۲۲۳۰۷ ”مسند حنظلہ بن ابی حنظلہ انصاری“ چنانچہ جبلہ بن سحیم کہتے ہیں میں نے حضرت حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ ان دنوں مسجد قبا کے پیش امام تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورت ”مریم“ پڑھی جب آیت سجدہ تک پہنچے تو سجدہ کیا۔ بخاری فی الصحابہ وابونعیم

۲۲۳۰۸ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورت ”النجم“ سنائی تاہم آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۰۹ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ سجدے کیے ہیں ان میں ایک سجدہ سورت نجم کا سجدہ بھی ہے۔ ابن عساکر

۲۲۳۱۰ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ”سورت ص“ لکھ رہے ہیں لکھتے لکھتے جب آیت سجدہ پر پہنچے تو قلم کو ہاتھ سے چھوڑ کر سجدہ کیا، اور ان کے ساتھ ساتھ قلم دوات اور گھر میں موجود ہر چیز نے سجدہ کیا اور ہر چیز کہہ رہی تھی:

اللھم اغفر بھا ذنبا واحطط بھا وزرا واعظم بھا اجرا

ترجمہ:　یا اللہ اس سجدہ کے ذریعے گناہ معاف فرما اور بوجھ کو ہلکا کر اور اجروثواب کو بڑھا دے
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں صبح کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں سارا ماجرا سنایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوموسیٰ! ایک سجدہ ہے جسے ایک نبی علیہ السلام نے بھی کیا ہے اور اس سے ان کی توبہ ہوئی میں بھی یہ سجدہ کرتا ہوں جیسے اس نے کیا تھا۔
رواہ ابن عساکر

۲۲۳۱۱　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورت ''اذا السماء انشقت'' اور ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' میں سجدہ تلاوت کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

سورہ انشقاق کا سجدہ

۲۲۳۱۲　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ سور ''اذا السماء انشقت'' میں سجدہ کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۲۳۱۳　ابورافع کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مدینہ میں عشاء کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے سورت ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے عرض کیا کیا آپ اس سورت میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے اپنے خلیل ابوقاسم ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے لہٰذا اسے نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۲۳۱۴　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سورت ''ص'' میں سجدہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۲۳۱۵　حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سور ''النجم'' میں سجدہ کیا چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ ہر آدمی نے سجدہ کیا بجز ایک بوڑھے کے چنانچہ اس نے مٹی اٹھا کر پیشانی کے ساتھ لگالی میں نے اس بوڑھے کو دیکھا کہ وہ بحالت کفر قتل کیا گیا۔
رواہ ابن ابی شیبہ
۲۲۳۱۶　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت ''تنزیل السجدۃ'' پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔
طبرانی فی الاوسط

کلام:.......اس حدیث کی سند ضعیف ہے
۲۲۳۱۷　حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار سجدے فرض ہیں (۱) الم تنزیل'' (۲) ''حم'' السجدہ (۳) ''اقرا باسم ربک'' اور (۴) النجم''۔ ضیاء المقدسی، طبرانی فی الاوسط وابن مندہ فی تاریخ اصبھان وبیھقی

سجدہ شکر کے بیان میں

۲۲۳۱۸　ابوعوانہ ثقفی محمد بن عبیداللہ ایک آدمی سے جن کا انہوں نے نام نہیں لیا روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فتح یمامہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے سجدہ شکر بجالایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ وبیھقی
۲۲۳۱۹　منصور کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۲۲۳۲۰　اسلم کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کی فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے سجدہ کیا۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

قعدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۲۱　مالک بن نمیر خزاعی بصری کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا در آں

حالیکہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا تھا اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اوپر اٹھائی ہوئی تھی اور قدرے جھکائی ہوئی تھی اور آپ ﷺ دعا مانگ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۶۸

۲۲۳۲۲ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب نماز میں پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تو دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں پھیلا لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔ جب آخری دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو سرینوں کو زمین سے لگا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۳ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اعتدال کے ساتھ جلسہ کیا کریں اور جلد بازی نے کام نہ لیا کریں۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۳۲۴ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں اقعاء یعنی پاؤں کے بل بیٹھنا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۵ طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں کے بل بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سنت ہے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پر جفاکشی کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو یوں لگتا گویا کہ آپ ﷺ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں۔ حتی کہ فوراً کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ذیل القعدہ

۲۲۳۲۷ ذیال بن حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کو چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ کو محبوب تھا کہ آدمی کو اچھے سے اچھے نام یا اچھی کنیت سے پکاریں۔ رواہ ابونعیم

۲۲۳۲۸ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیکے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یوں بیٹھنے کا طریقہ ایک قوم کا تھا جسے عذاب دیا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۰ نافع روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز میں ان لوگوں کی طرح کیوں بیٹھتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔ رواہ عبدالرزاق

قعدہ کے مکروہات

۲۲۳۳۱ ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ بیٹھنے کا یہ طریقہ ایسی قوم کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ غضب نازل ہوا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۲ عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق فرمایا کہ یوں مغضوب علیہم کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۳... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) بندر کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۳۴ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز میں چار زانو بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

تشہد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمیں منبر پر کھڑے ہو کر اس طرح تشہد سکھلایا کرتے تھے جس طرح درسگاہ میں بچوں کو کوئی چیز سکھائی جاتی ہے۔مسدد، طحاوی

۲۲۳۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ بھی پکڑ کر تشہد سکھایا تھا اور وہ یہ ہے۔

التحیات للّٰہ الصلوات الطیبات المبارکات للّٰہ.

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں برکت والی بدنی اور مالی عبادتیں بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ حاکم فی المستدرک و دار قطنی دارقطنی کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۳۳۷ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے والد صاحب نے تشہد کے کلمات سکھائے جو انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سکھائے تھے وہ یہ ہیں۔

التحیات للّٰہ والصلوات الطیبات المبارکات للّٰہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین، اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

تمام تعریفیں اور بابرکت بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہمارے اوپر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
طبرانی الاوسط

۲۲۳۳۸ عبدالرحمن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے فرمایا کہو!

التحیات للّٰہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للّٰہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا اشھدان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ.

تمام تعریفیں، اچھے عمل، مالی اور بدنی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اے نبی! تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔مالک وشافعی وعبدالرزاق وطحاوی والحاکم فی المستدرک وبیھقی

۲۲۳۳۹ عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو تشہد سکھلا رہے تھے اور فرمارہے تھے۔

بسم اللہ خیر الاسماء التحیات للّٰہ الزاکیات للّٰہ الطیبات الصلوات للّٰہ السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام ناموں سے بہتر ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ، تمام اچھے اعمال اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام مالی اور بدنی عبادات بھی اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد کا وجوب

۲۲۳۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تشہد کے بغیر کافی نہیں ہوتی اور جو آدمی تشہد نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔
عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ ، مسدد وحاکم وبیھقی

۲۲۳۴۱ عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو تشہد سکھایا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے تھے چنانچہ فرمایا جب تم تشہد پڑھنا چاہو تو یوں پڑھا کرو۔

بسم الله خير الا سماء التحيات الزاكيات الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو خیر الاسماء ہے تمام تر عمدہ تعریفیں بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔اے نبی! تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اپنے آپ سے ابتداء کرو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام بھیجو۔
رواہ البیھقی

۲۲۳۴۲ عبدالرحمن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو تشہد کی تعلیم کررہے تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ جب تم تشہد پڑھنا چاہو تو یوں پڑھا کرو۔

بسم الله خير الاسماء التحيات الزاكيات الصلوات الطيبات المباركات لله اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدا عبده ورسوله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين السلام على جبريل السلام على ميكائيل السلام على ملائكة الله.

اے لوگو! یہ چار کلمات ہیں اے لوگوں تشہد سلام سے پہلے ہے اور تم میں سے کوئی آدمی بھی یوں نہ کہا کرے کہ یعنی سلام ہو جبریل پر سلام ہو میکائیل پر اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر چنانچہ جب آدمی کہتا ہے **السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين** تو گویا اس نے زمین آسمان میں موجود ہر نیک بندے پر سلام بھیج دیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۳۴۳ ابومتوکل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تشہد یہ ہے:

التحيات الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بجز قرآن مجید اور تشہد کے اور کچھ نہیں لکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۴ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے فواتح الکلم خواتم الکلم اور جوامع الکلم عطا کیے

گئے ہیں ہم (جماعت صحابہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے ہمیں بھی سکھا دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تشہد سکھایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۵ ابن جریج عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو نماز میں تشہد کے بارے میں فرماتے سنا کہ:

التحیات المبارکات لله الصلوات الطیبات لله السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین، اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله

چنانچہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہی تشہد کی تعلیم کر رہے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح سنا میں نے عرض کیا: کیا ابن عباس اور ابن زبیر نے اختلاف نہیں کیا، جواب دیا نہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۲۳۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت ہمیں سکھاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۴۷ ابوعالیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو نماز میں تشہد سے پہلے الحمدللہ کہتے ہوئے سنا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جھڑکا اور فرمایا تشہد سے ابتدا کیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۴۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن (۵۳) کا ہندسہ بناتے اور پھر دعا مانگتے۔ بزار فی مسندہ

۲۲۳۴۹ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فواتح الکلم جوامع الکلم اور خاتم الکلم سکھائے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ صلوۃ، خطبہ حاجت اور پھر تشہد سکھایا ہے۔ عسکری فی الامثال

۲۲۳۵۰ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے تشہد سکھایا دراں حالیکہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں پیوست تھا مجھے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے وہ یہ ہے۔

التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله. رواہ ابن ابی شیبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں زبانی و بدنی عبادات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲۲۳۵۱ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بجز استخارہ کی دعا اور تشہد کی حدیث کے کچھ نہیں لکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) نہیں جانتے تھے کہ تشہد میں کیا پڑھیں چنانچہ ہم یوں کہا کرتے تھے السلام علی اللہ، السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل یعنی اللہ پر سلام ہو جبرئیل اور میکائیل پر سلام ہو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ یوں نہ کہا کرو سلام علی اللہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، لہٰذا جب تم دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کرو تو کہو

التحیات لله والصلوات والطیبات، السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین.

جب تم یہ کہہ لوگے تو یہ ہر نیک صالح بندے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اسے سلام پہنچ جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب تم یہ کہہ لوگے تو ہر مقرب فرشتے ہر پیغمبر اور ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا۔ **اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔** رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۵۴ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جوامع الخیر اور فواتح الخیر سکھائے ہیں ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم تشہد میں کیا کہا کریں چنانچہ رسول اللہ نے ہمیں سکھایا کہ یوں کہو۔

التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللّٰہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: واضح رہے کہ مذکور بالا روایت میں دوطرح کا تشہد روایت کیا گیا ہے چنانچہ اوپر کی دو روایتوں میں جو تشہد ذکر ہوا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک راجح ہے جب کہ ماقبل میں جو ذکر ہوا ہے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنایا ہے تاہم چند وجوہ ترجیح کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تشہد کو راجح قرار دیا ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ بدایہ، بدائع الصنائع اور بحرالرائق وغیرھا کو دیکھ لیا جائے۔

۲۲۳۵۵ اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہمیں اس طرح تشہد تعلیم کرتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت اور ہمیں الف اور واؤ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۵۶ ابن جریج کہتے ہیں کہ ہمیں عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے یوں سلام بھیجتے تھے **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** جب آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہنے لگے **السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشہد سکھا رہے تھے ایک آدمی کہنے لگا **واشھد ان محمدارسولہ وعبدہ** (یعنی اس نے رسول کو عبد پر مقدم کرکے کہا) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں رسول ہونے سے پہلے عبد (بندہ) تھا لہٰذا یوں کہا کرو **واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔** رواہ عبدالرزاق

فائدہ: بعض لوگوں نے تشہد سے نبی کریم ﷺ کے حاضروناظر ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ استدلال بے معنی اور لغو ہے چونکہ حدیث بالا اور ماقبل کی تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں ہی تشہد پڑھتے رہے ہیں فی الواقع تشہد کے کلمات آپ ﷺ کو دوران معراج عرش معلی پر اللہ رب العزت نے تحفہ وہدیہ پیش کیے تھے پھر یہی کلمات تشہد میں پڑھنے کا حکم ہوا لہٰذا اب جو کہا جاتا ہے کہ **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** یعنی صیغہ خطاب کے ساتھ یہ حکایۃً کہا جاتا ہے یا یہ مقام مشاہدہ ہے یہاں غیوبت کو خطاب کے بمنزلہ اتار کر اس پر حکم لگایا جاتا ہے۔ اس کا حاضروناظر سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

۲۲۳۵۷ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھتے تو کہتے: بسم اللہ وباللہ۔ بیھقی فی سنن الکبری

۲۲۳۵۸ بہزی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تشہد سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کا تشہد دراصل رسول اللہ ﷺ کا تشہد ہی ہے وہ یہ ہے۔

التحیات للّٰہ والصلوات والغادیات والرائحات والزاکیات والناعمات المتابعات الطاھرات للّٰہ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام بدنی ومالی عبادتیں صبح کی اور شام کی عمدہ اور پاکیزہ اور لگاتار عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

تشہد کی دعا کے بیان میں

۲۲۳۵۹ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہو

اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرًا ولایغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم.

یااللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرتا پس میری مغفرت کردے اور اپنے پاس سے مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ابن ابی شیبه، احمد بن حنبل، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه وابن خذیمه وابوعوانه، ابن حبان ودارقطنی فی الافراد وبیهقی

۲۲۳۶۰ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللّٰھم تقبل شفاعة محمد الکبری وارفع درجته العلیا وآته سئوله فی الاخرة والاولی کما آتیت ابراهیم وموسی وعیسی

یااللہ محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ کو قبول فرما، اور ان کے درجات بلند فرما اور دنیا وآخرت میں ان کا مقصود انہیں عطا فرما جس طرح کہ تو نے ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا تھا۔

۲۲۳۶۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھو تو نبی کریم ﷺ پر اچھی طرح سے درود بھیجا کرو۔رواہ عبدالرزاق

تشہد کے متعلق

۲۲۳۶۲ ابن تمیمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز میں انگلی کو حرکت دینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اخلاص ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر تلوار کے وار سے بھی زیادہ گراں گذرتا ہے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۶۴ عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اپنی شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ کرتے تھے۔عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔رواہ عبدالرزاق

نماز سے خروج (نکلنے) کرنے کے بیان میں

۲۲۳۶۵ ابومروان اسلمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان سب حضرت کو دیکھا ہے کہ یہ اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔الحارث

۲۲۳۶۶ ''مسند سائب بن یزید'' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم کیا ہے کہ ہم ایک نماز سے دوسری نماز میں اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ ہم کلام کرلیں یا پہلی نماز سے خروج نہ کرلیں۔ابن عساکر

۲۲۳۶۷ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سلام کا پھیرنا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رکوع وسجدہ مکمل ہوجائیں اور ان کے بعد نمازی کو کوئی حدث لاحق ہوجائے تو اس کی نماز مکمل ہوجاتی ہے۔

فائدہ:......یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ جب رکوع وسجدہ کے بعد تشہد میں بقدر واجب بیٹھنے کے بعد نمازی کو حدث لاحق ہوا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

۲۲۳۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازی کو آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز ہو چکی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۷۰ عاصم بن ضمرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نمازی جب تشہد کی مقدار بیٹھ چکے اور اس کے بعد اسے حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ عبدالرزاق، وبیھقی

کلام: ... بیہقی کہتے ہیں: عاصم لیس بالقوی یعنی عاصم کوئی پختہ راوی نہیں ہیں۔

نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

۲۲۳۷۱ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" مسروق روایت کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں **السلام علیکم ورحمة اللہ** کہتے ہوئے سلام پھیرتے اور فوراً اٹھ جاتے گویا یا کہ آپ رضی اللہ عنہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہیں۔ عبدالرزاق وابن سعد و طحاوی

۲۲۳۷۲ طاؤس رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے آواز بلند سلام پھیرا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۳ عطاء کہتے ہیں کہ سب سے پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے سلام پھیرا ہے ورنہ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل ہی دل میں سلام پھیر لیتے تھے حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے باآواز بلند سلام پھیرنا شروع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۴ ابن طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جہراً نماز میں سلام پھیرا ہے چنانچہ انصار نے آپ ﷺ پر عیب لگایا اور کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میری طرف سے ایک اعلان ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ **السلام علیکم ورحمة اللہ** کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیرتے حتی کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۲۲۳۷۶ "مسند سہل بن سعد ساعدی عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد کے واسطہ سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام پھیرتے اور دائیں جانب چہرہ مبارک کو مائل کر دیتے درآں حالیکہ آپ امامت کرا رہے ہوتے تھے۔ رواہ ابن مجار

۲۲۳۷۷ روایت ہے کہ نافع رحمة اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کیسے سلام پھیرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہتے السلام علیکم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نہیں بھولا ہوں کہ رسول اللہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہتے **السلام علیکم ورحمة اللہ** حتی کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے اور پھر بائیں جانب **السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ** کہتے ہوئے سلام پھیرتے حتی کہ ہم آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۷۹ حسن بصری رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے تھے۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۰ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم اور السلام علیکم کہتے تھے۔ عبدالرزاق، بیھقی

۲۲۳۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف ایک سلام پھیرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ اسماعیل فی معجمہ

۲۲۳۸۳ اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ ہم قبیلہ بنوثقیف کے وفد میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ کے پاس نصف مہینہ قیام کیا میں نے آپ ﷺ کو بخوبی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ ابوداؤد طیالسی، طحاوی وطبرانی

فائدہ: اس باب میں دوطرح کی احادیث روایت کی گئی ہیں چنانچہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں صرف ایک ہی مرتبہ سلام پھیرنا ہے اور اسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے جب کہ دوسری بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں دو یعنی دائیں اور بائیں سلام پھیرنے ہیں اسی مذہب کو امام ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے چنانچہ دونوں جانب دو مرتبہ سلام پھیرنے کا عمل ہی آخری اور متفق علیہ اور مجمع علیہ ہے رہیں وہ احادیث جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں صرف ایک ہی سلام ہے ان کی تاویل ... نے یوں کی ہے کہ آپ ﷺ ایک سلام بلند آواز سے پھیرتے تھے اور دوسرا سلام آہستہ پھیرتے تھے۔ (واللہ علم)

فصل......ارکان صلوٰۃ کے بیان میں

۲۲۳۸۴ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو میں رسول اللہ کے ساتھ کھڑا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے پہلے مسواک کیا پھر وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کی، آپ ﷺ جو بھی آیت رحمت پڑھتے ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور آپ ﷺ جو بھی آیت عذاب پڑھتے تو اس پر ٹھہر جاتے اور عذاب سے پناہ مانگتے پھر قیام کے بقدر رکوع کرتے اور رکوع میں یہ تسبیح پڑھتے۔

سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ.

پاک ہے اللہ تعالیٰ قدرت اور بادشاہت والا بڑائی اور عظمت والا۔

پھر سورت ''آل عمران'' پڑھی اور اس کے بعد اسی طرح ایک ایک سورت پڑھتے رہے۔ابن عساکر، نسائی وابوداؤد

۲۲۳۸۵ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا تاکہ میں نبی کریم ﷺ کی نماز کا مشاہدہ کرسکوں چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر دیکھا جب آپ ﷺ نے رکوع کرنا چاہا تو رفع یدین کیا پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور سجدہ کیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان یکساں رکھا ہوا ہے جس طرح کہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک لے گئے تھے، پھر آپ ﷺ نے دایاں پاؤں کھڑا کیا اور بائیں پاؤں کو پھیلا کر اس پر بیٹھ گئے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۸۶ اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا پھر رکوع کرتے وقت بھی رفع یدین کیا پھر **سمع اللہ لمن حمدہ** کہا اور رفع یدین کیا پھر بایاں پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا پھر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور درمیان کی بڑی انگلی پر انگوٹھا رکھ کر حلقہ بنا لیا اور باقی انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑ لیا پھر سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ کانوں کے برابر تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۸۷ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تاکہ میں آپ ﷺ کی نماز کو ذہن پر یاد رکھ سکوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے گئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا اور جب رکوع کیا تو شروع نماز کی طرح پھر رفع یدین کیا اور رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا جب رکوع سے سر اٹھایا تو ایک بار پھر رفع یدین کیا جب تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر پھیلایا اور اس پر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھا اور پھر انگلیوں کو بند کرکے انگوٹھے اور درمیان کی بڑی انگلی سے حلقہ بنا لیا پھر دوسرے ہاتھ سے ... مانگنے لگے۔

۲۲۳۸۸ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے نماز شروع کی اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر تک اٹھایا رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کیا جب آپ ﷺ بیٹھے تو بائیں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھے اور دائیں

پاؤں کو کھڑا کرلیا، پھر دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیا اور دو انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑا اور تیسری انگلی سے حلقہ بنالیا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ چادروں سے ہاتھ نکال کر رفع یدین کرتے تھے۔ضیاء المقدسی

۲۲۳۸۹ عبدالرحمن بن غنم کی روایت ہے کہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھاؤں پس ہم نے ابو مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں درست کیں پھر انہوں نے تکبیر کہہ کر سورت فاتحہ پڑھی اور اتنی اونچی آواز سے پڑھی کہ ان کے پاس کھڑا آدمی سن سکے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تکبیر ہی کہہ کر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا۔

عبدالرزاق، عقیلی فی الضعفاء

۲۲۳۹۰ سالم بوار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز دکھادیں چنانچہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا پھر جب سجدہ کیا تو کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھا اور ہاتھوں کو سر کے قریب رکھا اور پھر کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۳۹۱ سالم بوار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتایئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھنے لگے جب انہوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے کرلیا اور کہنیوں کو پہلو سے دور رکھا حتی کہ جسم کے ہر عضو کو (کمر بازو اور ٹانگوں کو) بالکل سیدھا رکھا پھر سر اوپر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بالکل سیدھے کھڑے ہوگئے پھر انہوں نے اسی طرح عمدگی سے سجدہ کیا اور یوں دو رکعتیں پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبه

تکبیرات انتقال

۲۲۳۹۲ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یاد تازہ ہوگئی سو یا تو ہم اسے (نماز کو) بھول چکے ہیں یا ہم نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوپر نیچے اور اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہی اور پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔ رواہ ابن ابی شیبه

کلام:... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں آخری جملہ زائد ہے جو قابل غور ہے۔ابن ماجه، ۱۹۲

۲۲۳۹۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے اور قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر مبارک نہ تو (بہت زیادہ) بلند کرتے تھے اور نہ (بہت زیادہ) پست بلکہ درمیان درمیان میں رکھتے تھے (یعنی پیٹ اور گردن برابر رکھتے تھے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا کھڑے ہوئے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا بیٹھے ہوئے دوسرے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے (اور (بیٹھنے کے لئے) اپنا بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے تھے اور آپ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور مرد کو دونوں ہاتھ سجدہ میں اس طرح بچھانے سے منع کرتے تھے جس طرح درندے بچھالیتے ہیں اور آپ ﷺ نماز کو سلام پر ختم کرتے تھے۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبه ومسلم وابوداؤد

۲۲۳۹۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ (تھوڑی دیر کے بعد) قبیلہ بنی ثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم پر سبقت لے گیا

ہے انصاری بولا ۔ یہ آدمی غریب الوطن ہے اور بلاشبہ غریب الوطن کا احترام کرنا ہم پر لازم ہے لہٰذا اسی سے ابتدا کیجئے چنانچہ آپ ﷺ ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود ہی تمہیں بتلا دوں کہ تم کس چیز کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو۔ اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں جواب دوں گا؟ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی میرے سوال کے متعلق مجھے آگاہ کر دیجئے، ارشاد فرمایا تم اس لیے آئے ہو تاکہ رکوع سجدہ، نماز اور روزے کے متعلق سوال کرو ثقفی بولا بخدا آپ نے میرے دل کی بات سے آگاہ کرنے میں ذرہ برابر بھی خطا نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رکوع کیا کرو تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کرو اور اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھا کرو اطمینان سے رکوع کرو حتی کہ ہر عضو اپنے جوڑ میں پیوست ہو جائے اور جب سجدہ کرو تو پیشانی کو اچھی طرح سے زمین پر ٹکاؤ اور کوے کی طرح ٹھونگیں مت مارو نیز دن کے اول اور آخری حصہ میں نماز پڑھ کرو عرض کیا یا نبی اللہ! اگر میں درمیان دن میں نماز پڑھوں؟ فرمایا تب تو تم پکے نمازی ہوئے اور ہر مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخوں کا روزہ رکھا کرو ثقفی اپنے سوالات کے جوابات سن کر کھڑا ہو گیا اور پھر آپ ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر تم چاہو تو میں خود تمہیں تمہارے سوالات سے آگاہ کر دوں یا چاہو تو مجھ سے سوالات کرو اور میں جواب دوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی مجھے آگاہ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس لیے آئے ہو تاکہ حاجی کے بارے میں سوال کرو کہ جب کوئی حج کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ عرفات میں قیام، رمی جمار، سر منڈوانے اور بیت اللہ کے آخری طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟ انصاری نے عرض کیا یا نبی اللہ! بخدا آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرہ بھی خطا نہیں کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی حج کی غرض سے اپنے گھر سے نکلتا ہے اس کی سواری جو قدم بھی اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں جب میدان عرفات میں حاجی قیام کرتے ہیں تو اللہ عزوجل آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو (میرے لیے کیسے) پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں (اے فرشتوں) گواہ رہو میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے گو کہ ان کے گناہ آسمان سے برسنے والی بارش اور ریت کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، حاجی جب رمی جمار (شیطان کو کنکریاں مارتا ہے) کرتا ہے تو کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لیے کتنی نیکیاں ہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دیتے ہیں اور جب آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اس گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔ بزار، ابن حبان وطبرانی

۲۲۳۹۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تکبیر نماز کی کنجی ہے اور سلام نماز میں ممنوع چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۶ ۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر نماز کی حد ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۷ حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتایا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے پھر رکوع کیا اور سر کو نہ زیادہ بلند کیا اور نہ ہی زیادہ نیچے جھکایا بلکہ درمیان میں رکھا پھر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوئے حتی کہ ہم سمجھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہیں بھول نہ گئے ہوں پھر اطمینان سے سجدہ کیا اور تسلی سے بیٹھ گئے حتی کہ ہم سمجھے کہ کہیں بھول نہ گئے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

معذور کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... اس حدیث کے مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ جو آدمی کھڑے ہو کر نماز کی طاقت نہ رکھتا ہو یعنی قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ

نے چونکہ آخری ایام میں نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی کیونکہ آپ ﷺ کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

عورت کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۹ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورتوں کو سواریوں پر نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عورتوں کو سواریوں پر نماز ادا کرنے کی رخصت نہیں دی گئی ہے نہ شدت میں اور نہ ہی فراخی میں۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... شدت اور فراخی کا مطلب یہ ہے کہ نہ حالت جنگ وجدل میں اور نہ ہی معمول کے حالات میں۔

۲۲۴۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی رانوں کو ملا کر سجدہ کرے۔ رواہ بیھقی

فصل...... نماز کے مفسدات، مکروہات اور مستحبات کے بیان میں

نماز میں حدث لاحق ہونے کے بیان میں

۲۲۴۰۱ مطیع بن اسود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر انہیں یاد آیا کہ رات کو انہیں احتلام ہوا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹالی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۴۰۲ شرید ثقفی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھادی، یاد آنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹالی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۴۰۳ خالد بن لجلاج کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو کافی دیر تک بیٹھے رہے جب کھڑے ہوئے تو پیچھے ہٹے اور ہاتھ سے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھایا اور اپنی جگہ لا کھڑا کیا، پھر عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر کھڑے ہو کر حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد اے لوگو! میں نے نماز کے لیے وضو کیا تھا کہ اسی اثناء میں میں اپنے اہل خانہ کی ایک عورت کے پاس سے گزرا اور میں تھوڑی دیر کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو گیا چنانچہ جب میں نماز میں تھا تو میں نے کچھ تری محسوس کی تو میں نے اپنے آپ کو دو اختیار دیئے اول یہ کہ میں تم سے حیاء کر جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جرات کا اظہار کرلوں۔ دوم یہ کہ یا تو میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کروں اور تمہارے سامنے جرات کا اظہار کروں حالانکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے حیا کروں اور تمہارے سامنے جرأت کرلوں لہٰذا میں فوراً باہر نکلا اور وضو کیا پھر از سر نو نماز پڑھی، پس تم میں سے جس کو بھی میرے جیسی کیفیت لاحق ہو اسے میرے ہی جیسا معاملہ کرنا چاہیے۔ بیھقی وابن ابی شیبہ

۲۲۴۰۴ عباد بن عوام، حجاج، ایک آدمی، عمرو بن حارث ابن ابی ضرار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس آدمی کو نماز میں نکسیر آجائے پس وہ واپس لوٹے اور وضو کر کے دوبارہ نماز میں شریک ہو جائے اور جو نماز ہو چکے اسے شمار میں لائے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۰۵ عباد بن عوام کی روایت ہے کہ حجاج کہتے ہیں کہ ایک شیخ نے بعض محدثین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۰۶ محمد بن عمرو بن حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھادی جب صبح کو اچھی طرح سے روشنی پھیل گئی تو اپنے کپڑوں پر احتلام کا اثر دیکھا اور فرمایا: بخدا! مجھ سے بڑی زیادتی ہوگئی۔ میں تو جنبی ہوں۔ پھر مجھے معلوم نہیں

رہا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کا اعادہ کیا جب کہ لوگوں کو نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ دارقطنی، بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۴۰۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم (جماعت صحابہ نے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی یکا یک آپ ﷺ نماز سے واپس لوٹ گئے دراں حالیکہ ہم نماز ہی میں کھڑے تھے پھر (تھوڑی دیر کے بعد) آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے پھر ہمیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا جب میں نماز میں کھڑا ہو چکا پھر مجھے یاد آیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں اور بغیر غسل کے نماز میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تم میں سے جس کے دل میں بھی کوئی ایسی بات ہو اور اس کی کیفیت میری جیسی ہو اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے حتیٰ کہ جب اپنی حاجت یا غسل سے فارغ ہو تو واپس لوٹ آئے اور نماز ادا کرے۔ احمد بن حنبل

۲۲۴۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کو حدث کے سوا کوئی چیز نہیں توڑتی سو جس بات کو رسول اللہ ﷺ فرمانے سے نہیں شرمائے اس سے میں بھی نہیں شرماتا ہوں حدث یہ ہے کہ انسان کو ہوا خارج ہو جائے یا پھر گوز مار دے۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن احمد والدورقی

۲۲۴۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں خرابی پائے یا قے یا نکسیر کا اثر محسوس کرے اسے چاہیے کہ نماز سے واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جب تک اس نے بات نہیں کی تو اپنی نماز پر بنا کر لے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وابو عبید فی الغریب، دارقطنی، بیہقی

عذر لاحق ہونے کی صورت میں نکلنے کا طریقہ

۲۲۴۱۰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب امام کو نماز میں قے یا نکسیر کا اثر محسوس ہو یا اپنے پیٹ میں کچھ خرابی محسوس کرتا ہو اسے چاہیے کہ اپنی ناک پر کپڑا رکھے اور مقتدیوں میں سے کسی کو آگے کر کے چلا جائے۔ رواہ دارقطنی

۲۲۴۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی کو نماز میں قے یا نکسیر آ جائے یا وہ اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے اور اسے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جانے کا خوف ہو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھے اور اگر پڑھی ہوئی نماز کو شمار میں لانا چاہتا ہے تو وضو تک کلام نہ کرے پھر بقیہ نماز مکمل کرے اگر اس نے کلام کر لیا تو نماز کو از سر نو پڑھے اور اگر تشہد کی مقدار میں بیٹھنے کے بعد اسے خوف لاحق ہو جائے کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اسے چاہیے کہ سلام پھیرے اس کی نماز مکمل ہو چکی۔ عبدالرزاق وبیہقی

۲۲۴۱۲ ابورزین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں امامت کرائی اور نماز ہی میں انہیں نکسیر آ گئی چنانچہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۱۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں جو آدمی ہنس پڑے اسے نماز کا اعادہ کرنا چاہیے اور اسے وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۱۴ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور خود مسجد سے چل پڑے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا واپس آئے تو ہم نے آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے دیکھے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۴۱۵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں پیشاب یا پاخانے کی حاجت محسوس کرے وہ واپس جائے اور کلام کیے بغیر وضو کرے اور واپس نماز کی طرف آ جائے اور جو آیت پڑھ رہا تھا اسی سے نماز کو شروع کر دے۔

عبدالرزاق وابن عساکر

۲۲۴۱۶ ابن مسیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی پھر بعد میں لوگوں سمیت نماز دھرائی۔

مفسدات متفرقہ

۲۲۴۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز کے پیچھے اسی جیسی نماز مت پڑھو۔ ابن ابی شیبہ وسمویہ

۲۲۴۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اسی جیسی نماز ہرگز مت پڑھو۔ عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ وسمویہ

۲۲۴۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اسی جیسی نماز ہرگز مت پڑھو۔ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۲۴۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے کہ نشے میں دھت آدمی ہرگز نماز کے قریب بھی مت جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۲۰ شیبہ بن مساور، حکم بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک آدمی کو بری طرح سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ چل کر اس کے پاس گئے اور کہا نماز دوبارہ پڑھو (وہ آدمی بولا میں نماز پڑھ چکا ہوں فرمایا: نماز پڑھو اس نے پھر کہا میں تو نماز پڑھ چکا ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بار ہا اسے نماز لوٹانے کا کہا اور فرمایا: بخدا تم ضرور نماز دوبارہ پڑھو اور کھلم کھلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو۔ رواہ ابونعیم

۲۲۴۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں پھونک مارنا کلام کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۲ زید بن سلم روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز میں چھینک ماری اس کے پہلو میں ایک اعرابی (دیہاتی) کھڑا تھا کہنے لگا رحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) اعرابی کہتا ہے لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا: میں نے کہا تعجب ہے یہ لوگ مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے اپنی ہتھیلیاں رانوں پر ماریں چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو مجھے اپنے پاس بلایا: میرے ماں اور باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں میں نے آپ ﷺ سے بہتر معلم کوئی نہیں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے برا بھلا کہا بلکہ ارشاد فرمایا نماز میں کلام کرنا مناسب نہیں چونکہ نماز تو تسبیح، تکبیر، تہلیل اور قراءت قرآن کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۳ ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطار حمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مسلمان شروع شروع میں نماز میں باتیں کرتے تھے جس طرح کہ یہود و نصاری نماز میں باتیں کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی تو کلام ختم کر دیا واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا اور جب قرآن مجید پڑھا جارہا ہو تو اسے خاموشی سے سنا کرو۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور

۲۲۴۲۴ ھشیم، منصور، ابن سیرین خالد حفصہ کے سلسلہ سند سے ابو علاء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک نابینا آدمی آیا اور ایک کنویں کے اوپر سے گذرا جس پر کھجور کی ٹہنیاں وغیرہ پڑی ہوئی تھیں چنانچہ وہ آدمی کنویں میں گر پڑا اور اسے دیکھ کر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنس پڑے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو آدمی بھی ہنسا ہے وہ نماز بھی لوٹائے اور وضو بھی دوبارہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۵ زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑوں پر خون کا اثر دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نماز سے واپس لوٹ گئے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۴۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک نماز سے واپس لوٹ گئے پھر جب تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ نماز میں کھڑا ہو چکا تھا اور پھر مجھے یاد آیا کہ میں حالت جنابت میں ہوں اور غسل نہیں کیا ہے۔ چنانچہ میں نماز سے واپس لوٹ گیا اور غسل کیا ہذا تم میں سے جس کو بھی یہ عارضہ پیش آجائے وہ غسل کرے اور پھر از سر نو نماز پڑھے۔ طبرانی فی الاوسط

ذیل مفسدات

۲۲۴۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے نماز پڑھ لی اور بعد میں اس نے اپنے کپڑوں پر خون دیکھا یا احتلام کا اثر پایا تو اسے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۸ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن نباح کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ جس نے بھی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی ہے وہ نماز کا اعادہ کرلے چونکہ انہوں نے بحالت جنابت نماز پڑھادی ہے۔ عبد الرزاق، بیهقی

۲۲۴۲۹ قاسم بن ابو امامہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی چنانچہ انہوں نے تو نماز کا اعادہ کرلیا لیکن لوگوں نے نماز نہیں لوٹائی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مناسب یہ تھا کہ آپ کے ساتھ جن لوگوں نے بھی نماز پڑھی ہے وہ بھی لوٹاتے چنانچہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتویٰ پر عمل کیا، قاسم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول بھی ہے۔ عبدالرزاق، بیهقی

مکروہات کے بیان میں

۲۲۴۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اقعاء (کتے کی طرح بیٹھنا) شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۱ ”مسند خالد بن ولید“ ابو عبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ پوری طرح نہ رکوع کرتا تھا اور سجدے میں بھی کوے کی سی ٹھونگیں مارتا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو اطمینان سے رکوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اگر یہ آدمی اسی حالت پر مرگیا تو اس کی موت ملت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اہتمام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی کوے کی سی ٹھونگیں مار لیتا ہے اس کی مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھالیتا ہے جو اسے بھوک سے بے نیاز نہیں کرتیں ابو عبداللہ سے کہا گیا کہ تمہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: مجھے یہ حدیث لشکروں کے سپہ سالاروں نے سنائی ہے جن میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان سب حضرات نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سن رکھی تھی۔

بخاری فی تاریخه و ابو یعلیٰ و ابن خزیمه و ابن منده و طبرانی، ابن عساکر

۲۲۴۳۲ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس نے نماز پڑھتے ہوئے اپنے اوپر کپڑا لٹکا رکھا تھا (یعنی سدل کیا ہوا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے کپڑے کو ایک طرف سے اس پر لپیٹ دیا۔ ابن نجار

۲۲۴۳۳ ”مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

ابن ابی شیبه و مسلم فی کتاب المساجد

۲۲۴۳۴ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آدمی کو نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۲۴۳۵ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی آپ ﷺ نے مٹی کے ڈھیلے سے یا کسی اور چیز سے تھوک صاف کی پھر فرمایا: کہ جب بھی تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہو وہ نہ اپنے سامنے کی طرف تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف چونکہ (سامنے قبلہ ہے اور) دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔ یہ حکم اس وقت ہے جب مسجد میں مٹی، ریت یا کنکریاں بچھائی ہوئی ہوں اور تھوکنے سے کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچتی ہو۔ ورنہ عام طور پر مساجد میں قالین اور کارپٹ بچھائے جاتے ہیں اور مساجد میں فرش کیا جاتا ہے، اس حالت میں یا تو قالین آلودہ ہونے کا خدشہ ہے یا پختہ فرش پر تھوک کے باقی رہنے کا اندیشہ ہے جس سے نمازیوں کو سخت اذیت پہنچ سکتی ہے لہٰذا اب یہ حکم نہیں رہا ہاں البتہ کسی کے پاس رومال ہے اس میں وہ تھوک اور بلغم کو صاف کر سکتا ہے۔

۲۲۴۳۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی دوران سجدہ پھونک مار کر گردوغبار ہٹانے کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی نماز میں تورک کرکے بیٹھے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۲۲۴۳۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو بھی نماز میں ہو وہ ہاتھوں کو پہلوؤں میں نہ رکھے چونکہ شیطان اپنے پہلوؤں میں ہاتھوں کو رکھ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جب آدمی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں لہٰذا کوئی بھی قبلہ رو ہرگز نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں جانب تھوکے پھر آپ ﷺ نے لکڑی منگوا کر اس سے تھوک کھرچ ڈالی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۹ نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی (مرد) نقاب کرکے نماز پڑھے (یعنی ڈھاٹا مار کر نماز پڑھنا بایں طور کہ منہ ناک چہرہ ڈھانپا ہو مکروہ ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔ تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ نوافل میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگالینا جائز ہے اس فرض نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۴۴۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نمازی کو (نماز میں) جب کوئی سلام کردے تو اسے نہ کلام کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی قسم کا اشارہ کرنا چاہیے چونکہ کلام اور اشارہ بھی سلام کے جواب کے حکم میں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔ بدائع الصنائع میں سترہ مقام ایسے بیان کیے گئے ہیں کہ جہاں سلام کرنا ممنوع ہے ان میں سے ایک جگہ یہ بھی ہے کہ جو آدمی نماز پڑھ رہا ہو اسے سلام نہ کیا جائے اور سلام کا جواب دینا خواہ کسی طرح بھی ہو کلام کے زمرہ میں آتا ہے اور نماز میں کلام کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۴۴۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں اونگھ کا آنا شیطان کی طرف سے ہے جب کہ دوران جنگ اونگھ کا آنا رحمت خدائے تعالیٰ ہے۔ عبدالرزاق، وعبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وطبرانی

۲۲۴۴۳ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۴۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کشادہ جگہ ہو۔

فائدہ:۔۔۔ یعنی آدمی سترہ دیوار یا ستون سے دور ہو کر کھڑا نہ ہو کہ اس کے آگے سے آدمی گزر جائے جو اس کی نماز میں خلل ڈال دے۔

۲۲۴۴۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ستونوں کے درمیان صفیں مت بناؤ اور نہ ہی باتوں میں مشغول لوگوں کو امامت کراؤ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی مسجد میں صفیں بنانی ہوں تو پہلے پہلی صف کو مکمل کیا جائے پھر دوسری کو یوں نہ کیا جائے کہ صرف ستونوں کے درمیان درمیان

صفیں بنالی جائیں اور آس پاس کی جگہ خالی پڑی رہے حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جب باتوں میں مشغول ہوں گے تو نہ ہی تکبیر اولی کا اہتمام کریں گے اور نہ ہی نماز کے لئے اہتمام سے کھڑے ہوں گے اس لیے اس حالت میں نماز کھڑی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۴۴۶ ''مسند سعد ؓ'' مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور رکوع میں ہاتھوں کو رانوں کے درمیان ٹکا لیا والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پہلے ایسا کرتے تھے پھر ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۴۷ ...... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور پھر پیچھے ہٹ گئے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرنے سے بچتے تھے۔ عبد الرزاق، ابو داؤد، الترمذی وقال ھذا حدیث حسن

۲۲۴۴۸ اسی طرح عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو ہم ستونوں کے درمیان کھڑے ہوگئے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرنے سے بچتے تھے۔

عبدالرزاق والترمذی وقال: حسن صحیح

نماز میں التفات کرنے کا بیان

۲۲۴۴۹ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز میں ادھر ادھر توجہ (التفات) کر لیتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس چیز کی طرف تو متوجہ ہو رہا ہے میں اس سے بدرجہا بہتر ہوں۔ اگر دوسری بار پھر متوجہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے اور اگر تیسری بار پھر متوجہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کر لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۰ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے اجتناب کرو چونکہ ادھر ادھر دیکھنے والے کی نماز نہیں ہوتی بالفرض نفلی نماز میں تمہاری توجہ بٹ جائے تو فرض نماز میں توجہ کو مت بٹنے دو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۵۱ عطاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز میں تم اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کر رہے ہوتے ہو اور رب تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے اور تمہارے ساتھ سرگوشی کر رہا ہوتا ہے لہٰذا تمہیں ادھر ادھر توجہ نہیں دینی چاہیے۔

عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو کس کی طرف متوجہ ہے جس کی طرف تو توجہ کر رہا ہے اس سے میں بدرجہا بہتر ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۴۵۳ ابوعطیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز میں دائیں بائیں توجہ کرنے کے متعلق پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ نماز میں یہ شیطان کا ایک فریب ہے جو نمازی کے ساتھ کر گزرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۴ عطا کہتے ہیں نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو کس چیز کی طرف متوجہ ہو رہا ہے حالانکہ میں اس چیز سے بہتر ہوں جس کی طرف تو توجہ دے رہا ہے۔

نماز میں بالوں کی چوٹی بنانے کا حکم

۲۲۴۵۵ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیٹے کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے سر پر بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چوٹی سے پکڑ کر کھینچا حتی کہ اسے پچھاڑ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۶ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ نماز میں مشغول تھا اور اس نے بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ ان دونوں حضرات نے اسے دیکھ کر سخت ناگواری کا اظہار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۵۷ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز پڑھے اور اس نے سر پر بالوں سے چوٹی بنا رکھی ہو یا وہ کنکریوں سے کھیلے یا سامنے یا دائیں طرف تھوکے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۵۸ زید بن وھب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ سجدہ میں تھا اور اس نے سر پر بالوں سے چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی چوٹی کھول دی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا بالوں سے چوٹی مت بناؤ چونکہ تمہارے ساتھ تمہارے بال بھی سجدہ کرتے ہیں اور ہر بال کے لیے الگ سے اجر وثواب ہے اور تم نے بالوں کی چوٹی اس لیے بنائی ہے تاکہ بال مٹی سے آلودہ نہ ہوں حالانکہ بالوں کا مٹی میں آلودہ ہونا تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۶۰ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے درآں حالیکہ میں سجدہ میں تھا اور اس میں نے بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے چوٹی کھول دی اور مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

نماز میں پیشاب یا پاخانے کو بتکلف روکنے کا حکم

۲۲۴۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب و پاخانے کو زبردستی نہ روکے رکھو۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

فائدہ:... مطلب یہ کہ پیشاب یا پاخانے سے آدمی کو پہلے اچھی طرح سے فارغ ہو لینا چاہیے اور پھر نماز پڑھنی چاہئے اگر دوران نماز پیشاب کی حاجت پیش آجائے تو تکلف کر کے پیشاب کو نہیں روکنا چاہیے بلکہ نماز توڑ کر ناک پر ہاتھ رکھ کر مسجد سے باہر نکل جانا چاہیے اور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

۲۲۴۶۲ زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس نے اپنی سرینوں کو بتکلف جوڑا ہوا ہو۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۴۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب و پاخانے سے مدافعت مت کرو۔ رواہ الحارث

۲۲۴۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ وہ پیشاب اور پاخانے سے دفاع کر رہا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہ وقت کے بیان میں

۲۲۴۶۵ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چند پسندیدہ شخصیات کے پاس تھا جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ ان تمام حضرات کا بیان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد تا غروب آفتاب اور فجر کے بعد سورج کے چمکنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ الطبرانی والامام احمد بن حنبل والدارمی والبخاری ومسلم والترمذی وابوداود وابن ماجہ وابو یعلی وابن جریر وابن خزیمہ وابوعوانہ والطحاوی والبیہقی

۲۲۴۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز مت پڑھو چونکہ طلوع آفتاب کے ساتھ ساتھ شیطان کے سینگ بھی طلوع ہوتے ہیں اور غروب آفتاب کے ساتھ اس کے سینگ بھی غروب ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ مالک

۲۲۴۶۷ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مار رہے تھے۔ مالک و الطحاوی

۲۲۴۶۸ اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعات پڑھنے پر مارتے تھے۔ مسدد

۲۲۴۶۹ وبرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے سے مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مارتے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے تمیم! سب لوگ وہ کچھ نہیں جانتے جو تم جانتے ہو۔ الحارث و ابو یعلی

۲۲۴۷۰ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بتایا یا مجھے خبر دی گئی ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبل ازیں اس نماز سے منع کر چکے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور جب تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے عمر! آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چونکہ تم نے عصر کے بعد دو رکعات پڑھی ہیں حالانکہ میں ان سے منع کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا مجھے خوف نہیں ہے لیکن تمہارے بعد ایسے لوگ آنے والے ہیں جو (تمہیں دیکھ کر) عصر اور مغرب کے درمیان نماز پڑھیں گے حتی کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھنے لگیں گے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان اسی طرح نماز پڑھیں گے جس طرح ظہر اور عصر کے درمیان پڑھتے ہیں۔ الطبرانی فی الاوسط

۲۲۴۷۱ سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد (فرض نماز کے علاوہ کوئی اور) نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد نفل کی ممانعت

۲۲۴۷۲ فارسیوں کے آزاد کردہ غلام سائب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھ آپ ﷺ چل کر زید بن خالد کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارنا شروع کیا لیکن وہ برابر نماز پڑھتے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے امیر المؤمنین! آپ مجھے مارتے رہیں میں ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے دیکھ چکا ہوں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور فرمایا اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات کی نماز کے لیے ایک طرح کی سیڑھی بنالیں گے میں ہرگز تمہیں نہ مارتا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنف

۲۲۴۷۳ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے، اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے یہ دو رکعت چھوڑ دیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے پھر سے دو رکعتیں پڑھنی شروع کر دیں جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دو رکعتوں پر مارا کرتے تھے۔ عبدالرزاق

۲۲۴۷۴ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا تم عصر کے بعد بھی نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے ایک نماز فوت ہوگئی تھی جسے اب پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم بعد میں پڑھ لیتے تو اچھا ہوتا۔ اخرجہ ابراھیم بن سعد بن نسخته

۲۲۴۷۵ مقدام بن شریح اپنے والد شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز

کیسے پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر اس کے بعد دو رکعت اور پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھتے اور عصر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: عصر کے بعد نماز پڑھنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارا کرتے تھے اور اس نماز سے منع کرتے تھے۔ لیکن اہل یمن کے لوگ کمینے ہیں وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں اور پھر عصر پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کرتے تھے وہ بہت اچھا کرتے تھے۔ اخرجہ ابو العباس السراج فی مسندہ

۲۲۴۷۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دن اور رات کو نماز پڑھنے پر کسی کو بھی اپنی گرفت میں نہیں لوں گا بشرطیکہ جب تک غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے سوائے اس کے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہو۔

ابن مندہ فی التاسع من حدیثہ

۲۲۴۷۷ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آخر رات کا وقت افضل وقت ہے۔ پھر فجر تک نماز مقبول ہوتی ہے پھر فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ پھر عصر تک نماز مقبول ہے (سوائے زوال کے وقت کے) پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! رات کو نماز کیسے پڑھی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے میں نے عرض کیا، دن کو کیسے نماز پڑھی جائے۔ ارشاد فرمایا دن کو چار چار رکعت کر کے نماز پڑھی جائے۔ پھر فرمایا کہ: جو نماز پر نماز پڑھتا ہے اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور قیراط کی مقدار احد پہاڑ کے برابر ہے۔ آدمی جب وضو کے لیے تیاری کرتا ہے اور ہاتھوں کو دھوتا ہے اس کے گناہ ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب کلی اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے بانسے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے چہرے کانوں اور آنکھوں سے خارج ہو جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر کے راستے سے نکل جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں کی طرف سے نکل جاتے ہیں اور پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

رواہ عبدالرزاق وسندہ حسن

۲۲۴۷۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے دراں حالیکہ سورج اچھی طرح چمک رہا ہو۔

الامام احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابویعلی وابن الجارود وابن خزیمہ وابن حبان وسعید بن المنصور

۲۲۴۷۹ بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز طلوع آفتاب کے وقت میں نماز پڑھنے سے اور کسی وقت نماز پڑھنے سے نہیں منع کیا گیا چونکہ اس وقت سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۰ ''مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ'' عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جب کہ قبل ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کر چکے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے حتی کہ تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حالانکہ میں ان سے منع بھی کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کی جماعت (جماعت صحابہ) کا مجھے خوف نہیں ہے مجھے تو بعد میں آنے والے لوگوں کا خوف ہے کہ وہ عصر تا مغرب نماز پڑھتے رہیں گے حتی کہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھیں گے جس میں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور پھر یہ لوگ کہیں گے ہم نے فلاں فلاں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۱ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا ہوں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ رات کے کس حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رات کا آخری تہائی حصہ پھر فجر کی نماز پھر جب سورج

طلوع ہو رہا ہو تو نماز سے رک جاؤ چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے چنانچہ اس وقت کفار نماز پڑھتے ہیں جب سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے تو اس کے بعد زوال تک نماز پڑھنے کا وقت ہے۔ جب زوال کا وقت ہو جائے تو نماز سے رک جاؤ چونکہ اس وقت دوزخ کی آگ پورے جوبن میں ہوتی ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ کے دروازے بھی کھول دیتے ہیں پھر غروب آفتاب تک نماز پڑھ سکتے ہو اور سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ کفار کی نماز کا وقت ہے۔ رہی بات وضو کی سو جو آدمی بھی وضو کے پانی کے قریب ہو کر ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پانی کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کے گناہ بھی جھڑنے لگتے ہیں جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو گناہ اس پانی کے ساتھ جھڑتے رہتے ہیں جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو گناہ چہرے سے پانی کے ساتھ نکلنے لگتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کی طرف سے گناہ خارج ہوتے رہتے ہیں اس کے بعد اگر وہ اسی حالت میں مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء پڑھتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ایک بار یا دو بار یا تین بار سنی ہوتی تو میں یہ حدیث کسی کو نہ سناتا۔

رواہ الضیاء المقدسی

فجر کے بعد نفل کی ممانعت

۲۲۴۸۲ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کا آخری حصہ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے پھر فجر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور ایک یا دو نیزے کے بقدر بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ سورج نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے اور زوال شمس کے وقت نماز نہیں پڑھی جا سکتی پھر جب زوال کا وقت ہو جائے تو اس کے بعد نماز پڑھی جا سکتی ہے پھر غروب آفتاب کے وقت نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

عبد الرزاق وابن جریر

۲۲۴۸۳ ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں میں پڑھتے تھے انہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا اس پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں دیگا لیکن نماز نہ پڑھنے پر عذاب دے گا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: بہر حال میں نے آپ کو عصر کے بعد نماز پڑھنے کا حکم تو دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں تاہم یہ نماز پڑھنے کی وجہ سے آپ پر کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ آپ کو لاعلم آدمی دیکھے گا اور پھر وہ عصر کے بعد نماز پڑھنا شروع کر دیگا حتیٰ کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھے گا جس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ ابن جریر وابن عساکر

۲۲۴۸۴ ”مسند صفوان بن معطل سلمی“ حمید بن اسود ضحاک بن عثمان، مقبری کے سلسلہ سند سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میں آپ سے ایک ایسی چیز کے متعلق پوچھتا ہوں جسے آپ بخوبی جانتے ہیں حالانکہ میں اسے نہیں جانتا کیا دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو اس کے بعد نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے جب سورج طلوع ہو چکے تو پھر نماز پڑھ سکتے ہو حتیٰ کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہو جائے چنانچہ جب سورج تمہارے سر پر آ جائے تو اس وقت نماز سے رک جاؤ چونکہ اس وقت میں دوزخ کو دہکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جب سورج ڈھل چکے (یعنی زوال کا وقت گزر جائے) تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل وابویعلی وابن عساکر

۲۲۴۸۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا نبی اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، جب تم صبح

کی نماز پڑھ چکو تو اس کے بعد نماز چھوڑ دو حتی کہ سورج طلوع ہو جائے چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد نماز پڑھو یہ نماز مقبول ہے حتی کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے تو اس وقت میں بھی نماز چھوڑ دو چونکہ اس وقت جہنم کو دھکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ حتی کہ جب سورج ڈھلنے لگے تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز چھوڑ دو۔ ابن جریر وابن مندہ وقال ھذا حدیث صحیح عزیز غریب و بیھقی وابن عساکر

۲۲۴۸۶ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے عصر کے بعد حتی کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد حتی کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۴۸۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے طلوع آفتاب کے وقت غروب آفتاب کے وقت اور نصف نہار کے وقت۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۸۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے کہا یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے چنانچہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں ابن زبیر نے سچ کہا ہے، میں نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے حتی کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد بھی طلوع آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے پس رسول اللہ ﷺ وہی کچھ کرتے تھے جس کا انہیں حکم دیا جاتا تھا اور ہم بھی وہی کچھ کریں گے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی تلاش میں مت رہو چونکہ شیطان کے سینگ طلوع آفتاب کے ساتھ طلوع ہوتے ہیں اور پھر آفتاب کے ساتھ غروب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد کے نفل

۲۲۴۹۰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھتے دیکھا بجز ایک مرتبہ کے کہ آپ ﷺ کے پاس ظہر کے بعد کچھ لوگ آئے تھے جن کی وجہ سے آپ کسی کام میں مشغول ہو گئے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکے پھر عصر کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد میرے حجرے میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۱ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور انہوں نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کرو چنانچہ کثیر بن صلت کے ساتھ میں بھی (ابوسلمہ) کھڑا ہوا اور کثیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حارث کو بھیجا چنانچہ یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں جانتی اور جاؤ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک دن عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی تھیں حالانکہ قبل ازیں میں نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا تھا تاہم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟! آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ایک وفد آیا تھا یا فرمایا کہ میرے پاس صدقے کا مال آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا جواب پڑھ رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۲ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا چنانچہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے قریب بیٹھایا اور پھر کہا: لوگ عصر کے بعد کیسی دو رکعتیں پڑھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: لوگوں کو ابن زبیر فتوی دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھا: انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، انہوں نے جواب دیا کہ اس بارے میں مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے چنانچہ قاصد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی حقیقت دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے میں نے تو انہیں یہ خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا اور آپ ﷺ کے پاس مہاجرین کافی تعداد میں جمع تھے اور اس سے پہلے آپ ﷺ نے ایک عامل کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور اس نے تاخیر کر دی تھی اسی اثناء میں دروازے پر دستک ہوئی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز پڑھی نماز کے بعد آپ ﷺ مال تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کے وقت فارغ ہوئے آپ ﷺ کو بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے اقامت کہہ کر عصر کی نماز کھڑی کر دی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے گھر پر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے ان رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو رکعتیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا جنہیں میں نہیں پڑھ سکا ہوں اور اب عصر کے بعد پڑھ رہا ہوں مجھے ناگوار گزرا کہ میں یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھوں درآں حالیکہ لوگ مجھے دیکھ رہے ہوں لہٰذا میں نے تمہارے پاس آکر پڑھی ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۹۳ عبداللہ بن شداد بن ھاد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کو میں عصر سے پہلے پڑھتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۴۹۴ عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: میں نبی ہوں عرض کیا: آپ کو کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سرخ وسیاہ (عرب وعجم) کی طرف عرض کیا: کس وقت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ ارشاد ہوا: صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے۔ اور جس وقت سورج زرد پڑ جائے تاوقتیکہ غروب نہ ہو جائے۔ عرض کیا: کس وقت دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے ارشاد ہو کہ رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ عرض کیا: آفتاب کس وقت غروب ہونا شروع ہوتا ہے؟ حکم ہوا کہ سورج کے زرد مائل ہونے سے غروب ہونے تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۵ عطاء کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ نفل نماز آدھے دن کے وقت مکروہ ہے حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہو جائے اور طلوع آفتاب وغروب آفتاب کے وقت بھی نفل پڑھنا مکروہ ہیں۔ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نصف نہار (آدھے دن) کے وقت نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک پڑھتے تھے اور نہ ہی فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نماز کے مستحب اوقات کا بیان

۲۲۴۹۷ محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عموماً مروان کی مخالفت کرتے تھے اس پر مروان نے ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پنجگانہ ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر تم رسول اللہ ﷺ کی موافقت کرو گے تو ہم بھی تمہاری موافقت کریں گے اور گر تم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرو گے تم ہم بھی تمہاری مخالفت کریں گے

الرویانی وابن عساکر

۲۲۴۹۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشاد فرمایا: اے ابوذر! عنقریب میرے بعد کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نماز کو وقت پر نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھتے رہنا سو اگر تم نے نماز وقت پر پڑھی تمہارے لیے نماز کے علاوہ اضافی اجر وثواب بھی ہوگا ورنہ تمہارے لیے صرف نماز ہی کا ثواب ہوگا۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ذر

۲۲۴۹۹ ابو عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے سے امراء کے متعلق پوچھا جو کہ نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے چنانچہ انہوں نے میرے گھٹنوں پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی ایسے سوال حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا انہوں نے بھی میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسے کہ میں نے تیرے ساتھ کیا ہے (یعنی انہوں نے بھی مجھے گھٹنوں پر تھپڑ مارا تھا) چنانچہ انہوں نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھو اور اگر تم ان امراء (کی اقتداء میں ان) کے ساتھ نماز کو پالو تو دوبارہ پڑھ لو اور مت کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا اب نہیں پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۰ "مسند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ" حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو مختلف امور میں مشغول ہو جائیں گے اور وقت پر نماز نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا ایک آدمی بولا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ حکم ہوا جی ہاں ان کے ساتھ پڑھ لو۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا وقت پر نماز پڑھ لینا اس کے اہل وعیال اور مال سے بدرجہا بہتر ہے۔ رواہ سعید بن منصور

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۵۔

۲۲۵۰۲ عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں ایک مرتبہ علقمہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہونے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی اور فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نمازوں کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

روہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۰۳ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: مجھے وقت کے متعلق تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سمیت زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا عنقریب تمہارے اوپر کچھ ایسے لوگ حکمراں ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز کو پالو تو پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۴ مہدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے مہدی! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے خیار (افضل وبہترین) لوگوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا اور تمہارے اوپر نوعمر اور شریر لوگ حکمراں بن بیٹھیں گے اور نماز کو وقت پر نہیں پڑھا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس وقت لوگوں سے ٹیکس وصول نہ کرنا، جاسوس نہ بننا، شرطی (پولیس کا آدمی) نہ بننا اور نہ ہی سرکاری ڈاکیا بننا (یعنی کسی قسم کا کوئی بھی سرکاری عہدہ نہ لینا) اور تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے رہنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۵ قاسم بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے نماز میں تاخیر کر دی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کھڑی کرنے کا اعلان کر دیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی جب ولید بن عقبہ کو پتہ چلا تو اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ کیا آپ کے پاس امیر المومنین کا کوئی نیا حکم پہنچا ہے یا پھر آپ سے بدعت سرزد ہوئی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم اپنی نماز میں تمہارا انتظار کریں درآں حالیکہ تم اپنے کام میں مشغول ہو۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے وقت پر نماز نہ پڑھی ہو۔

البتہ آپ ﷺ میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور مغرب عشاء کی نماز کو مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھتے تھے اور اس دن فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔ عبد الرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۷ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ تمہارے اس زمانہ میں خطباء قلیل ہیں اور علماء کثیر ہیں جو نمازیں طویل (لمبی) پڑھتے ہیں اور مختصر خطبے دیتے ہیں جبکہ عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں خطباء کثیر ہوں گے اور علماء قلیل ہوں گے اور وہ خطباء لمبی لمبی تقریریں کریں گے نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے حتی کہ کہا جانے لگے گا کہ یہ تو شرف الموتی ہے آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ شرف الموتی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جب سورج بہت زیادہ زردی مائل ہو جاتے اسے شرف الموتی کہتے ہیں لہٰذا تم میں سے جو بھی اس زمانہ کو پائے وہ وقت پر نماز پڑھے اور جو جبرا نماز پڑھنے سے روک دیا جائے تو وہ انہی لوگوں کے ساتھ پڑھ لے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز کو فرض شمار کرے اور ان (امراء و حکمرانوں) کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل شمار کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یقیناً نماز کا وقت مقرر ہے جس طرح کہ حج کا وقت مقرر ہے لہٰذا نماز کو وقت پر پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

"مباح جگہ"

۲۲۵۰۹ "مسند ابی سعید" حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قالین دری اور چٹائی خواہ کسی قسم کی بھی ہو جب اس کے پاک ہونے کا یقین ہو تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔

جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۲۲۵۱۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا درآں حالیکہ میں ایک قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز پڑھ رہے ہو حالانکہ تمہارے سامنے قبر ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔
عبد الرزاق وابن ابی شیبہ وابن منیع

غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے

۲۲۵۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو چنانچہ جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا یا پھر آپ ﷺ پر بیہوشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو حکم دیا کہ اے علی! لوگوں کو اندر لاؤ میں لوگوں کو اندر لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ مرض وفات میں آپ ﷺ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا۔ البزار

فائدہ: یعنی آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہ میرے بعد میری امت کہیں میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنائے تب ہی آپ ﷺ نے مرض وفات میں اس خدشہ کو شدت سے ظاہر کیا۔

۲۲۵۱۲ ابو صالح غفاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بابل (شہر) سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مؤذن آیا اور عصر کی نماز کے لیے اجازت چاہی۔ آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور جب بابل سے گزر گئے تو مؤذن کو حکم دیا اور نماز ادا کی۔ جب آپ

رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے مجھے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے چونکہ بابل کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے۔ ابو داؤد والبیهقی

۲۲۵۱۳ ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز مت پڑھو آپ ﷺ سے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیا کرو چونکہ ان میں برکت ہے۔ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

فائدہ: یعنی بسا اوقات بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز جائز ہے یہ مطلب نہیں کہ اس کے متبادل جگہ موجود ہوتے ہوئے بھی یہاں پڑھی جائے یا اہتمام کے ساتھ معمول بنالیا جائے چونکہ ظاہر ہے کہ متبادل جگہ بکریوں کے باڑے سے بہتر ہے۔

۲۲۵۱۴ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کہ کیا ہم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا پوچھا گیا: کیا ہم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا پھر پوچھا گیا کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا: پھر پوچھا گیا کیا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۱۵ ''مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ'' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیتے تھے جب کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۱۶ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کریں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۵۱۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ اور بکریوں کی رینٹ وغیرہ بھی صاف کرلیا کرو اور ان کے باڑے میں نماز بھی پڑھا کرو چونکہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۸ عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں چہرہ اقدس پر چادر کا پلو رکھ لیتے پھر جب افاقہ ہوتا تو کپڑا ہٹا کر فرماتے اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے چونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ایسا کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم باغ، حمام اور قبرستان میں ہرگز نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے کنیسہ میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے جس میں مورتیاں رکھی ہوں (یا تصویریں بنی ہوں)۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۲۱ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے درمیان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۲ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۳ ''مسند اسامہ بن زید'' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مرض وفات میں فرمایا کہ میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چہرہ اقدس پر معافری چادر ڈال رکھی تھی پھر آپ نے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹا کر فرمایا اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

الطبرانی، الامام احمد بن حنبل وابونعیم فی المعرفہ وسعید بن المنصور واخرجہ مسلم فی کتاب المساجد

۲۲۵۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرگاہ (راستہ) میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات متفرقہ

۲۲۵۲۵ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشوع نفاق سے پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! خشوع نفاق کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خشوع بدن اور دل کا نفاق۔

الحکیم والعسکری فی الامثال والبیھقی فی شعب الایمان

۲۲۵۲۶ ابوحازم اپنی آزاد کردہ لونڈی عزہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا پالان کے اوپر بچھائے جانے والی چادر یا کمبل پر نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۷ عبدالرحمن بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں سجدہ کی جگہ سے ہاتھ سے کنکر یہاں ہٹانے لگا چنانچہ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۸ محمد بن عبداللہ قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس نے سر جھکا رکھا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا حالت ہے اپنا سر اوپر اٹھاؤ اس طرح کی ظاہری عاجزی تمہارے دل کے خشوع میں اضافہ نہیں کرے گی سو جس آدمی نے بھی دل میں پائے جانے والے خشوع سے زیادہ ظاہر کرنے کی کوشش کی اس نے نفاق در نفاق کو ظاہر کیا۔ الدینوری

۲۲۵۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لیے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ رکوع اور سجدہ میں قراءت نہ کرنا سر پر بالوں سے جوڑا بنا کر مت نماز پڑھو چونکہ یہ شیطان کی عادت ہے شیطان کی طرح مت سو سجدہ میں بازوؤں کو مت پھیلاؤ اور سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کو مت ہٹاؤ سجدوں کے درمیان کتے کی طرح مت بیٹھو امام کو لقمہ مت دو اور سونے کی انگوٹھی مت پہننا کتان اور حریر سے بنا ہوا کپڑا مت پہنو اور ریشم سے بنی ہوئی زین پر مت سواری کرو۔

الطبرانی، والدورقی والبیھقی

کلام:...... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔ العسکری فی المواعظ

کلام:...... اس حدیث کی سند میں زیاد بن منذر ایک راوی ہے جو متروک ہے۔

۲۲۵۳۱ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سدل (کپڑے لٹکائے ہوئے) کیے ہوئے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لوگ تو یوں لگتے ہیں گویا کہ یہود ہوں جو اپنی میلہ گاہوں کی طرف نکل آئے ہوں۔ رواہ ابوعبید

۲۲۵۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں سدل کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں نے یہود کی مشابہت کر رکھی ہے جو ابھی ابھی اپنے کنیسوں سے باہر آئے ہوں۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۳۳ ''مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ'' شقیق کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے نماز ہی میں اپنے سامنے تھوک دیا جب نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: نہ اپنے سامنے تھوک اور نہ ہی دائیں جانب چونکہ تمہارے دائیں جانب نیکیوں کو رکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکو یا پیچھے تھوکو سو آدمی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے توجہ نہیں ہٹاتے جب تک کہ وہ خود اللہ کی طرف سے

توجہ نہ ہٹالے یا اس سے کوئی بری الذمہ نہ ہوجائے۔ابن عساکر

۲۲۵۳۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن جریر

مستحبات نماز......حضور قلب

فائدہ:... نماز میں حضور قلب کو وہ حیثیت حاصل ہے جو سر میں دماغ کو اور بقیہ اعضاء جسمانیہ میں دل کو چنانچہ دل یا دماغ فیل ہوجائے تو انسان چند گھڑی کا مہمان رہ جاتا ہے چنانچہ اسی طرح اگر نماز کی ظاہری صورت موجود ہو اور حضور قلب سے خالی ہو وہ نماز ذمہ سے تو ساقط ہوجائے گی لیکن تمام تر خوبیوں سے خالی ہوگی نماز میں یہی حضور قلب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم تیروں سے چھلنی ہوجاتے مگر انہیں خبر تک نہ رہتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسد اطہر میں نیزے کا پھل گھس گیا جو نماز میں نکالا گیا اسی حضور قلب کے متعلق درج ذیل میں احادیث لائی جارہی ہیں۔

۲۲۵۳۵ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حکم بن عبداللہ قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام رومان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مجھے نماز میں دائیں بائیں جھکتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے شدت سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب تم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو تو سکون ووقار کے ساتھ کھڑے ہو اور یہودیوں کی طرح کاندھوں کو دائیں بائیں جھکایا نہ کرو۔رواہ ابن عدی فی الکامل وابو نعیم فی الحلیہ وابن عساکر

۲۲۵۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شام کا کھانا (کھانے کے لئے) رکھ دیا جائے اور ادھر نماز بھی کھڑی کردی گئی ہو تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے۔ابن ابی شیبہ وذخیرۃ الحفاظ ۴۳۴ وکشف الخفاء ۲۲۵

۲۲۵۳۷ یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے کھانا تناول کرکے نماز کے لیے اچھی طرح سے فارغ ہولیا کرو۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۳۸ جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میمون بن مہران نے ہمیں دعوت پر بلایا چنانچہ کھانا دسترخوان پر رکھ دیا گیا تھا کہ اتنے میں اذان ہوگئی ہم کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے میمون بن مہران بولے: بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسے ہی ہوتا تھا اور ہم پہلے کھانا کھاتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۳۹ یسار بن نمیر جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خزانہ تھے کہتے ہیں کہ کھانا اگر تیار ہوتا اور ادھر سے نماز کا بھی وقت ہوجاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں پہلے کھانا تناول کرنے کا حکم دیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۰ ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ بسااوقات نماز کھڑی کردی جاتی اور عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی آدمی پیش آجاتا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے باتوں میں مشغول ہوجاتے حتیٰ کہ کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ بیٹھ جاتے۔ابوالربیع الزہرانی فی الجزء الثانی من حدیثہ

۲۲۵۴۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی آدمی کھانے پر بیٹھا ہو اور ادھر نماز کھڑی کی جاچکی ہو تو اسے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ آرام سے کھانے سے فارغ ہولے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۲ ''مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ'' زید بن وہب کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نماز میں مشغول ہے لیکن نہ رکوع اہتمام سے کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو تم نے چالیس سال سے نماز ہی نہیں پڑھی، بالفرض اگر اسی حالت پر تمہاری موت ہوگئی تو تمہاری موت سنت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی جسے آپ ﷺ نے قائم کیا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھایا اور پھر فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز تو خفیف (ہلکی سی) پڑھتے ہیں لیکن رکوع وسجدہ اہتمام سے کرتے ہیں۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ والبخاری فی کتاب الصلوۃ والنسائی

۲۲۵۴۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تو ناپ تول کا پیمانہ ہے سو جو پوا پورا دیتا ہے اسے پورا پورا دیا جاتا ہے اور اگر کمی کردے تو کمی کرنے والوں کے بارے میں تم جانتے ہو کہ ان کے لیے کیا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ دو رکعتیں پڑھی ہوئیں بدون حضور قلب کے رات بھر کے قیام سے بدرجہا افضل ہیں۔رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر

۲۲۵۴۵ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو شیطان کے وسوسے ڈالنے سے پہلے پہلے ختم کرلو۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۶ ابن سیرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے درآں حالیکہ آپ ﷺ نماز میں ہوتے آپ ﷺ کو خشوع کا حکم ملتا اور آپ اپنی نظریں سجدہ کی جگہ پر جمالیتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۷ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھا لیتے اور آپ ﷺ نماز میں ہوتے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

الدین هم فی صلاتهم خاشعون

وہ جو اپنی نماز میں خشوع کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کو نیچے کرلیا (یعنی نظریں سجدہ گاہ پر جھکا ئیں)۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۸ ابن سیرین کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے نہ رکتا ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ اپنی آنکھوں کو بند کرے۔

رواہ عبدالرزاق

مستحبات نماز کے متعلقات

۲۲۵۴۹ "مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما" مسروق کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نماز کو سکون اور اطمینان سے پڑھا کرو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۰ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے گزرے جو نماز میں رکوع اور سجدہ اطمینان سے نہیں کررہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۱ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے جسے میں نماز میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو۔

اللهم لک الحمد كله ولک الشكر كله ولک الملک كله ولک الحلق كله بيدک الحير كله واليک يرجع الامر كله اسا لک من الخير كله واعوذبک من الشر كله

یا اللہ تمام تر تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور شکر تیرے ہی لیے ہے بادشاہت صرف تیری ہے اور مخلوق بھی ساری تیری ہی ہے ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، اور تیری ہی طرف تمام امور نے لوٹنا ہے میں ساری کی ساری بھلائی تجھی سے مانگتا ہوں اور سارے کے سارے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ابن ترکان فی الدعاء والدیلمی

۲۲۵۵۲ حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو اطمینان سے نہ رکوع کررہا تھا اور سجدہ بھی کوے کی ٹھونگوں کی طرح کررہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسی حالت پر اسے موت آگئی تو ملت محمد ﷺ پر اس کی موت واقع نہیں ہوگی پھر ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اطمینان سے رکوع کرے اور کوے کی طرح سجدے میں ٹھونگیں نہ مارے اس آدمی کی

مثال بھوکے کی سی ہے جوایک دو کھجوریں کھالے یا اس کی مثال مرغ کی سی ہے جوخون میں چونچ مار لیتا ہے چنانچہ نہ وہ آدمی بھوک سے سیر ہو پاتا ہے اور نہ ہی مرغ۔ رواہ ابن عساکر

فجر کی نماز میں سورۃ المؤمنون

۲۲۵۵۳ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پنانچہ آپ ﷺ نے کعبہ کی اگلی طرف نماز پڑھی اور جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے تھے پھر آپ ﷺ نے سورت ''المومنون'' شروع کردی اور جب موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۵۴ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم نے ﷺ فتح مکہ کے دن نماز پڑھی اور نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ دیں۔ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۵۵ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورت ''المؤمنون'' شروع کردی حتی کہ جب آپ ﷺ موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پہ پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور قراءت میں تخفیف کر کے رکوع کردیا۔ عبدالرزاق سعید بن المصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۵۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کسی کو نماز میں جمائی آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے چونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر پر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانیہ (ایک قسم کی چادر) میرے پاس لیتے آؤ چونکہ اس (منقش چادر) نے مجھے نماز سے غافل کردیا تھا۔ عبدالرزاق واخرجہ البخاری فی کتاب الصلوۃ، ۱۰۴

۲۲۵۵۸ طاؤس کہتے ہیں: فرشتے بنی آدم کے اعمال لکھتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں فلاں شخص نے اپنی چوتھائی نماز میں کمی کردی فلاں نے آدھی نماز میں کمی کردی اور فلاں نے اتنی نماز میں کمی کردی۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۵۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ جس آدمی نے فرض نماز میں اپنے ہاتھوں کو کھیلنے سے روکے رکھا تو اس کا اجر وثواب اتنا اور اتنا سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ عبدالرزاق و بیہقی

کلام: ...... امام بیہقی کہتے ہیں اس حدیث میں دو راوی مجہول ہیں اور یہ غیر محفوظ حدیث ہے میزان میں ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

سترہ کا بیان

۲۲۵۶۰ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک نوجوان کے پاس سے ہوا جو نماز میں مشغول تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے نوجوان! ستون کی طرف آگے بڑھ جاؤ تاکہ تمہاری نماز سے شیطان نہ کھیلنے پائے اور یاد رکھو میں تمہیں یہ تاکید اپنی رائے سے نہیں کررہا ہوں بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۱ اسحاق بن سوید کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قبلہ رو دیوار سے دور نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے بڑھ جاؤ تاکہ کہیں تمہاری نماز نہ فاسد ہوجائے اور میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے۔ رواہ الحارث

کلام: ...... یہ حدیث منقطع ہے۔

۲۲۵۶۲.... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کے سامنے سے گزرنے پر کتنا گناہ ہے وہ سال بھر اس کی انتظار میں کھڑا رہتا اور یہ اس کے لیے افضل ہوتا بشرطیکہ نمازی کے آگے سترہ نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۶۳ عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی پر سے ہوا جو بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے اور نمازی کو معلوم ہوا کہ ان پر کتنا گناہ ہے تو گزرنے والا قطعاً نہ گزرے اور نمازی بغیر سترہ کے نماز نہ پڑھے۔

۲۲۵۶۴ ... ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی اپنے سامنے سے کسی آدمی کو بھی نہ گزرنے دے چونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے سترہ گاڑ دے تاکہ شیطان اس کے درمیان نہ حائل ہونے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۶ غضیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: ہم لوگ اپنے گھروں سے پورا سال باہر ہی رہتے ہیں چنانچہ میرا چھوٹا سا گھر ہے اگر میں نماز پڑھتا ہوں تو میری بیوی میرے بالکل مقابل میں آجاتی ہے (یعنی ساتھ کھڑی ہوجاتی ہے) اور اگر میں باہر نکل جاؤں تو سردی سے ٹھٹھر جاتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے درمیان کپڑا لٹکا دیا کرو اور پھر جیسے چاہو نماز پڑھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ملک شام سے آپ رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر نے خط لکھا کہ مقام سامرہ میں ہمارے کچھ پڑوسی ہیں وہ تورات کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں (یا کہا کہ انجیل کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں) لیکن مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے اے امیر المومنین! لہٰذا ان کے ذبیحوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھ بھیجا کہ اگر یہ لوگ ہفتے کے دن کا احترام کرتے ہیں اور تورات یا انجیل کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں تو ان کے ذبیحوں کا حکم اہل کتاب کے ذبیحوں کی طرح ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسدد

۲۲۵۶۷ اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر نماز پڑھنے لگ جاتے اور آپ کے سامنے سے پالانوں میں سوار عورتیں گزر جاتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۸ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی نے میرے سامنے سے گزرنا چاہا میں نے اسے روک لیا، بعد میں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تمہارا نہ روکنا تمہارے لیے باعث نقصان نہیں ہے (یعنی تمہاری نماز ہوچکی)۔ رواہ مسدد والطحاوی

۲۲۵۶۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز کلام اور حدث کے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۰ قتادہ سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جو بھی آگے سے گزرنے کی جسارت کرے تو جہاں تک ہوسکے اسے روکنے کی کوشش کرو۔ البیہقی، والمتناھیہ ۷۶۱

۲۲۵۷۱ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا اور اس کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی پہلا آدمی بولا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ یہ میرے سامنے سے گزرنے لگا میں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم سن رکھا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نے بہت برا کیا اپنی نماز بھی ضائع کی اور اس کی ناک بھی توڑ ڈالی۔

رواہ عبدالرزاق

نمازی کے سامنے سے گذرنا منع ہے

۲۲۵۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی لہٰذا جو چیز بھی آگے سے گزرے اسے حسب استطاعت روکنے کی

کوشش کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو تسبیحات میں مشغول ہوتے درآں حالیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے (قبلہ کی طرف) لیٹی ہوئی ہوتیں۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والحارث وابن خزیمہ والقطعی فی القطعیات والطحاوی والدورقی

۲۲۵۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کی طرف نماز پڑھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا وہ آدمی بولا یارسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔ البزار

کلام: ...... بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۷۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی آگے سے گزرنے والے کو حتی المقدور روکنے کی کوشش کرو۔

رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔ المتناھیہ ۷۶۸۔

۲۲۵۷۶ "مسند فضل بن عباس رضی اللہ عنہ" فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے ہم اس وقت بادیہ (دیہات) میں تھے آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے جب کہ آپ ﷺ کے سامنے ہماری ایک کتیا تھی اور ایک گدھا بھی چر رہا تھا اور آپ کے سامنے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو آپ کے اور ان جانوروں کے درمیان حائل ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۷ مطلب بن ابی وداعہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد حرام میں باب بنی سہم کے قریب نماز پڑھتے دیکھا درآں حالیکہ لوگ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور بیت اللہ اور آپ ﷺ کے درمیان سترہ نہیں تھا اور لوگ آپ ﷺ کے سامنے سے طواف کرتے ہوئے گزر جاتے۔ رواہ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۷۸ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کالا کتا شیطان ہے وہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۹ "مسند حکم بن عمرو غفاری" حسن کہتے ہیں حکم غفاری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور انہوں نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا چنانچہ لوگوں کے سامنے سے کتایا گدھا گزرا تو حکم غفاری جب نماز سے فارغ ہوئے ساتھیوں سے کہا: اس جانور نے میری نماز تو نہیں توڑی لیکن تمہاری نماز توڑ دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۰ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں حکم غفاری نے لوگوں کو نماز پڑھائی حکم غفاری نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا اتنے میں لوگوں (مقتدیوں) کے سامنے سے گدھے گزرے حکم غفاری نے دوبارہ نماز پڑھائی۔ بعد میں لوگوں نے آپس میں باتیں کیں کہ حکم غفاری بھی ولید بن عقبہ کی طرح فجر کی چار رکعتیں پڑھنا چاہتے ہیں، عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حکم سے ملا اور اس کا تذکرہ کردیا حکم تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے حتی کہ لوگ جب ان سے آملے تو کہا: میں نے اس وجہ سے نماز کا اعادہ کیا ہے چونکہ سامنے سے گدھوں کا گزر ہوا تھا اور تم نے ابن ابی معیط کے ساتھ میری مثال بیان کردی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارا یہ سفر اچھا رکھے، منزل مقصود تک تمہیں اچھی طرح پہنچادے دشمن کے خلاف تمہیں فتح عطا فرمائے اور پھر میرے اور تمہارے درمیان جدائی کردے لوگ یہ باتیں سن کر آگے چل پڑے اور اس کے بعد اپنے چہروں کے ان کے متعلق خوشی ہی محسوس کرتے رہے اور جب جنگ سے فارغ ہوئے تو حکم غفاری وفات پاگئے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۱ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ جاتے ہوئے راستے میں نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی اپنے اونٹوں کو ہانکتا ہوا آیا (قریب تھا کہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزر جاتا) نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اونٹوں کو واپس کرلیکن وہ آپ ﷺ کے اشارہ کو نہ سمجھ سکا اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے کہا: اے اونٹوں والے! اپنے اونٹوں کو واپس کر چنانچہ اس آدمی نے اونٹوں کو واپس کیا جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلام کس نے کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تیری فقاہت کے کیا کہنے!

رواہ عبدالرزاق بن عبد الرحمن بن یزید بن اسلم عن ابیہ مرسلا

۲۲۵۸۲ ''مسند ابی جحیفہ'' ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سامنے نیزہ یا اس جیسی کوئی لکڑی گاڑ کر اس کے پیچھے نماز پڑھی اور راستہ آپ ﷺ کے پیچھے تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۸۳ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا چنانچہ انہوں نے دائیں بائیں مائل ہو کر اذان دی اور اپنی انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر اذان دے رہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ ایک سرخ قبہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ قبہ سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پاس ایک نیزہ تھا جسے آپ ﷺ نے کنکریالی جگہ گاڑا اور پھر اس کی طرف منہ کر کے آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی آپ ﷺ کے سامنے سے کتا گدھا اور عورت بھی گزری آپ ﷺ نے سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں ابھی ابھی آپ ﷺ پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۴ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا تم اپنے بھائی کے سامنے سے گزرتے ہو جو نماز میں مشغول ہوتا ہے حالانکہ تم خود اپنے ایک یا دو سال کے عمل کو اکارت کر بیٹھتے ہو۔ ابن عساکر

۲۲۵۸۵ عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ عورت نماز کو توڑ دیتی ہے میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کتا کیوں نماز کو توڑ دیتا ہے انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال پوچھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابو داؤد والترمذی

۲۲۵۸۶ ابو ہریرہ عبدی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا نمازی کے سترہ کی کتنی مقدار ہونی چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر ہونا چاہئے سترہ کے طور پر پتھر بھی کافی ہے اور اگر نیزہ ہو تو وہ اپنے سامنے گاڑ لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی نماز پڑھے وہ اپنے سامنے کوئی چیز نصب کرے اگر کسی چیز کو بھی نہ پائے تو اپنے سامنے ایک خط کھینچ لے چونکہ اس کے سامنے سے گزرنے والا اس کے آڑے نہیں آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۸۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے سترہ ہو خواہ بال سے باریک ہی کیوں نہ ہو تو تمہارے آڑے آنے والی چیز کے لیے رکاوٹ بن جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سترہ جب کجاوے کے پچھلے حصہ کے بقدر ہو گو کہ بال کے برابر کیوں نہ ہو تو وہ کافی سمجھا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کھلی فضا میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے سامنے سترہ نہیں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... ضروری نہیں کہ ہر حال میں سترہ ہو ہی ہو سترہ رکھنا مسنون ہے چھنگل کے بقدر اس کی موٹائی ہو اور ایک فٹ کم از کم لمبائی میں ہونا چاہیے، یہ مقدار اس کی مستحب سمجھی گئی ہے حدیث بالا میں جو آیا ہے کہ آپ ﷺ نے بدون سترہ کے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے ایسی جگہ میں نماز پڑھی ہوگی جہاں کسی انسان یا حیوان کے گزرنے کا خدشہ نہیں ہوا ہوگا یا سترہ گاڑنا مسنون ہے جسے آپ ﷺ نے عمداً ابھی ترک بھی کر دیا ہے۔

۲۲۵۹۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے اور نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم گدھی سے نیچے اترے اور اسے وہیں چرنے چھوڑ دیا چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۹۲ ...اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اچانک بکری کا ایک بچہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگا چنانچہ کبھی آگے ہو جاتا اور کبھی پیچھے ہو جاتا بالآخر وہ چھلانگ لگا کر آگے سے گزر گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے۔ میں اور فضل بن عباس گدھی پر سوار ہو کر آئے ہم نیچے اترے اور صف تک پہنچ گئے درآں حالیکہ گدھی وہیں نمازیوں کے سامنے گھومنے پھرنے لگی چنانچہ گدھی نے لوگوں کی نماز کو نہیں توڑا۔

۲۲۵۹۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز کو کتا، خنزیر، یہودی، نصرانی، مجوسی اور حائضہ عورت توڑ دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت اور سیاہ کتا نماز کو توڑ ڈالتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے قبلہ رو لیٹی ہوتی تھی۔
عبدالرزاق و ذخیرہ الحفاظ ۴۰۷۸

نمازی کے آگے سے گذرنے والوں کو روکنا

۲۲۵۹۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں سامنے سے گزرنے والوں سے جہاں تک ہو سکے دفاع کرتے رہو اور کتوں کے آنے جانے کی جگہوں میں نماز پڑھنے سے شدت سے بچو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے اہل عراق تم نے ہمیں کتوں کے ساتھ ملا لیا حالانکہ کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی لیکن بقدر استطاعت اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے مت دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۹۹ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز میں مشغول تھے کہ آپ کے سامنے سے عبداللہ یا عمرو بن ابی سلمہ گزرنے لگے آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا جس سے وہ واپس لوٹ گئے چنانچہ زینب بنت ام سلمہ سامنے سے گزرنے لگیں آپ ﷺ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا تو وہ چل پڑی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ عورتیں زیادہ غلبہ والی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۰۰ ”مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ“ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وادی میں تھے، چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ گئے اچانک شعب ابی دب سے ایک گدھا رونما ہوا جسے دیکھ کر آپ ﷺ رک گئے اور تکبیر نہ کہی فوراً بنو اسد کے بھائی یعقوب بن زمعہ گدھے کی طرف لپکے اور اسے واپس دھکیل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۱ اسود کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تم میں سے جو آدمی نماز میں ہو اسے چاہیے کہ وہ بھرپور کوشش کرے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے چونکہ سامنے سے گزرنے والا نمازی کے اجر و ثواب میں کمی کا باعث بنتا ہے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۲ اسود کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب کوئی آدمی تمہارے سامنے سے گزرنا چاہتا ہو اور تم نماز میں ہو تو اسے اپنے سامنے سے ہرگز مت گزرنے دو چونکہ وہ تمہاری نماز کے ایک حصہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فضل بن عباس عرفہ کے دن گدھی پر سوار نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزر گئے جب کہ آپ ﷺ نماز میں تھے اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہیں تھی۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات سترہ

۲۲۶۰۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح دراز لیٹی ہوتی۔
عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۶۰۵ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ یہ (ازواج مطہرات) تمہاری مائیں ہیں تمہاری بہنیں ہیں اور تمہاری پھوپھیاں ہیں۔

رواہ الخطیب فی المتفق و المفترق

۲۲۶۰۶ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جب کہ میں آپ ﷺ کے برابر میں لیٹی ہوتی بسا اوقات جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے میرے ساتھ مس کرتے اور آپ ﷺ چٹائی نما مصلی پر نماز پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۰۷ "مسند اسامہ رضی اللہ عنہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک جنازہ آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے ایک طرف جو دیکھا تو سامنے سے ایک عورت آرہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا اسے واپس کردو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت کو واپس کردیا حتی کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوئی تب رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر تکبیر کہی۔ الطبرانی عن اسامہ بن شریک

مباحات نماز

۲۲۶۰۸... حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ چمڑے سے بنے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھ رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۰۹ "مسند حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ" حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ہر چیز کے متعلق پوچھا ہے حتی کہ سجدہ میں کنکریوں کے ہٹانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ کنکریوں کو ہموار کرو ورنہ چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۰ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سجدہ کے لیے کنکریوں ہموار کرنے میں رخصت ہے لیکن ان کا جوں کا توں رہنے دینا سو اونٹنیوں سے افضل ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۱ "مسند ابی قتادہ" حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے اور آپ کی نواسی امامہ بنت زینب جو کہ ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزی کی بیٹی ہے آپ ﷺ کی گردن مبارک پر ہوتی جب آپ رکوع کرتے اسے نیچے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔ ابن جریج کہتے ہیں مجھے زید بن ابی عتاب، عمرو بن سلیم کی سند سے خبر دی گئی ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی۔

۲۲۶۱۲ ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص بنت زینب آپ ﷺ کے کاندھے پر ہوتی جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔

رواہ ابن مسندہ و ابن عساکر

۲۲۶۱۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس عمارت کے رب کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے جوتے آپ کے پاؤں میں تھے پھر آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی اور اسی حالت میں مسجد سے نکل گئے اور آپ ﷺ نے جوتے نہیں اتارے۔

۲۲۶۱۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے اتار کر کے بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جوتے پہنے ہوئے بھی، آپ ﷺ دائیں طرف سے بھی جوتے پہن لیتے تھے اور بائیں طرف سے بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مقام ابراہیم کے پاس جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا ہے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو کر چل پڑے تو آپ ﷺ نے برابر جوتے پہنے ہوئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۶ حضرت عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۱۷ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کی روایت کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا پھر آپ ﷺ نے تھوک پاؤں تلے ڈالی اور اسے پاؤں میں پہنے ہوئے جوتے سے رگڑ دیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بچھونے پر نماز پڑھ لیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۶۱۹ ''مسند ابی واقد'' ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور مسجد بنی عبدالاشہل میں ہمیں نماز پڑھائی۔چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ کپڑے میں ہوتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۲۰ عبداللہ بن عبدالرحمن محمد بن عباد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک شیخ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور راوی نے مقام ابراہیم کی طرف اشارہ کیا۔یعنی آپ ﷺ نے اس کے قریب نماز پڑھی تھی۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ داڑھی مبارک کے نیچے رکھ لیتے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بغیر کھیلنے کے ہاتھ داڑھی کے نیچے رکھ لیتے تھے۔رواہ ابن عدی فی الکامل وابن عساکر

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۰ او ضعیف الجامع ۴۴۶۸۔

۲۲۶۲۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی نماز میں چہار زانو ہو کر بیٹھے اس سے بہتر ہے کہ انگاروں پر بیٹھ جائے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۳ حسن کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں قیام کے دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیتے ،اور جب سجدہ کرتے تو انہیں نیچے رکھ دیتے۔راوہ عبدالرزاق

۲۲۶۲۴ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پہلے نماز کھڑی کردی جاتی اتنے میں کوئی آدمی آتا اور آپ ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق باتیں کرنے لگتا اور وہ آپ کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہوتا اور برابر آپ ﷺ سے باتیں کرتا رہتا بعض دفعہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ کے کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگے۔

۲۲۶۲۵ اوس بن اوس یا ابن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔
رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والطحاوی

۲۲۲۲۶ حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چار زانو بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ٹیک لگا کر بھی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۲۷ عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جوں کو ماردیتے تھے حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خون بھی نمایاں ہوتا۔ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۶۲۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :میں نماز میں بحرین کے جزیہ کا حساب کرتا رہتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۲۹ .... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :بسا اوقات میں نماز میں اپنے لشکروں کو تیار کر رہا ہوتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۳۰ عبداللہ بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مدقوق پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔
عبدالرزاق وابو عبیدہ فی الغریب

۲۲۶۳۱ موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دست درآں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تھے اور مؤذن نے نماز کھڑی کردی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے حالات دریافت کر رہے تھے اور لوگوں کے مقرر کردہ نرخوں کے متعلق معلوم کر رہے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۳۲ ابو جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ نماز میں

مشغول تھے چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۳۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان کے لیے سری منگوائی اور ان کے ساتھ کھانے بیٹھ گئے اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کا کہا لیکن آپ ﷺ نے انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ بلال مسجد میں واپس لوٹ گئے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ بلال پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ خدا کی قسم صبح ہو چکی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بلال پر رحم فرمائے اگر بلال نہ ہوتے تو ہم امید ظاہر کرتے کہ نماز طلوع شمس تک موخر کردی جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالفرض اگر بلال رضی اللہ عنہ قسم نہ اٹھاتے تو رسول اللہ ﷺ کھانے میں برابر مشغول رہتے اور جبرئیل آکر انہیں کہتے کہ اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے۔ رواہ البزار

کلام:۔۔۔ بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۶۳۴۔۔۔ "مسند جابر بن عبداللہ بن رئاب سلمی انصاری" صلت بن مسعود جحدری محمد بن یحییٰ ابن ابی سمینہ علی بن ثابت جزری وازع بن نافع ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے جابر بن رئاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل میرے پاس سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا وہ میری طرف ہنس دیئے اور میں بھی ان کی طرف مسکرا دیا۔ جب کہ صلت بن مسعود کی حدیث میں ہے کہ میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اوران کے پروں پر غبار کا اثر تھا میں نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ وہ میری طرف ہنس دیئے اور میں بھی ان کی طرف ہنس دیا اور وہ دشمن کی طلب میں تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۶۳۵۔۔۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و رواہ ابن جریر فی تھذیبہ بلفظ فرد بیدہ

یعنی آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے دیا۔

فائدہ: نماز میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ایک طرح کا کلام ہے اور نماز میں کلام ممنوع ہے خواہ جس طرح سے بھی ہو حدیث میں جو اشارے سے سلام کے جواب دینے کے بارے میں آیا ہے یہ تو نفل نماز میں آپ ﷺ نے ایسا کیا یا یہ عمل منسوخ ہے۔

نماز کو ٹھنڈا کر کے، جلدی اور تاخیر سے پڑھنے کا بیان

۲۲۶۳۶۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سخت تپش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۳۷۔۔۔ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو (مسجد حرم کی) اذان کی ذمہ داری سونپی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور "دارالرومہ" میں نزول فرمایا اسی اثناء میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سلام بجالایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحذورہ تو کتنی اونچی آواز والا ہے؟ کیا تو ڈرتا نہیں کہ شدت آواز کی وجہ سے کہیں تیرا پیٹ پھٹ پڑے پھر فرمایا: اے ابومحذورہ! تو ایسی سرزمین میں ہے جہاں شدید گرمی پڑتی ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈا کیا کرو اور پھر مزید ٹھنڈا کیا کرو پھر اذان دو اور پھر نماز کھڑی کرو تم اپنے پاس مجھے پاؤ گے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۶۳۸۔۔۔ ابراہیم بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ میرے دادا جان نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا اے ابومحذورہ! بلاشبہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں شدت کی گرمی پڑتی ہے اور مسجد میں بھی تیز دھوپ ہوتی ہے لہٰذا تم نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر مزید ٹھنڈا کرو پھر اذان دو اور دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کھڑی کردو میں خود تمہارے پاس آجاؤں گا تم میرے پاس نہ آنا۔ رواہ ابن سعد

۲۲۶۳۹۔۔۔ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے ابومحذورہ

رضی اللہ عنہ کو بآواز بلند اذان دیتے سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ہلاکت (کلمہ تعجب)! کیا اسے خوف نہیں کہ اس کا پیٹ پھٹ جائے گا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا امیر المومنین! میں نے تو آپ کی آمد کی وجہ سے آواز بلند کی ہے فرمایا تم گرمی والی سر زمین میں ہو نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر ٹھنڈا کرو آپ رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار فرمایا پھر دو رکعتیں پڑھو اور پھر اقامت کہہ کر نماز کھڑی کر دو۔

رواہ البیهقی

۲۲۶۴۰..... ''مسند ابوذر رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کو ٹھنڈی کرو پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اور ٹھنڈی کرو حتیٰ کہ ہم ٹیلوں کا سایہ دیکھنے لگے۔ پھر (کچھ دیر کے بعد) بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کے اثر سے ہوتی ہے، جب گرمی کی شدت بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۶۴۱ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمہاری بنسبت ظہر کی نماز کو زیادہ ٹھنڈی کر کے پڑھتے تھے۔

رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ

۲۲۶۴۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے فجر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جب کہ بارش والے دن مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور فی شیبه

۲۲۶۴۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارش کے دن ظہر کی نماز کو جلدی اور عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۲۶۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش والے دن عصر کی نماز جلدی پڑھ لو اور ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبة

متعلقات تبرید

فائدہ:..... علامہ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ باب قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھنے سے متعلق کچھ مسائل کو مزید لانا چاہتے ہیں۔

۲۲۶۴۵ ''مسند خباب بن ارت رضی اللہ عنہ'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔ رواہ ابن ابی شیبه والامام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب المساجد والنسائی

۲۲۶۴۶ اسی طرح حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دوپہر کو شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی اور ارشاد فرمایا: جب زوال شمس ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ رواہ ابن المنذر فی الاوسط والطبرانی

۲۲۶۴۷ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۲۶۴۸ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ سجدہ میں ہماری پیشانیوں کو شدید تپش محسوس ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہیں سنی۔ رواہ الطبرانی

تکبیرات صلوٰۃ

۲۲۶۴۹ ''مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ'' مطرف بن شخیر کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا

ہماری یہ نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۰ عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔رواہ الخطیب وقال: غریب وابن عساکر

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۹۶۔

۲۲۶۵۱ حضرت مالک بن حارث کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے اور رکوع سے اوپر اٹھتے ہوئے بھی تکبیر کہتے اور ہاتھ بھی اٹھاتے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے سروں کے برابر کردیتے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۲ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ شروع نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔رواہ ابن عساکر

۲۲۶۵۳ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے وقت تکبیر کہتے اور تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور دائیں وبائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی سفیدی ظاہر ہوجاتی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۴ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب ہمیں نماز پڑھاتے تو اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیدہ مشابہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۵۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سیدھے کھڑے ہوجاتے اور کھڑے کھڑے کہتے ربنا ولک الحمد، پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر جب دوسرے سجدہ کے لیے جاتے تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر پوری نماز میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری کرلیتے۔دورکعتوں میں بیٹھنے کے بعد اگر اٹھنا ہوتا تو اٹھتے وقت پھر تکبیر کہتے۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۲۶۵۶ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں یعلی کو مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ یعلی جب بھی اوپر نیچے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا یہ رسول اللہ کی نماز نہیں ہے عکرمہ کی ماں نہ رہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۵۷ عمرو، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے فلاں آدمی کے ساتھ نماز پڑھی اس نے نماز میں بائیس مرتبہ تکبیریں کہیں گویا کہ سائل امام کا عیب سمجھ رہا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ہلاکت! یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۵۸ "مسند ابن مسعود" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اٹھتے بیٹھتے کھڑے ہوتے اور قیام کے وقت تکبیر کہتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۵۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ساتھ رفع یدین کیا اور پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان لٹکالیا۔رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

ارکان صلوٰۃ کے مختلف اذکار.......رکوع وسجود کے مسنون اذکار

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لاالہ الا انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لایغفر الذنوب الاانت واھدنی لاحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لایصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انابک والیک تبارکت و تعالیت استغفرک واتوب الیک.

میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے دراں حالیکہ میں حق کی طرف متوجہ ہونے والا اور دین باطل سے بیزار ہوں میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو شرک کرنے والے ہیں، میری نماز، میری عبادت، میری زندگی اور میری موت خدا ہی کے لیے ہے جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبردار مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔لہٰذا تو میرے سارے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور کناہوں کو نہیں بخش سکتا۔اور بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی کر چونکہ تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا اور بدترین اخلاق کو مجھ سے دور کردے چونکہ بجز تیرے اور کوئی بد اخلاقی سے مجھے نہیں بچا سکتا ہے۔میں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیرا حکم بجا لانے پر تیار ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی تیری جانب منسوب نہیں کی جا سکتی تو تیرے ہی سبب سے ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت ہے اور بلند و عالی شان ہے میں تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا اور میری سماعت میری بینائی میرا دماغ میری ہڈیاں اور پٹھے تیرے ہی لیے جھکے ہوئے ہیں۔

اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات والارض وما بینھما وملأ ماشئت من شیء بعد

یا اللہ اے ہمارے رب تیرے ہی لیے آسمانوں اور زمین کے برابر حمد ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو تو بعد میں پیدا کرے۔

اور جب سجدہ میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم لک سجدت ولک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام سے بہرہ ور ہوں۔ میرے چہرہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اس کے کان کھولے اور اس کو آنکھ عطا فرمائی اللہ تعالیٰ بہت بابرکت اور بہت بہترین خالق ہے۔

اور پھر سب سے آخری دعا جو آپ ﷺ التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان کرتے وہ یہ ہے۔

اللھم اغفر لی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت

المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت.

یااللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے اوران گناہوں کوبخش دے جومیں نے پوشیدہ اوراعلانیہ کیے ہیں اوراس زیادتی کوبخش دے جومجھ سے سرزد ہوئی ہے اوران گناہوں کوبخش دے جن کا توبخوبی علم رکھتا ہے تو ہی عزت ومرتبہ میں آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اورتیرے سوا کوئی معبود نہیں۔رواہ الطبرانی وعبد الرزاق وابن ابی شیبہ والامام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب صلوٰۃ المسافرین والدارمی وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن خزیمہ والطحاوی وابن الجارود وابن حبان فی صحیحہ والدارقطنی والبیہقی

۲۲۶۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

سبحان ذی الملک والملکوت والجبروت والکبریآء والعظمۃ رواہ الھاشمی

پاک ہے وہ ذات جس کے لیے زمین وآسمان کی بادشاہت ہے اور جس کے لیے قدرت ہے، بڑائی اور عظمت ہے۔

۲۲۶۶۲ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک خشعت ولک رکعت ولک اسلمت وبک آمنت وانت ربی وعلیک توکلت خشع لک سمعی ولحمی ودمی ومخی وعظمای وعصبی وشعری وبشری سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

یااللہ میں تیرے ہی آگے جھکتا ہوں اور تیرے ہی لیے رکوع کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے اسلام لایا ہوں تجھی پر ایمان لایا ہوں، اور تو میرا رب ہے، تو ہی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے میرے کان میرا گوشت پوست میرا خون میرا دماغ میری ہڈیاں میرے پٹھے میرے بال اور میری جلد جھکی ہوئی ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے۔

جب آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد اللھم ربنا لک الحمد کہتے جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک سجدت ولک اسلمت ولک آمنت وعلیک توکلت وانت ربی سجد لک سمعی وبصری ولحمی ودمی وعظامی وعصبی وشعری وبشری سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

یااللہ میں نے تجھی کو سجدہ کیا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری قوت سماعت قوت بینائی میرے گوشت پوست میرے خون میری ہڈیوں میرے پٹھوں میرے بالوں اور میری جلد نے سجدہ کیا اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) قیام وقعود (کھڑے رہنے کی حالت اور بیٹھنے کی حالت) میں دعا کرتے تھے جب کہ رکوع وسجدہ میں تسبیحات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۶۴ خالد بن طفیل بن مدرک غفاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دادا مدرک کو مکہ بھیجا تاکہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے آئیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لاابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یااللہ میں تیری رضاء کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری عفوودرگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کو اس حد تک نہیں پہنچ سکتا جس حد تک تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۶۶۵ "مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ" ربیعہ بن حارث کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی خشع لک سمعی وبصری ولحمی ودمی وعصبی وعظمی ومخی وما ستقلت بہ قدمای للہ رب العالمین ربنا لک الحمد ملء السموات

والارض وما شئت من شیء بعد.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام سے بہرہ مند ہوا تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری قوت سماعت قوت بینائی میرے گوشت پوست میرا خون، میرے پٹھے، میری ہڈیاں میرا دماغ اور میرے قدموں کا استقلال جھکتا ہے اللہ ہی کی ذات تمام جہانوں کی پالنہار ہے۔

رکوع سے اوپر سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے ہوئے یہ دعا پڑھتے اے ہمارے رب آسمانوں اور زمین کے بقدر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد جس چیز کو تو وجود دے اس کے بقدر تیری حمد ہے۔

پھر جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارک الله رب العلمین.

یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا تو ہی میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اسے صورت عطا کی اس میں کان پیدا کیے اور آنکھ عطا کی۔

اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۶۶۶ "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اللهم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل امامی نورا وجعل خلفی نورا واجعل من تحتی نورًا واعظم لی نورا. رواه ابن ابی شیبة

یا اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما میرے کانوں اور آنکھوں میں بھی نور پیدا فرما میرے آگے اور پیچھے نور ہی نور پھیلا دے میرے پاؤں تلے بھی نور رکھ دے اور میرے لیے نور کا ایک بڑا حصہ مقرر فرما۔

۲۲۶۶۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

سمع الله لمن حمده

پھر کہتے۔

اللهم ربنا ولک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد

اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد کرنے والے کو سن لیا یا اللہ تو ہمارا رب ہے تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے برابر، اور ان کے بعد تو جو کچھ پیدا کرے اس کے برابر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر گم پایا میں آپ کو تلاش کرنے لگی کہ اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر پڑے دراں حالیکہ آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ ﷺ جائے نماز پر محو سجدہ تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یا اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عفو درگزر کے ذریعے تیری عقوبت سے پناہ مانگتا ہوں میں تیرے غیظ وغضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثناء نہیں کرسکتا ہوں جس طرح تو نے اپنی ثناء کی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۶۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا میں آپ کی تلاش میں نکل گئی میں سمجھی شاید آپ اپنی کسی باندی یا بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ اچانک میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں۔

اللہم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت.

یا اللہ میرے وہ گناہ معاف فرمادے جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے یا اعلانیہ کیے۔

۲۲۶۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجدہ میں اکثر یہ دعا پڑھتے تھے۔

سبحنک اللہم وبحمدک اللہم اغفر لی

یا اللہ تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ میری مغفرت کر دے۔

۲۲۶۷۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو گم پایا تو تلاش کرنا شروع کیا اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر لگے اور آپ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

سبحان ربی ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمغفرتک من عقوبتک واعوذ بک منک لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

پاک ہے میرا رب جو بادشاہت اور قدرت والا ہے بڑائی اور عظمت والا ہے میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری مغفرت کے ذریعے تیری عقوبت و پکڑ سے پناہ چاہتا ہوں میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثنا نہیں کر سکتا ہوں جس طرح سے تو نے خود اپنی ثناء کی ہے۔

۲۲۶۷۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

سبوحا وقدوسا رب الملائکة والروح.

یا اللہ تو پاک اور بزرگی والا ہے تو ہی فرشتوں اور روح الامین (جبریل) کا رب ہے۔

۲۲۶۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد.

یا اللہ اے ہمارے رب آسمانوں اور زمین کے بھرنے کے برابر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد تو جو پیدا کرے اس کے بھرنے کے برابر تیرے لیے حمد ہے۔ رواہ البزار

۲۲۶۷۴ ام حسن کی روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سجدہ میں یہ دعا پڑھتی تھیں۔

اللہم اغفر وارحم واھدنا السبیل الاقوم.

یا اللہ میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر اور ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

۲۲۶۷۵ ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع میں سبحان ربی العظیم تین یا تین سے زیادہ مرتبہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تین یا تین سے زیادہ مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ یہی اذکار نماز میں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۷۶..... مجاہد کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا۔

ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه.

جب نبی کریم ﷺ نے نماز پوری کی تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں۔ وہ صحابی خاموش رہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ وہ صحابی رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں نے کہے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جارہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد اللھم ربنا ولک الحمد اللھم بحولک وقوتک اقوم واقعد۔ (یا اللہ اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، یا اللہ میں تیری ہی طاقت اور قوت سے کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھا ہوں)۔
رواہ عبدالرزاق والبیھقی

ذکر بعد از نماز

۲۲۶۷۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنا جس وقت کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اسے سنتا تو بخوبی جان لیتا تھا۔
رواہ عبدالرزاق والبخاری فی کتاب الصلوۃ

فائدہ:...... اس ذکر سے وہ ذکر مراد نہیں جو ہندوستان و پاکستان میں بعض لوگوں نے رواج بنالیا ہے اور اسے ذکر بالجہر بعد از صلوۃ کا نام دیا گیا ہے اس ذکر کا بدعت ہونا دلائل سے ثابت ہو چکا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں جو ذکر ہوتا تھا یا جس کا بیان حدیث بالا میں ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد ہلکی دھیمی آواز سے اللہ اکبر سبحان اللہ یا الحمد للہ کہنا ہے۔

لواحق صلوٰۃ

۲۲۶۷۹ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عبدالرزاق کی روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے نماز عطاء سے حاصل کی ہے، عطاء نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاصل کی انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور میں نے ابن جریج سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ رواہ الامام احمد بن حنبل، والدارقطنی فی الافراد وقال تفرد بہ عبدالرزاق عن ابن جریج ورواہ البیھقی

اور بیہقی نے ان الفاظ کی زیادتی بھی نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز جبریل علیہ السلام سے حاصل کی اور جبریل نے براہ راست اللہ عزوجل سے حاصل کی عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن جریج نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

تیسرا باب...... قضائے صلوٰۃ کے بیان میں

۲۲۶۸۰ ''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' حضرت جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے چنانچہ ایک جگہ رات ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے رات کا کون انتظار کرے گا تاکہ ہمیں نماز فجر کے لیے جگادے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کام میں کروں گا چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ مطلع آفتاب کی طرف منہ کرکے لیٹ گئے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسی گہری نیند سوئے کہ انہیں سورج کی تپش نے جگایا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے اور اپنی سواریوں کو کھینچنے لگے پھر سب نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور سب نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں اور پھر دو فرض پڑھے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ والطحاوی والطبرانی

۲۲۶۸۱ ''مسند جندب بن عبداللہ'' جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا دوران سفر آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم فجر کی نماز بھول گئے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا (یعنی ہم سو گئے بیدار نہیں ہو سکے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کرکے نماز پڑھ لو پھر فرمایا: یہ بھول نہیں یہ تو شیطان کی وجہ سے ہے جب بھی تم بستر پر رات کو لیٹنے جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ الطبرانی

۲۲۶۸۲ حضرت جندب بن عبداللہ کی روایت ہے کہ جب ہم سو گئے اور نماز نہ پڑھ سکے اور جب بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

کیا ہم فلاں فلاں نماز نہ پڑھیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا ہمارا رب ہمیں اضافہ سے منع فرماتا ہے حالانکہ وہ قبول فرماتا ہے۔ بلاشبہ زیادتی تو بیداری میں ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۸۳ "مسند حصین بن جندب" جندب بن جندب اپنے والد حصین بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ کچھ لوگوں نے آکر شکایت کی کہ ہم صبح کو سوتے رہے نماز نہیں پڑھ سکے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اذان دو اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھو بلاشبہ یہ غفلت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۶۸۴ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوتے رہے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تم مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو واپس لوٹادیا جو بھی سوتا رہے اور نماز رہ جائے یا نماز کو بھول جائے تو جب وہ بیدار ہو یا یاد آئے تو نماز پڑھ لے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۸۵ حضرت ابوجمعہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز بھول گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا تم نے مجھے عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو نہیں دیکھا پھر رسول اللہ ﷺ نے موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جب کہ مغرب کی پہلی پڑھی ہوئی نماز توڑی اور پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۶۸۶ "ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ رات کو ہمارے ساتھ آرام فرمائیں؟ حکم ہوا مجھے خوف ہے کہ تم سوتے رہو گے اور نماز فوت ہوجائے گی (سو اگر یہی بات ہے تو پھر) ہمیں جگائے گا کون بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں جگاؤں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت رات کے پچھلے پہر میں آرام کیا اور لیٹ گئے جب کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوہ کے ساتھ ٹیک لگائی اور ان پر نیند کا سخت غلبہ ہوا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے دراں حالیکہ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ ارشاد فرمایا: اے بلال تمہاری بات کہاں ہوئی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے مجھ پر نیند کا ایسا غلبہ کبھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کرلیا اور جب چاہا تمہاری روحوں کو واپس لوٹا دیا پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اپنی اپنی حاجت سے فارغ ہو لو اور وضو کرو اتنے میں سورج بلند ہو چکا تھا پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو الشیخ فی الاذان

۲۲۶۸۷ یزید بن مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کو سوتے رہے اور طلوع شمس تک بیدار نہیں ہوئے پھر جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو موذن کو حکم دیا اس نے اذان دی اور دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فجر کی نماز (فرض) پڑھی۔

رواہ البغوی وابن عساکر وقال البغوی: لا اعلم روی ابن ابی مریم غیر ثلاثۃ احادیث

یعنی مجھے ابن ابی مریم کی تین احادیث کے سوا کوئی اور حدیث معلوم نہیں ہوئی۔

۲۲۶۸۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا اور ہم سوگئے حتی کہ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس جگہ سے کوچ کرنے کا حکم دیا پھر (کچھ آگے جاکر) پانی منگوایا اور وضو کرکے دو رکعتیں پڑھیں پھر اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۶۸۹ عثمان بن موہب کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تفریط فی الصلوٰۃ (نماز میں کمی زیادتی) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نماز کو اس کے وقت سے اتنا مؤخر کیا جائے کہ بعد کی نماز کا وقت آجائے سو جس نے بھی ایسا کیا وہ تفریط کا شکار ہوا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۶۹۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو طلوع شمس سے پہلے پہلے فجر کی ایک رکعت پڑھ لو بالفرض اگر سورج طلوع ہی ہوجائے تو دوسری رکعت پڑھنے میں جلد بازی سے کام مت لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۹۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت رات کے پچھلے پہر نزول کیا اور سو گئے اور سوتے رہے حتی کہ سورج کی تپش نے انہیں جگایا آپ ﷺ اٹھے اور موذن کو حکم دیا موذن نے اذان دی اور پھر اقامت ہی اور آپ ﷺ نے پھر نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۶۹۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ رات کو کسی جگہ نزول کریں تا کہ ہم سوئیں اور ہماری سواریوں کے جانور بھی چریں؟ حکم فرمایا: ہمیں جگائے گا کون؟ میں نے عرض کیا میں جگاؤں۔ چنانچہ مجھ پر نیند کا سخت غلبہ ہوا اور ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا جب ہم اٹھے تو ہماری باتوں نے رسول اللہ ﷺ کو بیدار کیا آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبه فی مصنفه

فائدہ:...... آپ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سو جانا اور نماز کا فوت ہو جانا غفلت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ حکمت خداوندی تھی تا کہ امت کو نماز کے فوت ہو جانے پر اس کی قضاء کی تعلیم ہو جائے چونکہ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

چوتھا باب......صلوٰۃ مسافر کے بیان میں

۲۲۶۹۳ ابو عابیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مسافر دو رکعتیں پڑھے گا اور مقیم چار رکعتیں میری جائے پیدائش مکہ ہے اور میں ہجرت کر کے مدینہ آ چکا ہوں جب میں مکہ جا رہا ہوتا ہوں اور مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر دو رکعت پڑھتا ہوں تاوقتیکہ واپس نہ لوٹ آؤں۔ رواہ ابن جریر وابونعیم فی الحلیه وذخیرۃ الحفاظ

۲۲۶۹۴ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو مقام ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ویسا ہی کر رہا ہوں جیسے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبه والامام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن جریر والبیهقی

۲۲۶۹۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سمندری سفر کے متعلق پوچھا (کہ آیا سمندر میں سفر کرنے والا قصر کرے گا یا نہیں) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قصر صلوۃ کا حکم دیا اور یہ آیت تلاوت کی۔

هوالذی یسیر کم فی البر والبحر.

اللہ وہ ذات ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سفر کی توفیق دیتا ہے۔ رواہ البیهقی

۲۲۶۹۷ اسلم کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خیبر جاتے ہوئے بھی قصر کرتے تھے۔ رواہ المالک وعبدالرزاق والبیهقی

۲۲۶۹۸ اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور اعلان کرتے کہ اے اہل مکہ! اپنی نمازوں کو پورا کرو چونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وابن جریر والطحاوی والبیهقی

۲۲۶۹۹ عبداللہ بن مالک ازدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور عشاء کی دو رکعتیں۔ رواہ ابن سعد

۲۲۷۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین دن کی مسافت پر نماز قصر کی جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۰۱ عبدالرحمن بن حمید کے آزاد کردہ غلام سالم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منی میں پوری نماز پڑھی اور پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! سنت تو رسول اللہ ﷺ کی ہے اور آپ ﷺ کے دو صاحبین کی سنت ہے لیکن عام لوگوں نے نئی بات ایجاد کر لی ہے مجھے خوف ہے کہیں اسے سنت نہ بنا لیں۔ رواہ البیهقی وابن عساکر

۲۲۷۰۲ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منی میں پوری نماز پڑھی چونکہ اس سال اعراب (گنواروں) کی تعداد

زیدہ تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں تاکہ اعراب کو پتہ چل جائے کہ فی الواقع ظہر کی چار رکعتیں ہیں۔ رواہ البیھقی

۲۲۷۰۳ .. قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا ہے کہ مقیم دیہاتی اور تاجر دو رکعتیں نہیں پڑھیں گے البتہ جس کے پاس زاد راہ ہو اور دور سے سفر کر کے آیا ہو وہ دو رکعتیں پڑھے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۰۴ ابو مہلب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھا ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ بغرض تجارت یا وصولی ٹیکس یا اپنے جانوروں کو چرانے کیلئے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں تو وہ نماز میں قصر کرتے ہیں جب کہ قصر تو وہ آدمی کرے گا جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

رواہ عبدالرزاق وابو عبید فی الغریب والطحاوی

۲۲۷۰۵ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو آدمی بھی کسی بیابان کی طرف نکلے اسے چاہیے کہ نماز کے وقت کا دھیان رکھے اور اپنے دائیں بائیں نظر دوڑا کر کسی اچھی اور عمدہ جگہ کو تلاش کرے جہاں وہ پڑاؤ کر کے نماز پڑھے چونکہ زمین کی ہر جگہ مسلمانوں کی تلاش میں ہوتی ہے اور ہر جگہ پسند کرتی ہے کہ اس میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا جائے اب اس آدمی کو اختیار ہے چاہے تو اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے چاہے تو صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسافر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھی ہیں سوائے مغرب کے کہ آپ مغرب کی تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ بن ابی شیبہ وابن میع والعدنی ومسدد البزار

کلام:...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۷۰۷ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ خیمہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھی میں آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا تھا۔ رواہ مسدد

۲۲۷۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۰۹ ابو حرب بن ابو اسود دولی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور گھاس پھونس کے بنے جھونپڑوں کو دیکھتے تو کہتے اگر یہ جھونپڑے نہ ہوتے تو ہم دو رکعتیں پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۷۱۰ علی بن ابی ربیعہ اسدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے درآں حالیکہ ہم کوفہ کو دیکھ رہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر ہم واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ حالانکہ ہم بستی کو دیکھ رہے تھے ہم نے عرض کیا: کیا آپ چار رکعتیں نہیں پڑھیں گے؟ فرمایا نہیں تاوقتیکہ ہم شہر میں داخل ہو لیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن عدی فی الکامل

۲۲۷۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی جگہ دس دن قیام کرو تو نماز کو پوری پڑھو اور اگر تم اس تردد میں رہے کہ آج یا کل یہاں سے نکل جاؤ گے تو دو رکعتیں پڑھو گے کہ تم مہینہ بھر اسی تردد میں گزار دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۲ ثویر بن ابو فاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرض نماز سے پہلے نفل پڑھتے تھے اور نہ ہی بعد میں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تبوک میں بیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ ﷺ نماز میں قصر کرتے رہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۱۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ اٹھارہ دن تک قیام کیا اس دوران آپ ﷺ دو دو رکعتیں (یعنی نماز میں قصر کیا) پڑھتے رہے اور پھر اہل شہر سے کہہ دیتے کہ تم چار رکعتیں پڑھ لو چونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۷۱۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ ہم رات بھر محو سفر رہے حتی کہ رات کے آخری پہر میں ہم نے سفر موقوف کیا بلاشبہ اس طرح کا وقفہ مسافر کے نزدیک بڑا لذیذ ہوتا ہے الغرض ہم گہری نیند سوتے رہے اور ہمیں سورج کی تپش نے جگایا عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے اور جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے گہری نیند سوتے رہنے کی شکایت کی

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ ضرر کی بات نہیں (فی الحال) یہاں سے کوچ کرو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں سے چل دیے اور تھوڑا آگے جا کر نزول کیا، اذان دی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۷۱۶ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام ابطح میں عصر کی نماز (چار رکعت کی بجائے) دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن النجار

۲۲۷۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دوران سفر نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں (چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ ابن جریر وصححہ

۲۲۷۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دمی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں دوران سفر نماز میں قصر کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے جیسا کہ وہ اپنے فرائض پر عمل کرنا پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر و صححہ

۲۲۷۱۹ "مسند ابن عباس" حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ سفر کرتے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ (چار رکعت والی نماز میں قصر کر کے) دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق والترمذی وقال صحیح والنسائی وابن جریر وصححہ وایضا صححہ عبدالرزاق

۲۲۷۲۰ ابن جریج کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حمید ضمری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں مسافر ہوں آیا کہ دوران سفر نماز میں قصر کروں یا نماز پوری پڑھوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم قصر نہیں کرو گے بلکہ پوری نماز پڑھو گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بے خوف سفر پر نکلتے تھے اور سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے آپ (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس لوٹ آتے پھر ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سفر پر نکلتے تھے اور وہ بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور وہ بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ سفر سے واپس لوٹ آتے۔ پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی بے خوف سفر پر نکلتے تھے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے وہ بھی دوران سفر دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس لوٹ آتے پھر عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت کے ابتدائی تہائی حصہ میں ایسا ہی کرتے تھے یا نصف دور تک ایسا ہی کرتے تھے لیکن اس کے بعد انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں (قصر نہیں کی) پھر بنوامیہ نے بھی اسی کو لے لیا (یعنی سفر میں قصر کی بجائے چار رکعتیں پوری پڑھنے لگے) ابن جریج کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صرف منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں چونکہ ایک اعرابی نے مسجد خیف میں با آواز بلند کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین! میں گذشتہ سال سے مسلسل دو دو رکعتیں پڑھتا چلا آ رہا ہوں چونکہ جو میں نے آپ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ جاہل لوگ کہیں یہی نہ گمان کر لیں کہ نماز فی الواقع ہے ہی دو رکعتیں۔ اس وجہ سے انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ الدارقطنی وعبدالرزاق

۲۲۷۲۱ عطاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں عرفہ تک نماز میں قصر کروں یا منیٰ تک؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ تم طائف جدہ، اور عسفان تک قصر کرو۔ اور تم ایک دن قصر کر واس سے کم نہیں۔ اور اگر تم اپنے اہل خانہ کے پاس جاؤ یا اپنی بکریوں کے پاس جاؤ تو پھر نماز پوری پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۲۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سترہ دن تک قیام کیا اور اس دوران آپ ﷺ قصر کرتے رہے حتیٰ کہ حنین کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۷۲۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں چالیس دن تک قیام کیا اور اس دوران نماز میں قصر کرتے رہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۴۹۔

۲۲۷۲۴ موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے پیچھے نہ ہوں تو میں کیسے

نماز پڑھوں؟ انہوں نے جواب دیا دو رکعتیں پڑھو اور یہی ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ مسلم والنسائی وابن جریر

۲۲۷۲۵　عطاء کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں اگر عرفہ تک سفر کروں تو نماز میں قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا بطن مرتک؟ فرمایا نہیں۔ کیا جدہ تک سفر کروں تو قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا جی ہاں۔ عرض کیا طائف تک کے سفر میں قصر کرسکتا ہوں؟ فرمایا جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۲۶　ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۲۷　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شروع میں اللہ تعالیٰ نے دو رکعت نماز فرض کی تھی پھر مقیم کے لیے پوری کردی جب کہ مسافر کی نماز پہلے ہی فریضہ پر برقرار رہی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۲۸... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں چار رکعتیں مقرر فرمائی ہیں اور سفر میں دو رکعتیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۷۲۹　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جس نے سفر میں چار رکعتیں پڑھیں اس نے اچھا کیا اور جس نے دو رکعتیں پڑھیں اس نے بھی اچھا کیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا لیکن کمی اور نقصان پر عذاب دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۰　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور اتمام بھی کرتے تھے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

کلام:　یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۹۴ والکشف الالٰہی ۱۴۰۷۔

۲۲۷۳۱　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں پھر بعد میں وہ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۲　عبدالرحمن بن امیہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم صلوٰۃ خوف، صلوٰۃ مقیم تو قرآن میں پاتے ہیں جب کہ صلوٰۃ مسافر قرآن میں نہیں پاتے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث کیا دراں حالیکہ ہم سرکش لوگ تھے ہم وہی کچھ کریں گے جو کچھ رسول اللہ ﷺ کرتے رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۳　مورق عجلی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جائے گی جس نے سنت کے خلاف کیا اس نے کفر کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۴　نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے اور نماز میں قصر کیا۔ رواہ مالک وعبدالرزاق

۲۲۷۳۵　سالم کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ... نے ایک آدمی سے کوئی چیز خریدی میرا گمان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ خریدا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسے (اونٹ یا جو چیز بھی تھی) دینے تشریف لے گئے اور نماز قصر پڑھی یہ پورے دن کی مسافت تھی یا چار برد کے بقدر فاصلہ تھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... ایک برد سولہ فرسخ کے برابر ہوتا ہے ایک فرسخ تین میل کے برابر، تو گویا چار برد ۴۸ (اڑتالیس) میل کے برابر فاصلہ ہوا۔ بالفاظ دیگر ایک برد تقریباً ۱۲ (بارہ) میل کے برابر مسافت ہوتا ہے اور چار برد ۴۸ میل ہوئے۔ یہی وہ شرعی فاصلہ ہے جو نماز کی قصر کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور یہ ۷۷ کلومیٹر کے برابر ہے۔ لہٰذا جو بھی ۴۸ میل کا سفر کرے گا اس سفر کو شرعی سفر کہا جائے گا اور قصر کا حکم لاگو ہوگا گو کہ موٹر کار کے ذریعے ہو یا ہوائی جہاز کے ذریعے۔

۲۲۷۳۶　نافع کی روایت ہے کہ بسا اوقات ابن عمر رضی اللہ عنہم خیبر میں اپنے مال (مویشی جائیداد وغیرہ) کو دیکھنے جاتے اور نماز کی قصر کرتے تھے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نہ حج کے لیے نکلے ہوتے نہ عمرہ کے لیے اور نہ ہی کسی غزوہ کے لیے نکلے ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۷　نافع کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید کے برابر سفر کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے قصر نماز نہیں پڑھی۔ مالک وعبدالرزاق

۲۲۷۳۸ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چار برد کی مسافت کے فاصلہ پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۹ سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پورے ایک دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔

فائدہ: ... احادیث مذکورہ بالا پر غور کیا جائے تو مقدار مسافت کے متعلق تین عدد سامنے آتے ہیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پورے ایک دن کی مسافت پر قصر کیا جائے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ۴ برد کی مسافت جو ۴۸ میل بنتی ہے پر قصر کیا جائے۔ جب کہ قبل ازیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین دن کی مسافت پر قصر کیا جائے اب ان تمام احادیث میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ اگر پورا ایک دن یعنی ۲۴ گھنٹے پیدل سفر کیا جائے تو ۴۸ میل (۴ برد) کا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ منزل بہ منزل ان دن کو سفر کیا جائے اور رات کو قیام کیا جائے تو اونٹ پر ۴۸ میل کا سفر تین دن میں طے ہوگا اسی کو فقہاء کرام نے لیا ہے، جب کہ ۴ برد کا فاصلہ ۴۸ میل کے برابر ہے گویا مرجع سب اعداد کا ایک ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ پیدل یا اونٹ پر پورے ایک دن میں ۴۸ میل کا فاصلہ کیسے طے ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ممکن ہے چونکہ ۸ اکتوبر کے زلزلہ کے دوران اس کا بخوبی مشاہدہ ہوا ہے چنانچہ آزاد کشمیر میں واقع سری نگر روڈ کوہالہ تا چناری چکوٹھی مکمل بند تھی، ہمارے بہت قریبی عزیزوں نے ظہر کے وقت بھوکے پیٹ حالت روزہ میں کوہالہ سے سفر شروع کیا اور دوسرے دن ظہر کے وقت سے پہلے پہلے بٹیاں بالا اور چناری چکوٹھی پیدل چلتے ہوئے پہنچ گئے جب کہ انہیں سڑک سڑک پر ہی چلنا نہیں تھا بلکہ کہیں ٹیلے پر چڑھنا ہے کہیں سڑک میں سلائیڈنگ ہورہی ہے تو متبادل راستہ اوپر نیچے سے اختیار کرنا ہے۔ جب کوہالہ تا بٹیاں بالا اور چناری چوکٹھی ۶۰ (ساٹھ) میل (نوے کلومیٹر) سے زائد فاصلہ ہے۔ لہٰذا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پورے ایک دن سفر ۴۸ میل کیا ۴ برد بھی ۴۸ میل کے برابر ہیں اور یہی ۴۸ میل کا فاصلہ اگر منزل بہ منزل معتدل چال سے طے کیا جائے تو تین دن میں طے ہوگا لہٰذا احادیث میں آنے والے مختلف اعداد میں کوئی فرق نہیں سب کا مرجع ایک ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۷۴۰ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ بارہ (۱۲) دن قیام کا ارادہ کرلو تو نماز پوری پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق

قصر کی مدت کا بیان

۲۲۷۴۱ نافع کی روایت ہی کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) مہینہ تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نماز کی قصر کرتے رہے اور فرماتے تھے کہ جب میں قیام کا پختہ ارادہ کرلوں گا تو نماز پوری پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۲ ابن عمر رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی جگہ چلا جاؤں اور وہاں ٹھہرنے کا پختہ ارادہ نہ کرلوں تو میں دو رکعتیں پڑھوں گا گو کہ میں بارہ دن قیام کیوں نہ کرلوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۳ ابومجلز کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اگر میں مقیمین کے ساتھ دو رکعتیں پالوں اور میں مسافر ہوں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مقیمین کی نماز پڑھو گے۔ یعنی بقیہ دو رکعتوں میں تم مسبوق کے حکم میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۴ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا ہم تو کتاب اللہ میں صلوۃ خوف کا حکم پاتے ہیں جب کہ صلوۃ مسافر کے متعلق کچھ نہیں پاتے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم نے نبی کریم کو جو جیسا کرتے پایا ہے ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۵ وارد بن ابی عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منی میں ملاقات ہوئی میں نے ان سے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر میں (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔ میں نے کہا آپ کا کیا خیال ہے جب کہ ہم یہاں منی میں ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: تیری ہلاکت! کیا تو نے رسول کریم کو نہیں سنا ہمیں نے کہا ہاں

حال بن رکھا ہے اور میں آپ ﷺ پر ایمان بھی لایا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہمانے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے لہٰذا تم بھی اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھو یا چھوڑ دو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۶... سماک حنفی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صلوٰۃ سفر کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر میں دو رکعت نماز پڑھی جائے گی جو کہ پوری نماز ہے قصر نہیں بلاشبہ قصر تو صلوٰۃ خوف میں ہوتی ہے میں نے عرض کیا صلوٰۃ خوف کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ کہ امام مقتدیوں کی دو جماعتیں بنالے ایک جماعت خوف کے سامنے سینہ سپر رہے اور دوسری جماعت کو امام ایک رکعت پڑھائے پھر یہ جماعت مقام خوف پر چلی جائے اور وہاں کی جماعت آئے اور امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھے یوں اس طرح امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ہر جماعت کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۷ ابو حنیف جرشی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کے متعلق دریافت کیا گیا واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح الایۃ یعنی جب تم زمین میں محو سفر ہو تو تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں الایۃ۔ کہ ہم تو جماعت امن میں ہیں اور ہمیں کوئی خوف نہیں کیا ہم قصر نماز پڑھیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۸... سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور یہ فیصلہ نہ کر پاتے کہ کوچ کریں گے یا نہیں مقیم رہیں گے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پندرہ دن تک قصر کرتے رہتے اور جب قیام کا پختہ ارادہ کر لیتے تو پوری نماز پڑھتے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۹ نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) ماہ تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ قصر کرتے رہے سردی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس نہ لوٹ سکے اور نہ ہی قیام کا پختہ ارادہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۰ ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دوران سفر بجز دو رکعتوں کے منع کرتے سنا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۱ سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۲ سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بریدکی مسافت پر قصر کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۳ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مقام صرف (مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں اپنے اہل خانہ کے ہاں تشریف لے جاتے تو قصر نہیں کرتے تھے جب کہ خیبر میں اپنی زمین کی دیکھ بھال کے لیے آتے تو قصر کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۴ جویبر طلحہ بن نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن معمر قرشی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اس وقت عبد اللہ بن عمر امیر فارس تھے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ ہم نے یہاں قرار پکڑ لیا ہے اور ہمیں دشمن کا خوف بھی نہیں نیز ہمیں سات سال گزر چکے ہیں اور ہماری کافی ساری اولاد بھی پیدا ہو چکی ہے لہٰذا ہماری نماز کس قدر ہوگی؟ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا تمہاری نماز دو رکعت ہے اس پر عبد اللہ بن معمر نے کچھ تردد ظاہر کیا اور پھر خط لکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا: میں نے تمہاری طرف رسول کریم ﷺ کی سنت لکھ بھیجی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو میری سنت پر چلا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔ الاباطیل ۴۲۳

۲۲۷۵۵ ایک آدمی نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا میں دوران سفر پوری نماز پڑھوں اور روزہ بھی رکھوں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ وہ آدمی بولا! میں ایسا کرنے کی قوت رکھتا ہوں۔ فرمایا: رسول اللہ کریم ﷺ تجھ سے زیادہ قوی تھے حالانکہ آپ ﷺ نے سفر میں قصر نماز پڑھی ہے اور روزہ افطار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو سفر میں قصر نماز پڑھے اور روزہ افطار کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں وہ آدمی بہترین ہے جو سفر میں قصر نماز پڑھے اور روزہ افطار کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۶ عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو قصر کرتے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی مکہ مکرمہ آتے تو قصر کرتے تھے

اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے دورخلافت کے ابتدائی دور میں قصر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۵۷ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر ہمارے ساتھ دورکعتیں پڑھیں اور پھر خیمہ میں داخل ہوئے تو دودورکعتیں مزید پڑھ لیں جب کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۸ .. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہوتو دورکعتیں پڑھو اور جب واپس لوٹ رہے ہوتو پھر بھی دورکعتیں پڑھو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۵۹ قتادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ابتدائی دورخلافت میں مکہ اور منیٰ میں دورکعتیں پڑھتے تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعتیں پڑھتے تھے جب اس کی خبر ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو ہوئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر انہوں نے بھی چار رکعتیں پڑھیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا تھا اور آپ خود چار رکعتیں پڑھنے لگے ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا امیر کی خلاف ورزی باعث شر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۰ عبدالرحمن بن مسعود کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام میں دوماہ تک قیام کیا چنانچہ ہم پوری نماز پڑھتے جب کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ قصر کرتے ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا: ہم اس مسئلہ کو بخوبی جانتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۷۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی پھر آپ ﷺ سفر پر نکل گئے اور مقام ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دورکعتیں پڑھیں نبی کریم ﷺ مکہ جانا چاہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے اور آپ ﷺ قصر نماز پڑھتے رہے حتی کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور وہاں دس دن قیام کیا اور اس دوران قصر ہی کرتے رہے حتی کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ

۲۲۷۶۳ انس بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (بحری سفر کے دوران) کشتی میں چٹائی بچھا کر (قصر نماز پڑھی)۔ رواہ عبدالرزاق

جمع بین صلوٰتین کا بیان

فائدہ: حنفیہ کے نزدیک جمع بین الصلوتین کسی طرح جائز نہیں سوائے عرفات میں ظہر وعصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے اور جن احادیث میں جمع بین الصلوتین کا ذکر آیا ہے ان میں تاویل کی گئی ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آنے گا کہ جمع سے مراد جمع صوری ہے جمع حقیقی نہیں۔ مثلاً ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں پڑھی جائے اور عصر کی نماز بالکل ابتدائی وقت میں پڑھ لی جائے یوں اس طرح جمع بین الصلوتین ہو جائے گا جو کہ صورۃً جمع ہے حقیقۃً نہیں۔

۲۲۷۶۴ عمرو بن شعیب عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقیم ہوتے ہوئے ہمارے لیے ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی حالانکہ آپ ﷺ مسافر نہیں تھے، اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز بھی جمع کر کے پڑھی ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا تا کہ آپ ﷺ کی امت عذر میں کسی قسم کی حرج (تنگی) نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۵ ابوقتادہ عدوی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا کہ تین چیزیں بیرہ گناہوں میں سے ہیں (۱) بلا عذر جمع بین الصلوتین (۲) جنگ سے بھاگ جانا (۳) اور دوسروں کا مال چھین لینا۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیھقی

۲۲۷۶۶ صفوان بن سلیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش والے ایک دن ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۶۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

کلام: دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۲۱، ۱۳۱۹۔

۲۲۷۶۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی نماز جمع کی اور مغرب وعشاء کی نماز جمع۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المیزان ۲۳۲۔

۲۲۷۶۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے مقام سرف میں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غروب شمس کے وقت مکہ سے چل پڑے حتی کہ مقام سرف میں پہنچ گئے سرف مکہ مکرمہ سے ۹ (نو) میل کے فاصلہ پر ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۱ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھی جب کہ ایک مرتبہ اذان اور دو مرتبہ اقامت کہی گئی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۲ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ومسلم فی کتاب صلوۃ المسافرین وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن جریر

حبیب بن شہاب کی روایت ہے کہ ان کے والد شہاب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ فتح فارس میں شریک تھے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۷۳ "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ نمازیں جمع کرکے پڑھیں اور پھر سات نمازیں جمع کرکے پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۲۷۷۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو نمازیں ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھتے تھے حالانکہ نہ آپ ﷺ دشمن کا پیچھا کررہے ہوتے تھے اور نہ ہی دشمن آپ ﷺ کا پیچھا کررہا ہوتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۷۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ فرمایا: میں تمہیں خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ چنانچہ اگر آپ گھر پر موجود ہوتے کہ سورج زائل ہوجاتا (یعنی زوال کا وقت گزر جاتا) تو آپ کوچ کرنے سے قبل ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھ لیتے اور اگر گھر میں زوال کا وقت نہ ہوچکا ہوتا تو کوچ کرجاتے حتی کہ جب عصر کا وقت (قریب) ہوتا تو اترتے اور ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھتے اگر مغرب کا وقت ہوجاتا دراں حالیکہ آپ گھر پر ہی ہوتے (یا کسی ٹھکانے پر ہوتے) تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھ لیتے اور اگر گھر پر (ٹھکانے پر) ہوتے کہ مغرب کا وقت ابھی تک نہ ہوا ہوتا تو کوچ کرجاتے اور جب عشاء کا وقت قریب ہوتا تو نزول کرتے اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۴ وضعاف دارقطنی ۳۳۹

۲۲۷۷۷ صالح مولیٰ توأمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کرکے پڑھی جب کہ آپ ﷺ کسی سفر پر نہیں تھے اور نہ ہی اس دن بارش تھی صالح کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت پر وسعت کرنا چاہتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۷۸ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر کی نماز جمع کرکے پڑھی آپ ﷺ کا نہ سفر کا ارادہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف تھا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ امت کے کسی فرد پر تنگی نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۴ وضعف الدارقطنی ۱۳۳۹ ارادہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف تھا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ امت پر کسی قسم کی تنگی (حرج) نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۴۳۔

۲۲۷۷۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمام نمازوں کا حکم نازل کیا ہے چنانچہ مسافر پر بھی ایک طرح کی نماز فرض کی ہے اور مقیم پر بھی ایک طرح کی نماز فرض کی ہے لہٰذا مقیم کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسافر کی نماز پڑھے اور نہ ہی مسافر کے لیے جائز ہے کہ وہ مقیم کی نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہی اثر اصل الاصول ہے اور اسی کو فقہائے احناف نے لیا ہے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک قصر میں رخصت پر عمل کرنا واجب ہے بالفرض اگر کسی نے پوری نماز پڑھ لی (چار رکعت والی) تو دو رکعتیں فرض اور دو نفل شمار ہوں گی اور مقیم کے لیے بہر صورت کسی طرح جائز نہیں کہ قصر نماز پڑھے یا جمع بین الصلوٰتین کرے۔

۲۲۷۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول [illegible] اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۲ جابر بن زید کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور فرماتے کہ یہ (جمع بین الصلوٰتین) سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ مالک عبدالرزاق وابن ابی شیبہ بخاری مسلم والنسائی

۲۲۷۸۴ حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر جمع بین الصلوٰتین کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۷۸۵ ... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۸۶ ابو قیس ھزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو ظہر کی نماز موخر کر کے پڑھتے اور عصر کی نماز اول وقت میں مقدم کر کے پڑھتے اور یوں دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے پھر اسی طرح مغرب کی نماز موخر کر کے پڑھتے اور عشاء کی نماز مقدم کر کے (اول وقت میں) پڑھتے اور یوں ان دو نمازوں کو (صورۃ) جمع کر کے پڑھتے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ: اسی حدیث کو اصل سمجھ کر علماء احناف نے جمع بین الصلوٰتین کی یہی وضاحت کی ہے۔

۲۲۷۸۷ عکرمہ کی روایت ہے کہ دوران سفر رسول اللہ ﷺ نے دن کو ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۸۸ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ ہم سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لیے نکل پڑے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے تاوقتیکہ ہم مکہ پہنچ گئے۔

۲۲۷۸۹ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیا چنانچہ یہ دونوں حضرات ظہر وعصر کی نماز اور مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۹۰ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے تھے۔

البزار والدارقطنی فی الافراد

کلام: ہیثمی نے یہ حدیث مجمع الزوائد (۱۵۸۲) میں ذکر کی ہے اور اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی مخارق ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔

سفر میں سنتوں کا حکم

۲۲۷۹۱ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (دونوں حضرات) سفر میں فرض نماز سے پہلے بھی سنت پڑھتے تھے اور بعد میں بھی۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: سفر میں اکثر لوگوں کو سنتوں کے متعلق تردد رہتا ہے آیا کہ پڑھی جائیں یا کہ نہیں تاہم اس میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ مسافر اگر راستہ پر گامزن ہے اور صرف نماز کے لیے وقفہ کیا ہے تو سنتیں نہ پڑھی جائیں اور اگر مسافر نے چند دن کے لیے وقفہ کیا ہے یا رات بھر ٹھہرنا ہے یا دن بھر ٹھہرنا ہے تو سنتوں کا پڑھ لینا افضل ہے لیکن فجر کی سنتیں بہرحال پڑھی جائیں گی چونکہ حدیث میں ان کی شدت سے تاکید آئی ہے۔

پانچواں باب...... جماعت کی فضیلت اور اس کے احکام کے بیان میں

فصل...... جماعت کی فضیلت کے بیان میں

۲۲۷۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھوں مجھے اس سے بدرجہا محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز میں مشغول رہوں حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح ہو جائے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۲۷۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لوں مجھے رات بھر کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۲۷۹۴ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کوئی دنوں تک گم پایا چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کی اچانک اس سے ملاقات ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا میری صحت خراب تھی اسی لیے میں نہ نماز کے لیے آسکا اور نہ ہی کسی اور کام کے لیے گھر سے باہر نکل سکا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تمہیں حی علی الفلاح کا جواب دینا تھا۔ یعنی جماعت میں حاضر ہوتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۵ ثابت بن حجاج کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور انہوں نے آنے سے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا وہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا بخدا ہم اپنی نماز کے لیے کسی کا انتظار نہیں کریں گے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا وجہ ہے لوگوں نے ایسی روش پر چلنا شروع کر دیا ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی آنے والے بھی ان کی روش پر چل دیں گے بخدا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کے پاس پولیس کے اہل کار بھیجوں جو ان کی گردنوں میں پھندے ڈال کر لے آئیں اور پھر ان سے کہا جائے کہ نماز میں حاضر ہوا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۶ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ بنی عدی بن کعب کی شفاء نامی ایک عورت ماہ رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں نے صبح کی نماز میں تمہارے شوہر ابوحثمہ کو نہیں دیکھا؟ اس عورت نے جواب دیا اے امیرالمومنین وہ رات بھر جانفشانی سے عبادت میں مشغول رہا، پھر اسے (تھکاوٹ کی وجہ سے) ہمت نہ ہوئی کہ جماعت میں حاضر ہوتا تاہم اس نے صبح کی نماز گھر پر ہی پڑھ لی اور پھر سو گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اگر وہ باجماعت نماز میں حاضر ہو جاتا مجھے اس کی رات بھر کی جانفشانی سے کہیں زیادہ محبوب تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۷ سلیمان بن ابوحثمہ روایت کرتے ہیں کہ شفاء بنت عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے انہوں نے میرے پاس دو مردوں کو (جن میں سے ایک اس کا خاوند اور دوسرا بھائی یا بیٹا تھا) سوئے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وجہ ہے یہ دونوں ہمارے ساتھ نماز میں حاضر کیوں نہیں ہوئے؟ میں نے عرض کیا: اے امیرالمومنین! انہوں نے (رات کو) لوگوں کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی تھی (یہ رمضان کا مہینہ تھا) اور پھر صبح تک مسلسل نماز پڑھتے رہے اور پھر انہوں نے صبح کی نماز گھر پر پڑھی اور سوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میرا صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لینا مجھے رات بھر نماز میں مشغول رہنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۹۸ علی بن ثابت، وازع بن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبرئیل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن نور تام کے ملنے کی خوشخبری سنادیجئے۔

ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الواھیات میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں چونکہ علی بن ثابت ضعیف راوی ہے اور وازع متروک ہے۔ پھر دیکھئے المتناھیہ ۶۸۳

۲۲۷۹۹ ابن جریج اور ابراہیم بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور پھر اس کا جواب نہ دیا (یعنی چل کر باجماعت نماز کے لئے مسجد میں نہ آیا) تو اس کی نماز نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہیں ہوسکا تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثار ۲۰ او ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۲

۲۲۸۰۰ ابوحسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز (کامل) نہیں ہوتی مگر مسجد ہی میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جو اذان کی آواز سنے۔ عبدالرزاق والبیھقی

کلام: حدیث کا اول حصہ ثابت ہے اور دوسرا حصہ جو سوال ہے وہ غیر ثابت ہے۔ ملاحظہ کیجئے اسنی المطالب ۱۸۱۱ اسنی المطالب ۱۲۳۲۹

۲۲۸۰ حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسیوں میں سے جس نے اذان کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا (یعنی چل کر مسجد نہ پہنچا) حالانکہ وہ تندرست تھا اور اسے کوئی شرعی عذر بھی نہیں تھا تو اس کی نماز (گھر میں) نہیں ہوتی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ عشاء کی نماز سے پیچھے رہ گئے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوسکے) رسول کریم ﷺ نے پوچھا تم لوگ جماعت سے پیچھے کیوں رہ گئے؟ ان لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا اور خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا تھا جس کی وجہ سے تو تکرار تک نوبت آگئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنی اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہوا اس کی نماز نہیں الا یہ کہ وہ بیمار ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۰۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن نور تام سے نوازیں گے۔ رواہ ابن عساکر

جماعت سے نماز پڑھنے کی اہمیت

۲۲۸۰۴ ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، ایک مرتبہ ابودرداء رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے میں نے ان سے پوچھا آپ غصہ میں کیوں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، بخدا ہم نے محمد ﷺ کے امر میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہی بات پہنچائی ہے کہ وہ سب مل کر

جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۸۰۵ "مسند ابوسعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلمہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی کہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہیں، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ونکتب ما قدموا واثارھم۔ ہم ان کے قدموں کے نشانات بھی لکھتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے گھروں میں رہو چونکہ تمہارے قدموں کے نشانات بھی لکھے جاتے ہیں۔ رواہ عبد الرزاق

۲۲۸۰۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرا گھر بھی مسجد سے (قدرے) دور ہے اور مجھے کوئی راہبر بھی دستیاب نہیں جو مجھے ہمہ وقت مسجد میں لایا کرے کیا میرے لیے رخصت ہے (کہ میں جماعت میں حاضر نہ ہوا کروں) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں تمہارے لیے رخصت کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ رواہ البزار

۲۲۸۰۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نابینا ہوں میرا گھر بھی مسجد سے دور ہے اور مجھے مسجد میں لانے والا بھی کوئی نہیں جو ہر وقت میرے ساتھ چمٹا رہے کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں مسجد میں نہ آیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ھریرۃ

۲۲۸۰۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس نے اذان کی آواز سنی اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہوا تو وہ خیر بھلائی کی توقع نہ رکھے ورنہ ہی اس سے خیر کی توقع کی جاسکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جسے ہم عشاء اور فجر کی نماز میں گم پاتے تو اس کے بارے میں ہمیں بدگمانی ہونے لگتی تھی (کہ کہیں یہ منافق نہ ہو)۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۱۰ عطاء کہتے ہیں: مجھے باجماعت نماز میں حاضر ہونا دن کے روزہ اور رات کے قیام سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

امام کا مقتدیوں کے متعلق سوالات

۲۲۸۱۱ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو مسجد والوں کو قلیل سمجھ کر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ حتیٰ کہ تین آدمیوں کے متعلق دریافت کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہاں فلاں آدمی موجود ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر ایک اور آدمی کے متعلق پوچھا تو صحابہ نے عرض کیا جس حد وہ بھی موجود ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز بہت گراں گزرتی ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ان میں کیا ہے لامحالہ تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے۔ جان لو دو آدمیوں کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہوتی ہے اور تین آدمیوں کی باجماعت نماز دو آدمیوں کی نماز سے افضل ہے۔ آدمی جتنے زیادہ ہوں گے اتنے ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ وابن ابی شیبہ

۲۲۸۱۲ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا جو مسجد سے کافی دور تھا، اور اس کی کوئی نماز بھی جماعت سے خطا نہیں ہوتی تھی اس سے کہا گیا اگر تم سواری کے لیے کوئی گدھا خرید لو جو اندھیرے اور گرمی میں تمہارے کام آئے۔ اس نے جواب دیا مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم بھی لکھے جائیں اور واپسی کے قدم بھی لکھے جائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والدارمی وابوعوانۃ وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہ

۲۲۸۱۳ حضرت ابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انصار کا ایک آدمی تھا جس کا گھر مدینہ میں سب سے زیادہ دور تھا۔ اس کی کوئی بھی نماز

جماعت سے خطا نہیں ہوتی تھی اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا میں نے اس سے کہا: اے فلاں آدمی تو کوئی گدھا خرید لے جو تمہیں سخت گرم سنگریزوں اور حشرات الارض سے بچائے گا۔ اس نے کہا: بخدا مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر نبی کریم ﷺ کے گھر کے پہلو میں ہو اور یہ ہو سکتا ہے کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں سوار ہو کر حاضر ہوا کروں (میں تو پیدل چل کر آؤں گا گو کہ کتنے ہی فاصلے پر ہوں) میں نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ اس نے آپ ﷺ سے بھی یہی بات کہی اور یہ بھی کہا کہ مجھے ایسا کرنے میں اجر وثواب کی امید ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس اجر وثواب کا ارادہ تم نے کیا ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا۔ رواہ الطبرانی ومسلم وابن ماجہ

۲۲۸۱۴ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ایک آدمی تھا میں نہیں جانتا کہ اہل مدینہ میں اس کے گھر سے کسی اور کا گھر مسجد نبوی سے اتنا زیادہ دور ہو جتنا کہ اس کا تھا چنانچہ اس کی کوئی نماز بھی مسجد سے خطا نہیں ہوتی تھی، میں نے اس سے کہا: اگر تم کوئی گدھا خرید و جس پر تم گرمی اور تاریکی میں سوار ہو لیا کرو؟ وہ بولا! مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دی آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ارادہ ہے کہ میرا مسجد کی طرف جانا (یعنی اٹھنے والے قدم) بھی لکھے جائیں اور اہل خانہ کی طرف واپسی بھی لکھی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب عطا کر دیا ہے اور تم نے جس اجر وثواب کا ارادہ کیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے۔ رواہ ابو داؤد فی کتاب الصلوۃ

۲۲۸۱۵ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا ایک چچازاد بھائی تھا اور اس کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا میں نے اس سے کہا اگر تم مسجد کے قریب گھر بنا لو یا کوئی گدھا خرید لو؟ اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ جڑا ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں جب سے اسلام لایا ہوں ایسا سخت کلمہ میں نے نہیں سنا۔ چنانچہ وہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کا ذکر کر رہا تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ ان سے کہہ دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک درجہ ہے۔ رواہ الحمیدی

۲۲۸۱۶ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ عرض کیا نہیں ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں کاش! اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا (جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں) کتنا زیادہ اجر وثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوتے گو کہ انہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ چل کر آنا ہوتا۔ بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہوتی ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ بلاشبہ دو آدمیوں کی با جماعت نماز تنہا آدمی کی نماز سے بدرجہا افضل ہے اور تین آدمیوں کی (باجماعت) نماز دو آدمیوں کی (باجماعت) نماز سے افضل ہے۔ الغرض جتنے بھی لوگ (جماعت) میں زیادہ ہوں گے اتنے ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ رواہ الطبرانی وعبد بن حمید والدارمی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابویعلی وابن خزیمہ وابن حبان والدار قطنی فی الافراد والحاکم فی المستدرک والبیہقی والضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۲۸۱۷ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا فلاں اور فلاں شخص حاضر ہیں؟ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تین آدمیوں کا نام لیا اور وہ تینوں اپنے اپنے گھروں پر تھے اور نماز میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ فجر اور عشاء کی نمازیں منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں کی کتنی زیادہ فضیلت ہے تو ان نمازوں میں ضرور ہوتے گو کہ انہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑتا۔ جان لو! تمہاری ایک آدمی کے ساتھ (باجماعت) نماز تمہارے تنہا نماز پڑھنے سے بدرجہا افضل ہے؟ اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے تم جتنے زیادہ ہو گے اتنے ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوں گے بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے۔ کاش اگر تمہیں پہلی صف کی فضیلت معلوم ہوتی تم ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے چوبیس (۲۴) یا پچیس (۲۵) گنا زیادہ افضل ہے۔ رواہ الرویانی وابن عساکر و سعید بن المنصور

نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

۲۲۸۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی اپنے مصلی پر بیٹھے نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن المبارک

فائدہ:... نماز کے انتظار میں بیٹھنے کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ حدیث مذکورہ بالا کا بھی یہی مطلب ومفہوم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۸۲۰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو آدمی بھی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ بھلائی پر ہوتا ہے اور اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے جو اس کے لیے یہ دعا کرتا رہتا ہے۔ یا اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنی رحمت سے نواز دے۔ یہ فرشتہ اس کے لیے مسلسل یہ دعا کرتا رہتا ہے جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۱ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ابوہریرہ پر رحمت نازل کرتے ہیں کسی نے کہا آپ تو خود اپنا تزکیہ کررہے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا (اللہ اور اس کے فرشتے) ہر مسلمان پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مسجد میں بیٹھا رہتا ہے تاوقتیکہ اس کے ہاتھ اور زبان سے کوئی غرض نہ سرزد ہو جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے جس آدمی کو بھی نماز روکے رکھتی ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے چونکہ اسے اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹنے میں رکاوٹ صرف نماز ہی ہوتی ہے اور تم میں سے جو بھی اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے حق میں رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے غریق رحمت کردے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچا دے اور اگر اسے حدث لاحق ہو جائے (یعنی وضو ٹوٹ جائے) تو جب تک وہ وضو نہ کرلے اس کی نماز نہیں قبول کی جاتی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس آدمی کو بھی نماز روکے رکھتی ہے وہ برابر نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔ حدث یہ ہے کہ اس کی ہوا خارج ہو جائے یا گوز مار دے میں اس حکم کو بیان کرنے میں حیا نہیں محسوس کرتا جس سے رسول اللہ ﷺ نے حیا نہیں کی۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر جس نے واپس لوٹنا تھا وہ واپس لوٹ گیا اور جس نے مسجد میں پیچھے (بیٹھے) رہنا تھا وہ وہیں رہا۔ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتے تمہارے اوپر رشک کررہے ہیں چنانچہ اللہ رب العزت فرما رہا ہے کہ میرے بندوں نے ایک فریضہ ادا کردیا اور دوسرے فریضہ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۵ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ (صحابہ کے زمانہ میں) کہا جاتا تھا کہ آدمی جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ اور جب وہ مسجد میں بیٹھا ہے تو وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے بیشک کہ اسے حدث نہ لاحق ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز کے لیے چلتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اور جو آدمی مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۲۸ سماک کہتے ہیں میں نے قبیلہ بنو اسد کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور کہنے لگے: تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا نماز کا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز کے حکم میں ہو۔ رواہ ابن جریر

نماز کے اعادہ کا بیان

۲۲۸۲۹ .. ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس آدمی کے ساتھ تجارت کرنے کو تیار ہے؟ چنانچہ حاضرین میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ: ...... اس حدیث میں باجماعت نماز کو تجارت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ فائدہ تامہ ہے۔

۲۲۸۳۰ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جب کہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی آدمی ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۳۱ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ جو آدمی ظہر کی نماز اپنے گھر پر پڑھ لے اور پھر مسجد میں آجائے دراں حالیکہ لوگ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھ رہے ہوں اور یہ آدمی لوگوں کے ساتھ بھی نماز میں شامل ہو جائے اس کی کونسی نماز فرض شمار کی جائے گی آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس کی پہلی نماز (جو اس نے گھر پر پڑھی ہے) فرض سمجھی جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۸۳۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور پھر تم مسجد میں امام کے ساتھ بھی یہی نماز پالو تو فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ جو نماز بھی ہو امام کے ساتھ دوبارہ پڑھ لو چونکہ مغرب اور فجر کی نمازیں دو مرتبہ نہیں پڑھی جا سکتیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی پہلے تنہا نماز پڑھ لے اور پھر وہی نماز جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لے اس کی پہلی نماز فرض سمجھی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا چاہے تو دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر پڑھ لے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فصل...... امام کے آداب کے بارے میں

۲۲۸۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہو اور دو آدمی اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۳۶ عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ ظہر کے وقت نفل پڑھ رہے تھے میں بھی نماز پڑھنے ان کے پاس جا کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا میں اسی حالت میں کھڑا رہا حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام یرفا داخل ہوا میں پیچھے ہٹا اور ہم دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنالی۔

رواہ الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ و عبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارۃ والطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۸۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہمیں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کیا ہے کہ ہم نماز میں قراءت قرآن مجید سے دیکھ کر کریں اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہماری امامت صرف بالغ مرد ہی کرائے۔

رواہ ابن ابی داؤد

۲۲۸۳۸ عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ دوران حج ایک جماعت مکہ مکرمہ کے مضافات میں کسی پانی پر جمع ہوگئی اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا اور آل بوسائب مخزومی کا ایک آدمی (امامت کرانے کے لیے) آگے بڑھا اس کی زبان میں کچھ لکنت تھی۔
مسور بن مخرمہ نے اسے پیچھے کیا اور ایک اور آدمی کو آگے بڑھا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معاملہ سے آگاہی نہ ہوئی حتی کہ مدینہ پہنچ گئے اور جب مدینہ منورہ پہنچے تو اس واقعہ کا پتہ چلا اور مسور کہنے لگے یا امیر المومنین! اس آدمی کی زبان میں لکنت تھی مجھے خدشہ تھا کہ کوئی حاجی اس کی قرات سن لے گا اور پھر اس کی قرات اختیار کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم وہاں گئے ہو مسور نے جواب دیا جی ہاں۔ فرمایا تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۲۸۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی (جو امام ہو) وہ آگے کھڑا ہو اور دو آدمی اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور ان کے پیچھے کوئی عورت کھڑی ہوسکتی ہے۔ رواہ البزار

کلام: ...... بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز کھڑی کی جاتی اور آپ ﷺ لوگوں (مقتدیوں) کو کم دیکھتے تو بیٹھ جاتے اور نماز نہ پڑھتے اور جب پوری جماعت دیکھتے تو نماز پڑھ لیتے۔ رواہ ابو داؤد

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابوداؤد ۱۰۷۔

۲۲۸۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے ہوسکے تو کسی کی امامت مت کراؤ چونکہ اگر امام کو معلوم ہوتا کہ اس کے سر پر کتنی بڑی ذمہ داری ہے وہ کبھی امامت نہیں کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں فرض نماز پڑھاتے آپ کی نماز نہ لمبی ہوتی اور نہ ہی ہلکی بلکہ معتدل ہوتی اور آپ ﷺ عشاء کی نماز موخر کرکے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۴۳ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ جرم کا وفد آیا آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو امامت کرنے کا حکم دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سب سے چھوٹے تھے لیکن قرآن انہیں سب سے زیادہ یاد تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۴ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آیا آپ ﷺ نے وفد والوں کو نماز سکھائی اور انہیں حکم دیا کہ تمہاری امامت وہ آدمی کرائے جسے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔ چنانچہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۵ ”مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ“ قتادہ کی روایت ہے کہ بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید نے کھانا تیار کیا اور پھر ابوذر غفاری حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کو دعوت دی یہ حضرات کھانا کھانے حاضر ہوگئے اتنے میں نماز کا وقت بھی ہوگیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تاکہ امامت کرائیں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ گھر کا مالک تمہارے پیچھے کھڑا ہے جو کہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابن مسعود کیا مسئلہ یوں ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ پیچھے ہوگئے ابوسعید کہتے ہیں انہوں نے مجھے آگے بڑھایا حالانکہ میں غلام تھا اور میں نے ان کی امامت کرائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۴۶ ”مسند مالک بن عبداللہ خزاعی“ مالک بن عبداللہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو آپ ﷺ سے ہلکی نماز پڑھاتا ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبخاری فی تاریخہ وابن ابی عاصم والبغوی

۲۲۸۴۷ ھلب کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کبھی دائیں طرف سے لوگوں کی طرف مڑتے تھے اور کبھی بائیں طرف سے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۴۸ عمرو بن سلمہ جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ کی

خدمت سے واپس لوٹنے لگے تو ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! ہماری امامت کون کرائے گا؟ آپ ﷺ نے حکم دیا: تم میں جسے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد ہو چنانچہ قبیلہ میں سب سے زیادہ قرآن مجھے یاد تھا اور وہ مجھے نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا دیتے حالانکہ میں اس وقت لڑکا تھا۔ چنانچہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتا تا اور میں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اس کے بعد میں جب بھی قبیلہ جرم کے کسی مجمع میں حاضر ہوتا میں ضرور ان کا امام بنتا اور میں آج تک ان کے جنازوں پر نماز پڑھارہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۸۴۹　حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگوں میں وہ آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے جو کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر اس میں سب برابر ہوں تو جو سنت کا سب سے بڑا عالم ہو اگر اس میں سب برابر ہوں تو امامت کا حقدار وہ ہے جس نے ان میں سے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی سلطنت میں امامت نہ کرائے اور نہ ہی کوئی آدمی کسی دوسرے کی مخصوص نشست پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی جسارت کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی مسعود الانصاری

۲۲۸۵۰　حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس مسجد میں فجر کی نماز پڑھائی اور قصار مفصل میں سے دو چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہم آپ ﷺ کو مختصر قراءت پر اجنبیت سے دیکھنے لگے۔ آخر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج آپ نے ہمیں بہت مختصر نماز پڑھائی ہے۔ حالانکہ آپ اتنی مختصر نماز ہمیں نہیں پڑھاتے تھے ارشاد فرمایا: کیا تم نے عورتوں کی صف میں ایک بچے کو روتے ہوئے نہیں سنا لہٰذا میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو جائے اور اپنے بچے کی خبر لے تب میں نے نماز کو مختصر کرلیا۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۵۱　حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اگر کسی کے پاؤں کی چاپ سن لیتے تو (نماز شروع کرنے سے پہلے) اس کا انتظار کرلیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۵۲　حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ (اقامت کہتے ہوئے) قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ ابوالمسیح

کلام:...... اس حدیث کی سند میں حجاج بن فروخ واسطی ایک راوی ہے اس کے متعلق امام نسائی کا کہنا ہے کہ یہ راوی ضعیف اور متروک ہے۔

۲۲۸۵۳　ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو شدید غصہ میں دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی لوگوں کو امامت کرائے اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے چونکہ اس کے پیچھے کمزور ناتواں بوڑھا اور حاجتمند بھی ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۴　ابوسعید بن سرجس کہتے ہیں میں نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کے پاس نماز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول کریم ﷺ لوگوں کے لیے بہت ہلکی نماز پڑھتے تھے اور اپنے آپ کو ہمیشگی کا پابند کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفه

۲۲۸۵۵ . حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ لوگوں کے لیے بہت ہلکی (مختصر) نماز پڑھتے اور جب اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے تو بہت لمبی نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۶......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لڑکا بیشک بالغ نہ ہو جائے اس وقت تک امامت نہیں کراسکتا اور تمہارے بہترین لوگ تمہارے اذان دیا کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۷　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے مہاجرین اولین اور انصار کی مسجد قباء میں امامت کراتے تھے اور ان (مقتدیوں) میں ابوبکر عمر، ابوسلمہ زید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

غلام کی امامت

۲۲۸۵۸ نافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں نماز کھڑی کی گئی اور اس مسجد کے قریب ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زمین بھی تھی جب کہ اس مسجد کا امام ایک آزاد کردہ غلام تھا اتنے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے وہ آزاد غلام ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگا آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم اس کے زیادہ حقدار ہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ چونکہ یہ تمہاری مسجد ہے چنانچہ اس آزاد کردہ غلام نے نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۵۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے نفس سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے چنانچہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے اوپر حق ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف دائیں طرف سے ہی مڑنا ہے۔ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ مقتدیوں کی طرف اکثر بائیں طرف سے مڑتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۶۰ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا اور وہی (مدینہ میں) لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... کتب فقہ میں نابینا کی امامت کو مکروہ کہا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نابینا کما حقہ طہارت و پاکیزگی کا خیال اس طرح نہیں رکھ سکتا جس طرح کہ بینا شخص رکھ سکتا ہے۔ فقہی اصول ہمیشہ ہمیشہ کلیات کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں نہ کہ جزئیات کو چنانچہ خارج میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ اکثر نابینے طہارت کا خیال نہیں رکھتے حتیٰ کہ بعض اندھے تو ایسے بھی دیکھے ہیں کہ ان کے کپڑوں کے ساتھ پیشاب لگا ہوتا ہے اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ بہر حال اگر ایک نابینا شخص عالم ہو حافظ وقاری ہو سنت سے واقفیت بھی رکھتا ہو اور طہارت و پاکیزگی کا کما حقہ خیال بھی رکھتا ہو اس کی امامت بلاشبہ کراہت سے خالی ہوگی بلکہ مستحسن ہے لیکن ہر نابینا بھی تو ابن ام مکتوم نہیں بن سکتا۔ **واللہ اعلم۔**

۲۲۸۶۱ عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی کہ اپنے ساتھیوں کو ایسی نماز پڑھاؤ جو ضعیف ترین آدمی کی نماز ہو سکتی ہے، چونکہ تمہارے مقتدیوں میں ناتواں بھی ہوتا ہے، بوڑھا بھی ہوتا ہے، ضعیف اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت کا خواستگار نہ ہو۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۲۸۶۲ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر مقرر کیا اور آپ ﷺ نے مجھے جو آخری نصیحت ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگوں کو ہلکی (یعنی مختصر) نماز پڑھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۳ عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو آدمی ہماری امامت کرائے اسے چاہیے کہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے کرے چونکہ ہم میں ناتواں بوڑھا، مریض مسافر اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے، ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایسی ہی نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۶۴ زہری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نابینا بھی تھے اور وہ اپنے اپنے قبیلوں میں امامت کراتے تھے ان (نابینا حضرات) میں سے یہ بھی ہیں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم حضرت عتبان بن مالک اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مخلوق میں کسی کے پیچھے بھی ایسی ہلکی نماز نہیں پڑھی جیسی کہ رسول کریم ﷺ پڑھتے تھے۔

رواہ الخطیب

۲۲۸۶۶ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ سعد رضی اللہ عنہ اچھی طرح سے انہیں نماز نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو انہیں رسول کریم ﷺ کی سی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑتا پہلی دو رکعتوں کو پوری پوری پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! یہ تمہارے بارے میں لوگوں کی بدگمانی ہے۔

رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابو یعلی وابو نعیم فی المعرفہ

۲۲۸۶۷ مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میرے والد گھر میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے جب کہ لوگوں کو ہلکی (مختصر) نماز پڑھاتے میں نے پوچھا اے ابا جان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں! انہوں نے جواب دیا: ہم امام ہیں اور ہماری اقتداء کی جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سنت میں سے ہے کہ امام جب سلام پھیر لے اور جس جگہ نماز پڑھی ہے وہاں سے اٹھنے کی گنجائش نہ ہو اور اس نے نوافل پڑھنے ہوں تو اس جگہ سے تھوڑا سا کھسک لے یا چہرہ دوسری طرف پہلے موڑے یا کوئی کام کر کے دونوں نمازوں میں فرق کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والدارقطنی والبیہقی

۲۲۸۶۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سلام پھیر کر دائیں طرف سے (مقتدیوں کی طرف) مڑتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کو موخر کرتے اور پھر مختصر کر کے پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۸۷۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی اور مختصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

نماز کے اختصار کا بیان

۲۲۸۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ پڑھی ان کے پیچھے ایک اعرابی تھا اس نے اپنے ہمراہ ایک اونٹنی لائی تھی (جو مسجد کے باہر تھی) جب دوسری رکعت شروع ہوئی تو اعرابی نے الگ اپنے طور پر جلدی جلدی پڑھ دی اور معاذ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس اعرابی کی شکایت کی آپ ﷺ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا: مجھے اپنی اونٹنی کا ڈر تھا کہ کہیں چلی نہ جائے اور میرے گھر پر میرا اعیال ہے جن کی میں نگرانی کرتا ہوں اس پر نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سختی سے تاکید کی کہ لوگوں کو کمزور تر آدمی کی سی نماز پڑھایا کرو چونکہ مقتدیوں میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا مت کرو۔ رواہ ابن منیع

۲۲۸۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی کو کسی ضروری کام کی وجہ سے جلدی ہو تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ رکوع میں یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

اللھم لک رکعت ولک سجدت وبک آمنت وعلیک توکلت. رواہ یوسف

یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تیرے ہی لیے سجدہ کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں نے تجھی پر بھروسہ کیا۔

۲۲۸۷۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز لوگوں میں سب سے زیادہ مکمل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کامل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں سب سے زیادہ تخفیف کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۷ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عزم کیا کہ میں رات کو ضرور رسول کریم ﷺ کی نماز دیکھوں گا چنانچہ میں چوکھٹ یا ستون کا سہارا لے کر انتظار میں بیٹھ گیا رات کو رسول کریم ﷺ اٹھے اور دو مختصری رکعتیں پڑھیں پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے والی دو رکعتوں سے قدرے ہلکی تھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر آخر میں وتر پڑھے اور کل ملا کر تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۷۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فجر کی نماز میں طوال مفصل میں سے پڑھتے تھے لیکن ایک دن آپ ﷺ نے قصار مفصل میں سے قراءت کی آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو کر اس کی سنے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المصارف

کلام:......یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابو ھارون عبدی ایک راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۲۸۷۹ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قصار مفصل کی مختصر ترین سورتیں پڑھیں۔
رواہ ابن ابی الدنیا

جماعت کی نماز میں اختصار

۲۲۸۸۰ اسماعیل بن ابوخالد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ پورے اہتمام سے کرتے تھے اور نماز مختصر پڑھتے تھے اس پر آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم ﷺ کی نماز بھی ایسی ہی ہوا کرتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، آپ ﷺ کی نماز بہت مختصر ہوا کرتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۸۱ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ نماز جواز روئے قیام کے مختصر ہو اجر و ثواب میں عظیم تر ہوتی ہے۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۲۸۸۲ عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اتنے میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں صرف تین آیتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۳ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو مختصر ترین نماز پڑھاؤ چونکہ ان میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں ناتواں بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں۔ اور جب تم اکیلے ہو تو جتنی چاہو نماز لمبی پڑھو اور جب موذن تمہارے پاس آئے اور اس کا ارادہ اذان دینے کا ہو تو اسے اذان سے مت روکو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۴ عطاء کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں چونکہ مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کی ماں کہیں آزمائش ہی نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۵ زہری کی روایت ہے کہ رسول کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۶ ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی نماز سے خفیف نماز نہیں پڑھی جس میں رکوع و سجدہ پورے اہتمام سے کیا گیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات امام

۲۲۸۸۸ غالب بن ھذیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور ہم نے مسجد میں موجود لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا امام نابینا شخص ہے نماز سے فارغ ہو کر لوگ اس (امام) کی ملامت کرنے لگے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نابینے کی امامت اور اذان کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۸۹ روایت ہے ایک مرتبہ کچھ لوگ ایک آدمی کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: یہ شخص ہماری امامت کرتا ہے حالانکہ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تو بڑا بے وقوف آدمی ہے کیا تو ان لوگوں کا امام ہے حالانکہ یہ تجھے ناپسند کرتے ہیں۔
رواہ ابو عبید

۲۲۸۹۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کو موذن بننے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابو الشیخ فی الاذان

کلام:۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۳۶۔

آداب مقتدی اور اس کے متعلقات

۲۲۸۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی بھی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے وہ اسی کے بقدر سر کو نیچے کرے (یعنی اس نے جتنی دیر سر اٹھایا ہے اتنی دیر سر نیچے کرے)۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۸۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی آدمی کو گمان ہو جائے کہ امام نے سر اٹھالیا ہے اور اس نے (یہی سمجھ کر) سر اٹھالیا دیکھا تو امام نے ابھی سر نہیں اٹھایا تو وہ واپس لوٹ جائے اور جب امام سر اٹھائے تو یہ آدمی اپنا سر نہ اٹھائے چنانچہ جتنی دیر اس نے پہلے سر اٹھایا تھا اس کی بقدر سر جھکائے رکھے۔ رواہ البیھقی

۲۲۸۹۳ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں میں امام اخفاء کرے گا (یعنی آہستہ کہے جہر نہ کرے) وہ یہ ہیں۔ تعوذ بسم اللہ الرحمن الرحیم، آمین اور اللھم ربنا ولک الحمد رواہ ابن جریر

۲۲۸۹۴ ابوعبدالرحمٰن نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سنت میں سے ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو تم اسے لقمہ دیدو۔ ابو عبدالرحمٰن سے کسی نے پوچھا: امام کا لقمہ مانگنا کیسے ہوتا ہے؟ جواب دیا کہ جب امام خاموش ہو جائے۔ رواہ ابن مبع و الحاکم فی المستدرک

۲۲۸۹۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۹۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بہت پسند تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف نماز پڑھوں تا کہ جب آپ ﷺ سلام پھیریں تو آپ ﷺ کا چہرہ اقدس میرے سامنے ہو۔ یا کہا: تا کہ آپ ہم سے سلام کی ابتدا کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۹۷ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کی روایت ہے کہ ہم غزوہ بطن بواط میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ محو سفر تھے اسی دوران آپ ﷺ نے فرمایا: کون آدمی تیار ہے جو آگے جائے اور ہمارے لیے حوض مٹی سے پاٹ دے، خود بھی پیے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میں تیار ہوں۔ ارشاد فرمایا: جابر کے ساتھ دوسرا آدمی کون تیار ہے چنانچہ جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ ہم حوض پر آئے اور مٹی سے اس کا منڈیر بنا دیا ہمارے پاس سب سے پہلے رسول کریم ﷺ رونما ہوئے آپ ﷺ حوض پر آئے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کرلیا اتنے میں جبار رضی اللہ عنہ آ گئے اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی بائیں طرف کھڑا کر دیا پھر ہم دونوں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ وعبدالرزاق

۲۲۸۹۸ جبار بن صخر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے مجھے اپنی بائیں طرف کھڑا کر دیا۔

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن النجار

نماز میں امام کو لقمہ دینا

۲۲۸۹۹ مسور بن یزید کاہلی کہتے ہیں ایک دفعہ میں صبح کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا آپ ﷺ ایک آیت پر رک گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابی تم نے مجھے فتح (لقمہ) کیوں نہیں دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۰ مسور بن یزید اسدی کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور کچھ آیتیں چھوڑ دیں (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیتیں چھوڑ دی ہیں۔ حکم ہوا: تم نے مجھے (نماز ہی میں) کیوں نہیں یاد کرائیں۔

رواہ عبداللہ بن احمد وابن عساکر

۲۲۹۰۱ ''مسند ربیعہ بن کعب اسلمی'' کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھا نبی کریم ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھ کر آپ ﷺ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورت ''یا ایھا المزمل'' پڑھنے کے بقدر قیام کیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

۲۲۹۰۲ ''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ ایک رات میں نے (اپنی خالہ) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے میں بھی آپ کی دائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے کنپٹی کے بالوں سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۹۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رات کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کیا چنانچہ رات کو نبی کریم ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا پھر آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں میں نے اندازہ کیا کہ ہر رکعت میں قیام آپ ﷺ نے سورت ''یا ایھا المزمل'' پڑھ لینے کے بقدر کیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں۔ ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی شام ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا اس لڑکے نے نماز پڑھی ہے؟ اہل خانہ جواب دیا جی ہاں آپ ﷺ سو گئے حتی کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا میں بھی اٹھا اور آپ کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا پھر اپنا ازار لپیٹا اور آپ ﷺ کی بائیں طرف (نماز پڑھنے) جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے کان یا سر سے پکڑ کر گھمایا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر آپ ﷺ نے پانچ یا سات رکعت وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۹۰۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے والد نے رسول کریم ﷺ کے پاس ایک کام کے لیے بھیجا، میں نے آپ ﷺ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا مجھے آپ ﷺ سے بات کرنے کی جرات نہ ہوئی چنانچہ آپ ﷺ گھر سے اٹھتے نماز پڑھتے اور مسجد سے گھر واپس آ جاتے چنانچہ (رات کو) آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے پھر وضو کیا اور میں نے بھی وضو کیا پھر آپ ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر گھمایا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا اور نماز پڑھی پھر فجر کی دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز کے لیے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۲۹۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صفوں کی دائیں طرف کھڑے ہو کرو اور ستونوں کے درمیان کھڑے ہونے سے بچو اور پہلی صف کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۰۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز میں اپنی دائیں طرف مجھے کھڑا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۹۰۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ ﷺ کے دائیں پہلو پر چوٹ آئی ہم عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمیں بیٹھنے کا ارشاد کیا اور پھر فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے، تم ''اللھم ربنا ولک الحمد'' کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق، والطبرانی والامام احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجه وابن حبان

۲۲۹۱۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم نے وہ کچھ دیکھا ہوتا جو میں نے دیکھا ہے تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد فرمایا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔ نیز رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پر ابھارا اور رکوع وسجدہ میں سبقت کر

جانے سے منع کیا نیز یہ کہ امام سے قبل نماز سے جانے والے مت بنو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تمہیں سامنے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

مکروہات مقتدی

۲۲۹۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھر سے باہر تشریف لائے دراں حالیکہ لوگ کھڑے کھڑے نماز کی انتظار کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں سر اوپر اٹھائے ہوئے اور سینے باہر نکالے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابو عبید

مواقع اقتداء

۲۲۹۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی کے درمیان اگر نہر ہو یا رستہ ہو یا دیوار ہو تو اس مقتدی کی اقتداء درست نہیں ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمم کرنے والا پانی سے طہارت حاصل کرنے والے کی امامت نہ کرے اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا کھلے ہوئے شخص کی بھی امامت نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے الملطیفۃ ۲۸

قرأۃ امام کا بیان

۲۲۹۱۵ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے سورت آل عمران شروع کردی عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے قریب ہے کہ آپ کے سلام پھیرنے سے قبل سورج طلوع ہو جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر سورج طلوع ہو بھی گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔ رواہ ابن حبان والطحاوی

۲۲۹۱۶ عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھی اور اس کی دو رکعتوں میں سورت بقرہ تلاوت کی۔

رواہ الامام مالک وعبدالرزاق والبیھقی

۲۲۹۱۷ ابوعبداللہ صنابحی کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور قصار مفصل میں سے ایک ایک سورت پڑھی اور تیسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی "ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب" یعنی اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت سے سرفراز کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی رحمتوں کے خزانوں سے مالا مال کردے بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الامام مالک وعبد الرزاق وابو داود و البیھقی

۲۲۹۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (بالفرض) اگر طلوع بھی ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔ رواہ الشافعی وعبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارہ وابن ابی شیبہ والبیھقی

۲۲۹۱۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عید کے موقع پر نماز میں سورت بقرہ تلاوت

کی حتیٰ کہ ہم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ طول قیام کی وجہ سے جھکا جا رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بغض مت ڈالو وہ اس طرح کہ تم میں سے کوئی امام ہو اور پھر وہ لمبی قراءت کرے حتیٰ کہ لوگوں کے دلوں میں بغض ڈال دے یا یہ کہ تم میں سے کوئی قاضی ہو اور فیصلے کو خواہ مخواہ طوالت دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے بغض میں مبتلا ہو جائیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ والصابونی فی المائتین والبیهقی فی شعب الایمان

۲۲۹۲۱ زہری عبید اللہ بن ابورافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتے تھے جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قراءت نہیں کرتے تھے زہری کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ شفاء اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھتے تھے جب کہ دوسری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

دورانِ سفر عشاء کی قراءت کا ذکر

۲۲۹۲۲ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سفر کے دوران رسول کریم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورت ”والتین والزیتون“ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں چھوٹی چھوٹی دو سورتیں تلاوت کیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے اس لیے جلدی کی ہے تاکہ بچے کی ماں فارغ ہو کر اپنے بچے کی خبر لے۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وسندہ صحیح

۲۲۹۲۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے چنانچہ ہم کہا کرتے تھے کہ سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبیهقی فی کتاب القراۃ فی الصلوۃ

۲۲۹۲۵ حضرت جابر ﷺ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو مغرب کی نماز پڑھائی ان کے پاس سے ایک انصاری لڑکا گزرا وہ دن بھر اونٹ لیکر کسی کام میں مشغول رہا تھا وہ بھی نماز میں شامل ہو گیا چنانچہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بہت لمبی کر دی تو نماز کو وہیں چھوڑ کر اونٹ کی طلب میں چل پڑا جب اس واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم میں سے جو آدمی بھی مغرب کی نماز پڑھائے وہ صرف ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ اور ”والشمس وضحاھا“ پڑھا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبہ ومسلم فی صحیحہ

۲۲۹۲۶ اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی اس پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۹۲۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری نوجوان اپنی اونٹنی کے لئے چارہ لایا اتنے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی نوجوان نے چارہ وہیں چھوڑا، وضو کیا اور نماز میں حاضر ہو گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورت بقرہ شروع کر دی نوجوان نے الگ سے اپنی نماز پڑھی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وہیں چھوڑ اور اپنی اونٹنی کو چارہ دینے چل پڑا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے فارغ ہوئے تو نوجوان ان کے پاس آیا اور انہیں برا بھلا کہا۔ پھر بولا بخدا! میں ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا۔ چنانچہ صبح کو دونوں نبی کریم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنا موقف بیان کیا پھر نوجوان بولا: ہم مصروف کار لوگ ہیں اور دن بھر کام کاج میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اس نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی، اور سورت بقرہ شروع کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ جب لوگوں کو امامت کراؤ تو سبح اسم ربک الاعلی واللیل اذا یغشی واقرا باسم ربک والضحی ان جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرو عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے نوجوان کو بلایا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا کی پھر نوجوان سے کہا تم دعا مانگو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن بخدا! اگر دشمن سے میرا مقابلہ ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کو ضرور سچ کر دکھاؤں چنانچہ دشمن سے اس کا مقابلہ ہو گیا اور شہادت کی موت پائی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اور اسے سچا کر دکھایا۔ رواہ عبدالرزاق وھو صحیح

۲۲۹۲۸　قطبہ بن مالک ثعلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں "ق والقرآن المجید" پڑھی حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے آیت "والنخل باسقات لھا طلع نضید" پر پہنچ گئے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ ومسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ

۲۲۹۲۹　حزم بن ابی بن کعب کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے دراں حالیکہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور سورت بقرہ شروع کر رکھی تھی حزم رضی اللہ عنہ نے الگ سے اپنی نماز پڑھی اور چلتے بنے۔ صبح کو معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا نبی اللہ! حزم نے رات کو اپنی طرف سے ایک نئی بات گھڑی ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے؟ اتنے میں حزم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! میرا گذر معاذ کے پاس سے ہوا انہوں نے ایک لمبی سورت شروع کر رکھی تھی اور میں نے الگ اچھی طرح سے اپنی نماز پڑھ لی اور پھر میں چل پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! فتنے کا باعث مت ہو بلاشبہ تمہارے پیچھے ناتواں بھی ہو سکتا تھا بوڑھا بھی ہو سکتا ہے اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے۔ رواہ الرویانی والبغوی وابونعیم وسعید بن المنصور

کلام:.....امام بغوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کی اس کے علاوہ کوئی اور سند بھی ہو۔

۲۲۹۳۰　معبد بن خالد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں سبع طوال (ابتدائی سات لمبی سورتیں) پڑھیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۱　ابوالاحوص کی روایت ہے کہ ایک صحابی کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کی نمازوں میں نبی کریم ﷺ کی قراءت کو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے پہچان جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۲　حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ امام ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور مزید کوئی اور سورت بھی پڑھے اور قراءت سرا (آہستہ سے) کرے اور اس کے پیچھے مقتدی خاموش رہیں اور دل ہی دل میں قراءت کرتے رہیں اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھتے نیز استغفار اور اللہ کا ذکر بھی کر سکتا ہے۔ عصر کی نماز میں بھی اسے ایسی ہی کرنا چاہے۔ رواہ البخاری ومسلم فی القراۃ

۲۲۹۳۳　حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور نماز میں دو سکتے کرتے تھے۔

۱.....نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے وقت۔

۲.....اور جب سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے۔

ایسا کرنے کی وجہ سے لوگ آپ کو عیب کی نظر سے دیکھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ایسا کرنے پر لوگ مجھے عیب کی نظر سے دیکھتے ہیں: شاید حقیقت حال میں بھول چکا ہوں اور انہیں یاد ہو یا مجھے یاد ہے اور یہ بھول چکے ہیں۔ حضرت

ابی رضی اللہ عنہ نے جواب لکھ کہ نہیں حقیقت حال آپ کو یاد ہے اور یہ لوگ بھول چکے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.... نماز میں سکتہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے وقفہ کر دیا جائے۔

۲۲۹۳۴ ازھر بن منقر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ الحمد للہ رب العالمین سے قراءت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز کے آخر میں دو مرتبہ سلام پھیرتے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وابن قانع وابو نعیم

کلام:.... ابن مندہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور معروف طریق نہیں ہے ابن قانع کہتے ہیں! اس حدیث کی سند میں علی بن قرین ہے جو اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔

۲۲۹۳۵ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر میں ''اذا الشمس کورت'' پڑھ لیتے تھے۔

رواہ الدارقطنی وقال تفرد بہ الواقدی عن ابن اخی الزھری

۲۲۹۳۶ اغر بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت روم تلاوت کی۔

رواہ البزار والطبرانی وابو نعیم

۲۲۹۴۶ ”مسند بلال بن ابی رباح“ اسماعیل بن فضل عیسیٰ بن جعفر، سفیان ثوری اعمش حکم، عبد الرحمن بن ابی الیل کے سلسلہ سند سے بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کروں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیھقی

کلام: حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس حدیث سے معافی مانگی ہے۔ تلخیص میں حاکم لکھتے ہیں: یہ حدیث اس قسم حدیث سے ہے کہ جس کا سماع جائز نہیں۔

بیہقی کہتے ہیں: عیسیٰ بن جعفر جو کہ ری کے قاضی ہیں ثقہ اور ثبت راوی حدیث ہیں وہ اس دنس (گندگی) کا بوجھ اپنے ذمہ نہیں لے سکتے۔ لہٰذا عیسیٰ بن جعفر سے اس حدیث کو روایت کرنے والا (یعنی اسماعیل بن فضل) یا تو کذاب (جھوٹا) ہے اور اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر عیسیٰ بن جعفر ثقہ راوی کی طرف نسبت کردی ہے یا پھر یہ راوی صدوق ہے اور اس نے ایک حدیث میں دوسری حدیث کو داخل کردیا ہے۔

۲۲۹۴۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے پیچھے کس نے ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھی ہے؟ کسی نے بھی جواب نہ دیا آپ ﷺ نے تین بار پوچھا پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں نے پڑھی ہے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہے ہو۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے امام کی قراءت اس کی قراءت کی طرح ہے۔ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کردی اسے ایک (دوسرے) آدمی نے ایسا کرنے سے منع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں جھگڑ پڑے اور معاملہ رسول کریم ﷺ تک جا پہنچا آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو (تو اسے سورت فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام: ... بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۴۰ والتنزیہ ۱۱۳/۲

۲۲۹۵۱ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھی ہے؟ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے پڑھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تبھی میں سمجھ گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اس سورت میں میرے ساتھ خلل ڈال رہا ہے ایک روایت میں ہے میں نے کہا مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والطبرانی وابن عدی فی الکامل والدار قطنی والبیھقی فی القراۃ

جب کہ ابن عدی، دار قطنی اور بیہقی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا نیز ان حضرات نے اس اضافہ کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۲ قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ھیثم ابوالحسن عبدالواحد بن حسن (جندیسا پور میں) حسن بن بیان عسکری عبداللہ بن حماد سلیمان بن سلمہ محمد بن اسحاق اندلسی مالک بن انس یحییٰ بن سعید انصاری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نواس بن سمعان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی چنانچہ میری دائیں طرف انصار کا ایک آدمی تھا اس نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کردی جب کہ میری بائیں طرف قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی تھا وہ کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا

میرے پیچھے کس نے قراءت کی ہے؟ انصاری بولا یارسول اللہ! میں نے آپ ﷺ نے فرمایا: ایسامت کرو اور جو آدمی کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اس سے کہا: یہ تیرا حصہ ہے۔ رواہ البیھقی

کلام: بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی مذکورہ سند باطل ہے چونکہ اس میں غیر معروف راوی بھی ہیں چنانچہ محمد بن اسحاق اگر عکاشی ہے تو وہ جھوٹا کذاب ہے اور وہ اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر امام اوزاعی اور دیگر ائمہ حدیث کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔

۲۲۹۵۳ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراءت نہ کی اس کی نماز ناقص ہے۔
رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۵۴ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۵۵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قراءت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ھاں ایک انصاری نے کہا: واجب ہے۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے: دراں حالیکہ میں لوگوں کی بنسبت آپ ﷺ کے زیادہ قریب تھا میں یہی سمجھتا ہوں کہ امام جب قوم کی امامت کر رہا ہو تو وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیھقی

کلام: بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کا اول حصہ محفوظ ہے اور دوسرا حصہ خطا ہے۔

۲۲۹۵۶ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول کریم اللہ ﷺ! ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، ایک آدمی بولا: واجب ہے واجب ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ امام جب لوگوں کی امامت کر رہا ہو مگر یہ کہ وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ: ... ان دونوں حدیثوں میں حضرت ابودرداء ؓ نے امام کو مقتدیوں کے لیے کافی سمجھا ہے یعنی امام کی قراءت مقتدیوں کی قراءت کے لیے کافی ہے مقتدیوں کو قراءت کی ضرورت نہیں۔

۲۲۹۵۷ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آدمی جب امام کے پیچھے قراءت نہ کرے تو یہ اسے کافی ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام: ...... بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۸ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ھاں آپ ﷺ نے فرمایا: بجز سورت فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۵۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم امام کے پیچھے کچھ قراءت کرتے ہو؟ چنانچہ بعض لوگوں نے کہا جی ھاں ہم قراءت کرتے ہیں اور بعض نے کہا: ہم قراءت نہیں کرتے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (صرف) فاتحۃ الکتاب پڑھا کرو۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی القراۃ

۲۲۹۶۰ حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور اس میں جہرا قراءت کی پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن میں میرے ساتھ منازعت کیوں کی جا رہی ہے؟ چنانچہ رسول کریم ﷺ سے جب سے لوگوں نے یہ بات سنی اس وقت سے جہری نمازوں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے سے باز آ گئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں برابر ہے کہ نماز جہری ہو یا سری۔
رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ رہا ہو وہ امام کی قراءت کے درمیان وقفوں میں سورت فاتحہ پڑھ لیا کرے اور جس نے سورت فاتحہ پوری پڑھ لی تو وہ اسے کافی ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام: ...یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۸۱ والضیعفۃ ۹۹۱

۲۲۹۶۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: امام جس نماز میں جہراً قراءت کررہا ہو تو کسی کی لیے بھی جائز نہیں کہ وہ امام کے ساتھ قراءت کرے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام: ......بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

۲۲۹۶۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور اس میں جہراً قراءت کردی اس پر آپ ﷺ نے انہیں کہا، اے ابن حذافہ مجھے (قراءت) نہ سناؤ بلکہ اللہ تعالیٰ کو سنا۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

فائدہ: اللہ تعالیٰ کو سنانے کا مطلب یہ ہے کہ قراءت آہستہ کرو جہراً نہ کرو۔

۲۲۹۶۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔
رواہ البیہقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۶۶ عیزار بن حریث کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب پڑھو۔
رواہ البیہقی فی القراۃ وقال صحیح

۲۲۹۶۷ ابوعالیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ نماز جس میں تمہارا امام قراءت کرے تم بھی قراءت کرلو خواہ تھوڑی یا زیادہ اور اللہ کی کتاب تھوڑی نہیں ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۶۸ ابوقلابہ، محمد بن ابوعائشہ کے واسطہ سے ایک صحابی کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید تم قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسا مت کرو الا یہ کہ تم میں سے کوئی دل ہی دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

فائدہ: ...... بیہقی کہتے ہیں صحابی کا مجہول ہونا حدیث کی پختگی میں باعث ضرر نہیں چونکہ ہر صحابی ثقہ ہوتا ہے۔ اور محمد بن ابی عائشہ کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ وہ بنی امیہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابوقلابہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔
بیہقی کی اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث بے غبار ہے چونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۹۶۹ نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ البیہقی فی کتاب القراۃ

کلام: ......بیہقی نے اس حدیث کو واہی کہا ہے نیز دیکھئے الغماز ۳۲۳

۲۲۹۷۰ عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے قراءت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: امام جو قراءت کرتا ہے (مقتدی کو قراءت کی کیا ضرورت)۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام: ......بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۷۱... رجاء بن حیوہ نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا میرے ساتھ قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ حکم ہوا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۷۲ ....حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی میرے ساتھ قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: بجز ام القرآن کے مت پڑھو۔
رواہ البیہقی فی القراۃ

مقتدی کو قراءت سے ممانعت

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۸۶

۲۲۹۷۳ حضرت عبداللہ بن بحسینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی ابھی نماز میں قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن مجید میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ اس کے بعد لوگ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے باز آگئے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۴ "مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہما" فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کرتے تھے تاہم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ (میرے پیچھے قراءت کرکے) مجھے خلط میں مبتلا کردیتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۷۵ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۷۶ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں ام الکتاب (سورت فاتحہ) اور کوئی دیگر سورت پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

فائدہ:... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند دنیا بھر کی اسانید سے صحیح ترین ہے۔ بہر حال اس حدیث کی سند سے انکار ہے جہاں قراءت خلف الامام میں وارد احادیث صحیح الاسناد ہیں وہاں عدم قراءت میں بھی صحیح ترین احادیث ہیں۔ یہ امام بیہقی کا مزاج ہے کہ جہاں اپنے مسلک کے موافق حدیث آتی ہے تو برملا جذبات میں آجاتے ہیں اور جہاں مخالف حدیث میں معمولی سا نکتہ نظر آتا ہے اسے آنکھ کا شیشہ بنا دیتے ہیں جیسے کہ بلال بن ابی رباح کی حدیث ۲۲۹۴۶ میں اس کا مشاہدہ ہوا ہے۔ الغرض دونوں طرف مضبوط دلائل بھی موجود ہیں اور کمزور بھی ونقول من فعل فقد احسن ومن لا فھو ایضاً قد احسن۔

۲۲۹۷۷ حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ خاموش رہو چونکہ امام کی قراءت تمہیں کافی ہے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

کلام:... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۸۔

۲۲۹۷۸ قتادہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی قراءت پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ جی ہاں۔ حکم ہوا بجز ام القرآن کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۷۹ ابو قلابہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کر رہا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے، آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ سوال دہرایا پھر عرض کیا جی ہاں، ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا: ایسا مت کرو ہاں تم میں سے جو پڑھے بھی تو دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیھقی

۲۲۹۸۰ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی امام کے پیچھے قراءت کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۸۱ "مسند ابی رضی اللہ عنہ" عبداللہ بن ابی ھذیل نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق فی القراۃ

۲۲۹۸۲... عبداللہ بن ابی ھذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

۲۲۹۸۳　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کررہا ہوتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: اس پر کسی ایک نے یا سب نے جواب دیا، ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا: امام کی پیچھے قراءت مت کرو ہاں جو کرنا بھی چاہے تو دل دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیھقی فی القراۃ

تلقین امام کا بیان

۲۲۹۸۴　محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کی ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نماز میں نسیان ہوگیا۔ چنانچہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلقین کرنی شروع کردی جب وہ سجدہ کرنے یا اوپر اٹھنے کا اشارہ کرتا آپ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کردیتے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۹۸۵　حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے دے دیا کرو۔ رواہ البیھقی

۲۲۹۸۶　حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کہ ہم امام کو لقمہ دے دیا کریں اور یہ کہ ہم آپس میں محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں نیز ہمیں ایک دوسرے پر لعنت کرنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ہم ایک دوسرے کو اللہ کے غضب اور دوزخ سے لعنت نہ کریں۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۱۲۔

۲۲۹۸۷　حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور نماز میں ایک سورت پڑھی اس میں سے ایک آیت چھوڑ دی جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ آیت منسوخ ہوچکی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں بھول چکا ہوں۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن خزیمہ وابن حبان و الدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۲۹۸۸　حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہوچکی ہیں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا! آپ نے تو پھر یہ آیتیں نماز میں نہیں پڑھیں فرمایا: تم نے مجھے تلقین کیوں نہیں کی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

طبرانی کہتے ہیں زہری سے یہ حدیث صرف سلیمان بن ارقم نے روایت کی ہے۔

۲۲۹۸۹　حضرت ابی بن کعب اور آل حکم بن ابی العاص کا ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے ایک سورت پڑھی اور اس میں سے ایک آیت بھول گئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا میں نے کوئی آیت چھوڑ دی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا انہیں کتاب اللہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے اور انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے سامنے کیا پڑھا گیا اور کیا چھوڑ دیا گیا۔ یہی حال بنی اسرائیل کا تھا ان کے دلوں سے خوف خدا نکل چکا تھا ان کے دل غائب ہوتے تھے اور ان کے بدن حاضر رہتے تھے خبردار! اللہ عزوجل کسی کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ دل سے اسی طرح حاضر نہ رہے جیسا کہ بدن سے حاضر رہتا ہے۔ رواہ الدیلمی

صفوں کے سیدھا کرنے کا بیان اور پہلی صف کی فضیلت

۲۲۹۹۰　ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے، امام رکوع میں تھا ان دونوں نے صف تک پہنچے سے پہلے ہی رکوع کرلیا پھر رکوع کی حالت ہی میں صف کے ساتھ آملے۔

رواہ سمویہ والبیھقی

۲۲۹۹۱ علقمہ کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے اپنی صفیں سیدھی کرلو بایں طور کہ کاندھے سے کاندھا ملا ہوتا کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے بیچ میں داخل نہ ہوجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۲ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند صفوں میں کھڑے ہوجاؤ ورنہ تمہارے درمیان بکریوں کے بچوں کی مانند شیاطین کھڑے ہوجائیں گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں سیدھی رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۳ ابوعثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرمایا کرتے! اے فلاں! آگے ہوجاؤ اے فلاں! آگے ہوجاؤ، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمارہے تھے: جو قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے پیچھے کردیتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف سیدھی رکھنے والے پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الحارث

۲۲۹۹۵ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی رکھنے کا حکم دیتے تھے چنانچہ جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہوچکی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیھقی

۲۲۹۹۶ ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لاتے تو کاندھوں اور قدموں کی طرف دیکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۷ ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی کردی جاتی تو عمر رضی اللہ عنہ فرماتے استووا یعنی سیدھے کھڑے ہوجاؤ اے فلاں آگے ہوجا اے فلاں آپیچھے ہوجا اپنی صفوں کو سیدھی کرلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں فرشتوں کی طرف پر دیکھنا چاہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے ''وانا لنحن الصافون انا لنحن المسجون'' یعنی بلاشبہ ہم صف بستہ ہیں اور حق تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

رواہ عبد ابن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم

۲۲۹۹۸ ابوسہل بن مالک اپنے والد مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اتنے میں نماز کھڑی کی گئی اور میں ان سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کررہا تھا میں ان سے مسلسل باتیں کرتا رہا اور وہ پاؤں سے سنگریزے ہموار کرتے رہے حتیٰ کہ کچھ لوگ آگئے جنھیں صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ صفیں سیدھی ہوچکی ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صف میں سیدھے کھڑے ہوجاؤ اور پھر تکبیر کہہ دی۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

صف سیدھا کرنے کی تاکید

۲۲۹۹۹ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے صفوں میں سیدھے ہوجاؤ چاہئے کہ تمہارے دل بھی سیدھے رہیں اور آپس میں مل کر کھڑے ہوجاؤ اور ایک دوسرے پر مہربان رہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی مع ۸۳۶

۲۳۰۰۰ ''مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ'' کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ہمارے سینوں کو یہاں سے لے کر یہاں تک سیدھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: اپنی صفوں کو سیدھی کرلو اور مختلف مت ہو کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۱ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۲ ...حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے آپ

ﷺ نے ہمیں ارشاد کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ ہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح صفیں بنانے میں تمہارے لیے کون سی چیز رکاوٹ بن رہی ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فرشتوں نے صفیں بنا رکھی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں فرمایا: فرشتے صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صفیں بناتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد ابن ماجہ

۲۳۰۰۳ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنے علاقہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے ایک آدمی کو صفوں کے پیچھے دیکھا، آپ ﷺ رک گئے اور پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم دوبارہ نماز پڑھو چونکہ جو آدمی صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: صفیں بنانے میں یہ اصول ہے کہ ہر صف درمیان سے شروع کی جائے اور پھر دائیں بائیں سے برابر بڑھتی چلی جائے۔ جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے دوسری صف نہ بنائی جائے گو کہ اگلی صف میں صرف ایک ہی آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ کیوں نہ ہو۔ اگر اگلی صف بالکل مکمل ہو جائے کہ اس میں ایک آدمی کی بھی جگہ نہیں رہی تو آنے والے اگر زیادہ ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ) تو نئی صف بنالیں اگر آنے والا ایک ہی شخص ہے تو دیکھے کہ امام کو رکوع میں جانے کے لئے ابھی وقت لگے گا وہ تھوڑا انتظار کرے تاکہ کوئی اور آجائے اس کے ساتھ مل کر نئی صف بنالے۔ اگر امام کو رکوع کرنے میں زیادہ وقت نہیں رہا تو وہ اور اگلی صف سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور اس کو ساتھ کھڑا کر کے صف بنالے اور اگر اسے خدشہ ہو کہ اگلی صف میں کھڑا آدمی مسئلہ سے واقف نہیں یا کھینچنے سے اسے اذیت پہنچے گی اور ادھر رکعت کے فوت ہو جانے کا خوف ہے تو پھر اکیلا ہی کھڑا ہو جائے۔

حدیث بالا میں آپ ﷺ نے جس صحابی کو از سر نو نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ صف بندی کے لیے شدت اہتمام کے لیے تھا اس سے آگے والی صف میں ابھی گنجائش تھی یا اس کو تنبیہ حکم دیا تاکہ بقیہ لوگوں کو بھی عبرت ہو جائے۔

۲۳۰۰۴ "مسند نعمان" رسول کریم ﷺ نماز میں ہمیں (جماعت صحابہ) اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسے کہ نیزے سے ہمیں سیدھا کر رہے ہوں۔ ہمارے ساتھ کئی مرتبہ ایسا کرتے۔ حتیٰ کہ جب دیکھتے کہ ہم سمجھ چکے ہیں تو آگے بڑھ جاتے اور اگر کسی آدمی کا سینہ باہر نکلا ہوا دیکھتے تو فرماتے: اے مسلمانو، اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھی کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۵ مسند رفاعہ بن رافع زرقی "کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھی کر لو۔ رواہ ابو داؤد والبیهقی عن انس

کلام:...... یہ حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی مع ۲۳۶

۲۳۰۰۶ وابصہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وابوداؤد والترمذی

۲۳۰۰۷ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی صف اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ پہلے اسے مکمل کیا جائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن یحیی بن جعدة بلاغا وسندہ صحیح

۲۳۰۰۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصہ میں کھڑے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بس اسے پیچھے کر دیتا ہے میرے قریب ہو جاؤ اور میری اقتداء کرو تاکہ بعد میں آنے والے تمہاری اقتداء کریں۔ رواہ ابو عوانہ

۲۳۰۰۹ ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں اہتمام کے ساتھ ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے مختلف مت ہو جاؤ کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے چاہیے کہ تم میں سے جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہوں وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۳۰۱۰ ...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صف میں خالی جگہ پر کرنے کے لئے آدمی کے جو قدم اٹھتے ہیں وہ اجر و ثواب میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ کوئی قدم بھی ان کے مقابل کے نہیں ہو سکتے۔

۲۳۰۱۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے سامنے والے دو دانتوں کا گر جانا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنے سامنے والی صف میں کوئی خالی جگہ دیکھوں اور اسے پر نہ کروں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفه

۲۳۰۱۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کی فرشتے صفوں میں آگے بڑھنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں بالخصوص صف اول پر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۱۳ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین بار دعائے مغفرت کرتے اور دوسری صف والوں کے لیے صرف ایک بار دعائے مغفرت کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبه والنسائی

۲۳۰۱۴ ابوجعفر کہتے ہیں کہ مسجد کی دائیں طرف والی صفیں بائیں طرف والی صفوں پر پچیس (۲۵) گناہ زیادہ درجہ رکھتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبه

۲۳۰۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صف مقدم کے لیے تین بار استغفار کرتے اور صف ثانی کے لیے صرف ایک بار۔
رواہ عبدالرزاق وابن ماجه

۲۳۰۱۶ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ پہلی صف میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر رہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۳۰۱۷ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' کہ رسول کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے تو فرمایا کرتے تھے اہتمام کے ساتھ صف بندی کیا کرو چونکہ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ... یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی دو آنکھیں گدی میں بھی تھیں چونکہ یہ تو بدصورتی ہے جب کہ آنحضور ﷺ تو اجمل الناس تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں اگرچہ تمہیں پیچھے سے نہیں دیکھتا ہوں آنکھوں سے لیکن میں تمہاری کیفیات حرکات وسکنات کا علی وجہ الاتم ادراک کر لیتا ہوں۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو سامنے والی دو آنکھوں سے پیچھے کے حالات وواقعات بھی دکھا دیتے تھے گویا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی آنکھوں میں آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف کے ادراک کی قوت ودیعت کردی تھی۔ لہٰذا اس میں کوئی اشکال نہیں۔

نماز کا کچھ حصہ پالینے کا بیان

۲۳۰۱۸ ربیعہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے امام کے ساتھ نماز کا آخری حصہ جو تم پالو اسے اپنی نماز کا اول حصہ تصور کرو۔ رواہ ابن ابی شیبه والبیهقی

۲۳۰۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے ساتھ جتنی نماز تم پالو وہ تمہاری نماز کا اول حصہ ہوگا اور جس قدر قراءت گزر چکی ہے اس کی قضاء کرلو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبه والبیهقی

۲۳۰۲۰ محجن بن ادرع کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ظہر اور عصر کی نماز اپنے گھر پر پڑھ لی پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اتنے میں نماز کھڑی کردی گئی نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھ لی جب کہ میں نے نماز نہ پڑھی نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں میں تو مسلمان ہوں فرمایا: پھر کیا وجہ ہے تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر پر نماز پڑھ لی ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی کردی جائے تو (جماعت کے ساتھ دوبارہ) نماز پڑھ لو گو کہ تم پہلے گھر پر نماز پڑھ چکے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۱ ''مسند زید بن ثابت'' ابوامامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا درحالیکہ امام رکوع میں تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رو کھڑے ہوئے (تکبیر کہہ کر) پھر رکوع میں چلے گئے حتیٰ کہ رکوع کی حالت ہی میں صف سے ساتھ جا ملے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... اس مضمون کی ایک حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے بہر حال حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اس میں ترتیب یہ ہے کہ صف میں کھڑے ہو کر تکبیر کہنی ہے اور پھر اگر رکوع مل جائے تو فبہا ورنہ سجدہ میں چلا جائے اور اس رکعت کی قضاء کرے مندرجہ ذیل حدیث اسی کی مؤید ہے۔

۲۳۰۲۲ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ حالت رکوع میں جھکے جھکے جلدی سے صف کی طرف چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے۔ بہر حال دوبارہ ایسا نہیں کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۳ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی طرف التفات کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا چنانچہ وہ آدمی اپنی جگہ پر جم گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۴ ھبیرہ ابن مریم: حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا جس نے پہلی رکعت (رکوع میں) نہ پائی تو وہ سجدہ سے اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ یعنی اس کی یہ رکعت فوت ہو چکی۔ رواہ عبدالرزاق

مسبوق کا بیان

۲۳۰۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی یا اس کی ایک رکعت فوت ہوگئی وہ امام کے ساتھ تشہد نہ پڑھے بلکہ تہلیل کرتا رہے حتی کہ امام (نماز سے فارغ ہو کر) کھڑا ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق عن عمر و بن الشرید

۲۳۰۲۶ بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) داخل ہوتا دراں حالیکہ اس کی نماز میں سے ایک دو رکعتیں فوت ہو چکی ہوتیں تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ پہلے فوت شدہ نماز پڑھ لو اور پھر جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤ چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا لیکن انہوں نے لوگوں کی اشارے کی طرف مطلق دھیان نہ دیا اور فوراً جماعت کے ساتھ شریک ہوئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے معاذ بن جبل نے اچھی سنت جاری کردی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی

۲۳۰۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (شروع میں) جب لوگوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوتی اور امام دو رکعتیں پڑھ چکا ہوتا تو لوگ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا رہتا یا لوگ بیٹھے ہوتے اور امام کھڑا ہو جاتا (یعنی ایسی حالت میں) لوگ امام کی اقتداء نہیں کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے تم بھی اسے اپنا لو۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی جریج عن عطاء

۲۳۰۲۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی نماز میں شریک ہونے کے لیے آ رہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کردی جائے وہ ابھی راستے میں ہو تو اسے جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وقار و سکون کے ساتھ چلتا رہے جس قدر نماز پالے امام کے ساتھ پڑھ لے اور جو نماز نہیں پا سکا اسے بعد میں پوری کرے اور جب نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے چہرے کو نہ پونچھے اگر چہرے کو پونچھنا ضروری سمجھے بھی تو صرف ایک بار اور اگر صبر کرے تو اس کے لیے سو اونٹنیوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے آ رہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کردی جائے تو اسے چاہیے کہ وقار و سکون کے ساتھ چلتا رہے چونکہ وہ نماز کے حکم میں ہے (یعنی نماز کے لیے آنا نماز کے حکم میں ہے) سو جس قدر نماز پائے (امام کے ساتھ) پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اسے بعد میں قضاء کرلے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۰ عبدالعزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک آدمی جس کا تعلق انصار سے تھا کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے میرے پاؤں کی چاپ سنی آپ ﷺ سجدہ میں تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے کسی کے قدموں کی چاپ سنی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا: تم نے کیا کیا کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں پایا لہٰذا میں بھی سجدہ میں چلا گیا ارشاد فرمایا تم بھی اسی طرح کیا

کرو اور اس رکعت کو شمار میں نہ لاؤ جو شخص بھی مجھے رکوع یا قیام یا سجدہ میں پائے اسے چاہیے کہ اسی حالت میں میرے ساتھ شامل ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۰۳۱　زہری کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم فتویٰ دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی جب مسجد میں آئے اور لوگ رکوع میں ہوں وہ تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے یوں اس نے یہ رکعت پائی۔ اور اگر لوگوں کو سجدہ میں پائے اور اس نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کر لیا تو اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۲　نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کوئی رکعت فوت ہو جاتی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے اور فوت شدہ رکعت قضا کر لیتے اور جب کوئی رکعت فوت نہ ہوتی تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ امام نہ کھڑا ہو جاتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

۲۳۰۳۳　حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے رکوع پا لیا اس نے نماز (یعنی وہ رکعت پالی اور جس سے رکوع فوت ہو گیا تو وہ سجدہ (سے نماز کو) شمار میں نہ لائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۴.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۵　زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا ہم فوراً رکوع میں چلے گئے پھر ہم اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے امام جب نماز سے فارغ ہوا تو کہا: انشاء اللہ تم نے رکعت پالی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۶　عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) آتا در اں حالیکہ کچھ نماز فوت ہو چکی ہوتی تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے وہ فوت شدہ نماز پڑھتا اور پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتا، چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا انہوں نے لوگوں کے اشارہ کی طرف مطلق توجہ نہ کی اور نماز میں شامل ہو گئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے لوگوں نے ان سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کردی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۷　عطا کہتے ہیں شروع میں لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب انہوں نے وتر پڑھے ہوتے جب کہ امام کی دو رکعتیں ہو چکی ہوتیں تو وہ امام کی اقتدا نہیں کرتے تھے بلکہ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا ہوتا یا لوگ بیٹھے ہوئے اور امام کھڑا ہوتا حتیٰ کہ ایک دن ابن مسعود رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے اسے تم بھی اپناؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۸　ایک مرتبہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو سمجھایا کہ آدمی کو چاہیے کہ اہتمام کے ساتھ رکوع کرے بلاشبہ میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عورت کا مرد کی اقتداء میں نماز پڑھنا

۲۳۰۳۹　''مسند سہل بن سعد ساعدی'' حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے مردوں کو کپڑوں کی تنگدستی کی وجہ سے بچوں کی طرح گردنوں سے ازاروں کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، ایک آدمی کہنے لگا! اے عورتوں کی جماعت! تم (سجدہ سے) مردوں سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۰۴۰.....''مسند ابن عباس'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے (ہمارے ساتھ) نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۱　قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ان کی امامت کرتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۲　مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیج کر اپنے ہاں منگوایا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی درانحالیکہ ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔

رواہ الطبرانی

۲۳۰۴۳　حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری دادی ملیکہ نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کھانا تناول کیا اور پھر فرمایا کھڑے ہوجاؤ تاکہ ہم تمہارے لیے نماز پڑھیں۔ ہمارے ہاں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہی مائل ہوگئی تھی میں نے اسے پانی سے صاف کیا رسول کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے جب کہ میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر ہمارے ہاں سے تشریف لے گئے۔

عورت کی امامت

۲۳۰۴۴　"مسند خلاد انصاری" عبدالرحمن بن خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائے چنانچہ ان کا ایک موذن بھی تھا۔ رواہ ابونعیم

نماز میں خلیفہ مقرر کرنا

۲۳۰۴۵　محمد بن حارث بن ابوضرور روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آگئی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے (امامت کے لئے) آگے بڑھادیا آپ رضی اللہ عنہ وضو کے لئے چلے گئے واپس آئے لیکن پھر دوبارہ وضو کرنے چلے گئے اب آئے تو بقیہ نماز پڑھی اس دوران آپ نے کلام نہیں کیا۔ رواہ البیھقی فی حزنہ

۲۳۰۴۶　ابورزین روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اسی اثناء میں آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آگئی ایک آدمی کو آگے بڑھایا اور آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر نکل گئے۔ رواہ البیھقی

۲۳۰۴۷　ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے اگر دوسرے کی طرف سے کوئی عمل کرنا بھی چاہے تو صدقہ کردے یا اس کی طرف سے ہدیہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۸　ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے کپڑوں میں خون کا اثر دیکھے دراں حالیکہ وہ نماز میں ہو وہ نماز سے لوٹ جائے اور خون کو دھوئے بقیہ نماز کو پڑھی ہوئی نماز پر مکمل کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۹　ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی کو جب نماز میں نکسیر آجائے یا قے ہوجائے یا مذی خارج ہوجائے تو وہ واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جائے نماز پر آئے اور بقیہ نماز کو پڑھی نماز پر مکمل کرے بشرطیکہ اس نے (اس دوران) کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۰　قیس بن سکن اور ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان نماز میں آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی نماز توڑ ڈالے چنانچہ شیطان جب نمازی کو ورغلانے سے مایوس ہوجاتا ہے تو اس کے دبر میں پھونک مار جاتا ہے لہٰذا جو شخص بھی اپنے پیٹ میں ایسا محسوس کرے وہ نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا ہوا خارج ہوتی نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

عذر ہائے جماعت

۲۳۰۵۱　عبداللہ بن جعفر عبدالرحمن بن مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سعید بن یربوع

رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر پر تشریف رائے اوران کی نظر ختم ہوجانے پر ان کی تعزیت کی اور پھر فرمایا: نماز جمعہ اور پنجگانہ نماز کو رسول کریم ﷺ کی مسجد سے مت چھوڑو سعید بولے: میرے پاس کوئی قائد (رہبر) نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو ہم تمہارے پاس کوئی قائد کو بھیج دیں گے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سعید رضی اللہ عنہ کے پاس قیدیوں میں سے ایک غلام بھیج دیا (جو انہیں ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لایا کرتا تھا)۔

رواہ ابن سعد

۲۳۰۵۲ نعیم بن نحام ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شدید ٹھنڈی رات میں نبی کریم ﷺ کے موذن کی (اذان کی) آواز سنی، میں نے اپنے اوپر لحاف اوڑھ رکھا تھا میں نے تمنا کی کہ موذن اگر یوں کہہ دے کہ صلو افی رحالکم یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ چنانچہ موذن جب حی علی الفلاح پر پہنچا تو موذن نے کہا صلو افی رحالکم بعد میں میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۳ نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شدید سردی والی رات میں نبی کریم ﷺ کے موذن نے اذان دی میں لحاف میں گھسا ہوا تھا۔ میں نے تمنا کی کاش اللہ تعالیٰ اگر موذن کی زبان پر "ولا حرج" یعنی گھروں میں نماز پڑھ لو اس میں کوئی حرج نہیں ڈال دے۔" چنانچہ موذن جب اذان سے فارغ ہوا تو کہا ولا حرج۔

۲۳۰۵۴ عمرو بن اوس روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے رسول کریم ﷺ کے موذن کی آواز سنی جب کہ یہ رات کا وقت تھا اور شدید بارش برس رہی تھی۔ آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ یوں کہو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح صلوا فی رحالکم یعنی اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برسنے لگی آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔ رواہ ابن حبان والبزار

کلام: ..... سند کے اعتبار سے یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۶۴۔

۲۳۰۵۶ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رات کو جب شدید آندھی چلتی تو رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے آتے جب تک آندھی نہ رک جاتی باہر نہ نکلتے اسی طرح آسمان میں جب کوئی نئی بات رونما ہوتی مثلاً سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا تو آپ ﷺ جائے نماز پر تشریف لے جاتے حتی کہ گرہن ختم ہو جاتا۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر وسندہ حسن

۲۳۰۵۷ عبداللہ حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن موسلا دھار بارش برس رہی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تم حی علی الفلاح پر پہنچو تو کہو "الاصلوا فی الرحال" یعنی اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بہتر ہستی (نبی کریم ﷺ) نے ایسا کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۸ نافع روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو تیز ہوا چل رہی تھی اور سردی بھی شدید تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام ضجنان میں تھے چنانچہ جب عشاء کی اذان مکمل ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں سے کہا نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ سخت ٹھنڈی رات میں بارش بھی برس رہی تھی یا آندھی چل رہی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے موذن کو اس کا حکم دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ کا موذن جب اذان سے فارغ ہوا تو دو مرتبہ کہا نماز اپنے اپنے کجاوہ میں پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سفر میں شدید سردی محسوس کی آپ رضی اللہ عنہما نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے کجاووں میں پڑھ لو چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے جب کہ اس طرح کی حالت پیش آجاتی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۶۰ عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ تیز بارش کے موقع پر فرمایا کرتے تھے کہ ہر آدمی الگ الگ نماز پڑھ لے۔

رواہ ابن عساکر

۲۳۰۶۱ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تھوڑی سی بارش برسی۔حتیٰ کہ ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ گیلے ہوئے۔ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۳۰۶۲ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے دوران سفر ایک دن بارش ہوگئی آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۳۰۶۳ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ حنین میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا چنانچہ (اس دن) تھوڑی سی بوندا باندی ہوئی آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ جو آدمی اپنے کجاوہ میں نماز پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔رواہ الطبرانی وابونعیم

متابعت امام کا حکم منسوخ

مسلمانوں کا پہلے یہ طریقہ تھا اور اس کا نبی کریم ﷺ نے حکم بھی دیا تھا کہ امام اگر کھڑا ہو تو مقتدیوں کو بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا چاہئے۔امام اگر بیٹھا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہیے۔جیسا کہ ترجمۃ الباب کے ذیل میں احادیث آرہی ہیں لیکن آپ ﷺ کا مسئلہ مجوث فیہا میں آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ بیٹھے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے گویا امام بیٹھا تھا اور مقتدی کھڑے تھے لہٰذا اس دوسرے عمل سے پہلا منسوخ ہوگیا اب فتویٰ یہ ہوگا کہ امام بیٹھ ہو یا کھڑا مقتدیوں کو ہر حال میں کھڑا رہنا ہوگا۔جیسا کہ باب کے ذیل میں آخری حدیث اس کی مؤید ہے۔

۲۳۰۶۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گھوڑے سے نیچے گر گئے اور آپ ﷺ کا جسم اطہر ایک تنے کے ساتھ جالگا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں چوٹ آئی ہم آپ کی عبادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہی چنانچہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے ہم دوسری بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس بار بھی) آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے چنانچہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے،امام جب کھڑا ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر امام بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔اور امام اگر بیٹھا ہو تو تم مت کھڑے ہو جایا کرو جیسے کہ اہل فارس اپنے بڑوں کے سامنے کھڑے ہوجاتے ہیں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۰۶۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ علیل ہوگئے آپ ﷺ کی عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوگئے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔رواہ ابن ابی شیبہ الامام احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان

۲۳۰۶۶ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے چنانچہ آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ چند اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی دراں حالیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ اہل فارس کا طریقہ ہے چنانچہ ان کے بادشاہ ان پر اپنی برتری ظاہر کرتا

چاہتے ہیں چونکہ ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں اور انھیں (رعیہ عوام) کو اپنے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں لہٰذا تم ایسا مت کرو۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے اشارہ کرنے کے لئے ہاتھ اوپر گردن کی طرف نہیں اٹھایا بلکہ ہاتھ پیچھے کر کے اشارہ کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۷ ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ علیل تھے، آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں سو آپ ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملہ کا پہلے علم ہوتا تو میں اسے یوں نہ چھوڑتا۔ تم صرف بیٹھ کر نماز پڑھتے جیسا کہ تمہارا امام تھا سو امام اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۸ عروہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی آپ ﷺ لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب کہ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے چنانچہ آپ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک پیچھے لے گئے اور لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عروہ کہتے ہیں کہ نماز میں اس طرح اشارہ کرنا نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۶۹ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بیماری کے عالم میں مسجد میں لایا گیا حتی کہ آپ ﷺ مصلی پر بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات جماعت

۲۳۰۷۰ یسار معرور سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! رسول کریم ﷺ نے یہ مسجد بنائی کیا مہاجرین، کیا انصار سب (ہم) آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لہٰذا جب مسجد میں ہجوم بڑھ جائے تو پیچھے والا اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسجد میں نماز پڑھو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط واحمد بن حنبل والشاشی والبیھقی وسعید بن المنصور

۲۳۰۷۱ عروہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ گھر سے تشریف لائے درانحالیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے (آپ ﷺ کو دیکھ کر مسجد میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ نماز پڑھتے رہو نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے چنانچہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فصل... متعلقات مسجد کے بیان میں

مسجد کی فضلیت

۲۳۰۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز مسجد کے علاوہ پڑھی گئی سو نمازوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ رواہ الحمیدی

۲۳۰۷۳ معاویہ بن قرہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے کسی شہری جامع مسجد میں ایک فرض نماز پڑھی وہ نماز اس کے لیے حج مقبول کی طرح ہوگی۔ اور اگر نفل نماز پڑھی، تو یہ اس کے لیے مقبول عمرہ کی طرح ہوگی۔

رواہ ابن زنجویہ ابن عساکر

۲۳۰۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدیں زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں چنانچہ میزبان کا حق ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: لہٰذا آدمی جب نماز کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جاتا ہے تو وہ مہمان کی حیثیت سے جاتا ہے اور حق تعالیٰ خود اس کے میزبان ہوتے ہیں لہٰذا جب بھی آداب، حقوق کی رعایت کر کے میزبان مسجد میں جاتا ہے اللہ رب العزت اسے نظر کرم سے دیکھتے ہیں۔

۲۳۰۷۵ عثمان بن عطاء کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہروں کے شہر فتح کر لیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے وزراء کو مختلف خطوط لکھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو بصرہ کے امیر تھے کو لکھا کہ حکم دیا کہ ایک جامع مسجد بناؤ اور مختلف قبیلوں کے لیے بھی مسجدیں بنالو جب جمعہ کا دن ہو تو سب (قبائل) جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جمع ہو جائیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کوفہ کے گورنر تھے کی طرف بھی ایسا ہی خط لکھا حضرت عمرو بن العاص جو مصر کے گورنر تھے کی طرف بھی اسی مضمون میں خط لکھا اور امراء اجناد کی طرف لکھا کہ دیہاتوں کی طرف مت نکل جاؤ بلکہ شہروں میں رہو اور ہر شہر میں صرف ایک ہی مسجد بناؤ اور قبیلے اپنی الگ الگ مسجدیں نہ بنائیں جیسے کہ اہل کوفہ اہل بصرہ اور اہل مصر نے بنا رکھی ہیں راوی کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان کا حکم فوراً نافذ کرتے تھے اور اس پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائیں اور شہر آباد کریں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللہ یعلم ۱۷۴۱۔

۲۳۰۷۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مسجد بنائی گو کہ وہ قطاۃ پرندے کے گھونسلے کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (یعنی چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں عالی شان گھر بنا دیتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے پر جو مسجدیں آتی ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں یہ مسجدیں بھی جو مکہ مکرمہ کے راستے میں آتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۲۳۰۷۸ قتادہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ایک طرف خالی جگہ تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس جگہ کو جو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے لئے جنت میں بھی ایسا ہی ہوگا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ خریدی اور مسجد میں توسیع کر دی۔ رواہ ابن عساکر

حقوق المسجد

۲۳۰۷۹ "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" ابوقیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: عنقریب تمہارے لیے ملک شام فتح کیا جائے گا اور تم (شام کی) مانوس سرزمین میں قدم رکھو گے (اس میں آباد ہو کر) تم روٹی اور تیل سے پیٹ بھرو گے سرزمین شام میں تمہارے لیے مسجدیں بنائی جائیں گی اس سے بچنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان مساجد میں لہو ولعب کے لئے آتا دیکھے چونکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ رواہ الامام احمد بن حنبل

۲۳۰۸۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ میں اپنے قبلہ میں اضافہ کروں تو میں اضافہ نہ کرتا۔ رواہ ابویعلی وسمویہ وابن جریر فی تہذیب الآثار

۲۳۰۸۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ میں مسجد کو دھونی دے کر معطر کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۰۸۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں شور کرنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے ہماری مسجد کے شایان شان نہیں کہ اس میں آوازیں بلند کی جائیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۳۰۸۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں تشریف لاتے تو پکار کر کہتے تم لوگ شور کرنے سے بچو، ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ با آواز بلند کہتے مسجد میں فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۳۰۸۴ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن میں مسجد میں سو رہا تھا کہ کسی نے اچانک مجھے کنکری ماری۔ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ میں ان دو آدمیوں کو آپ رضی اللہ عنہ کی پاس لایا آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم طائف کے رہنے والے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم شہر کے رہنے والے نہ ہوتے ہیں تمہیں سزا دیتا کیا تم رسول کریم ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ رواہ البخاری والبیہقی

۲۳۰۸۵ سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کی ایک جانب جگہ بنائی اور اسے بطیحاء کا نام دیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

جو آدمی باتیں کرنا چاہتا ہو یا شعر گوئی کرنا چاہتا ہو یا آواز بلند کرنا چاہتا ہو وہ اس جگہ میں چلا جائے۔ رواہ الامام مالک والبیہقی

۲۳۰۸۶ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مسجد میں لغویات کرنے سے گریز کرو۔ رواہ البیہقی

۲۳۰۸۷ .... سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں کسی آدمی کی آواز سنی، اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں ہو؟ گویا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز کو مکروہ سمجھا۔

رواہ ابراھیم بن سعد بن تسحته وابن المبارک

۲۳۰۸۸ طارق بن شہاب کی روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی وجہ سے لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے مسجد سے نکال دو اور اس کی پٹائی بھی کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۸۹ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں سنگریزے بچھائے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ان میں تھوک وغیرہ پوشیدہ ہو جاتی ہے اور چلنے کے لیے جگہ بھی نرم ہو جاتی ہے۔ رواہ ابو عبید

مسجد میں دنیوی کام ممنوع ہے

۲۳۰۹۰ علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے اس میں درزی تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے درزی کو مسجد سے باہر نکال دینے کا حکم دیا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ (درزی) مسجد میں جھاڑو دیتا ہے فرش پر پانی ڈالتا ہے اور مسجد کے دروازے بھی بند کرتا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے فرما رہے تھے کہ اپنی مساجد کو کاریگروں (صنعتکاروں) سے بچاؤ۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام: .... نیز اس حدیث کی سند میں انقطاع بھی ہے اور اس کی سند میں محمد بن مجیب بن محبوب ثقفی کوفی راوی ہے اس کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ ذاہب الحدیث ہے۔

فائدہ: .... جہاں تک مسجد کی خدمت کی بات ہے اس میں ہر خاص وعام کو اجازت ہے چونکہ مسجد کی خدمت کار ثواب ہے اور ثواب کا مستحق ہر شخص ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۰۹۱ ''مسند ثوبان والد عبدالرحمن انصاری'' یزید بن خصیفہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عبدالرحمن بن ثوبان، ثوبان رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ارشاد فرمایا: جس شخص کو تم مسجد میں شعر گوئی کرتے ہوئے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو آسودگی نہ دے اور جسے مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو کہو۔ اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے رسول کریم ﷺ نے ہمیں اسی طرح فرمایا ہے۔

رواہ ابن مندہ وابو نعیم

کلام: ... یہ حدیث کچھ اضافہ کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۳۱ وضعیف الجامع ۵۵۹۲۔

۲۳۰۹۲ زید بن معقط کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ تھوک سے مسجد پھول جاتی ہے جیسا کہ گوشت کی بوٹی یا چمڑا آگ پر پھول جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے حتیٰ کہ بعض ناقدین نے اسے موضوع تک کہا ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۶ والتنزیہ ۲/۱۰۲

۲۳۰۹۳ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں زخمیوں کو لانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۴ ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ اس پر سخت غصہ ہوئے وہ آدمی بولا اے ابومنذر! آپ تو اس طرح طعن و تشنیع نہیں کیا کرتے تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہمیں یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۳۰۹۵ زید بن اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پڑوس میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ایک گھر تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ گھر مجھے بیچ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے خرید کر مسجد میں توسیع کرنا چاہتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھر بیچنے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیچتے نہیں ہو تو مجھے ہبہ کر دو۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے ہبہ سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چلئے آپ اپنے تئیں گھر کو مسجد میں شامل کر کے توسیع کر دیجئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ کے لیے یہ تین اختیارات ہیں ان کے سوا آپ کے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ برابر انکار پر مصر رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی آدمی کو ثالث بنا دیجئے جو ہمارے درمیان فیصلہ کر دے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا چنانچہ یہ دونوں حضرات اپنا قضیہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں جائز نہیں سمجھتا کہ آپ عباس رضی اللہ عنہ کو ان کی رضامندی کے بغیر ان کے گھر سے نکال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کا یہ فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بلکہ میں نے یہ فیصلہ سنت رسول ﷺ کے مطابق کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیسے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو جب بھی کوئی دیوار بناتے صبح کو اسے منہدم دیکھتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ تم کسی آدمی کے حق میں تعمیر نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اسے راضی نہ کر لو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دعویٰ ترک کر دیا اور اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر مسجد کی نذر کر دیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۶ ''مسند ابی بن کعب'' ابن مسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر کو حاصل کر کے مسجد میں شامل کریں لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: البتہ میں اسے ضرور حاصل کر کے رہوں گا لہٰذا آپ میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر کر دیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر رضامندی ظاہر کی اور دونوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان کے سامنے اپنا اپنا مدعا پیش کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داود پر وحی نازل کی کہ بیت المقدس کی تعمیر کرو جہاں بیت المقدس کی عمارت کھڑی کرنی تھی وہ جگہ ایک آدمی کی ملکیت میں تھی، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے زمین خریدی اور جب آپ علیہ السلام نے اس کو زمین کی قیمت دی تو وہ آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے یا جو کچھ آپ نے مجھ سے لیا ہے وہ بہتر ہے؟ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ جواب دیا: جو کچھ میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر اور افضل ہے۔ اس پر وہ آدمی بولا: پھر میں آپ کو زمین کی اجازت نہیں دیتا ہوں۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی سے زمین پہلے سے کہیں زیادہ قیمت دے کر خریدنی چاہی لیکن اس آدمی نے پھر دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا (جیسا اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی پر شرط لگا دی کہ میں زمین کو تیرے فیصلہ کے مطابق خریدوں گا

لیکن تو یہ نہیں پوچھے گا کہ ان دونوں (قیمت اور مبیع) میں سے افضل اور بہتر کونسی چیز ہے؟ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے اس آدمی سے زمین ان کے فیصلے کے مطابق خریدی اور اس نے زمین کی قیمت بارہ ہزار (۱۲۰۰) قنطار مقرر کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اتنی زیادہ قیمت کو گراں سمجھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ جو چیز تم اس آدمی کو دینا چاہتے ہو وہ اگر تمہاری ذاتی ملکیت ہے تو تم اس سے بخوبی واقف ہو اور اگر وہ ہمارے عطا کردہ رزق میں سے ہے تو پھر اسے دو حتیٰ کہ وہ رضامند ہو جائے۔ سلیمان علیہ السلام نے اسے منہ مانگی قیمت دے دی۔

لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا استحقاق زیادہ رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ دینے پر رضامند ہو جائیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے تو میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مساجد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مجالس (تشریف گاہیں) ہیں اور شیطان سے محفوظ رہنے کی جگہیں ہیں۔

مساجد کی طرف چلنے کی فضیلت

۲۳۰۹۸ ''مسند ثوبان رضی اللہ عنہ'' معمر ایک آدمی کے واسطہ سے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان کا جو قدم بھی مسجد کی طرف اٹھتا ہے تو ہر قدم کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۹۹ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ آخری کلام جس پر میں رسول کریم ﷺ سے جدا ہوا وہ یہ تھا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول کے زیادہ قریب کرنے والا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ صبح و شام تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔ رواہ ابن النجار

تحیۃ المسجد

۲۳۱۰۰ ابو ظبیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں صرف ایک رکعت پڑھی اور آگے چل دیئے کسی نے ایک ہی رکعت پڑھنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو نفل نماز ہے جو چاہے زیادہ پڑھے جو چاہے کم پڑھے لیکن میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس (صرف ایک ہی رکعت کے پڑھنے) کو طریقہ بنا لیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۳۱۰۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھو۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۱۰۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سلیک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: دو رکعتیں پڑھو اور ان میں اختصار ملحوظ رکھو۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۱۰۳ ''مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ حکم ہوا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھ لو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۱۰۴ حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے دریں اثنا سلیک رضی اللہ عنہ نے (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دو رکعتیں پڑھو اور ان میں اختصار کو ملحوظ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۰۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہوا تاکہ نماز پڑھے اور اس نے نفل پڑھے اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو حج سے پہلے عمرہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

۲۳۱۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے **اللھم افتح لی ابواب رحمتک** یعنی یا اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکل رہے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے **اللھم افتح لی ابواب فضلک** یعنی یا اللہ میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۱۰۷ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جوتے اتار دیئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم نے جو آپ کو جوتے اتارتے دیکھا لہٰذا ہم نے بھی جوتے اتار دیئے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے جوتوں پر گندگی لگی ہوئی ہے سو تم میں سے جو آدمی بھی مسجد کی طرف آئے وہ اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرے اگر انمیں کوئی گندگی پائے تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۸ عمرو بن دینار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے **السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین**۔ یعنی ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پہ سلام ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۹ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء المقدسی فی مختارۃ

۲۳۱۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک

اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم افتح لی ابواب رزقک۔ رواہ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۳۱۱۱ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

یااللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
اور جب مسجد سے باہر نکلتے یہ دعا پڑھتے تھے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک
یااللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ الضیاء المقدسی فی مختارہ

۲۳۱۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:
اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک رواہ ابن النجار فی تاریخہ

مسجد سے باہر نکلنے کا ادب

۲۳۱۱۳..... مجاہد کہتے ہیں: جب تم مسجد سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھو۔
بسم اللہ توکلت علی اللہ اعوذ باللہ من شر ما خلق
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور مخلوق کے ہر طرح کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
رواہ عبدالرزاق فی مصنف

مسجد میں جن امور کا کرنا مباح ہے

۲۳۱۱۴ خلید ابواسحٰق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسجد میں سونے کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم اگر نماز یا طواف کے لئے مسجد میں سو جاؤ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق
فائدہ:..... طواف کے لئے سونا مسجد حرام ہی میں ہو سکتا ہے ہاں البتہ پہلی صورت کا وقوع ہر مسجد میں ہو سکتا ہے۔

۲۳۱۱۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جوان تھے اور مسجد میں رات بسر کرتے تھے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۱۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ہم باہر کہیں جمع ہوتے تو مسجد میں واپس لوٹ کر تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ کر لیتے۔
رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۱۷ اشعث کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور وضو کرنے سے پہلے مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد سے گزر گئے۔ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۱۱۸ زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص مسجد میں کافی دیر سے بیٹھا ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ پہلو کے بل (مسجد میں) لیٹ جائے چونکہ مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا مسجد میں بیٹھے بیٹھے اکتا جانے سے بہتر ہے۔
روہ ابن سعد

۲۳۱۱۹ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے مسجد میں قیلولہ کرنے کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے دیکھا ہے اس وقت وہ خلیفہ بھی تھے۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۲۳۱۲۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جنبی ہوتا تو مسجد کو عبور کرنے کے لئے مسجد سے گزر جاتا تھا۔
رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۳۱۲۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنبی مسجد کو عبور کرنے کے لیے مسجد سے گزر جاتا تھا۔ ابن ابی شیبة

۲۳۱۲۲ روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور نسخہ ہائے قرآن کی (سونا چاندی سے) تزئین کرنے لگو اس وقت تمہیں مرجانا چاہئے۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۳۱۲۳ ابو سلمہ، عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل صفہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے دعوت دی اور میرے ساتھ اہل صفہ کی ایک جماعت بھی تھی چنانچہ ہم نے رات کا کھانا آپ ﷺ کے ہاں کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں جا کر سو جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم مسجد میں جائیں گے چنانچہ ہم مسجد میں سویا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

وہ امور جن کا کرنا مسجد میں مکروہ ہے

۲۳۱۲۴ "مسند بنہ جہنی" ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں بنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپس میں ننگی تلوار لے دے رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بھی ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو، کیا میں نے منع نہیں کیا ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس امر سے منع نہیں کیا؟ جب کسی کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو اور وہ دوسرے کو دینا چاہتا ہو تو پہلے تلوار کو نیام میں ڈالے اور پھر دوسرے کو دے۔

رواہ البغوی وقال لااعلم لہ غیر والباوردی وابن السکن وابن قانع والطبرانی وابونعیم

۲۳۱۲۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور مصاحف (قرآنی نسخوں) کو زیور سے آراستہ کرنے لگو تو اس وقت تمہیں ہلاک ہو جانا چاہئے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المصاحف

کلام: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ضعیف ہے۔ دیکھئے الاتقان ۱۰۶ و تذکرۃ الموضوعات ۳۶

۲۳۱۲۶ "مسند جابر رضی اللہ عنہ" کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درانحالیکہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی اٹھا رکھی تھی اس سے ہمیں مارا اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ مسجد میں مت سوؤ۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

کلام: اس حدیث کی سند میں حرام بن عثمان انصاری ہے جو بالاتفاق متروک راوی ہے۔

۲۳۱۲۷ سلیمان بن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں تلوار ننگی کرنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسے مکروہ سمجھتے تھے چنانچہ جب کوئی آدمی اپنے نیزے کو صدقہ کرنے کے لیے مسجد میں آتا تو نبی کریم ﷺ اسے حکم دیتے کہ نیزے کے پھل کو اچھی طرح سے مٹھی میں پکڑو اور پھر مسجد سے گزرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۲۸ اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں: میں نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مسجد میں تھوکنا سخت غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دفن کر دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

مسجد میں عورتوں کو نماز کے لئے اجازت

۲۳۱۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھی جو فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں۔ چنانچہ ان سے کسی نے کہا: آپ گھر سے باہر کیوں نکلتی ہیں حالانکہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) عورتوں کے نکلنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اسے باعث غیرت سمجھتے ہیں؟ وہ بولیں: پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھے براہ راست منع کیوں نہیں کرتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں آنے سے نہ روکو۔

رواہ ابن ابی شیبة والبخاری والبیهقی واخرجه مسلم

۲۳۱۳۰ یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں جانے کی اجازت لیتی رہتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے اور کچھ جواب نہ دیتے اہلیہ نے کہا: میں ضرور مسجد میں جاؤں گی الا یہ کہ آپ مجھے منع کردیں۔ یعنی کھلے لفظوں میں مجھے مسجد جانے سے منع کردیں۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۱۳۱ ام صبیہ خولہ بنت قیس کہتی ہیں کہ ہم (عورتیں) نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں نماز پڑھنے مسجد میں جاتی تھیں۔ چنانچہ عورتوں کا یہ حال ہوگیا کہ بسا اوقات مردوں سے دوستی کرنے لگیں کبھی عشق بازی کی باتیں کرتیں اور بسا اوقات ہمارے زیورات ایک دوسرے کے ساتھ اٹک جاتے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی حالت دیکھ کر فرمایا میں تمہیں ضرور دیس کروں گا چنانچہ ہم عورتوں کو مسجد سے نکال دیا گیا الا یہ کہ ہم وقت پر نمازوں میں حاضر ہو جاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ہاتھ میں چھوٹی سی چھڑی لے کر مسجد میں چکر لگاتے لوگوں کو پہچانتے ان کی حاضری لیتے اور ان سے پوچھتے کیا تم نے عشاء کی نماز پالی ہے ورنہ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکل جاتے۔ رواہ ابن سعد

کلام:...... اس حدیث کی سند میں واقدی ہیں جن کی مرویات کو ضعیف کہا گیا ہے۔

۲۳۱۳۲ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی بیوی نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتی اور پہچان لی جاتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا آپ اسے (مسجد میں آنے سے) روکتے کیوں نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جواب دیتے: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں آنے سے مت روکو تو میں ضرور اسے منع کرتا۔ رواہ ابو الحسن البکالی

۲۳۱۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتیں رسول کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں جایا کرتی تھیں پھر مسجد سے باہر نکلتیں درانحالیکہ وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

یہ حدیث امام مالک نے بھی موطا میں ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کہ عورتیں تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

متعلقات مسجد

۲۳۱۳۴ جابر بن اسامہ جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بازار کی طرف گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا کہ آپ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں۔ میں واپس ہوا اور اپنی قوم کے لوگوں کو ایک جگہ کھڑے دیکھا میں نے کہا تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پاؤں سے ہمارے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی سمت میں ایک لکڑی گاڑی ہے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۲۳۱۳۵ حضرت حابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ (انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے) کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کے وقت مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو پہلی صف میں نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو اللہ کا خوف دلاؤ سو جس نے بھی ان کو اللہ کا خوف دلایا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ فرمایا: کہ بلاشبہ فرشتے سحری کے وقت سے مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر

۲۳۱۳۶...... ابوعالیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تمہیں بتاتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) مسجد میں وضو کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۳۷ معاذ بن عبداللہ بن حبیب ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ حنفی کہتے ہیں: ایک مرتبہ صحابہ کی جماعت میں رسول کریم ﷺ سے بازار میں میری ملاقات ہوئی میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے جواب دیا آپ ﷺ تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچنا چاہتے ہیں چنانچہ میں واپس اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی طرف ایک لکڑی کھڑی کر دی ہے۔ رواہ الباوردی

فصل.....اذان کے بیان میں

اذان کا سبب

۲۳۱۳۸ ''مسند رافع بن خدیج'' جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی (یعنی واقعہ اسراء پیش آیا) تو آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اذان کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ جبریل امین نے آپ ﷺ کو اذان کے کلمات سکھائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی عمر

۲۳۱۳۹ حضرت عبداللہ بن زید انصاری کہتے ہیں مجھے خواب میں اذان سکھائی گئی صبح ہوتے ہی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو بتاؤ چنانچہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان بتائی انہوں نے اذان دی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اقامت کہو۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۱۴۰ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، اچانک میں نے (خواب میں) ایک آدمی کو دیکھا اس کے پاس دو لکڑیاں تھیں، میں نے اس سے کہا نبی کریم ﷺ ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں انہیں ناقوس کے طور پر استعمال کریں گے اور نماز کے لے بلائیں گے لکڑیوں والے نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا میں تجھے ان لکڑیوں سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اذان دو عرض کیا: یا رسول اللہ! میری آواز اونچی نہیں ہے۔ حکم ہوا کہ یہ کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو چنانچہ عبداللہ نے اذان کے کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائے اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۴۱ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (نماز کے اعلان کے لیے) نرسنگھا کا ارادہ کیا اور پھر ناقوس بجانے کا حکم دیا: چنانچہ ناقوس بنایا گیا اسی دوران میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں اس نے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس تو بیچتا ہے؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا اس کے ذریعے ہم نماز کے لیے اعلان کریں گے۔ کہا: کیا میں اس سے بہتر چیز تمہیں نہ بتا دوں؟ میں نے کہا: ضرور بتاؤ وہ آدمی بولا، تم یہ کلمات کہو۔

اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

پھر وہ آدمی پر سکون چل پڑا اور جاتے جاتے پھر بولا: تم یہ کلمات بھی کہو۔

اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ.

میں بیدار ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کو کہہ سنایا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے بھائی نے خواب دیکھا ہے (پھر مجھے حکم دیا کہ) تم بلال کے ساتھ مسجد میں جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاتے رہو تاکہ ان کلمات کے ساتھ وہ صدا بلند کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو وہ بھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۲ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اذان کا ارادہ کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دینا چاہا کہ ٹیلوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز کی طرف اشارہ کریں۔ یہاں تک کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں اور مسجد کی حدود میں کھڑا یہ کلمات کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر چار مرتبہ اشهدان لا اله الا الله دو مرتبہ اشهدان محمدا رسول الله دو مرتبہ حی علی الصلوۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله۔ وہ آدمی پھر کھڑا ہوا اور پھر یہی کلمات دہرائے اور ان کے آخر میں یہ کلمات کہے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ چنانچہ صبح ہوتے ہی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ کہہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات بلال سے بیان کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ دوڑتے ہوئے آرہے ہیں وہ انہیں معلوم نہیں کہ یہ کیا معمہ ہے حتیٰ کہ بلال اذان سے فارغ ہو گئے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اگر عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت نہ لے جاتا تو میں آپ کو اس کی خبر دیتا کہ میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے۔ رواہ ابوالشیخ

اذان کی مشروعیت سے قبل نماز کے لئے بلانے کا طریقہ

۲۳۱۴۳ "ایضاً" رسول کریم ﷺ نے چاہا کہ کسی طرح سے نماز کا اعلان کیا جائے چنانچہ جب نماز کا وقت ہوجاتا تو کوئی آدمی کسی ٹیلے پر چڑھ جاتا اور ہاتھ سے اشارہ کرتا جو دیکھ لیتا نماز کے لیے حاضر ہوجاتا اور جو نہ دیکھتا اسے نماز کا علم ہی نہ ہوتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز کے لئے اعلان کی شدت سے ضرورت محسوس کی حتیٰ کہ بعض لوگوں نے کہا! یارسول اللہ اگر آپ ناقوس بجانے کا حکم دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ نصرانیوں کا فعل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر آپ نرسنگھے کا حکم دیں تا کہ اس میں پھونک مار کر نماز کا اعلان کیا جائے۔ فرمایا: یہ یہودیوں کی نقل ہے چنانچہ میں اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور آپ ﷺ کے درد کو شدت سے محسوس کر رہا تھا اور سخت غمزدہ تھا حتیٰ کہ رات جاگتے جاگتے گزاری اور فجر سے تھوڑی دیر قبل میری آنکھ لگ گئی۔ میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی ہے اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں درانحالیکہ میں نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں ہوں چنانچہ وہ آدمی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا اس نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور پھر صدا بلند کی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی ہے اور سب سے پہلی اقامت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہی ہے چنانچہ جب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہنے لگے تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بول پڑے: میں ہی تو وہ ہوں جس نے خواب دیکھا ہے بلال نے اذان دی ہے اور اب اقامت بھی کہنا چاہتے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو تم ہی اقامت کہہ دو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۵ ابوعمیر بن انس کہتے ہیں کہ مجھے میری ایک انصاریہ پھوپھی نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ غمزدہ ہو گئے کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے۔ چنانچہ کسی نے یہ رائے دی کہ نماز کا وقت ہوجانے پر آپ ایک جھنڈا لہرائیں لوگ اسے دیکھ کر ایک دوسرے کو بتادیں گے اور نماز کے لیے حاضر ہوجائیں گے مگر رسول کریم ﷺ کو یہ طریقہ اچھا نہ لگا۔ کسی نے نرسنگھا بجانے کی رائے دی لیکن آپ ﷺ کو یہ طریقہ بھی اچھا نہ لگا اور فرمایا یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر آپ ﷺ سے ناقوس کا تذکرہ کیا گیا لیکن آپ ﷺ کے من کو یہ بھی نہ بھایا اور فرمایا: یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم میں غمزدہ ہو کر گھر چل پڑے اور انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی اور صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ اچانک ایک آنے والا آیا اور مجھے اذان سمجھا تا گیا حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس (۲۰) دن پہلے خواب میں اذان دیکھ لی تھی لیکن اسے چھپائے رکھا اور پھر نبی کریم ﷺ کو خبر کی آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے مجھے پہلے خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا! چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے اور پھر مجھے حیاء آنے لگی رسول کریم

ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور عبداللہ بن زید تمہیں حکم کرتا ہے وہ بجالاتے رہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی ابو عمر کہتے ہیں انصار کا گمان ہے کہ اس دن اگر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو رسول کریم ﷺ انہیں موذن مقرر فرماتے۔

رواہ سعید بن المنصور

عبداللہ بن زید کا خواب

۲۳۱۴۶　عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آدمی دیوار کے ایک کونے پر کھڑا ہے اور اس پر دو سبز رنگ کی چادریں ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا پھر اقامت کہی اور اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا بلال رضی اللہ عنہ نے خواب سنا تو اذان دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اقامت کہی اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے۔ **ابن ابی شیبہ وابو الشیخ فی الاذان**

۲۳۱۴۷　ابن ابی لیلی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے ساتھیوں نے حدیث سنائی ہے کہ ایک انصاری رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! رات کو جب میں گھر واپس لوٹا تو میں بھی آپ کے غم میں غمزدہ تھا میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی مسجد پر کھڑا ہے اور اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح کلمات دہرائے صرف اس کلمہ کا اس نے اضافہ کیا **قدقامت الصلوۃ** اگر تم لوگ میرا مذاق نہ اڑاؤ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں خیر ہی خیر دکھائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے الا یہ کہ انصاری مجھ پر سبقت لے گیا پھر مجھے حیاء آنے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال کو حکم دو تا کہ اذان دے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۴۸　''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو اکٹھے ہو جاتے اور نماز کا انتظار کرتے رہے اور کوئی بھی نماز کے لئے صدا بلند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن سب نے اس مسئلہ پر گفت وشنید کی بعض نے کہا نصرانیوں کی طرح ناقوس بجانا چاہئے بعض نے کہا یہودیوں کی طرح نرسنگھا بجانا چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کسی آدمی کو نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے صدا بلند کرے اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے اذان دو۔ **رواہ عبد الرزاق وابو الشیخ**

۲۳۱۴۹　زہری سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ لیا کہ نماز کے لیے کیسے جمع ہوا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نرسنگھے کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ نے اسے یہودیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا پھر ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اسے بھی نصرانیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا چنانچہ اسی رات ایک انصاری کو خواب میں اذان دکھائی گئی اس (انصاری) کو عبداللہ بن زید کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اسی طرح کا خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دیکھا لیکن انصاری صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔

زہری کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں **الصلوۃ خیر من النوم** کا اضافہ کیا اور رسول کریم ﷺ نے اس کی تقریر (توثیق) فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا لیکن انصاری مجھ پر سبقت لے گیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان وسندہ علی شرط مسلم

۲۳۱۵۰　عبداللہ بن نافع اپنے والد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شروع میں جب اذان دی تو یوں کہتے تھے **اشھدان لا الہ الا اللہ حی علی الصلوۃ** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اشھدان لا الہ الا اللہ** کے بعد

اشهدان محمدا رسول الله کہو نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی تائید کی اور فرمایا: اے بلال عمر تمہیں جیسے حکم دیتے ہیں ایسے ہی کہو۔ رواہ ابو الشیخ

کلام:..... عبداللہ بن نافع ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۶۔

۲۳۱۵۱ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے اعلان کے بارے میں شدید غمزدہ ہوئے چونکہ اعلان نماز کے لیے ناقوس کا مشورہ دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نصاریٰ اپناتے ہیں پھر آپ ﷺ نے چاہا کہ کچھ لوگوں کو بھیجیں جو راستوں میں نماز کا اعلان کریں لیکن فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ کچھ لوگ دوسروں کی نماز کے لئے اپنی نماز سے غافل رہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم کو لیے ہوئے گھر واپس لوٹے رات کو سوئے خواب دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور بولا

رسول کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی آدمی کو حکم دیں جو نماز کے وقت اذان دے اور اذان میں یہ کلمات کہے

الله اكبر الله اكبر اشهدان لااله الاالله

اس کلمہ شہادت کو پھر دہرائے:

اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوة حی الصلوة حی علی الفلاح

حی علی الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله

پھر (مؤذن) توقف کرے حتیٰ کہ سویا ہوا آدمی بیدار ہو جائے اور وضو کرنے والا وضو کرے پھر اذان کے یہی کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچے تو کہے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا لیکن عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن زید تمہیں جو کچھ کہے وہی کرو۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۵۲ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ غمگین ہوئے کہ لوگوں کو نماز کے لئے کیسے جمع کیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے چاہا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو بھیجوں جو مدینے کے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر ہر قریب والے کو نماز کا بتائیں لیکن مجھے یہ طریقہ اچھا نہ لگا، لوگوں نے ناقوس کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ کو وہ بھی پسند نہ آیا چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے غم میں غمگین گھر واپس لوٹے انہوں نے رات کو خواب میں اذان دیکھی صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی چھت پر کھڑا دیکھا اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے تھے اس نے صدائے اذان بلند کی اور اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا اور پھر اذان کی طرح کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچا تو اس نے یہ کلمات کہے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لااله الاالله اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! رات کو میرے پاس بھی (خواب میں) اسی طرح ایک آدمی آیا ہے جس طرح کہ اس کے پاس آیا ہے حکم ہوا: پھر تم نے ہمیں خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا: چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گیا اور مجھے حیا آگئی نماز کے لیے اعلان کا یہی طریقہ مسلمانوں کو اچھا لگا اور اس کے بعد یہی طریقہ مقرر رہا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۳۱۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی ایک آدمی راستے میں نکلتا اور الصلوۃ الصلوۃ کہہ کر نماز کے لئے بلاتا لیکن یہ طریقہ لوگوں پر کافی گراں گزرتا، اس لیے بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ناقوس بجانا نصرانیوں کا طریقہ کار ہے بعض نے نرسنگھا بجانے کا مشورہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: نرسنگھا یہودیوں کا ہے۔ بعض نے کہا نماز کے لئے ہم آگ روشن کر کے بلند کر دیا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آگ جلانا مجوسیوں کا شعار ہے چنانچہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہو اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہو۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

اذان کی حقیقت اور اس کی کیفیت

۲۳۱۵۴ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے اور اذان یوں دیتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھدان لاالہ الا اللہ اشھدان لاالہ الا اللہ پھر قبلہ رو سے دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ پھر قبلہ کی مخالف سمت مڑ جاتے اور کہتے حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ پھر بائیں طرف مڑ جاتے اور کہتے حی علی الفلاح حی علی الفلاح پھر قبلہ رو ہو کر کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اقامت بھی کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک (منفرد) مرتبہ کہتے تھے جو کہ یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھدان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قدقامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔
رواہ الطبرانی

اذان کی فضیلت اور اس کے احکام وآداب

۲۳۱۵۵ ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے کسی شیخ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مؤذنین کا گوشت پوست جہنم کی آگ پر حرام ہے ثوری کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل آسمان اہل زمین کی صرف اذان ہی سنتے ہیں۔ رواہ ابوالدرداء

۲۳۱۵۶ بیت المقدس کے مؤذن ابو زبیر کہتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور حکم دیا کہ اذان آہستہ آہستہ دیا کرو اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۵ والجامع المصنف ۴۰۲۔

۲۳۱۵۷ ابو معشر کہتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں حج کروں یا نہ کروں عمرہ کروں یا نہ کروں سوائے حج اسلام کے (چونکہ وہ فرض ہے) نیز فرشتوں کے نازل ہونے کا غلبہ جو اذان کے وقت ہوتا ہے وہ کہیں نہیں ہوتا۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۳۱۵۸ مطر، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن مؤذنین کا حصہ مجاہدین کے حصہ کے برابر ہوگا اور مؤذنین کی اذان واقامت میں مثال ایسی ہے جیسے کوئی مجاہد اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔ حسن کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مؤذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہو چکا ہوتا پھر مجھے راتوں کے قیام اور دن کے روزوں کی کچھ پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یا اللہ مؤذنین کی بخشش کردے یا اللہ، مؤذنین کی بخشش کردے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں چھوڑ دیا ہم تو اذان کے لیے تلواروں سے جھگڑتے ہیں آپ نے ارشاد ہوا! اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اذان کی ذمہ داری معاشرہ کے ضعیف (نچلے درجہ کے) لوگوں کے سپرد ہوگی حالانکہ مؤذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کردیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤذنین کی شان میں یہ آیت ہے۔

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحاً وقال انني من المسلمین

اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہوں اور کہتا ہو کہ میں بلاشبہ مسلمان ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس آیت کا مصداق مؤذن ہے چنانچہ جب وہ حی علی الصلوۃ کہتا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف

آنے کی دعوت دی اور جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نے نیک عمل کرلیا اور جب وہ اشھدان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرلیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۳۱۵۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان آہستہ آہستہ دو اور اقامت جلدی سے کہو۔

رواہ الضیاء المقدسی وابن ابی شیبہ وابوعبید فی الغریب والبیھقی

۲۳۱۶۰ قیس بن ابوحازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا مؤذن کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارے غلام ہمارے مؤذن ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے اندر یہ سخت قسم کا نقص ہے اگر میں خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ اذان دینے کی بھی طاقت رکھتا میں ضرور اذان دیتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء المقدسی وابن سعد ومسدد والبیھقی

۲۳۱۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اذان کبھی نہ چھوڑتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

فائدہ: یعنی مجھے خوف ہے کہ میرے بعد آنے والے خلفاء اسے سنت بنالیں گے کہ اذان خلیفہ خود دیا کرے۔

۲۳۱۶۲ ابوالشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ ہمیں اسحاق بن احمد نے بنت حمید ہارون بن مغیرہ رصافی، زید بن کلیب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو گوشت جہنم کی آگ پر حرام کردیا گیا ہے وہ مؤذنین کا گوشت ہے اور جو آدمی بھی صدق نیت سے سات سال تک اذان دیتا ہے جہنم کی آگ سے آزاد کردیا جاتا ہے۔

۲۳۱۶۳ ابوالشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ محمد بن عباس نے ایوب، ابوبدر عباد بن ولید، صالح بن سلیمان صاحب قراطیس، غیاث بن عبدالحمید مطرحسن رصافی کے سلسلہ سند سے حدیث سنائی کہ قیامت کے دن مؤذنین کا حصہ مجاہدین کے حصہ کے برابر ہوگا اذان واقامت کہنے میں ان کی مثال اس شہید کی سی ہے جو خون میں لت پت ہو۔

۲۳۱۶۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد نہ کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۶۵ ابوالشیخ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں موذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہوچکا ہوتا اور مجھے رات کے قیام ور دن کے روزہ رکھنے کی پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یا اللہ! مؤذنین کی بخشش فرمادے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی دعا میں ہمیں چھوڑ دیا پھر تو ہم اذان پر تلواروں سے لڑیں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ وہ اذان کی ذمہ داری اپنے کمزوروں (نچلے درجہ کے لوگوں) کو سونپ دیں گے حالانکہ موذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ پر حرام کردیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤذنین کی شان میں یہ آیت ہے:

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال انی من المسلمین

یعنی اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو اور کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ موذن ہی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوۃ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوتا ہے۔ اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نے نیک عمل کرلیا اور جب اشھدان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو گویا وہ اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

(یہ حدیث ۲۳۱۵۸ پر گذر چکی ہے)

۲۳۱۶۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: امام ضامن ہے اور موذن امین ہے۔ یا اللہ! ائمہ کو رشد وہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت کردے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں چھوڑ دیا اس کے بعد ہم تو آپس میں

اذان کے لیے جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نچلے درجہ کے لوگ مؤذن ہوں گے۔
رواہ ابو الشیخ فی الاذان

کلام: یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۵ اور خاتمۃ سفر السعادۃ ۲۶۱

۲۳۱۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے سنت بن جانے کا خوف نہ ہوتا تو میرے سوا کوئی اور اذان نہ دیتا۔
رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۱۶۸ مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ یعنی نماز کا وقت ہو چکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ۔ کیا ہم تمہاری اس دعا میں شامل نہیں جو تو نے ہمارے لیے کی ہم تیرے پاس نہیں آئیں گے حتی کہ تو ہمارے پاس دوسری مرتبہ آجائے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۶۹ اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کہتے ہیں سرکاری طور پر سب سے پہلے موذنین کو وظیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔
رواہ عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کا اذان دینا

۲۳۱۷۰ ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اذان دی اور کہا: حی علی الفلاح۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۱ "مسند بلال" حفص انصاری اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا کو اہل قباء کا موذن مقرر کیا تھا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں (ان کے لیے) اذان دیتے رہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتے رہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہیں دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اذان کیوں نہیں دیتے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اذان دیتا رہا ہوں اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتا رہا ہوں چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا تھا) چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے بلال! تیرے عمل سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں بجز جہاد فی سبیل اللہ کے۔ لہٰذا اب میں جہاد کے لیے جارہا ہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ شام کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۲ رسول کریم ﷺ کے موذن بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر کے آثار نہ دیکھ لیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اقامت کے وقت اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۳ روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے جب کہ سایہ تسمے کے بقدر ہوتا تھا اور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۴ روایت ہے کہ حضرت بلال صبح کی اذان دیتے اور کہتے حی علی خیر العمل یعنی بہترین عمل کی طرف آؤ۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۵ رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اذان دی اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول ﷺ میں نے اذان دے دی ہے۔ حکم ہوا۔ اذان مت دو حتی کہ تم صبح کے آثار دیکھ نہ لو۔ میں پھر اسی طرح آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا! میں اذان دے چکا ہوں فرمایا اذان مت دو حتی کہ فجر کو دیکھ نہ لو میں پھر آپ ﷺ کے پاس تیسری بار حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں اذان دے چکا ہوں۔ فرمایا اذان مت دو حتی کہ تم یوں فجر کو دیکھ نہ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے پھیلا دیئے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۷۶ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان اس وقت دیتے تھے جب سورج ڈھل چکا ہوتا اور آپ رضی اللہ عنہ عین وقت پر اذان دیتے تھے چنانچہ بسا اوقات اقامت کو مؤخر بھی کر دیتے لیکن اذان کو وقت سے مؤخر نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان وابن النجار

۲۳۱۷۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے انبیاء داخل ہوں گے پھر شہداء پھر کعبہ کے مؤذنین پھر بیت المقدس کے مؤذنین پھر میری اس مسجد کے مؤذنین پھر بقیہ مؤذنین درجہ بدرجہ داخل ہوں گے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۹ حبان بن بح صدائی کہتے ہیں ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اے صداء کے بھائی اذان دو چنانچہ میں نے اذان دی پھر بلال رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تا کہ اقامت کہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: اقامت بھی وہی کہے گا جس نے اذان دی ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

۲۳۱۸۰ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ بات حق ہے اور جاری کردہ سنت ہے کہ طہارت کی حالت میں اذان دی جائے اور مؤذن کھڑا ہوا کر اذان دے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۱ "مسند زیاد بن حارث صدائی" زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے فجر کی اذان دی اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور اقامت کہنا چاہی لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں اقامت سے منع کر دیا اور فرمایا: اے بلال! صدائی اذان دے چکا ہے اور جو اذان دے وہی اقامت کا حقدار ہے۔ چنانچہ میں نے اقامت بھی کہی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن سعد وابو داؤد والترمذی والبغوی والطبرانی

کلام: ۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۲۳۱۸۲ زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اے صدائی اذان دو، چنانچہ میں نے اذان دی درانحالیکہ میں اپنی سواری پر تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۸۳ حضرت ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ اذان منارہ میں دی جائے اور اقامت مسجد میں ہی جائے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۴ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں اذان دی اور رسول کریم ﷺ وہیں موجود تھے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۵ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب اذان دیتے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیتے تھے اور گھوم کر اذان دیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

انگلیاں کانوں میں ڈالنا

۲۳۱۸۶ "مسند سعد قرظ کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت کے کلمات مفرد ہوتے اور قد قامت الصلوۃ ایک مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۸۷ سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ قبلہ رو ہو کر نبی کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے تھے (اور اذان کے یہ کلمات کہتے تھے) اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لاالہ الا اللہ اشھدان لاالہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ پھر دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشھدان لاالہ الااللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ یہ کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے پھر قبلہ کی مخالف سمت مڑ کر کہتے حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ پھر قبلہ سے بائیں طرف مڑ کے کہتے حی علی الفلاح

حی علی الفلاح پھر قبلہ رو ہو کر کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم ﷺ کے لیے اقامت کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے تھے۔رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۸۸ سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دیتے تھے اور اذان کے آخر میں **حی علی خیر العمل** (یعنی بھلائی کے کام کی طرف آؤ) کہتے تھے۔چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کی جگہ **الصلوة خير من النوم** کہا کرو۔اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے **حی علی خیر العمل** کہنا چھوڑ دیا۔رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۸۹ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔رواہ ابن النجار

۲۳۱۹۰ ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو وہی اذان ہی کے کلمات جواب میں دہراتے تھے اور جب موذن **حی علی الفلاح** کہتا تو آپ ﷺ اس کے جواب میں **لاحول ولا قوة الا باللہ** کہتے تھے۔ابوالشیخ وابن النجار

۲۳۱۹۱ ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اذان دیتے دیکھا ہے۔چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۲ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس (۱۹) کلمات سکھائے ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے ہیں۔اذان کے کلمات یہ ہیں! اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اور اقامت یہ ہے

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قدقامت الصلوة قدقامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۳۱۹۳ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔اذان کے آخری کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہیں۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۴ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اذان دی ہے اور وہ (فجر کی) اذان میں **الصلوٰة خير من النوم** کہتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۵ مطارح کہتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بجز فجر کے کسی اور نماز کے لیے تثویب نہیں کہتے تھے اور طلوع فجر جب تک نہ ہوجاتا اذان نہیں دیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۶ عطاء روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتا تھا اور اذان کے آخر میں کہتا تھا **حی علی الفلاح حی علی الفلاح الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم**۔رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۹۷ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تقریباً بیس (۲۰) آدمیوں کو اذان دینے کا حکم دیا اور انہوں نے اذانیں دیں لیکن آپ ﷺ کو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان بہت اچھی لگی آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہو۔رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۸ اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رسول کریم ﷺ کے لئے کیسے اذان دیتے تھے اور اذان کی آخر میں کون کلمہ کہتے تھے؟ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اذان اور اقامت کے دو دو کلمات کہا کرتا تھا اور اذان کے آخر میں **لا الہ الا اللہ** کہتا تھا۔رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۹۹ اسود بن یزید ی کہتے ہیں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں قبیلہ کے چند لڑکوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حنین کی طرف نکلا حنین میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اذانیں دیں، ہم لڑکے بھی ان کے ٹھٹھے لگانے اٹھ کر اذانیں دینے لگے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان لڑکوں کو میرے پاس لاؤ جب ہمیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اذان دو میں نے سب سے آخر میں اذان دی فرمایا جاؤ میں تمہیں اہل مکہ کا موذن مقرر کرتا ہوں اور جاؤ عتاب بن اسید سے کہہ دو کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے لیے اذان دینے کا حکم دیا ہے نیز آپ ﷺ نے میری پیشانی (کے بالوں) پر دست شفقت بھی پھیر۔ پھر فرمایا کہو۔ الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لاالٰه الا الله دومرتبہ اشهد ان محمدا رسول الله دومرتبہ حی علی الصلوة دومرتبہ حی علی الفلاح دومرتبہ الله اکبر الله اکبر لاالٰه الا الله جب فجر کی اذان دو تو اس میں اس کلمے کا اضافہ کرو الصلوة خیر من النوم اور اقامت کہتے وقت قد قامت الصلوة دومرتبہ کہا کرو۔ اسود کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ پیشانی کے بالوں کو نہیں کاٹتے تھے اور نہ ہی مانگ نکالتے تھے چونکہ ان بالوں پر رسول کریم ﷺ نے دست شفقت پھیرا تھا۔

رواہ عبدالرزاق وابوالشیخ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان

۲۳۲۰۰ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں (لڑکوں کی) ایک جماعت کے ساتھ حنین کی طرف گیا ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ رسول کریم ﷺ حنین سے واپس تشریف لائے راستے ہی میں ہماری ان سے ملاقات ہوئی اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے موذن نے اذان دی ہم نے موذن سے روگردانی کی اور ہم بھی موذن کی نقل اتارتے ہوئے چیخنے لگے اور اس کی استہزا کرنے لگے رسول کریم ﷺ نے ہماری آواز سن کر ہمیں اپنے پاس بلوایا۔ چنانچہ ہمیں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا کردیا گیا فرمایا تم میں سے کوئی ہے جس کی آواز بلند ہوتے میں نے سنی ہے؟ چنانچہ میرے سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا دراصل انہوں نے سچ بولا چنانچہ آپ ﷺ نے سب کو جانے کا کہا اور مجھے روک لیا مجھے حکم دیا کہ کھڑے ہوجاؤ اور نماز کے لیے اذان دو میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوگیا اور آپ ﷺ بذات خود مجھے اذان کے کلمات کی تلقین کرتے رہے جو کہ یوں ہیں الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لاالٰه الا الله اشهد ان لاالٰه الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدارسول الله حی علی الصلوٰة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لاالٰه الا الله جب میں نے اذان مکمل کی آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب کیا اور مجھے ایک تھیلی عطا کی جس میں کچھ دراہم تھے پھر آپ ﷺ نے (شفقت سے) اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرے پر بھی پھیرا پھر میرے سینے پر پھیرا حتی کہ دست اقدس میری ناف تک لے آئے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت رکھے اور تجھ پر باران صحت کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے مکہ مکرمہ کا موذن مقرر کیجئے۔ حکم ہوا میں نے تمہیں مکہ کا موذن مقرر کردیا ہے چنانچہ میرے دل میں آپ ﷺ کے متعلق جو کچھ ناپسندیدگی تھی وہ جاتی رہی بلکہ میرے دل میں آپ کی محبت موجزن ہوگئی پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو کہ مکہ میں رسول کریم ﷺ کے گورنر تھے میں نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں مکہ مکرمہ میں نماز کے لیے اذان دی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۰۱ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اذان کے کلمات یوں کہو الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهدان لاالٰه الا الله اشهد ان لاالٰه الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لاالٰه الا الله اور صبح کی اذان میں اس کلمے کا اضافہ کرو الصلوة خیر من النوم و اقامت میں دومرتبہ اس کلمے کا اضافہ کرو قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة. رواہ عبدالرزاق عن ابی محذورة

۲۳۲۰۲ عبدالعزیز بن رفیع حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں اور اقامت کے کلمات

ایک ایک مرتبہ ہیں۔اور اذان کے آخر میں لا الٰہ الا اللہ کہا جائے گا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۰۳ عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے موذن حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۰۴ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اذان و اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ہوتے تھے۔رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۰۵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس قوم میں رات کو (عشاء و مغرب) اذان دی جائے وہ صبح تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے اور جس قوم میں دن کو اذان دی جاتی ہے وہ شام تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۰۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو تا کہ وضو کرنے والا اپنے وضو سے فارغ ہولے اور بھوکا کھانا کھالے۔رواہ ابو الشیخ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں معارک بن عباد اور عبداللہ بن سعید دو راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۳۲۰۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موذن باوضو اذان دے۔رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۰۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اقامت واحد ہے اور کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان بھی اسی طرح ہوتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۱۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت فجر کی اذان دیتے تھے جب فجر کی پو پھوٹ جاتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۱۱ یعلی بن عطاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے مجھے اذان کا حکم دیا اور فرمایا: آواز بلند اذان دو اور آواز خوب لمبی کرو چونکہ جو پتھر درخت اور ڈھیلا تیری آواز سنے گا وہ قیامت کے دن تیرے حق میں گواہی دے گا اور جو شیطان بھی تیری (اذان کی) آواز سنے گا فوراً بھاگ کھڑا ہوگا۔ ھشیم کہتے ہیں: شیطان اذان کی آواز سنتے ہی گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور وہاں جا کر رکتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ سنائی دیتی ہو۔ نیز قیامت کے دن موذنین سب سے نمایاں ہوں گے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ (جوڑا جوڑا) کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔رواہ ابن النجار

کلام: .....اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۷ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۱۳ عروہ بن زبیر بنی نجار کی ایک عورت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں۔ مسجد نبوی کے اردگرد واقع گھروں میں سب سے لمبا گھر میرا تھا چنانچہ ہر صبح بلال رضی اللہ عنہ میرے گھر کھڑے ہو کر اذان دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سحری کے وقت آتے اور گھر پر بیٹھ جاتے جب فجر کو پھوٹتے دیکھ لیتے تو انگڑائی لے کر پھر اذان دیتے۔رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۱۴ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کی کسی بات کو نہیں سنتے سوائے موذنین کی اذان کے اور حسن صوت کے ساتھ تلاوت قرآن مجید کے۔رواہ الخطیب عن معقل بن یسار

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۲ او المتناھیۃ ۱۵۸

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ تو اہل زمین کی ہر بات سنتے اور ہر ادا کو دیکھتے ہیں حدیث بالا میں جو تخصیص بیان کی گئی ہے وہ اس معنی میں ہے کہ اللہ

تعالیٰ اہل زمین کی جس آواز کو خوش ہو کر سنتے ہیں اور اجر عظیم عطا فرماتے ہیں وہ اذان اور تلاوت ہے۔

۲۳۲۱۵ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اذان، تکبیر، سلام اور قرآن امور قطعیہ (جزم) ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۶ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تکبیر کو جزم دے کر کہتے تھے یعنی تکبیر کے کلمات میں آخری حرف کو ساکن کرتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۱۷ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ لوگ اپنے گھروں میں اذان اور اقامت کہیں اور پھر وہیں بھروسہ کر کے بیٹھے رہیں حالانکہ انہیں مساجد میں بلایا جاتا ہے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۱۹ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہل نماز میں سے مؤذنین کو قیامت کے دن سب سے پہلے (جنتی) جوڑے (سوٹ) پہنائے جائیں گے۔ رواہ ابی شیبۃ

۲۳۲۲۰ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مؤذنین اور خوف خدا رکھنے والوں کو جنتی جوڑے پہنائے جائیں گے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۲۱ یونس، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فجر کی نماز میں تثویب الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم ہوا کرتی تھی۔

۲۳۲۲۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صبح کی اذان طلوع فجر کے بعد ہوتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اس پر انہیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ منارہ پر چڑھے اور اعلان کیا کہ بندہ سو گیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۲۳ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب کوئی آدمی بیاباں میں اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جب اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی مثل فرشتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۲۴ عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے آخری بات جو مجھے بطور وصیت ارشاد فرمائی تھی وہ یہ کہ ایسے آدمی کو مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت کا طلبگار نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۲۵ عطاء کہتے ہیں مؤذنین قیامت کے دن سب سے زیادہ نمایاں حالت میں ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۲۶ عطاء کہتے ہیں حق ہے اور جاری کردہ سنت ہے کہ مؤذن باوضو اذان دے۔ رواہ الضیاء المقدسی

فائدہ: ..... افضل یہ ہے کہ باوضو اذان دی جائے تاہم اگر بے وضو اذان دی جائے تو یہ بھی بلا کراہت جائز ہے لیکن عادت بنالینا درست نہیں۔ البتہ بے وضو اقامت کہنا مکروہ ہے اور حالت جنابت میں اذان دینا مکروہ اور اقامت کہنا حرام ہے۔

۲۳۲۲۷ ھجیع بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کسی شخص کے پاس سے گزرے جو اذان کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہہ رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہو اور آخری کلمہ ایک ہی مرتبہ کہو۔ رواہ البیہقی

۲۳۲۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن کو اذان پر دسترس حاصل ہے اور امام کو اقامت پر۔ رواہ الضیاء المقدسی فی المختارہ

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۵۹ وضعیف الجامع ۵۹۰۱

۲۳۲۲۹ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں قیامت کے دن مؤذنین سب سے زیادہ نمایاں حالت میں ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۲۳۰ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مؤذنین اپنے کانوں میں انگلیاں رکھتے تھے اور سب سے پہلے جس نے اپنے کان کے پاس ایک ہاتھ کو رکھا ہے وہ حجاج کا مؤذن ابن اصم ہے۔ الضیاء المقدسی

۲۳۲۳۱ مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ تو دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جو شخص اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ ستر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر جب وضو کرتا ہے اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اور اگر اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتے بہت ساری صفیں بنالیتے ہیں۔

رواہ عبداللہ بن محمد بن حفص العیسی فی جزئہ

۲۳۲۳۳ ''مسند ابن شریک'' بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور کلمات شہادت بھی دو دو مرتبہ کہتے اشهدان لا اله الا الله دو مرتبہ اشهدان محمدا رسول الله دو مرتبہ یہ کلمات قبلہ رو ہو کر کہتے تھے پھر دائیں طرف مڑ کر کہتے: حی علی الصلوة دو مرتبہ پھر بائیں جانب مڑ کر کہتے حی علی الفلاح دو مرتبہ اور پھر قبلہ رو ہو کر کہتے الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله۔ بلال رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے اور قد قامت الصلوة بھی ایک ہی مرتبہ کہتے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سعد القرظ

۲۳۲۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو مرتبہ دیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

کلام:... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۷ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۳۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے البتہ قد قامت الصلوة دو مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ندامت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے مطالبہ نہ کرسکا کہ حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو موذن مقرر فرمادیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۳۲۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۳۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابوالشیخ

کلام:... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں احادیث ضعیف ہیں۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۶۸۷ والوقوف ۱۵۱)

۲۳۲۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ البتہ الصلوة خير من النوم۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۴۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ موذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم کہے۔ رواہ ابوالشیخ

تثویب کا بیان

۲۳۲۴۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تم فجر کی اذان میں حی علی الصلوة پر پہنچو تو کہو: الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم. رواہ الدارقطنی والبیهقی وابن ماجه

۲۳۲۴۳ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موذن انہیں فجر کی نماز کی اطلاع کر نے آیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کو سوتے ہوئے دیکھا تو موذن نے کہا: الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز سونے سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ صبح کی اذان میں کہا کرو۔ اخرجہ الامام مالک فی الموطا

۲۳۲۴۴ سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صرف فجر کی اذان میں تثویب کہتے تھے اور فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر (کی پو) پھوٹ نہ جاتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۴۵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں فجر میں تثویب کہا کروں اور مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابوالشیخ فی الاذان

کلام: ......اس حدیث میں ضعف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۰۷۔

۲۳۲۴۶ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس نماز کی اطلاع دینے آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ آپ ﷺ سو رہے ہیں بلال رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا: الصلوۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ فجر کی اذان میں مقرر کرلیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن سعید بن المسیب

۲۳۲۴۷ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع کر نے آئے لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ الصلوۃ خیر من النوم پکار کر کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال یہ کلمہ کہنا اچھا ہے اسے صبح کی اذان کا حصہ بنالو۔ رواہ الطبرانی عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴۸ سعید بن مسیب حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صبح کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے ان سے کہا گیا کہ رسول کریم ﷺ سو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند پکار کر کہا: الصلوۃ خیر من النوم (سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) پھر یہ کلمہ فجر کی اذان میں شامل کرلیا گیا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۴۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تا کہ نبی کریم ﷺ کو فجر کی نماز کی اطلاع کر دیں لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: الصلوۃ خیر من النوم۔ چنانچہ کلمہ فجر کی اذان میں رکھ لیا گیا۔

رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۵۰ مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک آدمی کو تثویب کہتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بدعتی کے ہاں سے میرے ساتھ باہر نکلو۔ رواہ عبد الرزاق والضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۲۵۱ ابن جریج، حسن بن مسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ الصلوۃ خیر من النوم کب سے فجر کی اذان میں کہا جانے لگا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں نہیں کہا جاتا تھا۔ لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی آدمی کے منہ سے سن لیا تھا اور وہ آدمی موذن بھی نہیں تھا بلال رضی اللہ عنہ نے اس سے سن کر اختیار کرلیا۔ اور اذان میں اس کلمہ کو کہتے رہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تھوڑا ہی عرصہ ملا تھا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آگیا اور انہوں نے کہا: اگر ہم بلال کو اس نئی بات سے منع کرلیں تو اچھا ہوگا گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھول گئے اور آج تک لوگ اس کلمے کو اذان میں شامل کیے ہوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۲ ابن جریج عمر بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے الصلوۃ خیر من النوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سعد نے کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بدعت ہے پھر یہ کلمہ ترک کر دیا گیا اور بلال رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اذان میں یہ کلمہ نہیں کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو فجر کی نماز کی

اطلاع دی اور کہا السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاتہ نماز کاوقت ہو چکا ہے دو یا تین مرتبہ کہا لیکن رسول کریم ﷺ برابر سوتے رہے بلال رضی اللہ عنہ دوسری بار آئے اور کہا الصلوة خیر من النوم رسول کریم ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا صبح کی نماز کے لیے جب اذان دو تو بیچ میں الصلوة خیر من النوم دو مرتبہ کہا کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ جب بھی فجر کی اذان دیتے تو بیچ میں یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے مطابق ضرور کہتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ والضیاء المقدسی

۲۳۲۵۴　　ھشام اشعب بن سوار کے سلسلہ سند سے زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع کریں آگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ سو رہے ہیں اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا الصلوة خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ اذان میں شامل کرلیا گیا۔

۲۳۲۵۵　　ابن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تثویب فجر کی اذان میں ہوگی۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوة کہہ دے تو اس کے بعد الصلوة خیر من النوم کہے۔ رواہ سعید بن المصور

اذان کا جواب

۲۳۲۵۶　　حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اذان ہو جائے درحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوں تو میں اس کی پاداش میں ضرور روزہ رکھوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۵۷　　حضرت بر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ مؤذن اذان دے رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ عورتوں کی طرف مڑ گئے اور انہیں حکم دیا کہ اگر تم اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراؤ گی تو تمہارے لیے ہر حرف کے بدلہ میں دو ہزار نیکیاں ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ثواب تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اے ابن خطاب مردوں کے لیے اس کا دگنا ثواب ہے۔

رواہ الخطیب وسندہ ضعیف لکن وردمن طریق آخر مرسل ذسیاتی

۲۳۲۵۸　　عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے اذان دینے والوں کو مرحبا اور نماز کو بھی مرحبا اور خوش آمدید۔

رواہ ابن منیع و سھویہ

۲۳۲۵۹　　نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے میں ہر گواہ کو اس پر گواہ بناتا ہوں اور ہر منکر کی طرف سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۲۶۰　　"مسند تیہان انصاری والد اسعد" محمد بن سوقہ، اسعد بن تیہان سے ان کے والد تیہان رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اذان سنی اور جواب میں اذان کے کلمات ہی دہرائے۔ رواہ ابو نعیم وقال فیہ مقال وںظر

۲۳۲۶۱　　عیسی بن طلحہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں موذن آیا اور اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمات دہرائے، موذن نے کہا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمہ دہرایا موذن کے کہا: اشھد ان محمدا رسول اللہ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کیا پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا ہے۔ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۲　　مجمع انصاری روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف کو موذن کی اذان کا جواب دیتے سنا کہ انہوں نے تکبیر کہی اور اسی طرح کلمہ شہادت کہا جس طرح کہ ہم کلمہ شہادت کہتے ہیں پھر کہا کہ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو اذان کا جواب ایسے ہی دیتے سنا ہے جیسے کہ موذن اذان دیتا ہے۔ چنانچہ جب موذن اشھدان محمدا رسول اللہ کہتا تو آپ

ﷺ اس کے جواب میں کہتے: میں اس کی گواہی دیتا ہوں اور پھر خاموش ہوجاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۶۳ ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب قد قامت الصلوۃ کہتے تو رسول کریم ﷺ اس کے جواب میں فرماتے۔ اقامها الله وادامها۔ یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو قائم کرنے کی توفیق اور دوام بخشے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۶۴ "مسند ابی سعید" کہ نبی کریم ﷺ اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۵ ابوشعثاء روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اتنے میں موذن نے عصر کی اذان دی اور ایک آدمی مسجد سے باہر نکل گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس آدمی نے ابوقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۹۔

۲۳۲۶۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ملاقات یمن میں تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی جب اذان سے فارغ ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اسی طرح کلمات اذان (اذان کے جواب میں) دہرائے گا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوجائے گا۔ رواہ سعید بن المنصور والنسائی وابن حبان وابو الشیخ والحاکم وقال صحیح

۲۳۲۶۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ دو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک تو آپ ﷺ سے جدا ہی نہیں ہوتا تھا اور اس کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا گیا دوسرا اتنا زیادہ آپ ﷺ کے ساتھ نہیں دیکھا جاتا تھا اور نہ ہی اس کا کوئی زیادہ عمل تھا۔

بہرحال جو رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوتا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نمازیوں نے نماز کا اجر وثواب سمیٹ لیا روزہ داروں نے روزوں کا اجر وثواب سمیٹ لیا اور میرے پاس اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عمل کی تم نے نیت کی ہے اس کا اجر وثواب تمہارے لیے ہے اور تمہارا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تمہیں محبت ہے رہی بات دوسرے کی وہ مرگیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو جنت میں داخل کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر تعجب کیا اور کہا: وہ تو ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے اس کے مخفی عمل کے بارے میں پوچھا بیوی نے جواب دیا: وہ دن میں ہو یا رات میں ہو خواہ جس حال میں بھی ہو موذن کو جب اشهد ان لا الـه الا الله کہتے سنتا تو جواب میں یہی کلمہ دہراتا اور کہتا بلاشبہ میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور جو اس کا انکار کرے میں اس کی تکفیر کرتا ہوں اور جب موذن اشهد ان محمدا رسول الله کہتا تو وہ بھی یہی کلمہ دہراتا چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے وہ اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابوالشیخ

کلام: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان ہے اس کی متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ یہ غیر معتبر راوی ہے۔

۲۳۲۶۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ موذن اذان دے رہا تھا یا اس نے اقامت شروع کردی تھی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد سے باہر نکلتے دیکھا تو فرمایا: اس آدمی نے ابوقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۶۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز کے لئے اقامت کہی جارہی ہو اور تم مسجد میں موجود ہو تو کوئی آدمی بھی مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۷۰ ... یحییٰ بن ابی کثیر روایت ہے کہ میں جب بھی موذن کو **حی علی الصلوۃ** اور **حی علی الفلاح** کہتے سنتا تو ان کے جواب میں **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** کہتا تھا اور پھر کہتا ہم نے رسول کریم ﷺ کو یوں ہی کہتے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۷۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب موذن کو اذان دیتے سنتے تو فرماتے میں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ رواہ ابوالشیخ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۹۷۔

۲۳۲۷۲... ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب موذن کو سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات

دہراتے رہتے تاوقتیکہ موذن خاموش ہوجاتا۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۴۷۳ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر پر تھے اتنے میں موذن کی اذان سنی تو آپ ﷺ نے جواب میں اذان ہی کے کلمات دہرائے جب موذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

رواہ عبدالرزاق وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۴۷۴ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری باری والے دن کو یا رات کو جب موذن کی اذان سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات دہراتے حتی کہ موذن اذان سے فارغ ہوجاتا۔اور جب موذن کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنتے تو جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔سعید بن المنصور

۲۳۴۷۵ عامر بن سعد اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جس نے اشھدان لا الـه الا اللہ موذن سے سن کر یہ دعا پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا وبحمد نبیا

یعنی میں اللہ کے رب ہونے سے راضی ہوں اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہوں ایک آدمی نے کہا اے سعد! یہ دعا پڑھنے پر کیا اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جیسے میں نے کہہ دیا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۴۷۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو جواب میں وہی کلمات دہراتے اور جب موذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔

محظورات اذان

فائدہ: اذان کے کچھ ممنوعات ومکروہات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں مثلا جو آدمی اذان کے کلمات کی ادائیگی سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ اذان نہ دے جو آدمی اذان کے کلمات میں فرق نہ کرسکتا ہو وہ بھی اذان نہ دے نابینا کو اذان نہیں دینی چاہیے جنبی کو اذان نہیں دینی چاہیے نشے میں دھت انسان کو اذان نہیں دینی چاہیے اسی طرح جس کی آواز دھیمی ہو اسے اذان نہیں دینی چاہیے۔ نیز بے ڈھنگی آواز والے کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے چونکہ بے ڈھنگی آواز میں اگر اذان دی جائے گی تو ممکن ہے کہ کوئی شعار دین کی توہین نہ کر بیٹھے بدعتی کا اذان دینا مکروہ ہے نیز قوم کے نچلے طبقے کے لوگوں کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے۔

۲۳۴۷۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پسند نہیں کہ تمہارے موذنین نابینے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات اذان

۲۳۴۷۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا موذن اذان کے بعد وقفہ کرتا تھا اور اذان کے فوراً ہی بعد اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتی کہ موذن جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لاچکے ہیں پھر اقامت کہتا تھا۔رواہ الطبرانی

۲۳۴۷۹ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرتے تھے۔رواہ الطبرانی

۲۳۴۸۰ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا موذن اذان کے بعد توقف کرتا تھا فوراً اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتی کہ جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لاچکے ہیں پھر نماز کے لیے اقامت کہتا۔رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۸۱ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا صرف ایک ہی مؤذن ہوتا تھا اور جب آپ ﷺ (جمعہ کے لیے) منبر پر تشریف فرما ہوتے تو اذان دیتا تھا اور جب آپ منبر سے نیچے اتر آتے تو موذن اقامت کہہ دیتا حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا حتی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگ پھیل گئے اور لوگوں کی تعداد بھی بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مقام زوراء کے پاس تیسری اذان کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۸۲ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف فرما ہوتے بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے پھر حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی طریقہ رہا پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (خطبہ کے لیے منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۸۳ عروہ روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے موذن تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ ابو الشیخ

فائدہ:... اوپر حدیث نمبر ۲۳۲۸۲ میں تین اذانیں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک جمعہ کی پہلی اذان دوسری خطبہ کے لیے جب امام منبر پر بیٹھتا ہے اور تیسری اقامت گویا تغلیبا اقامت کو بھی اذان سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ نیز حدیث نمبر ۲۳۲۷۷ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتوی گزر چکا ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ نابینا تمہارا موذن ہو۔ اور حدیث بالا میں نابینا کا موذن ہونا ثابت ہو چکا بظاہر حدیث اور اثر میں تعارض ہے۔ جواب یہ ہے کہ اثر میں حکم کلی بیان کیا گیا ہے اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا مؤذن ہونا واقعہ جزئیہ ہے نیز ہر نابینا بھی تو ابن ام مکتوم نہیں بن سکتا اور حدیث میں جواز ہے اور اثر میں اکتفاء علی الاعمی کو مکروہ کہا گیا ہے۔

۲۳۲۸۴ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیے کہ وضو کرنے والا وضو سے فارغ ہولے اور کھانے والا کھانے سے فارغ ہولے۔

رواہ ابو الشیخ فی کتاب الاذان وفیہ معارک ابن عباد وھو ضعیف

۲۳۲۸۵ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہے تھے اچانک ہم نے آواز سنی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ اعلان فطرت کے عین مطابق ہے پھر کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ فرمایا: یہ آدمی شرک سے بری الذمہ ہوگیا کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ. فرمایا: اس کو جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی، کہا، حی علی الصلوۃ فرمایا یہ (مؤذن) یا تو بکریوں کا چرواہا ہے یا سفر سے لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آرہا ہے چنانچہ فوراً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے پتہ چلا کہ وہ سفر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۸۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۳۲۸۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۸۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی جنگل میں اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ چار ہزار فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۸۹ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین پر جو مؤذن بھی نماز کے لیے اذان دیتا ہے اس کے مقابل آسمان پر بھی ایک منادی پکارتا ہے کہ اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی آگ بجھاؤ چنانچہ موذن کھڑا ہوتا ہے اور پھر لوگ بھی نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۰ مسلم بن عمران بطین کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو سن رکھا تھا کہ وہ اقامت

دومرتبہ کہتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۲ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز صرف ایک ہی اقامت سے پڑھی۔

رواہ ابن جریر

۲۳۲۹۳ ''مسند ابن شریک'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب نماز کھڑی کرنا چاہتے تو کہتے السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ

۲۳۲۹۴ ''مسند انس'' نماز کا وقت ہو جاتا اور اقامت کہہ لی جاتی تھی کوئی آدمی نبی کریم ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق بات چیت کرتا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے قبلہ کی طرف کھڑا ہو جاتا چنانچہ آپ ﷺ اس آدمی کے ساتھ برابر محو گفتگو رہتے حتی کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگتے۔ رواہ اعبد الرزاق وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۵ عروہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے موذن کے اقامت کہنے اور لوگوں کے خاموش ہو جانے کے بعد کسی ضروری کام کے متعلق بات کی جاتی تو آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک لاٹھی ہوتی یعنی آپ ﷺ اسے ٹیک لیتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۶ عروہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر کسی آدمی کو اذان دیتے سنا موذن نے جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اپنی فطرت کو پہنچا جب کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی طرف لپکے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بکریوں کا چرواہا ہے نماز کا وقت ہونے پر وہ اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۹۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے ایک موذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ آدمی فطرت کو پہنچا پھر کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ، فرمایا: اسے جہنم سے خلاصی مل گئی ہم فوراً اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک حبشی نوجوان ہے اور اپنی بکریوں کو ایک وادی میں چرا رہا ہے مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور وہ اپنے لیے اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۹۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عشاء کی نماز کھڑی کردی جاتی اور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر کسی آدمی کے ساتھ باتیں کرنے لگتے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونگھنے لگتے اور پھر نماز کے لئے بیدار ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

چھٹا باب...... جمعہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

فصل...... جمعہ کی فضیلت

۲۳۲۹۹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ کی نماز دوسرے جمعہ تک اور پانچ نمازیں درمیانی وقفوں (میں صادر ہونے والے صغیرہ گناہوں) کے لیے کفارہ ہیں ارشاد فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: جمعہ کے دن غسل بھی (صغائر کے لیے) کفارہ ہے اور جمعہ کے لیے چلنا حتی کہ ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے اور جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے اسے دوسو سال کے عمل کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔

رواہ ابن راھویہ وابن زنجویہ فی ترغیبہ والدارقطنی فی العلل وقال ضعیف والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان

۲۳۳۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور دعا کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے لہٰذا، اللہ چاہے تو اسے عطا کرے چاہے نہ کرے۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۳۳۰۱ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے چنانچہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اسی دن صور میں پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت برپا ہوگی لہٰذا جمعہ کے دن تم زیادہ سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا۔ حالانکہ آپ مٹی کے ساتھ مٹی ہو چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھائے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابو نعیم

فصل.....احکام جمعہ کے بیان میں

۲۳۳۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کا خطبہ چار رکعتوں میں سے بقیہ دو رکعتوں کے قائم مقام ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

فائدہ:......یعنی جمعہ کی فی الواقع چار رکعتیں ہیں جیسا کہ ظہر میں پڑھی جاتی ہیں ان میں سے دو رکعتیں تو باجماعت پڑھی جاتی ہیں اور بقیہ دو کے قائم مقام خطبہ ہے۔

۲۳۳۰۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن بھیڑ کی وجہ سے اگر کسی آدمی کو سجدہ کے لیے جگہ میسر نہ ہو تو وہ اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی وعبدالرزاق والامام احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبیہقی

۲۳۳۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: تم جہاں بھی ہو جمعہ قائم کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۰۵ مالک بن عامر اصبحی کہتے ہیں میں عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ایک چٹائی دیکھا کرتا تھا جو جمعہ کے دن مسجد کی مغربی دیوار کے نیچے پھیلا دی جاتی تھی چنانچہ جب دیوار کا سایہ پوری چٹائی کو ڈھانپ لیتا تھا اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور نماز جمعہ پڑھاتے نماز کے بعد ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ الامام مالک رحمة اللہ علیہ

۲۳۳۰۶ ابن ابی سلیط روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں جمعہ کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز مقام ملل میں جا کر پڑھی۔ رواہ مالک رحمة اللہ علیہ

۲۳۳۰۷ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا یقیناً رسول کریم ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے تمہارے روزوں کے بعد افطار کے دن (عید الفطر کے دن) اور اس دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (بقرہ عید کے دن) ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آج دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا عوالی کے والوں میں سے جو پسند کرتا ہوں کہ وہ جمعہ کا انتظار کرے اسے چاہیے کہ وہ جمعہ کے انتظار میں بیٹھا رہے اور جو واپس جانا چاہتا ہو میں نے اسے اجازت دے دی وہ واپس چلا جائے۔ ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا درانحالیکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن جارود وابو عوانة والطحاوی وابو یعلیٰ وابن حبان والبیہقی

۲۳۳۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: نماز جمعہ میں ضرور حاضر ہو گو کہ تمہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑے۔

رواہ المروزی فی کتاب الجمعة

۲۳۳۰۹ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی قوم بھی جمعہ کے دن ایسی جگہ نماز ظہر نہ پڑھے جہاں ان پر جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہو۔

رواہ نعیم بن حماد فی نسخته

۲۳۳۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز جمعہ اور تکبیرات تشریق صرف مصر جامع میں ہوسکتی ہیں۔

رواہ ابوعبید فی الغریب والمروزی فی کتاب الجمعة والبیهقی

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۹۱۷۔

۲۳۳۱۱　نمر کے بھانجے سائب کہتے ہیں کہ میں نے مقصورہ (محل) میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر اٹھا اور نماز پڑھنے لگا جب آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے نکل کر گھر میں تشریف لے گئے تو مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں حاضر ہوا تو فرمایا: دوبارہ ایسا نہیں کرنا جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس کے بعد مزید نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ کلام نہ کرلو یا مسجد سے نہ نکل جاؤ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم (نماز کے بعد مزید) نماز اس وقت تک نہ پڑھیں جب تک کہ کلام نہ کرلیں یا باہر نکل نہ جائیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۱۲　حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۳　زیادہ بن جاریہ تمیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دمشق کی مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں ہوئی تھی حتی کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کے بعد کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا جس نے تمہیں اس طرح سے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۱۴　"مسند سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ" ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز زوال شمس ہوتے ہی پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے تو ہم سائے کے پیچھے ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۵　حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے لیے گھروں سے چل پڑتے تھے اور پھر نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۶　حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

خطبہ کا سننا

۲۳۳۱۷　ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت ہے کہ لوگ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں) نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے اور موذن اذان دینے لگتا ہم لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے حتیٰ کہ جب موذن خاموش ہوجاتا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوجاتے تو تب لوگ خاموش ہوتے کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ دونوں خطبوں سے فارغ ہوجاتے۔ رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیهقی

۲۳۳۱۸　حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے ہم نماز پڑھنا ختم کردیتے اور آپس میں باتوں میں مشغول ہوجاتے۔ بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے بازار کے متعلق یا خادموں کے متعلق سوال کردیتے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ اس دوران کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہوجاتے۔

رواہ ابن راهویه والبیهقی

۲۳۳۱۹　ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھا درانحالیکہ امام جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کنکری ماری۔ رواہ الصابونی فی المائتین

۲۳۳۲۰ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عموماً جمعہ کے دن خطبہ میں یہ بات کہا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آپ نے یہ بات نہ کہی ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جمعہ کے دن امام جب خطبہ کے لیے کھڑا ہو جائے تو خاموش ہو کر خطبہ سنا کرو اور جو آدمی خاموش رہا ہے گو کہ خطبہ نہیں سنتا اس کے لیے ایسا ہی ثواب ہے جیسا کہ خاموشی سے خطبہ سننے والے کے لیے ہوتا ہے جب نماز کھڑی ہو جائے صفوں کو سیدھی کر لیا کرو پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرو کاندھوں سے کاندھوں کو ملا کر رکھ کرو بلاشبہ صف کا سیدھا کرنا نماز کا حصہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ لوگ نہ آجاتے جنہیں آپ رضی اللہ عنہ نے صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپ رکھی تھی۔ چنانچہ جب وہ لوگ آکر آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے۔

رواہ عبدالرزاق ومالک والبیہقی

۲۳۳۲۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا تمہاری نماز نہیں ہوئی چنانچہ اس آدمی نے نبی کریم ﷺ سے تذکرہ کر دیا کہ یا رسول اللہ! سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری نماز نہیں ہوئی نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے سعد وہ کیسے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے اور یہ آدمی باتیں کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۲ حضرت ابوسلمہ بن سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے درانحالیکہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دوران خطبہ آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس سے قبل نہیں سنا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب نماز کھڑی کی گئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ تم نے میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا جمعہ کے خطبہ کے دوران آپ جو بات بھی کریں گے وہ لغو سمجھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کا خواستگار ہوں اور توبہ کرتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا یا اللہ! ابوذر کی مغفرت کر دے اور اس کی توبہ قبول فرما۔ رواہ الرویانی والدیلمی

۲۳۳۲۳ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں سورت ''براءۃ'' تلاوت کی اور آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے مخصوص دنوں کی یاددہانی کرائی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یا ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ سرگوشی کی کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے میں نے یہ سورت تو صرف ابھی سنی ہے۔ میں نے اشارہ کیا کہ: خاموش رہو۔ چنانچہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے تم سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی لیکن تم نے مجھے بتایا نہیں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا خطبہ جمعہ کے دوران تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم کوئی بات کرو مگر یہ کہ تمہاری بات لغو سمجھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن ماجہ، وھذا الحدیث صحیح

۲۳۳۲۴ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں ایک مرتبہ صبح کے دن حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور امام خطبہ دے رہا تھا جب کہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا خاموش رہو چنانچہ جب نماز کھڑی کی جانے لگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں تمہیں ''خاموش رہو'' کہہ کر اپنا جمعہ باطل کر چکا ہوں۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

آداب خطبہ

۲۳۳۲۵　حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (یعنی نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر)۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۶　حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن بھی پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت بھی کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۷　سماک بن حرب جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی تمہیں بتائے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس کی تکذیب کرو چونکہ میں آپ کو خطبہ دیتے وقت حاضر رہتا تھا چنانچہ آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے: سماک کہتے ہیں. میں نے پوچھا: آپ ﷺ کا خطبہ کیسا ہوتا تھا؟ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ خطبے میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے اور قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے نیز آپس کا خطبہ درمیانہ (نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر) ہوتا تھا (اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔ مثلاً آپ نماز میں ''والشمس وضحها'' اور ''والسماء والطارق'' پڑھتے تھے ہاں البتہ فجر کی نماز قدرے طویل ہوتی تھی۔ اور ظہر کی نماز کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے تھے جب زوال شمس ہو چکا ہوتا چنانچہ پھر اگر رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے ہوتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے ورنہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے آتے آپ عصر کی نماز ایسے ہی پڑھتے جیسے کہ تم پڑھتے ہو اور مغرب کی نماز بھی تمہاری طرح پڑھتے۔ البتہ عشاء کی نماز تمہاری نسبت تھوڑی موخر کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۲۸　حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں طویل خطبے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۲۹　حصین کہتے ہیں کہ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے دیکھا اس پر انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو تباہ و برباد کرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ شہادت کی انگلی کھڑی کرنے سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۳۰　محمد بن قاسم اسدی، مطیع ابو یحییٰ انصاری اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۲۳۳۳۱　ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو کہیں امیر (گورنر) مقرر کر کے بھیجتے تو آپ ﷺ اسے تاکید کرتے تھے کہ خطبہ مختصر دینا اور کلام کم سے کم کرنا چونکہ کلام میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

کلام: ...... اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۳۳۲　''مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما'' کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۳۳　''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۳۴　ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب ہوتے تو آس پاس بیٹھے لوگوں کو سلام کرتے۔ جب آپ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے لوگ آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے اور آپ ﷺ پھر سلام کرتے۔

رواہ ابن عساکر و ابن عدی

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے: الالحفاظ ۵۰۵۔

۲۳۳۳۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر والبزار

۲۳۳۳۶۔ ابو جعفر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ الغرض آپ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۳۳۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ منبر پر "قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد" تلاوت کرتے تھے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن قرلی فی فوائدہ وسندہ ضعیف

آداب جمعہ

۲۳۳۳۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آنے سے پہلے اپنے کپڑوں کو خوشبو کی دھونی دیتے تھے۔
رواہ المروزی فی کتاب الجمعۃ

۲۳۳۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ جتنے وقفے سے چل کر آتے ہیں اسی قدر ان کے لیے اجر وثواب لکھتے ہیں شیاطین بھی مختلف قسم کے حیلے بہانے لے کر آجاتے ہیں جن کے ذریعے وہ لوگوں کو دلچسپ رکھتے ہیں اور لوگوں کو طرح طرح کی حاجات اور ضروری کام یاد کرواتے ہیں لہٰذا جو شخص جمعہ کے لیے آگیا منبر کے قریب بیٹھ گیا غور سے سن رہا ہے اور خاموشی سے خطبہ سنا اس کے لیے دو چند ثواب ہے جو شخص منبر سے دور رہا خاموشی سے خطبہ سنا اور کوئی لغویات نہیں کی اس کے لیے اجر وثواب کا ایک حصہ ہے۔ جو شخص منبر کے قریب بیٹھا خطبہ سنا لیکن خاموش نہیں رہا اور اس سے لغو حرکت سرزد ہوئی اس پر دو گناہ ہے جو شخص منبر سے دور بیٹھا اور نہ خطبہ سنا اور نہ ہی خاموش رہا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے جس نے کسی دوسرے کو "خاموش رہو" کہا گویا اس نے بھی کلام کیا اور جو کلام کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی سنا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل

۲۳۳۴۰۔ عمرو بن شمر، سعد بن طریف، اصبغ بن نباتہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جبریل امین مسجد حرام میں اترتے ہیں اور مسجد میں اپنا جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے فرشتے ان مساجد کی طرف اترتے ہیں جس میں جمعہ قائم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ فرشتے بھی اپنے جھنڈے مساجد کے دروازوں پر نصب کرتے ہیں پھر چاندی کے بنے ہوئے اوراق پھیلاتے ہیں فرشتوں کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور پھر ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو سویرے سویرے جمعہ کے لیے آجاتے ہیں چنانچہ جب مسجد میں پہلے پہل پہنچنے والوں کی تعداد ستر ہو جاتی ہے تو فرشتے اوراق لپیٹ لیتے ہیں ان ستر آدمیوں کی مثال ان جیسی ہے جنھیں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے چنا تھا اور وہ سب انبیاء تھے۔ رواہ ابن مردویہ

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ عمرو، سعد اور اصبغ یہ تینوں راوی متروک ہیں یہ حدیث اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عمیر بن ہانی کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۳۳۴۱۔ "مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں کی پراگندہ حالی دیکھی تو فرمایا: کچھ نقصان کی بات نہیں کہ لوگ آج کے دن کے لیے دو کپڑے بنوائیں جنہیں پہن کر آجایا کریں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۴۲۔ ابو جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمعہ کے دن سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھتے تھے سورت جمعہ سے مؤمنین کو جنت کی خوشخبری سناتے اور سورۃ منافقون سے منافقین کو مایوس دلاتے اور ان کی توبیخ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۳۴۳۔ "مسند علی" مولیٰ ام عثمان کہتے ہیں کہ میں نے جامع مسجد کوفہ کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کے دن شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف آجاتے ہیں اور لوگوں کو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے نشانہ بناتے ہیں اور انہیں طرح طرح

کی حوائج یاد دلاتے ہیں پھر انہیں جمعہ کے لیے آنے سے روک دیتے ہیں۔ فرشتے بھی اپنے جھنڈے لے کر مساجد کے دروازوں پر آجاتے ہیں ایک ساعت اور دو ساعتوں میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آجائے پس جب کوئی آدمی بیٹھ جاتا ہے خطبہ سنتا اور اپنی نظر بھی امام پر جمائے رکھتا ہے لیکن اس سے کوئی لغو حرکت سرزد ہو جاتی ہے اور خاموش نہیں رہتا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے "خاموش رہو" کہا اس نے بھی لغو کا ارتکاب کیا اور جس سے لغو حرکت سرزد ہو اس کے لیے جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں کہا میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ (رواہ ابو داود والبیهقی وضعیف ابی مع ٦٥٧

جمعہ کی سنتیں

۲۳۳۴۴　"مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" نبی کریم ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۴۵　"ایضاً" رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

غسل جمعہ

۲۳۳۴۶　ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ کے دن ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا مہاجرین اولین کو حکم دیا گیا یا عام لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں پتا۔

رواہ ابن منیع وسندہ حسن

۲۳۳۴۷ ..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے جمعہ کا غسل کیا تو اس نے افضل عمل کیا اور جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو وہ بھی اچھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۴۸　ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تاخیر ہو جانے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھ تمہیں نماز سے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے جواب دیا جب میں نے اذان سنی تو وضو کیا اور چل پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ کے دن ہمیں وضو کا حکم نہیں دیا گیا (بلکہ غسل کا دیا گیا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ پھر اس دن کے بعد میں نے جمعہ کا غسل نہیں چھوڑا۔ رواہ الخطیب

۲۳۳۴۹　ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان کچھ منازعت تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ تو کہتا ہے تو میری مثال اس آدمی کی سی ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۵۰　ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کیا کرو سو جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس کا غسل ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۳۳۵۱　حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل کیا کرو گو کہ تمہیں ایک دینار کے بدلے میں ایک گلاس پانی کا خرید کر کیوں نہ غسل کرنا پڑے۔ رواہ ابن جریر

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۸ والمتزیہ ۱۴۰۲

۲۳۳۵۲　"مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ" مجھے میرے خلیل ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کی وصیت کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وذخیرة الحفاظ ۲۱۳۵

۲۳۳۵۳　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل واجب نہیں ہے البتہ غسل کرنا افضل ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں لوگ صوف (اون) کے کپڑے پہنتے تھے اور مسجد تنگ تھی رسول کریم ﷺ سخت گرمی میں ایک دن خطبہ دینے لگے صوف کے کپڑوں میں

لوگوں کو پسینہ آیا جس سے بدبو پھیل گئی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو اذیت پہنچنے لگی اور رسول اللہ ﷺ کو بھی بدبو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو جب یہ دن (جمعہ) ہوا کرے غسل کر لیا کرو جس کے پاس جس قدر اچھی خوشبو میسر ہو لگا کر آیا کرے یا کم از کم تیل لگا کر آیا کرے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۳۵۴ یحییٰ کہتے ہیں میں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل کے متعلق دریافت کیا وہ کہنے لگیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا ہے کہ لوگ اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے پھر اسی حالت میں مسجد کی طرف چل پڑتے لوگوں سے کہا گیا، بہتر ہوگا کہ اگر تم غسل کر کے آ جایا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۲۳۳۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، سخت ترین حدیث جو نبی کریم ﷺ کی طرف سے آئی وہ یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں جو کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لیا کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۵۶ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بجز جنابت کے غسل کو واجب نہیں سمجھتے تھے جب کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

جمعہ کی مخصوص ساعت

۲۳۳۵۷ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابن عباس! مجھے اس ساعت (گھڑی) کے متعلق بتائیے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن ہونے کا ذکر کیا ہے کیا اس کے متعلق آپ کو بھی کچھ بتایا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے البتہ جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پوری سطح زمین سے پیدا کیا اور ان کا نام آدم رکھا گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سیاہ (کالے) بھی ہیں سرخ بھی ہیں برے بھی ہیں اور اچھے بھی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے ایک وعدہ لیا، جسے آدم علیہ السلام بھول گئے سو اسی وجہ سے آدم کو انسان کا نام دیا گیا بخدا اس دن (جمعہ) کا سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ انہیں جنت سے نکال کر زمین پر اتارا گیا۔ رواہ ابن عساکر

متعلقات جمعہ

۲۳۳۵۸ ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' کہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر باتوں میں مشغول ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

ساتواں باب...... نفل نماز میں

آداب نوافل

۲۳۳۵۹ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' عاصم بن ضمرہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ دن کو کیسے نفل پڑھتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح نبی کریم ﷺ نفل پڑھتے تھے اس کی تم طاقت نہیں رکھتے ہو۔ ہم نے کہا، آپ ہمیں بتا دیں جتنی ہم میں طاقت ہوئی ہم آپ ﷺ کے عمل کو اختیار کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر توقف کرتے اور جب سورج یہاں پہنچ جاتا یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار میں ہو جاتا جتنی میں مغرب کی طرف عصر کے وقت ہوتا ہے آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے

اور چار رکعت پڑھتے اور جب سورج زائل ہوجاتا تو ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے پھر ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے عصر سے پہلے بھی چار رکعت پڑھتے، ہر دو رکعتوں میں فرق مقرب فرشتوں مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا یہ دس رکعتیں نفل تھیں جن پر کہ مداومت کرنے والے کم ہی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة والا مام احمد بن حنبل وابن منیع والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجه وابو یعلی وابن جریر و صححه وابن خزیمة والبیهقی والضیاء المقدسی

فائدہ: ..... ہر فرض نماز کے ساتھ معروف سنتوں کو کتب فقہ وحدیث میں نفل کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے لہذا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں جو نفل کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد بھی معروف عندنا سنن ہیں۔

نوافل (سنن) کی گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۲۳۳۶۰ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے لیکن گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ فرض نماز ہو تو وہ ہر حال میں مسجد میں ادا کی جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۶۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مغرب اور جمعہ کے بعد نماز گھر میں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بجز عصر اور فجر کے ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والامام احمد بن حنبل والعدنی وابو داؤد والنسائی وابن خزیمة وابو یعلی وابو سعید بن الاعرابی فی معجمه والطحاوی والبیهقی وسعید بن المنصور

۲۳۳۶۳ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں میں نے ایسی تین جماعتوں سے حدیث سنی ہے، جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرض نماز مسجد میں اور نفل (سنت) نماز گھر میں پڑھی جائے۔ رواہ ابو یعلی

۲۳۳۶۴ عباس بن سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں سلام پھیرتے لوگ فوراً مسجد کے دروازوں کی طرف لپکتے اور مسجد سے نکل جاتے اور بقیہ نماز اپنے گھروں میں جا کر پڑھتے۔

رواہ ابن ابی شیبه

۲۳۳۶۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے فرض نماز شروع کی لیکن اسی دوران اس نے نوافل پڑھنے کا فیصلہ کیا تو اسے چاہیے کہ کلام کرلے یا چل لے یا اس سے پہلے نماز پڑھ لے میں تو باندی سے کہتا ہوں کہ ذرا دیکھو کتنی رات گزر چکی ہے، یہ بات کہنے سے صرف ان دو نمازوں کے درمیان فصل کرنا میرا مقصود ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

نفل نماز میں قراءت

۲۳۳۶۶ مسیب بن رافع ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل نفل نماز میں سورت ق پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم ..... اس میں رخصت

''مسند جابر بن عبداللہ'' رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے، گو کہ سواری جس طرح بھی جارہی ہوتی اور جب فرض نماز

پڑھنا چاہتے تو سواری سے نیچے اترتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۶۸ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے سواری خواہ جس طرف بھی جارہی ہوتی البتہ سجدہ رکوع سے تھوڑا نیچے جھک کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۶۹ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ ہر سمت میں نماز پڑھ لیتے تھے لیکن سجدہ رکوع سے قدرے زیادہ جھک کر کرتے تھے گویا آپ ارکان صلوۃ اشاروں سے ادا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۷۰ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ کو مشرق کی طرف رخ کیے نماز پڑھتے ہوئے پایا چنانچہ آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے سر سے اشارے کر رہے تھے آپ ﷺ کا سجدہ رکوع کی نسبت قدرے نیچے ہوتا تھا میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم نے فلاں فلاں کام کا کیا کیا میں ابھی نماز پڑھ رہا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۷۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو سواری پر صلوۃ اللیل پڑھتے دیکھا گو کہ سواری جس طرف بھی جارہی ہوتی۔ رواہ الخطیب

۲۳۳۷۲ ”مسند عامر بن ربیعہ“ میں نے رسول کریم ﷺ کو سواری کی پشت پر نوافل پڑھتے دیکھا سواری چاہے جس طرف بھی جارہی ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۷۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے سواری چاہے جس طرف بھی جارہی ہوتی نیز اپنے ساتھیوں کو بتایا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۷۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا ہے درحالیکہ آپ ﷺ خیبر کی طرف جارہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۷۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے اونٹ پر وتر پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۷۷ قیصر روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے گو کہ سواری جس طرف بھی جارہی ہوتی اس کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا یہ سنت ہے؟ جواب دیا: جی ہاں یہ سنت ہے لوگوں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ مسکرا کر کہتے: جی ہاں میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۷۸ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں شام سے غزوہ یرموک سے واپسی کے موقع پر والد محترم زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے انہیں دیکھا کہ سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے گو کہ سواری جس طرف بھی جارہی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۷۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دلدل میں ہونے کی وجہ سے گدھے پر نماز پڑھی تھی۔ رواہ ابن عساکر

بیٹھ کر نوافل پڑھنا

۲۳۳۸۰ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ نے وفات سے ایک یا دو سال قبل بیٹھ کر نفل نماز پڑھی تھی اور اس نماز میں ترتیل کے ساتھ بہت طویل قراءت کی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سخت جانفشانی سے عبادت کرتے تھے حتی کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۲ عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہوکر لمبی نماز پڑھتے تھے اور پھر دوسری رات کو بیٹھ کر لمبی نماز پڑھتے تھے، میں نے پوچھا آپ نماز میں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہوکر رات کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے حتی کہ جب تیس یا چالیس (۳۰-۴۰) آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہوکر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۸۵ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اسوقت بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۸۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہوجاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے جتنی دیر میں انسان چالیس آیتیں پڑھ سکتا ہے پھر آپ ﷺ رکوع کرتے۔ رواہ البزار

۲۳۳۸۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ آپ نے اکثر نمازیں بیٹھ کر کے نہیں پڑھ لیں سوائے فرض نمازوں کے وہ کھڑے ہوکر پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کو محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

۲۳۳۸۸ عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔

رواہ عبدالرزاق

فصل...... جامع نوافل کے بیان میں

تہجد کا بیان

۲۳۳۸۹ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' یحیٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی تہجد کی نماز فوت ہوجائے اسے چاہیے کہ ظہر سے پہلے کی نماز میں سو (۱۰۰) آیتیں پڑھے بلاشبہ یہ قیام الیل (تہجد) کے برابر ہیں۔ رواہ ابراهيم بن سعد فی نسخته

۲۳۳۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کا رات کا ورد (وظیفہ یعنی صلوٰۃ تہجد) فوت ہوجائے وہ زوال شمس سے لے کر ظہر تک پڑھ لے یوں سمجھا جائے گا گویا اس کی نماز تہجد فوت ہی نہیں ہوئی یا اس نے پالی۔

رواہ مالک وابن المبارک فی الزهد وابو عبيد فی فضائل القرآن والبيهقی

۲۳۳۹۲ ...عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سو جائے اور نماز تہجد پوری یا کچھ نہ پڑھ سکے اسے چاہیے کہ فجر تا ظہر کسی وقت بھی پڑھ لے چنانچہ نماز تہجد اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائے گی گویا کہ اس نے رات ہی کو

پڑھ لی تھی۔ رواہ ابن المبارک

۲۳۳۹۳ حمید بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا رات کا وظیفہ (نماز تہجد) فوت ہوجائے وہ ظہر سے پہلے پڑھ لے، اس کی یہ نماز، رات کی نماز کے برابر ہوگی۔ رواہ ابن المبارک وابن جریر

۲۳۳۹۴ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ درمیان رات میں نماز کو بہت محبوب سمجھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۳۳۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز تہجد سے واپس آئے اور فرمایا رات کا افضل حصہ جس قدر گزر چکا ہے اس قدر باقی نہیں رہا۔ رواہ مسدد

۲۳۳۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو نبی کریم ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نماز نہیں پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب ہمیں اٹھنا چاہے گا ہم اٹھ جائیں گے۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور میری طرف پھر واپس نہیں پلٹے پھر میں نے آپ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ران پر ہاتھ مار کر یہ آیت تلاوت کررہے تھے۔

وکان الانسان اکثر شیءٍ جدلاً

یعنی انسان جھگڑوں کا بہت خوگر ہے۔

۲۳۳۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ہمیں نماز کے لئے جگایا اور پھر اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گئے اور رات کو کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے اس دوران آپ ﷺ نے ہماری کوئی حرکت محسوس نہ کی (جس سے پتہ چل سکے کہ ہم نماز کے لئے اٹھ گئے ہیں) چنانچہ آپ ﷺ ہماری طرف پھر لوٹے اور ہمیں جگایا اور فرمانے لگے۔ دونوں اٹھو اور نماز پڑھو میں اٹھ کر آنکھیں ملنے لگا اور میں نے کہا بخدا! ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی پڑھیں گے چونکہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہیے گا ہم اٹھ جائیں گے رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمارہے تھے۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی کو پڑھیں گے ہم صرف اللہ کی فرض کردہ نماز ہی کو پڑھیں دو مرتبہ فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی۔

وکان الانسان اکثر شیءٍ جدلاً

یعنی انسان جھگڑے کا بہت خوگر ہے۔ رواہ ابویعلی وابن جریر وابن خزیمۃ وابن حبان

۲۳۳۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو آٹھ رکعات نفل پڑھتے تھے اور دن کو بارہ (۱۲) رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور

تہجد کی طویل قراءت

۲۳۳۹۹ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں نے (دل میں) کہا شاید اس کو ختم کرکے رکوع کرلیں لیکن اس کے بعد آپ ﷺ نے سورت آل عمران شروع کردی میں نے کہا: شاید اسکو ختم کرکے رکوع کریں، لیکن آپ ﷺ نے سورۃ نساء شروع کردی میں نے کہا: شاید آپ ﷺ اس میں رکوع کرلیں چنانچہ آپ ﷺ نے پوری سورت پڑھ کر ختم کرلی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۰۰ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے یہاں رات گزاری چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور مسجد میں جاکر نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے جا کھڑا ہوا۔ میرا خیال ہے کہ شاید آپ ﷺ کو میرا علم نہیں ہوا تھا

چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں سمجھا شاید سو آیات پڑھنے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے رکوع نہ کیا میں نے کہا شاید دو سو آیات پڑھ لینے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے پھر بھی رکوع نہ کیا میں نے کہا: جب سورت ختم کریں گے تو رکوع کریں گے چنانچہ سورت تو ختم کی لیکن رکوع نہ کیا جب سورت ختم کی تو کہا: **اللھم لک الحمد** وتر پھر سورت آل عمران شروع کردی میں سمجھا جب یہ ختم کریں گے تو رکوع کرلیں گے لیکن یہ بھی ختم کرکے آپ نے رکوع نہ کیا اور کہا **اللھم لک الحمد** (تین بار کہا) پھر آپ نے سورت نساء شروع کردی میں نے کہا اس کو ختم کرکے رکوع کرلیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے سورت ختم کی اور رکوع کیا میں نے سنا کہ آپ رکوع میں کہہ رہے تھے: **سبحان ربی العظیم**، آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے میں نے کہا: آپ اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں کہا: **سبحان ربی الاعلی** آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے مجھے یقین ہے کہ آپ نے کچھ اور بھی پڑھا لیکن میں اسے نہ سمجھ سکا پھر آپ نے سورت انعام شروع کردی لیکن میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر چل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۰۱ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ فلاں آدمی رات بھر صبح تک سوتا رہا اور اس نے کچھ بھی نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کردیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صلوۃ اللیل (نماز تہجد) کا حکم دیا اور خوب ترغیب دی حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلوۃ اللیل تمہارے اوپر لازمی ہے گوکہ ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۳ ''مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' رسول کریم ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کو سناتا: میں نے تمنا کی کہ اگر مجھے بھی کوئی خواب دکھائی دے جسے میں رسول اللہ ﷺ کو سناؤں۔ چنانچہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا: گویا کہ دو فرشتے ہیں اور مجھے پکڑ کر جہنم کے پاس لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ کنویں کے منڈیر کی طرح جہنم کا بھی منڈیر ہے اور کنویں کے دو کونوں کی طرح جہنم کی بھی کوئی چیز ہے اور اس میں لوگ جل رہے ہیں جنہیں آگ نے بے حال کر رکھا ہے میں برملا کہنے لگا: جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اسی اثناء میں مجھے ایک اور فرشتہ ملا اس نے کہا: تجھے ہرگز نہیں ڈرایا جائے گا میں نے اس خواب کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۴۰۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور صلوۃ اللیل (نماز تہجد) کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کو دو دو رکعتیں پڑھی جائیں اور جب تمہیں صبح ہوجانے کا خدشہ ہو تو ایک ہی رکعت پڑھ لو اور اس سے تمہاری نماز طاق ہوجائے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی طاق ہے اور طاق (عدد) کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول کریم ﷺ کو پکارا میں دونوں کے درمیان موجود تھا۔ کہا: کہ آپ صلوۃ اللیل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت کرکے پڑھی جائے گی اور جب تمہیں صبح کا اندیشہ ہو یا صبح کو محسوس کرلو تو فجر کی نماز سے پہلے پہلے دو سجدے کرلو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یانبی اللہ! آپ ہمیں صلوٰۃ اللیل کا حکم کیسے دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم دو دو رکعت کرکے نماز پڑھو اور اگر تمہیں صبح ہوجانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور اس سے قبل پڑھی گئی نماز کو طاق بنالو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۷ عقبہ بن حریث روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت ہے اور اگر تمہیں صبح ہوجائے تو ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا: دو دو رکعتیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۰۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات پر غالب آنے کی تم کوشش نہ کرو بلاشبہ تم رات پر غلبہ نہیں پاسکتے لہٰذا تم میں

سے کوئی جب نماز میں اونگھنے لگے تو وہ نماز ختم کر کے واپس چلا جائے اور اپنے بستر پر سو جائے چونکہ اس کے لیے یہ زیادہ باعث سلامتی ہے۔

رواہ الطبرانی

۲۳۴۰۹ شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا فلاں آدمی رات بھر سوتا رہا حتی کہ صبح تک اس نے نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا یہی آدمی ہے کہ جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۰ قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو شر میں سے اتنا بھی کافی ہے کہ آدمی رات گزارے درحالیکہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دے اور وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کر سکے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۱ عبدالرحمن بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کوئی ایسا آدمی نہیں جو رات کو سوتا ہے اور صبح تک اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کر سکے مگر یہ کہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۲ ابو کنود روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سوتا ہے اور اس کے دل میں بیداری کا کھٹکا ہو تو وہ ضرور بیدار ہوتا ہے چنانچہ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے بھلائی لگ جا اور اپنے رب کو یاد کر شیطان بھی اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے شر و برائی میں لگا رہ اور سو جا ابھی رات کافی ہے اگر وہ اٹھ جائے وضو کر کے نماز پڑھے اور اپنے رب سے دعا و مناجات میں مشغول رہے تو وہ صبح کو ہشاش بشاش اور خوش و خرم اٹھتا ہے اور رات کی عبادت اس کے لیے یادگار رہتی ہے اور اگر سوتا رہے تو صبح کو تھکا ہوا پریشان اور حیران و بوجھل ہو کر اٹھتا ہے اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۳ ابو کنود روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو آدمی رات کو کسی گھڑی میں اٹھنے کا خیال اپنے دل میں رکھتا ہے تو وہ اٹھ جاتا ہے اور اس کے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آتا ہے اور کہتا ہے کھڑے ہو جاؤ اپنے رب کو یاد کرو اور جس قدر ہو سکے نماز پڑھو جب کہ شیطان اس کے پاس آکر کہتا ہے سو جاؤ یہ پوری رات تمہارے آرام کے لیے ہے کیا تم نے کوئی آواز سنی ہے۔ چنانچہ اس آدمی کے بارے میں فرشتے اور شیطان کا جھگڑا ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے: یہ خیر و بھلائی میں لگ جائے گا جب کہ شیطان کہتا ہے یہ شر اور برائی میں لگا رہے گا۔ اگر اس نے اٹھ کر نماز پڑھ لی تو وہ بھلائی کو پہنچ گیا اور اگر صبح تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے اور جب وہ فجر کے وقت اٹھتا ہے تو غمزدہ حالت میں صبح کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۴ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی جب رات کو اپنے بستر پر سوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ایک گرہ اس کے سر میں ایک گرہ اس کے درمیان میں اور ایک گرہ اس کے پاؤں میں۔ اگر رات کو بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لے تو اس کی اوپر والی گرہ کھل جاتی ہے اگر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو درمیان والی گرہ کھل جاتی ہے اور گر کھڑے ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے (نماز پڑھے) تو نیچے والی گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور اگر جوں کا توں صبح تک سوتا رہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر جاتا ہے اور صبح کو بوجھل اور سست حالت میں اٹھتا ہے۔ رواہ ابن جریر

متعلقات تہجد

۲۳۴۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۶... کریب روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے آپ ﷺ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۱۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

لا اله الا انت سبحانک اللهم انی استغفرک لذنبی واسئلک رحمت اللهم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ هديتنی وهب لی من لدنک رحمة انک انت الوهاب.

یا اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل میں کجی نہ ڈالنا اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی رحمت کا عطا کرنے والا ہے۔

۲۳۴۱۸ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو عشاء کے بعد باتیں کرتے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عشاء کے بعد یہ کیسی باتیں ہو رہی ہیں؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو عشاء سے قبل سوتے نہیں دیکھا ورنہ ہی عشاء کے بعد باتیں کرتے دیکھا ہے یا تو آپ ﷺ (عشاء کے بعد) اپنے فائدہ کے لیے نماز پڑھتے تھے یا اپنے آپ کو سلامت رکھنے کے لیے سو جاتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا دن کی نماز چار چار رکعات پڑھی جائے گی۔رواہ عبدالرزاق والبیهقی

کلام: ...بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں مقاتل بن سلیمان ہے جو لیس بشئی (کسی درجہ میں نہیں) ہے یعنی ضعیف راوی ہے۔

آداب تہجد

۲۳۴۲۰ خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کے بعد باتیں کرنے پر مارتے تھے اور فرماتے! تم رات کے اول حصہ میں باتیں کرتے ہو اور آخری حصہ میں سو جاتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۴۲۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذموم ترین حرکت عشاء کے بعد باتوں میں مشغول ہونا ہے۔لہٰذا عشاء کے بعد یا تو نماز میں مشغول ہو جائے یا تلاوت قرآن میں۔رواہ ابن الضیاء

۲۳۴۲۲ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ عشاء کے بعد میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا انہوں نے کہا تم نے مجھے کیوں تلاش کیا؟ میں نے کہا تاکہ ہم باتیں کر لیں حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۴۲۳ سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے سلمان میں عشاء کے بعد باتیں کرنے پر بھرپور مذمت کرتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۴ سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے عشاء کے بعد قصہ گوئی کی سخت مذمت کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۵ حجاج بن عمرو کہتے ہیں تم میں سے کسی ایک کو اتنی بات کافی ہے کہ وہ رات کو اٹھے اور صبح تک نماز پڑھے تو بلاشبہ اس نے تہجد کی نماز پڑھ لی اور تہجد کی نماز بھی تو وہی ہوتی ہے جو سونے کے بعد پڑھ لی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہی نماز ہوتی تھی۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۶ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ایسا مرد ہے جو رات کو اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اگر بیوی پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے؟ کیا ایسی عورت کوئی ہے جو رات کو اٹھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اگر شوہر پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے جگا دے پھر یہ دونوں رات کو گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب سورت مزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان کا پورا مہینہ رات بھر قیام کرتے تھے اور اس کے اول و آخر حصہ میں قیام سنت تھا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۴۲۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے لیے رات کو تین برتن ڈھانپ دیئے جاتے تھے۔ایک برتن میں طہارت کے لئے پانی ہوتا، دوسرے برتن میں پینے کے لئے پانی ہوتا اور تیسرے برتن میں آپ کا مسواک ہوتا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۴۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ عشاء سے پہلے سوتے تھے اور نہ ہی اس کے بعد باتیں کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

نماز چاشت کا بیان

۲۳۴۳۰ مورق عجلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں میں نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے فرمایا میرے خیال میں وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر والحاکم فی الکنی

۲۳۴۳۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مسلمان بھی زمین پر کھلی جگہ آئے اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

الھم لک الحمد اصبحت عبدک علی عھدک ووعدک انت خلقتنی ولم آک شیئا استغفرک لذنبی فانه قد ارھقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرھا لی فاغفرھا یا ارحم الراحمین.

یا اللہ تمام تر تعریفیں تیرے لیے ہیں میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے تیرے وعدے کے مطابق صبح کی ہے اور تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے حالانکہ میں قابل ذکر چیز نہیں تھا میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں بلاشبہ مجھے گناہوں نے گھیر رکھا ہے وراں تو تو ہی بخشے گا تو ارحم الراحمین ہے۔

اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا گو کہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ ابن رھویہ وابن ابی الدنیا فی الدعاء

کلام: بوصیری نے زوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابوقرہ اسدی بھی ہے چنانچہ ابن خزیمہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں میں اس راوی کی عدالت وجرح سے واقف نہیں ہوں جب کہ سند کے بقیہ رجال صحیح ہیں۔

۲۳۴۳۲ مسلمہ بن قحیف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ کے بندو! نماز چاشت پڑھا کرو۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۴۳۳ مسلمہ بن قحیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: جب تم ایسا کرو بھی تو چاشت کی نماز پڑھو۔ رواہ ابن سعد وابن جریر

۲۳۴۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نماز چاشت پڑھتے تھے۔

رواہ الطبرانی والامام احمد بن حنبل والنسائی وابن خزیمۃ وابو یعلی الضیاء المقدسی

۲۳۴۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ عشاء کی نماز اسوقت پڑھتے تھے جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا کہ عصر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل

۲۳۴۳۶ عطاء ابو محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔

راہ الطبرانی فی جزء من اسمہ عطاء

۲۳۴۳۷ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو طلوع شمس کے وقت نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز اوابین کا انتخاب کرو لوگوں نے پوچھا نماز اوابین کیا ہے فرمایا: نماز اوابین دو رکعت ہے نماز حسین چار رکعت ہے نماز

خاشعین چھ رکعت ہے اور نماز فتح آٹھ رکعات ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز فتح مکہ کے موقع پڑھی مریم بنت عمران کی نماز بارہ رکعت ہے جس نے بھی یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔رواہ ابو القاسم الصادیلی فی جزئہ

نماز چاشت کی رکعتیں

۲۳۴۳۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز چاشت آٹھ رکعات پڑھی۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۹ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز چاشت پڑھی اور نماز شروع کرتے وقت تین بار اللہ اکبر کبیراً کہا تین بار الحمد للہ کثیراً کہا اور تین بار سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہا اس کے بعد یہ دعا پڑھی: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ یا اللہ میں شیطان کے وسوسوں اور حیلے بہانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۴۴۰ ''مسند حنظلہ ثقفی'' غضیف بن حارث قدامہ ثقفی وحنظلہ ثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب سورج بلند ہو جاتا اور لوگ اپنے کاموں پر نکل جاتے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں آجاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے جب آپ ﷺ کسی کو دیکھتے تو واپس لوٹ آتے۔رواہ ابو نعیم

۲۳۴۴۱ عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: یہ نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اور نہ آپ ﷺ کے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پڑھی ہے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۲ عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے کچھ وصیت کریں ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جس نے (چاشت کی) چار رکعات پڑھیں اسے عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا جس نے آٹھ رکعات پڑھیں اسے فرماں برداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دے گا۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے۔حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ چھوڑیں گے ہی نہیں پھر آپ ﷺ کی نماز چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ پڑھیں گے ہی نہیں۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو بجز ایک مرتبہ کے کبھی چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔رواہ ابن النجار

۲۳۴۴۵ عکرمہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن چاشت کی نماز پڑھتے اور دس دن چھوڑ دیتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کو چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ بہت ساری چیزوں کو اس وجہ سے چھوڑ دیتے تھے کہ سنت سمجھ کر اپنا نہ لی جائیں۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز نہ سفر میں پڑھی اور نہ ہی حضر میں البتہ میں پڑھتی تھی۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۸ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں الا یہ کہ آپ اگر کہیں سفر پر ہوتے تو تشریف لانے پر پڑھ دیتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۳۴۴۹ ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ کے لیے پانی رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے غسل کیا پھر چادر لپیٹی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال دیا پھر آپ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۵۰ ام ھانی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے فیصلے کررہے تھے آپ ﷺ فارغ نہ ہوئے حتی کہ سورج بلند ہوگیا اور آپ ﷺ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعت پڑھیں۔

رواہ ابوسعید النقاش فی کتاب القضاء

۲۳۴۵۱ ام ھانی بنت ابی طالب کہتی ہیں، جب رسول کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو قبیلہ بنی مخزوم میں سے میرے دوست والی رشتہ دار (دو) بھاگ کر میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں اپنے گھر میں چھپا دیا اتنے میں میرے بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ادھر آنکلے وہ کہنے لگے بخدا! میں تو انہیں ضرور قتل کروں گا میں نے دروازے پر تالہ لگادیا پھر مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ اس وقت ایک ٹب میں غسل کررہے تھے تب میں آٹے کے نشانات تھے جب کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چادر تان کر آپ ﷺ کے آگے پردہ کررکھا تھا۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے اور اپنے بدن پر ایک کپڑا لپیٹا اور پھر نماز چاشت کی آٹھ رکعت پڑھیں پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا ام ھانی مرحبا خوش آمدید بتایئے کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو سسرالی رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس (پناہ کے لئے) آئے ہیں اور اب علی آئے ہیں اور کہتے ہیں انھیں قتل کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں ہوگا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی جسے تم نے امن دیا اسے ہم نے بھی امن دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۴۵۲ یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن حارث سے نماز چاشت کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔ حالانکہ وہ کثیر تعداد میں تھے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی مجھے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا ہو سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے چنانچہ وہ کہتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعات نماز پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۳ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز چاشت کے متعلق سوال کیا، حلانکہ اس زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وافر تعداد میں موجود تھے میں نے کسی ایک کو بھی نہیں پایا جس نے نماز چاشت کے متعلق نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنائی ہو بجز ام ھانی کے چنانچہ وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے لیے غسل کے واسطے پانی رکھو چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن میں پانی ڈال دیا میں نے اس برتن میں آٹے کے نشانات دیکھے آپ ﷺ نے آٹھ رکعات نماز پڑھی، میں نے آپ ﷺ کو چاشت کے وقت اس سے پہلے نماز پڑھتے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۴ ام ھانی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت میرے پاس بیٹھی تھیں چنانچہ آپ ﷺ نے مشکیزے سے ایک برتن میں پانی ڈالا اور پھر پردے کے پیچھے تشریف لئے گئے اور غسل کیا پھر فتح مکہ کے دن آٹھ رکعات نماز پڑھی میں نے اس سے پہلے آپ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۵ ام ھانی کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے ایک کپڑے سے ستر کروا کر اس کے پیچھے غسل کیا پھر آپ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی درحالیکہ سورج بلند ہوچکا تھا میں نہیں جانتی کہ آپ کا قیام طویل تھا یا رکوع یا سجدہ؛ چونکہ یہ تمام ارکان قریب قریب مقدار کے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۶ عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے میں انہیں ام ھانی کے پاس لے گیا اور کہا: تم انہیں بھی وہ کچھ بتاؤ جو کچھ مجھے بتایا تھا، ام ہانی رضی اللہ عنہا کہنے لگیں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے پانی مانگا آپ کے لیے ایک برتن میں پانی ڈال دیا گیا پھر آپ ﷺ نے ایک کپڑا تنوا دیا جس سے میرے اور آپ ﷺ کے درمیان پردہ ہوگیا آپ ﷺ نے غسل کیا اور جو پانی بچ گیا وہ گھر کے ایک کونے میں بہا دیا پھر آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں یہ نماز چاشت تھی اس میں قیام رکوع سجدہ اور جلسہ یکساں مقدار میں تھے یہ حدیث سننے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما ام ہانی کے گھر سے باہر نکلے وہ کہہ رہے تھے میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن آج مجھے نماز چاشت کا علم ہوا ہے چنانچہ مخلوق عشاء اور اشراق کے وقت تسبیح کرتی ہے

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں، میں کہا کرتا تھا کہ اشراق کی نماز کہاں ہوگی پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کے بعد اشراق کی نماز ہے۔
رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۷ ام ہانی کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن صبح کے وقت آٹھ رکعات نماز پڑھتے دیکھا اور آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۸ عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں مجھے بجز ام ھانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہو چنانچہ ام ھانی نے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر ان کے گھر میں تشریف لائے غسل کیا اور پھر آٹھ رکعات نماز پڑھی ام ھانی کہتی ہیں میں آپ ﷺ کو اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ ﷺ نے رکوع و سجود اہتمام سے کے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۵۹ ام ہانی کہتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک بڑے پیالے میں پانی رکھا تھا اس میں آٹے کے نشانات بھی تھے آپ ﷺ نے ایک کپڑا تان کر ستر کیا اور پھر غسل کر کے نماز چاشت پڑھی مجھے نہیں معلوم آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں یا چار رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۰ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن دو رکعت نماز چاشت پڑھی پھر ایک دن چار رکعات پڑھی پھر ایک دن چھ رکعات پڑھی پھر ایک دن آٹھ رکعات پڑھی، پھر آپ نے ایک دن چھوڑ دی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۱ "مسند علی" ابو رملہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور پوچھا: لوگ کہاں ہیں؟ جواب ملا، لوگ مسجد میں ہیں کچھ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ بیٹھے ہوئے ہیں فرمایا: لوگوں نے یہ نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں نہیں بھلایا الا یہ کہ یہ نماز چھوڑ دیں حتی کہ سورج ایک یا دو نیزے بلند ہو جائے اور پھر دو رکعتیں پڑھ لیں تو یہ صلوٰۃ اوابین ہوگی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۶۲ عائشہ بنت سعد کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز چاشت کی آٹھ رکعت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نمازِ فئ زوال

۲۳۴۶۳ ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نصف دن کے بعد جب کہ سورج ڈھل چکتا چار رکعات نماز پڑھنا مستحب سمجھتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ اس وقت میں نماز مستحب سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اس وقت میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور اسی نماز کی آدم نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پابندی کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۹۸۴۔

مغرب وعشاء کے درمیانی وقت میں نماز

۲۳۴۶۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ نماز جو رات کے اول حصہ میں پڑھی جائے وہ افضل ہے۔ رواہ ابن جریر

فائدہ: احادیث شریفہ میں مختلف نمازوں کی فضلیت بیان کی گئی ہے چنانچہ فرض نمازوں کے بعد افضل ترین نماز نماز تہجد ہے۔ حدیث بالا میں جس نماز کا ذکر ہوا ہے شرعی اصطلاح میں اسے نماز اوابین سے تعبیر کیا جاتا ہے رہا یہ سوال کہ آپ ﷺ نے حدیث بالا میں اس نماز کو افضل ترین کیوں قرار دیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ سائل کے حال کے موافق یہی جواب تھا چنانچہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اسی طرز کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ افضل عمل والدین کی خدمت ہے بسا اوقات آپ ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کو افضل عمل قرار دیا ہے یہ تمام افضل اعمال اوقات

وحالات کے موافق بتائے گئے ہیں اسی لیے فقہاء نے اصول فتوی میں بیان کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ سائل کی شخصیت کو سامنے رکھ کر فتوی دے۔

نماز تراویح

۲۳۴۶۵　سائب بن یزید کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں چنانچہ قاری ایک ایک رکعت میں دو دو سو آیتیں پڑھتا حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے قاری عصا پر سہارا لے لیتا اور ہم طلوع فجر کے لگ بھگ گھروں کو واپس لوٹتے۔

رواہ مالک وابن وھب وعبد الرزاق والضیاء المقدسی والطحاوی وجعفر الفریابی فی السنن و البیہقی

۲۳۴۶۶　عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں رمضان میں ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا ہم کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں، چنانچہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی اقتداء میں چند آدمی نماز پڑھ رہے ہیں اس حالت کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بہت اچھا ہوگا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے نفاذ کا پختہ عزم کر لیا اور سب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا اس کے بعد ایک رات پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا لوگ اپنے ایک قاری کے پیچھے نماز میں مشغول تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ نیا طریقہ بہت اچھا ہے یہ لوگ رات کے جس حصہ میں سوجاتے ہیں وہ رات کے اس حصہ سے بدرجہا افضل ہے جس میں یہ کھڑے رہتے ہیں۔ یعنی رات کے اول حصہ میں نماز کے لیے کھڑے رہتے ہیں اور آخری حصہ جو کہ افضل ہے میں سوجاتے ہیں۔

رواہ مالک وعبد الرزاق والبخاری وابن جریر وابن خزیمۃ والبیہقی وجعفر الفریابی فی السنن

۲۳۴۶۷　عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ماہ رمضان کے قیام کے لیے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کیا اور عورتوں کو سلیمان بن ابی حثمہ کے پیچھے۔ رواہ جعفر الفریابی فی السنن والبیہقی

۲۳۴۶۸　ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو بلایا اور ان سے قراءت سنی چنانچہ ان میں سے جو جلدی سے قراءت کرتا تھا اسے حکم دیا کہ (ایک رکعت میں) لوگوں کے لیے رمضان میں تیس آیتیں پڑھے درمیانی درجہ کی قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ پچیس آیتیں پڑھے جب کہ آہستہ آہستہ قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ بیس آیتیں پڑھے۔ رواہ جعفر الفریابی فی السنن والبیہقی

۲۳۴۶۹　نوفل بن ایاس ھذلی کی روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسجد میں مختلف ٹولیوں میں نماز (تراویح) پڑھتے تھے چنانچہ ایک جماعت یہاں کھڑی ہے دوسری وہاں۔ اور جس قاری کی آواز زیادہ اچھی ہوتی لوگوں کا رجحان اس کی طرف زیادہ ہوتا یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں نے قرآن مجید کو گیتوں کا مجموعہ بنا لیا ہے، بخدا! اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو اس حالت کو میں ضرور تبدیل کروں گا چنانچہ اس کے بعد صرف تین ہی راتیں گزری تھیں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آخری صف میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اگر یہ نئی بات ہے تو بہت اچھی ہے۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی خلق الافعال وجعفر الفریابی فی السنن

فائدہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باجماعت تراویح کو جو بدعت کہا ہے یہ لغوی معنی میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنی میں یعنی بدعت نیا طریقہ نئی بات کے ہے اسے اصطلاحی بدعت سے نہیں تعبیر کیا جاسکتا چونکہ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد موجود تھی آپ رضی اللہ عنہ کی رائے سب صحابہ نے نہ صرف بخوشی قبول کی بلکہ اس کی حمایت کی اور توثیق کی لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اس پر اجماع ہو گیا ہٰذا اسے بدعت کہنا یا سمجھنا خطرہ سے خالی نہیں:

بل اقول ان قائلہ کا ذان یفسق بل یکفر لا نہ قدا نکر اجماع الصحابۃ رضی اللہ عنہم. و اللہ اعلم.

۲۳۴۷۰ ابن ابی ملیکہ روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو (قیام اللیل کے یے ایک امام کے پیچھے) جمع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سائب مخزومی کو حکم دیا کہ وہ اہل مکہ کو جمع کر کے تراویح پڑھائیں۔
رواہ ابن سعد

۲۳۴۷۱ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں رات کو نماز پڑھائیں فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو اچھی طرح سے قراءت نہیں کر سکتے لہٰذا تم انہیں نماز پڑھاؤ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس چیز کا تو پہلے وجود نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن یہ بہت اچھا طریقہ ہے چنانچہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات پڑھائیں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۴۷۲ زید بن وھب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیں ترویحتین (چار رکعت تراویح) کے بعد اتنی دیر آرام دیتے تھے جتنی دیر میں کوئی آدمی مسجد سے مقام سلع تک جا سکتا۔ رواہ البیہقی وقال بکذا قال: ولعلہ اراد من یصلی بھم التروایح بامر عمر

۲۳۴۷۳ عبداللہ بن سائب کہتے ہیں: میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کی غرض سے (مکہ مکرمہ) تشریف لائے مسجد کے دروازے پر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر مسجد میں داخل ہوئے اور میرے پیچھے نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۴۷۴ ابوحسناء کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابن طالب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویح یعنی بیس رکعات نماز پڑھائے۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۲۳۴۷۵ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ابی لیلیٰ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں نماز پڑھائیں۔
ابن شاھین

۲۳۴۷۶ ابن سائب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کراتے تھے۔ ابن شاھین

۲۳۴۷۷ ابواسحاق ھمدانی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں رات کے اول حصہ میں گھر سے باہر نکلے اور مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ چراغ جل رہے ہیں کتاب اللہ کی تلاوت کی جا رہی ہے تو فرمایا: اے ابن خطاب اللہ تعالیٰ تیری قبر کو نور سے بھر دے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے منور کیا۔ رواہ ابن شاھین

۲۳۴۷۸ عرفجہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ایک امام مردوں کے لیے مقرر فرماتے تھے اور ایک امام عورتوں کے لئے عرفجہ کہتے ہیں: مجھے عورتوں کا امام مقرر کیا گیا تھا۔ رواہ البیہقی

۲۳۴۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں قیام پر ابھارا کرتا تھا اور انہیں خبر دیتا تھا کہ ساتویں آسمانوں پر ایک مبارک مقام ہے جسے حظیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں ایک قوم ایسی ہے جسے روح کہا جاتا ہے چنانچہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے یہ قوم اپنے رب تعالیٰ سے آسمان دنیا پر اترنے کی اجازت طلب کرتی ہے رب تعالیٰ انہیں اجازت مرحمت فرما دیتا ہے چنانچہ یہ جس نمازی کے اوپر سے گزرتے ہیں اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن لوگوں کو نماز پر برانگیختہ کرتے رہو تاوقتیکہ انہیں بھی برکت کا حصہ مل جائے (پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیا)۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وسندہ ضعیف

متعلقات قیام رمضان

۲۳۴۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ رمضان کی ہر رات میں پڑھ لی حتیٰ کہ دن رات سے الگ ہو گیا گویا اس نے قیام اللیل کر لیا۔

نماز برائے حفظ قرآن

۲۳۴۸۱۔۔ ”مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما“ (نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے ابوالحسن کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے اور جسے تم سکھاؤ اسے بھی نفع پہنچائے اور جو کچھ تم پڑھو وہ تمہارے سینے میں پختہ ہو جائے چنانچہ جمعہ کی شب اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھو چونکہ یہ وقت اللہ کے دربار میں حاضری کا وقت ہے اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا سوف استغفرلکم ربی یعنی عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لیے استغفار کروں گا یعقوب علیہ السلام نے یہ بات کہی تھی تاکہ جمعہ کی شب آجائے اگر تمہیں اس وقت اٹھنے کی طاقت نہ ہو تو درمیان رات میں اٹھ جاؤ وہ نہیں تو اول رات میں کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعات پڑھو بایں طور کہ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت یٰس پڑھو دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور حم الدخان پڑھو۔ تیسری رکعت میں سورت فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ اور تبارک الذی پھر جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر سارے انبیاء پر درود سلام بھیجو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے استغفار کرو اور جو تمہارے مسلمان بھائی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے لیے بھی استغفار کرو پھر اس کے آخر میں یہ دعا پڑھو۔

اللھم ارحمنی بترک المعاصی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذوالجلال و الاکرام والعزة التی لا ترام اسئالک یا اللہ یا رحمن بجلا لک ونور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک عنی. اللھم بدیع السموات و الارض ذوالجلال والا کرام والعزة التی لا ترام واسئالک یااللہ یارحمن بجلا لک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہا صدری وان تعمل بہ بدنی فانہ لایعنی علی الحق غیران ولا یوتیہ الا انت ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

یا اللہ ترک گناہ سے مجھ پر رحم فرما اور مجھے حسن نظر عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھ سے راضی ہو جائے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے عزت وجلال والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ یا رحمن تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے واسطے سے کہ تو میرے دل میں اپنی کتاب کا حفظ پختہ کر دے جس طرح کہ تو نے مجھے اس کا علم عطا کیا ہے اور مجھے اس طریقہ پر پڑھنے کی توفیق عطا فرما جس سے تو مجھ سے راضی رہے۔ اے اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ایسی عزت اور جلال وشان والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا یا اللہ یا رحمن تو اپنے جلال شان اور اپنی ذات کے نور کے واسطے اپنی کتاب کے ذریعے میری بصر کو منور کر دے اور اس کے ذریعے میری زبان کو چلا دے میرے دل کی گرہیں کھول دے اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے بدن کو عمل کی توفیق عطا فرما، بلاشبہ تیرے سوا حق پر میری مدد کرنے والا کوئی نہیں اور اس کام کو صرف تو ہی کر سکتا ہے

ولاحول ولا قوة الا باللہ۔

اے ابوالحسن! تین یا پانچ یا سات جمعہ میں ایسا کرو قسم اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث کیا ہے تمہاری یہ دعا کبھی رد نہیں ہوگی۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب والطبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلة والحاکم

کلام:۔۔۔۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن ان کی اس رائے کو قبول نہیں کیا گیا۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ حدیث منکر اور شاذ ہے مجھے خوف ہے کہ یہ کسی نے اپنی طرف سے نہ گھڑ لی ہو اس سب کے باوجود بخدا! اس کی سند کی عمدگی نے ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔

صلوٰۃ خوف کا بیان

۲۴۴۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعت صلوٰۃ خوف پڑھی ہے البتہ مغرب کی تین رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع ومسدد والبزار وضعفہ

۲۴۴۸۳ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز خوف پڑھنے کا حکم دیا لوگوں نے اپنے اپنے ہتھیار تھام لیے (دو جماعتیں بنالی گئیں) ایک جماعت دشمنوں کے بالمقابل کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت نماز پڑھنے آگئی چنانچہ اس جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ جماعت اس جماعت کی طرف چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہی پہلی جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ آگئی اور نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کیے اور پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر یہ جماعت بھی دشمن کے طرف چلی گئی اور سب نے تکبیر کہہ کر ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔ رواہ البزار

۲۴۴۸۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ الخوف ایک رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۸۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک رکعت نماز خوف پڑھائی درانحالیکہ آپ ﷺ ہمارے اور دشمن کے درمیان تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۸۶ مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سعید بن عاص روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غزوہ کے دوران کہا اور ان کے ساتھ حضرت حذیفہ بھی تھے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو حکم دیا کہ اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لو اور اگر تم دشمن کی طرف سے کوئی حرکت محسوس کرو تو اس وقت تمہارے لیے جنگ حلال ہو جائے گی پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی دو جماعتیں بنائیں ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی رہی پھر پہلی جماعت چلی گئی اور دوسری جماعت کی جگہ (دشمن کے مدمقابل) کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت آئی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابوداؤد والنسائی وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان والحاکم

۲۴۴۸۷..... زیاد بن نافع حضرت کعب رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر ان کا ہاتھ کٹ گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ نماز خوف ایک رکوع اور دو سجدے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۸۸ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک رکعت پڑھائی ایک صف آپ ﷺ پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہی اس صف کو آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی اور پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل والی صف آگئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر وہ چلی گئی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۹ سہل بن ابی حثمہ صلوٰۃ خوف کا طریقہ یوں بتاتے ہیں صلوٰۃ خوف کے لئے امام کے پیچھے ایک صف کھڑی ہو جائے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں اور امام بھی کھڑا ہو جائے وہ اپنے تئیں ایک رکعت پڑھ لیں اور پھر اس صف کی جگہ چلے جائیں اور وہ آجائیں اور امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور یہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکعت کی قضاء کر لیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۴۴۹۰ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے مشرکین

آن وارد ہوئے ان کی کمان حضرت خالد بن ولید کر رہے تھے مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین کہنے لگے کاش کہ اگر ہم مسلمانوں کو غفلت میں پا کر ان پر حملہ آور ہو جائیں انہیں سے بعض کہنے لگے ابھی ابھی مسلمانوں کے لیے نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے نماز مسلمانوں کو اپنی اولاد اور اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیاری ہے (لہٰذا وہ نماز میں مشغول ہوں گے ہم ان پر حملہ آور ہو جائیں گے) چنانچہ ظہر اور عصر کے درمیان حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر اترے ''و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوٰة'' یعنی جب آپ مسلمانوں میں موجود ہوں تو ان کے لیے نماز قائم کریں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا رسول اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے اپنا اسلحہ سنبھال لیا پھر ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں آپ ﷺ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے اوپر سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ ملی ہوئی صف کو لے کر سجدہ کیا جب کہ پچھلی صف والے ان کی نگرانی کرتے رہے جب انہوں نے سجدہ کر لیا کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھ گئے اور سجدہ کیا پھر یہ لوگ ان کی صف میں چلے گئے اور وہ ان کی صف میں آئے پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے اوپر سر اٹھایا تو سب نے اوپر سر اٹھایا پھر آپ ﷺ نے اپنے ساتھ ملی ہوئی صف کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے کھڑے تھے اور ان کی نگرانی کر رہے تھے جب وہ بیٹھ گئے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھ گئے سب نے سجدہ کیا آپ ﷺ نے پھر سلام پھیرا اور نماز ختم کر دی رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ صلوٰۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ عسفان میں اور دوسری مرتبہ بنی سلیم کی سرزمین میں۔

رواه عبدالرزاق وسعيد بن المنصور وابن ابی شيبة والامام احمد بن حنبل وعبد بن حميد وابوداؤد والنسائی وابن المنذر وابن جرير وابن ابی حاتم والدارقطنی والحاكم والبيهقی

۲۳۴۹۱ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابو زبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی جیسی (یعنی جو طریقہ حدیث بالا میں بیان ہوا) صلوٰۃ خوف پڑھائی صرف اس حدیث میں نزول جبریل کا ذکر نہیں۔ رواه عبدالرزاق

۲۳۴۹۲ ثوری ہشام کی سند سے نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ خوف کا اسی طرح کا طریقہ نقل کرتے ہیں البتہ اس میں کہتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سجدہ سے سر اٹھایا تو پہلی صف الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف اگلی صف کی جگہ آ کر کھڑی ہو گئی اور انہوں نے اگلی صف والوں کی جگہ سجدہ کیا۔

فائدہ: ۔۔۔اس حدیث کا حوالہ نہیں ذکر کیا گیا البتہ بعض نسخوں میں عبدالرزاق کا حوالہ دیا گیا ہے واللہ اعلم۔

۲۳۴۹۳ ''مسند ابن عباس'' کہ نبی کریم ﷺ نے مقام ''ذی قرد'' میں صلوٰۃ خوف پڑھی چنانچہ ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی آپ ﷺ نے اس صف کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل صف کی جگہ کھڑی ہو گئی جب کہ وہ صف اس پہلی صف کی جگہ آ گئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور یہ لوگ بھی واپس لوٹ گئے یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہو گئیں اور دونوں جماعتوں کی ایک ایک رکعت ہو گئی۔

رواه عبدالرزاق وابن ابی شيبة وعبد ابن حميد وابن جرير و الحاكم

۲۳۴۹۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مقام ذی قرد جو کہ قبیلہ بنو سلیم کی جگہ ہے میں صلوٰۃ خوف پڑھی لوگوں نے دو صفیں بنالیں ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہو گئی جب کہ دوسری صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوئی، جو صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی انہیں آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی پھر یہ صف اٹھ کر دوسری صف کی جگہ چلی گئی اور دوسری صف اس صف کی جگہ آ گئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ رواه ابن ابی شيبة

۲۳۴۹۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کی طرف مصروف رہی، پھر پہلی جماعت چلی گئی، اور دشمن کے مدمقابل کھڑی ہو گئی اور دوسری جماعت آئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر نبی کریم ﷺ نے سلام پھیر دیا اور دونوں جماعتوں نے اپنے تئیں ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ رواه عبدالرزاق

۲۳۴۹۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ خوف پڑھی۔ رسول کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ان کے

پیچھے ایک جماعت نے صف بنالی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دو سجدے کرائے جیسا کہ فجر کی نصف نماز ہوتی ہے پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوگئے دوسری جماعت آگئی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی آپ ﷺ نے انہیں بھی پہلے کی طرح نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور پھر دونوں جماعتوں کا ہر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اپنے طور پر ایک رکوع اور دو سجدے کرلیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو پیچھے کھڑی صف نے بھی تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آگئے آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے جنھیں آپ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھائی تھی انہوں نے اپنی جگہ پر صف بنالی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آگئے انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۸ طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی چار رکعات پڑھیں آپ ﷺ (بمعہ مجاہدین کے) اور دشمن ایک ہی میدان میں تھے دشمن کہنے لگے: مسلمانوں کی دوسری نماز کا وقت ہونا چاہتا ہے انہیں نماز دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ محبوب ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو پہلی صف نے بھی رکوع کیا جب کہ دوسری صف والے کھڑے رہے پھر یہ پہلی صف والے سجدہ سے کھڑے ہوئے اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور دوسری صف کی جگہ کھڑے ہوگئے اور دوسری صف والے ان کی جگہ آ کھڑے ہوئے پھر نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا اور پہلی صف نے بھی رکوع کیا، یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہوگئیں اور ہر ایک صف کی ایک ایک رکعت ہوگئی پھر انہوں نے اپنی اپنی صف میں ایک ایک رکعت پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۹ مجاہد روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صرف دو مرتبہ صلوۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ مقام ذی الرقاع سرزمین بنوسلم میں دوسری مرتبہ مقام عسفان میں (چنانچہ اس دوسری مرتبہ میں نماز خوف کا طریقہ ہے کہ) مشرکین مقام ضجنان میں مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا۔ یہ واقعہ عسفان کا ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور سب کو ایک رکوع کرایا اور جو آپ کے قریب تھے انہیں اپنے ساتھ سجدہ کروایا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے ان کی نگرانی کرتے رہے جب آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سجدہ کیا تو یہ لوگ کھڑے ہوگئے اور دوسروں نے جو پیچھے کھڑے رہے تھے انہوں نے سجدہ کیا اور پھر آگے بڑھ کر پہلی صف میں آگئے اور پہلی صف والے پیچھے ہوگئے اور پھر آپ ﷺ کے ساتھ سب نے رکوع کیا اور جو آپ ﷺ کے قریب کھڑے تھے انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے نگرانی کرتے رہے جب ان لوگوں نے سجدہ سے سر اٹھائے تو پیچھے کھڑے رہے لوگوں نے سجدہ کیا پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ سب نے سلام پھیرا اور یوں سب کی نماز مکمل ہوگئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۵۰۰ ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ اخفتم ان یفتنکم الذین کفروا (یعنی اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنہ میں مبتلا کریں گے) اس دن نازل ہوئی جس دن نبی کریم ﷺ مقام عسفان میں تھے جب کہ مشرکین مقام ضجنان میں دونوں فریق باہم مقابل تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز چار رکعت پڑھائی رکوع سجود اور قیام سب نے اکٹھے مل کر کیا اسی دوران مشرکین نے مسلمانوں کے ساز و سامان پر چھاپہ مارنا چاہا اور مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا کہ اللہ عز وجل نے آیت "فلتقم طائفه" (یعنی ایک جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے) نازل فرمائی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے ساتھ تو تکبیر تحریمہ کہی لیکن پہلی صف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے رہے اور انہوں نے سجدہ نہ کیا حتی کہ نبی کریم ﷺ اور پہلی صف والے کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر پچھلی صف آگے آگئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی یوں آگے والوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جیسا کہ پہلی مرتبہ آگے والوں نے کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز قصر کر کے دو رکعتیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وعبد الرزاق)

۲۳۵۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کچھ تاجروں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ محو سفر رہتے ہیں ہم کیسے نماز پڑھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

"واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ"

یعنی جب تم زمین میں محو سفر ہو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ پھر جب آپ ﷺ ایک سال بعد غزوہ پر تشریف لے گئے تو نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین آپس میں کہنے لگے محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں نے تمہیں اپنی پشتوں پر غلبہ دے دیا ہے تم ان پر چڑھائی کیوں نہیں کر دیتے؟ ان میں سے کسی نے کہا: اس کے بعد ان کی ایک اور نماز بھی آ رہی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیانی وقت میں یہ آیت نازل فرمائیں:

ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ الی قولہ ان اللہ اعد للکافرین عذابا مھینا"

یعنی اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنہ (جنگ) میں ڈال دیں گے چونکہ کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں تو ان کے لیے نماز قائم کریں سے کر بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تک یوں اس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز خوف کا حکم نازل کیا۔

۲۳۵۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ صلوۃ خوف کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہوگی اور دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے گی پس امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکوع اور دو سجدے کروائے گا امام کے ساتھ نماز پڑھنے والی یہ جماعت چلی جائے اور دوسری جماعت کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ (یعنی دوسری جماعت) آجائیں تاکہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں پھر امام سلام پھیر دے اور پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر اپنی ہی جگہ ایک رکعت پڑھ لیں پھر یہ چلے جائیں اور دشمن کے مقابل کھڑی جماعت کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ آجائیں اور ایک رکعت نماز پڑھ لیں۔ رواہ عبدالرزاق

صلوٰۃ کسوف کا بیان

۲۳۵۰۳ "مسند علی رضی اللہ عنہ" عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوئے نماز پڑھی جس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد میرے سوا یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۳۵۰۴ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حنش بن معتمر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جس میں سورۃ یسٓ اور سورۃ الروم قراءت کی پھر قیام کے بقدر قیام کیا اس سے کچھ کم پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سر اوپر اٹھایا اسی کے بقدر قیام کیا اس سے کچھ کم پھر آپ ﷺ نے اسی کے بقدر سجدہ کیا اس سے کچھ کم پھر اوپر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدہ کے بقدر تھا اس سے کچھ کم آپ رضی اللہ عنہ نے پھر اوپر سر اٹھایا اور دوسری رکعت پڑھی اس میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۰۵ "ایضاً" حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ سورج گرہن ہوا ہے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو نماز پڑھائی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے پانچ رکوع کیے اور پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور پانچ رکوع کیے اور پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کیے فرمایا۔ یوں کل ملا کر دس رکوع اور چار سجدے ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۰۶ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سورج گرہن میں نماز پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے پانچ رکوع اور چار سجدے کیے۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۲۳۵۰۷ حنش بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت جس قدر لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے انہیں لے کر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ حج اور سورۃ یسٓ تلاوت کی مجھے معلوم نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے کونسی سورت پڑھی۔البتہ آپ رضی اللہ عنہ نے جہراً (بآواز بلند) قراءت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا جو قیام کے بقدر طویل تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور اسی کے بقدر قیام کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور رکوع کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا پھر سر اٹھایا قیام کیا اور اس کے بعد پھر اسی کے بقدر رکوع کیا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے اور چوتھے رکوع کے بعد سجدہ کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سورۃ حج اور سورۃ یسٓ تلاوت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے اور دعا کی اور دعا کے بعد اٹھ کر چلے گئے آپ رضی اللہ عنہ کا جانا تھا کہ سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ چکا تھا۔رواہ ابن جریر والبیھقی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کسوف کی نماز پڑھانا

۲۳۵۰۸ ابوشریح خزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر عثمان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے رہے ہم بھی ان کے پاس جا بیٹھے انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ سورج اور چاند گرہن کے وقت ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم سورج یا چاند گرہن ہوتا دیکھو تو فوراً نماز کے لیے آجاؤ اور اگر وہ بات ہوئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ ہو جائے گی اور تم غافل نہیں ہو گئے اور اگر اس کا وقوع نہ ہوا تو تم بھلائی کو پالو گے یا تمہاری کفایت کر دی جائے گی۔

رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلی والبھیقی

۲۳۵۰۹ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حنش کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورت یسٓ اور اس جیسی کوئی اور سورت پڑھی۔ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سورت حجر اور سورت یس پڑھی ایک روایت میں ہے کہ سورۃ یس اور سورۃ روم پڑھی۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورت کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا پھر اسی طرح سورت کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے پھر سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا اور پھر ایک سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور اسی طرح پڑھی جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ان دو سورتوں یعنی یسٓ اور حجر میں سے ایک سورت پڑھی پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ ایسے موقع پر اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ والطحاوی وابن جریر وابو القاسم بن مندہ فی کتاب الخشوع والبیھقی

۲۳۵۱۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے نماز میں آپ ﷺ نے لمبی قراءت کی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا رکوع سے اوپر اٹھے اور پھر قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اوپر اٹھے اور قراءت کی جو دوسری قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے اور سجدے

کے لیے جھک گئے اور دو سجدے کیے پھر آپ ﷺ اٹھے اور تین رکوع کیے ہر رکوع پہلے والے رکوع سے قدرے کم تھا پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا آپ ﷺ نماز میں پیچھے ہوتے رہے آپ ﷺ کے پیچھے صفوں میں کھڑے لوگ بھی پیچھے ہٹتے رہے حتیٰ کہ صفوں میں کھڑے لوگ عورتوں کی صفوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ اپنی جگہ پر پہنچ گئے یوں آپ ﷺ نے نماز مکمل کی اتنے میں سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ کر روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لہٰذا جب بھی تم سورج یا چاند گرہن دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ سورج یا چاند پھر سے روشن ہو جائے پھر فرمایا کہ جس چیز سے بھی تمہیں ڈرایا گیا ہے (مثلاً دوزخ اور عذاب قبر وغیرہ) وہ مجھے اس نماز میں دکھائی گئی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا اس دن شدید گرمی تھی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی نماز میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا۔ رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر اٹھے اور اسی طرح کیا یوں آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر ہر وہ چیز پیش کی گئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے چنانچہ جنت مجھ پر پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اگر میں میووں کے خوشے پکڑنا چاہتا تو پکڑ سکتا تھا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے خوشہ پکڑنا چاہا لیکن میرا ہاتھ اسے نہ پکڑ سکا۔ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جس کو اس نے باندھ دیا اور اسے کھانا نہ دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ میں نے ابو ثمامہ عمرو بن مالک بھی جہنم کے ایک کنویں میں دیکھا اسے کھینچا جا رہا تھا مشرکین کہا کرتے تھے سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں حالانکہ فی الواقع یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب بھی اللہ تعالیٰ تمہیں گرہن دکھائے نماز میں لگ جاؤ تاوقتیکہ سورج یا چاند چھٹ جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۲ قبیصہ بن مخارق کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا نبی کریم ﷺ نے دو دو رکعت نماز پڑھی حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دو چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے نئی بات رونما کر دیتا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر تھوڑی سی تجلی ڈالتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جھک جاتی ہے پس سورج اور چاند میں سے جو بھی گرہن ہو جائے تم نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ چھٹ جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات رونما کر دے۔

رواہ ابن جریر

کلام: ..... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۹۰

۲۳۵۱۳ ''مسند حذیفہ'' حسن عرنی کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ کسوف پڑھی جس میں انہوں نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

کسوف کی نماز عام نمازوں کی طرح

۲۳۵۱۴ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف کے متعلق فرمایا کہ یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح ہے اس میں بھی رکوع اور سجدہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۳۵۱۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا حتیٰ کہ اتنے میں سورج چھٹ گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا لیکن سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق

پر ہلکی سی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ جھک جاتی ہے۔(رواہ الامام احمد بن حنبل وابن جریر

۲۳۵۱۶　نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گرہن کے وقت تمہاری نماز ایسی ہی ہے جیسی کہ تم اس کے علاوہ پڑھتے ہو یعنی ایک رکوع اور دو سجدے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۷　نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف کے متعلق فرمایا یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح دو رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۸　حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورۃ ''الصافات صفا'' پڑھی پھر رکوع کیا جب رکوع سے اٹھے سجدہ نہیں کیا اور پھر سورۃ النجم پڑھی، پھر رکوع کیا، رکوع سے اٹھے اور سجدہ کیا پھر مسلسل سجدے میں رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا یوں آپ ﷺ نے دو قراءتیں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۹　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورج گرہن کے موقع پر صفہ زمزم میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں چار رکوع کیے۔

۲۳۵۲۰　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۸۲

۲۳۵۲۱　عطاء کی روایت ہے کہ عبید بن عمیر کہتے ہیں مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں عطا کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ خبر یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا پھر قیام کیا اور پھر رکوع کیا اس طرح آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے آپ ﷺ رکوع میں کہتے ! اللہ اکبر جب رکوع سے اٹھتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، آپ اس وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ سورج چھٹ نہیں گیا۔ طویل قیام کی وجہ سے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ان پر پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دیا جاتا انہیں پتہ نہ چلتا پھر آپ ﷺ اٹھے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: سورج اور چاند کسی آدمی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب بھی سورج یا چاند گرہن ہو جائے فوراً اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کے علاوہ دوسرے محدثین کو کہتے سنا ہے کہ صلوۃ کسوف پڑھتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ لائے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ دوزخ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے اور لوگ بھی پیچھے ہو گئے اور ایک دوسرے پر چڑھ گئے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: دوزخ میرے سامنے لائی گئی میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا چنانچہ آگ میں اس کی انتڑیاں کھینچی جا رہی تھیں وہ ایک ٹیڑھے سر والے ڈنڈے سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا وہ کہہ رہا تھا اے میرے رب میں نے چوری نہیں کی چوری تو میرے ڈنڈے نے کی ہے۔ اسی طرح میں نے بلی والی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی باندھ دی تھی اسے نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی کھولا تاکہ خود کھا پی لیتی اور یوں بندھی بندھی بھوکوں مر گئی پھر آپ ﷺ آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے جنت لائی گئی اگر میں چاہتا تو میوہ ہائے جنت کے خوشے توڑ کر تمہیں دکھا سکتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۲　حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صلوۃ کسوف پڑھی جس میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل سجدہ کیا پھر اوپر اٹھے اور پھر طویل سجدہ کیا پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جنت میرے قریب لائی گئی تھی اگر میں چاہتا تو اس کے میوہ جات میں سے خوشے توڑ کر تمہارے پاس لے آتا اس کے بعد دوزخ میرے قریب لائی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار میں تو انہیں قریب سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے جسے ایک بلی بار بار نوچ رہی ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

حکم: ہوا یہ بلی جس عورت نے باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکوں مرگئی نہ اسے کھانا دیا اور نہ ہی اسے کھولا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر سکتی۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رونما ہونے والی نشانیوں کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۲۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے خدائی نشانیوں کے ظہور پر حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے جس میں آپ ﷺ تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور کھڑے ہو کر تین رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

رواہ ابن جریر

چاند وسورج کے خوف سے رونا

۲۳۵۲۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بخدا! یہ چاند اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑتا ہے لہٰذا تم میں سے جو رونے کی طاقت رکھتا ہو وہ رولیا کرے اور جس کو رونا نہ آئے وہ کم از کم رونے کی صورت تو بنالے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۵۲۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا لوگوں نے کہا: ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے نماز پڑھی اور طویل قیام کیا حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ آپ ﷺ رکوع نہیں کریں گے پھر رکوع کیا حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ آپ رکوع سے نہیں اٹھیں گے، پھر آپ ﷺ اوپر اٹھے اور پہلے کی طرح طویل قیام کیا یوں آپ ﷺ نے چار رکوع اور دو سجدے کیے پھر فرمایا: اے لوگو سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں یہ کسی آدمی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم سورج اور چاند کو گرہن ہوتے دیکھو تو فوراً نماز کے ذریعے اللہ کی پناہ مانگو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۸ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز کا طریقہ بیان کیا کہ قراءت کی جائے پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد پھر قراءت کی جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۹ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حکم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں سورۃ فحر پڑھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھ کر اتنی ہی دیر کھڑے رہے پھر نصف رکوع کے بقدر سجدہ کیا پھر سجدہ کے بقدر جلسہ کیا پھر دوسرا سجدہ جلسہ کے بقدر کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اس رکعت میں سورۃ یس اور سورۃ الروم پڑھی پھر ایسے ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ ﷺ نے چھ مرتبہ رکوع کیا اور چار سجدے کیے۔

رواہ هناد في حديثه

۲۳۵۳۰ ''مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما'' رسول کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر کہ ہر رکعت میں دو رکعتیں تھیں۔

رواہ ابن النجار

۲۳۵۳۱ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بخدا! یہ چاند خشیت باری تعالیٰ سے رو پڑتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۳۵۳۲ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں میں تیراندازی کر رہا تھا اچانک سورج گرہن ہوا میں نے تیروں کو ہاتھ سے پھینک دیا اور اس کوشش میں لگ گیا کہ دیکھوں سورج گرہن کے موقع پر رسول کریم ﷺ کونسا عمل کرتے ہیں، میں دیکھتا ہوں

کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھائے تکبیر و تہلیل اور حمد و تسبیح کر رہے ہیں پھر برابر دعا کرتے رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا چنانچہ آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکوع کیے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی رات شدید آندھی چلتی رسول کریم ﷺ فوراً مسجد میں آجاتے جب تک آندھی رک نہ جاتی مسجد ہی میں رہتے اور جب آسمان میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوتا مثلاً سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو تب بھی آپ ﷺ مسجد میں آجاتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا وسندہ حسن

صلوٰۃ استسقاء

استسقاء کا معنی

استسقاء کا لغوی معنی ”پانی طلب کرنا“ ہے اصطلاح میں صلوٰۃ استسقاء اس نماز کو کہا جاتا ہے جو خشک سالی اور قحط کے موقع پر مخصوص طریقہ سے پڑھی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرمائے۔

۲۳۵۳۴ شعبی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے دعا و استغفار سے زیادہ کچھ نہ کیا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: ہم نے تو آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آسمان کے پچھتروں سے بارش طلب کی ہے جن سے بارش کا نزول کیا جاتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدارا

یعنی اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور پھر اس کے حضور توبہ کرو وہ تمہارے اوپر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابن سعد وابو عبیدہ فی الغریب وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وجعفر الفریابی فی الذکر والبیہقی

۲۳۵۳۵ مالک دار روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا جس سے لوگ کافی متاثر ہوئے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے بارش طلب کیجئے بلاشبہ آپ کی امت ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکی ہے چنانچہ اس آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور انہیں خبر دو کہ لوگوں پر بارش برسائی جائے گی اور ان سے کہو کہ عقلمندی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو چنانچہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سارا ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر رو پڑے اور پھر فرمایا اے میرے پروردگار جس کام کو بجالانے سے میں عاجز نہ رہا اس میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ رواہ البیہقی فی الدلائل

۲۳۵۳۶.. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آگیا اور کہنے لگا۔ یا امیر المومنین! بادل رک گئے ہیں دیہاتی بھوک کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں حتیٰ کہ گودیں بھی دھوکہ کر گئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ بادل مینہ برسائے گا انشاء اللہ تعالیٰ دیہاتی شکم سیر ہوں گے اور گودیں بھی دموں سے پکڑی جائیں گی مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس تیز رفتار سوار اونٹ ہوں اور دیہاتی گودوں سے محروم ہو جائیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: موسم بہار کا عطیہ کتنا باقی رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کچھ تھوڑا بہت شور باقی رہ گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کرنے لگے مسلمانوں نے بھی دعا کی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے موسلا دھار بارش نازل فرمائی۔ رواہ ابن جریر والمحاملی

۲۳۵۳۷.. ابو مروان اسلمی کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر آئے چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ جونہی اپنے گھر سے باہر نکلے مسلسل کہتے رہے یا اللہ ہماری مغفرت کر چونکہ تو مغفرت کرنے والا ہے آپ یہ کلمات باواز بلند کہتے رہے حتیٰ کہ کہتے کہتے عیدگاہ تک پہنچ گئے۔ رواہ جعفر الفریابی فی الزکر

۲۳۵۳۸ خوات بن جبیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں کو سخت قحط پیش آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر گھمائی وہ یوں کہ دایاں کونا گھما کر اپنے بائیں مونڈھے پر لائے اور چادر کا بایاں کونا گھما کر اپنے دائیں مونڈھے پر لائے پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی یا اللہ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابھی نماز گاہ سے نہیں ہٹے تھے کہ بارش برسنے لگی اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے ہم اپنے دیہاتوں میں فلاں دن اور فلاں وقت تھے کہ اچانک بادلوں نے ہم پر سایہ کر دیا ہم نے بادلوں کے بیچ سے آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا۔ اے ابوحفص تمہاری مدد آرہی ہے اے ابوحفص تمہاری مدد آرہی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا ابن عساکر

۲۳۵۳۹ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک ایسے آدمی نے خبر دی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صلوۃ استسقاء کے وقت موجود تھا چنانچہ جب حضرت عمر نے بارش طلب کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ اے رسول اللہ کے چچا ثریا کی کتنی مدت باقی ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ثریا کا علم رکھنے والوں کا گمان ہے کہ وہ ساتویں ستارے کے سقوط کے بعد افق میں معترض ہو گی چنانچہ ثریا کا ساتواں ستارہ ساقط نہیں ہوا تھا کہ بارش برس پڑی۔

رواہ سفیان بن عیینہ فی جامعہ وابن جریر والبیہقی

۲۳۵۴۰ ”مسند کعب بن مرہ البہزی“ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش طلب کیجئے چنانچہ رسول اللہ نے اس وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگی

اللھم اسقنا غیثا مریعا عاجلاً غیر رائث نافعا غیر ضار

یعنی یا اللہ! تو ہمیں بارش سے سیراب فرما جو فریاد رسی کرے جو ارزانی کرنے والی ہو جلدی آنے والی ہو دیر سے آنے والی نہ ہو جو نفع پہنچانے والی ہو نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ چنانچہ جمعہ بھی نہیں آیا تھا کہ زوردار بارش برسی حتیٰ کہ لوگ بارش کی شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے گھر منہدم ہو چکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اب بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر نہ برسا چنانچہ بادل کٹ کٹ کر دائیں بائیں ہونے لگے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

۲۳۵۴۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کسی کونے پر بارش سے بھرے ہوئے بادل دیکھتے تو جس کام میں بھی مصروف ہوتے وہ کام چھوڑ دیتے گو کہ نماز میں کیوں نہ ہوتے پھر قبلہ رو ہو کر کہتے یا اللہ جو بادل بھیجے گئے ہیں ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں. پھر اگر بارش برس جاتی تو کہتے یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش بنا دے یہ کلمہ آپ دو یا تین مرتبہ فرماتے اگر بادل چھٹ جاتے اور بارش نہ برستی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۴۲ ابی اللحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو مقام ”احجار زیت“ کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا درانحالیکہ آپ ﷺ نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور دعا مانگ رہے تھے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم والبغوی وابونعیم

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابی اللحم کی صرف یہی حدیث معروف ہے۔ ورواہ سمویہ فی فوائدہ اس میں ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے۔ ورواہ الباوردی“ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو بازار میں احجار زیت کے پاس دیکھا۔ الحدیث

۲۳۵۴۳ ”مسند ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف“ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز استسقاء پڑھی۔

رواہ البخاری فی تاریخہ الاوسط

ابراہیم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے بقول بعض ابراہیم ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۳۵۴۴ عباد بن تمیم روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اس دن دیکھا جس دن آپ ﷺ نماز

استسقاء کے لیے عیدگاہ میں تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر پلٹی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں جہراً قرات کی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۵۴۵　کنانہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک امیر (گورنر) نے حضرت ابن عباس کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے متعلق سوال کروں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور نبی کریم ﷺ خشوع وخضوع عاجزی وانکساری کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے کہ تم عید میں پڑھتے ہو یہ جو خطبہ تم دیتے ہو آپ ﷺ نہیں دیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والترمذی حسن صحیح رقم ۵۵۸

۲۳۵۴۶　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قحط پڑا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے چنانچہ رسول کریم ﷺ مدینہ سے بقیع غرقد میں تشریف لائے آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور اس کا شملہ سامنے لٹکا رکھا تھا جب کہ دوسرا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا آپ ﷺ ایک عربی کمان کا سہارا لیتے ہوئے تشریف لائے چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو رکعتیں پڑھائیں اور جہراً قراءت کی پہلی رکعت میں سورۃ اذا الشمس کورت اور دوسری رکعت میں سورۃ والضحی پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر پلٹی تاکہ خشک سالی بھی پلٹ جائے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ یا اللہ ہمارا ملک کچھ بھی اگانے کے قابل نہیں رہا، ہماری زمین غبار آلود ہو چکی ہے ہمارے چوپائے شدت پیاس کی وجہ سے سرگرداں ہیں، اے اللہ! اپنے خزانوں سے برکات کے نازل کرنے والے، رحمت کے خزانوں سے رحمت پھیلانے والے! ہمیں فریادرسی والی بارش عطا فرما، تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے، ہم اپنے سارے گناہوں کے لیے تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں ہم اپنی خطاؤں سے تیرے حضور توبہ کرتے ہیں، یا اللہ ہمارے اوپر آسمان سے موسلادھار بارش نازل فرما جو ہر طرف بہہ جانے والی ہو جو تیرے عرش کے نیچے سے کثرت سے برسے جو بارش ہمیں نفع پہنچائے اور اس کا انجام بھی اچھا ہو، جو غلہ اور گھاس اگانے والی ہو جو مزیدار ہو شادابی والی ہو جو زمین کو بھرپور بھر دے جو موسلادھار ہو اور سبزہ اگانے والی ہو جو گھاس اور سبزے کو جلدی جلدی اگا دے اور جو ہمارے لیے برکات کی کثرت کر دے جو بھلائیوں کیلئے قبولیت کا درجہ رکھتی ہو یا اللہ تو نے ہی اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ "وجعلنا من الماء کل شیء حی" یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا یا اللہ! پانی سے پیدا کی جانے والی چیز میں برائے نام زندگی بھی نہیں رہی اب ہر چیز کی زندگی صرف اور صرف پانی سے باقی رہ سکتی ہے یا اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں اور بدگمان ہو چکے ہیں، ان کے چوپائے شدت پیاس سے سرگرداں ہیں یا اللہ جب تو نے بارش بند کر دی تو ماں کی اولاد پر رونے کی وجہ سے گھگھی بندھ جائے گی، اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی اس کے بدن کا گوشت ختم ہو جائے گا اس کی چربی پگھل جائے گی یا اللہ! رونے والی پر رحم فرما ہنہنانے والی پر رحم فرما کون ایسا ہے جس کے رزق کا بیڑا تو نے اپنے ذمہ نہ لیا ہو یا اللہ! سرگرداں بہائم اور چرنے والے چوپاؤں پر رحم فرما روزہ دار بچوں پر رحم فرما، یا اللہ! کوزہ پشت بوڑھوں پر رحم فرما دودھ پیتے بچوں اور چرنے والے چوپایوں پر رحم فرما یا اللہ! ہماری قوت میں اضافہ فرما اور ہمیں محروم واپس نہ لوٹا نا بے شک تو دعاؤں کو سنتا ہے اے ارحم الرحمین! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ دعا سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آسمان نے سخاوت کے دریا بہا دیئے حتی کہ ہر شخص پریشان ہو گیا کہ اپنے گھر کیسے واپس لوٹ کر جائے، جانوروں میں نئی زندگی آ گئی زمین سرسبز وشاداب ہو گئی لوگوں میں زندگی کی چہل پہل آ گئی یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے تھا۔

رواہ ابن عساکر ورجالہ ثقات

۲۳۵۴۷　"مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے یوں دعا فرمائی یا اللہ! گھنے بادلوں سے ہمیں ڈھانپ دے جو ہمارے اوپر موسلادھار مینہ برسائیں، جو جل تھل کر دے اور نفع بخش ہو اے جلال اور عزت والے۔

رواہ الدیلمی

بارش کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۳۵۴۸ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حمید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ دعا کرتے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ کہنے لگے یا رسول اللہ خشک سالی نے سخت متاثر کر دیا ہے زمین نے سبزہ اگانا بند کر دیا ہے اور سارا مال ہلاک ہو گیا ہے، رسول کریم ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ مبارک اٹھائے۔ حتی کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اس وقت آسمان میں بادوں کا نام ونشان بھی نہیں تھا ہم نے نماز نہیں پڑھی تھی کہ قریب ہی سے ایک نوجوان آیا ہوا تھا وہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے گھر واپس جانے کے لیے پریشان ہو گیا جمعہ بھر (ہفتہ بھر) بارش برستی رہی مکانات مہندم ہو گئے راستے بند ہو گئے جس کی وجہ سے مسافروں کا آنا جانا موقوف ہو گیا ابن آدم کے جلدی سے اکتا جانے پر حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا یا اللہ! بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے تاکہ ہم پر نہ برسے۔

رواه ابن ابی شیبة

۲۳۵۴۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور بارش کی قلت اور خشک سالی کی شکایت کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں ہمارے پاس کوئی اونٹ نہیں جسے باندھا جائے اور کوئی بچہ نہیں جو صبح کو چراغ جلائے پھر دیہاتی نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک والعذراء یدمی لبانها
وقد شغلت ام الصبی عن الطفل.

ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں درانحالیکہ دوشیزہ (عورت، اونٹنی) کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون ابل رہا ہے اور بچے کی ماں اپنے بچے سے منہ موڑ چکی ہے۔

والقت بکفیها الفتی لاستکانه
من الجوع ضعفا ما یمر وما یحلی

بھوک نے ماں اتنی کمزور بے ہمت اور سست کر دی ہے کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا بچہ دور پھینک دیا ہے اس کے پاس اتنی چیز بھی نہیں جو اس کے منہ کو کڑواہٹ یا مٹھاس دے سکے۔

ولا شیء مما یا کل الناس عندنا
سوی الحنظل العامی والعلهز الفسل

ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جسے لوگ کھاتے ہوں ہمارے پاس اگر کچھ ہے بھی وہ عام قسم کا اندرائن اور ردی قسم کی علہز بوٹی ہے (جسے کھایا ہی نہیں جاتا)۔

الیس لنا الا الیک فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

ہم بھاگ کر صرف آپ کے پاس آسکتے ہیں چونکہ لوگ اللہ کے پیغمبروں کے پاس بھاگ کر آتے ہیں۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک پھیلائے اور دعا کی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ہاتھ اپنے سینے کی طرف واپس نہیں آئے تھے کہ آسمان ابر آلود ہو گیا اور موسلا دھار بارش برسنے لگی اتنے میں اہل بطاح چیختے ہوئے آگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! راستے بند ہو چکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر سے بارش ہٹا دے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے بادل چھٹ گئے اور مد

ینہ آئینے کی طرح صاف وشفاف ہوگیا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حتی کہ آپ کی داڑھیں بھی دکھائی دینے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابو طالب کی بھلائی اللہ ہی کے لیے ہے کاش اگر آج زندہ ہوتے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں ان کے اشعار ہمیں کون سنائے گا؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! شاید آپ کی مراد ابو طالب کے یہ اشعار ہیں۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتامی عصمة للارامل

اور وہ (حضور نبی کریم ﷺ سرخ) سفید چہرے والا ہے جس کی ذات کا واسطہ دے کر بارش طلب کی جاتی ہے وہ یتیموں کا فریادرس ہے اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔

یلوذبه الهلاک من ال هاشم

فهل عنده فی نعمة وفو اضل.

ہاشم کی اولاد کے ہلاکت زدہ لوگ اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور اس کے پاس آکر نعمتوں اور فراوانیوں میں آجاتے ہیں۔

کذبتم وبیت الله یبزی محمد

ولما نقاتل دونه وننا ضل

(اے کفار مکہ) بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ کہتے ہو محمد ﷺ غالب ہوکر رہے گا ورنہ ہم اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں قتال کریں گے اور تیروں کی بارش برسادیں گے۔

ونسلمه حتی نصرع حوله

ونذهل عن ابنائنا والحلائل.

ہم اسے صحیح وسلامت رکھیں گے حتی کہ ہم اس کے اردگرد پچھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اس وقت اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھلادیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جی ہاں میری مراد یہی اشعار ہیں۔ رواہ الدیلمی

کلام: ... اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم ہے جو متروک راوی ہے۔

۲۳۵۵۰ یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے کہ۔ یا اللہ! تاجر اور مسافر کی دعا قبول نہ کرنا چونکہ مسافر دعا کرتا ہے کہ بارش نہ برسے اور تاجر کی خواہش ہوتی ہے کہ زمانے میں شدت آجائے اور نرخ گراں تر ہوتے جائیں۔

رواہ الدیلمی

۲۳۵۵۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو دعا کرتے: یا اللہ! خوشگوار بارش عطا فرما۔

رواہ ابن عساکر وابن النجار

خونی بارش

۲۳۵۵۲ ربیعہ بن قسیط کی روایت ہے کہ وہ جماعت والے سال حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے واپس لوٹ رہے تھے کہ تازہ خون برسنے لگا ربیعہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ برتن رکھ دیئے جاتے اور وہ تازہ خون سے بھر جاتے تھے۔ لوگوں کا گمان تھا کہ یہ لوگوں کی آپس کی لڑائیوں میں بہنے والا خون ہے جو اب بارش بن کر برس رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: اے لوگو تم آپس میں بہتر تعلقات قائم رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی مضبوط سے مضبوط تعلق قائم کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا گو یہ دو پہاڑ خون کیوں نہ بن جائیں۔ رواہ ابن عساکر وسندہ صحیح

زلزلوں کا بیان

۲۲۵۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زلزلہ میں نماز پڑھی، جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے، ایک رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے کیے اور پھر ایک رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کیے (رواہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو یہ ہمارا مذہب ہے۔" رواہ البیہقی "۔ بیہقی کہتے ہیں یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے)۔

۲۲۵۵۴ عبداللہ بن حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ میں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا امیر گورنر) مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ ایک دن زلزلہ ہوا جس سے زمین تھرتھرا اٹھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں چلے گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے چار مرتبہ تکبیر کہی اور پھر طویل قراءت کی۔ پھر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں اور ان میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہو گئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں اور طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کیے یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چوبیس تکبیریں کہیں اور چار سجدے کیے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ظہور پر یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۵۵۵ عبداللہ بن حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں زلزلہ آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے تین رکوع اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور تین رکوع اور پھر دو سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۵۵۶ عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بصرہ میں نماز پڑھائی چونکہ قبل ازیں زلزلہ ہوا تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعات میں چھ رکوع کیے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قدرتی نشانیوں کے ظہور پر یہی نماز پڑھی جاتی ہے۔

رواہ ابن جریر

ہواؤں کا بیان

۲۲۵۵۷ عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ کسی قوم کے لئے ہوا عذاب بنا کر بھیجی جاتی ہے جب کہ یہی ہوا دوسروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۲۵۵۸ سعید بن جبیر روایت نقل کرتے ہیں کہ شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ہوا بھی چلتی ہے وہ یا تو تندرست کے لے بیماری کا پیغام لاتی ہے یا بیمار کے لیے شفاء کا پیغام لاتی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۵۵۹ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہوا چلی لوگ ہوا کو گالیاں دینے لگے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہوا کو مت گالیاں دو چونکہ ہوا رحمت بھی ہے اور عذاب بھی، لیکن تم یوں کہا کرو اے اللہ! اسے رحمت بنا عذاب نہ بنا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۵۶۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی رسول کریم ﷺ نے بادل امڈے ہوئے دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل جاتا تاوقتیکہ بادل چھٹ جاتے یا بارش برس پڑتی۔

کتاب ثانی......حرف صاد

کتاب الصوم از قسم اقوال

"اس میں دو باب ہیں"۔

باب اول......فرض روزہ کے بیان میں

"اس میں آٹھ فصلیں ہیں۔

فصل اول... مطلق روزہ کی فضیلت

۲۳۵۶۱ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ہریرہ

۲۳۵۶۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے، اس کی خاموشی تسبیح ہے، اس کے عمل کا ثواب دوچند ہے، اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن ابی اوفی والواضح ۲۴۰۹

۲۳۵۶۳ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے جیسے جنگ میں تمہاری ڈھال ہوتی ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۵۶۴ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے قلعہ ہے۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۷

۲۳۵۶۵ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۳۵۶۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے بیشک روزہ دار اسے پھٹ نہ ڈالے۔رواہ النسائی و البیہقی فی السنن عن ابی عبیدۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۸۔

۲۳۵۶۷ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے جب تک کہ صاحب روزہ اسے جھوٹ اور غیبت سے پھٹ نہ دے

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۹ والضعیفہ "۱۴۴۰"۔

۲۳۵۶۸ جس نے ایک دن روزہ رکھا اور ضائع نہیں کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن البراء

کلام: ...یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۳ والضعیفہ ۱۳۲۷۔

۲۳۵۶۹ روزہ ڈھال ہے اور وہ مومن کے مضبوط قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے اور ہر عمل اس کے کرنے والے کے لیے ہوتا ہے سوائے روزے کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزاء میں خود دوں گا۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۳۵۷۰ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے جو آدمی صبح کو روزہ کی حالت میں اٹھے وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اور جب کوئی دوسرا اس کے ساتھ جہالت کرے تو یہ (روزہ دار) اسے نہ گالی دے اور نہ ہی برا بھلا کہے بلکہ وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی عمدہ ہوتی ہے۔

رواہ البیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۵۷۱　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۲۔

۲۳۵۷۲　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ والطبرانی عن سھل بن سعد

کلام:. یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۷۶۔

۲۳۵۷۳　نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:. یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۲ والضعیفہ ۴۴۸۶۔

۲۳۵۷۴　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ میں ریاکاری نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا چونکہ میری ہی وجہ سے اس نے کھانا پینا چھوڑا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۰۔

۲۳۵۷۵　رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ہی اس کو دن کے وقت کھانا اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ جبکہ قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب! رات کو میں نے اس کو سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایا۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی عن ابن عمر

۲۳۵۷۶　اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ وابی سعید معا

۲۳۵۷۷　روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو تو فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہوجائے۔ رواہ مام احمد بن حنبل والترمذی والبیھقی فی شعب الایمان عن ام عمارۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۸۳۔

(۲۳۵۷۸　روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ البیھقی وابن ماجہ عن ام عمارۃ

کلام:. حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۲۷ وضعیف الجامع ۳۵۲۵۔

۲۳۵۷۹　جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا چنانچہ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں روزہ دار کھڑے ہوں گے اور اس دروازہ سے داخل ہوں گے، جب داخل ہوجائیں گے تو دروازے پر تالا لگادیا جائے گا پھر ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہونے پائے گا۔ رواہ الامام احمد بن حنبل و البیھقی عن سھل بن سعد

۲۳۵۸۰　روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور نہیں داخل ہوگا، چنانچہ جب آخری روزہ دار اس دروازے میں داخل ہوجائے گا پھر اسے تالہ لگادیا جائے گا جو اس دروازے سے داخل ہوگا جنت کا پانی یا شراب پیے گا جس نے ایک بار پی لیا پھر سے پیاس کبھی نہیں لگے گی۔ رواہ النسائی عن سھل بن سعد

۲۳۵۸۱　جنت کے آٹھ دروازے ہیں جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ رواہ البخاری عن سھل بن سعد

۲۳۵۸۲ جنت میں ایک دروازہ ہے جس سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا جو بھی اس دروازے سے داخل ہوا اسے پیاس کبھی نہیں لگے گی اور اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔رواہ الترمذی ابن ماجہ عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۲۳۵۸۳ نیکی کے ہر دروازے کے لیے ایک دروازہ ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ہوگا اور روزے کے دروازہ کو ریان کہا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد

کلام:.......یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۳۔

۲۳۵۸۴ ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سارے جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ہر رات ہوتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۲۳۵۸۵ ہر روزہ دار کی افطاری کے وقت کوئی نہ کوئی دعا ہوتی ہے جو کسی صورت میں بھی رد نہیں کی جاتی۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶۰ نیز دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۷۔

۲۳۵۸۶ بلاشبہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔رواہ ھناد عن ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

کلام:. حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۹۔

۲۳۵۸۷ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو بتادو کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جو کسی دن میری رضامندی کے لیے روزہ رکھے مگر یہ کہ میں اس کے جسم کو صحت بخشتا ہوں اور اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہوں۔رواہ البیہقی عن علی

۲۳۵۸۸ رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں. ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دوزخ سے بچاؤ کی ایک ڈھال ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے، اگر کوئی جاہل تمہارے اوپر جہالت کا مظاہرہ کر بیٹھے درانحالیکہ وہ روزہ میں ہو تم کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۵۷۔

روزہ ڈھال ہے

۲۳۵۸۹ روزہ ڈھال ہے لہٰذا روزہ کی حالت میں نہ کوئی گناہ کی بات کی جائے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کیا جائے روزہ دار کے ساتھ اگر کوئی آدمی لڑائی کرے یا اسے کوئی گالی دے روزہ دار کہہ دے: میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے چنانچہ روزہ دار میری خاطر کھانا پینا اور دیگر خواہشات کو چھوڑتا ہے روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔رواہ الامام احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۹۰ ابن آدم کا ہر عمل دو چند ہوجاتا ہے، نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اس سے بھی آگے جتنا اللہ چاہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں۔بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چونکہ روزہ دار نے میرے لیے کھانا اور دیگر خواہشات کو چھوڑا ہے روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل النسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۹۱ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۰۔

۲۳۵۹۲ افطاری کے وقت روزہ داری کی دعا قبول کی جاتی ہے۔رواہ الطیالسی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۶۷۔

۲۳۵۹۳ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کرتے وقت۔

رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۳۵۹۴ جس شخص نے فی سبیل اللہ ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے ستر خریف دور کر دیں گے۔ یعنی اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنا فاصلہ کر دیں گے جو ستر سال کی مسافت کے برابر ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۳۵۹۵ جس نے فی سبیل اللہ ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کر دیں گے۔

رواہ النسائی عن ابی سعید

۲۳۵۹۶ جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس روزہ کی بدولت اسے جہنم کی تپش سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیں گے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی سعید

۲۳۵۹۷ جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے سو سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔

رواہ النسائی عن عقبۃ بن عامر

شہوت کو کم کرنے والی چیزیں

۲۳۵۹۸ میری امت کی شہوت کو کم کرنے والی دو چیزیں ہیں روزہ اور قیام اللیل۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمرو

۲۳۵۹۹ جس کے لیے روزہ کی حالت میں خاتمے کا فیصلہ کیا گیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ رواہ البزار عن حذیفہ

۲۳۶۰۰ جس نے ایک دن بھی محض اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ جہنم سے ستر خریف دور کر دیں گے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والبیھقی والترمذی والنسائی عن ابی سعید

۲۳۶۰۱ جس نے ایک دن نفل روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت سے کم ثواب پر راضی ہی نہیں ہوتے۔ رواہ الخطیب عن سھل بن سعد

کلام:۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۲۔

۲۳۶۰۲ روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کر دی جاتی ہے اور اس کا عمل دو چند بڑھا دیا جاتا ہے۔

رواہ ابو زکریا ابن مندہ فی امالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۰۳ روزہ رکھو چونکہ روزہ جہنم اور حوادث زمانہ سے بچنے کے لیے ایک ڈھال ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ملیکہ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۲۔

۲۳۶۰۴ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جو وہ کھاتے ہیں اس کا ان سے حساب نہیں لیا جائے گا بشرطیکہ ان کا کھانا حلال ہو روزہ دار (۲) سحری کے وقت بیدار ہونے والا (۳) اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوکیداری کرنے والا۔ رواہ الطبرانی وعن ابن عباس

۲۳۶۰۵ روزے رکھو تندرست رہو گے۔ رواہ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۲۹ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۶۰۶ فی سبیل اللہ آدمی کا روزہ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۳۶۰۷ روزہ دار عبادت میں رہتا ہے گو کہ وہ اپنے بستر پر سویا ہوا کیوں نہ ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۳۰۔

۲۳۶۰۸　　تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کی کوئی مثال نہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان واحمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن ابی امامۃ

۲۳۶۰۹　　تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ یہ خالص عبادت ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن قدامۃ ابن مظعون عن اخیہ عثمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۴۱۔

۲۳۶۱۰　　تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ مستی کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے اور رگوں کا خون کم کرتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الطب عن شداد بن عبداللہ

۲۳۶۱۱　　اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔روزہ ڈھال ہے اور اس کے ذریعے بندہ آگ سے اپنے آپ کو بچاتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔(رواہ الامام احمد بن حنبل و البیھقی عن جابر

۲۳۶۱۲　　اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے۔بجز روزہ کے بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دوں گا۔روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب بھی تم میں سے کوئی آدمی روزہ میں ہو وہ نہ بیہودہ گفتگو کرے اور نہ ہی شور مچائے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے کوئی جھگڑے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں چنانچہ جب وہ افطار کرتا ہے تو روزہ افطار کرکے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ سے اسے بے حد فرحت نصیب ہوگی۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ

روزہ دار کی دعا

۲۳۶۱۳　　ہر روزہ دار بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے یا تو وہی چیز جو اس نے دعا میں طلب کی ہے اسے دنیا میں مل جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کردی جاتی ہے۔رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:　حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۳۷۔

۲۳۶۱۴　　جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے اور روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ امام احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن زید بن خالد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطلب ۱۳۳۷۔

۲۳۶۱۵　　جس نے کسی روزہ کو روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو ساز وسامان فراہم کیا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن زید بن خالد

۲۳۶۱۶......روزہ ڈھال ہے۔رواہ الترمذی عن معاذ المشذرۃ ۵۵۴

۲۳۶۱۷　　روزہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۸　　روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے بندہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۹　　موسم سرما کا روزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھنڈی غنیمت ہے۔رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلی والطبرانی و البیھقی فی السنن عن عامر بن مسعود والطبرانی فی السنن الصغری والبیھقی فی شعب الایمان وابن عربی فی الکامل عن انس وجابر

کلام:　حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۳۶ وتلخیص الضعیفۃ ۲۸۰۔

۲۳۶۲۰ روزہ شہوت کو کم کرتا ہے گوشت کو ہلکا کرتا ہے اور دوزخ کی آگ سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک دسترخوان ہے جس پر ایسے کھانے چنے گئے ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر کھٹکے۔ اس پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابوالقاسم بن بشران فی اما لیہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۰۹۔

الاکمال

۲۳۶۲۱ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی سات قسمیں ہیں: دو اعمال (۲) موجب ہیں دو اعمال ان کی بمثل ہیں، ایک عمل وہ ہے جس کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ایک عمل وہ ہے جو سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے اور ایک عمل (ساتواں عمل) وہ ہے جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا، کوئی نہیں جانتا۔ وہ دو اعمال جو موجب (واجب کرنے والے) ہیں وہ یہ کہ جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی در انحالیکہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی در انحالیکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس کے لیے دوزخ واجب ہو جائے گی اور جس نے برائی کی اس کا بدلہ اسی کے بمثل ہوگا اور جس نے نیکی کی اس کا بدلہ بھی اسی کے بمثل ہوگا جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اس کے ایک درہم کو ساتھ سو درہم تک بڑھا دیا جاتا ہے اور اس کے ایک دینار کو سات سو دینار تک بڑھا دیا جاتا ہے، روزہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے روزہ دار کو روزے کا ثواب معلوم نہیں ہوتا اس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

رواہ الحکیم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنھما

مصنف علاء الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس باب کی یہ حدیث میں نے صرف زاء کے تحت کتاب الزکوٰۃ میں بھی ذکر کی ہے تاکہ خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی ترغیب ہو جائے وہاں یہ حدیث ۱۶۱۴۳ نمبر پر ہے۔

۲۳۶۲۲ جو نیکی بھی ابن آدم کرتا ہے وہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا چونکہ روزہ دار میرے لیے کھانا پینا اور دیگر خواہشات چھوڑتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک سے بھی افضل ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۳۶۲۳ نیکی دس گنا سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کہ برائی نری ہی رہتی ہے جسے میں مٹا دیتا ہوں۔ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا۔ روزہ اللہ کے عذاب سے بچاؤ کی ڈھال ہے جس طرح کہ اسلحہ کی تلوار سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے۔

واہ البغوی عن رجل

۲۳۶۲۴ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کو دو طرح کی فرحتیں نصیب ہوتی ہیں، ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت قیامت کے دن۔ بخدا! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۲۵ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو طرح کی فرحتیں نصیب ہوتی ہیں، روزہ ایک ڈھال ہے جس کے ذریعے میرا بندہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ چونکہ روزہ دار میری خاطر کھانا اور دیگر خواہشات چھوڑتا ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ الطبرانی عن بشیر بن الحصاصیۃ وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۲۶ رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ آگ سے بچنے کی ایک ڈھال ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چنانچہ روزہ دار اپنی خواہشات کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑتا ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواه البغوی وعبدان والطبرانی وسعید بن المنصور عن بشیر بن الخصاصیة

۲۳۶۲۷ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۶۲۸ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے پس روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب کسی کا روزہ ہو وہ بیہودہ گوئی اور فضول شور وشغب سے گریز کرے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جسے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔

رواه الامام احمد بن حنبل فی مسندو مسلم والنسائی وعبد الرزاق وابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۳۶۲۹ روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے میرا بندہ بچاؤ کرتا ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

رواه ابن جریر عن ابی هریرة

۲۳۶۳۰ جو بندہ بھی روزہ کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کے سب اعضاء تسبیحات میں مشغول رہتے ہیں، آسمان دنیا کے رہنے والے (فرشتے) اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہوجائے اگر روزہ دار ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھتا ہے اس کے لیے سب آسمان نور سے بھر جاتے ہیں اور جو حوریں اس کی بیویاں ہوں گی وہ کہتی ہیں یا اللہ! اسے (روزہ دار کو) پکڑ کر ہمارے پاس لے آ ہم اسے دیکھنے کے لئے مچل رہی ہیں، روزہ دار اگر تسبیح وتہلیل یا تکبیر کہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے لے لیتے ہیں اور اس کا اجر وثواب لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج پردوں میں چھپ جائے۔

رواه ابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی الافراد والبیهقی عن عائشه رضی الله عنها

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۹۱ والمتناھیۃ ۸۹۷۔

۲۳۶۳۱ روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کا عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

رواه الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۳۲ روزہ دار کی افطاری کے وقت دعا رد نہیں ہوتی۔ رواه ابن زنجویه عن ملیکه عمرو

۲۳۶۳۳ اللہ تعالیٰ نے انجیل میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جماعت بنی اسرائیل سے کہو کہ جو آدمی میری رضا کے لیے روزہ رکھے گا میں اس کے جسم کو صحت بخشوں گا اور اس کے اجر وثواب کو بڑھا دوں گا۔

رواه الشیخ فی الثواب والدیلمی والرافعی عن ابی الدرداء

۲۳۶۳۴ اے بن مظعون! تم اپنے اوپر روزہ لازم کردو چونکہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے۔

رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن عائشة بنت قدامة بن مظعون عن ابیها عن اخیه عثمان بن مظعون

۲۳۶۳۵ جس شخص کو روزہ نے کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ کی اسے جنت کے پھل اور جنت کی شراب پلائے گا۔

رواه البیهقی عن علی

۲۳۶۳۶ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۶۳۷ تین اشخاص ایسے ہیں جن سے کسی نعمت کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا کھلانے پلانے والا اسحری کے وقت اٹھنے وا۔اور مہمان نواز اور تین اشخاص کو بد خلقی پر ملامت نہیں کی جاتی مریض روزہ دار حتیٰ کہ افطار کرے اور عادل حکمران۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

کلام:......حدیث موضوع ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ والتنزیہ ۱۶۲؍۲۔

۲۳۶۳۸ اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عبادت نہیں۔رواہ النسائی عن ابی امامۃ

۲۳۶۳۹ روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی افضل ہے۔رواہ احمد بن حنبل والخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۴۰ اللہ تبارک وتعالیٰ کراما کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کی عصر کے بعد کوئی برائی نہ لکھو۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن انس

۲۳۶۴۱ روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ ابن المبارک فی الزھد وعبدالزراق فی المصنف عن ام عمارۃ

۲۳۶۴۲ روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ام عمارۃ بنت کعب

۲۳۶۴۳ جو شخص روزہ کی حالت میں مرگیا قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے روزہ ثابت کردیتے ہیں۔رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:... ظاہر حدیث سے یہی مطلب مترشح ہوتا ہے کہ روزہ دار اگر مرجائے تو قیامت تک روزہ دار کے حکم میں ہوتا ہے اور اسے روزے کا برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔واللہ اعلم۔

۲۳۶۴۴ قیامت کے دن روزہ دار اپنی قبروں سے باہر آئیں گے انہیں روزہ کی بو سے پہچان لیا جائے گا ان کی مونہوں سے مشک سے بھی عمدہ وافضل خوشبو مہک رہی ہوگی ان کا استقبال عمدہ سجائے گئے دسترخوانوں اور لبالب بھرے ہوئے جاموں سے کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کھاؤ تم بھوکے تھے پیو تم پیاسے تھے لوگوں کو رہنے دو وہ آرام کررہے ہیں اور تم تھکے ہوئے ہو جب لوگ آرام کریں گے پھر کھائیں گے اور پئیں گے چنانچہ لوگ حساب وکتاب میں پھنسے ہوں گے اور سخت تھکاوٹ اور پیاس میں ہوں گے۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۴۵ قیامت کے دن روزہ داروں کے لیے سونے سے بنا ہوا دسترخوان لگایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے جبکہ بقیہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔رواہ الشیخ والدیلمی عن ابن عباس

۲۳۶۴۶ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، قیامت کے دن کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ چنانچہ اس دروازہ سے جب روزہ دار داخل ہوجائیں گے پھر اسے تالہ لگادیا جائے گا روزہ دار داخل ہوتے وقت پانی پئیں گے جس نے ایک مرتبہ پانی پی لیا پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔رواہ ابن زنجویہ عن سھل بن سعد

۲۳۶۴۷ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان (سیرابی کا دروزہ) کہا جاتا ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے لہٰذا جو بھی روزہ داروں میں سے ہوا وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا اور پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔رواہ الطبرانی عن سھل بن سعد

۲۳۶۴۸ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے پکارا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ والحفاظ ۲۰۰

۲۳۶۴۹ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن آواز لگائی

جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں آجاؤ باب ریان کی طرف چنانچہ اس دروازہ سے روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۰ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۲۳۶۵۱ میں اس آدمی سے بہتر ہوں جو صبح کو روزہ کی حالت میں نہ اٹھے اور کسی بیمار کی عیادت نہ کرے۔

رواہ عبد بن حمید وابن ماجہ وابو علی سعید بن المنصور عن جابر

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۶۵۲ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۶۵۳ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا الا یہ کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کسی مجاہد کو اللہ کی راہ میں سامان فراہم کیا یا جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی اس کے پیچھے دیکھ بھال کی اس کے لیے بھی اسی جیسا اجر وثواب ہے الا یہ کہ مجاہد کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والبیہقی فی شعب الایمان وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن زید بن خالد الجہنی

۲۳۶۵۴ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا کسی حاجی کو سازوسامان دیا یا کسی مجاہد کو سامان دیا یا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے مگر اس (روزہ دار، حاجی، مجاہد) کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن قانع والطبرانی عن زید بن خالد

۲۳۶۵۵ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اس کے لیے بھی روزہ دار جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۶ جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے روزہ دار کا سا اجر وثواب ہے الا یہ کہ روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی چنانچہ روزہ دار نیکی کا جو عمل بھی کرتا ہے کھانا کھلانے والے کو اس جیسا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک کہ روزہ دار میں کھانے کی قوت باقی رہتی ہے۔ رواہ ابن مصری فی امالیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۷ جس نے کسی روزہ دار کو رمضان میں افطار کرایا، اسے حلال کی کمائی سے کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو اس کے لیے ماہ رمضان کی گھڑیوں میں فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جبریل علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۵۶۔

۲۳۶۵۸ جس نے ماہ رمضان میں کسی روزہ دار کو حلال کمائی سے روزہ افطار کرایا رمضان بھر میں فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور لیلۃ القدر میں جبریل امین اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں، جس آدمی کے ساتھ جبریل امین مصافحہ کرتے ہیں اس کے آنسو کثرت سے بہتے ہیں اور وہ نرم دل ہوجاتا ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جسے افطاری کے لیے اس قدر سامان میسر نہ ہو سکے اس کے بارے میں بتائیے؟ ارشاد فرمایا: اس کے لیے روٹی کا ایک لقمہ بھی کافی ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا جس آدمی کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: مٹھی بھر کھانا کافی ہے۔ عرض کیا مجھے بتائیے کہ جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: گھونٹ بھر دودھ سے افطاری کرادے۔ عرض کیا! جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا کہ پانی کے ایک گھونٹ سے افطاری کرادے۔ رواہ ابن حبان فی الضعفاء والبیہقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۳۳۳۔

فائدہ:...... حوالہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ۴ کا نشان دیا ہے جو اس امر کا غماز ہے کہ یہ حدیث سنن اربعہ میں ذکر کی گئی ہے لیکن محشی کہتا ہے کہ تحقیق کے باوجود حدیث سنن میں نہیں پائی گئی۔

دوسری فصل...... ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت

۲۳۶۵۹ ماہ رمضان کے روزے تمہارے اوپر فرض کردیئے گئے ہیں اور میں قیام رمضان (قیام اللیل) کو سنت قرار دیتا ہوں۔ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

رواہ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۱۲ والمشتھر ۱۹۳

۲۳۶۶۰ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور قیام رمضان کو تمہارے لیے بطور سنت مقرر کرتا ہوں جس نے ایمان ویقین کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا تو یہ سب اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوجائیں گے۔

رواہ النسائی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۶۶۱ تمہارے اوپر رمضان کا مبارک مہینہ آیا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض کیے ہیں، ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین ہتھکڑیوں (اور بیڑیوں) میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر وبھلائی سے محروم رہا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبیھقی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۲ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۳ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۴ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، شیاطین اور سرکش جنات بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ رمضان کی ہر رات ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر وبھلائی کے طلبگار آجا اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۶۵ تمہارے اوپر ایک مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے حلف فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرا جو رمضان سے افضل ہو منافقین پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو اس سے برا ہو (ان کے حق میں) اللہ تعالیٰ اس مہینہ کے آنے سے پہلے ہی اجر وثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کے داخل ہونے سے پہلے ہی گناہ اور بدبختی کو لکھ دیتے ہیں۔ اس مہینہ میں مومن اس لیے خرچ کرتا ہے تاکہ اسے عبادت کے لیے قوت حاصل ہو جب کہ منافق مومنین کو دھوکہ دینے کے لیے خرچ کرتا ہے اور دیگر بیہودگیوں کے لیے خرچ کرتا ہے۔ سو رمضان کا مہینہ مومن کے لیے غنیمت ہے جب کہ کافر کے لیے زحمت ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۲۱۔

۲۳۶۶۶ .. بلاشبہ تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور اس کے ساتھ جو مہینہ ملا ہوا ہے اس کے کچھ روزے رکھو اور ہر بدھ، جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم پوری عمر روزہ رکھنے کے حکم میں ہوجاؤ گے جب کہ تم افطار بھی کرتے رہو گے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن مسلم القرشی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۳۶۶۷ یہ رمضان کا مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔رواہ احمد بن حبل و النسائی عن انس

۲۳۶۶۸ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت ہے آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان والخطیب و ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۲۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۶۶۹ رمضان مبارک مہینہ ہے اس میں جنت کے دراز ے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں رمضان میں ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے اے خیر کے طالب آجا اور اے شر و برائی کے طالب رک جا۔رواہ احمد بن حبل و البیھقی فی السنن عن رحل

۲۳۶۷۰ ماہ رمضان مہینوں کا سردار ہے اور ذوالحجہ کی حرمت اس سے بڑھ کر ہے۔رواہ البزار والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعد

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۴ وضعیف الجامع ۳۳۲۱۔

۲۳۶۷۱ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ کے سلسلہ میں کسی دن کو کسی دن پر فضیلت حاصل نہیں بجز ماہ رمضان اور یوم عاشورا کے۔

(رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۹۲ وضعیف الجامع ۴۹۲۵۔

۲۳۶۷۲ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان میں دل کھول کر خرچ کرو چونکہ رمضان میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل رمضان عن ضمرۃ ورواہ راشد بن سعد مرسلاً

۲۳۶۷۳ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور رمضان کے روزے زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے حالانکہ وہ بیچ میں افطار بھی کرتا ہے۔رواہ ابن ماجہ واحمد بن حنبل ومسلم عن ابی قتادۃ

۲۳۶۷۴ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے زمانے بھر کے روزے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل و البیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۷۵ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کو کینے سے پاک کردیتے ہیں۔

رواہ البزار عن علی وعن ابن عباس ورواہ البغوی والبار دی عن النمر بن تولب

۲۳۶۷۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا ناامید نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۸ وضعیف الجامع ۳۳۰۸۔

۲۳۶۷۷ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۷۸ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اسے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل واصحاب سنن الاربعہ عن ابی ہریرۃ ورواہ البخاری عنہ

۲۳۶۷۹ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے

پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۶۸۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھ لیے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ایوب

۲۳۶۸۱ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے گویا وہ عمر بھر روزہ کی حالت میں رہا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ایوب

فائدہ: عمر بھر روزہ کی حالت میں ہونے کا مطلب اس طرح ہے کہ اس امت کی ایک نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے تیس دن ماہ رمضان کے روزے تین سو دن کے روزوں کے برابر ہوئے اور رمضان کے چھ دن کے روزے ساٹھ دنوں کے برابر بھی دو مہینے ہوئے سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں جس کا ہر سال یہی معمول ہو گویا اس نے عمر بھر روزے رکھے۔

۲۳۶۸۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۸۳ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے اور بدھ جمعرات کے روزے بھی رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔رواہ احمد بن حنبل عن رجل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۰۔

۲۳۶۸۴ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو مہینے ایسے ہیں جن کا ثواب کم نہیں ہوتا اور وہ عید کے دو مہینے ہیں یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی بکرۃ

۲۳۵۸۵ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔شعبان پاک کرنے والا ہے اور رمضان گناہوں کو مٹانے والا ہے۔رواہ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱۱۔

۲۳۶۸۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ آئندہ سال رمضان تک درمیانی وقفہ کے لئے کفارہ ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فصل رمضان عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱۴۔

۲۳۶۸۷ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ رمضان کا مہینہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اس وقت تک اوپر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتا تاجب تک افطار کی زکوۃ نہ دی جائے۔رواہ ابن شاہین فی ترغیبہ والضیاء عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۵۷۔

۲۳۶۸۸ رمضان کو رمضان اس لیے کہا جاتا ہے چونکہ یہ گناہوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔

رواہ محمد بن المنصور السمعانی وابو زکریا یحیی بن مندہ فی امالیہا عن انس

الاکمال

۲۳۶۸۹ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارے اوپر رمضان المبارک کا مہینہ آرہا ہے اس میں نیت مقدم کرلو اور نفقہ (خرچ) میں ہاتھ کشادہ رکھو۔رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۳۶۹۰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بابرکت مہینہ آچکا اس میں نیت مقدم کرلو اور نفقہ کو وسعت دو (یعنی دل کھول کر خرچ کرو) بلاشبہ

بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہوجائے اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت ہوجائے اس مہینہ میں عزت والی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقۃً ہر بھلائی سے محروم ہی ہے۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود

۲۳۶۹۱ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳

۲۳۶۹۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رحمت نازل فرماتے ہیں اور خطائیں معاف کرتے ہیں اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہاری باہمی رغبت کی طرف دیکھتے ہیں اور تمہاری عبادت پر فرشتوں سے فخر کرتے ہیں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی خیر و بھلائی دکھاؤ بلاشبہ بدبخت وہ ہے جو اس مہینہ میں اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم ہے۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن عبادۃ ابن الصامت

۲۳۶۹۳ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۴ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب ماہ رمضان آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۵ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۶ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۷ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور (رمضان میں) ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طالب آجا اور اے برائی کے طالب رک جا۔ رواہ النسائی والطبرانی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۸ رمضان میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور دھتکارے ہوئے شیطان کو ہتھکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے، رمضان کی ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آجا اور اے شر کے طلبگار رک جا۔

رواہ النسائی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۹ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان برکت والا مہینہ ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے خواستگار آجا اور اے شر کے طلبگار رک جا حتیٰ کہ رمضان منتہی ہوجاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی والبیہقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابۃ یقال لہ عبداللہ

۲۳۷۰۰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی شروع رات سے آخری رات تک جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس مہینہ میں سرکش شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو بھیجتے ہیں جو آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آجا اور آگے بڑھ کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ ہر رات افطاری کے وقت جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ وابن النجار عن ابی عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۷۰۱... حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ بہت اچھا مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس مہینہ میں سرکش شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں ہر رات کا فرشتے ہر شخص کی بخشش کی جاتی ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۰۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر وبھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہوجا اور اے شر وبرائی کے طالب رک جا پکارنے والا مسلسل پکارتا رہتا ہے حتیٰ کہ یہ مہینہ بیت جائے۔ (رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن عبد

۲۳۷۰۳ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور سرکش جنات قید کرلیے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوجا اور اے برائی کے طلبگار رک جا۔ او اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک کی) ہر رات جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

یہ حدیث ۲۳۶۷۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۳۷۰۴ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے بہشتوں کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا یہ حال پورے رمضان میں رہتا ہے سرکش جنات قید کرلیتے جاتے ہیں آسمان دنیا سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے رات سے لے کر صبح تک کہ اے خیر وبھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہوجا اور اے شر وبرائی کے طلبگار (برائی سے) رک جا کیا ہے کوئی بخشش کا خواستگار کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ افطار کے وقت ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

۲۳۷۰۵ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو پورا مہینہ بہشتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ پورا مہینہ دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے اور کوئی دروازہ مہینہ بھر کھولا نہیں جاتا سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں ہر رات صبح تک آسمان دنیا سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے بھلائی کے طلبگار بھلائی کو مکمل کرے اور خوش ہوجا اور اے برائی کی طلبگار رک جا اور بصیرت سے کام لے۔ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا مطلوب اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں افطاری کے وقت ہر رات ساٹھ ہزار جہنمیوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں، پھر جب رمضان کی آخری افطاری رات ہوتی ہے تو اس میں اتنے بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں جتنے رمضان بھر میں (ایک ایک رات میں ساٹھ ساٹھ ہزار کو) آزاد کرچکے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۲۳۷۰۶ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات تک آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو بندہ مومن رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو (۱۵۰۰) نیکیاں لکھ دیتے ہیں (اللہ تعالیٰ جنت میں سرخ یاقوت سے عالیشان مکان اس کے لیے بناتے ہیں اس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں، اس میں ایک عالیشان سونے کا محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے مزین ہوتا ہے چنانچہ جب وہ رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور ہر دن صبح کی نماز سے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور ماہ رمضان میں وہ جو سجدہ بھی کرتا ہے خواہ دن کو یا رات کو اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جو اتنا بڑا ہوتا ہے کہ سوار اس کے سائے تلے پانچ سو سال تک چلتا رہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۰۷ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتے حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے (انیسویں شب یا تیسویں شب) تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے فرشتے حرکت میں آجاتے ہیں حق تعالیٰ شانہ اپنے نور کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں باوجود اس کے کہ حق تعالیٰ شانہ کا وصف بیان کرنے والے اس کا وصف نہیں بیان کر سکتے چنانچہ حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں درحالیکہ لوگ صبح کو اپنی عید منا رہے ہوتے ہیں: اے فرشتوں کی جماعت مزدور جب اپنا کام پورا کر لیتا ہے اس کی کیا مزدوری ہونی چاہیے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اسے پوری پوری اجرت مل جانی چاہیے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے روزہ داروں کی بخشش کر دی۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۰۸ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر عطا کی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔

۱ یہ کہ ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲ یہ کہ ان کے لیے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور افطار کے وقت تک کرتے رہتے ہیں۔

۳ جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اور اذیتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

۴ اس میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لیے مغفرت کی جاتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مغفرت کی یہ رات شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ طریقہ یہ ہے کہ جب مزدور کام ختم کر لیتا ہے تو اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حبنل ومحمد بن نصر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۰۹ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان کے متعلق پانچ مخصوص چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں

۱ یہ کہ جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ اپنے روزہ دار بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں اسے کبھی عذاب نہیں دیتے۔

۲ یہ کہ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۳... یہ کہ روزہ داروں کے لیے فرشتے ہر دن ورات استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۴ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہیں کہ تیار رہ اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی تھکاوٹوں سے آکر تجھ میں آرام کریں تو میرا عزت والا گھر ہے۔

۵ یہ کہ جب رمضان شریف کی آخری رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ سب کی مغفرت کر دیتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یہ مغفرت والی رات شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ مزدور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں انہیں اجرت مل جاتی ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ... یہ حدیث ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۱۴۰۳) ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد و بزار نے بھی روایت کی ہے اور اس میں ہشام

بن زیاد ابومقدام راوی ضعیف ہے۔

۲۳۷۱۰ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان شریف کا پہلا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے منادی فرشتہ رضوان جو کہ بہشتوں کا خازن ہے سے فرماتے ہیں: اے رضوان! فرشتہ کہتا ہے اے میرے آقا میں حاضر ہوں حکم ہوتا ہے کہ امت محمد ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں کے لیے بہشتوں کو آراستہ کرو اور رمضان کا مہینہ ختم ہونے تک اسے بند مت کرو جب رمضان کا دوسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ دوزخ کے داروغہ فرشتہ مالک کو حکم دیتے ہیں کہ اے مالک دوزخ کے دروازے امت محمد ﷺ کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں پر بند کردو پھر دوزخ کے دروازے آخر رمضان تک بند دیتے ہیں رمضان شریف کا جب تیسرا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈالو اور سرکش جنات کو بھی قید کردو تاکہ میرے روزہ دار بندوں میں فساد نہ پھیلا سکیں نیز اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے ہوتے ہیں اس کے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں پھیلا ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں ایک سرخ یاقوت کا ہوتا ہے اور دوسرا سبز زبرجد کا رمضان کی ہر رات وہ اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ ہے کوئی حاجتمند کہ اس کی حاجت پوری کی جائے؟ اے خیر کے طلبگار خوش ہو جا اے شر کا ارادہ کرنے والے رک جا اور بصیرت سے کام لے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزہ افطار اور سحری کے وقت ایسے سات ہزار آدمیوں کو جہنم سے خلاصی عطا فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ایسے سبز رنگ کے دو پر ہوتے ہیں جو موتیوں اور یاقوت سے مزین آراستہ ہوتے ہیں اور ان دو پروں کو صرف اسی رات میں کھول دیتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے ''تنزل الملائکة والروح فیها باذن ربهم'' فرشتے اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے ہوتے ہیں اور روح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام ہر روزہ دار کھڑے اور بیٹھے ذکر میں نماز پڑھنے والے کو سلام کرتے ہیں السلام علیک یا مومن السلام علیک یا مومن حتیٰ کہ جب طلوع فجر ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے واپس آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اہل آسمان جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں اے جبرئیل! حق تعالیٰ شانہ نے لا الٰه الا اللہ کے ورثہ کے ساتھ کیا کیا؟ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے کروبین جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ان کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کیا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دوسرے فرشتے بھی حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے رمضان شریف کے روزہ داروں کی شفاعت قبول کرلی بجز ان آدمی کے جس پر جبرئیل علیہ السلام نے سلام نہیں کیا چنانچہ جبرئیل علیہ السلام میں اس رات ان لوگوں پر سلام نہیں کرتے۔

شراب کا عادی ۲ جادوگر

۳ شطرنج کھیلنے والا اور طبلہ بجانے والا ۴ والدین کا نافرمان۔

پھر جب عید الفطر ہوتی ہے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے امت محمد رسول اللہ! رب تعالیٰ (کے دربار) کی طرف چلو پھر جب مومنین عیدگاہ میں پہنچ جاتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ پکارتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! بتاؤ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہمارے معبود اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں! یہ میرے نیک بندے ہیں اور میرے نیک بندوں کی اولاد ہیں میں نے انہیں روزوں کا حکم دیا سو انہوں نے روزے رکھے انہوں نے میری اطاعت کی اور میرے فریضہ کو پورا کیا ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے اے امت محمد ﷺ کامیاب و کامران واپس لوٹ جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے (رواہ ابن شاهین فی الترغیب عن انس رضی اللہ عنہ) اس حدیث کی سند میں عبد بن عبدالصمد راوی ہے ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث قصہ خوانوں کی وضع کردہ حدیث کے مشابہ ہے بیہقی شعب الایمان میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

اوراس کے عام حصے منکر ہیں البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق مروی ہے اسے ابن حبان نے "ضعفاء" میں روایت کیا ہے لیکن اس سند میں اصرم بن حوشب ایک کذاب راوی ہے جب کہ ابن حوزی نے اس طریق کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک تیسرا طریق بھی ہے جو اس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسے دیلمی نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں بھی ابان متروک راوی ہے)۔

۲۳۷۱۱ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کو شروع سال سے آخر سال تک آراستہ کیا جاتا ہے پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے بجنے لگتے ہیں (جس سے دلکش آواز نکلتی ہے اس آواز کو سن کر) خوشنما آنکھوں والی حوریں کھڑی ہوجاتی ہیں اور کہتی ہیں۔اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے تاکہ وہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی کریں اور ہم ان کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ والدارقطنی فی الافراد والبیہقی فی شعب الایمان وابوداؤد والنسائی وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لیکن طریق بالا میں ولید دمشقی ایک راوی ہے اس کے بارے میں ابوحاتم کہتے ہیں یہ راوی صدوق ہے جب کہ دارقطنی نے اس کو متروک کہا ہے۔یہ حدیث ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔دیکھئے: التنزیہ ۲/۱۵۴ اوالضعیفہ ۱۳۲۵۔

۲۳۷۱۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے اور خوشنما آنکھوں والی حوریں پورا سال رمضان کے روزہ داروں کے لیے مزین ہوتی رہتی ہیں چنانچہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کہتی ہے اے میرے پروردگار مجھے اپنے نیک بندوں کا ٹھکانا بنادے خوشنما آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں: یا اللہ! اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے چنانچہ اس مہینہ میں جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی پر بہتان نہ باندھے اور شراب نہ پیئے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں اور جس شخص نے کسی مسلمان پر بہتان باندھا یا شراب پی لی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے عمل کو ضائع کردیتے ہیں۔رمضان کے مہینہ سے ڈرو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے جب کہ بقیہ گیارہ مہینے تم کھاتے پیتے ہو اور لذات سے لطف اندوز ہوتے ہو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے رکھا ہے اور یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔رواہ البیہقی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام: یہ حدیث ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/۱۴۱، ۱۴۲) میں ذکر کی ہے اور طبرانی نے بھی اسے سیر میں روایت کیا ہے اس حدیث کی سند میں ہیاج بن بسطام ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

۲۳۷۱۳ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت آراستہ کی جاتی ہے جس شخص نے رمضان شریف میں اپنے آپ کو اور اپنے دین کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ خوشنما آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کرادیتے ہیں اور اسے جنت کے عالیشان محلات میں سے ایک محل عطا فرماتے ہیں جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی برائی کی یا کسی مومن پر بے جا تہمت لگائی یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے اعمال کو اکارت کردیتے ہیں ماہ رمضان سے ڈرو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور بقیہ گیارہ مہینے تمہارے لیے ہیں جس میں تم کھاتے ہو اور سیراب ہوتے ہو۔ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابی امامۃ واثلۃ وعبداللہ بن بسر معا

رمضان میں اجروثواب کے کام کرنا

۲۳۷۱۴ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا ہے اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسے کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر

کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کا ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی آپ ﷺ نے فرمایا یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرائے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے اس پر بھی رحمت فرما دیتے ہیں اور جس شخص نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جب میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرو کلمہ طیبہ استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

رواہ ابن خزیمہ والبیھقی فی شعب الایمان والاصبھانی فی الترغیب عن سلمان

کلام: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس حدیث کا دارومدار علی بن زید بن جدعان پر ہے اور وہ ضعیف راوی ہے اور اس سے یوسف بن زید روایت کرتا ہے اور یہ بہت ضعیف راوی ہے گو کہ اس کا متابع بھی ہے کہ ایاس بن عبدالغفار نے علی بن زید سے روایت کی ہے لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایاس بن عبدالغفار کو نہیں جانتا۔

۲۳۷۱۵　حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ رمضان میں کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ سال بھر رمضان ہی رہے چنانچہ شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے عرش عظیم کے نیچے دلکش ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے ہلتے ہیں اور ان سے سریلی آواز پیدا ہوتی ہے خوشنما آنکھوں والی حوریں اس منظر کو دیکھ کر کہتی ہیں اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں میں سے اس مہینہ میں ہمارے شوہر ہمیں نصیب فرما تا کہ ان کے ذریعہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے ذریعے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جو بندہ بھی رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشنما موتی کے بنے ہوئے خیمہ میں حورعین کے ساتھ اس کی شادی کرا دیتے ہیں چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''وحور مقصورات فی الخیام'' (یعنی خیموں میں نظریں جھکائی ہوئی حوریں بیٹھی ہیں) جنت کی ہر عورت کے بدن پر ستر جوڑے ہوتے ہیں جن میں سے ہر جوڑے کا رنگ الگ اور جدا ہے ہر عورت کے پاس ستر قسم کی خوشبو ہوتی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا جدا ہوتی ہیں جنت کی ہر عورت کے پاس ستر ہزار (۷۰۰۰۰) خادمائیں ہوتی ہیں، ہر خادمہ کے پاس ایک برتن ہوتا ہے جس میں رنگا رنگ کھانے سجے ہوتے ہیں ہر لقمہ کی لذت الگ اور جدا ہوتی ہے، جنت کی ہر عورت کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ستر تخت ہوئے ہیں ہر تخت پر ستر بچھونے بچھے ہوتے ہیں جو دبیز ریشم کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ہر بچھونے پر ستر مسہریاں ہوتی ہیں جنتی عورت (حورعین) کے شوہر کو بھی اسی جیسا تخت عطا کیا جاتا ہے جو سرخ یاقوت سے بنا ہوتا ہے اور خوشنما موتیوں سے سجا ہوتا ہے اس کے ہاتھوں پر سونے کے دو خوبصورت کنگن چڑھے ہوئے ہوتے ہیں یہ سب انعامات رمضان شریف کے ہر ایک دن کے بدلہ میں ہیں اور اس کی دوسری نیکیوں حساب اس کے علاوہ ہے۔

رواہ ابن خزیمۃ وابو یعلی والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی مسعود الغفاری

کلام: ابن خزیمہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے حتیٰ کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث موضوعات میں شمار کی ہے گو کہ ان کی ہر رائے صواب نہیں مزید دیکھے التنزیہ ۱۵۴، ۱۵۳/۲، والموضوعات ۱۸۹/۲

۲۳۷۱۶　حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ حاملین عرش کو حکم دیتے ہیں کہ تسبیح کرنے سے رک جاؤ اور محمد ﷺ کی امت کے لیے استغفار کرو۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۳۷۱۷　حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی پہلی رات میں کل اہل قبلہ کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

رواہ ابو یعلی وابن خزیمۃ والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۷۱۸ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سبحان اللہ! کس چیز کا تم استقبال کررہے ہو اور کونسی چیز تمہارا استقبال کررہی ہے؟ وہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے اس کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اس قبلہ والوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! منافق کی مغفرت بھی ہوجاتی ہے؟ فرمایا منافق تو کافر ہے اور اس انعام میں کافر کا کچھ حصہ نہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۷۱۹ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف کی ہر رات چھ لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اس رات میں اتنی مقدار میں انسان آگ سے خلاص ہوتے ہیں جتنوں کو اس سے پہلے خلاصی مل چکی ہوتی ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۳۷۲۰ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر روز افطار کے وقت بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی ملتی ہے اور یہ امر رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامہ

۲۳۷۲۱ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں ہر رات افطاری کے وقت دس لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے اللہ تعالیٰ خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور اگر جمعہ کی شب ہو تو یہ ساعت (گھڑی) میں ایسے دس لاکھ انسانوں کو آگ سے خلاصی ملتی ہے جو اپنے اعمال کی بدولت جہنم کے مستحق ہوچکے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۳۷۲۲ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور رمضان کے قیام (تراویح) کو میں سنت قرار دیتا ہوں پس جو شخص بھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کرے (تراویح پڑھے) وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۷۲۳ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ڈرو بلاشبہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گیارہ مہینوں میں چھوٹ دے رکھی ہے جس میں تم کھاتے اور پیتے ہو رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ الدیلمی عن طریق مکحول عن ابی امامة واثلہ بن الاسقع وعبد اللہ بن بسر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۱۰۲ وذیل اللآلی ۱۱۷

۲۳۷۲۴ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت جب تک ماہ رمضان میں قیام کرتی رہے گی رسوا نہیں ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماہ رمضان میں آپ کی امت کی رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو رمضان میں توڑنا رمضان المبارک میں جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اور آسمانوں کے فرشتے کے پاس اس کی کوئی نیکی نہیں اپنی جس کے ذریعے وہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرے ماہ رمضان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں جو غیر رمضان میں نہیں بڑھتی ہیں اور یہی حال برائیوں کا بھی ہے۔

رواہ الطبرانی واصحابہ السنن الاربعة عن ام ھانی واصحابہ السنن اربعة وابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرة)

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۹ المتناھیة ۸۸۳۔

۲۳۷۲۵ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کا اول حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اس آخری حصہ آگ سے خلاصی کا ہے۔

رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ھریرة

کلام: حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۲۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۷۲۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے نماز پنجگانہ پڑھے اور بیت اللہ کا حج کرے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مغفرت کردیں۔ رواہ النسائی عن معاذ

روزے سے گناہ مٹنا

۲۳۷۲۷ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز کی حفاظت کرنی ہے اس کی حفاظت کی اس کے گزشتہ تمام گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی ابن حبان وابونعیم فی الحلیة والبیهقی والضیاء المقدسی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۲۸ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور تین چیزوں کے حصے سے محفوظ رہا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) زبان (۲) پیٹ (۳) اور شرم گاہ۔ رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة

۲۳۷۲۹ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ثواب کی نیت سے رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس روزہ کے بدلے میں ابتداء دنیا سے لے کر انتہائے دنیا تک کے جمیع اہل دنیا جمع ہو جائیں اور انہیں کھانا اور پانی کشادہ ہو جائے تو اہل جنت اس میں سے کچھ بھی طلب نہیں کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۷۳۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) اس کی گزشتہ جتنی بھی بداعمالیاں ہوں گی مٹادی جائیں گی۔ رواہ ابن النجار وابن صصری فی امالیه عن عائشة

۲۳۷۳۱ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے پہلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ رواہ احمد ابن حنبل عن ابی هریرة

۲۳۷۳۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خاموشی، سکون تکبیر تہلیل اور تحمید کے ساتھ رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھا اور حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سب گناہ معاف کردیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۳۷۳۳ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے اور رمضان کے بعد آنے والی صبح کو غسل کرکے عیدگاہ میں پہنچتا ہے اور رمضان کو صدقہ فطر کے ساتھ ختم کرتا ہے وہ اپنے گھر کو لوٹتا ہے اور اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

۲۳۷۳۴ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف سب مہینوں کا سردار ہے اور ذوالحجہ کی حرمت سب مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه وابن عساکر عن ابی سعید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۴ وضعیف الجامع ۳۳۲۱۔

۲۳۷۳۵ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے اور دنوں کا سردار جمعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود موقوفا

۲۳۷۳۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک کے درمیان وقفہ کیلئے کفارہ ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی سعید

۲۳۷۳۷ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان میں جمعہ کی فضلیت بقیہ جمعات پر ایسی ہے جیسی رمضان شریف کو بقیہ مہینوں پر۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۳۷۳۸ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تبارک زمین وآسمان کو ہم کلام ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں تو ان کا آپس میں کلام یہ ہوگا کہ یہ دونوں رمضان کے روزے رکھنے والوں کو جنت کی بشارت سناتے۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی هدیة عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۹۱ والمتنا ہیۃ ۱۰۳۲

۲۳۷۳۹ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ زمین آسمان کو کلام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو وہ (زمین وآسمان) رمضان

میں روزہ رکھنے والوں کو جنت کی خوشخبری سناتے۔ رواہ الخطیب فی المتفق عن ابی ھدبة عن انس

۲۳۷۴۰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید الفطر کے دن فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں۔ اے جماعت مسلمین! صبح رب تعالیٰ جو رحیم وکریم ہے کے دربار میں حاضر ہوجاؤ وہ خیر وبھلائی کا احسان کرتا ہے اور بے پناہ ثواب عطا فرماتا ہے، البتہ تمہیں قیام اللیل کا حکم دیا گیا سو تم قیام اللیل کر چکے تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا سو تم روزے رکھ چکے تم اپنے رب کی اطاعت بجالائے لہٰذا انعامات وصول کرلو مسلمان جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ کامیاب وکامران اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ تمہارے سب گناہ بخشے جاچکے ہیں آسمان پر اس دن کا نام یوم الجوائز (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ والمعافی فی الجلیس والباوردی و الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن اوس الانصاری عن ابیه وضعفه

۲۳۷۴۱ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نصاریٰ پر ماہ رمضان کے روزے فرض تھے چنانچہ ان پر ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا وہ بیمار پڑ گیا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء بخش دی تو میں (تیس روزوں میں) دس دن کا اضافہ کردوں کا اس کے بعد ان کا ایک اور بادشاہ حکمران ہوا وہ کثرت سے گوشت کھاتا تھا جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء بخشی تو میں ضرور آٹھ دنوں کا اضافہ کروں گا اس کے بعد ایک اور بادشاہ ہوا اس نے کہا ہم ان دنوں کے روزے نہیں چھوڑیں گے البتہ ہم روزے بہار میں رکھیں گے یوں اس طرح پچاس دن کے روزے مکمل ہوئے۔ رواہ البخاری فی تاریخه والنحاس فی ناسخه والطبرانی عن دغفل بن حنظلة

۲۳۷۴۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی نہ کہے کہ میں نے رمضان کے روزے رکھے رمضان کا قیام کیا اور رمضان میں فلاں کام کیا چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے عظمت والے ناموں میں ایک نام ہے، لیکن یوں کہو ماہ رمضان (یا رمضان کا مہینہ) جیسا کہ رب تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں کہا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عمر

فائدہ:... چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن الآیة" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شہر رمضان فرمایا ہے صرف "رمضان" نہیں فرمایا:

۲۳۷۴۳ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "رمضان" مت کہو چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لیکن شہر رمضان یعنی ماہ رمضان یا رمضان کا مہینہ کہو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابو الشیخ و البیهقی و الدیلمی

کلام: بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے الاباطیل ۴۷۴، ۴۷۵۔ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

تیسری فصل......روزہ کے متعلق مختلف احکام کے بیان میں

روزے کا وقت

۲۳۷۴۴ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کے لیے شعبان کی گنتی شمار کرو۔ رواہ الدارقطنی عن رافع بن خدیج

۲۳۷۴۵ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کا مہینہ شمار کرو، رمضان شریف کو خلط مت کرو الا یہ کہ تم میں سے کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اس کا روزہ رمضان کے موافق آجائے (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر (انتیس تاریخ کو ابر کی وجہ سے) تمہیں چاند نظر نہ آئے تو (رمضان کے) تیس (۳۰) دن پورے کرو چونکہ گنتی تمہارے اوپر مخفی نہیں رہ سکتی۔

رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة واخرجه الترمذی

۲۳۷۴۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آجائے تو تیس دن کے روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے قبل (انتیس تاریخ کی شام کو) تم چاند دیکھ لو۔ رواہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

۲۳۷۴۷ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھ لو تو افطار کرو اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو گنتی کے تیس دن پورے کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و البیھقی فی السنن عن جابر واخرجہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واخرجہ ابن ماجہ والنسائی عن ابن عباس وابو داود عن حزیفۃ واحمد بن حنبل عن طلق بن علی

۲۳۷۴۸ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ ہی حساب کر سکتے ہیں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۴۹ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرلو اور اگر کسی وجہ سے تمہیں چاند دکھائی نہ دے تو اس کا اعتبار کرلو (یعنی اس مہینہ کو تیس دن کا سمجھ لو)۔ اخرجہ مسلم والبخاری والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابن عمر

۲۳۷۵۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس چاند کو وقت معلوم کرنے کا آلہ بنایا ہے لہٰذا جب (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کرلو اور اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن شمار کرلو۔ رواہ الطبرانی عن طلق بن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۹۵

۲۳۷۵۱ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شعبان کی مدت کو رمضان کا چاند دیکھنے کے وقت تک دراز کیا ہے لہٰذا مطلع ابر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

۲۳۷۵۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھو اور افطار مت کرو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھ لو، اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن گنتی کے پورے کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابن عمر

۲۳۷۵۳ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور افطار مت کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو (اگر کسی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس کا اعتبار کرلو)۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۵۴ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اور گردوغبار یا بادل چاند کے آگے چھا جائیں اور چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۲۳۷۵۵ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں جس شخص کی عادت ہو وہ رکھ سکتا ہے روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند نہ دیکھ لو، پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن گنتی کے پورے کرو اور پھر افطار کرو، مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

۲۳۷۵۶ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں جس آدمی کی روزہ رکھنے کی عادت ہو (اور یہ دن اس کی عادت کے موافق آجائے) وہ روزہ رکھ لے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۵۷ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو ہاں البتہ اگر کسی شخص کی عادت ہو اور اس کی عادت اس دن کے موافق آجائے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (اگر ابر کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور پھر افطار کرلو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۵۸ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا اس سے پہلے (شعبان کی) گنتی پوری کرو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا اس سے پہلے (رمضان کی) گنتی پوری کرلو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان عن حذیفۃ

۲۳۷۵۹ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم روزہ رکھتے ہو اس دن کا تمہارا روزہ ہے اور جس دن تم قربانی کرتے ہو اس دن کی تمہاری قربانی ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۴۹۱۔

۲۳۷۶۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس دن تمہارا روزہ ہے جس دن تم سب روزہ رکھو اور اس دن تمہاری عید الفطر ہے جس دن تم سب افطار کرلو اور اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے جس دن تم سب قربانی کرلو۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس دن جماعت مسلمین روزہ رکھے تم بھی روزہ رکھو جس دن جماعت مسلمین افطار کرے تم بھی افطار کرلو۔ اگر کوئی الگ سے روزہ رکھے یا افطار کرے جب کہ جماعت مسلمین نے روزہ نہ رکھا ہو یا افطار نہ کیا ہو تو اس ایک فرد کا شذوذ کسی معنی میں نہیں۔ لہٰذا روزہ وافطار اور قربانی جماعت کے ساتھ ہو۔

۲۳۷۶۱ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عید الفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی دو اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے اور جسدن تم سب وقوف عرفہ کرو اس دن تمہارا وقوف عرفہ ہے۔ رواہ الشافعی عن عطاء مرسلاً

۲۳۷۶۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسدن تم سب افطار کرلو اس دن تمہاری عید الفطر ہے اور جس دن تم سب قربانی دے دو اسدن تمہاری عید الاضحی ہے میدان عرفت سارے کا سارا جائے وقوف ہے منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے بلکہ مکہ مکرمہ کی ہر گھاٹی قربان گاہ ہے اور سارے کا سارا مزدلفہ جائے وقوف ہے۔ رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۶۔

۲۳۷۶۳ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن سب لوگ افطار کریں اس دن عید الفطر ہے اور جس دن سب لوگ قربانی کریں اسدن عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۶۱۸۔

۲۳۷۶۴ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عید الفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی کرو اس دن تمہاری عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۶۵ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کو شمار کرتے رہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۶۱۔

۲۳۷۶۶ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ البخاری والترمذی عن انس والبیہقی عن ام سلمۃ ومسلم عن جابر وعائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۶۷ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تیس (۳۰) دنوں کا بھی لہٰذا جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرلو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرلو۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۶۸ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے آلہ وقت بنایا ہے لہٰذا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند ابر آلود ہو جائے تو تیس دن شمار کرلو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث قابل غور ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۷ وضعاف الدارقطنی ۵۵۲۔

۲۳۷۶۹ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس والطبرانی عن البراء

۲۳۷۷۰ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو چاند دیکھ کر افطار کرلو اور چاند دیکھ کر قربانی کرو اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرلو اور مسلمانوں کی گواہی پر روزہ رکھو اور افطار کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن رجال من الصحابۃ

۲۳۷۷۱ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روشنی سے روشنی تک روزہ رکھو۔ رواہ الطبرانی عن والد ابی ملیح

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشروعۃ ۶۸۔

فائدہ:.......علماء حدیث نے اس حدیث کے دو مطلب بیان کیے ہیں اول یہ کہ سحری سے تامغرب روزہ رکھو دوم یہ کہ ایک چاند سے دوسرے چاند تک روزے رکھو (واللہ اعلم)

۲۳۷۷۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند اور تمہارے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو شعبان کی گنتی پوری کرلو، رمضان کا استقبال مت کرو اور نہ ہی شعبان کے دن سے رمضان کو ملاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی و البیھقی فی السنن عن ابن عباس

فائدہ:.. استقبال رمضان کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رمضان کے آنے سے قبل ہی اس خوشی میں روزے رکھنے شروع کردے کہ رمضان آرہا ہے، آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اور شعبان کو رمضان سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزے رکھ لیے جائیں آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے ابوقاسم کی نافرمانی کی۔

الاکمال

۲۳۷۷۳ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو، اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو شعبان کی گنتی مکمل کرو، رمضان کا استقبال نہ کرو اور رمضان کو شعبان کے کسی دن کے ساتھ نہ ملاؤ۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل و النسائی و البیھقی عن بن عباس

۲۳۷۷۴ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر وابن النجار عن جابر

۲۳۷۷۵ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ مت رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دن کی گنتی مکمل کرو۔

رواہ احمد بن حنبل عن طلق بن علی

۲۳۷۷۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی بکرۃ

۲۳۷۷۷ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور فرمایا کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۳۷۷۸ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ تمیں دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ النسائی والبخاری عن ابن عمر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو ابن ماجہ عن ام سلمہ واحمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص والنسائی عن ابن عباس

۲۳۷۷۹ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر (انگلیاں کھول کر) اشارہ کیا کہ مہینہ اتنا اتنا، اتنا ہوتا ہے اور تیسری بار انگوٹھا بند کر دیا۔

فائدہ:... اصل کتاب میں حوالہ کی جگہ خالی ہے حالانکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں کتاب الصوم میں روایت کی ہے دیکھیے بخاری شریف کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ "اذا رأیتم الھلال فصوموا"

۲۳۷۸۰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دنوں کا اعتبار کرلو۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۳۷۸۱ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تمیں دنوں کا بھی جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو افطار کرلو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرو۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۸۲ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ تمیں دنوں کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دنوں کا بھی اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تمیں دنوں کی گنتی شمار کرو۔

رواہ ابن حبان عن ابن عمر

۲۳۷۸۳ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مجھے جبریل امین نے کہا ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں پر بھی تمام ہو جاتا ہے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۳۷۸۴ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ عید کے دومہینے رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں ہوتے۔رواہ ابن النجار عن ابی بکرۃ

فائدہ:... رمضان اور ذوالحجہ کے ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دنوں کے نہیں ہوتے۔ یا حضور ﷺ کے زمانہ میں انتیس دنوں کے نہیں ہوئے ہوں گے۔ مطلب ہے کہ یہ دونوں مہینے ثواب کے اعتبار سے ناقص نہیں ہوتے۔

۲۳۷۸۵ نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ دومہینے ساٹھ دنوں پر تمام نہیں ہوتے۔رواہ الطبرانی عن سمرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱ ترتیب الموضوعات ۳۵۔

۲۳۷۸۶ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں حساب وکتاب نہیں جانتے مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہوتا ہے آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ انگوٹھا بند کرلیا۔ پھر فرمایا مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے۔ (یعنی تیس دنوں کا) تین مرتبہ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۳۷۸۷ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ ہر مہینہ قابل احترام ہے اور تیس دن اور تیس راتوں سے کم نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۳۷۸۸ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ چاند اگر سرخی میں غائب ہوجائے تو وہ ایک رات کا ہوتا ہے اور اگر سفیدی میں غائب ہو تو دو راتوں کا ہوتا ہے۔رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

کلام: اس حدیث کی سند میں حماد بن ولید راوی ہے جو کہ ساقط الاعتبار اور متہم بالکذب ہے لہذا ضعیف ہے۔

روزہ کی نیت کا وقت

۲۳۷۸۹ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے رات کو روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔
رواہ الدارقطنی و البیهقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنها

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۸۸۔

۲۳۷۹۰ نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ جو شخص روزہ کی نیت فجر سے پہلے نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی والترمذی عن حفصة

۲۳۷۹۱ نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ جو شخص (فجر سے قبل) رات کے وقت روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔
رواہ النسائی عن حفصة رضی اللہ عنها

۲۳۷۹۲ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اس شخص کا روزہ کامل نہیں ہوتا جو رات کو روزے کی نیت نہ کرے۔رواہ ابن ماجہ عن حفصة

الاکمال

۲۳۷۹۳ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جو شخص رات کو روزہ کی نیت کرے اسے چاہئے کہ روزہ رکھ لے، جس نے صبح کردی اور رات کو روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔رواہ الدارقطنی وابن البخاری عن میمونة بنت سعد

قضاء کے بیان میں

۲۳۷۹۴ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف پالیا حالانکہ اس کے ذمہ اگلے رمضان کے کچھ روزے تھے جن کی یہ

قضاء نہیں کر سکا تھا تو اس رمضان کے روزے قبول نہیں کیے جائیں گے یہاں تک کہ وہ گذشتہ رمضان کے فوت شدہ روزے نہ رکھ لے۔

رواه احمد بن حنبل عن ابی هریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۷۶۔

۲۳۷۹۵　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حالت حضر میں رمضان کے ایک دن کا روزہ افطار کرے اسے چاہیے کہ فدیہ میں ایک اونٹ ذبح کرے۔ رواه الدار قطنی عن جابر

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۶۱۔

۲۳۷۹۶　رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کے بغیر (قصداً) روزہ نہ رکھے تو تمام عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا اگر چہ وہ تمام عمر روزہ رکھے۔ رواه احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

۲۳۷۹۷　حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ایک روزے کا بدل دوسرے کسی دن کا روزہ نہیں ہو سکتا۔

رواه ابو داؤد عن عائشه رضی الله عنه

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۳۔

۲۳۷۹۸　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مرجائے حالانکہ اس کے ذمہ مہینہ بھر کے روزے تھے، اس کے ولی (وارث) کو چاہیے کہ اس کی جگہ ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواه الترمذی وابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۵۳۔

۲۳۷۹۹　نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مرگیا اور اس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے تھے تو اس کی طرف سے اس کا ولی (وارث) روزے رکھے۔ رواه احمد بن حنبل و البیهقی وابو داؤد عن عائشه رضی الله عنها

۲۳۸۰۰　حضور نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کو حکم دیا کہ تو اپنی بہن کی طرف سے روزہ رکھ۔ رواه الطیالسی عن ابن عباس

الاکمال

۲۳۸۰۱　نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا کوئی روزہ فوت ہو جائے اور اس کی قضاء کرنی ہو تو کسی اور دن (رمضان کے علاوہ) اس کی قضاء کرلی جائے اور اگر نفلی روزہ فوت ہو جائے تو اگر چاہو تو اس کی قضاء کرو چاہو تو نہ کرو۔ رواه الطبرانی عن ام هانی

۲۳۸۰۲　حضور نبی کریم ﷺ نے ام ھانی کو وصیت کی کہ اگر رمضان کا روزہ فوت ہو جائے تو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور اگر نفلی روزہ ہو تو چاہو اس کی قضاء کرو یا نہ کرو۔ رواه البیهقی واحمد بن حنبل عن ام هانی

۲۳۸۰۳　حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اسے چاہیے کہ وہ لگا تار روزے رکھے درمیان میں وقفہ نہ کرے۔

رواه الدار قطنی و البیهقی عن ابی هریرة

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الآثار ۲۱۲ اور بیہقی نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۳۸۰۴　حضور نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تمہاری ماں کے ذمہ کسی کا قرض ہو کیا تم اسے ادا کرو گے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔ رواه الطبرانی ومسلم والترمذی عن ابن عباس

۲۳۸۰۵　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی ایک پر قرضہ ہو جسے وہ ایک دو، دو درہم کر کے چکا تا رہے کیا اس طرح سے اس کا قرض ادا ہو جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: قضاء روزہ کی مثال بھی اس طرح سے ہے۔

رواه الدار قطنی عن جابر

ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کسی نے ماہ رمضان کی تقطیع کے بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔

ورواہ ابن ابی شیبة والدارقطنی والبیهقی عن ابن المکرر وقال ابن المکرر بلغنی وقال الدارقطنی اسنادہ حسن الا انہ مرسل وهو اصلح من الموصول ورواہ البیهقی عن صالح بن کیسان

۲۳۸۰۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن کے روزے کی جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھو۔ رواہ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ میں تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا چنانچہ کھانا ہم نے کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی)۔

۲۳۸۰۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس دن کے روزہ کی بجائے کسی دوسرے دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا تھا ہمیں ھدیہ میں کھانا دیا گیا جو ہم نے کھالیا آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر راوی نے حدیث بالا ذکر کی)۔

روزہ کے مباحات ومفسدات

۲۳۸۰۸ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ کی حالت میں مرد کیلئے عورت کے ساتھ ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ حلال ہے سوائے مقام مخصوص کے۔

رواہ الطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنها

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۳۶۔

فائدہ: ..... یعنی شوہر روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے مباشرت کر سکتا ہے البتہ مبستری نہیں کر سکتا۔

۲۳۸۰۹ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھا شخص (روزہ کی حالت میں) اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۱۰ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص پر قے غالب آ جائے (یعنی خود بخود قے آئے) اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص منہ میں انگلی وغیرہ ڈال کر (قصداً) قے کرے اسے چاہیے کہ روزہ کی قضاء کرے۔ رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الآثار ۲۰۴ والمعلة ۳۳۵۔

۲۳۸۱۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص (حالت روزہ میں) سو گیا یا جسے احتلام ہو گیا، یا جس نے سینگی کھنچوائی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔

اخرجہ ابو داود عن رجل

فائدہ.. ایک روایت میں "نام" کی بجائے "قاء" آیا ہے یعنی جسے قے آئی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک روزہ دار کا سنگی کھنچوانا بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ امام احمد کے نزدیک سنگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ باطل ہو جاتا ہے دونوں پر قضاء ہے کفارہ نہیں۔ حدیث ضعیف بھی ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۱۳۔

۲۳۸۱۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داود والنسائی وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن ثوبان وهو متواتر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۵۷ والتنکیل والافادہ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزہ دار کے روزہ کو توڑ دیتی ہیں اور وضو کو بھی توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔ رواہ الازدی فی الضعفاء والفردوسی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۳۹ والکشف الالہی ۴۷۱۔

فائدہ:... گو کہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ روزہ کی پھر قضاء بھی کی جائے بلکہ مذکورہ بالا امور صادر ہو جانے کے

باوجود پھر بھی فرض ادا ہو جائے گا البتہ روزہ کی روح ٹوٹ جاتی ہے وہ باقی نہیں رہتی سچ پوچھئے تو وہ روزہ کیا جو لولا لنگڑا ہو۔

۲۳۸۱۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ میں ہو اور وہ بھولے سے کچھ کھاپی لے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۱۔

۲۳۸۱۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھول چوک سے کھاپی لیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے رزق عطا کیا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۱۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں روزے کو نہیں توڑتی ہیں۔ جو کہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۵ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲۵۔

الاکمال

۲۳۸۱۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رواہ احمد والنسائی والضیاء المقدسی فی المختارہ عن اسامۃ بن زید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۵۷ اور التنکیت والافادۃ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والعدنی وابن جریر و البیہقی فی السنن عن اسامۃ بن زید والبزار وابن جریر والدارقطنی والطبرانی فی الاوسط عن انس واحمد بن حنبل والنسائی وابن جریر وضعفہ والطبرانی وسعید بن المنصور عن بلال والطبرانی والرازی والنسائی وابن ماجہ والشاشی والریانی وابن جریر وابن الجارود وابویعلی وابن خزیمۃ والهیثم بن کلیب وابن حبان والبارودی وابن قانع والطبرانی والحاکم والبیہقی وسعید بن المنصور عن ثوبان) امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس باب میں یہی روایت صحیح ترین ہے (ورواہ البزار وابن جریر عن جابر وقا لواحسن وابن جریر وابن خزیمۃ وابن حبان والطبرانی والحاکم والبیہقی والضیاء المقدسی عن رافع بن خدیج وابن جریر عن سعد بن ابی وقاص والبزار والطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سمرۃ والطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد وابن ماجہ وابن جریر وابن حبان والحاکم و البیہقی فی السنن وسعید بن المنصور عن شداد بن اوس والبزار وابن جریر والطبرانی عن ابن عباس عن ابن مسعود عن ابی زید الانصاری والنسائی وابن جریر والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی عن ابی موسی والنسائی عن معقل بن یسار وابن سنان، واحمد بن حنبل والنسائی والبزار وابن جریر عن عائشہ والطبرانی عن ابی عمر احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن جریر و البیہقی وابن عدی عن ابی ہریرۃ البزار وابن جریر عن علی والطبرانی عن معقل بن یسار، والطبرانی وابن جریر عن معقل بن یسار وابن جریر عن الحسن مرسلاً وابوداؤد عن عمر

کلام:...... اس حدیث پر بھی پہلی حدیث کی طرح کلام ہے۔

۲۳۸۱۹ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف میں جس شخص پر (بحالت روزہ) قے کا غلبہ ہوا سکا روزہ نہیں ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۹۷

۲۳۸۲۰ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزے اور وضو کو توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے

دیکھنا(۵)اور جھوٹی قسم۔رواہ الدیلمی عن انس
کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۲۷۲والفوائد المجموعہ ۲۷۴۔

روزے کا کفارہ

۲۳۸۲۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو تو اس کے والی (وارث) کو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔رواہ ابن ماجه وابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر وصحیح والترمذی وقفه
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۳۸۲۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مرجانے والے کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (راہ البیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنهما) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو مرگیا تھا اور اس کے ذمہ رمضان کی قضاء واجب تھی تو راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۸۲۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر دن کے بدلہ میں نصف صاع گندم کھلائی جائے۔رواہ البیهقی عن ابن عمر

۲۳۸۲۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور وہ گھر پر موجود تھا (سفر پر نہیں تھا) اسے چاہیے کہ وہ اونٹ فدیہ میں ذبح کرے۔رواہ الدار قطنی عن جابر وضعیف
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۶۱۔

۲۳۸۲۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بلا وجہ رمضان میں ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو یہ اس کے بدلہ میں ایک ماہ کے روزے رکھے۔
رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۸۲۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر کسی رخصت اور عذر کے رمضان میں ایک دن کا روزہ ضائع کیا اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ تیس (۳۰) دنوں کے روزے رکھے اور جو دو دن کے روزے ضائع کرے اس پر ساٹھ (۶۰) دنوں کے روزے واجب ہیں اور جس نے تین دن روزہ نہ رکھا اس پر نوے (۹۰) دنوں کے روزہ واجب ہیں۔رواہ الدار قطنی وضعفه وابن صصری فی امالیه والدیلمی وابن عساکر عن انس
کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۸۴/۲ وضعاف الدار قطنی ۵۸۶۔

وہ چیزیں جو روزہ کے لیے مفسد نہیں......الاکمال

۲۳۸۲۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ دار کے روزہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔وہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔روزہ دار کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر قے نہ کرے۔رواہ الطبرانی عن ثوبان

۲۳۸۲۸ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے آپ کو تین چیزوں پر پیش نہ کرے وہ یہ ہیں حمام سینگی اور جوان عورت۔

۲۳۸۲۹ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار رمضان میں دن کے آخری وقت سینگی لگوا سکتا ہے۔رواہ ابونعیم عن انس

۲۳۸۳۰ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں دن کے وقت اثمد سرمہ مت لگاؤ البتہ رات کو لگا سکتے ہو چونکہ سرمہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔رواہ البغوی و البیهقی والدیلمی عن عبد الرحمن بن نعمان بن معبد بن هوذة الانصاری عن ابیه عن جده
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۰۱۳۔

۲۳۸۳۱ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریحانہ (پھول) کو تم (بحالت روزہ) سونگھ سکتے ہو۔اس میں کوئی حرج نہیں (رواہ الدار قطنی فی

الافراد عن انس) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے روزہ دار کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۳۸۳۲ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ پھولوں سے کسی کو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن انس

۲۳۸۳۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے تم ایک دوسرے کی طرف کیوں دیکھتے ہو چنانچہ بوڑھا شخص اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۳۴ ام اسحاق غنویہ کہتی ہیں میں روزہ میں تھی بھول کر میں نے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا رزق تجھ تک پہنچایا ہے اپنے روزے کو مکمل کرو۔ رواہ الطبرانی عن ام اسحاق الغنویۃ

۲۳۸۳۵ حضور نبی کریم ﷺ نے ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اپنے روزے کو مکمل کرو اللہ تعالیٰ نے اپنا رزق تم تک پہنچایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ام اسحاق الغنویہ

۲۳۸۳۶ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ جب روزہ دار بھول چوک کر کھا پی لے تو وہ اللہ کا رزق ہوتا ہے جو اس تک پہنچ گیا اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی۔ رواہ الدارقطنی وصححہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۳۷ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ماہ رمضان میں بھول کر کھا پی لیا اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔ رواہ الدار قطنی وضعفہ عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۶۰

رخصت کا بیان

۲۳۸۳۸ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر روزہ افطار کرنے کا صدقہ کیا ہے (یعنی اجازت مرحمت فرمائی ہے (یہ ان امراض میں روزہ نہ رکھیں) تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی پر صدقہ کرے اور پھر اس سے واپسی کا مطالبہ کرے۔ رواہ الفردوسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۳۹ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر افطار رمضان کا صدقہ کیا ہے۔

رواہ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۵۔

۲۳۸۴۰ ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا کچھ حصہ ہٹا دیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس بن مالک القسیری ومالہ غیرہ

۲۳۸۴۱ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم نے صبح دشمن کے پاس کرنی ہے اور افطار تمہارے لیے زیادہ باعث قوت ہے لہٰذا روزہ افطار کرلو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۳۸۴۲ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ دار کی مثال حالت حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی سی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عبد الرحمن بن عوف والنسائی عنہ موقوفا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنکیت والافادہ ۸۹، ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۵۰۔

۲۳۸۴۳...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

رواہ احمد ومسلم والبخاری وابوداؤد والنسائی عن جابر وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۳۸۴۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۴۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت لازم ہے ہذا اسے قبول کرو

رواہ النسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۳۸۴۶ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس آدمی کے پاس بار برداری کے جانور ہوں اور وہ انہیں چارا اور پانی پلانے کے لیے کہیں لے جاتا ہو اسے چاہیے کہ جونہی رمضان کا مہینہ پائے روزہ رکھے۔رواہ احمد وابو داؤد عن سلمۃ بن المحبق

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے عون المعبود ۵۳۷ چونکہ اس کی سند میں عبدالصمد بن حبیب ازدی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۳۸۴۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے مرگیا تو اس کے ذمہ ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو ایک مدھانا کھلانا واجب ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۴۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں بھول کر روزہ توڑ دیا اس پر نہ قضاء واجب ہے اور نہ ہی کفارہ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۸۴۹ حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو روزہ رکھو چاہو افطار کرو۔رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ [illegible] من طرق عن طرق عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی ورواہ ابوداؤد والحاکم عن حمزۃ بن محمد بن حمزۃ عن عمرو الاسلمی عن ابیہ عن جدہ ورواہ مالک واحمد والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۸۵۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مسافر کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔

رواہ البغوی عن ابی امیۃ

۲۳۸۵۱ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں مسافر کے متعلق خبر دوں چنانچہ اللہ عزوجل نے مسافر سے روزے اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔رواہ النسائی عن عمرو بن امیۃ الضمری

۲۳۸۵۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی بار برداری کے جانوروں کو چرانے کے لیے سفر پر ہو وہ جونہی رمضان پائے روزہ رکھے۔

رواہ البیہقی وضعفہ عن المحبق

۲۳۸۵۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر میں روزہ افطار کرے تو اس نے رخصت پر عمل کیا اور جو روزہ رکھے تو (سفر میں) روزہ رکھنا افضل ہے۔

رواہ الضیاء المقدسی عن انس

۲۳۸۵۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنے والے کی مثال حالت حضر میں افطار کرنے والے کی سی ہے۔

رواہ الخطیب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۹ اوجنۃ المرتاب ۲۷۹

۲۳۸۵۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ نہ رکھو چونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔رواہ الخطیب عن جابر

۲۳۸۵۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا لیس من امبر امصیام فی امسفر یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

رواہ عبداللہ بن احمد وعبدالرزاق واحمد بن حنبل والطبرانی عن کعب بن عاصم اشعری

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۱۳۰۔

فائدہ: ... متن حدیث ذکر کیا گیا ہے اس حدیث میں آلہ تعریف یعنی الف لام کو الف میم سے بدل دیا گیا ہے یہ بھی ایک لغت ہے۔ دیکھئے فوائد الضیائیہ شرح ملا جامی ۲۔

چوتھی فصل......روزہ اور افطار کے آداب میں

۲۳۸۵۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب ... شعبان کا آخر ہو جائے تو روزہ نہ رکھو حتی کہ رمضان آجائے۔

راہ احمد بن حنبل و اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۳۔

۲۳۸۵۸ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی روزہ دار پر جب کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو اسے چاہیے کہ اعوذ باللہ منک کہہ دے اور کہے: میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن السنی عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۹۔

۲۳۸۵۹ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کرو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے جو ہونٹ خشک ہوتے ہیں وہ قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوں گے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن خباب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ وضعیف الجامع ۵۷۹ عراقی ترمذی کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حدیث بہت ضعیف ہے دیکھئے فیض القدیر ۱؍۳۶۶۔

۲۳۸۶۰ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ جماع کے متعلق باتیں نہ کرے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے اگر کوئی شخص اس (روزہ دار) کو گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔

رواہ مالک و مسلم والبخاری وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۶۱ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی وضعیف الجامع ۱۹۰۸۔

۲۳۸۶۲ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ دار عبادت حق تعالیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جب تک کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ الفردوسی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۸۷۔

۲۳۸۶۳ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار صبح سے شام تک عبادت کے حکم میں ہوتا ہے بشرطیکہ کسی کی غیبت نہ کرے چنانچہ جب کسی کی غیبت کر لیتا ہے تو وہ اپنے روزے کو پھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۹۔

۲۳۸۶۴ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ کی حالت میں لغویات اور بیہودہ گوئی سے بھی گریز کرے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں میں روزہ میں ہوں۔

رواہ الحاکم والبیہقی عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۸۶۵　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار جب جھوٹی بات، جھوٹ پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۳۸۶۶　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغویت اور بیہودہ گوئی سے رکنے کا نام ہے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۶۷　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص کے اعضاء (بحالت روزہ) میری حرام کردہ حدود سے نہ رکیں تو مجھے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۸۶۸　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ کی حالت میں گالی مت دو اور اگر تمہیں کوئی گالی دے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۶۹　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ میں ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے چاہیے کہ کہے: میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

روزے کے افطار کا بیان

۲۳۸۷۰　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رات کو ادھر اور اُدھر سے اٹھتے ہوئے دیکھو تو سمجھو کہ روزہ افطاری کا وقت ہو چکا۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۳۸۷۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کریں گے۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

فائدہ:.　سنن ابن ماجہ میں ہے یہودی روزہ تاخیر سے افطار کرتے ہیں دیکھئے سنن ابن ماجہ رقم ۱۶۹۸ عجیب بات ہے شیعہ حضرات بھی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں جب کہ یہ مشہور ومتواتر حدیث ہے خدا جانے انھوں نے تاخیر سے روزہ افطار کرنے میں کونسی بھلائی دیکھی ہے۔

۲۳۸۷۲　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین اسلام اس وقت تک مسلسل غالب رہے گا جب تک اہل اسلام جلدی سے روزہ افطار کریں گے چونکہ یہودی اور نصرانی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۷۳　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی روزہ دار کے قریب کھانا لایا جائے تو وہ یہ دعا پڑھ کر کھانا کھائے۔

بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحانک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں یا اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے روزہ افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے تو میرا روزہ قبول فرما بلاشبہ تو سننے والا اور علم والا ہے۔

۲۳۸۷۴　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے جو کوئی روزہ دار ہو وہ کھجور کے ساتھ افطار کرے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرلے، بلاشبہ پانی طاہر (پاک) ہے۔ رواہ ابو داؤد والحاکم والبیہقی فی السنن عن سلمان بن عامر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۰۹۔

۲۳۸۷۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب روزے افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے چونکہ یہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی وابن حزیمة وابن حبان عن سلمان بن عامر الضبی
کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۱ وضعیف ابن ماجہ ۳۷۴۔
۲۳۸۷۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات یہاں سے (مشرق سے) امڈ آئے اور دن یہاں (مغرب) سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے سمجھ لو کہ روزہ دار نے افطار کرلیا۔ رواہ البیہقی وابو داؤد والترمذی عن عمر
کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۳۔
۲۳۸۷۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم جماعت انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم افطار میں جلدی کریں اور یہ کہ ہم نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔
رواہ الطیالسی والطبرانی عن ابن عباس

روزے میں احتیاط

۲۳۸۷۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ جلدی افطار کرو اور سحری تاخیر سے کھاؤ۔ رواہ ابن عدی عن انس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ واتواضع ۲۶۷۔
۲۳۸۷۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ جلدی افطار کرو اور سحری تاخیر سے کھاؤ۔ رواہ الطبرانی عن ام حکیم
۲۳۸۸۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو جلدی روزہ افطار کریں۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابی ھریرة
۲۳۸۸۱ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک مسلسل میری سنت پر قائم رہے گی جب تک کہ افطار کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
۲۳۸۸۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا پھر سحری کی اور کچھ خوشبو لگالی اسے روزے پر قوت حاصل ہو جاتی ہے۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۹۔
۲۳۸۸۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین چیزیں کرتا ہے اسے روزے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے یہ کہ پانی پینے سے پہلے کھانا کھائے پھر سحری کرے اور قیلولہ بھی کرے۔ رواہ البزار عن انس
کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۴۳۔
۲۳۸۸۴ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے تو اس سے روزہ افطار کرے اور جو نہ پائے وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک ہے۔
رواہ الترمذی والنسائی والحاکم عن انس
کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۲۷۔
۲۳۸۸۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک خیر و بھلائی پر قائم رہے گی جب تک جلدی روزہ افطار کرے گی اور سحری تاخیر سے کرے گی۔ رواہ احمد عن ابی ذر
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۲ والمشتھر ۱۹۱۔
۲۳۸۸۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک (میری امت کے) لوگ جلدی روزہ افطار کریں گے اسوقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ احمد والبیھقی والترمذی عن سھل بن سعد

الاکمال

۲۳۸۸۷　نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے۔
رواہ ابن حبان عن سلمان بن عامر

۲۳۸۸۸　نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے تو اس سے افطار کرے اور جو نہ پائے تو وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔
رواہ الترمذی والنسائی وابن خزیمة والحاکم والبیہقی عن شعبة عن عبد العزیز بن صہیب عن انس

امام نسائی کہتے ہیں اس سند میں خطاء ہے جب کہ درست اور صواب سلمان بن عامر کی حدیث ہے جب کہ امام ترمذی کہتے ہیں یہ طریق محفوظ نہیں ہے اور اس حدیث کی صحیح سند یہ ہے۔ عن شعبة عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر۔
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۰۹۔

۲۳۸۸۹　نبی کریم ﷺ نے فرمایا (وقت ہو جانے پر) روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری تاخیر سے کھانا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔ سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر وانس معاً

۲۳۸۹۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو (وقت ہونے پر) افطار میں جلدی کرے۔ رواہ احمد والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

۲۳۸۹۳　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہل مشرق کی طرح تاخیر نہیں کریں گے بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد وابن حبان والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

پانچویں فصل......اوقات اور دنوں کے اعتبار سے ممنوع روزے کے بیان میں

۲۳۸۹۴　نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمیشہ (لگاتار نفلی) روزے رکھے اس کا روزہ (کسی معنی میں) نہیں۔
رواہ البیہقی والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر

۲۳۸۹۵　نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کا روزہ نہیں جو زمانہ بھر کے روزے رکھے چنانچہ تین دنوں کا روزہ زمانہ بھر کا روزہ ہوتا ہے۔
رواہ البخاری عن ابن عمرو

۲۳۸۹۶　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ پر روزہ رکھنے سے گریز کرو چونکہ تم میری طرح نہیں ہو چنانچہ رات کو میرا رب مجھے کھلاتا ہے مجھے پلاتا ہے اپنے اوپر اتنے عمل کا بوجھ ڈالو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرة

۲۳۸۹۷　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے روزے پر روزہ رکھا گویا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔
رواہ احمد والنسائی وابن والحاکم عن عبداللہ بن الشخیر

۲۳۸۹۸　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے میں وصال (روزے پر روزہ رکھنے) کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ الطیالسی عن جابر

۲۳۸۹۹　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ رکھنے کا طریقہ نصرانیوں کا ہے لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ روزہ رات تک مکمل کرو چنانچہ جب رات آجائے تو روزہ افطار کرلو۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء المقدسی عن لیلی امراة بشیر بن خصاصیة

۲۳۹۰۰　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ مت رکھو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ آپ بھی تو روزے پر روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: تم میری طرح نہیں ہو چونکہ مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ رواہ البخاری والترمذی عن انس

۲۳۹۰۱ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پے در پے روزے رکھے اس کا روزہ نہیں ہوں۔

رواہ النسائی وابن جریر عن ابن عمر و والنسائی وابن جریر وابو سعید محمد بن علی النقاش فی امالیہ وابن عسا کر عن ابن عمر

نقاش کہتے ہیں مجھے علم نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عطاء کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو چنانچہ عطاء عمر و بن مہدی سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۳۹۰۲ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لگاتار روزے رکھے گویا اس نے نہ روزے رکھے اور نہ ہی افطار کیے۔

رواہ ابن جریر عن عبداللہ بن الشخیر

۲۳۹۰۳ ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! میں نے چار سالوں سے روزہ نہیں توڑا رسول کریم ﷺ نے فرمایا، تو نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ رواہ ابن المبارک عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۹۰۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص روزے پر روزہ رکھے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری مسلم والنسائی وابن ماجہ وابن جریر عن ابن عمر واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن ابن عباس

۲۳۹۰۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے لگاتار روزے رکھے اس کا نہ روزہ ہوا نہ افطار۔ رواہ احمد والطبرانی عن اسماء بنت یزید

۲۳۹۰۶ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پے در پے روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا روزہ ہوا نہ افطار۔

رواہ ابن حبان عن ابی قتادۃ

۲۳۹۰۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو پے در پے (نفلی) روزے رکھے تین دن کا روزہ عمر بھر کا روزہ ہوتا ہے ایک آدمی نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا، پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب ملاقات کرتے بھاگتے نہیں تھے یہ روزے کا افضل طریقہ ہے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا اس سے افضل روزہ کوئی نہیں ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عمرو

مختلف ایام کے روزے

۲۳۹۰۸ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راتوں میں شب جمعہ کو قیام لیل کے لیے مخصوص نہ کرو اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے لیے مخصوص نہ کرو۔ ہاں اگر تم میں سے کسی کے روزہ کے درمیان جو وہ پہلے سے رکھتا چلا آ رہا تھا جمعہ کا دن آ جائے (تو یوں جمعہ کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے)۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رقم ۱۴۸۱

۲۳۹۰۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی جمعہ کا روزہ (مخصوص کر کے) نہ رکھے ہاں البتہ ایک دن جمعہ سے پہلے رکھے اور ایک دن بعد میں (اس طرح درمیان میں جمعہ کا روزہ بھی آ جائے گا)۔ رواہ مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ

۲۳۹۱۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا جمعہ کے دن کا روزہ (مخصوص کر کے) مت رکھو۔ رواہ احمد والنسائی والحاکم عن جنادۃ الازدی۔

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے: العجب ۴۷۔ حدیث کا یہ طرق ضعیف ہے ورنہ بقیہ تین سے یہ حدیث ثابت اور صحیح ہے۔

۲۳۹۱۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھو ہاں اگر رکھنا بھی ہو تو ایک دن اس سے پہلے رکھو اور ایک دن اس کے بعد۔

رواہ احمد عن ابی ہریرۃ

۲۳۹۱۲ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد وابن ماجہ عن جابر

۲۳۹۱۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ احمد والنسائی عن حمزۃ بن عمر والاسلمی واحمد والحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۱۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دودنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن۔ رواہ مسلم عن ابی سعید

۲۳۹۱۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عیدالفطر عید قربانی کے دن اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ احمد والحاکم عن عقبة ابن عامر

فائدہ: مصنف نے حوالہ میں ۳ کا نشان دیا ہے لیکن محشی لکھتا ہے کہ باوجود تتبع کے سنن میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۲۳۹۱۶ حضرت نوح علیہ السلام نے عمر بھر کے روزے رکھے سوائے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں کے مصنف نے حوالہ میں یہاں رکھا ہے جب کہ محشی لکھا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمرو

۲۳۹۱۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دنوں کے روزے سے منع کرتا ہوں۔ یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے۔ رواہ ابو یعلی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث کا یہ طریق ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۱۷۔

۲۳۹۱۸ نبی کریم ﷺ نے سال میں چھ دنوں کے روزہ سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں: تین ایام تشریق عیدالفطر کا دن عیدالاضحیٰ کا دن اور دنوں میں سے جمعہ کا مخصوص دن۔ رواہ الطیالسی عن انس

۲۳۹۱۹ نبی کریم ﷺ نے عیدالفطر اور عید قربان کے دن روزے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمر وس عن ابی سعید

۲۳۹۲۰ نبی کریم ﷺ نے رمضان سے ایک روز قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۳۹۲۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آجائے لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص انگور کے درخت کی چھال یا کسی دوسرے درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ پائے تو وہی چبالے۔

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجه والحاکم عن العصماء بنت بسر

۲۳۹۲۲ رسول کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیهقی والضیاء عن عبدالله بن بسر المازنی

۲۳۹۲۳ رسول کریم ﷺ نے میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن ابی هریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۴۳ وضعیف ابی داؤد ۵۲۸

۲۳۹۲۴ رسول کریم ﷺ نے پورے ماہ رجب میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجه والطبرانی وابن حبان عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۷۱۔

۲۳۹۲۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رات کا روزہ فرض نہیں کیا جو شخص رات کو بھی روزہ رکھے اس نے سرکشی کی اور اس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ رواہ ابن قانع والشیرازی فی الالقاب عن سعید

الاکمال

۲۳۹۲۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے اور شب جمعہ قیام اللیل کے لیے نہ مخصوص کی جائے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۳۹۲۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب جمعہ عبادت کے لئے مخصوص نہ کی جائے اور جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۳۹۲۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عویمر سلمان تم سے زیادہ جانتے ہیں شب جمعہ راتوں میں قیام لیل کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور دنوں میں

ت جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد عن محمد بن سیرین مرسلاً

۲۳۹۲۹　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابودرداء بقیہ راتوں کے علاوہ صرف شب جمعہ عبادت کے لیے مخصوص نہ کی جائے ورصرف جمعہ کا دن بقیہ دنوں کے علاوہ روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔ رواہ احمد عن ابی درداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۸۷۔

۲۳۹۳۰　نبی کریم ا نے فرمایا: تنہا جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو۔ رواہ احمد والحکیم عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیین العجب۔

۲۳۹۳۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو بلکہ اسے عید کا دن بناؤ۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرہ

۲۳۹۳۲　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو ہاں البتہ روزے کے دنوں میں وہ بھی آجائے یا مہینہ بھر میں ایک دن وہ بھی آجائے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہ کہے کہ میں کسی سے کلام نہیں کروں گا میری عمر کی قسم! اگر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے تو یہ اس کے خاموش رہنے سے افضل ہے۔

رواہ احمد وعبد بن حمید والباوردی والطبرانی والنسائی وسعید بن المنصور عن لیلی امراۃ بشیر بن الخصاصیہ عنہ

۲۳۹۳۳　رسول کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن تمہاری عید ہوتی ہے لہٰذا عید کے دن کو روزے کا دن مت بناؤ الا یہ کہ اس سے پہلے دن کا روزہ رکھو اور اس کے بعد بھی رکھو اور درمیان میں جمعہ آجائے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۳۴　جمعہ کا دن تمہاری عید کا دن ہے لہٰذا اس دن کا روزہ نہ رکھو ہاں البتہ اس سے پہلے یا بعد روزہ رکھو۔

رواہ البزار عن عامر بن لدین الاشعری

۲۳۹۳۵　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آجائے۔ رواہ الرویانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۳۹۳۶　رسول کریم ﷺ نے صماء بنت بسر سے فرمایا: کھانا کھالو چونکہ ہفتہ کے دن کا روزہ نہ تمہارے اوپر فرض ہے ورنہ اس میں تمہارے لیے اجر وثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن الصماء بنت بسر

۲۳۹۳۷　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آجائے لہٰذا تم میں سے جو شخص انگور کی چھال یا کسی دوسرے درخت کے چھال کے سوا کچھ نہ پائے تو اسی سے روزہ افطار کر (توڑ) دے۔

رواہ احمد وابو داؤد وعبد بن حمید وابو یعلی وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبد اللہ بن بسر عن ابیہ واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن والنسائی والحاکم والبیہقی عن عبداللہ بن بسر عن اختہ الصماء والطبرانی عن ابی امامہ

یہ حدیث گزر چکی ہے رقم ۲۳۹۲۱۔

۲۳۹۳۸　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں کا روزہ نہ رکھا جائے عید الفطر اور قربانی کے دن۔ سمویہ عن ابی سعید

۲۳۹۳۹　رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو دنوں میں روزہ نہ رکھو عید الفطر اور قربانی کے دن۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

۲۳۹۴۰　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں ہرگز کوئی شخص روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۹۴۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہ رکھو ہاں البتہ ہدی کے عوض میں کوئی روزہ رکھ لے۔ رواہ الطحاوی والدارقطنی والحاکم عن عبداللہ بن حذافۃ السہمی

۲۳۹۴۲　رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ کھانے پینے اور اہل خانہ کے ساتھ گزارنے کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہ رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۹۴۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں کوئی شخص بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن علی

۲۳۹۴۴ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں صرف مومن (مان کر چلنے والا) ہی داخل ہوگا ہذا یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں ان میں روزہ مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن بشر بن سحیم

۲۳۹۴۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ کھانے پینے کے دن ہیں ہذا ان میں روزہ جائز نہیں ہے یعنی ایام تشریق میں۔ رواہ احمد بن حنبل عن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی عن عبداللہ بن حذافۃ

۲۳۹۴۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) روزہ رکھنے کے دن نہیں ہیں یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن علی

۲۳۹۴۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (ایام تشریق میں) روزہ رکھے اسے چاہئے کہ افطار کرے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۴۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ (ایام تشریق) کھانے اور ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۲۳۹۴۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن نبیشۃ الھذلی

کلام: حدیث تخریج مسلم کے باوجود ذخیرۃ الحفاظ میں موجود ہے دیکھئے ۲۲۴۲ سند کے اعتبار سے قابل غور ہے۔

۲۳۹۵۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ بھر میں چھ دنوں کا روزہ مکروہ ہے شعبان کے آخری دن کا روزہ کہ اسے رمضان سے ملا لیا جائے عید الفطر، قربانی کا دن اور ایام تشریق چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

فصل ...... روزہ کے احکام کے بیان میں ...... الاکمال

۲۳۹۵۱ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی لڑکا لگاتار تین دن روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر ماہ رمضان کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ والدیلمی عن یحیی بن عبدالرحمن ابن ابی لبیبہ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتہر وعۃ ۶۵۔

۲۳۹۵۲ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لگاتار تین دن روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر رمضان کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔

رواہ ابونعیم عن ابی لبیبہ

۲۳۹۵۳ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھ اشخاص رمضان کا روزہ افطار کر (کھ) سکتے ہیں مسافر مریض، وہ حاملہ عورت جسے روزہ کی وجہ سے اپنے حمل (کے ضائع ہونے) کا خوف ہو دودھ پلانے والی عورت جسے اپنے بچے کی کمزوری کا خدشہ ہو شیخ فانی (بوڑھا شخص) جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ شخص جسے بھوک اور پیاس اس قدر ستا ڈالے کہ اگر اس نے روزہ نہ توڑا تو مر جائے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۹۵۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو رمضان میں (سخت بھوک پیاس کی وجہ سے) مشقت کا سامنا کرنا پڑا اس نے روزہ نہ توڑا اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الدیلمی والخطیب عن ابن عمر

۲۳۹۵۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک استعمال کر سکتا ہے اور دن کے اول حصہ میں بھی مسواک کر سکتا ہے اور آخری حصہ میں بھی۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ والبیہقی وقال غیر محفوظ عن انس

چھٹی فصل......سحری اوراس کے وقت کے بیان میں

۲۳۹۵۶　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کے کھانے سے دن کے روزہ کے لیے مدد حاصل کرواور قیلولہ سے قیام اللیل (تراویح) کے لیے مدد حاصل کرو۔رواہ ابن ماجه والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۳۹۵۷　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری دراصل برکت کھانے کا نام ہے، لہٰذا کسی حال میں بھی سحری کا کھانا نہ چھوڑو اگر زیادہ نہیں تو ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۵۸　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سحری اور پیمانے میں برکت رکھی ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی هریرة

۲۳۹۵۹　نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۳۹۶۰　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے جواللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے لہٰذا سحری مت چھوڑو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن رجل

۲۳۹۶۱　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہترین سحری کھجوریں کھانے میں ہے۔رواہ ابن عدی عن جابر

۲۳۹۶۲　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر سحری کھانالازمی ہے چونکہ سحری مبارک کھانا ہے۔رواہ احمد والنسائی عن المقدام

۲۳۹۶۳　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آجاؤ۔رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن العرباض

۲۳۹۶۴　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اوراہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن عمرو بن العاص

۲۳۹۶۵　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ سحری کے وقت کوئی نہ کوئی چیز کھالے۔رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۳۹۶۶......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ چونکہ سحری میں برکت ہے۔

رواہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه عن انس، والنسائی عن ابی هریرة وعن ابن مسعود واحمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۳۹۶۷　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔

رواہ الطبرانی عن عقبه بن عبد وابی درداء

کلام:...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳۸ وضعیف الجامع ۲۴۳۲۔

۲۳۹۶۸　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کیوں نہ پی لو۔رواہ ابویعلی عن انس

۲۳۹۶۹　نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ اگرچہ پانی پی لو۔رواہ ابن عساکر عن عبداللہ بن سراقة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۳۹۷۰　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ گو کہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لواور روزہ افطار کرو گو کہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہو۔

رواہ ابن عدی عن علی

کلام:...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۹ وضعیف الجامع ۲۴۳۳۔

الاکمال

۲۳۹۷۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چار کام کرلیتا ہے اسے روزے پر قوت حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ کہ پہلے پانی سے روزہ افطار کرے سحری کا کھانا نہ چھوڑے دوپہر کا قیلولہ نہ چھوڑے اور خوشبو لگالے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن انس

۲۳۹۷۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا سحری بھی کھائی اور خوشبو لگالی اسے روزے پر قوت حاصل ہو جاتی ہے۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۷۹۔

۲۳۹۷۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اسے روزہ پر قوت حاصل ہو اسے چاہیے کہ وہ سحری کھائے خوشبو لگائے اور پانی سے روزہ نہ افطار کرے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۹۷۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
رواہ ابن البخاری عن ابی سوید وکان من الصحابة

۲۳۹۷۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

۲۳۹۷۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ اگرچہ ایک لقمہ ہی کھالو یا ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ یہ (سحری) بابرکت کھانا ہے اور یہی تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ہے۔ رواہ الدیلمی عن میسرة الفجر من اعراب البصرة

۲۳۹۷۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے ثرید میں برکت ہے اور جماعت میں بھی برکت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۲۳۹۷۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے ان کی سحری میں برکت فرما تم سحری کھایا کرو اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لو یا ایک کھجور کھالو یا چند دانے کشمش کے کھالو بلاشبہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کرتے ہیں۔
رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی امامہ

۲۳۹۷۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرما۔ رواہ الطبرانی عن ابی سوید

۲۳۹۸۰ کھجور بہت اچھی سحری ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ الطبرانی عن السائب بن یزید

۲۳۹۸۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کھجوریں کھالینا مومن کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ ابن حبان و البیہقی عن ابی ہریرة

۲۳۹۸۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مسلمان کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ الطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۳۹۸۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں بہت اچھی سحری ہے اور سرکہ بہت اچھا سالن ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرة

۲۳۹۸۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آؤ۔ رواہ احمد و ابن حبان عن عرباض بن ساریة

۲۳۹۸۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔
رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن عمرو بن العاص

سحری کھانے کا وقت

۲۳۹۸۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم اذان دے تو اس کے بعد بھی کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو پھر کھانا پینا ختم کردو۔
رواہ احمد وابن خزیمة وعبدالرزاق عن انیسة بنت حبیب

۲۳۹۸۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تا کہ سوئے ہوئے کو جگا دیں اور عبادت میں مصروف کو واپس بنا دیں۔

رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۳۹۹۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھاؤ پیو اور تمہیں عمودی روشنی دھوکے میں نہ ڈالے لہٰذا کھاؤ پیو یہاں تک کہ ترچھی روشنی دیکھ لو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن طلق

۲۳۹۹۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے میں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی افق میں مستطیل روشنی دھوکے میں ڈالے حتیٰ کہ پھیلی ہوئی روشنی نہ دیکھ لو۔ رواہ احمد واصحاب السنن الثلاثہ عن سمرۃ

۲۳۹۹۲ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے چونکہ بلال رضی اللہ عنہ (سحری کے وقت سے قبل) رات کو اذان دے دیتے ہیں تا کہ عبادت میں مصروف شخص (اپنے گھر کو) واپس لوٹ جائے اور سویا ہوا بیدار ہو جائے فجر صادق یوں (مستطیل) نہیں ہوتی بلکہ یوں افق میں معترض (پھیلی ہوئی) ہوتی ہے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۳۹۹۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو وہ برتن کو ہاتھ سے نہ رکھ دے بلکہ (جلدی سے) اپنی حاجت سے فارغ ہو لے۔ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۹۹۴ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کے متعلق ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصرت میں کچھ فرق ہے۔ رواہ احمد وابو یعلی والطحاوی والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۹۹۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے اور ابتداء سحری میں سفیدی دکھائی نہیں دیتی۔ رواہ احمد عن سمرۃ

۲۳۹۹۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے چونکہ ان کی نظر میں کچھ فرق ہے۔

رواہ احمد والنسائی والطحاوہ عن انس

۲۳۹۹۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے اور نہ ہی فجر مستطیل روکے لیکن (طلوع) فجر تو وہ ہے جو افق میں پھیلی ہوئی ہو۔ رواہ ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب

۲۳۹۹۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور فجر مستطیل (فجر کاذب) سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے لیکن فجر وہ ہے جو افق میں پھیلی ہو۔ رواہ الطبرانی و حمد والترمذی وقال حسن والرار قطنی والحاکم عن انس

۲۴۰۰۰ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے بلکہ کھانا کھالو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذن عن ابن عمر

۲۴۰۰۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں (یعنی طلوع فجر سے پہلے) لہٰذا جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس سے مانع نہیں ہے یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن المسیب مرسلاً

۲۴۰۰۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (طلوع فجر سے پہلے) رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ رواہ ابن سعد بن زید بن ثابت واحمد عن عمۃ حبیب ابن عبد الرحمن

۲۴۰۰۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک

لہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ رواہ ابن حزیمة عن عائشه رضی الله عنها

۲۴۰۰۴　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہیں جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں پھر رک جاؤ اور کھانا مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن سعد بن ابراهیم وغیره

۲۴۰۰۵　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو قسمیں ہیں فجر اول (فجر کاذب) چنانچہ وہ نہ تو کھانا حرام کرتی ہے اور نہ ہی نماز کو حلال کرتی ہے فجر ثانی (فجر صادق) وہ کھانے کو حرام کر دیتی ہے اور نماز کو حلال کر دیتی ہے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی الله عنهما

ساتویں فصل ...... اعتکاف اور شب قدر کے بیان میں

اعتکاف

۲۴۰۰۶　آنحضرت نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں دس دن اعتکاف کرے تو اس کا یہ عمل دو حج اور دو عمروں جیسا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسین بن علی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۱ والضعیفہ ۵۱۸

۲۴۰۰۷　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پہلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رواہ الفردوسی عن عائشه رضی الله عنها

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۲

۲۴۰۰۸　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف (ثواب میں) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی عن حسین بن علی رضی الله عنه

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۔۱۹۳ اس حدیث کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمن قرشی ہے اور وہ متروک راوی ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۳

۲۴۰۰۹　نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وہ مسجد جس میں امام اور موذن ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔ رواہ الدارقطنی عن حریفه

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۷ وضعیف الجامع ۴۲۵۰

۲۴۰۱۰　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہے ہاں البتہ وہ خود ہی اپنے اوپر روزہ واجب کر دے۔

رواہ الحاکم والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۶ والملطیفہ ۴۷

۲۴۰۱۱　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف جنازہ کے پیچھے چل سکتا ہے اور مریض کی عیادت کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۳ وضعیف الجامع ۵۹۳۹

۲۴۰۱۲　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کے لیے اسی طرح اجر وثواب لکھا جاتا ہے جیسے وہ خود نیکیاں کرتا رہا ہو۔ رواہ ابن ماجه والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۴۔

۲۴۰۱۳　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف روزے کے بغیر درست نہیں۔ رواہ الحاکم والبیهقی والسنن عن عائشه رضی الله عنها

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والملطیفۃ ۴۲

۲۴۰۱۴　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبادت کے لیے کنارہ کشی کا مکمل نصاب چالیس دن ہے، جس شخص نے چالیس دن عبادت میں گزارے اور وہ خرید وفروخت سے دور رہا اور کوئی بدعت بھی (اس دوران) اس سے سرزد نہ ہوئی وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۰۔

۲۴۰۱۵　　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا غزوہ دور ہو جائے، عزائم بڑھ جائیں اور غنیمتیں حلال ہو جائیں بس اس وقت عبادت کے لیے کنارہ کشی تمہارا بہترین جہاد ہے۔ رواہ الطبرانی وابن مندہ والخطیب والدیلمی عن عتبۃ بن الندر

کلام:… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۱ والضعیفۃ ۱۹۲۱

الاکمال

۲۴۰۱۶　　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزے رکھو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۰۱۷　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کرے اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اعتکاف کرے وہ کلام کو حرام نہ سمجھے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۱۸　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد حرام میں، یا فرمایا کہ اعتکاف صرف تین مساجد میں ہوتا ہے۔ یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔ رواہ البیہقی عن حذیفۃ

۲۴۰۱۹　　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے لیے چلتا ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اس کا یہ عمل بیس (۲۰) سالوں کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنادیں گے جن کی مسافت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی السنن وضعفۃ والخطیب وقال غریب عن ابن عباس

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ۔

شب قدر کا بیان

۲۴۰۲۰　　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب (رمضان کی) آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص شب قدر پانا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۰۲۱　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بعض اہل خانہ نے جگادیا، جس کی وجہ سے میں اسے بھول گیا لہٰذا اسے بقیہ دس راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۰۲۲　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں شب قدر دکھادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی میں دیکھتا ہوں کہ اس شب کی صبح کیچڑ میں میں سجدہ کررہا ہوں۔ رواہ مسلم عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۲۳　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) شب قدر دیکھ بھی لی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی لہٰذا اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ اس شب کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں۔

رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی سعید

۲۴۰۲۴　　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۰۲۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں، پانچویں اور تیسری رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۲۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور جب تمہارے اوپر نیند غالب آجائے تو آخری سات راتوں میں نیند کو نہ غالب آنے دو۔ رواہ عبداللہ بن احمد عن علی

کلام: ...اس حدیث کی سند میں عبدالحمید بن حسن ہلالی ہے ابن معین نے اسے ثقہ کہا ہے جب کہ اس میں ثقاہت کے اعتبار سے کچھ کلام ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۴۔

۲۴۰۲۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تمہیں شب قدر پر مطلع کرسکتا ہے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الحاکم عن ابی ذر

لیلۃ القدر کی فضیلت

۲۴۰۲۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ حاضر ہو چکا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے وہ جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

۲۴۰۲۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر آیا ہوں کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن فلاں شخص جھگڑ رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی کیا بعید ہے اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہو لہٰذا اب تم اس رات کو ساتویں نویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۳۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر پورے رمضان میں دائر رہتی ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۲۔

۲۴۰۳۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! شب قدر میرے لیے واضح کردی گئی تھی میں گھر سے باہر آیا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے ان کے ساتھ شیطان بھی تھا چنانچہ شب قدر کی تعیین مجھے بھلادی گئی لہٰذا اب تم اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو، خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچوں رات میں۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۴۰۳۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو چوبیس رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد بن نصر فی الصلوٰۃ عن ابن عباس

۲۴۰۳۳ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو ۲۹ ویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۲۴۰۳۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کی آخری رات میں تلاش کرو۔ رواہ ابن نصر عن معاویۃ

۲۴۰۳۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو مجھے اس کی تعیین بتلادی گئی تھی مگر پھر بھلادی گئی۔

رواہ احمد والطبرانی والضیاء عن جابر بن سمرہ

۲۴۰۳۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آجائے وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۰۳۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً اکیسویں، تیسویں، اور پچیسویں شب میں۔

رواہ احمد والبخاری وابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۰۳۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۴۰۳۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر کو آخری عشرہ کی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور آخری رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی بکرۃ

۲۴۰۴۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو چونکہ یہ رات طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات میں پائی جاتی ہے اس رات میں جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

کلام: ...اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ہے اور یہ مختلف فیہ راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزاوائد ۳/۱۷۵۔

۲۴۰۴۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر عطا فرمائی ہے اور یہ رات تم سے پہلے کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔

رواہ الفردوسی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۶۹۰۔

۲۴۰۴۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

شب قدر کی تلاش

۲۴۰۴۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرتا۔ رواہ مالک ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۰۴۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص اسے تلاش کرے چاہتا ہو اسے چاہیے کہ ستائیسویں رات میں تلاش کرے۔

رواہ احمد عن ابن عمر

۲۴۰۴۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن انیس

۲۴۰۴۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر نکلا تاکہ تمہیں شب قدر کی خبردوں لیکن دو آدمیوں کے بیچ جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے میں خلجان کا شکار ہوگیا اب تم اسے تیسویں، اکیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطیالسی عن عبادة بن الصامت

۲۴۰۴۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابوداؤد عن معاویہ

۲۴۰۴۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چوبیسویں شب لیلۃ القدر ہے۔ رواہ احمد عن بلال والطیالسی عن ابی سعید و احمد عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۷۔

۲۴۰۴۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر آخری عشرہ کی پانچویں اور تیسری شب میں ہوسکتی ہے۔ رواہ احمد عن معاذ

۲۴۰۵۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں یا انتیسویں شب لیلۃ القدر ہے اس رات مین سنگریزوں کی تعداد سے بھی زیادہ فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ رواہ احمد عن ابی ہریرة

۲۴۰۵۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی رات معتدل ہوتی ہے نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی اس رات میں نہ بادل ہوتے ہیں، نہ بارش برتی ہے نہ ہوا تیز چلتی ہے اور نہ ہی اس میں ستارے پھینکے جاتے ہیں لیلۃ القدر کے دن کی علامت یہ ہے کہ اسدن بغیر شعاع کے سورج طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن واثلة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۵۸، اس حدیث کی سند میں بشر بن عون، بکار بن تمیم سے روایت کرتا ہے یہ دونوں ضعیف راوی ہیں دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۸۔

۲۴۰۵۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی شب معتدل کھلی ہوئی ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے نہ زیادہ ٹھنڈی اس کی صبح کو سورج ہلکا سرخ طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطیالسی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۴۰۵۳ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی صبح سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور صاف شفاف طشتری کی مانند ہوتا ہے یہاں

تک کہ بلند ہو جائے۔رواہ احمد ومسلم اصحاب السنن الثلاثۃ عن ابی

۲۴۰۵۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر کو قیام کیا اس کے گزشتہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔رواہ احمد واصحاب السنن الثلاث عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۴۰۵۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی بقیہ راتوں میں تلاش کرو، اگر کوئی شخص کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے وہ بقیہ سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۰۵۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھلادی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی اب اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس رات میں ہوا بھی چلتی ہے بارش بھی برستی ہے اور بجلی بھی کڑکتی ہے۔رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۲۴۰۵۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس رات کو رمضان کی انیسویں، اکیسویں اور تیئسویں شب میں تلاش کرو۔رواہ ابوداؤد والبیھقی عن ابن مسعود

۲۴۰۵۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۲۴۰۵۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔

رواہ ابن نصر والخطیب عن ابن عمر

۲۴۰۶۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ احمد وابویعلی وابن خزیمۃ وابونعیم فی الحلیۃ وسعید بن المنصور عن ابن عمر

۲۴۰۶۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو پہلے اور آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً آخری عشرہ کی پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو اور اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال مت کرو۔رواہ احمد وابن خزیمۃ والطحاوی والرویانی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر

۲۴۰۶۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو یعنی شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، اگر کوئی شخص کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے وہ ہرگز آخری سات راتوں میں مغلوب نہ ہو۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۰۶۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں شب میں ڈھونڈو۔رواہ احمد عن انس

۲۴۰۶۴..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس رات کو تیئسویں شب میں ڈھونڈو۔

رواہ مالک واحمد وابن خزیمۃ وابوعوانۃ والطحاوی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۶۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگوں نے شب قدر کو پہلی سات راتوں میں دیکھا ہے اور بعض لوگوں نے آخری سات راتوں میں دیکھی ہے، تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۰۶۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص تلاش کرنا چاہے وہ اسے ساتویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی واحمد عن بن عمر

۲۴۰۶۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں کے نصف میں ہوتی ہے اور اس شب کی صبح سورج صاف وشفاف بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔رواہ احمد عن ابن مسعود

۲۴۰۶۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے شب قدر کی تعیین کر دی گئی تھی میں گھر سے باہر نکلا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے بھلا دی گئی اب تم اسے نویں ساتویں اور پانچویں شب میں تلاش کرو۔

رواہ ابن حبان عن ابن سعید

۲۴۰۶۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے لیلۃ القدر دیکھ لی تھی مگر پھر مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔

ابن ابی عاصم وابن خزیمۃ عن جابر

۲۴۰۷۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت (دجال) واضح کر دیا گیا تھا چنانچہ میں تمہیں خبر دینے کیلئے گھر سے باہر آیا مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں سے میری ملاقات ہوئی جو آپس میں جھگڑا کر رہے تھے ان کے ساتھ شیطان بھی شریک تھا میں (جھگڑا ختم کرنے کے لئے) ان دونوں کے درمیان رکاوٹ بن گیا جس کی وجہ سے لیلۃ القدر مجھے بھلا دی گئی اور اس کی تعیین (میرے دل ودماغ سے) اچک لی گئی میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح دجال) کے متعلق تمہیں آگاہ کروں گا رہی بات لیلۃ القدر کی سو اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو رہی بات مسیح ضلالت کی سو اس کے شہر کے دونوں جانب کے بال گرے ہوئے ہوں گے ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کا سینہ چوڑا ہوگا اور وہ کوزہ پشت (خمیدہ کمر کبڑ) ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن الفکتان عاصم

۲۴۰۷۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں نے یہ رات رمضان میں دیکھی ہے لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑا کر رہے تھے جس کی وجہ سے اس رات کی تعیین اٹھالی گئی۔ رواہ مالک والشافعی وابو عوانہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۷۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھ لی تھی لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھا اور ہاتھوں سے انہیں پھونک کر دیا اور وہ مجھ سے دور ہو گئے میں نے کنگنوں کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے ایک یمامہ والا دوسرا یمن والا۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۷۳ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر وہ کمزور پڑ جائے یا عبادت سے عاجز آجائے تو آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر

۲۴۰۷۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے۔

رواہ احمد وابویعلی وابن خزیمۃ وسعید بن المنصور عن عمر

۲۴۰۷۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جلدی سے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن وہ مجھے بھلا دی گئی اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

جھگڑے کا نقصان

۲۴۰۷۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس آیا درانحالیکہ میرے۔ لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت واضح کر دیئے گئے تھے لیکن مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا میں ان کے پاس آیا تا کہ ان دونوں کے بیچ رکاوٹ بن جاؤں (اور ان کا جھگڑا ختم کر دوں) اسی اثناء میں لیلۃ القدر کی تعیین مجھے بھلا دی گئی، میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت) کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رہی بات لیلۃ القدر کی سو اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور رہی بات مسیح ضلالت (دجال) کی سو وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کی پیشانی باہر نکلی ہوئی ہوگی اس کا سینہ چوڑا ہوگا وہ کبڑا یعنی آگے کو جھکا ہوا ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزی بن قطن کے مشابہ ہے۔ عبدالعزی رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کی مشابہت میرے لیے باعث ضرر ہے؟ فرمایا: نہیں چونکہ تو مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔

رواہ احمد عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۷۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر چڑھا ہوں حالانکہ مجھے لیلۃ القدر (کی تعیین) کا علم ہو چکا تھا لیکن وہ مجھے بھلا دی گئی لہٰذا تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن کعب بن مالک وعن کعب بن عجرۃ

۲۴۰۷۸ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں بوڑھا ہوں اور بیمار رہتا ہوں قیام اللیل مجھ پر شاق گزرتا ہے لہٰذا مجھے کسی

ایک رات کا حکم دیجئے تاکہ میں اس کا قیام کرلوں کیا بعید اللہ تعالیٰ اسی رات میں مجھے لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرمادے آپ ﷺ نے فرمایا: تم ساتویں رات میں قیام کا اہتمام کرلو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۰۷۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر میرے دل ودماغ سے نکال دی گئی ہوسکتا ہے اسی میں تمہارے لیے خیر وبھلائی ہو نیز میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھ کر پھینک دیا وہ مجھ سے دور جا لگے میں نے ان دو کنگنوں کی تعبیر دو جھوٹے کذابوں سے لی ہے ایک یمن والا اور دوسرا یمامہ والا۔

رواہ ابویعلی والضیاء المقدسی عن ابن سعید

۲۴۰۸۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر کھڑا ہوا ہوں اور مجھے لیلۃ القدر کا علم ہے بس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی عن عقبہ بن مالک

۲۴۰۸۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس جلدی سے آیا ہوں تاکہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دوں لیکن میں اسے بھول گیا ہوں اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابن عباس

۲۴۰۸۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ بجز اس رات کے (بقیہ راتوں میں) نماز چھوڑ دیں گے میں ضرور اس کی تمہیں خبر دے دیتا لیکن اسے مہینہ کی تیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن انیس

۲۴۰۸۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیسویں شب میں نماز پڑھو اگر آخر مہینہ تک (رات بھر) نماز پڑھنا چاہو تو پڑھو اور اگر گھر والوں کے پاس واپس لوٹنا چاہو تو لوٹ سکتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کھلی ہوئی معتدل رات ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔

رواہ البزار عن ابن عباس

۲۴۰۸۵ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں، ۲۱، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا رمضان کی آخری رات میں ہے جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کریگا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اس رات کی علامت یہ ہے کہ وہ کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے صاف شفاف زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے اس رات میں صبح تک ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔

رواہ احمد والضیاء المقدسی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا آخری رات میں جس شخص نے حق تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات کا قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۷ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۸ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اور اس کا قیام اس رات کے موافق بھی رہا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شب قدر کو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ لی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۱۱۔

لیلۃ القدر کا اجر وثواب

۲۴۰۹۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شروع رمضان سے آخر رمضان تک عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۷۷

۲۴۰۹۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی حتی کہ ماہ رمضان اسی حال میں پورا ہوا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۰۹۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر پالی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

آٹھویں فصل ..... نماز عید الفطر اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید الفطر

۲۴۰۹۳ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات اور ان دونوں کے بعد قراءت ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۰۹۴ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عیدوں (نماز عید) کو تکبیرات سے زینت بخشو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۸۷۲ واسنی المطالب ۷۳۳۔

۲۴۰۹۵ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نماز) عیدین کو تہلیل، تکبیر، تحمید اور تقدیس کے ساتھ زینت بخشو۔

رواہ زاھر بن طاھر فی تحفۃ عید الفطر وابو نعیم فی الحلیلۃ عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۷۷۴ وضعیف الجامع ۳۱۸۳۔

۲۴۰۹۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز عیدین ہر بالغ پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۰۱ والمغیر ۹۷۔

۲۴۰۹۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے لہٰذا جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۰۹۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے نماز ادا کرلی ہے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۰۹۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے دو دن ہوا کرتے تھے جس میں تم کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دن تمہیں عطا فرمائے ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ رواہ النسائی عن انس

۲۴۱۰۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آزاد پردہ نشین اور حیض والی عورتیں ضرور سروں سے باہر نکلیں بھلائی اور مسلمانوں کی دعاؤں میں حاضر ہوں اور حیض والی عورت عید گاہ سے الگ رہیں۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ عن ام عطیۃ

۲۴۱۰۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہوچکی ہیں جو شخص چاہے تو عید کی نماز اسے جمعہ کی طرف سے بھی کافی ہے اور ہم

انشاءاللہ تعالیٰ جمعہ قائم کریں گے۔رواہ ابن ماجه وابو داؤد عن ابی هريرة وابن ماجه عن ابن عباس

۲۴۱۰۲　نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(جب) میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ کے دو(میلے کے) دن تھے جن میں وہ جاہلیت میں کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان (دونوں) کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔رواہ البیهقی فی السنن

۲۴۱۰۳　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو کمر بند باندھی ہو اس پر عیدین کے لیے گھر سے باہر نکلنا واجب ہے۔

رواہ احمد عن عمرة بنت روحة

۲۴۱۰۴　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کے موقع پر زمین کی طرف حق تعالیٰ شانہ خصوصی توجہ فرماتے ہیں لہٰذا اپنے گھروں سے باہر نکلا کرو تاکہ تمہیں رحمت حق تعالیٰ ڈھانپ لے۔رواہ ابن عساکر عن انس رضی الله عنه

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۴۰

۲۴۰۱۵　نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ثواب کی نیت سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔رواہ ابن ماجه عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۵ والضعیفۃ ۵۲۱۔

الاکمال

۲۴۱۰۶　آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عطا فرمائے ہیں یعنی عیدالفطر کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن (رہی بات عیدالفطر کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور صدقہ کیا جاتا ہے رہی بات عیدالاضحیٰ کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

۲۴۰۱۷　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدین کی راتوں میں اور پندرہ شعبان کی رات میں عبادت کی اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔رواہ الحسن بن سفیان عن ابی کردوس عن ابیه

۲۴۰۸　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدالفطر اور عیدالاضحی کی رات نماز پڑھی اس کا دل اس دن (قیامت کے دن) مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہوں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبادة بن الصامت

۲۴۱۰۹　حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ سے باہر کا رہنے والا ہو وہ اگر بہتر سمجھے تو سوار ہوئے اور جب مدینہ میں داخل ہو جائے تو (سواری سے اتر کر) عیدگاہ تک پیدل چل کر آئے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور نماز کے لیے آنے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کر لو چونکہ ہر شخص پر گندم یا آٹے کے دو مد واجب ہیں۔رواہ ابن عساکر عن ابی هريرة

۲۴۱۱۰　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں۔

رواہ احمد والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۴۱۵ والمشر وعۃ ۴۵۔

۲۴۱۱۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کے دن امام کے نماز پڑھنے سے قبل (عیدگاہ میں) نماز جائز نہیں اور قربانی کے دن کے نماز پڑھنے سے قبل (قربانی کا) جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔رواہ الدیلمی عن مقاتل بن سلیمان عن حریر بن عبد الله بن جریر البجلی عن ابیه عن جده

۲۴۱۱۲　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی نمازوں کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عباس ورجاله ثقات

۲۴۱۱۳　نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خطبہ سننا چاہے وہ سن کر جائے اور جو (خطبہ سے پہلے) واپس لوٹنا چاہے وہ واپس لوٹ جائے یعنی عید میں۔

رواہ البخاری ومسلم عن عبدالله بن السائب

۲۴۱۱۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو شخص (خطبہ سے قبل) واپس جانا چاہے وہ واپس چلا جائے۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبد اللہ بن السائب

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز عید کے لیے حاضر ہوا جب آپ ﷺ نماز ادا کر چکے تو فرمایا (راوی نے حدیث ذکر کی)۔

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۱۱۵ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت مالدار ہو یا فقیر ہر دو کی طرف سے صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع گندم یا ایک صاع آٹا واجب ہے۔ مالدار صدقہ فطر ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کریں گے فقیر جو صدقہ فطر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دیئے ہوئے سے زیادہ اسے عطا فرمائیں۔ رواہ احمد وابوداؤد عن عبداللہ بن ثعلبہ

کلام:۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۶۸ نیز حوالہ میں مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد کا ذکر ہوا ہے لیکن ان الفاظ میں یہ حدیث نہ ہی مسند احمد میں ہے اور نہ ہی سنن ابی دوؤد میں ہے دیکھئے مسند احمد ۴۳۲۵ وسنن ابی داؤد قم ۱۶۱۹۔

کلام:۔ حدیث میں ہر دو کی طرف سے ایک صاع گندم یا آٹا وغیرہ ادا کرنا واجب ہے گویا ایک کی طرف سے نصف صاع دینا واجب ہے۔

۲۴۱۱۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر کے طور پر ہر انسان پر آٹے یا گندم کے دو مد اور جو کا ایک صاع واجب ہے اور کشمش کا یا کھجور کا ایک ایک صاع دینا واجب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۶۹۔

۲۴۱۱۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا دو مد گندم کے واجب ہیں۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۳۲۔

۲۴۱۱۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے مرد عورت، آزاد غلام یہودی ہو یا نصرانی کی طرف سے بطور صدقہ فطر کے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دینا واجب ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۴۱۱۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھانے (اشیاء طعام گندم جو وغیرہ) کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھانے کا ایک صاع صدقہ فطر میں نکالو۔ رواہ الدارقطنی والطبرانی عن اوس بن حرثان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۴۔

۲۴۱۲۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع گندم یا آٹا دو آدمیوں کی طرف سے یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد غلام، چھوٹے، بڑے کی طرف سے ادا کرو۔ رواہ احمد والدارقطنی والضیاء عن عبداللہ بن ثعلبہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۴۰۔

۲۴۱۲۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک صدقہ فطر نہ دیا جائے اس وقت تک ماہ رمضان زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے اوپر نہیں پہنچ پاتا۔ رواہ ابن صصری فی امالیۃ عن جریر

کلام:۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۶۸ اور المتناہیۃ ۸۲۴

۲۴۱۲۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۲۸ گو کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

۲۴۱۲۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اوپر صرف صدقہ فطر سے پہنچنے پاتا ہے۔

رواہ ابن شاھین فی ترغیبہ والضیاء عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۵ وحسن الاثر ۲۰۰

۲۴۱۲۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر روزہ دار کو لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرتا ہے اور مساکین کے لیے کھانے کا سامان ہے لہٰذا جو شخص (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرتا ہے اس کا صدقہ فطر (عنداللہ) مقبول ہوتا ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرتا ہے اس کی حقیقت نرے صدقہ کی سی ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر آزاد غلام، مرد عورت، چھوٹے بڑے، فقیر مالدار پر بطور صدقہ فطر کے ایک صاع کھجوریں یا نصف صاع گیہوں واجب ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷۳۔

۲۴۱۲۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر شخص پر واجب ہے خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷۲۔

۲۴۱۲۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو فرض ہے۔

رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

الاکمال

۲۴۱۲۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے آسمان وزمین کے درمیان معلق (لٹکے رہتے ہیں) یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کردے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۱۳۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے زمین وآسمان کے درمیان مسلسل لٹکے رہتے ہیں یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کردے۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن انس

صدقۃ الفطر کی تاکید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشروحۃ ۶۰

۲۴۱۳۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع کھجور یا ایک صاع گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع جو ہر ایک کی طرف سے ادا کرو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کی طرف سے ایک صاع گیہوں ادا کرو چاہے مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا غنی ہو یا فقیر، آزاد ہو یا غلام، چنانچہ غنی کو اللہ تعالیٰ پاک کریں گے اور فقیر کو اس کے دیئے ہوئے صدقہ فطر سے کہیں زیادہ عطا کریں گے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ثعلبہ بن عبداللہ او عبداللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر میں ایک صاع کھانے کا دو۔ رواہ البیھقی فی السنن والرافعی عن ابن عباس

۲۴۱۳۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے، مرد عورت آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو یا ایک

صاع پیز بطور صدقہ فطر ادا کرو۔رواہ البیھقی عن ابی سعید

۲۴۱۳۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، شہری ہو یا دیہاتی جس کی مقدار ایک صاع جو یا کھجور ہے۔رواہ الحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۳۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانا ہوا سے چاہئے کہ وہ ایک صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع صاف کیے ہوئے سفید جو صدقہ فطر کے طور پر دے۔رواہ الحاکم عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں ہے۔رواہ ابن عساکر عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۸ رسول کریم ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے لیے کھانے کے طور پر فرض کیا ہے سو جس شخص نے (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کیا تو اس کا یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو اس کی حقیقت محض صدقہ کی سی کی ہے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۱۳۹ رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کے ساتھ تم بھی اپنے سر کی زکوۃ دو اور اپنی طرف سے ایک صاع گندم ادا کرو۔رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

دوسرا باب نفلی روزہ کے بیان میں

۲۴۱۴۰ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا مالک ہوتا ہے چاہے تو روزہ رکھے چاہے تو افطار کردے۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم عن ام ھانی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۵۵۷ امام ترمذی بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ترمذی رقم الحدیث ۳۲۷۔

۲۴۱۴۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو آدھے دن تک اختیار ہے (چاہے شام تک پورا روزہ رکھے چاہے تو افطار کردے)۔

رواہ البیھقی فی السنن عن انس وعن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۶۔

۲۴۱۴۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا اس شخص کی طرح ہے جو بھاگنے کے بعد واپس لوٹ آئے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۷۔

۲۴۱۴۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کا (سا) روزہ رکھو چونکہ یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معتدل ہے یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو یوں اس طرح جب وہ وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی نہیں کرے گا اور بوقت مصیبت بھاگے گا نہیں۔

رواہ النسائی عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۲۔

۲۴۱۴۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا صوم داؤدی (داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ) اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے نماز داؤد بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے تہائی رات عبادت کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سوجاتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۴۱۴۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: داؤدعلیہ السلام کے روزہ رکھنے کے بہترین طریقہ کے مطابق روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھواور ایک دن چھوڑ دو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر یعنی رمضان کے روزے رکھو (کسی شخص نے) عرض کیا: میرے لیے اضافہ کریں، فرمایا: رمضان کے روزے رکھواور اس کے بعد ایک دن کا اور روزہ رکھ لو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کیجئے، فرمایا: ماہ رمضان کے روزے رکھواور اس کے بعد ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھو عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ کیجئے فرمایا: رمضان کے روزہ رکھواور اس کے بعد ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے اور اضافہ کریں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا حرمت والے مہینوں کا روزہ رکھواور چھوڑ دو۔

رواہ احمد وابوداؤد والبغوی وابن سعد و البیهقی فی شعب الایمان وسمہ عن مجیبة الباهلیة عن ابیها اوعمها

۲۴۱۴۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤدعلیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ یعنی آدھی عمر روزہ رکھنے سے اوپر روزہ رکھنا درست نہیں ہے لہٰذا ایک دن روزہ رکھواور ایک دن افطار کرو۔ (رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۴۱۴۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر روزہ میرے بھائی داؤدعلیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھےاور ایک دن افطار کرتے تھےاور جب دشمن کے مدمقابل ہوتے بھاگتے نہیں تھے۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان کے بعد افضل روزہ شعبان کا ہے جو رمضان کی تعظیم میں رکھا جائے اور افضل صدقہ وہ ہے جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ البیهقی فی السنن عن انس

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲۳۔

۲۴۱۵۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالنا چاہتا ہو، اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ نکال دے یا روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۴۱۵۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں نہ تمہارے لیے کچھ فائدہ ہے اور نہ تمہارے اوپر کچھ وبال۔

رواہ احمد عن امراة

الاکمال

۲۴۱۵۲ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن نفلی روزہ رکھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوتا ہے اس کی حلاوت اور مٹھاس شہد جیسی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزہ دار کو اس درخت کا پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن قلیس بن یزید الجهنی

۲۴۱۵۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے اتنا دور کردیں گے کہ اس کے اور جہنم کے درمیان چالیس خریف (سال) کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ رواہ ابن زنجویه عن جریر

۲۴۱۵۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے پچاس سال کی مسافت جسے تیز رفتار سوار طے کرے کے بقدر دور کردیں گے۔ رواہ ابن زنجویه عن عبد الرحمن بن غنم

۲۴۱۵۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اڑتے ہوئے کوے کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور رکھتے ہیں درانحالیکہ وہ کوا بچہ ہو اور بوڑھا ہو کر مرے۔

رواہ الحسن والبغوی وابن قانع وابن زنجویه والطبرانی وابن النجار والبیهقی فی شعب الایمان عن سلامة ویقال سلمة بن قیصر

فائدہ: ......حدیث میں کوے کی مثال دی گئی ہے جان لو کہ کوے کی عمر بہت لمبی ہوتی ہے حتی کہ بعض حضرات نے کوے کی عمر ایک ہزار سال

تک بیان کی ہے۔ ہندوستان میں ایک کوے پر نشانی لگائی گئی جسے چار سو سال تک مسلسل دیکھا جاتا رہا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے حیواۃ الحیوان باب عین عنوان: الغراب

نفل روزے کا اجر وثواب

۲۴۱۵۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن نفل روزہ رکھتا ہے اگر اس کے بدلہ میں اسے بھری زمین کے برابر سونا دے دیا جائے تو قیامت کے دن کے علاوہ اسے اس (نفلی روازہ) کا بدلہ نہیں دیا جاسکے گا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار عن حراس عن انس

۲۴۱۵۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے اور پھر اسے بھری ہوئی زمین کے بقدر سونا مل جائے تو پھر بھی قیامت کے دن کے علاوہ اسے پورا پورا بدلہ نہیں مل سکتا۔ رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

۲۴۱۵۸ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھنے کا سب سے بہتر طریقہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ العقیلی فی الصعفاء عن ابی هریرة

۲۴۱۵۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۱۶۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے گویا اس نے اپنے نفس اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا۔ رواہ ابوبکر الشافعی فی حزء من حدیثه عن عمر وفیه ابراهیم بن ابی یحیی

۲۴۱۶۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے گویا اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردیا۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی هریرة

۲۴۱۶۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو یوں اس طرح تنگ کردیں گے آپ ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنا کر وضاحت کی۔ رواہ احمد والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی موسی الاشعری

۲۴۱۶۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چالیس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن واثلة

۲۴۱۶۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے لہٰذا رمضان اور اس کے بعد والے مہینہ کے روزے رکھو اور ہر بدھ و جمعرات کے روزے رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کے روزے رکھ لوگے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن مسلم بن عبید الله القرشی عن ابیه

۲۴۱۶۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان اور اس کے بعد والے مہینہ کا روزہ رکھو اور پھر ہر بدھ و جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کا روزہ رکھ لوگے حالانکہ تم افطار بھی کرتے رہوگے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال غریب والبیهقی فی شعب الایمان عن عبیدالله بن مسلم القرشی عن ابیه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

۲۴۱۶۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان شوال، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

رواہ البغوی والبیهقی فی شعب الایمان عن عکرمة بن خالد عن عریف من عرفاء قریش عن ابیه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۶۔

۲۴۱۶۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور تھوڑا بہت صدقہ بھی کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیں

گے اور اسے گناہوں سے ایسا پاک کردیں گے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۴۱۶۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتیوں یاقوت اور زمرد سے عالیشان محل بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ سے برأت لکھ دیں گے۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان عن انس وقال فیه ابوبکر العبسی

کلام:۔۔ حدیث ضعیف ہے چنانچہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر عبسی ہے اور وہ مجہول راوی ہے اور عموماً ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

۲۴۱۶۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنائیں گے جس کا ظاہر باطن سے دکھائی دے گا اور باطن ظاہر سے۔رواه ابن میع والطبرانی وسعید بن المصور عن ابی امامة

۲۴۱۷۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! پیر کے دن کا روزہ مت چھوڑو چونکہ میں پیر کے دن پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھی پیر کے دن بھیجی، میں نے پیر کے دن ہجرت کی اور پیر کے دن موت آئے گی۔رواه ابن عسا کر عن مکحول مر سلاً

۲۴۱۷۱ ایک اعرابی نے رسول کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا اس دن مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔رواه الطبرانی واحمد ومسلم وابن زنجو یه عن ابی قتادة

۲۴۱۷۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس دن لکھ دیتے ہیں جو آخرت کے دنوں کے برابر ہوں گے جو روشن و چمکدار ہوں گے اور دنیا کے دنوں کے مشابہ نہیں ہوں گے۔رواه ابوالشیخ و البیهقی فی شعب الا یمان عن ابی هریرة

۲۴۱۷۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر حرمت والے مہینہ میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو سال کی عبادت لکھ دیتے ہیں۔رواه ابن شاهین فی التر غیب عن انس وسنده ضعیف

۲۴۱۷۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر ماہ حرام میں لگاتار تین دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمادیں گے۔

رواه الدیلمی عن انس

۲۴۱۷۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ کردے چاہے روک لے۔رواه النسائی وابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۴۱۷۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غیر رمضان کے روزے رکھے یا قضاء رمضان کے عدوہ روزے رکھے یا نفلی روزے رکھے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنے مال میں سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے اپنے مال پر سخاوت کردے اور صدقہ کردے یا مال میں بخل کرے اور روک لے۔رواه النسائی عن عائشه رضی الله عنها

۲۴۱۷۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نفلی روزہ رکھے اسے نصف دن تک اختیار رہتا ہے۔رواه ابن النحار عن ابی امامة

کلام: ۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو نصف دن تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔رواه البیهقی فی السنن وضعفه عن ابی ذر

ایام بیض کے روزے

۲۴۱۷۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (تاریخوں) کا روزہ رکھو۔

رواه احمد والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۱۸۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم روزہ رکھنا چاہو تو تمہارے اوپر لازم ہے کہ ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کے روزے رکھو۔

رواه النسائی عن ابی ذر

۲۴۱۸۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہرمہینہ میں تین دن کے روزے اور رمضان تا رمضان (یعنی صرف رمضان، رمضان) کے روزے یہ عمر بھر کے روزے ہوجاتے ہیں۔رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی عن ابی قتادة

۲۴۱۸۲　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (یعنی رمضان) اور ہرمہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔

رواہ النسائی عن ابی ھریرة

۲۴۱۸۴　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو سینے کے کینہ کو ختم کرڈالتی ہے؟ فرمایا: ہرمہینہ میں تین دن روزے رکھو۔

رواہ النسائی عن رجل من الصحابة

۲۴۱۸۵　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزہ رکھواور پھر ہرمہینہ کے درمیان (ایام بیض) میں روزے رکھو۔رواہ ابو داؤد عن معاویة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۴۸۴۔

۲۴۱۸۶　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایام بیض یعنی ۱۳،۱۴،۱۵، تاریخ کو روزے رکھو اور یہ روزے عمر بھر کے خزانے ہیں۔

رواہ ابوذر الھروی فی جزء من حدیثه عن قتادة بن ملحان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۳۔

ہر ماہ کے تین روزے

۲۴۱۸۷　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہرمہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور وہ ایام بیض یعنی ۱۳،۱۴،۱۵، تاریخوں کے روزے ہیں۔رواہ ابویعلی والبیھقی فی شعب الایمان عن جریر

۲۴۱۸۸　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہرمہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور عمر بھر کا افطار بھی ہے۔

رواہ احمد وابن حبان عن قرة بن ایاس

۲۴۱۸۹　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہرمہینہ میں تین دن کے روزے، بہت اچھے روزے ہیں۔

رواہ احمد والنسائی وابن حبان عن عثمان بن ابی العص

۲۴۱۹۰　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہرمہینہ میں تین دن روزے رکھے سمجھ لو اس نے ساری عمر روزے رکھے۔

رواہ احمد والترمذی والنسائی والضیاء عن ابی ذر

پیر کے دن کا روزہ

۲۴۱۹۱　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال کی پیشی ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔رواہ الترمذی عن ابی ھریرة

۲۴۱۹۲　حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ جب میرے اعمال اوپر اٹھائے جائیں میں روزہ میں ہوں۔رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرة و البیھقی فی شعب الایمان عن اسامة بن زید

الاکمال

۲۴۱۹۳　رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرزد ہوئی اور ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا: اے آدم! میری عزت والے ٹھکانے اور پڑوس سے چلے جاؤ چونکہ میری معصیت کا مرتکب میرے پڑوس میں نہیں رہ سکتا چنانچہ

آدم علیہ السلام زمین پر اتر آئے اور ان کے چہرے کی رنگت سیاہ پڑ گئی تھی آدم علیہ السلام کی یہ حالت دیکھ کر فرشتے رو دیئے اور پکار کر کہنے لگے اے ہمارے پروردگار! ایک مخلوق کو تو نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اسے اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں سے اس کے آگے سجدہ کرایا بھلا اس کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کے چہرے کی سفیدی بدل ڈالی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ: اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی تیرا تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا چنانچہ آدم علیہ السلام کے چہرے کا تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا اے آدم میرے لیے اس دن یعنی ۱۴ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اور ان کا دو تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا کہ اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اسدن روزہ رکھا اور ان کا پورا چہرہ (اور پورا جسم) سفید ہو گیا اور چمکنے لگا اسی مناسبت سے ان دنوں کو ایام بیض کے نام سے موسوم کیا گیا۔ رواہ الخطیب فی امالیہ و ابن عساکر عن ابن مسعود مرفوعاً وموقوفاً

کلام: ابن جوزی نے یہ حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں بہت سارے مجہول راوی ہیں۔

۲۴۱۹۴ رسول کریم ﷺ نے ایام بیض کی وجہ تسمیہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو سورج کی تپش نے ان کی رنگت جلا ڈالی اور وہ سیاہ ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل کی کہ بیض کے روزے رکھو چنانچہ انہوں نے پہلے دن روزہ رکھا ان کے جسم کا ایک تہائی حصہ سفید ہو گیا دوسرے دن روزہ رکھا تو دو تہائی حصہ سفید ہو گیا تیسرے دن روزہ رکھا تو پورا جسم سفید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دن ایام بیض کہلانے گئے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۱۹۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ اس کے سینے کا بغض ختم ہو جائے وہ رمضان اور ہر مہینہ کے تین دنوں کا روزہ رکھے۔ رواہ احمد عن اعرابی

۲۴۱۹۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کہ مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ ایام بیض کے تین روزے رکھے یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے۔ رواہ لطبرانی عن اسماعیل بن جریر عن ابیہ

۲۴۱۹۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مہینہ میں تین دن روزے رکھے سمجھ لو اس نے پورے مہینہ کے روزے رکھے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۴۔

۲۴۱۹۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مہینہ میں روزہ رکھنا چاہے وہ ایام بیض کے تین روزے رکھ لے۔

واہ احمد وابن زنجویہ وسعید بن المصور عن ابی ذر

۲۴۱۹۹ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا، ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض کے روزے رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۲۰۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھے یہ روزے اس کی دس برائیوں کو مٹا دیں گے اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک کریں گے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۲۴۲۰۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۲۰۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ماہ صبر (رمضان) اور ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے اضافہ کریں فرمایا ہر مہینہ میں دو دن رکھو لو عرض کیا: میرے لیے اور اضافہ کیجئے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن کہمس الہلالی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی عقرب

۲۴۲۰۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں اور وہ یوں ساری عمر افطار بھی کرتا ہے۔

رواہ ابن زنجویہ وابن جریر وابن حبان عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ وقال ابن حبان: قال وکیع عن شعبۃ فی ھذا الخبر والفطارۃ وقال

یحیی القطان عن شعبة وقیامه وهما جمیعاً حافظان متقان

یعنی اس روایت کے دوطریق ہیں وکیع نے شعبہ سے فطر ذکر کیا ہے، اور یحییٰ قطان نے شعبہ سے قیام ذکر کیا ہے۔

۲۴۲۰۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، ماہ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے سینے کے بغض کو ختم کر دیتے ہیں۔

رواه ابن زنجویه والبغوی والباوردی والطبرانی والبیهقی وابونعیم فی المعرفة عن النمر بن تولب

۲۴۲۰۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے کوئی ساری عمر روزے رکھے اور یہ روزے سینہ کے مغلہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا سینے کا مغلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا شیطان کی گندگی۔

رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

۲۴۲۰۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے دلوں کے کینے کو ختم کر دیتے ہیں۔

رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن یزید بن عبدالله بن الشخیر عن رجل من عکل

۲۴۲۰۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ساری عمر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔ رواه الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۲۰۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے بہت اچھے روزے ہیں۔

رواه ابن زنجویه واحمد والنسائی وابن حبان عن عثمان بن ابی العاص

۲۴۲۰۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے ایسے ہیں جیسا کہ اس نے ساری عمر روزہ رکھا اور ساری عمر افطار کیا۔

رواه الطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۲۱۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو (مخاطب نے) عرض کیا میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا ماہ صبر کے روزہ رکھو اور اس کے بعد ایک دن روزہ رکھو عرض کیا۔ میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا ماہ صبر کے روزے رکھو، پھر ہر مہینہ میں دودن روزے رکھو عرض کیا میرے لیے مزید اضافہ کریں (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) فرمایا: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا۔

رواه ابوداؤد وابن ماجه والبغوی وابن سعد والبیهقی فی شعب الایمان والبخاری ومسلم عن مجیبة الباهلی عن ابیها او عمها

۲۴۲۱۱ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نے اپنے آپ کو کیوں عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو دو دن روزہ رکھو تین دن روزہ رکھو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ رواه ابو داؤد عن مجیبة الباهلیة عن ابیها او عمها

شوال کے چھ روزوں کا بیان

۲۴۲۱۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ دن روزے رکھے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یعنی جس نے ایک نیکی کی اسے دس نیکیوں کا اجر وثواب ملے گا۔ رواه ابن ماجه عن ثوبان

۲۴۲۱۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا تک بڑھا دیتے ہیں اور ایک مہینے کو دس مہینوں تک بڑھا دیتے ہیں رمضان کے بعد چھ روزے یوں یہ سب (رمضان = ۶ روزے) پورے سال کے روزوں کے برابر ہیں۔ رواه ابوالشیخ فی الثواب عن ثوبان

۲۴۲۱۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شوال کے روزے رکھو۔ رواه ابن ماجه عن اسامة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۰۔

۲۴۲۱۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان اور اس کے بعد شوال کے روزے رکھو، اور پھر ہر بدھ جمعرات کے روزے رکھو یوں اس طرح تم عمر بھر کے روزے رکھ لوگے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن مسلم القرشی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۸۹۔

الاکمال

۲۴۲۱۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر چھ روزے شوال کے بھی رکھے تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔ رواہ احمد وعبد بن حمید وابن زنجویہ والحکیم والبیھقی فی شعب الایمان ومسلم والبخاری عن جابر

۲۴۲۱۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے سمجھو اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔ رواہ ابن حبان عن ثوبان

۲۴۲۱۸ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ دن روزے رکھے اس کے یہ روزے سال بھر کے روزوں کی طرح ہیں چونکہ ایک نیکی دس گنا بڑھادی جاتی ہے۔ رواہ ابو علی الحسن بن البناء فی مشیخته وابن النجار عن البراء

۲۴۲۱۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لیے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن عبد الرحمن بن غنام عن ابیه

محرم کے روزوں کا بیان

۲۴۲۲۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھو تو محرم میں روزے رکھو چونکہ محرم اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسرے لوگوں کی بھی توبہ قبول فرماتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹۸۔

۲۴۲۲۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یوم عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو لہٰذا ایک دن (۱۰ محرم) کے بعد دوسرے دن کا بھی روزہ رکھو۔ رواہ احمد والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۶۔

۲۴۲۲۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے ایام میں سے ہے جو شخص چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

رواہ احمد ومسلم عن ابن عمر

۲۴۲۲۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ اہل جاہلیت بھی رکھتے تھے لہٰذا جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۲۲۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جاہلیت ایک دن کا روزہ رکھتے تھے لہٰذا جو شخص اس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھے وہ رکھے اور جو شخص ناپسند سمجھتا ہو وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۲۴۲۲۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ عاشوراء کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض نہیں کیا اور میں نے یہ روزہ رکھا ہے۔ جو شخص رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ البخاری ومسلم عن معاویة

۲۴۲۲۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ سال ہم نو محرم کا روزہ (بھی) رکھیں گے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

۲۴۲۲۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو کہ جس شخص نے صبح کا کھانا کھا لیا ہو وہ بقیہ دن روزہ رکھ لے اور جس نے صبح کا کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے چونکہ آج یوم عاشوراء ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم عن سلمة بن الاکوع ومسلم عن الربیع بن معوذ

۲۴۲۲۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اس مہینہ کا ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جندب

۲۴۲۲۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے جو کھانا کھا چکا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے کھایا پیا نہیں وہ روزہ رکھ لے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن سلمة بن الاکوع

۲۴۲۳۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کا حکم دوں گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۴۲۳۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن روزہ رکھو چونکہ یہ انبیاء کرام کا دن ہے اس دن انبیاء کرام روزہ رکھتے تھے لہٰذا تم بھی اس دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبة عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۷۔

۲۴۲۳۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یوم عاشوراء بھی ایک نبی کی عید تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں لہٰذا اس دن تم روزہ رکھو۔

رواہ البزار عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۰۔

۲۴۲۳۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء محرم کا دسواں دن ہے۔ رواہ الدارقطنی والدیلمی فی الفردوس عن ابی هریرة

۲۴۲۳۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء محرم کا نواں دن ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۱ والمغیر ۹۲

۲۴۲۳۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا تھا (جس سے ان کے لیے راستہ بنا تھا)۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عمردویه عن انس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۶۳ وذخیرۃ الحفاظ ۳۶۲۹۔

۲۴۲۳۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محرم کے ایک دن روزہ رکھا اس کیلئے ہر دن کے بدلہ میں تیس (۳۰) نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۵۴ والضعیفہ ۴۱۳۔

۲۴۲۳۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے محرم میں تین دن روزہ رکھا یعنی جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو سال کی عبادت لکھ دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۴۹

عاشوراء کا روزہ

۲۴۲۳۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو (۱۰ ویں محرم کے ساتھ) نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ماجه ومسلم عن ابن عباس

الاکمال

۲۴۲۳۹... رسول کریم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ جس شخص کو پاؤ کہ اس نے کھانا نہ کھایا ہو وہ روزہ میں رہے اور جس نے کھالیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے۔ رواہ لطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۴۲۴۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے روزہ ایسا آدمی ہے جس نے کھانا نہ کھایا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ اور جو کھانا کھا

چکا ہووہ بقیہ دن کھانا کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔رواہ الطبرانی عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشوراء کے دن کھانا کھالیا ہووہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس شخص نے کھانا نہیں کھایا وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔رواہ الخطیب عن محمد بن صیفی واحمد والطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو شخص عاشوراء کے دن کھانا کھا چکا ہووہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے روزے کی نیت کی ہووہ روزہ میں رہے۔رواہ لطبرانی عن خناب

۲۴۲۴۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص روزہ میں ہووہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور جو روزہ میں نہ ہووہ اپنے بقیہ دن کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔رواہ البغوی والباوردی وابن قانع والطبرانی وسعید بن المنصور عن زاهر الاسلمی

۲۴۲۴۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے صبح روزہ کی حالت میں کی ہووہ اپنے روزہ کو مکمل کرلے اور جس نے صبح روزہ کی حالت میں نہ کی ہووہ ہرگز کچھ نہ کھائے چونکہ اسی دن فرعون کے خلاف موسیٰ علیہ السلام کی مدد کی گئی اس دن یہودیوں نے بطور شکر روزہ رکھا اور ہم شکرادا کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے آج کھانا کھایا ہو؟ سو جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے اور جس نے کھانا کھا لیا ہے وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے اور اہل مکہ اہل مدینہ اہل یمن میں اعلان کرو کہ اپنا بقیہ دن مکمل کریں یعنی عاشوراء کا۔

رواہ عبدالرزاق عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۶ رسول کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ ﷺ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ یہودیوں نے جواب دیا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن سے نجات دی تھی چنانچہ (شکرانہ کے طور پر) موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے زیادہ حقدار ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے طریقہ پر چلوں۔رواہ البخاری عن ابن عباس

۲۴۲۴۷ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں اور تمہاری نسبت ان کے روزے کا زیادہ حقدار ہوں۔

رواہ ابن حبان عن ابن عباس فی یوم عاشوراء

۲۴۲۴۸ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگ عاشوراء کی تعظیم کرتے ہیں یا اس دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔رواہ البخاری عن ابن موسی

۲۴۲۵۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن ایک نبی کی عید ہوتی تھی تم اس دن روزہ رکھو۔رواہ الدیلمی عن ابی هریرۃ

۲۴۲۵۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود عاشوراء کے دن عید مناتے تھے تم ان کی مخالفت کرو اور اس دن روزہ رکھو۔رواہ ابن حبان عن ابی موسی

۲۴۲۵۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو یوم عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان داؤد بن علی عن ابیه عن جده

۲۴۲۵۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہم آئندہ سال نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۲۵۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر ہم زندہ رہے تو یہودیوں کی مخالفت کریں گے اور نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔

(رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۵۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے فوت شدہ دنوں کو پالیا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۲۵۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا نوح علیہ السلام عاشوراء کے دن کشتی سے جودی پہاڑ پر اترے انہوں نے اپنے متبعین کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر اس دن کا روزہ رکھیں اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، اور یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ بھی عاشوراء کے دن قبول فرمائی اسی دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا اور ان کے لیے راستہ بنا اور اسی دن ابراہیم علیہ السلام اور ابن مریم یعنی عیسیٰ

علیہ السلام پیدا ہوئے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن عبدالغفور عن عبدالعزیز ابن سعید بن عبداللہ بن عمرو بن قیس عن ابیہ عن جدہ

۲۴۲۵۷۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دل کھول کر عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا اللہ تعالیٰ پورا سال اس پر وسعت فرمائیں گے۔ رواہ ابن عبدالبر فی الاستذکار عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآلی ۱۱۳۳۔

۲۴۲۵۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۴۲۵۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت سے خرچ کیا اللہ تعالیٰ پورا سال مسلسل وسعت دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

ماہ رجب میں روزہ کا بیان

۲۴۲۶۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے جس شخص نے ماہ رجب میں ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے پلائیں گے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآثار المرفوعۃ ۹۹ وذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۔

۲۴۲۶۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سالوں کا کفارہ ہے دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا کفارہ ہے تیسرے دن کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے پھر اس کے بعد ہر دن ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے۔ رواہ ابومحمد الخلال فی فضائل رجب عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے ۳۵۰۰ والمغیر ۸۷

الاکمال

۲۴۲۶۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رجب کے پہلے دن روزہ رکھا تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا اور جس نے رجب میں سات دن روزے رکھے تو اس پر جہنم کے سات دروازے بند کردیئے جائیں گے اور جو شخص رجب میں دس دن روزے رکھے گا تو آسمان میں ایک منادی اعلان کرے گا کہ جو چیز چاہے مانگ وہ تجھے عطا کردی جائے گی۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر عن ابن عمر

۲۴۲۶۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رجب میں ایک دن روزہ رکھا تو اس کا یہ ایک روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہوگا جس نے سات دن روزہ رکھا اس پر جہنم کے سات دروازے بند کردیئے جائیں گے جس نے آٹھ دن روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس نے دس دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے اور جس نے اٹھارہ (۱۸) دن روزے رکھے تو اس کے لیے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش کردی ہے تو اپنا عمل جاری رکھ۔

رواہ الخطیب عن ابی ذر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیین العجب ۵۸ وتنزیہ ۱۴۲۔

۲۴۲۶۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رجب میں ایک دن روزہ رکھا تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا جس نے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس نے دس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے جس نے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری سب برائیاں معاف کردی ہیں اب نئے سرے سے عمل شروع کر تیری

برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا اور زیادہ لطف و کرم ہوگا رجب کے مہینے ہی میں نوح علیہ السلام کشتی پر سوار کیے گئے نوح علیہ السلام نے روزے رکھے اور اپنے متبعین کو بھی روزے رکھنے کی تاکید کی۔ پھر چھ مہینے تک کشتی نہیں رکی چلتی رہی پھر دس (۱۰) محرم کو (جودی پہاڑ پر) رکی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ... آخری حصہ یعنی چھ مہینے تک کشتی ... الخ کے علاوہ حدیث ثابت ہے، دیکھئے تبیین العجب ۴۸۔

عشرہ ذی الحجہ کا بیان......الاکمال

۲۴۲۶۵ ... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھے اس کے لیے عرفہ کے دن کے علاوہ ہر دن کے بدلے میں ایک سال کے روزے لکھے جائیں گے اور جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا اس کے لیے دو (۲) سال کے روزے لکھے جائیں گے۔

رواہ ابن النجار

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۸۲۔

فائدہ: ... روزہائے عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے اکثر صحاح ستہ میں ہیں اور صحیح احادیث بھی وارد ہوئی ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن بھی ایسے نہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہوں جس میں اس کی عبادت کی جاتی ہو بجز عشرہ ذی الحجہ کے اس میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کی طرح ہے۔ (رواہ الترمذی رقم ۷۵۸ وقال حدیث غریب۔

کتاب الصوم......از قسم افعال

فصل... مطلق روزہ اور رمضان کی فضیلت میں

۲۴۲۶۶ ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بہت سی بہشتیں تیار کر رکھی ہیں، ان سب کی بنیادیں سرخ یاقوت سے بنائی گئی ہیں ان کی دیواروں کی چنائی سونے (کی اینٹوں) سے کی گئی ہے ان بہشتوں پر دبیز اور باریک ریشم کے پردے لٹکے ہوئے ہیں، ہر جنت (بہشت) کے طول و عرض کا فاصلہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، ہر جنت میں سو محلات ہیں ہر محل میں ایک سفید چبوترہ ہے جس کی چھت سبز زبرجد سے بنائی گئی ہے جنت کی نہریں اس کی دیواروں سے ٹکراتی ہیں، جنت کے درخت اس پر جھکے رہتے ہیں اہل جنت کا مالک ہمیشہ عیش و عشرت میں رہے گا کبھی بے وقعت نہیں ہوگا اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اس کی جوانی ڈھلے گی نہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بہشتیں ان لوگوں کے لیے بنائی گئی ہیں جو رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں اور عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ ان بہشتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کر دیتے ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضائل رمضان وزاہر بن طاہر فی تحفۃ عید الفطر وابن عدی کر فی امالیہ

کلام: ... اس حدیث کی سند میں نضر بن طاہر بصری ہے بزار کہتے ہیں اس کی حدیث کا کوئی متابع نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

رمضان میں خرچہ میں وسعت

۲۴۲۶۷ ... ثور بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رمضان شریف آ جائے تو اس میں تم اپنے اوپر اور اپنے

عیال پر جوخرچ کرو گے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی ایک درہم سات سو درہم تک بڑھ جاتا ہے۔

رواہ سلیم الرازی فی عوالیہ

۲۴۲٦۸　عبداللہ بن عکیم روایت نقل کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آتا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے: خبردار! اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض کیے ہیں جب کہ اس کا قیام فرض نہیں کیا سو تم میں سے جو شخص رمضان میں (رات کو) قیام کرے گا اس کا قیام خیر و بھلائی کے نوافل میں سے ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص رمضان میں قیام اللیل نہ کرے وہ اپنے بستر پر سو جائے اور تم میں سے ہر شخص ایسا کہنے سے گریز کرے کہ اگر فلاں شخص نے روزہ رکھا تو میں بھی رکھوں گا اگر فلاں شخص نے قیام کیا تو میں بھی کروں گا جو شخص بھی روزہ رکھے یا قیام کرے اس کا عمل صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہونا چاہیے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ ویرا اٹھائے اور فرمایا روزے رکھو یہاں تک کہ تم رمضان کا چاند نہ دیکھو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی کے تیس (۳۰) دن پورے کرو اور اپنی مساجد میں لغویات کم کرو تم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہیے کہ جب تک وہ نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک رات کو دیکھ نہ لو اور رات کی تاریکی ٹیلوں کو ڈھانپ نہ لے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی الدنیا فی فضائل رمضان و البیہقی والخطیب وابن عساکر فی امالیہما

۲۴۲٦۹　"مسند عمر رضی اللہ عنہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ ماہ رمضان آنے سے قبل لوگوں سے خطاب کرتے اور فرماتے ماہ رمضان تمہارے پاس آچکا ہے لہٰذا کے لیے تیار رہو اور اس میں اچھے سے اچھے کپڑے پہنو اور اس کی حرمت کی پاسداری کرو، چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی حرمت عظیم تر ہے اس کی حرمت کومت توڑو چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی

کلام: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۴۲۷۰　"مسند عمر رضی اللہ عنہ" عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ رکھنا اور مسکین کو کھانا کھلانا ایسا ہی ہے جیسے کہ رمضان میں روزہ رکھنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں۔

رواہ ابن عساکر

۲۴۲۷۱　حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

رواہ ابن جریر وصححہ والدارقطنی فی الافراد وقال: ھذ حدیث غریب من حدیث ابی اسحاق السبیعی عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن اعلی وتفرد بہ زید بن انیسۃ عن ابی اسحاق

۲۴۲۷۲　امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رمضان آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے اور پھر کہتے یہ بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کے قیام کو فرض نہیں کیا تاکہ کوئی آدمی یوں کہنے سے گریز کرے کہ جب فلاں شخص روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا اور جب فلاں شخص افطار کرے گا میں بھی کروں گا خبردار! صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے، لیکن (اس کے ساتھ ساتھ) جھوٹ باطل اور لغویات سے بچنا بھی ضروری ہے خبردار! رمضان آنے سے قبل (رمضان کے) روزے مت رکھو جب چاند دیکھو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد یہ بیان فرماتے تھے۔ رواہ البیہقی

کلام: ... اس حدیث کی سند میں حسین بن یحییٰ قطان ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔

۲۴۲۷۳　سوید بن غفلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے ہیں فرمایا میرے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عذر بیان کیا کہ میں روزہ میں ہوں آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد

فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو روزے نے کھانے پینے سے روک رکھا ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے اور جنت کی شراب پلائیں گے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام: ......اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

رمضان کی پہلی تاریخ کا خطبہ

۲۴۲۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی رسول کریم ﷺ کھڑے ہوجاتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرماتے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمنوں یعنی جنات کی طرف سے تمہاری کفایت کردی ہے اور تم سے قبول دعا کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے''ادعونی استجب لکم یعنی مجھے پکارو میں تمہارا جواب دوں گا خبردار! اللہ تعالیٰ نے ہر شیطان مردود کے پیچھے سات فرشتوں کو لگادیا ہے اور کوئی شیطان بھی رمضان گزرنے تک نہیں اترنے پاتا خبردار! رمضان کی اول رات سے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، رمضان میں دعا قبول کی جاتی ہے حتی کہ جب رمضان کے عشرہ کی پہلی رات ہوتی آپ ﷺ اپنا ازار کس لیتے اور اپنی ازواج کے درمیان سے نکل پڑتے اعتکاف میں بیٹھ جاتے او پوری رات عبادت میں مصروف تھے۔ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا ازار کسنا کیا ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا آپ ﷺ عورتوں سے الگ ہوجاتے تھے۔ رواہ الاصبھانی فی الترغیب

۲۴۲۷۵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایک ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں، میں دوسری بار پھر آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزہ لازم کرو چونکہ روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۷۶ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس کے قیام کو ثواب کا ذریعہ بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسی پلادے اس پر بھی رحمت فرمادیتے ہیں یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام کے بوجھ کو ہلکا کردے حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اسے آگ سے آزادی دیتے ہیں۔ اور چار چیزوں کی اس مہینہ میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

۲۴۲۷۷ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رمضان شریف آتا رسول کریم ﷺ ہمیں یہ کلمات تعلیم کرتے تھے: یا اللہ مجھے رمضان کے لیے سلامتی عطا فرما اور رمضان کو میرے لیے سلامت رکھ اور رمضان کے تقاضہ کو پورا کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔
رواہ الطبرانی فی الدعا والدیلمی وسند حسن

۲۳۲۷۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا رمضان کا بابرکت مہینہ آچکا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو طوق ڈال دیے جاتے ہیں اس مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقت میں محروم ہی ہے۔ رواہ ابن لحبا

۲۳۲۷۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کا روزہ رکھے اور تین چیزوں سے اپنی حفاظت کرے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں وہ یہ ہیں زبان پیٹ اور شرمگاہ۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۲۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ فرماتے ہیں آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے چونکہ وہ میرے لیے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا، قیامت کے دن روزہ دار بندہ مؤمن کے لیے ڈھال ہوگا جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے بچاؤ کے لیے اسلحہ استعمال کرتا ہے۔ بخدا! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت چنانچہ وہ کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور دوسری مجھ سے ملاقات کے وقت میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ رواہ ابن حجرو

۲۳۲۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سال بھر رمضان کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیرہ ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دلآویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالاخانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا تاکہ حق تعالیٰ شانہ اسکو ہم سے جوڑ دیں پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات ہے جنت کے دروازے محمد ﷺ کی امت کے لیے کھول دیے جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرما دیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور مالک داروغہ جہنم سے فرما دیتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے اور جبرئیل کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو تاکہ میرے محبوب ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو غنی کو قرض دے ایسا غنی جو نادار نہیں ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں۔ جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیل کو حکم دیتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ان کے پاس ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر نصب کرتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو (پر) ہیں جن میں سے دو بازوؤں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں پھر جبرئیل فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا ہو نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں صبح تک یہی حالت رہتی ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کے مؤمنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو

تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا ہو یا ناطہ توڑنے والا ہو اور چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور کینہ کی وجہ سے تعلق ختم کرنے والا ہو، پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے اس کا نام (آسمان پر) الجائزہ یعنی انعام کی رات سے لیا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر گلیوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت اس کریم رب کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو وہ جواب دیتے ہیں۔ اے ہمارے معبود و مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتوں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے میں عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا میری عزت کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کو معاف کرتا رہوں گا۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وھو ضعیف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۸۸۰ لیکن امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہوا ہے کہ ایسی حدیث ذکر کریں گے جس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہو اور موضوع حدیث وہ اپنی تصنیف میں ذکر نہیں کرتے۔ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے مختلف طرق دلالت کرتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۴۲۸۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رمضان آجانے پر عرض کیا یا رسول اللہ! رمضان آچکا ہے میں کیا دعا کیا کروں؟ فرمایا یہ دعا پڑھا کرو:

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا

یعنی اے اللہ! تو معاف و درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ہمیں معاف فرما دے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۸۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان المبارک آجاتا ہے تو جنت اور اس کی حوریں آراستہ ہو جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جب ماہ رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اتنے ہی لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرماتے ہیں جتنوں کو رمضان بھر میں آزاد کر چکے ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رمضان کو رمضان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں (یعنی ختم ہو جاتے ہیں) اور شوال کو شوال اس لیے کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو اٹھا دیتا ہے جیسے اونٹنی اپنی دم اٹھاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۵ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے ان کے خاندان کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر توبہ کی چنانچہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے پاس کھجوریں رکھیں یہ لوگ کھجوریں کھانے لگے لیکن ایک آدمی الگ ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ عرض کیا میں روزہ میں ہوں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تک روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۲۸۶ حسن روایت بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جو نیکی بھی کرتا ہے وہ دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۲۸۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو

خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت اور دوسری روزہ افطار کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۲۸۸ ابوجعفر بن علی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رمضان کا چاند دیکھتے تو اس کی طرف رخ کرکے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم اھلہ بالا من والا یمان والسلامة و الا سلام والعافية المجاملة ودفاع الا سقام والعون على الصلوة والصيام وتلاوة القرآن اللهم سلمنا رمضان وسلمه لنا وسلمه منا حتى يخرج رمضان وقد غفرت لنا ورحمتنا وعفوت عنا

یا اللہ اس چاند کو ہمارے لیے امن وایمان سلامتی واسلام کا باعث بنانا اور عافیت و بیماریوں سے دفاع کا سبب بنانا اور نماز، روزہ کے لیے مددبنانا اور تلاوت قرآن کے لیے مددگار بنانا یا اللہ ہمیں رمضان کے لیے سلامت رکھ اور رمضان کو ہمارے لیے سلامت رکھ حتی کہ رمضان گزر جائے درانحالیکہ تو ہماری مغفرت کرچکا ہو ہم پر رحمت نازل کرچکا ہو اور ہمیں معاف کرچکا ہو۔

پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے اے لوگو! جب رمضان کا چاند نکل آتا ہے تو مردود شیاطین کو قید کرلیا جاتا ہے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر رات آسمان پر ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ کوئی ہے توبہ کرنے والا؟ کوئی ہے مغفرت کا طلبگار؟ یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ عطا فرما اور مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کردے حتی کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے آسمان پر ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ آج یوم جائزہ ہے لہٰذا چل پڑو اور اپنے اپنے انعامات حاصل کرو، محمد بن علی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات امراء کے انعامات کے مشابہ نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۸۹ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے اس مہینہ کو باقی مہینوں پر فضیلت دی کہ اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اس کے قیام کو تمہارے لیے سنت قرار دیتا ہوں جس شخص نے اس مہینہ میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے گا جیسے کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

۲۴۲۹۰ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود روزہ کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی الصوم

۲۴۲۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ رمضان کا چاند دیکھتے تو قبلہ رو ہوکر یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اھلہ علینا بالا من والا مانة والسلامة والعافية المجلله ودفاع الا سقام والعون على الصلوة والصيام والقيام وتلاوة القران، اللهم سلمنا لرمضان وسلمه منا حتى ينقضى وقد غفرت لنا ورحمتنا وعفوت عنا.

یا اللہ اس چاند کو ہمارے لیے امن امانتداری، سلامتی، عافیت اور بیماریوں سے دفاع کا باعث بنانا اور نماز روزہ، قیام اور تلاوت قرآن کے لیے مددگار بنانا یا اللہ ہمیں رمضان کے لیے سلامت رکھ اور رمضان کو ہم سے سلامت رکھ حتی کہ گزر جائے درانحالیکہ تو نے ہمارے مغفرت کردی ہو ہمیں غریق رحمت کرچکا ہو اور ہمیں معاف کرچکا ہو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۲۹۲ "مسند انس رضی اللہ عنہ" رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل روزہ کونسا ہے؟ فرمایا شعبان کے روزے جو رمضان کی تعظیم کے لیے رکھے جائیں آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا وہ صدقہ جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب

۲۴۲۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ شعبان کو شعبان کیوں کہا جاتا ہے؟ چونکہ اس مہینہ میں رمضان کے لئے خیر کثیر بٹتی جاتی ہے تمہیں معلوم ہے رمضان کو رمضان کیوں کہتے ہیں؟ چونکہ یہ مہینہ گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔ رمضان میں تین راتیں ہیں جن میں خیر کثیر ہے وہ یہ ہیں سترھویں رات اکیسویں رات اور آخری رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا

رسول اللہ! یہ راتیں لیلۃ القدر کے علاوہ ہیں؟ فرمایا: جی ھاں جس کی مغفرت ماہ رمضان میں نہ ہوئی اس کی مغفرت پھر کس مہینہ میں ہوگی۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی

کلام:... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں زیاد بن میمون صاحب فاکہہ راوی ہے جو کذاب ہے۔

۲۴۲۹۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ شعبان کے آخری دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور یہ رمضان کی پہلی رات تھی، آپ ﷺ نے ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے سامنے کیا آنا چاہتا ہے اور تم کس کا سامنا کرنے لگے ہو؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وحی نازل ہوئی ہے یا کوئی دشمن آ گیا ہے یا کوئی اور نیا واقعہ پیش آ گیا ہے؟ فرمایا: یہ ماہ رمضان تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرنے لگے ہو۔ خبردار! اللہ تعالیٰ روزہ کی صبح کو اہل قبلہ میں سے کسی آدمی کو نہیں چھوڑتا جس کی بخشش نہ کر چکا ہو۔ لوگوں کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک آدمی پکار کر کہنے لگا: منافقین کے لیے خوشخبری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ فرمایا: کیا وجہ ہے میں تیرے سینے کو تنگ کیوں پاتا ہوں؟ کہا: یارسول اللہ! آپ نے تو اہل قبلہ کا ذکر کیا ہے اور منافقین بھی تو اہل قبلہ میں سے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ان کے لیے اس انعام عظیم میں کوئی حصہ نہیں چونکہ منافقین ہم میں سے نہیں ہیں کیونکہ وہ تو کافر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۹۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ منبر پر چڑھے فرمایا آمین دوسرے زینے پر پہنچے فرمایا آمین، پھر تیسرے زینے پر چڑھے فرمایا آمین۔ جب منبر پر سیدھے کھڑے ہوئے فرمایا آمین۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کس بات پر آمین کہا ہے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد! اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو پایا ان میں سے ایک کو پایا اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کر سکے میں نے کہا: آمین پھر کہا۔ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان شریف پایا لیکن اس نے اپنی بخشش نہ کر سکی میں نے کہا: آمین۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۶ سلام طویل، زیاد بن میمون سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان شریف قریب آجاتا رسول کریم ﷺ ہمیں مختصر سے خطاب ارشاد فرماتے کہ تمہارے سامنے رمضان آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرو گے خبردار اہل قبلہ میں کوئی ایسا نہیں جس کی رمضان کی پہلی رات میں بخشش نہ کی جاتی ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۷ خراش حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۵۶۱۔

۲۴۲۹۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماہ رمضان داخل ہوتا تو رسول کریم ﷺ فرماتے: یہ مہینہ تمہارے اوپر آچکا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہا ہے جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن النجار

فصل...... روزہ کے احکام کے بیان میں

رویت ہلال...... رویت ہلال کی شہادت

۲۴۲۹۹ ابووائل کہتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا: بسا اوقات پہلی تاریخ کا چاند بڑا ہوتا ہے جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو حتیٰ کہ دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انھوں نے گذشتہ کل شام چاند دیکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی وصححہ

۲۴۳۰۰ ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ فلاں قوم نے زوال کے بعد چاند دیکھا اور روزہ افطار کرلیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف ملامت بھرا خط لکھا کہ جب تیس دن پورے ہونے پر زوال سے قبل چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو اور اگر زوال کے بعد چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات والبیھقی

۲۴۳۰۱ ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کی طرف خط لکھا کہ جب تم دن کے اول حصہ میں چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو چونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا ہوتا ہے اور جب تم دن کے آخری حصہ میں چاند دیکھو تو اپنے روزے کو مکمل کرو چونکہ یہ آئندہ رات کا چاند ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابوبکر الشافعی

۲۴۳۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مہینے بارہ ہوتے ہیں اور ایک مہینہ کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دنوں کا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۰۳ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے متعلق رویت ہلال میں ایک آدمی کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی

کلام: دارقطنی اور امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۳۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم دن کے اول حصہ میں چاند دیکھو تو روزہ افطار کرلو۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات

۲۴۳۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ رواہ مسدد

۲۴۳۰۶ ابوعمیر بن انس کہتے ہیں مجھے میری پھوپھیوں نے حدیث سنائی ہے جو کہ انصار میں سے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے ہمیں شوال کا چاند نہ دکھائی دیا ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا تاہم دن کے پچھلے پہر کچھ شہسوار آئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس جاکر گواہی دی کہ انھوں نے گزشتہ شام چاند دیکھ لیا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کریں اور صبح کو عیدگاہ میں نماز کے لیے آجائیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۰۷ کریب روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے ام فضل بنت حارث نے شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے وہاں جمعہ کی شام رمضان کا چاند دیکھا چنانچہ سب لوگوں نے روزہ رکھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا تم نے چاند کب دیکھا میں نے کہا جمعہ کی شام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لیکن ہم نے ہفتہ کی شام دیکھا تھا ہم روزہ میں کمی نہیں کریں گے ہم تو تیس دن پورے کریں گے یا اس سے پہلے چاند دیکھ لیں میں نے کہا کیا ہمارے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق روزے رکھنا کافی نہیں ہوگا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر عید الفطر کرو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن پورے کرو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہیں رکھ سکتے؟ آپ ﷺ نے غصہ میں ہو کر فرمایا: نہیں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربنا وربک اللہ.

یعنی یا اللہ اس چاند کو ہمارے لیے امن وامان، سلامتی اور فرمانبرداری کا باعث بنا اور اپنے پسندیدہ اعمال کے لیے توفیق کا باعث بنا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۱۰ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اسألک خیر ھذا الشھر وفتحہ ونصرہ وبرکتہ ورزقہ ونورہ وطھورہ وھداہ واعوذبک من شرہ وشر مافیہ وشر مابعدہ.

یا اللہ! میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر وجلائی فتح، نصرت برکت ورزق، نور، پاکیزگی اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس مہینہ کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

قضاء روزے کا بیان

۲۴۳۱۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کا کوئی عمل رمضان میں فوت ہوجاتا تو عشرہ ذی الحجہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ذی الحجہ کے مہینہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔

رواہ القطیعی فی القطعیات والطبرانی فی الصغری وھو ضعیف والطبرانی فی الاوسط

عشرہ ذی الحجہ میں قضائے رمضان

۲۴۳۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عشرہ ذی الحجہ میں رمضان (کے کسی عمل) کی قضاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

رواہ البیھقی

کلام: امام بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۳۱۳ اسود بن قیس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قضاء رمضان کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے عشرہ ذی الحجہ میں قضاء رمضان کا حکم دیا۔ رواہ مسدد

۲۴۳۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی رمضان میں بیمار پڑجائے حتی کہ بحالت مرض دوسرا رمضان آجائے اور وہ اس دوسرے رمضان کے روزے بھی نہ رکھ سکا تو وہ رمضان کے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشرہ میں رمضان کی قضاء میں کوئی حرج نہیں ایک روایت میں ہے عشرہ ذی الحجہ میں۔

رواہ البیھقی مسدد

۲۴۳۱۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذی الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جس میں رمضان کی قضاء کی جائے۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۱۷ ''مسند بریدہ بن خصیب سلمی'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میری والدہ کے ذمہ دو مہینوں کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کی طرف سے روزے رکھو مجھے بتاؤ! اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہو تمہاری ادائیگی اس کی طرف سے کافی ہوگی؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: پھر اس کی طرف سے روزے بھی رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ والضیاء

۲۴۳۱۸ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان والوں سے کہا کرتی تھیں کہ جس کے ذمہ رمضان کی کوئی قضاء ہو وہ عیدالفطر کے بعد دوسرے دن صبح سے قضاء شروع کردے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس نے رمضان میں روزے رکھے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۳۱۹ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' احمد بن منصور کہتے ہیں: مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جو سفیان بن عیینہ کے پاس حاضر تھا اور سفیان بن عیینہ کے پاس وکیع بن جراح اور یحییٰ بن آدم بھی تھے، ابن عیینہ نے وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء کو کیوں مکروہ سمجھتے تھے؟ وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چونکہ یہ ایام عظمت ہیں اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا وہ اکیلے ہی ان دنوں کے روزے رکھیں۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن آدم سے کہا: اے ابوزکریا آپ بھی یہی کہتے ہیں: جواب دیا نہیں کہا: پھر آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کی قضاء لگاتار کی جائے؟ کہا: جی ہاں یحییٰ

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ذی الحجہ میں قربانی کا دن بھی آتا ہے اور اس میں روزہ رکھنا جائز نہیں یہ جواب ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا۔ رواہ عبداللہ ابن زیادہ الکاتب فی امالیہ

۲۴۳۲۰ ولید کہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۸ دن روزے رکھے آپ ﷺ نے ہمیں ایک دن قضاء کرنے کا حکم دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و البیھقی فی السنن

۲۴۳۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قضاء رمضان کے بارے میں فرمایا کہ لگاتار روزے رکھے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

روزے کا کفارہ

۲۴۳۲۲ ”مسند ابی ہریرۃ“ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟ عرض کیا: میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ کہا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ کہا: میرے پاس کھانا بھی نہیں ہے فرمایا بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ آدمی (آپ ﷺ کے پاس) بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹوکری لائی گئی اس میں کھجوریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور صدقہ کرو۔ عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! اہل مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر زیادہ محتاج کوئی بھی نہیں ہے، رسول کریم ﷺ اس کی بات سن کر ہنس دیئے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے فرمایا جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ۔

رواہ البخاری فی کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء وابن ابی شیبۃ

۲۴۳۲۳ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کفارہ صوم میں وہ آدمی روزے رکھے جو غلام آزاد کرنے کی گنجائش نہ پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۲۴ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ناس ہو تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو۔ عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ حکم ہوا پھر لگاتار دو مہینے روزے رکھو کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی اور آخر میں اس آدمی نے کہا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول کریم ﷺ اس پر ہنس دیئے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک بھی دکھائی دینے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ (کھجوریں) لے جاؤ اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۲۵ ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ ایوب بن ابوتمیمہ روایت کرتے ہیں کہ آخری عمر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت ضعیف ہوگئے تھے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ثرید کی ایک دیگ بنائی اور تیس (۳۰) مسکینوں کو بلا کر کھانا کھلا دیا۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

موجب افطار اور روزہ کے مفسدات وغیر مفسدات

۲۴۳۲۶ مسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک مرتبہ بارش کے دن روزہ افطار کیا وہ سمجھے کہ شام ہوچکی ہے اور سورج بھی غروب ہوچکا ہے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین سورج نکل چکا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاملہ ہلکے درجے کا ہے اور ہم نے اجتہاد کرلیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی و البیھقی

۲۴۳۲۷.. حنظلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کیا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کیا اتنے میں مؤذن اذان دینے کے لئے چبوترے پر چڑھا اور کہنے لگا اے لوگو! سورج تو یہ رہا اور غروب نہیں ہوا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے روزہ افطار کرلیا وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۲۸ زید بن وھب کہتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان میں ہم لوگ مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آسمان ابر آلود تھا ہم سمجھے سورج غروب ہو چکا ہے اور شام ہو چکی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی پی لیا اور ہم نے بھی پانی پیا، ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ بادل چھٹ گئے اور سورج ظاہر ہوگیا۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ ہم اس روزہ کی قضا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! ہم اس روزہ کی قضا نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ رواہ ابوعبید فی الغریب والبیھقی

۲۴۳۲۹ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے مجھے ایک چیز کے متعلق فتویٰ دو جو میں نے آج کر دی ہے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین وہ کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس سے (میری) ایک باندی گزری جو میرے دل کو بھا گئی میں نے اس کے ساتھ ہمبستری کر لی حالانکہ میں روزہ میں تھا۔ چنانچہ لوگ ان پر بڑی بڑی باتیں کرنے لگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن ابی طالب! تم کیا کہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سے حلال کام سرزد ہوا ہے ایک دن کی جگہ دوسرا دن سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم فتویٰ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو۔

رواہ ابن سعد

۲۴۳۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بھولے سے کھانا کھالے حالانکہ وہ روزہ میں ہو تو یہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رزق عطا کیا ہے اور جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے اس کے ذمہ قضاء واجب ہو جاتی ہے اور جب خود بخود اسے قے آجائے اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی۔ رواہ البیھقی

۲۴۳۳۱ ''مسند ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ معدان بن ابی طلحہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے قے کر دی اور پھر روزہ توڑ دیا معدان کہتے ہیں میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ بات بیان کی۔ انہوں نے کہا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا: میں نے ہی ان کے وضو کے لیے پانی ڈال کے دیا تھا۔ رواہ ابونعیم

۲۴۳۳۲ ''مسند جابر رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے وہ دونوں رمضان میں کسی آدمی کی غیبت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۳ فضالہ بن عبید روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے پینے کے لیے پانی منگوایا آپ ﷺ سے کہا گیا، آپ تو اس دن روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے قے کر دی تھی اور روزہ توڑ دیا تھا۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۲۴۳۳۴ ایک آدمی بھولے سے کھانا کھا رہا تھا حالانکہ وہ روزہ میں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کا روزہ نہیں ٹوٹا اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا ہے۔

فائدہ: حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ یہ حدیث مرفوعاً روایت کی گئی ہے دیکھئے صحیح بخاری باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا عن ابی ھریرۃ

۲۴۳۳۵ حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں سینگی لگوا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۶ ''مسند ابی درداء رضی اللہ عنہ'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے (جان بوجھ کر) قے کر دی اور روزہ توڑ دیا پھر آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق وقال صحیح

۲۴۳۳۷ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے مقام بقیع میں ایک آدمی کو سینگی لگواتے دیکھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔

رواہ ابن جریر

روزے کی حالت میں بھول کر کھانا

۲۴۳۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے بھول کر کھا لیا ہے اور پانی پی لیا ہے حالانکہ میں روزہ میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں کھانا کھلایا ہے اور پانی پلایا ہے اپنا روزہ مکمل کرو۔

رواہ ابن النجار

۲۴۳۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آسمان سے اولے برسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اولے مجھے پکڑاؤ میں نے انہیں اولے تھما دیئے اور وہ کھانے لگے حالانکہ وہ روزہ میں تھے۔ میں نے کہا آپ اولے کھا رہے ہیں حالانکہ آپ کو روزہ تھا؟ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے بھتیجے یہ نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی پانی یہ تو آسمان سے اترنے والی برکت ہے جس سے ہم اپنے بطون کو پاک کرتے ہیں۔ اس بعد میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ سارا واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اپنے چچا کے عادت کو اختیار کرو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۳۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو پھول کا سونگھنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدیلمی

روزہ دار کا سینگی لگوانا

۲۴۳۴۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نکلا، اچانک ایک آدمی سینگی لگوا رہا تھا، جب رسول کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل کرے! میں اس کی گردن پکڑ کر توڑ نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑو تمہارے چاہنے سے زیادہ کفارہ اسے لازم نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا اس دن کی جگہ ایک دن اور روزہ رکھنا میں نے عرض کیا جب یہ نہ پائے تو؟ فرمایا تب مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ رواہ ابن جریر

کلام:...... ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے اور دین میں اس حدیث سے حجت پکڑنا کسی طرح جائز نہیں ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے کا مخرج غیر معروف ہے اور صرف اسی طریق سے یہ معروف ہے نیز اس کی سند میں ابو بکر عبسی نامی راوی ہے اور اس کی روایات پر کسی طرح بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا نیز اس حدیث کو نقل کرنے سے حجت لازم نہیں ہوتی۔ نیز ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابو بکر عبسی عن عمر مجہول سند ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۴۹۹۴۔

۲۴۳۴۲ ثوبان کہتے ہیں کہ وہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ بقیع کی طرف نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۴۳۴۳ روایت ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روزہ دار کے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۴ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے روزہ دار کو بوسہ لینے اور سینگی لگوانے میں رخصت عنایت فرمائی ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۵ ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا: اگر یہ کام دن کے وقت ہو؟ جواب دیا: کیا تم مجھے بحالت روزہ خون بہانے کا حکم دیتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۶　　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے۔
رواہ ابن النجار

۲۴۳۴۷　　حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقام قاحہ جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقعہ ہے میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور احرام بھی باندھ رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۸　　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوا رہا تھا (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۹　　ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ نے احرام باندھ رکھا تھا اور بحالت روزہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۰　　حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سینگی لگانے والے کو بلایا حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑی دیر انتظار کرو تاکہ سورج غروب ہو جائے نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۱　　عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مقام قاحہ میں سینگی لگوائی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ غشی طاری ہو گئی تاہم آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر وسعید بن المنصور فی سننہ

۲۴۳۵۲　　حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو گیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۳۵۳　　حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۴　　''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص بحالت روزہ حمام میں داخل ہو یا سینگی لگوائے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۵　　''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حارث بن عبداللہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بحالت روزہ سینگی لگوانے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۶　　حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں سینگی نہ لگواؤ اور بحالت روزہ حمام میں بھی داخل نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۷　　حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاجم او محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ مسدد

کلام:　روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے۔ التحدیث ۱۵۷ التنکیت والافادۃ ۱۳ جنۃ المرتاب ۳۸۷

فائدہ:　حاجم سینگی لگانے والا اور محجوم سینگی لگوانے والا۔ حجامہ کو پچھنے سے بھی تفسیر کیا جاتا ہے۔

۲۴۳۵۸　　حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۵۹　　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے رمضان میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ قبل ازیں فرما چکے تھے کہ حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۳۶۰　　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ پچھنے لگوا رہا تھا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۶۱　　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور آپ ﷺ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی تھی۔ رواہ ابن جریر

مباحات روزہ

۲۴۳۶۲ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحالت روزہ مسواک کر لیتے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ تر لکڑی سے مسواک کرتے تھے۔
رواہ ابو عبید

روزے کی حالت میں مسواک

۲۴۳۶۳ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حالت روزہ میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۶۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی آپ ﷺ اپنے سر مبارک سے پانی کے قطرے جھڑ رہے تھے چونکہ آپ ﷺ نے رمضان میں غسل جنابت کیا تھا۔ رواہ سمویہ وسعید بن المصور

۲۴۳۶۵ زیاد بن جریر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں سب سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا ہے اور سب سے زیادہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۴۳۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لائے آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے۔ اور پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۶۷ ''مسند اسامہ رضی اللہ عنہ'' عمر بن ابی بکر بن عبدالرحمن اپنے والد و دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر صبح کو آپ ﷺ روزہ میں ہوتے۔ چنانچہ یہ حدیث عبدالرحمن نے مروان کو سنائی مروان بولا! میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی یہ حدیث سناؤ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص کو احتلام ہو جائے یا ہمبستری کرے اور پھر صبح ہو چکنے کے بعد غسل کرے اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیے چنانچہ عبدالرحمن حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس بارے میں) ہم سے زیادہ جانتی ہیں مجھے تو یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔ رواہ النسائی

مسافر کی روزہ داری

۲۴۳۶۸ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان میں دو غزوات کیے ہیں ایک غزوہ بدر اور دوسرا فتح مکہ ہم نے ان دونوں غزوات میں روزہ افطار کر لیا تھا۔ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والترمذی وقال هذا حدیث حسن

۲۴۳۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ دوران سفر رمضان میں جو روزے رکھے ہیں ان کی قضاء کرے۔
رواہ عبدالرزاق وابن شاهین فی السنة وجعفر الفریابی فی سننه

۲۴۳۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں سفر پر ہو اور اسے علم ہو جائے کہ وہ دن کے اول حصہ میں شہر میں داخل ہو جائے گا وہ روزہ کی نیت کرلے۔ رواہ مالک

۲۴۳۷۱ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے آخر میں سفر پر نکلے اور فرمایا مہینہ کے تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں، اگر ہم بقیہ دنوں کے روزے رکھ لیں تو بہت اچھا ہوگا۔ رواہ ابو عبید فی الغریب

۲۴۳۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا درانحالیکہ وہ مقیم تھا پھر اس نے سفر کیا تو اسے روزے لازم

ہو جائیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: فمن شهد منكم الشهر فليصمه یعنی جس شخص نے ماہ رمضان پالیا وہ اس کے روزے رکھے۔

رواه وكيع وعبد ابن حميد وابن جرير وابن ابی حاتم

۲۴۳۷۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ بنوعبداللہ بن کعب کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہمارے اوپر رسول ﷺ کے شہسواروں نے غارت گری ڈالی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت کھانا تناول فرمارہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور یہ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ میں ہوں، فرمایا: بیٹھ جاؤ میں تمہیں نماز اور روزہ یا فرمایا کہ روزہ کے متعلق بتاتا ہوں چنانچہ اللہ عزوجل نے نماز اور روزے کا آدھا بوجھ مسافر، حاملہ اور دودھ پلانی والی عورت کے ذمہ سے ہٹادیا ہے افسوس صد افسوس! میں اس وقت رسول کریم ﷺ کا کھانا نہ کھاسکا۔ رواه احمد وابونعيم

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۱۔

۲۴۳۷۴ عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابوامیہ! صبح کا انتظار مت کرو۔ میں نے عرض کیا: میں روزہ میں ہوں فرمایا: اور میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتاتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے ذمہ سے روزہ اور آدھی نماز کو ہٹادیا ہے۔

رواه الخطيب في المتفق ورواه ابن جرير عن ابی سلمة عن عمرو بن امية الضمری

حالت سفر میں روزے کی رخصت

۲۴۳۷۵ حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک سفر میں رسول کریم ﷺ نے ناشتہ کیا میں آپ ﷺ کے قریب بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا آؤ ناشتہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے روزہ ہے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسافر کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا آسانی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے سفر میں نصف نماز اور روزہ ہٹادیا ہے۔ رواه الخطيب في المتفق

۲۴۳۷۶ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواه ابونعيم

۲۴۳۷۷ حمزہ بن محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے دادا حمزہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے پاس سواری ہے میں اسے کھلاتا پلاتا ہوں تاکہ اس پر سفر کروں اور اسے کرایہ پر لگاؤں بسا اوقات مجھے رمضان میں بھی سفر کرنا پڑتا ہے اور میں اس کی قوت بھی رکھتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ میں رمضان میں (دوران سفر) روزہ رکھوں چونکہ بعد میں روزے رکھنے سے رمضان ہی میں روزے رکھ لینا میرے لیے بہت آسان ہے چونکہ بعد میں روزہ رکھنا میرے ذمہ ایک قسم کا قرض ہی ہوگا۔ یا رسول اللہ! اجر عظیم کے لیے میں روزہ رکھ لوں یا افطار کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ جونسی صورت بھی چاہو کر سکتے ہو۔ رواه ابونعيم

۲۴۳۷۸ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دوران سفر روزہ میں رخصت ہے سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اپنایا اس نے بہت اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رواه ابونعيم

۲۴۳۷۹ ابوعبیدہ بن عقبہ بن نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں صبح کا کھانا پیش کیا اور کہا اے عقبہ قریب ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا مجھے روزہ ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سنت نہیں ہے (یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا سنت نہیں ہے) اور عقبہ سفر پر تھے۔ رواه ابن عساكر

۲۴۳۸۰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم (جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم) ۱۸ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے روزہ رکھا جب کہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے افطار کر دیا آپ ﷺ نے

اس (روزہ افطار کرنے) کو معیوب نہیں سمجھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۳۸۱ "مسند عامر بن مالک، المعروف ملاعب الاسنة" زرارہ بن اوفی اپنی قوم کے ایک شخص جسے عامر بن مالک کہا جاتا تھا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک سائل آیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز موقوف کردی ہے۔

رواه الخطيب في المتفق وأورده ابن الأثير في اسد الغابة ۳/۱۴۱ وقال اخرجه ابوموسى وهذا اخرجه احمد في مسنده ۳/۳۴ عن انس

۲۴۳۸۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر رمضان میں مدینہ سے نکلے اور نکلتے وقت آپ ﷺ روزہ میں تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ مقام کدید تک پہنچے تھے کہ روزہ افطار کردیا (یعنی آپ ﷺ نے روزہ پورا نہیں کیا بلکہ توڑدیا)۔

رواه عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۴۳۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے اور یہ رمضان کا مہینہ تھا آپ ﷺ کو روزہ تھا حتیٰ کہ راستہ میں قدید نامی جگہ سے گزرے لگ بھگ یہ دوپہر کا وقت تھا لوگوں کو سخت پیاس لگ گئی اور اپنی گردنیں مائل کرنے لگے اور پانی کی سخت خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا آپ ﷺ نے پیالہ ہاتھ پر رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں پھر آپ ﷺ نے پانی پیا اور لوگ بھی پانی پر ٹوٹ پڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے دوران سفر رمضان میں روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ افطار کرلو عرض کیا یا رسول اللہ میں روزے پر قوت رکھتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم زیادہ قوت والے ہو یا پھر اللہ تعالیٰ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں پر افطار روزہ کا صدقہ کیا ہے تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ کسی دوسرے پر صدقہ کرے اور پھر وہ واپسی کا مطالبہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن رافع ہے جو کہ متروک راوی ہے۔

۲۴۳۸۵ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور افطار بھی کیا۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھنے والے کو معیوب سمجھا اور نہ ہی افطار کرنے والے کو۔ حالانکہ روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے سے بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۶ طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۷ عروہ کی روایت ہے کہ حمزہ اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۸۸ ابوجعفر کہتے ہیں نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر گھر سے تشریف لے گئے اور جب عسفان یا کدید پہنچے آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور آپ ﷺ سواری پر تشریف فرماتے تھے اور یہ رمضان کا مہینہ تھا چنانچہ لوگوں کی ٹولیاں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگیں اور پیالہ آپ کے ہاتھ پر تھا پھر آپ نے پانی پی لیا اس کے بعد آپ ﷺ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لوگ نافرمان ہیں۔ یہ کلمہ تین بار ارشاد فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل ...... روزہ وافطار کے آداب

روزہ کے آداب

۲۴۳۸۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ جھوٹ باطل، لغویات اور جھوٹی قسم سے رکنا بھی ضروری ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

افطاری کے آداب

۲۴۳۹۰ حمید بن عبدالرحمن بن عوف روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھتے تھے جب افطاری سے قبل رات کی تاریکی دیکھ لیتے پھر نماز کے بعد افطار کرتے۔ اور ان کا یہ عمل رمضان میں ہوتا تھا۔

رواہ مالک و عبد الرزاق و ابن ابی شیبة والبیھقی

۲۴۳۹۱ ابن مسیب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس شام سے آنے والا ایک سوار آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے اہل شام کے حالات دریافت کرنے لگے اور فرمایا: اہل شام روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس نے جواب دیا جی ہاں، فرمایا: جب تک لوگ ایسا کرتے رہیں گے اور اہل عراق کی طرح انتظار نہیں کریں گے برابر خیر وبھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ عبد الرزاق و ابن ابی شیبة والبیھقی وجعفر الفریابی فی سننہ والنجو ھر فی امالیہ

۲۴۳۹۲ ابن مسیب کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں کے امراء کی طرف خطوط لکھے کہ روزہ افطار کرنے میں اسراف مت کرو اور اپنی نماز کا انتظار بھی مت کرو کہ ستارے نکل آئیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۳۹۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ امت جب تک جلدی روزہ افطار کرتی رہے گی برابر بھلائی پر قائم رہے گی لہٰذا تم میں سے جب کوئی روزہ رکھے اور وہ کلی کرے تو منہ کا پانی تھوکے نہیں بلکہ پی لے چونکہ یہ پانی بھلائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ: یعنی افطاری کے وقت کلی کا پانی پی لے تھوکے نہیں۔

۲۴۳۹۴ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کی کلی کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کلی کا پانی تھوکے نہیں بلکہ پی لے چونکہ وہ اس کا اول پانی ہے جو اس کے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابو عبید

۲۴۳۹۵ ابن عوسجہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں نماز سے قبل افطار کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح کرنا تمہاری نماز کے لیے اچھا ہے۔ سمویہ

۲۴۳۹۶ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں روزہ جلدی افطار کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ النسائی

۲۴۳۹۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ میں کھجور لیے غروب آفتاب کا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ جب سورج غروب ہوگیا آپ نے کھجور منہ میں ڈال لی۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۹۸ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۹۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اس وقت روزہ افطار کرتے تھے جب روزہ دار دودھ پر ہوتا تھا میں آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لاتا اور سے آپ کے ایک طرف رکھ دیتا پیالہ اوپر سے ڈھانپ دیا جاتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے۔

رواہ ابن عساکر

افطار کے وقت کی دعا

۲۴۴۰۰ ... بن جمیع ابان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی روزہ افطار کرتا ہے اور افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے

یا عظیم یا عظیم انت الٰہی لا الٰہ غیرک اغفر لی الذنب العظیم فانہ لا یغفر الذنب العظیم الا العظیم

... تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میرے عظیم گناہوں کو معاف فرما

اور گناہوں کو عظمت والا ہی معاف کرتا ہے۔“

وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ دعا بعد میں آنے والوں کو بھی سکھلاؤ چونکہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں اور اس سے دنیا و آخرت کے معاملات سنبھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ابن عساکر کہتے ہیں یہ حدیث شاذ ہے اور اس کی اسناد میں مجاہیل (مجہول راوی) ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۰ا والتنزیہ ۳۴۲/۲ نیز عمرو بن جمیع کی کنیت ابومنذر کوفی ہے حلوان کا قاضی رہا ہے ابن معین نے اس کی تکذیب کی ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر حدیث کہا ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۵۱۳/۳۔

محظورات صوم...... بوسہ لینا

”مسند عمر رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں اپنی بیوی کو دیکھ کر نشاط میں آ گیا اور اس کا بوسہ لے لیا حالانکہ مجھے روزہ تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آج مجھ سے امر عظیم سرزد ہوا ہے (وہ یہ کہ) میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ مجھے روزہ ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ بحالت روزہ تم پانی سے کلی کرلو؟ میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا پھر بوسہ لینے میں کیا حرج ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد والعدنی والدارمی وابوداؤد والنسائی والشاشی وابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم والدیلمی فی الفردوس والضیاء المقدسی

کلام:.... امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے لیکن حدیث حاکم نے مستدرک ۴۳۱/۱ میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح علی شرط شیخین ہے اور علامہ ذھبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۲۴۴۰۲ سعید بن مسیّب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے تمہیں پاکدامنی کا وہ مقام حاصل نہیں ہے جو مقام رسول کریم ﷺ کو حاصل تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد

۲۴۴۰۳ سعید بن مسیّب روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ دینے سے منع فرماتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا رسول کریم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس کی حفاظت و پاکدامنی میں رسول اللہ ﷺ کی طرح کون ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۴۴۰۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ میری طرف نظر نہیں فرمار ہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری کیا حالت ہے؟ فرمایا: کیا تو نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے! میں اس کے بعد روزہ کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا۔

رواہ ابن راھویہ وابن ابی شیبۃ والبزار وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی

۲۴۴۰۵ یحییٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی عاتکہ بنت زید بنت عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر پر بوسہ دے دیتی تھی حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ روزہ میں ہوتے تھے اور عاتکہ کو بوسہ دینے سے منع نہیں فرماتے تھے۔

رواہ مالک وابن سعد، رواہ ابن سعد ایضا عن یحیی بن سعید بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر ان عاتکہ امراۃ عمر قبلہ وھو صائم ولم ینہ

۲۴۴۰۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک بوڑھے اور ایک نوجوان نے رسول کریم ﷺ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے نوجوان کو بوسہ لینے سے منع فرمایا اور بوڑھے کو اجازت دے دی۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۸۵۔

۲۴۴۰۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا میں رمضان میں (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں پھر آپ ﷺ کی پاس دوسرا آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا آپ ﷺ نے اسے بوسہ لینے سے منع فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے آدمی کو اجازت دے دی اور اسے منع کردیا آپ ﷺ نے فرمایا: جسے میں نے اجازت دی ہے وہ بوڑھا شخص ہے وہ اپنی حاجت پر قابو پاسکتا ہے اور جسے میں نے منع کردیا ہے وہ نوجوان آدمی ہے وہ اپنی حاجت پر قابو نہیں پاسکتا۔ رواہ ابن النجار

محظورات متفرقہ

۲۴۴۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شام کے وقت مسواک نہ کرے لیکن رات کو مسواک کرسکتا ہے چونکہ قیامت کے دن اس ہونٹوں کی خشکی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی مانند ہوگی۔ رواہ البیھقی

۲۴۴۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کرلو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے ہونٹوں کی خشکی قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوگا۔ رواہ البیھقی والدارقطنی

کلام: بیہقی اور دارقطنی نے یہ حدیث ضعیف قرار دی ہے نیز دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ وضعیف الجامع ۵۷۹

دنوں کے اعتبار سے روزہ کے ممنوعات

۲۴۴۱۰ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ منی میں جاکر اعلان کرو کہ ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۱۱ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء نہ کرو اور اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو اور بحالت روزہ سینگی نہ لگواؤ۔ رواہ البیھقی

عیدین کے روز روزہ ممنوع ہے

۲۴۴۱۳ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی عید الفطر کے دن اور عیدالاضحیٰ کے دن۔ چونکہ عیدالفطر روزوں کے بعد افطار کا دن ہوتا ہے اور عیدالاضحیٰ کے دن تم لوگ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

رواہ مالک وعبدالرزاق والحمیدی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والعدنی والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن ابی عاصم فی الصوم وابن خزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی وابو یعلی وابن حبان والبیھقی

۲۴۴۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس شخص نے اتنے اور اتنے دنوں سے روزہ افطار نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو غضبناک دیکھا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کیسا ہے؟ فرمایا: کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک دن روزہ ایک دن افطار یہ تو میرے بھائی داؤد کا طریقہ ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک دن روزہ اور دو دن افطار فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے میں نے عرض کیا: پیر کے دن کا روزہ کیسا ہے؟ فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عرفہ اور عاشوراء کے دن کا روزہ فرمایا ان میں سے ایک تو پورے سال کا کفارہ ہے اور دوسرا اگلے

پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔رواہ النسائی وابویعلی وابن جریر وصححہ ومسلم فی صحیحہ فی کتاب الصوم وذخیرۃ الحفاظ ٥٣٠٠

٢٤٤١٥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ایام تشریق میں ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہوتے ہیں اس دن منادی حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة

٢٤٤١٦ شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان سے یوم شک سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی

٢٤٤١٧ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبل از وفات دو سال لگاتار روزے رکھنا شروع کر دیئے تھے بجز عید الاضحی اور عید الفطر کے اور رمضان میں بھی روزہ رکھتے تھے۔

٢٤٤١٨ ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ''ابوعبید مولیٰ عبدالرحمن بن زہر کہتے ہیں میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید الفطر اور عید الاضحی کے دن حاضر تھا ان دونوں حضرات نے نماز پڑھی پھر واپس ہوئے اور لوگوں کو نصیحتیں کرنے لگے چنانچہ میں نے انہیں سنا فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین دن بعد تمہارے پاس قربانی کے گوشت میں سے کچھ بچا ہو۔

رواہ احمد والنسائی وابویعلی والطحاوی والبغوی فی مسند عثمان

٢٤٤١٩ ''مسند علی رضی اللہ عنہ''عمرو بن سلیم زرقی اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم منیٰ میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں ان دنوں میں کوئی شخص بھی ہرگز روزہ نہ رکھے ایک جمعہ جو کہ یہ تھا لوگوں نے اس کی اتباع کرلی۔رواہ احمد بن حنبل والعدنی وابن جریر وصححہ وسعید بن المنصور

٢٤٤٢٠ ''مسند علی رضی اللہ عنہ''بشر بن سحیم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایام تشریق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کا منادی باہر نکلا اور اعلان کیا، جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو تابع فرمان ہوگا۔خبردار یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ النسائی وابن جریر

٢٤٤٢١ ...ام مسعود بن حکم کہتی ہیں گویا کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر سوار شعب انصار میں کھڑے دیکھ رہی ہوں اور وہ کہہ رہے ہیں اے لوگو! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں۔

رواہ النسائی وابویعلی وابن جریر وابن خزیمة والطحاوی والحاکم

٢٤٤٢٢ ''مسند عبداللہ بن حذافہ سہمی''حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اہل منیٰ میں دو جگہوں پر اعلان کروں کہ ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

رواہ الذهلی فی الزهریات وابن عساکر

٢٤٤٢٣ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک جماعت میں حکم دیا کہ منیٰ کے مختلف راستوں میں چکر لگاؤ (یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا) اور اعلان کرو کہ یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں ان ایام میں روزہ ہدی کے علاوہ کوئی اور روزہ جائز نہیں ہے۔رواہ ابن عساکر

ایام تشریق میں روزہ نہیں ہے

٢٤٤٢٤ ..حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔رواہ ابن جریر

٢٤٤٢٥ ....''مسند بدیل بن ورقاء''ابونعیم کہتے ہیں: ہمیں اس سند سے حدیث پہنچی ہے احمد بن یوسف بن خلاد حسن بن علی معمری ہشام بن

عمر، شعیب بن اسحاق (ح) محمد بن احمد بن حسن محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ضرار بن صرد مصعب بن سلام (دونوں) ابن جریج محمد بن یحییٰ بن حبان ام حارث بنت عیاش ابن ابی ربیعہ کہتی ہیں کہ انھوں نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو ایک اونٹ پر سوار منیٰ کے مختلف مقامات پر اعلان کرتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۲۶ احمد بن حسن ترمذی عبیداللہ اسرائیل، جابر، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایام تشریق میں اعلان کروں۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں ہرگز کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۲۷ احمد منصور، عبداللہ بن رجاء، سعید بن سلمہ، صالح بن کیسان، عیسیٰ بن مسعود زرقی، حبیبہ بنت شریق روایت نقل کرتی ہیں کہ وہ ایام حج میں بنت عجفاء کے ساتھ منیٰ میں تھیں، ان کے پاس بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہو وہ روزہ افطار کرلے چونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۲۴۴۲۸ ''مسند بسر مازنی'' خالد بن معدان حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ جو شخص اس دن درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ پائے وہ اسی کو چبالے بہرحال اس دن روزہ نہ رکھے ابن بسر کہتے ہیں: اگر تمہیں شک ہو تو میری بہن سے پوچھ لو چنانچہ خالد بن معدان چل کر ابن بسر کی بہن کے پاس آئے اور ان سے پوچھا چنانچہ انھوں نے یہی حدیث سنائی۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۲۹ ''مسند بشیر بن خصاصیہ'' بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ کی روایت ہے۔ بشیر رضی اللہ عنہ کا پہلا نام زحم تھا رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔ چنانچہ لیلیٰ کہتی ہیں مجھے بشیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں اور اس دن کسی سے بھی بات نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تنہا جمعہ کے دن کا روزہ مت رکھو البتہ جمعہ کا دن مختلف دنوں کے روزوں میں آجائے یا مہینہ کے بیچ میں آجائے اور تم یہ جو کہتے ہو کہ کسی سے کلام نہیں کرو گے تمہاری عمر کی قسم اگر تم کلام کرو یعنی طور پر امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو تو یہ تمہارے لیے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۴۳۰ جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آٹھ آدمیوں کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ان آٹھ میں سے آٹھویں وہ خود تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا منگوایا اور ایک آدمی سے کہا: کھاؤ وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے دوسرے کو کہا کھانا کھاؤ اس نے بھی کہا: مجھے روزہ ہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سب سے پوچھا اور سب نے روزہ میں ہونے کا عذر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا گذشتہ کل تمہیں روزہ تھا؟ وہ بولے: نہیں حکم وہ آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ سب نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا، تنہا جمعہ کے دن روزہ مت رکھو۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۴۳۱ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کہا گیا کہ فلاں شخص دن کو روزہ رکھتا ہے اور افطار نہیں کرتا یعنی عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ افطار کرسکا اور نہ ہی اس نے روزہ رکھا۔

۲۴۴۳۲ ''مسند حکم ابی مسعود زرقی'' سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ انھوں نے ابن حکم زرقی کو سنا اور وہ مسعود ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے انھوں نے ایک سوار کو پکار کر کہتے ہوئے سنا کہ ہرگز کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر وابونعیم

۲۴۴۳۳ ''مسند حمزہ بن عمرو اسلمی'' قتادہ، سلیمان بن یسار کی سند سے مروی ہے کہ حمزہ اسلمی نے ایک شخص کو گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار دیکھا اور وہ نبی ﷺ کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور نبی کریم ﷺ برابر آگے چلے جا رہے تھے اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں بہذا ان دنوں میں روزہ مت رکھو قتادہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ایام تشریق میں منادی حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۴ ......حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو منیٰ میں دیکھا اور وہ گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار تھا اور کہہ رہا تھا۔ ان دنوں میں روزے مت

رکھو یہ ایام تشریق ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درمیان موجود تھے۔ رواہ الطبرانی

۲۴۴۳۵ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا. آپ ﷺ نے فرمایا. جو صورت تمہیں آسان لگے وہی کرو۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۲۴۴۳۶ حمزہ عمرو اسلمی عبداللہ بن شخیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عمر بھر کے روزے کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: نہ روزہ ہوا اور نہ افطار کر سکا۔ رواہ ابن جریر

صوم وصال مکروہ ہے

۲۴۴۳۷ ۔ عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں اعمال کا تذکرہ کرنے لگے اور بیان کیا کہ فلاں شخص عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا. اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کر سکا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو منیٰ میں بھیجا اور حکم دیا کہ اعلان کریں کہ ان ایام میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں اور ذکر اللہ کے یام ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا جمعہ کے دن کو روزے کے لئے خاص مت کرو اور شب جمعہ کو قیام کے لیے خاص مت کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۴۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے ایام تشریق کے بارے میں اعلان کیا: ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن السکن وابو نعیم

۲۴۴۴۱ نافع، جبیر بن مطعم کی سند سے مروی ہے کہ ایک صحابی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بشیر بن سحیم انصاری کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدیل بن ورقہ خزاعی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ ان دنوں میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ کے دنوں میں ایک اعلان کرنے والے کو بھیجا اس نے اعلان کیا کہ خبردار! ان دنوں میں روزے مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ہمبستری کے دن ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۴ ''مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما'' نبی کریم ﷺ نے بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو فرمانبردار ہوگا اور یہ کہ ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن بشر بن سحیم

۲۴۴۴۵ ام حارث بنت عیاش بن ابی ربیعہ کی روایت ہے کہ انہوں نے بدیل بن ورقہ رضی اللہ عنہ کو گندمی رنگ کے ایک اونٹ پر منیٰ میں مختلف جگہوں میں چکر لگاتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کر رہے ہیں چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۲۴۴۴۶ ابونضر کی روایت ہے کہ انہوں نے قبیصہ اور سلمان بن یسار کو ام فضل بنت حارث سے ایک حدیث بیان کرتے سنا وہ کہتی ہیں ہم رسول ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا جو اعلان کر رہا تھا کہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں، مجھے بھیجا گیا تا کہ میں دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے بس دیکھتی ہوں کہ وہ ایک آدمی ہے جسے ابن حذافہ کہا جاتا ہے اس کا بیان تھا کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے اعلان کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۴۷ حکیم بن سلمہ ثقفی اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی دادی صاحبہ نے درمیان ایام تشریق میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

رسول کریم ﷺ کے خچر پر سوار دیکھا اور وہ اعلان کر رہے تھے کہ یہ کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے کے دن ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۸ ... زہری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے ایام تشریق میں اعلان کیا: یہ ایام کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ہیں لہٰذا روزے مت رکھو البتہ وہ شخص روزے رکھ سکتا ہے جس کے ذمہ صوم ہدی واجب ہو۔رواہ ابن جریر

۲۴۴۴۹ مکحول کہتے ہیں: لوگوں کا گمان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹ پر سوار ہو کر منیٰ میں مختلف مقامات پر چکر لگائے اور اعلان کرتا رہا کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے ایام ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۴۴۵۰ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' سعید بن ابی عروبہ، ایک شخص، یزید رقاشی کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند ایام میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں عید الفطر کا دن عید قربانی کا دن اور ایام تشریق۔رواہ ابن جریر

عمر بھر کے روزے

۲۴۴۵۱ ام کلثوم کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا آپ عمر بھر کے روزے رکھتی ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جی ہاں میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ نے عمر بھر کے روزوں سے منع فرمایا ہے لیکن جو شخص عید الفطر اور عید قربانی کے دنوں میں روزہ افطار کرے وہ عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں نہیں ہوتا۔رواہ ابن جریر

صوم وصال سے ممانعت

۲۴۴۵۲ ''مسند بشیر بن خصاصیة'' بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ کہتی ہیں میں لگا تار روزے (صوم وصال) رکھتی تھی مجھے بشیر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا اور کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال (لگا تار روزے رکھنے) سے منع کیا ہے، فرمایا کہ یہ نصاریٰ کا فعل ہے، لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم رات تک اپنا روزہ مکمل کرلو اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۲۴۴۵۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن النجار

فصل......سحری کے بیان میں

۲۴۴۵۴ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سالم بن عبید کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تھا کہ میرے اور فجر کے درمیان اٹھ جاؤ تاکہ میں سحری کھالوں۔رواہ ابن ابی شیبة والدارقطنی وصححه

۲۴۴۵۵ عون بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ دو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سحری کھا رہے تھے، ان دو میں سے ایک بولا: طلوع فجر ہو چکا ہے دوسرا بولا: طلوع فجر نہیں ہوا، اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کا آپس میں اختلاف ہو چکا ہے لہٰذا کھانا کھاؤ۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۵۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہلا بھیجا کہ میں سحری کے کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہو جاؤں اور یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری کو بابرکت کھانا قرار دیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط فی الافراد وسعید بن المنصور

۲۴۴۵۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دو شخص (طلوع) فجر میں شک کر رہے ہوں وہ کھانا کھا سکتے ہیں حتیٰ کہ انہیں فجر کا یقین ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک مسلسل روزہ میں رہتے تھے۔

رواہ احمد بن ابی شیبۃ والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۴۴۵۹ ''مسند بلال رضی اللہ عنہ'' ابواسحاق، معاویہ بن قرہ کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے۔ بلال کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تاکہ آپ ﷺ کو نماز فجر کے لیے تشریف لانے کی اطلاع کردوں میں نے آپ ﷺ کو پانی پیتے ہوئے پایا پھر آپ ﷺ نے پانی مجھے تھما دیا چنانچہ میں نے بھی پیا پھر ہم نماز کے لیے نکلے اور نماز کھڑی کی گئی۔ رواہ الخطیب وابن عساکر

کلام: خطیب بغدادی اور ابن عساکر کا کہنا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسحاق سبیعی عن معاویہ بن قرہ روایت حسن ہے لیکن اس سند میں ارسال ہے چونکہ معاویہ بن قرہ کی ملاقات بلال رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوئی ہے۔

۲۴۴۶۰ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا اللہ میری امت کے لیے سحری کے کھانے میں برکت ڈال دے فرمایا کہ سحری کھاؤ گوکہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لو سحری کھاؤ گوکہ کشمش کے چند دانے ہی کیوں نہ کھالو چونکہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کریں گے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۴۴۶۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز یہ تین چیزیں بھی ہیں، تاخیر سے سحری کھانا افطار میں جلدی کرنا اور نماز میں انگلی سے اشارہ کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۱۰۹۷ و ضعیف الجامع ۱۸۳۸) چونکہ اس کی سند میں عمرو بن راشد ہے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۴۶۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے تھے جونہی آپ ﷺ سحری سے فارغ ہوئے اتنے میں علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے علقمہ سحری کھا ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے لگے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بلال تھوڑی مہلت دے دو تاکہ علقمہ سحری سے فارغ ہوجائے۔

رواہ ابن عساکر والدیلمی

۲۴۴۶۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کی اطلاع کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی دیر رک جاؤ علقمہ سحری کھا رہا ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۲۴۴۶۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بالفرض اگر اذان ہوجائے درانحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کررہا ہوں تو میں ضرور روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۶۵ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کی دعوت دیتے سنا ہے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے: بابرکت کھانے کی طرف آجاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۴۶۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ماہ رمضان میں ایک رات ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے چنانچہ آپ ﷺ کا آگ کی روشنیوں پر سے گزر ہوا فرمایا: اے انس! یہ کیسی آگ ہے؟ جواب دیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! انصار سحری کھا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میری امت کی سحری میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

فصل......اعتکاف کے بیان میں

۲۴۴۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے جعرانہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ ایک دن کا

اعتکاف واجب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جاؤ ایک دن کا اعتکاف کرو اور ساتھ ساتھ روزہ بھی رکھو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف والدارقطنی فی الافراد والبیھقی

کلام: ۔۔۔ دارقطنی کہتے ہیں عبداللہ بن بدیل (جو اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے) روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے دارقطنی کہتے ہیں میں نے ابوبکر نیشاپوری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے چونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ (قابل اعتماد) شاگردوں میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا چنانچہ ان کے شاگردوں میں ابن جریج، ابن عیینہ حماد بن سلمہ اور حماد بن زید وغیرھم ہیں جب کہ عبداللہ بن بدیل روایت حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

۲۴۴۶۸ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، دور جاہلیت میں میں نے نذر (منت) مانی تھی کہ میں ایک دن بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا چنانچہ آپ ﷺ طائف سے فتحمند واپس ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ ایک منت ہے جو میں نے مانی تھی کہ بیت اللہ کے پاس اعتکاف کروں گا آیا کہ اب میں اعتکاف کروں یا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں اعتکاف کرو اور اپنی منت پوری کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۴۶۹ ۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے تھے۔ رواہ الطرابی واحمد والترمذی وقال: حسن صحیح وابن ابی عاصم فی الاعتکاف وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وابو یعلیٰ وابو نعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور

۲۴۴۷۰ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ جب آجاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور آزار بند اوپر چڑھا لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی العاصم فی الاعتکاف والبخاری وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وصححہ

۲۴۴۷۱ ۔۔۔ "مسند" نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے تھے خواہ چھوٹا ہوتا یا بڑا ہر ایک نماز کے لیے تیار ہو جاتا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۴۴۷۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرسکتا ہے نماز جنازہ میں حاضر ہوسکتا ہے جمعہ کے لئے بھی جاسکتا ہے اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آسکتا ہے لیکن ان کے ساتھ مجلس نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۴۷۳ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والطیفة ۲۷۔

۲۴۴۷۴ ۔۔۔ حکم بن عتیبہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہوتا الا یہ کہ وہ خود اپنے اوپر روزہ کی شرط لگا دے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۲۴۴۷۵ ۔۔۔ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا نبی کریم ﷺ ازار چڑھا لیتے تھے اور عورتوں سے الگ ہو جاتے تھے۔ رواہ مسلم والبخاری

۲۴۴۷۶ ۔۔۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی حالانکہ اس کے ذمہ اعتکاف تھا عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کرو اور روزہ بھی رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۴۷۷ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ رواہ البزار

۲۴۴۷۸ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے پوری رات عبادت کرتے اور اپنا ازار کس کر باندھ لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۷۹ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ آخری عشرہ میں اتنا زیادہ (عبادت میں) مجاہدہ کرتے تھے کہ اس کے

علاوہ اوردنوں میں اتنا زیادہ مجاہدہ نہیں کرتے تھے۔رواہ ابن جریر

۲۴۴۸۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رمضان شریف کا مہینہ داخل ہوتا رسول کریم ﷺ اپنا ازار کس لیتے تھے اور پھر اپنے بستر پرتشریف نہیں لاتے تھے حتیٰ کہ ماہ رمضان گزر جاتا۔رواہ ابن جریر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۵۰۷

۲۴۴۸۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے پہلے دوعشروں میں نمازیں پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے اور جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو آپ ﷺ ازار کس لیتے اور نماز میں (ہمہ وقت) مصروف رہتے۔رواہ ابن النجار

۲۴۴۸۲ عامر بن مصعب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے اعتکاف کرتی تھیں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۴۴۸۳ ''مسند ابی رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ (ہرحال) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے چنانچہ ایک سال آپ ﷺ سفر پر تشریف لے گئے اور اعتکاف نہ کیا پھر آئندہ سال بیس (۲۰) دن اعتکاف کیا۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابوعوانۃ وابن حبان والحاکم والضیاء المقدسی

۲۴۴۸۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ (ایک سال) نبی کریم ﷺ سفر پر ہونے کی وجہ سے (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف نہ کرسکے پھر آئندہ سال بیس دن اعتکاف کیا۔رواہ البزار

شب قدر لیلۃ القدر کا بیان

۲۴۴۸۵ روایت ہے کہ زر بن حبیش سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور رسول کریم ﷺ کے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین تھا کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: البتہ تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو پھر تم کونسی طاق راتوں میں اسے سمجھتے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۴۸۸ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں گھر سے باہر نکلا جس وقت کہ چاند طلوع ہو چکا تھا اور یوں لگتا تھا گویا کہ وہ پیالے کا ٹکڑا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کی رات شب قدر ہے۔رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۴۴۸۹ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی البتہ میں نے دیکھا کہ اس رات کی صبح کو میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا چنانچہ تیئسویں رات بارش برسی رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر تھا۔حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ تیئسویں رات تھی۔رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کا گمان ہے کہ لیلۃ القدر اٹھالی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ بولا۔رواہ البزار

۲۴۴۹۱ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پوچھا مہینہ کتنا گزر چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا

مہینہ کے بائیس (۲۲) دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بائیس (۲۲) دن گزر چکے اور سات (۷) دن باقی رہے ہذا شب قدر کو آج کی رات میں تلاش کرو۔ یعنی یہ مہینہ پورا (۳۰ دن کا) نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیسویں رات کو شب قدر سمجھتی تھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ رات نہیں دی گئی۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۴۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۷۴۔

۲۴۴۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر تم عاجز آجاؤ تو آخری سات راتوں میں مغلوب مت ہوجاؤ چنانچہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے تھے۔ رواہ ابوقاسم بن بشران فی امالیہ

پورا سال قیام اللیل کا اہتمام

۲۴۴۹۶ "مسند ابی رضی اللہ عنہ" زربن حبیش روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابومنذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: جو شخص پورا سال قیام (اللیل) کرے گا وہ اسے پالے گا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے، اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم فرمائے۔ بخدا! انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے انہوں نے اسے ظاہر کرنا اس لیے ناپسند سمجھا کہ کہیں لوگ بھروسہ کرکے بیٹھ نہ جائیں، بخدا! شب قدر رمضان میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، زر کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابومنذر آپ کو کیسے معلوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا، مجھے ایک نشانی سے اس کا پتہ چلا ہے جو مجھے رسول کریم ﷺ نے بتائی ہوئی ہے میں نے کہا: وہ کونسی نشانی ہے؟ کہا: سورج اس رات کی صبح طشتری کی مانند طلوع ہوتا ہے اور بغیر شعاع کے ہوتا ہے حتی کہ اسی حالت میں بلند ہوجاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحمیدی ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان والدار قطنی فی الافراد

۲۴۴۹۷ زربن حبیش کہتے ہیں اگر مجھے تمہاری سلطنت (غلبہ) کا خوف نہ ہوتا میں اپنے کانوں میں ہاتھ رکھ کر اعلان کرتا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے اور ساتویں رات میں ہے بایں طور کے اس کے قبل وبعد تین تین راتیں ہیں مجھے ایک ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جو مجھ سے جھوٹ نہیں بولتا یعنی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ شب قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل.....نماز عید اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید

۲۴۴۹۸ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر کمر بند والی عورت کے ذمہ واجب ہے کہ وہ عیدین کے لیے گھر سے باہر آئے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۴۴۹۹ اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اعراب (دیہاتیوں) سے صدقہ فطر میں پنیر

لیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

24500 وھب بن کیسان ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔
رواہ مسدد رواہ مالک بلاغا وابن ابی شیبة

عیدین کی نماز کی تکبیرات

24501 عبدالرحمن بن رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز عید بن میں بارہ (12) تکبیرات کہتے تھے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ۔رواہ ابن ابی شیبة

24502 عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں قراءت کرتے تھے۔اور یہ دوسورتیں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ''اورھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

24503 عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عید کے موقع پر بارش ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ اس عیدگاہ کی طرف نہ نکلے جس میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پڑھی جاتی تھی چنانچہ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے اور وہیں آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ عیدگاہ میں تشریف لاتے اور لوگوں کو نماز عید پڑھاتے تھے چونکہ عیدگاہ ان کے لیے زیادہ موزوں اور کشادہ ہوتی تھی جب کہ مسجد ان کے لیے کشادہ نہیں ہوتی تھی چنانچہ جب یہ بارش ہوجاتی تو مسجد لوگوں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی تھی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

24504 وھب بن کیسان کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں دوعیدین (عید اور جمعہ) جمع ہوگئیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تاخیر سے گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ سورج بلند ہوچکا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے طویل خطبہ دیا پھر منبر سے نیچے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی جب کہ لوگوں کے لیے نماز جمعہ نہ پڑھی چنانچہ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور باتیں کرنے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سنت کے مطابق کیا ہے پھر لوگوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب اس طرح دوعیدیں جمع ہوجاتی تھیں آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔
رواہ مسدد والمروزی فی العیدین وصحح

24505 ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ اس دن کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا سورۂ ''ق'' اور ''واقترب''۔
رواۃ ابن ابی شیبة

24506 ''مسند عثمان رضی اللہ عنہ'' عبداللہ بن فروخ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز عید پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سات بار پانچ تکبیرات کہیں۔رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ

24507 ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جایا جائے اور جانے سے قبل کچھ کھالیا جائے۔رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسئی وابن ماجہ والمروزی فی العیدین

24508 ''ایضاً'' علاء بن بدر کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں چنانچہ عید سے قبل یا نبی کریم ﷺ سے قبل کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تھا۔ایک شخص بولا: اے امیرالمومنین کیا میں لوگوں کو منع نہ کروں کہ امام کے نکلنے سے قبل نماز نہ پڑھو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور میں اسے نماز سے روک دوں لیکن نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے جس چیز کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے

وہ تمہیں بتادی ہے۔رواہ ابن راھویہ والبزار وزاھر فی تحفۃ عید الفطر

۲۴۵۰۹ حنش بن معتمر کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا گیا: کچھ لوگ جبانہ کی طرف آنے کی طاقت نہیں رکھتے چونکہ ان میں سے بعض علیل ہیں اور بعض کو مسجد زیادہ دور پڑتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں بھی نماز پڑھواور مسجد میں بھی پڑھواور چار رکعات پڑھو دوسنت کی اور دوخروج کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع والمروزی فی العیدین

۲۴۵۱۰ عطاء بن سائب کی روایت ہے کہ میسرہ عید کے دن امام سے قبل نماز پڑھ لیتے تھے ان سے کہا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا نماز عید سے پہلے نماز پڑھنا مکروہ نہیں سمجھتے تھے؟ کہا: جی ہاں۔رواہ مسدد

۲۴۵۱۱ ابوزرین کہتے ہیں: میں عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور عمامہ کا شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۵۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین میں جو شخص ساتھ ملا ہوا سے سنا جائے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز عید کی چار رکعات پڑھی جائیں دو رکعات سنت کی اور دو رکعت عیدگاہ کی طرف نکلنے کی۔رواہ الشافعی والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۴ ابواسحاق روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ کمزور لوگوں کو مسجد میں نماز عید کی دو رکعتیں پڑھائے۔

رواہ الشافعی وابن جریر والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل چل کر جائے۔فرمایا کہ عیدین کے موقع پر عیدگاہ کی طرف جانا سنت ہے اور مسجد کی طرف عید کے لئے صرف کمزور ضعیف اور مریض جائے لیکن تم لوگ پہاڑ کی طرف جاؤ اور عورتوں کو مت روکو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل چل کر آئے اور واپسی میں سوار ہو جائے۔

رواہ البیھقی فی السنن

عید الفطر سے قبل کچھ کھانا

۲۴۵۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف نکلنے سے قبل کچھ کھالے۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۸ ھزیل روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ کمزور وضعیف لوگوں کو مسجد میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑھائے اور اسے حکم دیا کہ چار رکعات پڑھائے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۹ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبہ عید دیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کمان تھی یا عصا تھا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۰ "مسند بکر بن مبشر انصاری" کہتے ہیں میں صبح صبح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف جاتا تھا ہم بطحان کے راستہ سے عیدگاہ تک پہنچ جاتے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر براستہ بطحان واپس اپنے گھروں کو لوٹ آتے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وابوداؤد وابن السکن وقال اسنادہ صالح ومالہ غیرہ والباوردی والحاکم وابونعیم

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۴۷ نیز ابن قطان کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف اسحاق بن سالم روایت کرتا ہے اور وہ غیر معروف راوی ہے۔

۲۴۵۲۱ ''مسند ثعلبہ بن صعیر عذری'' زہری، عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے ان کے والد ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سر کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۵۲۲ ''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑتے تھے مگر اسے ضرور (عیدگاہ کی طرف) نکالتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (عیدگاہ میں) تشریف لائے اور اذان واقامت کے بغیر نماز شروع کردی اور پھر (نماز کے بعد) خطبہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۲۴۵۲۴ شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ زید بن عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تمہیں ہر وہ کام کرتے دیکھتا ہوں جو رسول کریم ﷺ کو میں نے کرتے ہوئے دیکھا ہے سوائے اس کے کہ تم عیدین کے موقع پر غسل نہیں کرتے ہو۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال. الصحیح فی ھذا الحدیث عن عیاض وقولہ زیاد غیر محفوظ

۲۴۵۲۵ ''مسند ابی سعید'' نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کچھ تناول فرمالیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا کی اور نماز عید سے قبل نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار نکال نکال کر ڈالنے لگیں۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن عیدگاہ پہنچنے تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

رواہ البیھقی وابن عساکر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۹۸۔

۲۴۵۲۸ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عیدگاہ ایک راستہ سے آتے ہوئے اور واپس دوسرے راستہ سے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۲۴۵۲۹ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوعثمان نہدی، اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ امام کے تشریف لانے سے قبل لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ ان لوگوں کو نماز سے روکتے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا. تب تو میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق بن جاؤں گا ''الذی ینھی عبدا اذا صلی'' یعنی وہ جو نماز پڑھنے والے بندہ کو (نماز سے) روک دیتا ہے'' لیکن ہم انہیں وہ حدیث سنائیں گے جس کا ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے مشاہدہ کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے اور نماز عید سے قبل آپ نے نماز پڑھی اور نہ ہی بعد میں۔

رواہ زاھر فی تحفۃ عید الاضحی

۲۴۵۳۰ جعفر بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز عیدین میں جہراً قراءت کرتے تھے اور صلوٰۃ استسقاء میں بھی جہراً قراءت کرتے تھے، خطبہ سے قبل نماز پڑھتے اور سات اور پانچ مرتبہ تکبیرات کہتے تھے۔رواہ ابوالعباس الاصم فی حدیثہ

۲۴۵۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بغیر اذان اور اقامت کے نماز عید پڑھی۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۴۵۳۲ میسرہ ابوجمیلہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں حاضر تھا جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو خطبہ دیا پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۴۵۳۳.. ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' یزید ابولیلی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی پھر آپ

رضی اللہ عنہ نے سواری پر خطبہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۵۳۴ حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر میں گیارہ تکبیرات کہتے تھے چھ پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔ دونوں رکعتوں میں قراءت سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۵ ''مسند علی'' اسود بن ھلال کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں گیا چنانچہ جب امام نماز پڑھ چکا تو آپ کھڑے ہوئے اور اس کے بعد چار رکعات پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۶ ''ایضاً'' حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عیدین میں قراءت کرتے تو اتنی آواز سے جہر کرتے اتنی کہ پاس کھڑا آدمی سن لیتا اور آپ رضی اللہ عنہ آواز بلند جہر نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر وہ عورت جو کمر بند باندھتی ہو اس پر واجب ہے کہ عیدین کے لیے باہر نکلے چونکہ عورتوں کے لیے سوائے عیدین کے باہر نکلنے کی رخصت نہیں دی گئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۴۳۸ ''مسند اسامہ بن عمیر نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن انس

۲۲۵۳۹ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں تناول فرماتے اور پھر نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

عیدالفطر کا بیان

۲۲۵۴۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عید الفطر تقسیم انعامات کا دن ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۵۴۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب تک کھجوریں نہیں تناول فرمالیتے تھے اس وقت تک نماز عید کے لئے تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۵۴۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کھانا تناول فرماتے تھے۔ رواہ العقیلی والطبرانی فی الاوسط

۲۲۵۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کے موقع پر صحراء (عیدگاہ) کی طرف جانا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی اوسط

۲۲۵۴۴ حضرت علی فرماتے ہیں صحراء میں نماز (عید) پڑھنا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۲۵۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز عیدین میں جہر کرنا سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی اوسط والبیهقی فی السنن

عیدالاضحیٰ کا بیان

۲۲۵۴۶ ''مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ'' ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے، اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا آج کے دن پہلا پہلا رکن نماز ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا اور کھڑے ہوکر لوگوں کی طرف متوجہ ہوگئے آپ ﷺ کو کمان یا عصا دے دیا گیا آپ نے اس کا سہارا لیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا اور بری باتوں سے روکا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۲۲۵۴۷ ''مسند علی'' حنش روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عید کے دن تکبیر کہی یہاں تک کہ نماز عید منتہی ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

عیدین کے راستہ میں تکبیرات

۲۴۵۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے ہم میں سے بعض تکبیر کہتے رہے اور بعض تہلیل چنانچہ تکبیر کہنے والوں نے تہلیل کرنے والوں کو معیوب نہیں سمجھا اور نہ ہی تہلیل کرنے والوں نے تکبیر کہنے والوں کو معیوب سمجھا۔

رواہ ابن جریر

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۵۴۹ ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابوقلابہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک صاع گیہوں بطور صدقہ فطر ادا کیا۔رواہ عبدالرزق وابن ابی شیبة والبیھقی والدار قطنی

۲۴۵۵۰ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' موسیٰ بن طلحہ اور شعبی روایت کرتے ہیں کہ قفیز حجازی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صاع ہے۔رواہ ابوعبید

۲۴۵۵۱ سعید بن مسیب کہتے ہیں رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہر شخص کی طرف سے ایک صاع چھوہارے یا آدھا صاع گندم بطور صدقہ فطر ہوتا تھا چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے مہاجرین نے ان سے بات کی اور کہا ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے غلاموں کی طرف سے ہر سال دس دس درہم ادا کریں اگر آپ اسے اچھا سمجھتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں جیسے تمہارے رائے ہے۔اور ہم سمجھتے ہیں کہ تمہیں ہر مہینہ میں دو جریب دے دیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی چیز لی ہوئی چیز سے افضل تھی۔رواہ ابوعبید

۲۴۵۵۲ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر کے متعلق فرمایا ہر چھوٹے بڑے آزاد وغلام کی طرف سے نصف صاع گندم اور ایک صاع کھجوریں دی جائیں۔رواہ الدار قطنی

۲۴۵۵۳ ''ایضاً'' حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ فطر کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک صاع جو دیا جائے جو شخص یہ نہ پائے وہ ایک صاع کھجور دے دے اور جو یہ بھی نہ پاتا ہوں وہ ایک صاع کشمش دے دے۔رواہ ابومسلم الکاتب فی امالیه

۲۴۵۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش ہر انسان کی طرف سے فرض کیا ہے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص کا نفقہ تجھ پر واجب ہے اس کی طرف سے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں کھلا دو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۶ روایت ہے کہ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کا حکم دیتے سنا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گندم یا ایک صاع سفید گندم یا کشمش ہے۔رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۵۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے جمعہ اور عید الفطر کے دن رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص شہر سے باہر کا رہنے والا ہو وہ بہتر سمجھے تو سوار ہوئے اور جب شہر کے قریب پہنچ جائے تو عید گاہ تک پیدل چلے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور عید گاہ کی طرف سے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرلو اور ہر شخص پر دو مد گندم یا آٹا واجب ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۵۸ ''مسند اوس بن حدثان'' مالک بن اوس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع طعام دے دو اور اس دن ہمارا کھانا (طعام) کھجوریں کشمش اور پنیر تھا۔رواہ الدار قطنی

کلام: اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل......نفلی روزہ کے بیان میں

نفلی روزہ کی فضلیت

۲۴۵۵۹ ''مسند حمزہ بن عمرو اسلمی'' حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے نفلی روزہ کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ حتی کہ آپ ﷺ مجھ سے جھگڑ پڑے اور پھر فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۵۶۰ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۶۱ ''مسند شداد بن اوس رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ دو دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزے رکھو بقیہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا چار دن روزے رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

رواہ ابن زنجویہ والطبرانی عن ابن عمرو

۲۴۵۶۲ ''ایضاً'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۴۵۶۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے چنانچہ ایک دن قضاء کے لیے مختص ہوتا ایک دن عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۴ ''ایضاً'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد شوال کے بھی روزے رکھو پھر ہر بدھ جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح سے تم عمر بھر کے روزے رکھ لوگے اور افطار بھی کرتے رہوگے۔ رواہ الدیلمی عن مسلم القرشی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۸۹۔

۲۴۵۶۵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا ہم کیسے روزے رکھیں؟ رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے حتی کہ غصہ کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر نمایاں تھے اور آپ ﷺ نے اس کا سوال دہرایا: ہم کیسے روزے رکھیں جب آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ سے بطور رب ہونے کے راضی ہیں اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے راضی ہیں محمد ﷺ سے نبی ہونے کے ناطے راضی ہیں اور بیعت کے اعتبار سے اپنی بیعت سے راضی ہیں۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا تھا جو عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا آپ ﷺ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے پھر فرمایا: یہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ صوم ہے آپ ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور اسی دن میں پیدا ہوا فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور پھر رمضان تا رمضان کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔ آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ

کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے آپ ﷺ سے عاشوراء کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ روزہ گذشتہ ایک سال کا کفارہ بن جاتا ہے۔رواہ ابن زنجویہ وابن جریر ورواہ بطولہ مسلم

۲۴۵۶۶ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے اس پر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتی ہے جس طرح یہ اور آپ ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنایا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۶۷ یزید بن عزین اور ابوملیکہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ تم (دوسوب) روزے رکھو چونکہ روزہ جہنم کی آگ اور حوادث زمانہ کے خلاف ایک ڈھال ہے۔رواہ ابن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۲۔

نفل روزہ توڑنے کی قضاء

۲۴۵۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ہدیہ میں دی گئی اور ہم دونوں کو روزہ تھا چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے روزہ افطار کروادیا رسول کریم ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ دو۔

رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے بحالت روزہ صبح کی ہمارے سامنے کھانا دیا گیا ہم نے جلدی سے کھانا کھالیا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے حفصہ رضی اللہ عنہا نے جلدی جلدی آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کردیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھو۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو تمہیں دس (۱۰) دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے اور اضافہ فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: دو دن روزہ رکھو اور نو دنوں کا ثواب تمہارے لیے ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے اور اضافہ کریں: فرمایا: تین دن روزہ رکھو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہوگا۔رواہ ابن عساکر

شوال کے چھ روزوں کا بیان

۲۴۵۷۱ رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے اسے پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب مل جاتا ہے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔"من جاء بالحسنة فلہ عشر امثالھا" یعنی جو شخص ایک نیکی لایا اسے دس گنا ثواب ملے گا۔رواہ ابن عساکر

پیر اور جمعرات کا روزہ

۲۴۵۷۲ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے چنانچہ پہلا روزہ پیر یا جمعرات کا ہوگا۔رواہ ابن جریر

۲۴۵۷۳ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ سوموار کے دن پیدا ہوئے اور اسی دن وفات پائی اور بنی آدم کے اعمال جمعرات کے دن اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۴ مکحول روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ سوموار کا روزہ مت چھوڑو کہ سوموار کے دن

میں پیدا ہوا اور سوموار ہی کے دن مجھ پر وحی نازل کی گئی میں نے سوموار کے دن ہجرت کی اور اسی دن میں وفات بھی پاؤں گا۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۵ ''مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب آپ ﷺ روزے رکھتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ افطار ہی نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں بجز دو دنوں کے وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ ان کا روزہ رکھ لیتے ہیں: فرمایا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا: پیر اور جمعرات آپ ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں میں اعمال اللہ رب العزت کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ بحالت روزہ میرے اعمال پیش کیے جائیں۔

رواہ احمد والنسائی وابن زنجویہ والضیاء ولفظ ابن ابی شیبة

۲۴۵۷۶ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مقام وادی اقری میں اپنے مال کی دیکھ بھال کے لئے جایا کرتے تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے میں نے عرض کیا: آپ روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو سوموار اور جمعہ کا روزہ۔رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد والنسائی وابن خزیمة

۲۴۵۷۷ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے برابر ہے کہ یہ دن آپ کے روزہ میں آجاتے یا نہ آتے اس کے متعلق آپ سے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور انہی دو دنوں میں اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے پسند ہے کہ میرے عمل پیش ہوں اور میں بحالت روزہ ہوں۔رواہ الداری

۲۴۵۷۸ ''مسند اسامہ بن شریک'' رسول کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا یارسول اللہ! ہم آپ کو نہیں دیکھتے کہ آپ ان دو دنوں کے روزے چھوڑتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال کی پیشی ہوتی ہے ہذا مجھے محبوب ہے کہ ان دنوں میں میرا عمل صالح پیش کیا جائے۔رواہ ابونعیم فی المعرفه

عشرہ ذی الحجہ

۲۴۵۷۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے پورے عشرہ ذی الحجہ کا روزہ رکھا ہو۔ اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ بیت الخلاء سے باہر نکلے ہوں اور وضو نہ کیا ہو۔رواہ الضیاء المقدسی واخرجه الترمذی وابوداؤد

ماہ رجب کے روزے

۲۴۵۸۰ خرشہ بن حر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رجب کے روزے رکھنے پر لوگوں کی ہتھیلیوں پر مارتے تھے حتیٰ کہ لوگ اس ماہ کے روزے چھوڑ دیتے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رجب اور رجب کیا ہے رجب تو ایک مہینہ ہے جس کی جاہلیت میں تعظیم کی جاتی تھی لیکن جب اسلام آیا تو اس کی عظمت کو ترک کر دیا۔ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۸۱ ابوقلابہ کہتے ہیں: رجب کا روزہ رکھنے والوں کے لیے جنت میں ایک محل ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۲ ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عامر بن شبل حرمی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں ایک (عالیشان) محل ہے اس میں صرف رجب میں روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔رواہ ابن شاهین فی الترغیب

ماہ شعبان کے روزے

۲۴۵۸۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سال بھر میں کسی مہینہ میں اتنے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان میں رکھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔

چونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتا تا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ نماز نہایت ہی محبوب ہے جس پر ہمیشگی کی جائے گو کہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ جب نماز پڑھتے اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔ رواہ ابن زنجویہ واخرجہ البخاری فی کتاب الصوم

۲۴۵۸۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا اور پھر آپ ﷺ شعبان کے بعد رمضان کے روزے رکھتے تھے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۸۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ ماہ رجب میں روزے رکھتی ہے آپ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے فرمایا اگر تو لامحالہ کسی مہینہ میں روزے رکھنا ہی چاہتی ہے تو پھر شعبان کے روزے رکھ چونکہ اس مہینہ میں روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۸۶ ''مسند ام سلمہ رضی اللہ عنہا'' رسول کریم ﷺ پورے مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے بجز شعبان کے چنانچہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا کر روزے رکھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۷ ''مسند اسامہ بن زید'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں آپ کو کسی مہینہ میں اس قدر روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جس قدر کہ آپ کو شعبان میں روزے رکھتے دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ رجب و رمضان کے بیچ میں ہونے کی وجہ سے لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں اس مہینہ میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ روزے کی حالت میں میرے اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن زنجویہ وابویعلیٰ وابن ابی عاصم والباوردی وسعید بن المنصور

ماہ شوال کے روزے

۲۴۵۸۸ ''مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ'' محمد بن ابراہیم تیمی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اشہر حرم (حرمت والے مہینوں) میں روزے رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ماہ شوال میں روزے رکھو چنانچہ انہوں نے اشہر حرم میں روزے ترک کر دیئے اور پھر تاوقت وفات شوال کے روزے رکھتے رہے۔ رواہ العدنی وسعید بن المنصور

یوم عاشوراء کا روزہ

۲۴۵۸۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا کہ (آئندہ) کل یوم عاشوراء ہے خود بھی روزہ رکھو اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزہ رکھنے کا کہو۔ رواہ مالک وابن جریر

۲۴۵۹۰ ''مسند عمر رضی اللہ عنہ'' کریب بن سعد کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے صرف رمضان شریف کے روزوں کے متعلق سوال کرے گا اور اس کے علاوہ یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

رواہ ابن مردویہ

۲۴۵۹۱ اسود بن یزید کہتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو بھی یوم عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۲ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے تھے ہمیں اس پر ابھارتے اور اس کا پابند بھی بناتے تھے چنانچہ جب رمضان فرض کیا گیا تو آپ نے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی ہمیں اس کا پابند کیا۔

رواہ ابن النجار

رمضان سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا

۲۴۵۹۳ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رمضان کے فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھے کا حکم دیا گیا اور جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں عاشوراء کا حکم نہیں دیا گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۴ قیس بن سعد کہتے ہیں ہم رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور صدقہ فطر بھی ادا کرتے تھے جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں اس سے نہیں روکا گیا اور ہم ایسا کر بھی رہے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۵ محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عاشوراء کے دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ بعض لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اور بعض نے نفی میں آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن کے بقیہ حصہ کو مکمل کرو نیز آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اہل عرب میں اعلان کرو کہ اس دن کو مکمل کریں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ والبزاز

۲۴۵۹۶ محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن اپنے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزے کو جاری رکھے اور جو شخص کھا پی چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۵۹۷ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں حکم دو کہ اس دن کا روزہ رکھیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں ان کے پاس اس وقت پہنچوں گا جب وہ کھانا کھا چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان سے کہو کہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد والطبرانی والحاکم عن اسحاء بن حارثۃ

۲۴۵۹۸ ''مسند عبداللہ بن ابی اوفی'' بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ آجکا دن یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو بنو عمرو بن عوف میں سے ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم سے آیا ہوں اور میری قوم کے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کو روزہ نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ جو شخص افطار کر چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۹۹ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو چونکہ رسول کریم ﷺ اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۵ے

۲۴۶۰۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فضیلت حاصل کرنے کے لیے کسی دن کے روزہ کی تلاش میں نہیں رہتے تھے بجز رمضان اور یوم عاشوراہ کے روزے کے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۶۰۱ عطاء کی روایت ہے کہ عروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ ماہ رجب میں روزے رکھتے تھے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں اور اسے باعث شرف سمجھتے تھے۔

رواہ ابوالحسن علی بن محمد بن شجاع الربعی فی فضل رجب و رجالہ کلھم ثقات

۲۴۶۰۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۰۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یوم عاشوراء کے روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس دن روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے رسول کریم ﷺ اور مسلمان بھی رمضان کی فرضیت

سے قبل یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کی فرضیت ہوچکی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا یوم عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہٰذا جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے یوم عاشوراء کا تذکرہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے لہٰذا تم میں سے جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پسند کرتا ہو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص اس دن کا روزہ چھوڑنا پسند کرتا ہو وہ چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۶ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۷ جسرہ بنت دجاجہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (یعنی جو آج زندہ و باقی ہیں) میں سب سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۸ ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوم عاشوراء کے متعلق فرمایا اے لوگو! جس شخص نے تم میں سے کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس شخص نے کھانا نہ کھایا ہو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۹ اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بجز حضرت علی و ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے کسی کو نہیں پایا جو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ حکم دیتا ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۱۰ اسماء بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بھیجا اور فرمایا کہ اپنی قوم کو آج کے دن یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دو۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے بتایئے اگر میں اپنی قوم کو اس حال میں پاؤں کہ وہ کھانا کھا چکے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں چاہیے کہ وہ بقیہ دن کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد و ابونعیم

ایام بیض کا بیان

۲۴۶۱۱ "مسند عمرؓ" ابن حوتکیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو وصال کی دعوت دی وہ بولا! مجھے روزہ ہے آپ ؓ نے فرمایا تم نے کونسا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اگر میں کمی زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث سناتا جب آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی خرگوش لے کر آیا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا۔ چنانچہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم اس دن نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے جس دن آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا؟ جواب دیا: جی ہاں! اعرابی خرگوش لایا تھا اور صاف ستھرا کر کے رسول کریم ﷺ کو ہدیہ پیش کیا تھا آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خرگوش کھایا لیکن وہ اعرابی نے نہ کھایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ عرض کیا: میں روزہ میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تم کونسا روزہ رکھتے ہو جواب دیا مہینہ کے شروع اور آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم روزے رکھنا بھی چاہتے ہو تو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھو۔

رواہ الدارقطنی والطبرانی و ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والحارث وابن جریر وابویعلی والحاکم والبیہقی

کلام: ۔۔۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی ہیں انہیں اختلاط ہوجاتا تھا دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۹۵۔

۲۴۶۱۲ موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کا کھانا کھلا رہے تھے اتنے میں قبیلہ اسلم کا ایک شخص گزرا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی اس نے جواب دیا: میں روزہ میں ہوں آپ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کونسے مہینے کے روزے رکھتے ہو اس نے جواب دیا: ہر مہینہ کے شروع اور درمیان میں روزے رکھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن مسعود ابی بن کعب اور آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لیے میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس فلاں یا فلاں وادی میں خرگوش لے کر آیا تھا ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو حدیث سناؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی کو حدیث سنانی شروع کی اور کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ فلاں دن فلاں وادی میں اترے آپ ﷺ کے پاس ایک چرواہا بھونا ہوا خرگوش بطور ہدیہ لے کر آیا چرواہا بولا میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے خرگوش کھایا ہے چرواہے نے نہ کھایا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھو اور ان کے ساتھ تم بھی کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں فرمایا: کونسے تین دن روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا جیسے بھی ہو مہینہ کے درمیان اور آخر میں روزہ رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ایام بیض کے تین روزے رکھا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام: ...... اس حدیث کی سند میں سہل بن عمار نیشاپوری ہے جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۶۱۳..... ابن حوتکیہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ کو بطور ہدیہ خرگوش پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے اس نے جواب دیا: یہ ھدیہ ہے چنانچہ رسول مقبول ﷺ اس وقت تک ہدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ آپ صاحب ہدیہ کو خود کھانے کا حکم نہ دے دیتے اور وہ کھانہ لیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ جواب دیا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش ان روزوں کو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں میں رکھا کرو۔

رواہ ابن ابی الدنیا و ابن جریر وصحح و البیهقی فی شعب الایمان

ہر ماہ تین روزہ رکھنے کی فضیلت

۲۴۶۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں چونکہ ہر ایک دن دس دنوں کے برابر ہے۔ رواہ ابن مردویہ و الخطیب

۲۴۶۱۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے اس شخص سے اعراض کر لیا چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو اس شخص نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے روزہ کے متعلق بتائیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو وہ شخص بولا: اے عبداللہ! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تو کیا چاہتا ہے؟ رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن زنجویہ وسندہ حسن

۲۴۶۱۶..... قتادہ بن ملحان قیسی کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ یہ روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ و ابن جریر

۲۴۶۱۷..... حضرت کہمس ہلالی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اسلام لانے کی خبر دی پھر میں سال بھر غائب رہا پھر میں (ایک سال کے بعد) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ میرا بطن سکڑ چکا تھا اور میرا جسم کمزور اور لاغر ہو چکا تھا آپ ﷺ نے مجھے ایک نظر دیکھ کر نظر جھکا لی اور پھر اوپر اٹھائی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گویا کہ آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: جی ہاں، بھلا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا فرمایا: تم اس حالت کو کیونکر پہنچ چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! جس وقت سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں اس وقت سے دن کو افطار نہیں کیا اور رات کو سویا نہیں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کر نیکا تمہیں کس نے حکم دیا تھا کہ تم اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھو تم ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا: میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں لہٰذا میرے لیے اور اضافہ کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔

رواه الطبرانی وابن جریر ورواه هذا الحدیث ابن الاثیر فی اسد الغابة ۲۴۰۵ فی ترجمة کهمس الهلالی وقال واخرجه ابن منده وابو نعیم

۲۴۶۱۸......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۱۹......عبدالملک بن منہال اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ مہینہ بھر کے روزے ہیں۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۰......نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اے ابوذر! جب تم روزہ رکھنا چاہو تو مہینہ میں تین دن روزہ رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھو۔ رواه الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسائی و البیهقی عن ابی ذر

۲۴۶۲۱......سلمہ بن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی ان سے ایک آدمی نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بجز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے عمر بھر روزے رکھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے دوبارہ یہی سوال دہرایا آپ رضی اللہ عنہ نے پھر یہی جواب دیا۔ چنانچہ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ میں عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں آجاؤں اس آدمی نے کہا: یہی تو وہ چیز ہے جس کا عیب آپ اپنے ساتھی پر تھوپ رہے تھے، فرمایا: ہرگز نہیں، میں تو ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں اور مجھے اپنے رب تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہر دن کے بدلہ میں مجھے دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور یہ عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"من جاء با لحسنة فله عشر امثالها"

یعنی جو ایک نیکی اپنے ساتھ لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۲......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کی طرح ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے قرآن مجید میں سچ فرمایا:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

یعنی جو آدمی ایک نیکی لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۳......ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے روزہ ہے چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا گیا، ان سے کسی نے روزہ میں نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں پس یہ عمر بھر کے روزے ہیں۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۴......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۶......ابونوفل بن ابوعقرب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں زیادہ قوت رکھتا ہوں میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں چلو مہینہ میں دو دن روزے رکھو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے لیے اضافہ کیجئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے اضافہ کیجئے اضافہ کیجئے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۷......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہیں کھانے کی دعوت دی گئی انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے اس کے بعد انہوں نے کھانا کھایا جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں مہینہ میں تین دن روزے رکھ لیتا ہوں۔ رواه ابن جریر

۲۴۶۲۸..... ابو عثمان کہتے ہیں ہم حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، کھانا لایا گیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے لوگوں نے انہیں پیغام بھیجا انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور آکر دسترخوان پر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے لوگ پیغام رساں کی طرف دیکھنے لگے (کہ شاید اس نے جھوٹ بول دیا ہو) اس نے کہا: میری طرف کیوں دیکھتے ہو انہوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ مجھے روزہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور پھر ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تضعیف میں روزہ دار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رخصت کے اعتبار سے افطار کرنے والا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۲۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے روزہ کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا: میں ضرور تجھے ایک حدیث سناؤں گا جو مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے اگر تم رب تعالیٰ کے خلیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا اردہ رکھتے ہو تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار سب سے زیادہ بہادر اور دشمن کے ساتھ جنگ کے وقت بھاگتے نہیں تھے اور بہتر (۷۲) آوازوں میں زبور پڑھتے تھے اور جب قراءت کرتے تو بخار زدہ آدمی بھی فرط مسرت سے جھوم اٹھتا تھا اور جب آپ علیہ السلام خود رونا چاہتے تو خشکی وتری کے جانور آپ کی عبادت گاہ کے اردگرد جمع ہو جاتے تھے اور خاموشی سے آپ کی قراءت سنتے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ روتے بھی تھے رات کے آخری حصہ میں اللہ کے حضور گڑگڑا کر سجدہ ریز ہو جاتے تھے اور اپنی حاجت طلب کرتے نیز رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بھائی داؤد کا روزہ افضل ترین روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اگر تم داؤد کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ ہر مہینہ کے شروع میں تین روزے وسط میں تین روزے اور آخر میں تین روزے رکھتے تھے چنانچہ سلیمان علیہ السلام مہینہ کو روزوں سے شروع کرتے وسط میں بھی روزے رکھتے اور مہینے کا اختتام بھی روزے سے کرتے تھے اگر تم عیسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ عمر بھر کے روزے رکھتے تھے اور افطار نہیں کرتے تھے پوری رات (عبادت کے لئے) بیدار رہتے اور سوتے نہیں تھے اور بالوں سے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور جو تناول فرماتے تھے شام ہوتے ہی گھر میں داخل ہو جاتے آئندہ کل کے لیے کچھ تھوڑا بہت بچا لیتے تھے جب شکار کا ارادہ کرتے تو تیراندازی کرتے تھے ان کا نشانہ خطا نہیں ہوتا تھا جب بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس سے گزرتے تو ان میں سے اگر کسی کو آپ سے کوئی کام ہوتا اس کا کام پورا کر دیتے سورج کو دیکھتے اور جب غروب ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حضور صف بستہ ہو جاتے حتیٰ کہ سورج کو طلوع ہوتے دیکھ لیتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اگر تم عیسیٰ کی والدہ مریم کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھیں اور ایک دن افطار کرتی تھیں اور اگر تم خیر البشر محمد عربی نبی قریشی ابو القاسم ﷺ کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو آپ ﷺ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمر بھر کے روزے ہیں اور یہ افضل ترین روزے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابو فضالہ بن الفرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔

۲۴۶۳۰..... یزید بن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ہم بصرہ میں اونٹوں کے اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا اعرابی بولا: یہ رسول کریم ﷺ کا خط ہے جو آپ ﷺ نے لکھا تھا میں نے وصول کیا اور اپنی قوم کو پڑھ کر سنایا خط کا مضمون یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کو بلاشبہ اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے زکوۃ دو گے مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو گے نبی (ﷺ) کا حصہ دو گے اور صفی (یعنی آپ ﷺ جو چیز مال غنیمت میں سے اپنے لیے پسند فرمالیں) دیتے رہو گے تو تم لوگ ان میں ہو گے اور اللہ واللہ کے رسول کے امان میں ہو گے۔ اعرابی کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا میں نے آپ ﷺ کا صرف یہی فرمان سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے کے تین دن روزے رکھو اس طرح تمہارے دل کا کینہ ختم ہو جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۶۳۱..... ابن حوتکیہ کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرما رہے تھے ہم اس وقت موجود تھے جب ایک عرابی نے نبی ﷺ کو خرگوش ہدیہ میں

پیش کیا تھا چنانچہ آپ ﷺ اس وقت تک ھدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ صاحب ہدیہ خود بھی نہ کھالیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ ﷺ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی نبی کریم ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: تم کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم مہینہ میں کتنے روزے رکھتے ہو اس نے عرض کیا: تین دن آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش یہ روزے ایام بیض یعنی ۱۳،۱۴،۱۵، تاریخوں میں رکھو نبی کریم ﷺ نے (بھونے ہوئے) خرگوش سے کچھ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اعرابی بولا: رہی بات میری سو میں نے اسے خون آلود دیکھا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۶۳۲...... سعید بن جبیر کہتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دنوں کے روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۳۳...... حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ۱۳،۱۴،۱۵ تاریخوں کے روزے رکھو میں نے رات کو نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: آٹھ رکعات پڑھو اور تین وتر پڑھو میں نے عرض کیا: وتروں میں کیا پڑھا جائے؟ ارشاد فرمایا: ''سبح اسم ربک الا علی'' ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد''۔ رواہ ابن عساکر والبزاز

۲۴۶۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور تین دن کے روزے سینہ میں پائے جانے والے کینہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۳۵...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹی تھی جسے اس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیا پھر اعرابی بولا: میں نے خرگوش پر خون پایا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں کچھ ضرر کی بات نہیں (بلاتردد) اسے کھاؤ اعرابی سے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے عرض کیا، مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا، مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں، حکم ہوا: اگر روزے رکھنا بھی چاہتے ہو تو ایام بیض کے روزے رکھو یعنی ۱۳،۱۴،۱۵، تاریخوں میں۔ رواہ النسائی، وابن جریر

کلام:...... امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث دراصل حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کہ رویت میں ابی کا ذکر ہے اس میں مناسب تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ کتاب سے ''ذر'' کا لفظ ساقط ہو گیا اور ''ابی'' باقی رہا اسے ''ابی (ذر)'' پڑھنے کی بجائے ابی پڑھا گیا، ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث محدثین کی ایک بڑی جماعت عمار ابی اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہے۔

۲۴۶۳۶...... ''ایضاً'' ابن حوتکیہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا روزہ ہے؟ اعرابی نے کہا: مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر چاہوں تجھے ایک حدیث سنا سکتا ہوں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہے لیکن ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تمہیں اس اعرابی والی حدیث یاد ہے جو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں خرگوش لے کر حاضر ہوا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین، کیا آپ کو یاد نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں مجھے یاد ہے لیکن تم اسے بیان کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اعرابی آپ ﷺ کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹیاں لایا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا: اعرابی بولا: جب میں نے یہ خرگوش پکڑا تھا خون آلود تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اس میں تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں بہر حال اعرابی نے کھانے سے انکار کر دیا۔ رواہ ابن جریر وقد مر ھذالحدیث بر قم ۲۴۶۳۱

حصہ ہشتم ختم شد